

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_228777

UNIVERSAL
LIBRARY

بدایہ

شرح

دیوان حافظ

مصنفه

زبدۂ اہل کمال صاحب حال و قال فخر آفران امثال

حضرت الانابۃ الدین صاحب اکبر آبادی احمد اللہ بہادی

تبصیح تفسیح تمام و بی تمام جامعہ عباد اللہ محمد عبد اللہ اللہ اللہ اللہ

بہار بیع الاول ۱۳۳۳ ہجری مطابق ماہ فروری ۱۹۱۵ء

مطبعہ امین واقعہ بنی عسکریہ کراچی

کاپی رائٹ محفوظ

حسب کتابیں اس کتاب کے مناسب بیان کی گئی ہیں فہرست کتابت بحکم طلبین

عربی ادب کی تاریخ بیان	حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث	بہار اردو باخار و سندرج ہیں	لغوظات اور ان کے حالات
اردو جہان کی تاریخ اپنی	دہلوی کی تالیف سے ہیں۔ انہماک	ہرگز دل سے نگلی ہوئی بات نہ لیا	میں جہان کی تاریخ فہرست
ملکی زبان میں کج نہیں بھی	اولیاء اللہ کے حالات ہیں اور ان	میں جا کر شہرتی ہے اس سے بعد	مصنف سلمہ نے بہت کچھ
گئی اور کسی نے اس طرف توجہ کی	مکاتیب میں جو حاشیہ پر درج	لاحظہ لغوظات ہذا کی باطنی کشش	اضافہ کیا ہے جو دیکھنے کے قابل
حالانکہ اس کی تاریخ نہ صرف ترقی	۱۸ سالے ہیں جو ہر ایک کتاب	اور حقیقی جذب دل کے متعلق اس پر	ہے اور آخر میں ایک منیمہ بھی
چونکہ عربی ایک ایسی تاریخ تھی کہ زبان	مادی مسائل شریعت و حاشیہ فوائد	دل چاہنے والوں کے لئے لکھا گیا ہے	کاغذ و لکھنؤ میں جہان کی
ہے جسے اپنی فتوحات کے نشان	طریقیت پر غور و فکر	مختصر حالات و نقشہ مزارات حضرت	تصنیف الطلوب میں ترجمہ
دنیائے ہر طبقہ میں کم و بیش چھوٹے	کتاب میں نامیاب و بولی تھیں اس میں	خواجگان یہ مجموعہ جبرہ قابل ہے	اردو دنیا الطلوب از عجمی اور ادب
ہیں اور بعض حصے دہائے قیاس میں	لے دوں کو کجائی چھاپا ہے کہ	حصہ دوم حسین لغوظات حضرت	ایک کالم میں عجمی الطلوب زبان
جہاں اس طوطی قوم کے آثار نمایاں	انکے فوائد اور برکات و نظریں	بابا فرید گنج شکر رحمہ اللہ کی	فارسی اور دوسرے میں اس کا
کے سوا اور کچھ نظری نہیں لکھا اس	منتہی ہوں۔	اسرار الاولیاء و ترجمہ لغوظات	باخار و ترجمہ اردو و عربی و جہان کی
حصہ میں بابت قریب سے لیکر زوال	پنج گنج مغوظات خواجگان	سلطان نظام الدین علیہ الرحمۃ	در المعارف از مولانا نواز
خاندان امیر تک کی تاریخ ہے نام	چشت اہل بہشت جہان کی	سستی پر فوائد لغوظات و سندرج ہوئی	برادر حضرت شاہ ابوسعید اسمین
جاہلیت کے دستور قدیم عربی	جس میں لغوظات حضرت خواجہ عثمان	خوب بیان شائقین مطالعہ سے معلوم	لغوظات حضرت شاہ غلام علی
سلطنتوں کا محل حال اسلامی	بارونی علیہ الرحمۃ سستی پائیں لایا	کرین گے قیمت کامل ہر دو حصہ کا نقد	کے بقید تاریخ و ماہ و سنہ تحصیل
خلفاء کے زمانہ کی تاریخ بھی بہت	حضرت خواجہ حسین الدین چشتی	سفید و خنائی۔	کیفیت مقامات درج ہیں۔
واضح طور پر دی گئی ہے شعرا	علیہ الرحمۃ سستی پر دلیل آثار فین	تذکرۃ الاولیاء فارسی۔ از شیخ	حصہ مستقیم تالیف مولوی
اور علماء کے بیان جاہان کے	حضرت خواجہ قطب الدین غنی کا	فرید الدین عطار۔ اسمین اولیا کرام	محمد اسماعیل صاحب ثلثیہ اسمین
کلام کے حوالے اور ثبوت بھی جہاں	علیہ الرحمۃ سستی پر فوائد سالکین و	کے حالات اور ان کے لغوظات	ادکار و اشغال ہر ایک خاندان کے
اشعار میں دیئے گئے ہیں۔	حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر	بین مصنفین اور مدحون کے	پہلے ہیں اور بہت سے مسائل اور حکا
اخبار الاخیار و برعاشیہ کتاب	علیہ الرحمۃ سستی پر نکات القلوب	واسطے بھی مفید ہے۔ جہان کی	جواہر السلام کے لیے ضروری
المکاتیب الرسائل لی	حضرت خواجہ نظام الدین علیہ	تذکرہ غوثیہ اردو اس کا تاریخی	میں خوب و فصیح طور سے بیان
ارباب کمال و فضائل میں	الرحمۃ سستی پر راحت اسمین کے	نام طحیہ معروض ہے اس میں حضرت	کیچے ہیں اور امور بدعت سے
فارسی جہان کی یہ دونوں کتابیں	لغوظات نہایت شیعہ و مبطلات	غوث علی شاہ قلندر قدس سرہ کے	مختص تہذیب کیا ہے فارسی جہان کی

الحمد لله الحافظ الحق المبين - الرحمن الرحيم الموفق المعين - والصلوة على أشرف المرسلات
محمد النبي الأمين - وعلى آله وأصحابه بدور الدين ونجوم اليقين ۞
أما بعد فيكون يدبده أقر محمد عبد الواحد رضوی دہلوی کہ ۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ آمَنَّا خِرَاسِجُ مَوْكَةِ تَقْدِيرِ يَدِ

از مدت دراز میخواستیم که دیوان حافظ شیرازی علیه الرحمہ را شرح بدست آید که مضامین دقیقہ و اصطلاحات مشککہ
حاوی و کافل باشد تا درویشان خوش مذاق را بکار آید و کیفی افزاید و صوفی نشان را از خود بر باید۔
بالآخر من جد وجد۔ بر مقصود خود ظفر یافتیم نسخه قلبیہ بدر الشرح مصنفہ مولانا حافظ بدر الدین بن
مولانا حافظ بہاؤ الدین نور الدین قنبر ہما کہ میان محمد مصلح الدین بن شیخ علاؤ الدین بن شیخ غلام محمد
بن حافظ شہاب الدین بن حافظ قاضی علاؤ الدین برادر بزرگ حضرت شجاع در ۵۳۰ ہجری نبوی قلمی
نمودہ بودند از کتب خانہ محبہ خلیصی مولوی ظفر الدین صاحب ابن مولانا مصلح الدین اکبر آبادی کہ یکے از اولاد
حضرت شہارح مرحوم ہستند بدست آوردیم و نعمت غیر مترقبہ پنداشتیم زیرا کہ شارح علیہ السلام
پایہ تحقیق از دست نگذاشتہ و رموزات صوفیہ و کنایات مخفیہ با حسن وجہ بصراحت تمام بیان
کردہ و در تحریر ابجاث نفیسہ بسیج دقیقہ فرو نگذاشتہ۔ اما چون حامل المتن نبود و تصحیف ناقلاں
و لغزش مصححان در وسع اثر سے تمام داشت حتی کہ بسیار جا الفاظ مملہ و عبارات مخدوشہ موجود
بودند و اگر شعر بود شرح نبود و اگر شرح بود شعر نبود چون نسخ متعددہ اصل دیوان جمع نمودیم و ہر ہر
و ہر ہر شعر را مقابلہ کردیم دیدیم کہ نسخہ شجاع از ہم نسخہ جداست چند غزل درین نسخہ بود کہ در دیگر نسخہ و بسیار
غزلہا است کہ در دیگر اند و درین نیست اکثر غزلیات را مقطع و مطلع ہم نبود۔ افسوس خوردیم کہ اینچنین
بیش بہا شرح را چہ حال کردند و پے در پے تہذیبش نبردند آخر بمصححان مطبع پٹنم و بصرف زر گشتیم
و دست کنانیدہ در مطبع خود طبع نمودیم الحال سوا سے چند مواقع کہ اصلاً بفہم نیا مکتوبہ بسیج عبارت
مخدوش و بی معنی نیست ہر مقطع کہ شرحش در کتاب نبود بر حاشیہ موجود است پس این شعر حلیت عجیب
و حلیت غریب حامل المتن مشتملہ فواید جمیلہ و منافع جلیلہ و ابجاث رائقہ و مضامین ثائقہ فباردا
الیہ یا اولی الابواب۔ و الیہ الموفق و الیہ المآب ۛ

احوال حضرت شارح رحمۃ اللہ علیہ

نام نامیش مولانا حافظ بدرالدین ابن مولانا حافظ بہاؤ الدین ازاولاد حضرت عبدالعزیز بن سلام علیہ السلام
 است کہ در حق فی نازل شد و شہید شد شاہدین بنی اسرائیل و سلسلہ نسبش از انبیاء بنی اسرائیل
 تا حضرت یوسف علیہ السلام میرسد و از طرف جد فاسد تا شیخ الشیوخ مولانا شیخ محمد صالح قادری عظمی
 اکبر آبادی ابن حضرت قطب قطب الشیخ عبداللہ الخاطب مخدوم بھکاری قدس اللہ اسرارہ خلیفہ اول حضرت
 شیخ سلیم بنی قدس سرہ و خزانہ الاصفیاء و مخبر الواصلین و غیرہ از محاد و معلومت۔ اجداد ایشان از خجند کہ از رضا قاسم
 و وطن لوف ایشان است برائے اولے مناسک احرام حج بستہ در حرمین شریفین رسیدند و زیارت شریف
 بعد از ان قتیکہ سلطان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ دکن و بھارات فتح کردہ مراجعت نمود و بر کو فتح پور سگری
 شد و نور الدین بہانگیر پیدا شد سلطان ابن مقام رامبارک دانستہ شہر آباد کرد و اور فتح پور نام نہاد و دارالخلافہ
 خود ساخت عمدہ قصبا بایشان داد چنانچہ تا ایندم آن خدمت نسلاً بعد نسل بخاندان ایشان قسبت
 در صدی دوازدهم مولانا حافظ بدرالدین برادر مولانا حافظ علاؤ الدین مرحوم قاضی فتح پور ابن مولانا حافظ
 بہاؤ الدین مرجع اقامی و ادنی شدند و از فیوض ظاہری باطنی خلق اسرار نفع رسانیدند باز در شہر فتح پور
 بحید آباد تشریف بردند و ساکنان آن یار را بدولت فیض خود مالامال کردند صاحب تصانیف بودند
 علاوہ شرح دیوان حافظ کہ اکنون بشاہد طبع پیوست۔ صفات الایمان و شرح الصدۃ الاسلام
 و خلاصۃ الحکم و عین المعانی و تہذیب و معاد و شرح گلستان و دیگر کتب از تصانیف ایشان اند۔ اما بجز شرح
 دیوان حافظ دیگر کتب شائع شدہ اکنون از خاندان ایشان مولانا ظفر الدین صاحب دیگر اعزہ موجود اند و خلق
 حمیدہ و صفات پاکیزہ دارند خداے تعالیٰ زیادت عمر و علم و عمل نصیب ایشان کند و

اعلان

اس کتاب بر الشرح کا کاپی رائٹ مولوی محمد ظفر الدین صاحب صوف سے معقول بدل سے دوم
 کے لئے حاصل کر لیا ہو کوئی شخص مجاز سو اس مطبع کے اس شرح یا اسکے جز کے چھاپنے کا نہیں
 البعد محمد عبدالاحد عفی عنہ پریسٹر مطبع مجتہبی دہلی۔ ماہ جنوری سن ۱۳۹۸

Checked 1960

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ستایش بیرون از اندازہ تفہیم افہام مرقدیے را رسد کہ با بدحدوث و امکان بذات تقدس
نمی تواند وزید۔ و نیایش افزون از احاطہ ترقیم اقلام مرقدیے را سزد کہ عبارت شبہ تعطیل بوجود مقدس
تواند رسید و عبارات جاہ و جلالتش از شعر شاعران منزہ و اشارات لطف و کمالتش از شرح
شارحان مستغنی و در ولایتناہی از بارگاہ آہی نثار آن نقد ہر دو عالم سرمایہ ایجاد آدم صاحب الفضل
والکرم انصاف العرب و المعجم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔ اما بعد سبکبید
بندہ کترین بدرالدین ولد حافظ بہار الدین ابن شیخ غلام محمد غفر اللہ لہ و لوالدیہ در غنقوان جوانی
کہ ایام نشاط و شادمانی است دل طالب اشعار عشق انگیز بود و طبیعت راغب کلمات جنون
ریز روز ہا در مطالعہ اشعار منتخبہ سفینہا اشتغال مینمود و وقت ہا بخواندن دوادین سلف خلف
میسودم آخر الامر از زبان خلف و بیان سلف چنان مرکوز خاطر گردید کہ در بارہ عشق و باب محبت
سخن مسیح یکے از شعرای تقدیم و متاخرین بہجتان حضرت قدوۃ العاشقین شمس الدین
محمّد الحافظ شیرازی نمیرسد چنانچہ حکیم آذری در جواہر الاسرار آورده ازان وزے کہ سخنوران درین عالم فنا
نزدول نموده اند اینچنین سخن بچکس را اتفاق نیفتادہ است و نخواہد افتاد و درین طور چنانچہ حافظ را واللہ
علی کل شیء قدیم، فتوح نور الدین عبدالرحمن جامی و فحاش نوشتہ وی لسان الغیب ترجمان الاسرار است
بسا اسرار غیبیہ معانی محنویہ کہ در کسوت مجاز وے را اتفاق افتادہ بچکس انیفتادہ و مسیح دیوانے
بہ از دیوان حافظ نیست اگر موصوفی باشد، لا جرم ہام دیوان حافظ بدست میداشتم و دے از دے
نیکذا شتم و از مطالعہ غزلیات شوق انگیزہ از خواندن رباعیات ذوق آمیز فرحت حاصل مینمودم و نورسند
بہم میرسانیدم رفتہ رفتہ طبیعت تقضی آن گردید کہ اگر مصطلحات ایشان اطلالت حاصل شو و بر معانی

چہ بجے دادن والف و ناول حرف تاسیست و تاسیس الفے را گویند کہ در میان روی و او
 حرفے متحرک واسطہ شود چون شامل کامل سلمان ۵ رفتند فیقان و رسیدند بنزل و در خواب غروی
 تو ہنوز لے دل غافل و نظام الدین گنجوی ۵ ہمہ سختی از بستگی لازمست و چون بستگی خانہ پر ہنرم
 ترک این الف از عیوب قافیہ نیست آسان نمود اول اشارہ بدانت کہ عاشق را در اول آرزو رو
 میدہ و این ابتدا عشقت و این آسانست بعدہ چون دل را کشتہ کن از علاج گویند و چون تعلل رسید
 شوق گویند بعدہ چون ترقی پذیرد اشتیاق گویند و شوق گاہ گاہ فروے نشیند اما اشتیاق را نقصہ نہ و چون
 از ہمہ منفرد شود محبت گویند و چون فنا و بقا خویش را یکبارہ در وجود دوست تلف کند آنگاہ عشق گویند و
 این بسا مشکست ازینجاست افتاد مشکلمہ و نیز از مشکلمہ عقد ہانکہ عارض وقت عاشق میگردد
 معنی بیت اے محبوب گلغزار و اے دلبر شیرین کار روی خورشید مثال خود را بنا کہ عشق تو در مباد
 احوال آسان مینمود اما چون پایے در باد یہ محبت نہادم از کشمکش و سختیہاے عشق روزم چون شب
 درو مندان سیاہ و شہم چون روز مصیبت و دکان تباہ و محبت کہ اے ساقی از لی شراب عشق لم یزل بدین
 مفلس مینویا و در ماندہ مبتلا از روضہ فضل و عطا احوالہ نما کہ عشق تو در ابتداش آسان مینمود چون قدم در
 دائرہ عشق نہادم پر کار و اسر گردان شدہ ام مبتلاے صنوف غم و گرفتار الوف ہوم گردیدہ ام
 و غیر از مستی عشق برف غم عشق کسے نتواند پرداخت چہ سوختہ آتش را غیر از آتش علابے نہ و مخمور شراب
 را غیر از شراب دوائے نہ سوال الا حرف تنبیہ است این حرف مانع است از حمل کردن بساقی
 چہ اگر ساقی مراد حضرت حق است او خود عالم الغیب الشہادۃ ست علمہ بجا لی حبیبی من سؤالی
 و اگر تر شد است او خود مراقب احوال و نیست نہ غافل کہ خود جابے و اگر فرمودہ ۵ جام جان فنا
 خمیر منبر دوست ۵ اظہار احتیاج خود آبخا چہ حاجت است ۵ جواب منشا تنبیہ غفلت حیا
 است بلکہ منشا اش قلق و اضطراب عاشق است کہ صاحب الغرض مجنون و نیز از بر اہل اظہار
 شفقت است در حضرت او نہ رفع غفلت کہ ۵ تا نگریہ طفل کے جو شد بن سوال یاے ندائیم
 دلالت بقرب و حضور میکند و لفظ مشکلمہ و لالت بہ بعد و فراق پس با وجود قرب و حضور بعد فراق
 چہ گنجایش را و جواب این قرب و حضور حکم واللہ علی کل شیء محیط بطریق علم الیقین حاصلست
 و آن بعد و فراق مرسلک را باعتبار آنکہ جو یاے عین الیقین است و نیز مشکلات محضہ و فراق

در این بیت مراد از شوق و اشتیاق و محبت و غیرہ است و در این بیت مراد از شوق و اشتیاق و محبت و غیرہ است

نمیستند بلکه در وصل هم که **سبیل** برگ گل خوشترنگ و منقار داشت و واندان برگ و نوافوش
 ناله های زار داشت و سوال مصرع اول مقتضی طلب عشق است این دلیل عدم حصول عشق است
 و مصرع ثانی مقتضی حصول عشق است و هر دو با یکدیگر منافات دارند جواب آنست که حالت عاشقان
 بحالت میخواران ماند هر چند که و مبدم جام شراب در می کشند اما حرف طلب از لب نمیگذرانند مثل
 مستقی چون راه عشق را هیبت که سالک آن راه یعنی عاشق تا هزاران مرتبه دل او بصنوف محو بیت
 و آلام استغنا و عدم التفات خون آلود و دگر دوش از وصل محبوب بمشام جانفش نرسد بنابراین گوید قوله

بپوشه ناله کاخر صبا زان طره کشیده از تاب جعد شکینش چه خون فتاد و در لهما

با سبیل مراد از ناله مشک از ذکر ظرف و اراده منظوف والا ناله بپوشه بداد و سبیل سکنه چو نیست
 کان یا ده گوی و ز خون ناف خود را کند ناله بپوشه و مراد از بپوشه مشک بپوشه خوش آخر
 یعنی آخر شب که آوان وزیدن باد صبا است هنگام ورود مشاهدات سالکانست که **س**

رو بر در دل نشین کان لب خسر گاهی و وقت سحری آید یا نیم شب باشد و صبا باد است که آخر شب
 بوز و از وزیدن آن بصره ناخوشایند و در گلستان گلها بشکفتند مراد از آن فیض اقدس طهره
 اگر چه مختص است بمو که پس قفا در بند لیکن گاه معنی زلف مطلق می آید چنانچه **س** اے شده طوق
 عاشقان طره عنبرین تو به تاب بحیش جعد شکین مراد صفات جلالیه چون قهر و استغنا و عدم
 التفات و لهما ضمیر جمع است اشاره جمیع عاشقان و نیز صیغه جمع ذکر کنند و تنها خود را مراد دارند چنانچه
 در محاوره گویند مایان را که می پرسد یا گویند این شکها عاجز کرده معنی بیت آنست قسم بدان
 بپوشه خوش که آخر شب صبا فیض اقدس از سبیلستان طره محبوب که تجلیات آثاره و اسماء
 صفات بمشام جان عاشقان میرساند از تاب جعد شکین او که قهر و منع و استغنا و عدم التفات چه خون لهما
 افتاده که زبان قلم از او تقریر و تحریر آن قاطر است باید آنست که پیش از ورود تجلیات بپوشه بمشام جان
 عاشقان میرسد تا بدان آگاهی از ورود تجلیات می شود چنانچه رسول را قبل از ورود وحی بپوشه
 بمشامش میرسد تا بدان آگاهی از ورود وحی میشد و یعقوب را پیش از رسیدن پیرهن بپوشه
 یوسف رسید اکنون بدانکه در عالم مجاز سیه است که عاشق تا دست بدامن مشاطه نرزد و تعبت
 اهل دنیا بدره محبوب نبرد و همچنین طالب حق را اگر چه شوق رسیدن قوی اما بچشم نفع الاله انوسیدند

طهره در این بیت بپوشه صبا در این بیت مراد از ناله مشک از ذکر ظرف و اراده منظوف والا ناله بپوشه بداد و سبیل سکنه چو نیست کان یا ده گوی و ز خون ناف خود را کند ناله بپوشه و مراد از بپوشه مشک بپوشه خوش آخر یعنی آخر شب که آوان وزیدن باد صبا است هنگام ورود مشاهدات سالکانست که **س** رو بر در دل نشین کان لب خسر گاهی و وقت سحری آید یا نیم شب باشد و صبا باد است که آخر شب بوز و از وزیدن آن بصره ناخوشایند و در گلستان گلها بشکفتند مراد از آن فیض اقدس طهره اگر چه مختص است بمو که پس قفا در بند لیکن گاه معنی زلف مطلق می آید چنانچه **س** اے شده طوق عاشقان طره عنبرین تو به تاب بحیش جعد شکین مراد صفات جلالیه چون قهر و استغنا و عدم التفات و لهما ضمیر جمع است اشاره جمیع عاشقان و نیز صیغه جمع ذکر کنند و تنها خود را مراد دارند چنانچه در محاوره گویند مایان را که می پرسد یا گویند این شکها عاجز کرده معنی بیت آنست قسم بدان بپوشه خوش که آخر شب صبا فیض اقدس از سبیلستان طره محبوب که تجلیات آثاره و اسماء صفات بمشام جان عاشقان میرساند از تاب جعد شکین او که قهر و منع و استغنا و عدم التفات چه خون لهما افتاده که زبان قلم از او تقریر و تحریر آن قاطر است باید آنست که پیش از ورود تجلیات بپوشه بمشام جان عاشقان میرسد تا بدان آگاهی از ورود تجلیات می شود چنانچه رسول را قبل از ورود وحی بپوشه بمشامش میرسد تا بدان آگاهی از ورود وحی میشد و یعقوب را پیش از رسیدن پیرهن بپوشه یوسف رسید اکنون بدانکه در عالم مجاز سیه است که عاشق تا دست بدامن مشاطه نرزد و تعبت اهل دنیا بدره محبوب نبرد و همچنین طالب حق را اگر چه شوق رسیدن قوی اما بچشم نفع الاله انوسیدند

تا دست بامین مرشد نرزد و اطاعت امر او نماید به بعمل محبوب حقیقی نبردن باین گوید قوله

بی سجاده زینین کن گرت پیرمغان گوید که سالک بیخیز تو ذرا راه و رسم منزلها

پیرمغان اشاره به شد کامل س ساقی و پیرمغان و مطرب اشعار خوان + مرشد کامل بود در باب و راه
بے گزند + معنی آنست که اسے طالب صادق بموجب قانعیت فی الجبل للہ دست و زمین شد کامل
زن و خود را کاملیت فی یاد القبال و تحت اراده او در کار و امر او را کوی منزل پندار و سر از امر او باز
لکش اگر چه ترا مرے نوشی کند زیرا که او سالک باین راه است از راه و رسم و نشیب فراز این راه بخیر
نخواهد بود که تو مریض و او حکیم فعلی الحکیم لا یخلف عن الحکمة چه اگر حکم سالک کامل هر چند در نظر عیقل
مخالفت مینماید اما در حقیقت و استغنی قلبک ولو افتاک المقتون هر چه مریضان عشق را فرماید موافق
شریعت غراء است چنانچه نقلاست که شخصی نزد خواجه مود و حشمتی آمد فرمودند که چون آمده گفت بارادت
فرمود که بگو لا اله الا الله حشمتی رسول الله آن شخص چون عقیدت راسخ داشت فی الفور بلا تا مل بر زبان آورد که
لا اله الا الله حشمتی رسول الله بعد از چند مرید عرض کرد که حضرت در آن روز بفلان کس بنوع کلمه تلقین
نمودند که در شرح جایگزینست فرمود که ما اراده او را در معرض امتحان می آوریم و گرنه ما کجا و محمد رسول الله
چون نسبت خاک را با عالم پاک + و نیز عشق از جمله افسانال آبی است که ذلک فضل الله یؤتی من یشاء من حیث
یصلی الله و یوجتهد و ترغیب اطلبان می نماید که اسے طالب سجاده وجود خود را و صباغی
و من احسن من الله صنعتی می عشق مصنیع ساز لیکن اگر پیرمغان ترا امر کند چه او واقف این راه است امر او
خالی از صواب و بد نخواهد بود سوال چون عشق از جمله فاضلترین اشیا است قیاجازت پیر نصیحت جواب
هر چند که افضل ترین عبادات است اما بے اجازت مرشد فایده بران مترتب نگردد و غیرتند به کانی اندر
و المقصود سوال قید پیرمغان از چیست جواب آنست که هر که دست بامین بایست زندگ او از راه و رسم شریعت و طریقه
آگاه بود چون بمکشوفات شبه نماید از حال آن ماند و اگر بآنچه مشکوفات او شده اعتقاد بندد و گمراه گردانید
مکن با صوفیان خام یاری که باشند کار خا مان نامکاری + هر گاه بغیر مود و مافض نیست اگر خود بخود باشد حجت
از همه یاده س فیالات نادان خلوت نشین به هم برزند عاقبت کفر و دین سوال در مصرع اول پیرمغان
گفته در مصرع ثانی سالک جواب سالک مراد واقف کار و نیز پیرمغان باعتبار مسترشد و سالک
باعتبار خود و بختی که پیرمغان سیر الی الله و چون سیر الی الله نهایت ندارد پس صاحبش ملام

ساکست چون در طریق عشق عاشق را راحت آسایش نمیشد چرا که گاه در سوزش و گاه در فروزش
گاه در نوازش و گاه در گدازش گاه در قرب و گاه در بعد و مدام از حال بجای گردان ست بنا بر آن
گوید قوله

مراد منزل جانان چه امن و عیش چه نوم
جرس فریاد میدارد که بر بندید محملها

منزل جانان مراد مقام عشق که حصول محبوب حقیقی جز در وار ملک عشق صورت نه بند و جرس
مراد حکم لاریبی و نیز جرس مراد خطاب و آن بر دو قسم است بواسطه خلفا چنانچه فقره والی الله تعالی کلمه منه
نیز میبیند و بلا واسطه که سالک آنرا در باطن خود می یابد و داعی میگردد و بر انتقال از مقام سافل بسو
عالی محل بستن کوچ کردن معنی آنست که مراد طریق عاشقی چه امن و چه راحت و چه آسایش و چه
فرحت که مدام حکم محل بستن میرسد و هر دم از حال بجای میرانند و بجای تنگدازند و بخیل که مرا که در
منزل عشق فرو داده ام و بدر عشق گرفتارم کجایارای آنکه راحت گیرم چون هر دم از جناب معشوق
خطاب فقره والی الله میرسد یعنی اعراض کنسید از غیر معشوق و متوجه شوید بسو او و بخیل که تجلیات
معشوق غیر متناهی است و در هر تجلی حسن معشوق ازید و احسن پس بضرورت بمقدار شود و تجلی تلق و
اضطراب است بر آن تجلی دیگر بضرورت تلق علی الدوام بود و گوید که مراد طریق عشق نه امنیت از تلق
و نه عیش و تحصیل مراد زیرا که بهم جرس فقره والی الله ندامت میکند که آماده شواز سافل بجای چون بیدان را
از در و دندان در دهن نیست از روی بے دردی در ایشان را در نمی یابند و زمانه بسلامت میگذشت
بنا بر آن گوید قوله

مشیت بیکم که در این جهان
مجا و اند حال ما بسکساران ساحلها

مشیت کنایت از ایام هجر که در نظر مهر جهان بمنزله شب تاریک است بهیم چون کنایت از
خوف که در اب کنایه از اجل چنین باطل اشاره است بان که کشتی وجود میچرخد از ان گرداب نجات
نیست بسکساران ساحلها مراد آنکه بعشق در نیامده اند و بر ساحل خشک که زهد است نشسته اند
معنی آنست من که سفینه نشین دریای عشق و مبتلا به هجرانم و خوف ر و از پس و گرداب اجل
پیش پس این غلظت هر پستان که مبتلا به زهد اند و بجه غلظت عشق نیفتاده اند چگونه حال مرا میدانند
و چرا به ملامت پیش نیانند و بخیل که مراد از مشیت تاریک بهیم موج خوف آفات و تجلیات گرداب

کنایت از رد و قبول و سبکسازان ساحل کنایه از ملائکه که با مرنوی ما خود و مشاب نیستند و از صفات بشریت آزاد اند و اهل باطن بنظر عظیم که **الْخَالِصُونَ عَلَى خَطَرٍ عَظِيمٍ** یعنی ما که مستحقین سخن نیا ایم که **الْذُّنُبُ** سخن المؤمنین و موج افات ملبیئات از هر سو مائل مگرداب رد و قبول در پیش باطل است که گشتی و چنگی را از ان گرداب نجات نیست پس گروه ملائکه که از اینها محفوظ و مصون اند حیران بان بلامت بخشایند و آیین تلخیص است بقصه آدم و قول ملائکه که **لَا تَجْعَلْ فِيهَا مَقْصِدَ فِتْنَةٍ وَ لَيْسَ فُكَّ الدَّمَاءِ** باید دانست که عاشق را دو حالت است حالتی آنست که غرض از میان بردارد و بے غرض با معشوق صحبت کند و او را هم از بهر خود دارد و این حالت انتهائیه است صاحب این حالت را عاشق کامل گویند اینکس ره بوصول محبوب ببرد غریز گرد و دو حالت دیگر آنست که همت او مقصود بر مرد خویش بود و محبوب را از بهر خود دوست دارد و این حالت ابتدائیه است صاحب این حالت را عاشق خود کام گویند این کس به بوصول محبوب نبرد و بے عدم وصل بدنام در سوای عالم گردد و بنا بران گوید قوله

همه کارم ز خود کامی بیدنامی کشید آخر
نمان که ماند آن راز که از سازند محفلها

محفل ساختن استناده یافتن معنی آنست که همتی کار و بار من بسبب خود کامی بیدنامی کشید یعنی چون همت من همتی معصور بر مرد خود بود و بے منزل وصل نبردم و بدنام در سوای عالم گردیدم و این رسوائی و بدنامی خود خواهم که نمان دارم مگر نمان داشتن راز که افسانه محفلها گردید چگونه صورت بند و بخت که از خود کامی خود مردی معشوق بود و بکم **وَاللَّهُ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ** و عدم اعطای وصال موجب غلبه و استغناء است بسبب بدنامی یعنی از افراط خود کامی معشوق کارهای من بنا مردی بجای رسید که از محبت بر بهر من **وَمِنْ مَعُونَتِهِ** در جهان انداختند لیکن در محبت مرا چنان غلبه ساختند که از محبت هیچ کامی و مراد نیافتم و من بدین حرف شرمندۀ آفاق شدم و خواستم که راز نامرادی و افلاس نمان ماند نمان داشتن راز که شهره مجالس گردید محالست اکنون بدانکه چون موجب حصول قرب معشوق دوام اشتغال ببا معشوق و استغراق بدوست بنا بران گوید قوله

حضور می گزیم میخوای از و غایت غایت
متی ما تلق من تهوی دج الدنيا و اهلها

مع شرطیه یعنی هرگاه متی ما تلق من تهوی تقدیر کلام چنین است متی از دوست ملاقات من تهوی

اَقُولُ تَعَالَى اِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَاعْبُدُوا جِهَالَ فَرُوكَ اَشْتَنَ مَعْنَى اَنْتَ كَلِمَةُ حَافِظِ الْكَلِمَاتِ
 که بمقام حضوریت معشوق باریابی مدام متوجه بدو باش و غفلت بخود راه مده چنانچه مذکور است **س** بختیم
 زدن غافل از آن ماه نباشم شاید که نکاه کند آنگاه نباشم و هرگاه از ده ملاقات کنی کسی را که دوست
 تو او را یعنی چون جویان وصل محبوب هستی بگذار دنیا را و طلب آن ننما و اگر حاصل ست فروگزای یعنی ترک ده
 آنرا و درین میت خطاب بدل ست یا از جانب محبوب - غزل

اگر آن ترک شیرازی بدست آر دل مارا | بنال هند و شن بختم سمرقند و بخارا را
 ترک شیراز محبوب شیراز کنایه از محبوب حقیقی حال هند و خال سیاه مراد از آن تجلی ذاتی که نور ذات
 سیه تصور نموده اند **س** سیاهی چون بینی عین است و در چاه پراز آب حیات است **س** سمرقند و بخارا
 دو شهر اند معروف که خوبریان آنجا بحسن جمال شهر و مراد از آن کونین دل جان دین ایمان چنانچه نقلست
 که چون حافظ این غزل گفت بادشاه آن عصر حافظ را طلبید و گفت که تو گفته بنال هند و شن بختم سمرقند
 و بخارا را گفت بگو گفت من سمرقند و بخارا را بچیدن ز روز و لشکر کشی و جانفشانی فتح کرده ایم تو بیک خال
 هند و می بختی گفت من سمرقند و بخارا که تو مالک آن هستی نمی بختی من سمرقند و بخارا که مالک ایم می بختی و آن
 کونین و دل و جان و دین و ایمان ست معنی آنست که اگر آن محبوب حقیقی که محبوب من ست
 دلدار می مانماید و تجلی ذاتی خود با عطا نماید محبت اداست شکر اینچنین نعمتی از کونین اعراض نمایم و از دل
 و جان و دین و ایمان در گذرم و در وفای شوم و چون حصول این نعمت عظمی بغیر از محبت
 الهی حصول نمی یابند و آن موقوف باشد مرشد است بنابر آن گوید قوله

بده ساقی می باقی که در جنت نخواهی یافت | کنایه آب که با گلگشت مصلی را
 ساقی کنایه از مرشد که نوشانده شراب محبت است می باقی محبت حقیقی و شغل ریاضت که مؤمن
 فناء سالک بقا اوست رکنایه چشمه ایست در شیراز گلگشت یعنی میر مصلح عید گاه است در
 شیراز و این هر دو یعنی رکنایه مصلح ریاضتگاه مراد است که اکثر بزرگان آن نواح در آنجا آمده بعبادت
 مشغول میشوند و از دنیا بیا که جاب محنت است و موجب حصول محبت که دنیا مزرعة الآخرة معنی آنست
 که اے ساقی می محبت و شغل اشغال که مایه حصول معرفت و سرمایه وصول قربت است با عطا نما که چون
 ازین دنیا حلت کردیم و این مقام رکنایه مصلی که جاب ریاضت و حصول محبت است در جنت

نخواهی یافت زیرا که جایی ارشاد مرشدان و حصول محبت سالکان همین است و عجبی دارد آنجا است
چندانکه در اینجا حصول معرفت بود موافق آن در آنجا روتیه خواهد شد و هر که در اینجا بهره معرفت
بدست نآورد و در عجبی از بهره رویت بے بهره است من گمانی که این فحش و الاخره
آنچه چون همین ارشاد مرشد سبک درآمد و تجلیات آتی بر و نازل شدن گرفت و سالک مشغول
آن گردید و مشغولی بدان سبده است و گذشتن از آن بے دستگیری مرشد توان بنابر آن گوید قوله

افغان کین لولیان شوخ شیرینکار شهرت
چنان بر دند صبر از دل تو کان خوان بخیار

فغان فریاد لولیان شوخ محبوبان مجاز و مراد از تجلیات صوری که در مظاہر حسنہ پیش سالک بے
تانیس و سوار دے شود معنی آنست که اے مرشد فغان از دست این تجلیات که در دل ربانی عاشق
بیپاک اند و خوش حرکات و پریشان کننده عالم اند که هر دم برنگی دیگر پیش می آیند و ستمگری پیش
میسازند صبر از دل با چنان بر بوده اند که ترکان خوان بخیار یعنی بنوعی والہ و فریفتہ خود گردانیدند
که اعراض از ایشان ممکن نیست مگر توجه تو پس بفریاد ما رس و چون مشاهدہ جمال محبوب عاشق
را در پرده عصمت نمیگذارد بنابر آن میگوید قوله

من از آن حسن و زافزون یوسف داشت انتم
که عشق از پرده عصمت برون آرد لیلیا

یوسف نام پیغمبر سرسل که محبوب زلیخا بود و در اینجا کنایت از محبوب حقیقی است زلیخا نام عورتی
که عاشق یوسف بود معنی آنست من از آن حسن و زافزون آن محبوب حقیقی بود یا از شهوات و تجلیات
که بر ما وارد شده نفهم نمودم که عشق این آخر کار مایان را از دایره عصمت بیرون خواهد آورد و در
عالم خواهد ساخت و نیز فحش است از حسن جلالی که یوسف داشت و آخر کار عشق او زلیخا را از دایره
عصمت بیرون آورد و تقسیم باشد که هر جا که حسن است تقاضا او همین است که عاشقان را از سوامی کند پس
رسوایی ما هم بسبب عشقت و نیز احتمال دارد که در عالم عدم و بیکی قدم جلوه جمال را با اختلاف انوار
و اوصاف تماشا کردیم و یقین داشتیم که کین محبت و محبت و محبت ما را از دایره عصمت خواهد آورد
و درین اقبالا محبوبس خواهد کرد و لاجرم بظهور آمد اکنون بدان که در ابیات ما تقدم از زبان ناظم
سخنان وارد شده که با دلی شایسته چنانچه دو سوال در بیت دوم می آید پیش طلبی عیناب مرشد
کرد که شایان آن نبود و تویم آنکه از بیت ثانی متوهم می شود بر اینکه وصال و معرفت است

موقوف بر ریاضت این قول مختلف است سیوم آنکه در بیت چارم اظهار عشق کرده که همان آن واجب است بر سالک اکنون بچو آب نها گوش دار اول آنکه چون طالب صادق از روع شیطانی پیش طلبی را کار فرمود که بده ساقی می باقی احتمال است که مرشد از آن روع که بحال او دانا است و مینا شاید که بدل شده از روع نصیحت درشت گفته باشد بچو آبش گوید قوله

بدم گفتی و خورسندم عفاک الله نگو گفتی | جواب تلخ نمی زید لب لعل شکر خارا

عفاک الله عفو کند ترا خدا تعالی معنی آنست که من از راه نادانی پیش طلبی را کار فرمودم و تو ز راه پیش بینی نصیحت مرا سخن درشت گفتی با اینهمه خورسندم عفو کند ترا خدا تعالی این درشت گفتن چه اگر چه این بگفتن تو در مجاز موجب بدولیت امانی با حقیقت نیکو گفتی سخن تلخ که پند نصیحت است بلعل شکر خای قوس زیبا است و تخمیل که این خطاب بمعشوق است و عفاک الله خطاب بنفس است یعنی محبوب من تو از روع استغنا خودانی که داری ببا بگفتی و ما بگفتن تو خورسندم ای نفس من عفو کند ترا خدا تعالی از آنکه نگو گفتی چون گفتی بدم گفتی و خورسندم که عبودیت را مرعی داشتی بدان که سوال دهم که در بیت ثانی متوجه است که معرفت الهی موقوف باعمال است علماء و ظاهری گویند که بنده که کفر است الهی در دنیا میرسد و بر در قیامت که نبعثه رویت مشرف خواهد شد بسبب اعمال نیک و صوفیه میگویند که اعمال بجا آوردن محض اطاعت مراد است و گرنه حصول معرفت در دنیا و رویه در عقبی محض لطف و فضل است که لا یدخل احدنا الجنة الا بحسنه ولا یخرجنا من النار الا باثمه الله و چون اعمال را موقوف علیه معرفت دانستند البته و بالیقین نظر بر اعمال ممکن گردد و آن موجب غرور و انانیت میشود و این سبب راه سالکست که کفر طریقت بنا بر آن که چون موت را نظیر مکالمه افتاد فرمان شد که آن الی عصاک مراد از عصا نظر افتاد و بکالمه و ناظم نیز جائی دیگر گفته ایم بر تقوی و دانش طریقت کافریت بی راه و گردمند بر وار و توکل بایدش بنابران بجز و فقر می گراید و میگوید قوله

از عشق ناتمام با جمال یا مستغنی هست | آداب نک و مخالفی چه حاجت روزی با

عشق مراد ریاضت و مجاهده از جهت ذکر طریم و واراده لازم ناتمام بمعنی ناقص جمال مراد لطف و فضل است اگر چه در مجاز جمال خوبی را گویند اما فی الحقیقت جمال لطف سیرت از اینجا است که ان الله جمیل محبت انجا که معنی آنست که لطف بے غایت او موقوف علیه ریاضت نیست و جناب از عشق با پرورانه

عفاک الله عفو کند ترا خدا تعالی معنی آنست که من از راه نادانی پیش طلبی را کار فرمودم و تو ز راه پیش بینی نصیحت مرا سخن درشت گفتی با اینهمه خورسندم عفو کند ترا خدا تعالی این درشت گفتن چه اگر چه این بگفتن تو در مجاز موجب بدولیت امانی با حقیقت نیکو گفتی سخن تلخ که پند نصیحت است بلعل شکر خای قوس زیبا است و تخمیل که این خطاب بمعشوق است و عفاک الله خطاب بنفس است یعنی محبوب من تو از روع استغنا خودانی که داری ببا بگفتی و ما بگفتن تو خورسندم ای نفس من عفو کند ترا خدا تعالی از آنکه نگو گفتی چون گفتی بدم گفتی و خورسندم که عبودیت را مرعی داشتی بدان که سوال دهم که در بیت ثانی متوجه است که معرفت الهی موقوف باعمال است علماء و ظاهری گویند که بنده که کفر است الهی در دنیا میرسد و بر در قیامت که نبعثه رویت مشرف خواهد شد بسبب اعمال نیک و صوفیه میگویند که اعمال بجا آوردن محض اطاعت مراد است و گرنه حصول معرفت در دنیا و رویه در عقبی محض لطف و فضل است که لا یدخل احدنا الجنة الا بحسنه ولا یخرجنا من النار الا باثمه الله و چون اعمال را موقوف علیه معرفت دانستند البته و بالیقین نظر بر اعمال ممکن گردد و آن موجب غرور و انانیت میشود و این سبب راه سالکست که کفر طریقت بنا بر آن که چون موت را نظیر مکالمه افتاد فرمان شد که آن الی عصاک مراد از عصا نظر افتاد و بکالمه و ناظم نیز جائی دیگر گفته ایم بر تقوی و دانش طریقت کافریت بی راه و گردمند بر وار و توکل بایدش بنابران بجز و فقر می گراید و میگوید قوله

چون جمال روی زیبا که موقوف علیه جمال و خط و آب رنگ نیست پس هر کرامی نواز محض لطف است
والا نه طاعت نه کلمه سال مجلس کجا پس از مضمون این بیت معلوم شد که چون حصول معرفت الهی
محض لطف است پس یا صفت کردن چه نفع دارد و نظر بر لطف او چنان باید داشت بدانکه خاص
نظر بر لطف او گماشتن دست از طاعت بازداشتن نیز گمراهیست و مذہب زمانه است
و چون انکشاف این معنی که ستر از اسرار الهی است تحیل است و مافیه قول مختلف چنانچه ناظم گفته
ست قوی بجد و جهد نماید و حصول دست جمعی و گروا به تقدیر میکند و مذہب صوفیہ آنست
که بقدر وسع از فراغ نفس و ذوا فل مجاز آورد و تقصیر نورزد و نظر بر اعمال غیبار و بران تکیه نکند و چون اشتغال
کردن دین قال و قیل سالک از طلب باز میدارد بنا بران تعرض میکنند و میگوید قوله

حدیث از مطرب می گوید راز از دهر کمر جو | که کس نکشود و نکشاید بکبت این مختار را

از مطرب و معی مرا عشق از ذکر لازم و اراده ملزوم ساز کند اسرار از دهر از اهل دهر کقوله قاسم الی القری
اس من اهل القریه معنی آنست که ازین قیل و قال باز آئی و سخنان عشق و محبت را پس از انکشاف
اسرار الهی از اهل زمانه مجوی که این اسرار الهی معانیست که هیچکس نکشود و نخواهد کشود و چون
واقف شدن بر اسرار الهی بکبت عقل و فکری نمی تواند شد بنا بران گوید قوله

نصیحت گوش کن جانان که از جهان دور است | جوانان سعادتمند پند پیروانا را

این بیت خطاب است از مرشد مبتدیان خطاب به مرشد از روی لطف و مرحمت معنی
آنست که ای طالب صادق این نصیحتها را گوش کن و بدان عمل نما که جوانان سعادتمند
پند پیروان از جهان عمل نمایند و بدان پند گیرند و چون این غزل ملول از لای سخنها است و سزاوارت
بنابران گفته یا از جانب مرشد امر شده قوله

غزل گفتی و در سفتی بیا و خوش بجان قفا | که نظم تو افشانند فلک عقد ثریا را

ثریا هفت ستاره اند و قیل شش و آنرا بنظم تشبیه کنند معنی آنست که ای حافظ غزل گفتی
یا در سفتی بیا و با حسن وجه بخوان که سخن تو بمنزل رسیده است و شایان آن گردیده که فلک
عقد ثریا را نشان آن سازد غزل

ای فروغ ماه حسن از روی زخشان شما | آید و خوبی از چاه زخشان شما

اے حرفِ ندا و منادی محذوف و آن محبوب فروغِ روشنی ماہِ حسنِ اضافت بیان کنایت از محبوبان
مجازِ روئے رخشان کنایت از ذاتِ محبوب حقیقی چنانچہ در مرآۃ المعانی اسرارِ روئے
از روئے حقیقت هست ذات + ہر چہ غیر از رو بود باشد صفات + و ناظمِ روئے محبوب با بکایت
بافتاب تشبہ اود چہ ماہِ اقتباسِ نور از آفتابِ میکند کہ نُورُ الْقَمَرِ مُسْتَقْفَا دَمْنِ نُورِ الشَّمْسِ و
این را تشبہ با لکنایہ گویند کہ مشبہ کہ رویت بیان کرد و مشبہ بہ را کہ آفتابست محذوف نمود
آبروئے تازگی و درخشندگی چاہِ رخِ رخسان عبارت از کمالِ حسن و جمال معنی آنست کہ
محبوبِ من ماہِ حسنِ افروغ از روئے رخشان شماس و تازگی و درخشندگی جمال و خوبی از لطفِ تست
یعنی محبوبانِ مجاز از زینت و بہارت تست و بہانیان را از تو زینت است درست و سخیل کہ اے محبوب
من روشنی ماہِ حسنِ صوری و معنوی در عالم غیبی و شہادت از ذاتِ شماس ہر دو عالم
یک فروغِ روئے تست + و چون عاشق را مدام ہمین ارادہ است کہ شاہدہ وصالِ جمعیت
و بسیجِ عوارض در پیش نباشد بنا بران گوید قولہ

کے دہد دست این غرض لایب کہ ہمدستان شوں | خاطر مجموع ما زلف پریشان شمس
دست و اوان حاصل شدن ہمدست یکجا متحقق معنی آنست کہ امید داریم کہ حصولِ این مطلب
کہ خاطر مجموع ما زلف پریشان شمس با ہم ہمدستان شوند یعنی وصالِ شمای جمعیت وقتِ میسر کہ فیروز
مصلحت ثانی را وجوہ کثیرہ در شرف و دیدہ شدہ لیکن بدو سہ جبکہ بفہمِ قرب و مطلبِ نزدیکی باشد گفتہ
میکند و جہولِ خاطر مجموع ازین جہت گفتہ شدہ کہ منور عشق او بکمال نرسیدہ یا واقع ہمنہیں است
یا بہجت کسیر نفس خود را غیر عاشق قرار دادہ طلبِ عشق میکند و میگوید کہ خاطر من بسببِ عاشق ناگشتن
جمعیت با زلف پریشان کے ہمارا خواہد شد و پریشانی خواہد رسید چنانکہ حق تعالی ہر کردارِ دوست
مبتلا بنعم میگرداند اِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا ابْتَلَاهُ فَإِنْ صَبَرَ اجْتَبَاهُ وَإِنْ أَجْبَهُ حَبَّ الْبَلَاءِ فَوَسَّاهُ
وَاِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا ابْتَلَاهُ فَإِنْ صَبَرَ اجْتَبَاهُ وَإِنْ رَضِيَ رَضِطَفَاهُ و ترجمہ دوم آنکہ خاطر مجموع
از اجنبہ کہ در معنی اول نگاشتن شد و زلف پریشان عالم کثرت چنانچہ زلف پریشان سائر خسارہ
ہمچنین عالم کثرت سائر وحدت است معنی آنست کہ خاطر مجموع ما زلف پریشان شمس ہا ہر شمس
اے ہر دو یکی شوند یعنی انعام کثرت و تقیدات بعالم وحدت و انیم و بسیج اندیشہ عالم کثرت نمایند

می آید بمله فیض ابواب مکاشفات بر من کشف گردان که تا بنسیم تجلی ذات که مستبح اسما و صفات
ست از رخ که وجه الله است بهره در گردیم و به ذوق آن تبلیغ عشق مطلع نشویم و از کمالش
دوران بریم و در بعضی نسخه بجای باغ و بستان از خاک بستان شهادت دیده مراد از خاک بستان وجود
محمدی که هر چه از حق فائض می شود اول بحضرت بعده بانیا پس اولیا پس عالمینی بسبب آن نسیم
مشاهدات بهره در گردیم از کالات محمد علیه السلام چون مستوری را در مقام عشق و نهو کد زینت بنابران گوید قوله

کس بد و ز گشت طرفی نه بست از عافیت | بکه بفروشد مستوری بستان شما

نگس کنایه از نسیم و مراد از آن شود تجلیات طرف بستان کنایه از حاصل نمودن مستوری
زهد و تقوی بستان کنایه از چنان معنی آنست که اس محبوب من در دور شود تجلیات تو هیچکس از
عاشقان عافیت حاصل نکرد بهتر آنست که مستوری را یعنی زهد و تقوی بعضی بستان که شهو تجلیات
است بفروشد و تحویل کند گرس بستان کنایه از اسم بصیر و در حیطه اوست او غیبیه و شهادت معنی
آنست که هیچکس بسبب حیطه و مشاهد اسم بصیر بهمه او امر و نواهی و طاعت ربانی کناره عافیت
و رجا و جمعیت از بحر مرض خوف و تفرقه حاصل نکرد و ستر معاصی هیچ فائده نمود و کان الله
کان بعداده خیر البصیر چون ستر معاصی هیچ فائده نمیکند بهتر آنست که بفروشد و بر باد
دهند مستوری را آئین را بواسطه اطلاع بستان شما سوال و لفظ بستان بلفظ جمع
چون ذکر کرد جواب هر واحد از لفظین اول و ثانی متضمن اسم بصیر است پس یک اسم باعتبار تحقق درین
بمنزله دو اسم است چون کار عاشق مداوم بگریه و زاریست آن بموجب البکا و تحویل المرادات
چشمه اشقصال میشود بنابران گوید قوله

بخت خواب آلود ما بیدار خواهد شد | از آنکه زویر دیده آب روی رخشان شما

خواب آلود خفته گریخته یقین روی رخشان شما یعنی عشق روی رخشان شما معنی آنست
که مفهوم ما میشود که تحقیق بخت خواب آلود ما بیدار خواهد شد و این فراق بصال مبدل خواهد شد زیرا که
روی رخشان شما آب بر دیدگان ما روی عشق روی رخشان شما چشمه آب از دیدگان ما جاری
ساخت و یقین است که چون آب بر خفته اندازند بیدار شود تا که عاشق بشاهده محبوب نرسد هر دو
عشق روی میداد چون رسیدن بملو به توجه مردان محال که بتمه از جلال قیام و بیکال بنابران میگوید قوله

اے شهنشاہ بلند اختر خدا را بہتے | تابو سہم ہجو گر دون خاک ایاں شما

شهنشاہ بلند اختر کنایتہ از مرشد است خدا را بڑی خدا بہتے تو بے ہوسین خاک ایاں
کنایتہ از قرب صوری و معنوی معنی آنست کہ اے محبوب من بے توجہ تو کار میں پیش نیرود
و برے خدا بہتے در کار ماکن تا ہجو گر دون بجاک ہوسی ایاں شما اشتغال نمایم بے قربے بجناب تو
حاصل غایم و تبو برسم چون از جناب مرشد دور افتادہ بنا بران طلب پیغامبری میکند قولہ

اے صاحب باسا کنان شہر نرید از من ہجو | کای سرنماقی شناسان گوی ایاں شما

صبا کنایتہ از قاصد شہر نرید کنایتہ از شہر حقیقت و ساکنان شہر نرید کنایتہ از مرشد مثل ملازمان
سلطان ناحق شناسان مجازیان و مقصبان و ظاہرستان معنی آنست کہ اے قاصد
صبا مثال از جانب من بجناب مرشد عرض رسان کہ اے کئے کہ سرنماقی شناسان قربان گوی
میدان شما باد و ختمیل کہ بقولے قال ۱۱ اذا تخیرتہ فی الامور فاستعینوا من اہل القبور و مراد
از اہل القبور و اصلان حق کہ بمرتبہ موتو اقبل ان نموتو رسیدہ اند ساکنان شہر نرید کنایتہ از
عارفان و صحابہ از غایتہ فلق اند بجامہ سلف جی نماید کہ اے صبا قاصد مثال از جانب من شکستہ
بجناب عرفا سلف معرض دار کہ اے عارفان باللہ سرنماقی شناسان تصدق و قربان شما باد قولہ

اگرچہ دوریم از بساط قرب بہت دورست | بندہ شاہ شہناہم و ثنا خوان شما

اگرچہ بسیم از محفل فیض منزل دور افتادیم لیکن ہمگی بہت و تمامی نہمت بجناب شما مصروف است اگرچہ
بندہ شاہ شہناہم کہ خالق الخلاق است و بقید عشق او مقیدیم لیکن ثنا خوان شما موجب محبت محبوب
محبوب و ختمیل کہ بہ برادران بیعت نوشتہ بعد از ان متمس خود عرض میکند قولہ

دل خرابی میکند دلدار را آگہ کنسید | زینہار اے دوستان جان من جان شما

معنی آنست کہ متمس ما آنست کہ دل من از روئے شیفہ گراہی میکند و بیابی پیش سے آرد از
حال من آن دلدار را خبر کنسید و توجہ در بارہ ما نماید البتہ ایدوستان من کہ جان من جان شما
بحکم الفقراء کف نفس و احادیث کے است قولہ

عمرتان باد امرادے ساقیان بزم جم | اگرچہ جام مانشد پرے بدوران شما

معنی کہ اے ساقیان بزم جم کہ نوشاندہ سے محبت بعاشقان الہی ہستید و اما حال بجام خود رسیدیم

و هیچ توجه در باره مانده اید با آن در دعا گوئی شما ایم که عمر شما را دما باد یعنی چند آنکه مایه خواهم یا
چند آنکه شما خواهید امیدواریم که همین شماره مقصد خود بریم چون از التماس فارغ شدم باز مناجات
بجناب محبوب می کند که قوله

میکند حافظ دعا و بشنو و آیین بگو
روزی ماباد لعل شکر افشان شما

معنی آنست که ای محبوب من حافظ دعا می کند و آن اینست که لعل شکر افشان که عبارت از
لطف و لئو از شما است روزی مایه شود ای در باره مایه شود پس تو هم بشنو دعا مرا و آیین کن که بمن آیین تو
مستجاب شود و مقصود سیم و نیز لعل شکر افشان مراد از و کلام منزلست که اولیاء را بواسطه صفای دل
رو می دهد . . . غزل

بلا زمان سلطان که رساند این عارا
که بشکریا و شاهی ز نظر مران گذارا

ملا زمان لفظ ادا سلطان محمد و مرشد دعا پیغام بد آنکه سالک مدتی گرفتار بلا و بوج که در راه
عشقست ماند و هیچ نوع بنوازش معزز نکرد و خود را در آنحضرت باریافت که اظهار عرض خود کند
بالضر و طلب پیغمبری میکند و ندای میان می کند یعنی کیست که برین حال ابرار حرم آرد و این پیغام بجناب آن
دلدار رساند که بشکریا که الله تعالی ترا برگزیده و سروری بخشیده ماتشنگان بادیه حرمان را زلال
وصال خود محروم مدار که احسن کما احسن الله الیک بدان که سالک چار مانع اند دنیا و خلق نفس
و شیطان دفع دنیا بقناعت دفع خلق بعزالت و دفع نفس و شیطان بجز توجیه پیر و التجاجی ستم
حماقت نیست بنابراین گوید قوله

ز رقیب یو سیرت بخدا همی پناهم
لکر آن شهاب ثاقب مدد کند خدارا

رقیب و یو سیرت نفس مار و شیطان شهاب ثاقب نجم است موکل بر جم شیاطین و او مرشد خدارا
واسطه خدا معنی آنست که از دست این نفس ره که اغتد عذوک نفسک الی بنی جنبینک در حق
اوست یا شیطان که ان الشیطان للانسکان عذو و متین هر دم معاصی میکشد و از راه حق باز میداند
به تنگ آمده ام و هیچ نوع ربائی نیامد بنابراین شب روز بلکه رجوع مادیدم بحضرت حق است
تا باشد که باشارت الهی آن ارشاد آب و از برای خدا مدد کند و توجه در حق مانماید تا بران شکر
ظفر یابیم چون گریه و زاری مستر شد بے توجه مرشد قبول نمی افتد بنابراین گوید قوله

شکریا و شاهی

بخدا که جرعه ده تو بعا شوق سحر خیز	که دعای صبحگاهی اثرش کند شمارا
بخدا قسم بخور جرعه قطره شمارا بواسطه شامعنی آنست که اے مرشد جرعه محبت در کاسه دل عاشق از خفانه خود بریز تا دعای صبحگاهی عاشق قبول افتد شمارا اے بواسطه امان و شفا و محبت که بنام خدا جرعه بخوریزی سحر خیز عطا کن از فیاض حقیقی درخواست نما از آنکه دعای صبحگاهی که شماراست اثرش میکند و در جذب محبوب قریب الاستجاب است چون مسترشد توجیه مرشد مبشاهات رسید شایا بین العجبی والاستتار است آن موجب قتل عاشقان است بنابراین گوید قوله	چهر قیامت است جانان که بعا شوق
رخ همچو ماه تابان ظهور وجه الله دل همچو سنگ خارا استغناء و استتار وجه الله معنی آنست که این چهر قیامت است جان من که بر سر عاشقان آوروی یعنی اول ظهور تجلی با کردی و از آن آتش و دل من غمزه انداخته و باز آن تجلی را مستتر کردی و سنگدلی را کار فرمودی که هیچ مبادا آتنامی پزدازی و چون معشوق قادرست بر آنکه بے فنا عاشق جلوه گری کند بنابراین گوید قوله	دل عاشقان بسوزی چو عذار بر فروزی
عذار و البته معنی آنست که اے محبوب من دل عاشقان و عاشقان در معرض قتل می آری و قتل عذار وجه الله اعیان میکنی و چون معشوق قادرست که بے فنا عاشق جلوه گری کند چنانچه در بهشت عاشق تشنه زلال وصال یا بدستفهام می نماید که ترا چه حاصلست از آنکه من بشیوه قوتی پیش می آئی و هرگاه که تجلی کنی مرا فنا نمائی چرا آنچه مقتضای عشق هست وصال بے فنا و عذار و رحمت عطا می فرمائی مرتب آردنی انظر الیک قال لب تر کب و لکن انظر الی انجیل فان استقر مکانه فسوف تروانی فکما تجلج لمریبه لتجبل جعله در کاف و حوا مؤسسه صیحا و لیلست بران که نمیکند مدارا و در میسنخه دل عاقل دیده شد مباد از دل عالم خلاصه افراد عالم بود که عارضت و می تواند بود که عالم کبیر سلام بجنه دانا و عارف بچون در حالت تجلی و استتار هر دم بهمین انتظار باشد که بواردی مژده تجلی رسد و بسنخه از سخنان دوست که او را بسبب حصول صفای دل و حیضی می باشد گوید قوله	تو ازین چه سود داری که نمی کنی مدارا
همه شب بیدارم که نسیم صبحگاهی	به پیام آشنائی بنوازد آشنای را

نسیج صبحگاهی در دشتنا اول مراد معشوق و ثانی معنی عاشق معنی نیست که پیش
مراد این امید گذشت که احوال وارده از وادای بن در رسد و پیغمبر از آنجا بیرون
رساند نمیدانم که باین دولت مغر ز خواهم گشت چون شیطان مانع و راهزن این راه است گوید

قوله مژده سیاه است اگر دوسوی خون اشارت از فریب و بیندیش غلطی مکن نگارا

مژده سیاه مراد از تعیین که عارض است بر اسم المفضل چون ابلیس معنی آنست که جوهر در مرتبه افعال
اگر چه بقول خود لا غرور بهما جمعین اشارت بشکلی و مجوری کرد و پس از فریب او که در حق من کرده
بیندیش مراقب احوال بابش تا چنان نباشد که به تیغ فرقت مجوری گشته کردم و غلطی مکن نگارا
و لقای ابدی که استم فرماور هست کن در حق ما زیرا که من فیض الله فلا هکادی که یا در غلط میزند بنده
خاص خود را بمقتضای عبادی لیس لک علیه سلطان و محبت که مراد از چشم ذات خواسته
و مراد عشق و شسته پس از مژده سختیها و رنجهای عشق مراد باشد چنانچه مژده حاجب چیست سختیها نیز
سبزه عشقت معنی آنست که این سختیهای عشق تو اگر چه سبزه را من شده اند و مراد معرض است
افکنده اند پس از فریب اینها که در حق من کرده اند و سبزه را من شده اند بیندیش و در حق غلطی
مکن ای ما را فراموش ساز و توبه در باره ما کن که ازین رنجهای یابم چون کشمش عشق موجب
پریشانی و هلاک عاشقانست بنا بر آن گوید قوله

دل مستمند ما را بشکینج زلف بر دی مشکن دل ضعیفم بنوا ز این گدارا

شکینج و تاب زلف مراد جذبه زلف نام جذبه ذات حق است + دل که قید شش گشت جان
مطلق آنست به معنی آنست که ای محبوب من این دل در دمنده حافظ را پرچ و تاب جذبه عشق
بدان ختمی آنست که این دل ضعیف ما مشکن ای گرفتار کشمش ما و در جمیع بحال این غریب ما و مجرور و
و تحتی زلف عبارت از اسلحه جلالیه که تعیبات اولیه اند و شکینج زلف کنایت از تسلط و غلبه آنست
بر خلاف مقتضای طبع چون در بابی دوست غلطی معشوق موجب خوخواری عاشقانست گوید قوله

ز فریب چشم جاد و دل در دمنده خون شد نظر فلک بجانش بخت دل را بخدارا

فریب اول دل را باکی نمودن و بعده استغناء نمودن و مراد از چشم ذات است چشم اینجا معنی نظر
کوچک آنست و وجود کائنات و ضمیر شین جانفش را چ است بدلی در دمنده معنی آنست که ای محبوب من

از من در بانی کردن و باز مستغنی نمودن تو یا از تجلی ضوری تو دل مستند یا خون شد پس بے بت لریا
از برای خدا نظر به محال آن دل مستند کن بر حسی برو نما چون دوار در و عشق غیر از لطف معشوق
نیمت بنابران گوید قوله

چو طیب در و مندان لب لعل یار باشد | دل در و مندا عاشق ز که جوید این وارا

در و مندان عاشقان مراد از لب لطف لب که شیرین جوے شد لطف خداست باغب
جان از آب و نشو و نماست چو معنی آنست که اے محبوب من چون طیب لب در و مندان و
حکیم ریخ مشتاقان غیر از لطف معشوق نمیتواند شد پس دل در و مندا عاشق اگر از تو طلب
این دو انکند از که کند و باز همین مطلب با عبارت دیگر گوید قوله

دل در و مندا مارا که ز حیرت پرخون | چه شود اگر زمانه نجشی وصال یارا

معنی آنست که اے محبوب من دل در و مندا مارا که بسبب حیرت پرخون شده اگر زمانه بوصل خود
رسانی چه شود اے یار من تراندارد و چون بسبب عشق بیقراری بسیار روے داد و
خود را در اینجا باری بنشیند گوید قوله

خبرے ز حال حافظ بر یار باز گوئید | برسد مگر زلفش اثرے مشام مارا

زلف مراد جذبه ذاتیه که بے آن بکار سالک پیش نمیرود و لطف نام جذبه ذات حق است
دل که قید شگشت جان مطلق است چو معنی آنست که ازین حال پریشان حافظ خبرے بیابان
شاید که بر حال مار حرم آورد و اثرے یعنی بوی از جذبه ذاتیه علیه او بمفرارسد و مار ابراد خود رساند
که آن جذبه من جذبات الحق فی اذنی عک الشکلین غزل

بے عنایت شاد مباد اول غم پرور ما | غم خور ایدل که بجز غم نبود در خور ما

غم مراد عشق که سر سرور و دانه و بلا است که عشق هم المنة فالبلا به عالم هر کجا
رو و بلا بود چو هم برود و عشقش نام کردند چو و نیز یعنی بیایات و شدائد و رنجها و خو خواری و
مدین بیت در مصرع اول یعنی ثانی یعنی ثانی معنی آنست که این دل ماکه نوکرده شد
بغم عشق تست پس میخواهم که مباد آنکه بجز غم و غیر از عشق تو شاد شود و طفت بدان گردد
چون کار عاشق مدام خون خور دست پس میگوید که اے دل چون نصیب عاشقان همین خون خور دست

گاہ در وصل گاہ در فراق پس با غم بساز و با دروالم پرواز که سوائے غم خوردن کار نیست و بعضی نسخہ بجائے این بیت بیتے دیگر یافته شدہ ما برستیم و تو دانی و دل غم خور ما بخت بد تا کجا میرسد آنشخو را + قوله

میکنم شادی از آن روز که گفتی بر قریب | کین گدا کیست که هرگز نرو و از در ما

این بیت در اکثر نسخہ دیدہ نشدہ و نیز معنی ظاہر است و چون کار عاشق مدام بگریہ و زاری و ہمیشہ در انتظار پیغام می باشد بنا بر آن گوید - قوله

از نثار مژده چون زلف شود در گیرم | قاصدے کو که سلامت برساند بر ما

نثار یعنی آب و غیرہ معنی آنست که اے محبوب من قاصدے کو که از جناب عالمیان تپ تو مژده سلام ببارساند تا من ازین نثار مژدہ که اشکبار است چون زلف تو که مملو بدر با است قاصد را در گیرم و این مژدہ اشکبار خود را نثار او گردانم احوال خود با و نمایم چون مطلب عاشق ہمیل است کہ نبوی از خاطر معشوق فراموش نشود بنا بر آن گوید قوله

بعدا آمدہ ام ہم بدعا باز شوم | که وفا با تو قرین باد خدا یا در ما

و عاخذن و قایما آوردن عمد و دوستی قرین پیوستہ و ہمیشہ معنی آنست کہ ہمین دعا کنان آمدہ ام و ہمین دعا کنان میروم یعنی مدام ہمین مشغولم کہ وفا قرین حال تو باد تا ما را فراموش سازی و خدا درین جدائی یا در ما باد کہ سلامت باز روی ترا بینم چون ارادہ عاشق بیج نوع آن می باشد کہ از جناب معشوق دور افتد بنا بر آن گوید قوله

فلک آوارہ ہر سو کندم میدانی | رشکے آیدش از صحبت جان پرور ما

آوارہ پریشان رشک غیرت جان پرور فرج بخش دل و راحت دہ جان و آن صحبت معشوقست معنی آنست کہ اے محبوب من اگر دادہ من نیست کہ بیج وجہ من الوجوہ از استقامت تو دور افتم لیکن این گردش دور و آوار مرا از جناب و می اندازد چہ کہ مرا و ازین صحبت جان پرور کہ بخدمت تو دارم رشکے آید و از غایۃ حسد و کسل در یکجا دیدن نمی تواند چون یکجا دیدن عاشق و معشوق موجب شک حاسدان می شود بنا بر آن گوید قوله

اگر ہمہ خلق جہان بر من تو رشک بر ند | بچشد از ہمہ انصاف ستم و اور ما

خلق آفریدن مراد آفریده شده انصاف یعنی نصف کردن است برابر داشتن مدعی مدعیان
 نایب بر دیگر استم بخند و برحق او بزد متصرف نشود مستم ظلم و حق دیگر را بزد و قابض شدن
 و اورا از حق او محروم ساختن و اورا صاحب و حاکم مراد حق تعالی معنی آنست که اے محبوب من
 اگر همه خلق جهان بر صحبت ما و تو رشک ببرد و میخواهند که مرا از خدمت فیض و مهربانی تو دور سازند
 میخواهم که و اورا از همگی ایشان انصاف این استم که در حق ما میکنند بکشید یعنی ایشانرا نیز مبتلا
 بجران گردانند تا داغ بجران معلوم نمایند چون آثار درد و اندوه از جبین عاشق ظاهر است بنابر این

قوله در دمندهم خبر میدهد از سوز درون | و این خشک لب تشنه چشم ترا

معنی آنست که اے محبوب من چه حاجتست که اظهار در دمندهم بنویسم چون خشکی درون تشنه
 و تری چشم اینها اظهار سوز می کند بختل هر چند خواستم که راز پرده نشین خلوتخانه دل خیرین را از انوار
 خفا بر نیاید مگر جزای بدن بے بقا که جوایس آتی اند در محکم عدالت یوم ثبته الشکر بربلا آورند
 و بخور و تکلیف آیند بیهوش و تشنه آجله دجاً کافوا یکسبون و در دمندهم خبر میدهد از سوز درون
 چون محبت معشوق از دل عاشق هیچ نوع فرشتی نه چاک از لیست بنابران گوید قوله

بسرست گرمه آفاق بهم جمع شو | نتوان بر دهن او تو برون از سر ما

باقسمیه هوا محبت معنی آنست که قسم بسر تو که اگر همه عالم با هم جمع شود و خواهند که محبت تو از سر دور
 سازند هرگز نتوانند زیرا که محبت شے است که افزایش و کاهش و هدایت و بدایت طلوع و غروب و غفلت
 و توجه ندارد که آتش کایرند و کایقش چون تعلق خاطر عشق هر وقت همین باشد که ازین خواب
 دور نشوم بنابران گوید قوله

تو و باشد که رساند بسلامت بازم | اے خوش آنروز که آئی بسلامت بر ما

معنی آنست که اے محبوب من اگر چه بقاصد وقت از خدمت تو جدا شوم لیکن امید وارم
 که خدا زود بسلامت بخدمت تو رساند و چون چندین اظهار عجز و شوق کرد بچوایب معشوق سرفراز شد
 که اے خوش آنروز که باز بسلامت بر ما آئی - قوله

هر که گوید یحیی رفت خدا را حافظ | کو بزاری سفری کرد و رفت از بر ما

معنی آنست که اے محبوب من اگر بعد ازین که ساز مجازین من بخدمت تو آید و پیرسد که از بوسه خدا

و تری چشم

قوله سرست گرمه آفاق بهم جمع شو

بگو که حافظ کجاست بگو مراد را که از بر ما گریه کنان سفر کرد و در بعضی نسخه این بیت چنانست قوله

تا ز وصف رخ زیبای تو دم زد حافظ | ورق گل نجاست از ورق دفتر ما

غزل - قوله

تا جالت عاشقان از دبوصل خود صلا | جان و دل افتاد اندر دایم زلفت بلا

صلا آواز دعوت عام مراد از آن اقوال شایخان زلفت مراد جذبه ذاتیه جلیه علیه سه زلف نام جذبه ذاتیه است و دل که قیدش گشت جان طلبوست و چون در ریاضت وصل حق محالست تا که جذبه ذاتیه جلیه علیه دامن گیر وقت سالک نگردد و بنا بر آن گوید از آن زمانیکه جلال تو عاشقان را بوصول صلا زده که انا الموجد فاطلبنى یحذرنی و دیگر و هو ان لقا الله لم یمنین حق و نحن اقرب الیک من حبلى النوریه دل و جان طالبان و طلب آن دایم زلفت که مراد از وجذب ذاتیه است و بلا افتاده و گرفتار سختیها و شداید گشته و تخیل که حال و زلفت بلا زلفت همان که گفته شد حال نقطه روح که مرکز قلب شده و سوییاد نام گرفته معنی آنست که تا جالی تو عاشقان و طالبان را صلا زده و امیدوار گردانیده جان و دل طالبان و طلب آن خال و زلفت در بلا افتاد و درخت عشق بیاد داده یعنی عشاق بمواره بطلب آن مقصود شوق میکنند و جذبات عشق با حوادث گیتی تعلق قلب بقالب را نمیکند که بدان مقصود رسند قوله

ایچنه جان عاشقان از دست بگریزم | کس ندیده در جهان جز کشتگان کر بلا

کر بلا موضعی است که فلان امام حسین در آن بوده مراد از آن وادی عشق مراد از کشتگان کر بلا عاشقان بلا کش که در وادی خود بخوار محبت گشته اند معنی آنست که به محبوب من ایچنه در فراق و هجر تو از شداید و بیایات جان عاشقان میکشد در جهان کسی همچنان شدا و بیایات و نظرنیاده الا شهیدان کر بلا یعنی عاشقانی که مقتول وادی خود بخوار محبت گشته - چون عاشق صادق و شرفی و اثن را لازم است که هر چیز که مطلوب محبوب است پیش گیر و بنا بر آن گوید قوله

ترک من گزینمندی ورنه جان من | ترک مستوری و زهدت کرده باید اولاد

لفظ نه مقدر است بلکه جان من معنی آنست که ای جان من چون ترک مازندی وستی میکنی مستانه تالاج و لهاس عاشقان می آید و با که ندارد پس ترا نیز او طے و انسب آنست که ترک

مستوری و زهد نمائی و بی باکانه بعشق در آئی و نیز مختل است لفظ نذر بر کلمه ترک باشد معنی آن باشد که اے ترک چون جان مازندی و مستی میکند اے مستانه و بی باکانه در عشق تو در آمد پس بهتر آنست که تو هم ترک مستوری گیری و هم خانه خود را نمائی - و چون عاشق را باید که وقت را غنیمت و اندو فرصت را از دست نهد بنابراین گوید قوله

بزم عیش و موم شادی و هنگام طرب | پنجره زایام عشرت غنیمت آن طلا

معنی آنست که اے دل من بحال این مجلس عاشقان و ایام جوانی که هنگام حصول عشق و محبت است که داری مختتم شمار و این پنجره زایام عشرت که ایام جوانی و زندگیست غنیمت انگار و هر چه توانی حاصل کن و پیشار باش و بغلت گذران که بعد از آن تا سفت و دوسه نه بخشد - چون عاشق را رسیدن بیابوس معشوق اعلیٰ مراتب است بنابراین گوید قوله

حافظا اگر پایبوس شاه و سنت میدید | یافتی در هر دو عالم زینت غر و علل

معنی آنست که اے حافظ اگر پایبوس آن محبوب حقیقی که کنایه از وصال است میسر آید بدان که مرتبه بلندی و مرتبه بزرگی کوین مراد و داد غزل

تا که بدر و هجر کنی ناتوان مرا | یکدم بوصل خویش بکن شادمان مرا

هجر جدائی و دوری از محبوب و وصل پیوستن به محبوب معنی آنست بدان که وقتی که چنگی از روح در عالم اطلاق بشاهد حقیقی مشغول و بوصل او مشغوف بودند و بعیش و عشرت و خوشی و خور میگذرانیدند چون از عالم اطلاق به تنقید آمدند و آن مشاهده از پیش رفت و بهجوری و دوری مبتلا گردیدند چنان از حیران سخت ترین عذاب و درد و نیست بنابراین میگوید که اے محبوب من تا که این وجود نحیف و این شخص ضعیف مرا بنغم و الم فراق و رنج و اندوه هجران ناتوان سازی می باید که الحال از سرچندین جور و جفا که مرا از آن تغافل است بگذر و یکدم بوصل خویش رسان شادمان تجلیات نما و شادمان گردان و چون معشوق غالب فراق عاشق خواهد تا که قدر وصال دیا به بنابراین گوید قوله

مے خواستی همیشه گرفتار هجر خود | دیدی بکام خویشتن آخر چنان مرا

معنی آنست وقتی که روح در عالم اطلاق بود مدام ندامت از حضرت احدی در میر رسید که اے بندگان

تأقید وصال من نیدانید چہ کہ قدر وصال بے فراق دانستہ نے شود بنابران میخو اہم کہ
شمارا بکافے فرستہ تا قدرین معلوم نمایند چون دین عالم فانی نزول نمود آن وقت و آن خطاب باو
یا آدم بنابران بجاوب گوید یعنی ہمیشہ ارادہ تو برین بود کہ ما را با تشہ ہجر سوزی و زہر مارا بپوشہ امتحان
در آری لاجرم مرا آشنان کہ میخو استی بکام خود دیدی مہیت و شتی در دل کہ جانم را بسوزی و فراق
عاقبت کردی بجانم آنچه در دل آشتی و چون عاشق صادق را بغیر از معشوق بلجا و ما دے نیست بجز
ذات محبوب غمگساری نہ بنابران گوید قولہ

بتو ہیج وجہی از تو ام گرینز | زان رو کہ نیست بجز تو کسی بجا مرا

معنی آنست کہ اے محبوب من در ہر حالے کہ ہستم خواہ در ہیج خواہ در راحت خواہ در قبض خواہ در
خواہ در فراق خواہ در وصل خواہ در لطف خواہ در قہر ہیج وجہ از جناب گردون قباب تو گرینز دارم چہ کہ
بجز ذات عالی صفات تو در جہان کسے ندارم کہ التماس و کم چون و عشق ترک خواب خوردن انقطاع
امید زندگی سے باشد بنابران گوید قولہ

در حیرتم کہ بتو چنان زندگی کنم | چون نیست خواب خور غمت کی زمان مرا

معنی آنست کہ اے محبوب من در حیرتم کہ بے دیدار روح افزاے تو چون زندگی کنم چون از فراق تو
زمانے مرا کار با خواب و خور نیست اے قریب ہلاکت رسیدہ ام چون در فراق یار دلدار و بھکیس
مونس و غمخوار نہ تواند شد چہ کہ غیر را گنجائش کجا بنابران گوید قولہ

افتادہ ام بھنج غم و جز فغان و آہ | فی یارے غمگسارے و نہ ہجر بان مرا

معنی آنست کہ اے عالم اطلاق بعالم تقید نزول کردہ ام و از دولت وصل بہ غمناے بھر مبتلا گشتہ ام
و در بجانہ یارے دارم و نہ غمگسارے کہ بآن ترک غم توان نمود الا جز فغان و آہ کہ بآن عمر بسر می برم
و چون در ہجر معشوق عاشق را بجز از گریہ و فغان کارے نیست بنابران گوید قولہ

بودم ہمیشہ شاد و وصلت لی کنون | کارے ز ہجر تو نبود جز فغان مرا

معنی آنست کہ در ابتداے حال کہ بعالم اطلاق در شاہد مشغول بودم از دولت وصل تو بشاد و
مے گذرانیدم لیکن الحال چون بعالم فانی نزول کردم بسبب ہجران تو و در افتادن از ان شاہدہ
جز فغان و زاری کارے ندارم چون کار معشوق بجز از عاشق کشی نیست از انکہ تا عاشق

ہا کہ کجاست از آن صفتے اسب لاری

فانی نشود محبوب نه پیوند و بنابران گوید قوله

حافظ عجب مدار اگر می کشد بغم | از دور و فرقت آن مینه مهربان مرا

معنی آنست که اے حافظ اگر آن محبوب ستمگین دل بوصول خود منیر ساند و غمی از دور و فرقت خود میکشد عجب مدار که کار معشوقان و شیوه محبوبان همین است و تا که کشته نشوی فانی نگردی هرگز محبوب نه پیوند و بوصول او نه رسی - غزل

دوش از مسجد سوخته میخانه آمد پیر ما | چیست یاران طریقت بعد ازین پیر ما

مسجد عالم اطلاق که موجب قرب و محل طاعت است میخانه دنیا که مقام حصیلت است پیر کنایه از محمد ص مرشد کامل و در اینجا مصطفی است و هم نمی و هم ولی را برهنه است معنی آنست که محمد علیه السلام از عالم اطلاق به تقید که مقام دنیا است درآمد یاران طریقت بعد ازین تدبیر ما چیست و تجمل که از عجب مراد از پدر از ذکر لازم و از او ملزوم و از میخانه مراد عشق که ص عالم عشق است پس میخانه نیست و کز شکر لبش عقل کل دیوانه است و پیر مراد مرشد و وقت یا کنایه از شیخ صنعان معنی آنست که پیر ما از دوزل از بهر اعراض نموده و به عالم عشق آورد و یا آنکه مرشد ما در روز ازل اینجاست و ظاهر نمود و با فعالیت باطنیه آورده چنانچه فرقه ملائطیه پس تذب کار و تدبیر اطوار را در حصیلت را بیان باید زیست قوله

با مریدان رو بسوی کعبه چون آریم چون | رو بسوی خانه شمار و ارد پیر ما

کعبه مراد عالم اطلاق چون آریم چرا خوا بان او بشیم خانه شمار دنیا که مقام حصیلت است معنی آنست که چون محمد علیه السلام از عالم اطلاق به تقید درآمد ما که مریدان پیران آریم رو بسوی عالم اطلاق چون آریم و چرا خوا بان آن عالم باشیم هرگاه پیر ما رو به عالم تقیه آورد و تجمل که با مریدان چرا بزرگ آریم و رو بسوی دس آریم که مراد از ایشان اعمال ریائی است هرگاه پیر ما بسوی خانه خوا که مقام عشق است مراد از آن ترک اعمال ریاست چنانچه فرقه ملائطیه توجه داشته باشد و چون شد را بتبعیت مرشد لازم است بنابران گوید قوله

در خرابات معان نیز هم منزل شویم | کین چنین کردستایز و دازل تقدیر ما

خرابات معان خرابی و مصاف بشری ص هر کو خرابات نشد بدین است و زیرا که خرابات اصول دین است و معنی آنست که مناسب آنست که در طریق عشق و محبت با پیر هم منزل

شویم و از علو بهمت رخت بدان سو کشیم که در ازل تقدیر یا همچنین رفته است پس ما بر اوست رویم که پیر ما
بدان راه رفت و بختل که در خرابی بشریت با پیر هم منزل شویم و از علو بهمت رخت بدان سو کشیم که
همچنین در ازل تقدیر مارفته است پس ما بر اوست رویم که پیر ما بدان راه رفت چون در عالم عشق در آمد
و به انواع سختی و پیر مبتلا شدن مقام قرب یاد آمد بنا بران اظهار احوال خود میکند قوله

مرغ دل را صید جمعیت بدام افاده زلف بختادی ز دست ما بشد نخیر ما
مرغ دل را صافه بیانیه زلف عالم تقید چنانچه زلف سائر روی است عالم تقیدات سائر عالم اطلاق
معنی آنست که از ازل در عالم اطلاق بشا به مشغول بودیم و چون عالم تقیدات را ظاهر ساخت
نخیر ما ز دست شد و آن جمعیت به پریشانی مبدل گردید چون پریشانی زلف موجب پریشانی عاشق است
بنابران گوید قوله

با و بر زلف تو آمد شد جهان بر من سیاه نیست از سودا زلف پیش ازین تو فیما
با و حکم و اراده تو فیما یعنی آنست که اراده و خواست تو حکم کند از آنکه خفیفاً یا جَبَدتُ آن اعرف
فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لَا عَرَفَ زلف ترا پریشان کرد ای عالم تقید را بجلوه آورد و حکم تقید بر اطلاق غلبه نمود
جهان بر من از قوت مشاهدۀ اطلاق سیاه شد از سودا زلف تو تو فیما و زیادتى ما ازین نیست
یعنی ما در سودا زلف تو امیدوار زیادتى بودیم یعنی امید آن داشتیم که لذت که در عالم اطلاق نبود
در عالم تقید حصول خواهد نمود و آن لذت نیست که توسط خواست جسمانی حاصل شود اکنون آن لذت
عالم اطلاق از غلبه احکام تقید از میان رفت - چون گریه و زاری عاشق را در دل سنگین معشوق گذر
نیست بنابران گوید قوله

در دل سنگینت آیا هیچ در گیر شبی آه آتش بار و سوز و ناله شبگیر ما
دل سنگین صفت قیومیه باعتبار استغنا آیا حرف تناسلست که سلطان ازین روزه آیا چه خواست
در گیر و از گذر شبی و شبگیر معنی شب و صبح معنی آنست که چون مشاهدۀ عالم اطلاق از ما باز داشتی
باین که زلف را بر کشادی یعنی عالم تقید را بجلوه آوردی و این بمنزله آنست که معشوق ظاهر سنگدل
میکند و حال خود را بفراق مبدل کند آه آتش بار و سوز و ناله شبگیر ما که کنایه از مناجات بحرگامیت
سر میزند و ما درم که در تو اثر کند تا آن زلف را که شاد و بر بندى و صید جمعیت ما که کنایه از شاد و

باز بدستِ مادی و آن تنایِ مرگست فَمَتَّوْا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ سوال لفظ سنگین
 شعر تبرک ادب است جواب ۵ گفتگو عاشقانِ کار رب به بخشش عشقت نے ترکِ ادب
 باید دانست کہ عشق اگر چه سرسبز و در دست کہ اَلْعِشْقُ تَمَامُ الْحَيَاةِ وَالْبَلَاةِ اما بامعیش و رو
 مضمر است کہ اِنْ مَعَ الْعِشْرِ لَيَاوَدُّوْنَ اَنْ عِشْ اِنْظِرْ عَاقِلَانَ مَخْفِي سِتْ و بجز رخ و زحمت در نظری آید
 میگوید قولہ

عقل گردانند کہ دل بند زلفت چو نخل است | عاقلان دیوانہ گردند از پے زنجیر ما

معنی آنست کہ اگر عقل داند کہ دل درین بند زنجیر زلف تو کہ مراد از وجہ بہ عشق است اوقات گرامی
 بچہ ذوق مے گذرانند عاقلان ہمہ دیوانہ او گردند و در حُبّت جوے زنجیر ما شوند و آندوے آن قید
 کنند اما چون عقل برادر کوے عشق راہ نیست و یکے از نا محرمان در گاہ است بنا بران عاقلان و محرمین
 انکارند و ازین سعادتِ عظمت محروم چون از زبان عاشق سخنی غیر از لطف و خوبی بر نی آید بنا بران
 گوید قولہ

رو خوب آیت از لطف بر کشف کرد | زان سبب جز لطف خوبی نیست تفسیر ما

معنی آنست کہ چون روے خوب تو در عالم تقیدات علامتِ اطلاق کہ مشاہداتِ تجلیات است
 از روے لطف و مہربانی بر ما مکشوف گردانید کہ در ہمہ جا ظہور جلالِ روے تو مے بینم کہ ہر کجا
 می نگرم روے ترا مے بینم ہذا زنجیت و معرض بیان ما بجز لطف و خوبی نیست کہ ہر جہہ در معرض
 ظہور مے بینم معرض بیان مے آرم چون آتش عشق در سینہ عاشق شعلہ میزند از راہ بے اختیار
 نعرہ مے زند و آہ می کشد بنا بران مے گوید قولہ

تیر آہ ما ز گردون بگذرد جان عزیز | رحم کن بر جان خود پر ہمیز کن از تیر ما

جان عزیز کنایہ از عشق معنی آنست کہ اے محبوب من حالت من در عشق تو بھامے رسید
 کہ تیر آہ ما ز گردون میگذرد و آسمان را سوراخ میکند پس رحم نما بر جان خود و از آہ ما پر حذر باش
 و این معنی اگر چه بظاہر بے ادبیت اما در معنی چنان نیست یعنی چون جان مہربان تو از تیر آہ ما
 پریشان حالان بدان زخمی تیر خوردہ متاوی مے شود پس باید کہ از حال ما فارغ نباشی
 تا اینچنین تیر از ما سر نزند و نیز اینچنین گفتگو از عاشقان موجب زجر نیست کہ ۵ گفتگو عاشقان

در کار رب و جوشش عشق است ترک ادب و حکایت موس و شبان و دشوی مشهور است
و محفل که اس محبوب من تیر آه من آسمان را بشکافت و از وے دگدشت اے زندگی بخش من جسم کن
و شفقت نما بر جان خود اے بروی که از غایت تعظیمش نسبت بخود کرده که نفعت فی من ز فوجی پر میر
کن و حفظ نما آن روح مکرم را از تیر آه نسائی مایع جان را هدف تیر و بجران کن چون سالک را
بتر ازین نیست که متابعت اعمال پیر کند و ظاهرو باطن خود را یکسان کند نابرا نگوید قوله

بر در میخانه خواهم گشت چون حافظ مقیم | چون خرابانی شد اے یار طریقت پیر ما

میخانه عشق عالم عشق اے پس میخانه است و کز شرابش عقل کل دیوانه است و خواهم
گشت میم متکلم کنایت از شخص است حافظ کنایت از قلب خود معنی آنست که همچو حافظ در عالم
عشق مقیم خواهم گشت و از همه سو معرض خواهم گردید هر گاه پیر یا خراب سازنده او صاف بشری شد
ما نیز باید شد اے یار طریقت یعنی چنانچه قلب وابسته عشق است قالب نیز وابسته خواهم گشت
و بوعظ این و آن نخواهم پرداخت غزل

دل میرو و ز دستم صاحب دلان خدا را | در داکه راز نهان خواهد شد آشکارا

صاحب دلان کنایت از عاشقان باشد خدا را واسطه خدا در داکه افسوس راز نهان کنایت
از عشق که گمان آن موجب شهادت است قال من عشق و عفت و کتم فمات مات شهید
معنی آنست که بجران آن یار سنگین دل حال مرا بجای رسانیده که دل از دست میرو و از حیطه
اختیار بیرون می آید افسوس که آشکارا میگردد در راز نهان اے عشق که از گمان آن امید شهادت
داشتم پس حبه بند توجه فرماید که آن سعادت از دست نرود چون کار عاشق بے توجه مرشد
بجای نرسد نابرا نگوید قوله

کشتی شکستگانیم اے باد و شرطه بر خیز | باشد که باز بینم آن یار آشنارا

باد و شرطه باد لایق کشتی کنایت از آن مرشد یار آشنا حق تعالی معنی آنست چون از عالم طلاق
بعالم تعین نرود که ام از آن زمان حال ما بحال کشتی شکستگان مانده که آسیب باد صرصر
حوادث و تعلقات بهر سوی افسیم و گرفتار قیدی میگردد و پس اے مرشد کجائی و از حال ما غافل
جرائی بر خیز و توجه در باره ما کن که نبوجه تو بروی آن آشنا که محبوب حقیقی است باز به بینم قوله

اے صاحب کرامت شکرانہ سہکتا روزے تفقہ کے کن ویش مبنو ارا

صاحب کرامت خطاب ہر شد تفقہ باز پرس و غمخواری نمودن معنی آنست کہ اے مرشد صلی
کرامت از جنت ادائے شکر سلامتی خویش کہ بدرگاہ پروردگار داری روزے درویش مبنو ارا دل
بدست آرد و غمخواری او نما قوله

سکرش مشوکہ چون شمع از غیرت بسوزد دلبر کہ در کف او موم ست سنگ خارا

دلبر کنایت از حق تعالیٰ بمعنی آنست کہ سکرش نماینی برین حسن و خوبی خود غرہ مباشش و گر نہ
دلبرے کہ در کف او از مہبتش سنگ خارا موم گرد دتر از غیرت شمع وار بسوزد زیرا کہ عظمت و کبریا
خاصہ اوست قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الْعَظِيمُ اَزَارِي وَاللَّيْلِيَا عُرْدُ اَيُّ چوں صاحب حشمت لالام
است کہ برین حشمت دوروزہ غرہ نشود بنا بران گوید قوله

دو روز مہر گردون افسانہ ایست فسون نیکی بجای یاران فرصت شمار یارا

دو روز عبارت از مدت قلیل یاران کنایت از مسترشدان یا خطاب ہر شد بمعنی آنست کہ
برین روزے چند کہ گردون با تو موافقت نمودہ ترا بطلب تو فیروز گردانیدہ مغرور مشوکہ این افسانہ
برائے فریقین تو در پیش آورده و بعد از چند روز افسانہ شد نیست و افسونیت کہ برائے رام کردن
تو بکار برده پس اے یار من این وقت را غنیمت دان و ہرنیکی کہ امروز کردن مے توانی
بجای یاران بکن اَحْسِنْ کَمَا اَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ اے یارا احسان کار مردانست تا در
نشا فریغ آخرت دست و پاداری از احسان دست مدار کہ ذخیرہ حسنات دنیا و آخرت است
فرصت از دست مدہ کہ وقت کار نیست و کار امروز بفر و اسفگن چوں مسترشد چندین اظہار
شفیق نمود بنا بران بشغلے کہ باعث فتح باب ست فرمود کہ قوله

آئینہ سکندر آئینہ کہ سگت در ساختہ بود جام مے کنایت از دل عاشق و ارا مخالف سکندر بود

ایجام را از نفس کہ دشمن سالک است کہ اَعْدَى عَدُوِّكَ لَنَفْسِكَ اَلْجَنِّ بَيْنَ جَنَّتَيْهِ
و یا شیطان کہ اِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ وَبَيْنَ يَدَيْهِ اَمْنٌ اے سالک حرام می کہ عباد
از دل تست بمنزل آئینہ سکندر دست تصفیہ آن بکوش تا بر تبارح و دما نم نفس و شیطان باق

گودی و از وساوس و ذنوب آنها سلامت مانی و یا مراد از آئینه سکنه دل سالک جام جم
 جامی که جم ساخته گویند که چون جم مغلوب دارای کبر شد و تاب مقاومتش نماند جام ساخت که دران
 احوال ملک دار معلوم می شد تا هر مصلحتی که او میکرد این در دفع آن میکوشید چون بعد از جم سکنه
 جام را شکست آئینه ساخت و از مراد دارای کبر که مخالف جم بود اینجاکنایت از نفس شیطان معنی
 آنست که اے سالک دل تو بمنزله جام جم جسم است و تصفیه آن بکوش تا از مغیبات کشف شود
 و از وساوس نفسانی و شیطانی مصون و محروس گردی و تحتی که از آئینه سکنه دل مرشد مراد
 بود و مراد از جام جم حکم عبادت علم الاولین و الاخرین قلب محمدی و چون همه قلوب مطا هر قلب
 محمدیت بنا بر آن گفته که آئینه سکنه عین جام جم است زیرا که ظاهر عین مظهر است چون آب حباب و
 نگر استیج دل عارف مرشد موقوف بر فنا فی شخصت بافعال و ذات و صفات چنانچه بحر و موج
 در نظر شهودش نماند و اتحاد تام در وجودین پیدا آید پس درین وقت دل خود در پیش عین بدین
 دل شیخ است چنانچه تازیانه بر لیل زدن از آن بر پشت مجنون ظاهر آمد یعنی بر پشت مجنون
 نقش بست چون در اشتغال نمودن مشغول و حالت رومی میداد بعضی بسلوک قائم
 میمانند و حق امر و نهی کما حقه بجای آرند از سالک می نامند و بعضی بجدات حق مجذب
 می شوند و ایشانرا مجذوب میخوانند و مجذوب آنست که بعد از وصول بدرج کمال حواله تکمیل و
 رجوع خلق بدیشان زلفت و غرقه بحر جمع گشتند و در شکم ماهی فنا چنان نا چیز و ستمگر
 شدند که از ایشان هر گزارش و خبری بساحل تفرقه و ناحیت بقا نرسید و در سلک
 زمره سالکان قباب غیرت انحراف یافتند و بعد از کمال وصول و لایت تکمیل دیگران
 بایشان مفوض گشت زیرا که در بحر وحدت غرق در نظر او ذات است بلا صفات چون
 قطره بقلزم گم درینا ملاحظه شرع نماند چه در نظر ایشان در شراب و آب فرق نیست زیرا که
 هر چه نظر کنند خدا را بیند اگر درینا صاحب قول آید گوید اَنَا اقُولُ وَاَنَا أَسْمَعُ وَاَنَا
 يَقُولُ وَاَنَا أَسْمَعُ وَاگر شراب آید گوید اَنَا أَشْرَبُ وَاَنَا أَشْرَبُ وَاگر صاحب حسن آید گوید
 اَنَا أَجْمَلُ وَاَنَا أَجْمَلُ وَاگر غریب آید گوید اَنَا أَغْرَبُ وَاَنَا أَغْرَبُ وَاگر صاحب غفور است بنابر آن گوید قَوْلُهُ

أَنْ تَلْمِزْهُمْ لَهُ صَوْفِي أَمْ أَنْجِئْتَهُمُ النَّارَ أَشْتَبِيْنَا وَأَخْلَى مِنْ قُبْلَةِ الْعَذَابِ

تلخوش شراب صوفی مراد رسول اُم الجناست الخمر اُم الخبث است یعنی شراب مادر پلیدیست
اشمی مرغوب تر لنا مارا احلی شیرین ترین از قبله بوسه عذرا از زنان دوشیزه معنی آنست که شراب
اگر چه رسول او را در پلیدیها خوانده و حرام کرده لیکن نزد ما مرغوب تر و شیرین تر از بوسه زنان
باکره که همه را مرغوب است چرا که ما مجذوبیم و مجذوب مغفوست و تجمل که مراد از تلخوش فقر و اعتبار
شد آمد مراد از صوفی کسی که لذت او نه است باشد و او را در بدیهای شمر لطم الخبث است باعتبار
الفقر سواد الخبث فی الدارین و کاد الفقر ان یکن کفر^۱ معنی بیت ظاهرست و تجمل که مراد از تلخوش
عشق که العشق عذاب الله اکبر و صوفی کنایت از زاهد اُم الجناست باعتبار العشق تمام المحنة و
والبلایه معنی بیت ظاهر چون ارشاد مرشدان بمشردان مدام ترغیب عشق است و فرود آمدن
از بهستی و مطلب عاشق نیز بهین است بنابران گوید قوله

در حلقه گل و مل خوشخواند ووش بلبل | ابیات الصبوح حیوایا ایها السکارا

حلقه گل و مل مجلس نورسیدگان طریقه بلبل مراد مرشد معنی آنست که شب گذشته حلقه
نورسیدگان طریقه و اهل محبت مرشد ما چه سخن خوش گفت که بگیرد شراب صبح را است در عشق
در آید و فرود آید ازین بهستی یعنی در بازید این بهستی موهمه را است هر کدام مستان و تجمل که مراد
از گل محبوب چنانچه ناظم خود فرموده است ای یگل بشکر آنکه توئی بادشاه حسن و با بلبلان عاشق شنید
مکن غرور و مل شراب و مراد از آن هر چه تر از تو بر باید است از بهستی بلبل لعل و زرقم مکن
هر چیز تر از توستانده است و آن محبت است مراد از حلقه گل و مل محفل که در ذکر محبوب
و محبت رود ووش شب گذشته مراد از آن وادان ماضیه و بلبل مرغیست خوشخوان و مراد از آن
رسول است که انا افصح العرب و العجم چنانچه خاقانی گفته است مصطفی دم بسته و خلوت نشسته
بهر آنکه بلبل و تجمل گیتی را زستان آمده است بهت یعنی بگیرد صبوح شراب را گویند
که مله الصبوح بنوشند چنانچه ناظم خود فرموده است مید صبح و کلبه بسته سحاب و الصبوح
الصبوح یا اصحاب و حیو افرو آید یا سحر حرف زاید است کما قال ایها الغریز سکارا مستان
و تقدیر کلام مصرع ثانی چنین است یا ایها السکارا هات الصبوح حیوایا سبیکه بیت آنست که
در وادان ماضیه مرشد کامل یعنی رسول ۲ مرشد کامل در اینجا مصطفی است و بهمنی هم ولی را

۱۳۱۱
عذرا از زنان دوشیزه معنی آنست که شراب
اگر چه رسول او را در پلیدیها خوانده و حرام کرده لیکن نزد ما مرغوب تر و شیرین تر از بوسه زنان
باکره که همه را مرغوب است چرا که ما مجذوبیم و مجذوب مغفوست و تجمل که مراد از تلخوش فقر و اعتبار
شد آمد مراد از صوفی کسی که لذت او نه است باشد و او را در بدیهای شمر لطم الخبث است باعتبار
الفقر سواد الخبث فی الدارین و کاد الفقر ان یکن کفر^۱ معنی بیت ظاهرست و تجمل که مراد از تلخوش
عشق که العشق عذاب الله اکبر و صوفی کنایت از زاهد اُم الجناست باعتبار العشق تمام المحنة و
والبلایه معنی بیت ظاهر چون ارشاد مرشدان بمشردان مدام ترغیب عشق است و فرود آمدن
از بهستی و مطلب عاشق نیز بهین است بنابران گوید قوله
در حلقه گل و مل خوشخواند ووش بلبل | ابیات الصبوح حیوایا ایها السکارا
حلقه گل و مل مجلس نورسیدگان طریقه بلبل مراد مرشد معنی آنست که شب گذشته حلقه
نورسیدگان طریقه و اهل محبت مرشد ما چه سخن خوش گفت که بگیرد شراب صبح را است در عشق
در آید و فرود آید ازین بهستی یعنی در بازید این بهستی موهمه را است هر کدام مستان و تجمل که مراد
از گل محبوب چنانچه ناظم خود فرموده است ای یگل بشکر آنکه توئی بادشاه حسن و با بلبلان عاشق شنید
مکن غرور و مل شراب و مراد از آن هر چه تر از تو بر باید است از بهستی بلبل لعل و زرقم مکن
هر چیز تر از توستانده است و آن محبت است مراد از حلقه گل و مل محفل که در ذکر محبوب
و محبت رود ووش شب گذشته مراد از آن وادان ماضیه و بلبل مرغیست خوشخوان و مراد از آن
رسول است که انا افصح العرب و العجم چنانچه خاقانی گفته است مصطفی دم بسته و خلوت نشسته
بهر آنکه بلبل و تجمل گیتی را زستان آمده است بهت یعنی بگیرد صبوح شراب را گویند
که مله الصبوح بنوشند چنانچه ناظم خود فرموده است مید صبح و کلبه بسته سحاب و الصبوح
الصبوح یا اصحاب و حیو افرو آید یا سحر حرف زاید است کما قال ایها الغریز سکارا مستان
و تقدیر کلام مصرع ثانی چنین است یا ایها السکارا هات الصبوح حیوایا سبیکه بیت آنست که
در وادان ماضیه مرشد کامل یعنی رسول ۲ مرشد کامل در اینجا مصطفی است و بهمنی هم ولی را

رہنما است بحفل حقیقت منزل این در غرر ارشاد چه موجب سفته است کہ لے طالبانِ صادق و
 محبانِ واثق گیرید شرب صبحِ راے در حصول عشق و محبت ساعی باشید کہ لُحْدُوبَةُ مِنْ جَذْرِ الْخُبْرِ
 تَوَازِي عَکْلَ الثَّقَلَيْنِ و فرود آید ازین ہستی موہومہ یعنی بمقتضای لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى
 تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ہ این ہستی موہومہ خود را در بازید و بیقاعہ حقیقی کہ وَ عَادَ مِثَّتْ اِذْ مِثَّتْ وَ
 لَکِنَ اللّٰهُ سَرَّهٖ باقی و پایندہ گردید چہ کار عاشق در گذشتن است ازین ہستی مستعار چنانچہ نقلت
 کہ روزے حسن بھری و شفیق لم یی و ابراہیم اہم بیادوت را بعد رفتند سخن در محبت افتاد قَالَ الْحَسَنُ
 الْبَصْرِيُّ لَيْسَ بِصَادِقٍ فِي دَعْوَاكَ مَنْ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى صَرْبِ مَوْلَاكَ رَابِعُهُ كَفَتْ اِيْن سَمْعٍ
 قَالَ الشَّيْقِيُّ اَبْلَجُ لَيْسَ بِصَادِقٍ فِي دَعْوَاكَ مَنْ لَمْ يَشْكُرْ عَلَى صَرْبِ مَوْلَاكَ رَابِعُهُ كَفَتْ شُكْرُ
 قَرْنٍ صَبْرًا قَالَ اَبْرَاهِيْمُ بْنُ اَدَهَمٍّ لَيْسَ بِصَادِقٍ فِي دَعْوَاكَ مَنْ لَمْ يَكِلْ دَعْوَةَ صَرْبِ مَوْلَاكَ
 رَابِعُهُ كَفَتْ اِيْن سَمْعٍ بسیار خوب است اما بوسے سنی می آید ہمہ گفتن اے رابعہ اکنون نوبت تست
 قَالَتْ لِمَا رَابِعُهُ لَيْسَ بِصَادِقٍ فِي دَعْوَاكَ مَنْ لَمْ يَشْكُرْ عَلَى صَرْبِ مَوْلَاكَ فَهَمَّ مِنْ فِہِمٍ اَکْثَرُ
 اقوال و افعال عاشقان موجب لوم لا ئمان مے گردد چون صدور افعال مرایشان را اختیار نیست
 بنا بران گوید قولہ

در کوے نیک نامی ما اگر نرند اند | اگر تو نمی پسندی تغییر کن قصارا

معنی آنست کہ اے ملائکہ من چون از افعال خیر بظہور آید و بجز از افعال شر سر بر نیز ند چکنم
 کہ سر نوشت ما ہمینست و اگر تو این سخن ما را نمی پسندی پس قصارا تغییر دہ کہ از ما بجز از نوشتہ قصارا
 بوجود نخواہد آمد چرا کہ ما در صدور افعال اختیار نیست نمیدانی کہ کہ بالذات باطل نیست
 مرا و در صدور افعال چہ اختیار و چون وجود تو از خود نیست یعنی معدوم ہستی اختیار و افعال چگونہ باشد
 چہ کہ افعال تابع صفات تابع ذات پس کہ وجود از خود نباشد ہر کینہ بذات خود نہیک باشد
 و نہ بد چہ از معدوم فعل صادر نمی شود و دلائل بے اختیار بے بندہ بسیار است کہ را دیدی کہ یک دم
 شادمانی بے غم کردہ باشد یا یک روز بر مراد خاطر گدشتہ باشد بلکہ خلاف ارادہ آن واقع میشود
 و این دلیل بے اختیاریست قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ عَنْهُ اللّٰهُ لَيْسَ لَكُمْ اَلْخِيَارُ اِغْرَاوْا اَفْخَارًا
 بودے فصیح غرا تم بظہور نہ پستی و کرا دیدی کہ ہمہ امید ہا را حاصل شدہ باشد عدم حصول مطالب

دلیل بے اختیار نیست اگر اختیارش بودی مطلب دینی و بایستی که برنج مراد و حاصل شدی دیگر
 هیچ کس در مرتبه کمال مثل انبیا در کمال نبوت و اولیا در کمال ولایت و حکما و علماء در کمال دانش و علم
 و سلاطین در کمال سلطنت این زوال و این انتقال در مراتب کمال که مطلوب است با وجود
 قدرت معنوی و صوری که داشته اند و لیل تمام است بر عدم اختیار پس در جمیع صور و همه جا و همه محل
 موثر حق است که لا یموت فی الوجود و الله چه وجود و افعال جمیع اشیا وجود و فعل حق است که بصورت
 ایشان ظهور نموده و نسبت افعال بظاهر عین مجاز است چرا که چیزی را که فی نفس الامر وجود حقیقی نداشته
 باشد افعال را که تابع اوست وجود نخواهد بود و فی تحقیق غیر حق را نه ذات است و نه صفات نه
 لا کون فی الوجود و لا یقیس به لا ملک سلیمان و لا یقیس به فاکل عباره و انما المعنی باین هو لا یقیس
 مقتضایس و آنچه اعتقاد نموده که فاعل فعل خود منم و ما را قدرت در فعل خود است
 چگونه بیان واقع باشد که تو نبودی و در عالم عین ظهور نداشتی و بحکم کل شیء ففعل فی الزمان افعال
 و افعال در علم حق مخلوق چیزی که بیشتر از تو مخلوق بود چگونه بقدرت تو مخلوق شد و ترانه از بر آن
 روح اضافی بخشیده که اختیار خود فاعل فعل خود باشی بلکه ترا از بر کار دیگر برگزیده اند و خلعت و کفایت
 اگر مناسبتی آدم پوشانیده اند و آن آنست که تو در نمودن ذات و صفات و هما بشایه آینه صیقله
 باشی تاق خود را جمیع کمالات ذاتی و صفاتی و اسمائی بشود یعنی در تو مشایه نماید و آینه را در نمودن
 صور چه اختیار و کجا قدرت و هر چه در عالم ظهور می آید و در مراتب موجودات جلوه گری مینماید
 همه صورت آن احکام علمی اند که حضرت الوهیت بقدرت و اراده در غور قابلیت هر عینی از معیان
 معین فرموده و قضا بر آن رفته خلاف آن اصل نتواند بود که لا یتبدل لخلق الله فی ذلک الدین
 الفیق پس بر آینه عمل و فعل که از هر یک پیدای شود و بحقیقت او را در آن اختیار نیست حکم نیست
 معنی این بیت و بیت دیگر که مرا بزمی عشق آن فصول عیب کند که اعتراض بر اسرار
 علم عیب کند و دیگر که من چشم همارت نگاه در من مست بکن نیست معصیت و زبده مشیت و
 مراحم شریعت باشد زیرا که هر که مانع بدکاری و بد مستی بود او را گویند که چو تنوید کار بهائی نمی بیند
 قضا را تغییر ده که قضا باب ما چنین رفته ما مجبور حکم قضا ایم پس اینجا تنفیذ احکام بر می افتد
 و امر معروف و نهی منکر بر می خیزد و امثال این بیت معنی چه باشد جواب و الله اعلم اکثر جواب امثال

ساک و مجذوب در هر شیء ذات او را ملاحظه مینماید و حظ از آن میر باید خصوصاً در مشاهد صاحب
جمالان نمودن بنا بر آن گوید قوله

خوبان پارسی گو بخشندگان عمر اند | ساقی بده بشمارت پیران پار سارا

باید دانست که باعث دل بستگی سالکان بصورت جمیله آنست که عارفان صاحبان شهود در هر آنکه بزرگ
وزیرا معاینه معشوق میکنند ولیکن گاه باشد که انجذاب دل او بچای بعضی مظاہر بسبب اسماء که
در عارف متجلیست و همان اسمادران بعضی مظاہر است یا براس التذاور روحانی یا کمال در آن بعضی مظاہر
یا براس غلبه کردن اسماء که در بعضی مظاہر اند بر اسماء که در عارف اند و یا حق تعالی تجلی صوری
در مظاہر حسنہ می نماید براس تائیس سالکان پس مراد از خوبان پارسی گو معقول لطیف گو عالم شفا
باشد پیران پار سارا منکران معنی آنست که چون تجلی صوری حق مشرف شد و بدن مسبب و اله شفیع
خوبان تجرید و زندگی از سر نو یافت میگوید که این معشوقان عالم شهادت زندگی بخشند و اند پس
اسے ساقی منکران را این بشمارت رسان تا ازین انکار باز آیند و یکے از ما شوند چون موجب
رفع غم سالک بجز از سخنان عشق نیست بنا بر آن گوید قوله

هنگام تنگدستی در عیش کوش مستی | کین کیمیا هستی قارون کند گدرا

هنگام تنگدستی حالت هجوم غما عیش و مستی عشق و استماع سخنان عشق کیمیا می بستی
عشق قارون مراد صاحب عرفان - و گدا - مرد ناقص معنی آنست که اے
عاشق صادق هرگاه که غما و الما بر تو هجوم آرند ترا باید که در عشق و مستی کوشش نمائی یعنی
بعشق مستغرق شوی و با استماع سخنان عاشقانه میل نمائی کین عشق کیمیا نیست که مس وجود را
زیر میگردد و بدن گدرا قارون میسازد اے ناقصانرا بحال میرساند چون سخنان عشق
فرحت افزا اے دلماست بنا بر آن گوید قوله

گو مطرب حرفان این پارسی بخواند | در رقص و حالت آرد پیران پار سارا

مطرب حرفان کنایت از مرشد و لفظ الف که در پار سارا است محض برای تحسین است یعنی
پیران پار سارا و ثنائی که از مذاق پارسی بهره ندارند پار سارا بمعنی ظریف گویند و این غلط
محض است چه با وجود ثبوت ملائمت ربط مصراع ثانی با اول بیت سابق که خوبان پارسی گو آید

مستلزم تکرار قافیه می شود و فساد این برای خبرت پوشیده نیست معنی آنست که اگر مرشد
ازین نوع سخنان عشق انگیز و کلمات درو آمیز بیان سازد پس البته است که پیران پارسا که
کنایت از مستکران است در رقص و حالت آرد و طالب شادمان عشق گردانند چون بعض سالکان
باطن خود را بعشق می آریند و ظاهر اچنان می سازند که هیچکس بحالت ایشان پنهان نبوده که **لَا يَخْفَى**
هُوَ الْكَذِبُ لَا يُظْهِرُ خَيْرًا وَلَا يَكْفِي شَرًّا گویند که حافظ ازان بوده و آن موجب طعن طاعنان می گردد
بنابران گوید قوله

حافظ بنجد و پوشید از خر قه می آلود | اے شیخ پاکدامن معذور و ارمار

مراد از خر قه می آلود شیوه ملامت که در تعمیر باطن و تحزیب ظاهر است باید دانست که ملامتی
جماعت باشند که در رعایت معنی اخلاص و محافظت قاعده صدق و اختصاص غایت جهد و بند
دارند و در اخفای طاعت و کتم خیرات از نظر خلق مبالغه واجب دانند با آنکه هیچ دقیقه از صوابع
اعمال مهمل نگذارند و بر تمسک بجمع نوافل و فضائل از لوازم شمرند و مشرب ایشان در کل اوقات
تحقق معنی اخلاص بوده و لذت ایشان در تفرغ و نظر حق با اعمال و احوال ایشان بود همچنان که عاصی
از ظواهر معصیت پر حذر بود ایشان از ظواهر طاعت که مظنه ریای باشد حذر کنند تا قاعده اخلاص خلل
نپذیرد و این طائفه هر چند عزیز الوجود و شریف الحال باشند اما هنوز حجاب وجود خلقت از نظر ایشان
بکلی منکشف نشده و بدان سبب از مشاهده جمال توحید و معاینه عین تفرید محجوب مانده باشند و چنانچه
اعمال و ستر احوال خود را از نظر خلق مشعر است بر ویت وجود خلق و نفس خود که مانع توحید اند و نفس
نیز از جمله اغیار است تا هنوز بر حال خود نظر دارند و اخراج اغیار از مطالعه احوال خود بکلی نکرده اند
و فرق میان ایشان و صوفیه آنست که جذبه عنایت قدیمه صوفیه را بکلی از ایشان انتراع کرده بود
حجاب خلق و انانیته از نظر شهوات ایشان برداشته لاجرم در اتیان طاعت و صد و خیرات خود را و
خلق را در میان زمینند و از نظر اطلاع خلق مامون باشند و به اخفای اعمال و ستر احوال مقیدند
اگر مصلحت وقت در اظهار طاعات به بیند اظهار آن کنند و اگر در اخفای آن احتیاج کنند و مراد از
شیخ پاکدامن که در تعمیر ظاهر و باطن هر دو باشد یا از روی استتار یا بکنه خالست یعنی حافظین
شیوه ملامت را نه بخودی خود پوشیده بلکه اقتضا و قدرت یا بحکم مرشد پس ای شیخ پاکدامن

معذور دار مارا اختیار ما درین نیست و میتواند بود که از خرقه وجود انسان یعنی خرقه وجودی آلوده معصیت و معصیت مظهر محبت و معرفت است زیرا که آئینه لطافت و صفای نور جز آنست و کدورت و ظلمت نتواند بود شیخ پاکدامن اشارت بملکوتیان که معصومان لطف و عنایت اند و پاکدامنان کرم و رحم اند و شیخ گوید
 اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ كَالْيَوْمِ وَكَالْلَيْلِ
 فرشته گرچه دارد و قرب درگاه و گنج در مقام بی مع انداختن

رونق عهد شبابست و گریستانرا | میرسد مژده گل بلبل خوشالکاحان را

عهد شباب ایام بهار و زمان بسط مخفی نماند که سالک را گاه بسط و گاه قبض میشود و در هر مقام کیفیت جلوه گری میکند در مقام نفس بسط و عبارت از رجاست و قبض نفوس و در مقام قلب بسط و ادریس است که اقتضا میکند اشارت قبولیت و رحمت و انس را برای صاحب آن من عند الله و مقابل آن قبض است و آن دارد نیست که اشارت بعتاب میکند و عدم لطف و نادیب از جانب حق تعالی برای صاحب آن و در مقام غنی بسط عبارت از ملتفت ساختن حق بنده را بسوی خلق جهت رحمت کردن خالق و باز داشتن باطن او را بخیر و ضدا و قبض است و میتواند که مراد از عهد شباب زمان بسط باشد و لبستان وجود باعتبار جامعیت اسماء الهیه و گل تجلی جمالی بلبل خوشالکاحان سالک معنی آنست که باز موسم بهار است و وجود سالک را میرسد مبدم نوید گل که مشاهدات تجلیات است و مرسلات را و نیز نو بهار اشارت بر طلوع دین محمدیست یعنی اگر چه در عصر پیغمبر بهار دین اسلام شگفته و رونق و شباب دیگر پیدا آمده که در عهد دیگران نبود و مژده گل عبارت از تجلی جمالی و لطفی است همدین بهار بعد لیبان عشق رسیده یک گوید لیس فی جنتی سوی الله دیگر گوید سبحانی ما اعظم شأنی و دیگر گوید انما حق و خارق عبارت از استغناست و آن در بهاران پیشین بوده چون لن ترانی و درین بهار بعد لیبان بوستان عشق پنچین است قوله

اے صبا گریه اتان چمن با رسی | خدمت ما برسان سر و گل و ریحان را

صبا کنایه از لطیفه آنی که در دل سالک فرو آید معنی آنست که اے لطیفه کنایه از عالم غیب بدل از فرو داده و مژده تجلیات رسانیده اگر با زبان عالم رجوع نمائی و بآن تجلیات رسی خدمت یعنی اختیاق کمال ما را بآن سر و گل و ریحان که تجلیات است عرض داری و نیز صبا مراد مژده و جوانان چمن اشارت بسر و گل و ریحان و مراد از سر و گل و ریحان اصحاب رسول

که جوانان چمن اسلام اند که هر یک در بهار رساتش از نسیم آن لبرنگم در فی ایام دهر کمر نجات
شگفته و در ربیع پایش از باران شمع ترش علیهم فلقی ترتیب یافته و احتمال دارد که از
سر و آن اصحاب خواهند که آزادگان طریقت و مجردان معنی و صورت اندیجسبهمم الجاهل
اعنیاک من العتق و از گل الهیت خوانند و از ریحان سائر اصحاب مراد میدارند چون
بقیاری موجب زهر خندگی بیدار است گوید قوله

ترسم آن قوم که بر در دکشان میخندند | در سر کار خرابات کنند ایمان را

آن قوم اشارت بر ابدان و منکران و در دکشان عاشقان باعتبار آنکه عی صاف انبیاء
نوشیده اند و در دایان عاشقان که اولیا اند رسید و نیز اولیای کامل مراد باشد نه نهایت رسیده
اند باین سبب که در نهایت شرابست بیت ز صاف از بدایت حکایت بود و و گرد و باشد
نهایت بود و کار خرابات مینوشی و مراد از ان عشق بازی و درین غزل از لغت بعشق در آمد
و این صنعت التفات گویند و آنچنانست که شاعر در غزل یا قصیده از مقصدی رجوع بمقصد
دیگر نماید و این بیشتر در غزلی نامی نماید سوال بعد لفظ ترسم منفی واقع شود نه مثبت چنانچه
ترسم نرسی کعبه اے اعرابی جواب بعد ترسم هم منفی چنانچه مذکور شد و هم مثبت چنانچه
ترسم که اشک در غم ما پرده در شود معنی آنست می ترسم که این زاهدان و منکران که برین حال
پریشان مانی خندند و حسدی بر بند و بسبب حسد در خیال این عشق بازی ما ایمان خود را بر باد دهند که
با در دکشان هر که در افتاد بر افتاد و یا آنکه ایمان خود را بر باد دهند اے عاشق شوند
بوجوب من فحک فحک و دیگر من عاکب اذخیه که میمت حک و وقع فیه و نیز لفظ
ترسم بعنی التی نهند و چون عاشق را باید که صحبت با کس ندارد الا با عاشقان با عاشقان
نشین و همه عاشقی گزین با بهر که نیست عاشق یکدم مشوق برین گوید قوله

یار مروان خدا باش که دشتی نوح | هست خاک که بآب نخر طوفان را

مراد از کشتی نوح دنیا خاکی بیایستی که ذات محمد علیه السلام باعتبار آفرینش معنی آنست که
مصاحب اهل اللد باش که در دنیا ذات آنحضرت بوده موصوف بر جست عالمیان که بآب نخر طوفان
را و از کمال بردباری اگر قوم خود نخواست بخلاف سائر انبیا چنانچه نوح ع گفت رب کذک

عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ ذَيَّارًا وَحَضَرَتْ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَفَتْ اللَّهُمَّ أَهْدِ قِيَّ فِي إِنْهُمْ لَا يَكْفُرُونَ
 اهل الله چون اتباع اویند صحبت ایشان سر بسر رحمتست و اگر خاکی و آبی بیای مجبول خوانند
 مراد از همان خاک است که حضرت نوح علیه باشارت جبرئیل با خود در کشتی برد و از صحبت نوح
 خاک را آن شرافت دست داد که قائم مقام آب وضو و آب غسل ایستاد و برای نیمه فقر کشت نقل
 که چون نوح علیه السلام در کای طوفان بکشتی درآمد و از جنس جبوب و طیور و بهائم و انسان هر چه بکشتی آورد
 آنوقت جبرئیل فرمود که یا نوح یکمشت خاک نیز همراه خود بر نوح و همچنین کرد چون آب طوفان
 غلبه کرد و تمام روی زمین آب گردید حکم حق رسید که یا نوح بدین آب وضو و غسل و انیست که
 و غفره است و بدان مشت خاک نیم کن معنی آنست که یا اهل الله باش که از صحبت ایشان مقصود
 رسی و آن شرافت یابی که خاک از صحبت نوح عی یافت و بمرتبه رسید که بمقابلت آب وضو تمام طوفان را
 غزید یعنی صحبت اثر با دارد و چون عاشق را لازم است که در عشق محبوب از دنیا و مافیها اعراض کند
 بنا بران گوید قوله

ماه کنعان منی مسند مصر آن تو شد | گاه آنست که پدر و دکنی زندان

ماه کنعان اشارت به یوسف مصر نام شهر تحتگاه یوسف مراد مقام عشق و نیز مسند کمالات
 زندان کنایه از دنیا باعتبار الدنيا سجیم المؤمنین معنی آنست و درین بیت خطاب بر رحمت
 یعنی اے روح من که بجای یوسف هستی اکنون مقام عشق که مسند مهر است به یوسف شایسته
 وقت آنست که ازین دنیا فانی اعراض غائی و ترک این هستی موهومه گیری چنانچه یوسف
 چون بر مسند مهر نشست خیالات زندان را پدر و کرد و هیچ یاد آن در خاطر نیاورد چون گرفتار تعلقات
 دنیا ماندن و طول امل را در پیش کردن شایان عاشق نیست بنا بران گوید قوله

هر که را خواب که آخر بدو مشت خاک است | گوچه حاجت که بر افلاک کشد ایوان

چون رفیع ایوان موجب طول امل است و طول امل موجب غفلت است و غفلت حجاب عشق است
 بحکم کُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَقْبَرُ سَبِيلٍ یعنی اے عاشق از طول امل بگری چون غایت
 زیر خاک خفتنی است پس هر که را خواب که آخر بدو مشت خاک است ازین طول امل و برافراشتن ایوان چه حاجت
 چون طول امل را در پیش کردن و امید به بود ازین برداشتن لایفیع چه که هر که دنیا در آمد آخرش کار

بر فناست که کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ قوله

بروز خانه گردون بد و نان طلب | کین سیه گاسه در آخر بکشد و مان را

معنی آنست که اے عاشق سالک از ته این گنبد گردان بدر و یعنی از تعلقات این آزاد باش و عشق گرای تا بعالم بالا عروج نمای و امید بهبودی ازین گردون مدار که این سیه گاسه است که از لقمه از خوان خود میدهد عاقبت الامر کشد چون از نصیحت فارغ شد باز بمقام مذکور رجوع کند بدان که چون عاشق بوسیله عشق و توجه مرشد بجزیه ذاتیه مشرف شد و بمشاهدات تجلیات معزز میگردد و در هر جا تجلی او بنید چه در میخانه و چه در مسجد و کنشت و کعبه و مسلم و کافر و هر سو توجهی آرد و آن موجب طعن طاعنان می شود بنا بران گوید قوله

اگر چنین جلوه کند مغیبه باوه فروش | خاکروب در میخانه کنم مژگان را

مغیبه باوه فروش کنایه از تجلی محبوب جلوه کردن ظهور کردن معنی آنست که اگر آن محبوب حقیقی این چنین جلوه گری کند که در همه جا ظهور خود را نماید ما راست شراب جمال خود ساز پس بهتر است که مژگان خود را جاروب در میخانه کنی یا عشق هست نایم عزیز من در هر ذره که با معان نظر کنند آفتاب عالم تاب تابانست اگر این حالت در میخانه رونماید از کعبه باید گشت و زنا بر میان بست یحتمل که مراد از جلوه حسن و کمالات یعنی خود را ظهور آرد مغیبه پیر که پرورده پیر دیگر باشد در میخانه منزل پیر چون مشاهده عاشق بین تجلی و الاست تار است یعنی گاه در مشاهده می باشد و گاه احکام کثرت بر و غالب میگردد و آن تجلی مستور میگردد بنا بران گوید قوله

در سیر زلف ندانم که چه سوداوار | باز بر هم زده کاکل مشک افشان را

سیر زلف احکام کثرت و تعینات بر هم زدن پربشان کردن کاکل مشک افشان اشاره بزلف که مراد از آن تعینات است از زلف تعینات بر عارض ذات به هر حلقه که بست دل ز صد خلق بود معنی آنست که اے محبوب من درین احکام کثرت و تعینات منیدانم چه خیال داری که باز آن احکام کثرت را بر ما غالب کرده و ما را مغلوب آن گردانیده و بدان سبب از مشاهده دور انداخته چون غلبه احکام کثرت موجب اضطراب عاشق میشود گوید قوله

ایکه برمه کشی از عنبر سارا چو گان | مضطرب حال گردان من سرگردان را

مه عبارت از وجهه اسرار غیر سارا چو گمان مراد تعین که سائر دوست معنی آنست که اسرار محبوب
 ظهور وجهه اسرار خود را که در پرده احکام کثرت تعینات پنهان میداری بدانکه این موجب اضطراب است
 پس مضطرب حال گردان من سرگردان را یعنی این احکام کثرت را رفع ساز و مشاهده خود از زانی دار
 و یحتمل ای که هر کینه خدائمانی من که موصوف است به لا یسعی اذ یحیی و لا یسئانی و لکن یتبعی قلب عبید
 المؤمن از غیر سارا نفس چو گمان کشید و مراد زیر آن مغلوب ساخته بدین سبب این سرگردان محبت را
 در قلق و اضطراب مینداز و یحتمل از زلف شریعت خطاب بمجدخ مرتبه وجهه که آن عبارت از ظهور حق است
 در خطا هر جمله تعینات علوی و سفلی و مرضیه نامرضیه معنی آنکه بے برنظار هر عین ظهور چو گمان شریعت فرو بسته
 تا بدان لطف قلب مجانبین عشاق را در میدان کبر یا میزنی و میرانی و برآمد احوال مقامات معرفت می نشانی و
 مظا هر مرضیه سو مظا هر نامرضیه نیکداری اضطراب ایشان از انجام است و فرو بستن زلف تعین وجود بشری
 بر رخ وجهه سرسیت و چون راه بردن آن کار کس نیست بنا بر آن گوید قوله

انسان

نشوی واقف یک نکته از اسرار وجود | اگر چه سرگشته شوی دایره دوران را
 وجود وجود سالک کدبا اسرار غریبه و نکات عجیبه و ست که منظر اتم است و آئینه ذات و صفات
 که الانسان برتری و اناسر الانسان و کما حقه بمعرفت او رسیدن محال یعنی اے سالک با وجود
 حصول کمال و دانش واقف یک نکته از اسرار وجود و نگری اگر چه سیر عالم غائی و عجائب و غرائب بینی
 و نیک و بد دریابی و حصول دانش غائی - و یحتمل که مراد از وجود ذات واجب الوجود یعنی اگر چه
 گرد عالم گردی و عجائب و غرائب عالم دریابی و حصول دانش غائی سر بر اسرار ذات غائی
 و چون کار عاشق از ماسوی معشوق آزاد بودن و بهر چه رسد از دوست قناعت نمودن بدان
 خوش گذراندن است گوید قوله

ملک آزادی و ملک قناعت کنج نیست | که بشمشیر میسر نشود سلطان را
 آزادی بخرد از ماسوی اسرار قناعت باده حق راضی شدن معنی بیت ظاهراست چون بیت
 عاشق آنست از تزویر و ریا آزاد باشد و بعیش گذراند قوله

حافظ میخورد و رندی کن و خوش باش | دام تزویر کن چون گران قرآن را
 مع کنایت از عشق است رندی بے باکی و قطع نظر از اعمال چنانچه در مرآة المعانی است و رندی

عالم بے باکیت، و در طریقت چستی و چالاک است و زند عالم سوز کے باشند ذات و پاک بند ششم صوم و صلوٰۃ ظاہر باطن خللا و در ملا و زند باشند غرق نور خدا جاننش از رندی بواحد شاہد است و لعنت و رحمت بندش واحد است و نہ رحمت ظاہر و اسرار و نہ لعنت در کمال و قصہ و پیش و کیان بود حلوا و نہ ہر خواہ لطف آرزو بیند خواہ قمر و ہر چہ بوش بہت خود دہد و گیرد و بہر دو چشم خود دہند و معنی آنست کہ اسے حافظ بعشق کوش و قطع نظر از اعمال نما و تن برضادہ ہر چہ کہ از دوست رسد از بسط و قبض و لطف و قہر خوش باش کہ کمال عاشقی و تفویض است کہ *فوق من امری لے اللہ* و لیکن قرآن ادا مکر و حلیما، ہجو و دیگران مساز کہ حائل کردہ در گلوے اندازد یعنی ظاہر خود را بقرآن خوانی آستہ و روز و شب گوششت برادران میخورند اسے غیبت و حسد میکنند *أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْنَاهُ* و نیز دیگران بفتح وال طارسیست مردار خوار تمام کلام اللہ بر پرہائے و منقوش است و مراد از ان ظاہر آرائی است

غزل

ساقی بنور بادہ برافروز جام ما | مطرب بگو کہ کار جہان شد بکام ما

ساقی مراد مرشد بادہ عشق جام دل سالک مطرب مرشد کہ کلامش طرب افزائے طالبانست معنی آنست کہ اسے مرشد بنور بادہ عشق دل مارا معمور ساز و گویا این واقعہ بظہور پیوست پس عرض میکنند کہ حالا بشارت ما فرما کہ از سوزش خلق کہ دامنگیر سلوک ما گشتہ پیش قدمی نمایم و مقصد گرام سوال درین بیت در مصرع اولے تقاضای کار خام میکند و طلب فیض مینماید و در مصرع ثانی تقاضا میکند کہ کار بنہایت رسید جواب سیرالے اسد تمام شد بنا بر اگوید۔ مطرب بگو و چون سیر فیض نہایت ندارد و بنا بران ہر لحظہ و طلب زیادتی ہے باشند ہر چند کہ یافت بیش طلب بیش چون اکثر عاشقانرا تعلق قلبی بصورت حبسیدے باشند بعضے را در ابتلی حال و بعضے را بانہتا سبب آنکہ در ہر شے مشاہدہ جمال و جلال اللہ نمایند آن موجب طعن بہان منکران ہے شود بچوایش میگراید قولہ

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم | اے بیخیز لذت شرب مدام ما

پیالہ مراد صور محبوبان مجازی رخ یار تجلی ذات حق شرب نوشیدن مدام شراب معنی آنست کہ ما درین صور جمیلہ انعکاس نور لایزالی سے بینیم و معانیہ تجلی ذات حق سے نمایم بنا بران تعلق قلبی بدیشان داریم اے منکران کہ بیخیز ہستید ازین لذت نوشیدن شراب ما

اسے مرشد تلقین سر از عشق جان کہ جہان بکام ما گردیدہ و ما را از طلب عشق آوردہ ۱۲

اے ازین عشقبازی ما و نیز این حالت مجذوب است که مجذوب سالک در هر شے اول ذات را
بعده اسماء بعده آثار و مجذوب سالک را برعکس آن و مجذوب مطلق در مجرد غرق چون قطره
بقلم گم درین مقام شراب و آب یکے است چون صور جمیلہ را شہود در چشم سالک تا
آن زمان است کہ آفتاب حقیقت بر و تابان نشده بنا بران گوید قولہ

چندان بود کرشمہ و ناز سہی قدان | کا یاد بجلوہ سر و صنوبر خرام ما

کرشمہ ظہور سہی قدان تجلیات معشوقان جلوہ ظہور سر و صنوبر خرام کنایت از محبوب حقیقی
و تجلی ذاتی معنی آنست کہ این صور جمیلہ را و یا این تجلیات را نمود و ظہور در چشم سالک تا آن زمان
کہ محبوب حقیقی و یا تجلی ذاتی جلوہ نموده و چون آن محبوب حقیقی و تجلی ذاتی ظہور نمود این صور جمیلہ
و تجلیات بکلی از پیش نظر او محو شوند چون نجم در شعلہ شمس و چون استغنا نمودن شیوہ معشوقان
است بنا بران گوید قولہ

مستی بچشم شاہد دل بست باخوش است | زان رو سپردہ اند بستان زمام ما

مستی غنا و بے نیازی چشم ذات ۵ هست چشم اینجا یعنی نقد ذات ۶ کو عیان بیند وجود
کائنات ۷ شاہد دل بست کنایت از حق ۸ زان رو بواستہ آن سپردہ اند فاعل آن قضا و قدر
مستان عاشقان معنی آنست کہ بے نیازی کردن ۹ استغنا نمودن بذات معشوق ماع ۱۰ منور
کہ ان الله لا یغنی عن العالمین بنا بران قضا و قدر زمام ما را بباستان او سپردہ یعنی بباستان آورد
و از محتاجان گردانیدہ و الله لا یغنی و انتم الفقراء و نیز بجایستان لفظ مستی دیدہ شد
و مراد از مستی عشق است یعنی در نظر محبوب ما غیر از عشق و محبت چیزے دیگر منظور نے افتد
بنا بران ما را بسک عاشقان کشیدہ و مندرج ساختہ و چون عشق مرعاشق را موجب
حیات جاوید است بنا بران گوید قولہ

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق | ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

جریدہ عالم قرآن معنی آنست کہ درین دارالفرار دنیاے ناپایدار کہ دارالمن مومنین
اولی الابصار است ہر کہ آمد گرم رو راہ عدم است کہ کل من علیہا فان ۱۱ یبقی و جہر ۱۲
ذو الجلال ۱۳ الا کوام ۱۴ الافانی ۱۵ فی السد و باقی باشد کہ زندہ بعشق ابدی شدہ کہ قولہ تعالیٰ

وَالْحَسْبُكَ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَانًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا أَنْتُمْ
 مِنْ فَضْلِهِ د مراد از فی سبیل اللہ عشقت قاضی حمید الدین ناگوری در همین معنی
 بعشقیه نگار که کُلِّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ یعنی ہر نفس را شربت مرگ چشیدنیست یا
 نفسہائے کہ از صفات بشری بیرون آمدہ اند و موصوف بصفہ روح شدہ اند و در ذات
 مطلق محو گشتہ اند بقیاس حق باقی و پایندہ خواہد ماند آری ہر کہ زندگی بحق یافت از مقید بسوے
 مطلق پر داخت بُر تَبِيعَ لَيْسَ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ إِلَّا هُوَ ہمہ ا قتل ساخت ہمیشہ در بحر مشاہدہ محبوب در محو
 معشوق مست مدہوش است خواہد ماند بجا من موت عام و دیگر موت خاص دیگر موت عام فصلست
 و موت خواص صل مردن خواص عین زندگی و مردن عوام دوری و مجوری است چون کہ موت اورا
 کہ از حق دور افتادہ نہ اورا کہ بحق نزدیکتر است الموت جسرٌ یوصلُ الْحَبِيبَ إِلَى الْحَبِيبِ
 است بلکہ از غلبہ محبت چون بوطہ عشق میرسند و در بحر حسن معشوق کہ بے پایا نیست غوطہ میخورند و در آن
 عمق بے پایان چندین میروند کہ در تعجب نشان غائب میشوند بحدی کہ تا ابد نام و نشان هیچ جا بجا
 پس موت عاشق کمال استغراق است کہ فوت مَوْلُو قَبْلُ أَنْ تَمُوتَ عاشق بیچارہ ہر دم میبرد
 و بہر موتی جیائے دگر مییابد جائے دگر اینجا کجا موت و کجا حیات کارے دگر حلے دگر ہوں داند کہ
 باوے گذر و چون زاد راہ عشق عجز و مسکینی است گوید قولہ

ترسم کہ صرفہ نبرد روز باز خواست	نان حلال شیخ ز آب حرام ما
---------------------------------	---------------------------

صرفہ یعنی غلبہ روز باز خواست روز قیامت نان حلال شیخ زہد و تقویٰ کلمے مؤید الفضل
 وز ہدای بنان ازان تعبیر نمود کہ در زہد چون ہستی منظور است خدا بخدا پرستیدن دوست
 پس کثافت ادران مدخل تمام است لاجرم بنان کہ از اجسام کثیف است نسبتہ دارد آب حرام
 عشق و محبت حرام ازین و کہ زہدان ازین محروم اند کذا فی مؤید الفضل و عشق را آب آبناب تعبیر کرد کہ عشق
 ریبار مدخل نیست و کمال لطافت است معنی آنست کہ میترسم کہ روز حشر تقویٰ وزہد شیخ بر عشق ما
 غالب آید یعنی میترسم کہ نباید کہ در طریق عشق از تقصیر بوقوع آید کہ نسبت آن تقصیر بمقصود
 خود فائز نگردیم و شیخ جہت تقویٰ بمراد خود رسد ازان جہت کہ کار او بجلت نسبت کہ محمد
 را با علی علیین رسانید بے وسیلہ سابقہ و لمیس بعین ادر اسفل السافلین انداخت بے جریمہ سابقہ

پس سزاوار آنست که بر سر بند و بر عبادت خود مغرور نشوند **فَحَسْبُ لِلَّهِ الشُّعْبَانُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ**
 یعنی توان که در استفهام انکاری بود منفی مثبت و مثبت منفی پس بن تقدیر معنی چنین باشد یعنی
 نه ترسم که صرفه بر در روز در روز قیامت زهد بر عشق غالب شود اے کس که بلطف ایزدی
 بتزئیش نشسته و از فضل و رحمت او بحقیقت پیوسته از سوئے خاتمه نیت رسد که در حصن حصین یقین
 در آمده چون کار عاشق که به بسط و گم بقض از اول تا انجام مقام بسط بود و از بنیاد قبض آمد و شوق
 و قلقی روم نمودی گوید قوله

بگرفت همچو لاله دلم در هوا سر و اے مرغ بخت که شوی آخر تو رام ما

سر و درخت است معروف مراد آن محبوب مرغ بخت اضافت باین معنی آنست که دل من
 در محبت سر و قامت گرفته شد و همچو لاله سر اسر خون گردیده اے مرغ بخت ما که بدام ما آئی
 و مساعدت مانمائی و ما را بمحبوب پیوندی دهی چون عاشق را در هنگام قبض اضطراب روی
 میدهد و بهر کس طلب پیغامبری میکند بنابران میگوید قوله

اے با در گنجش اجاب بگذری ز نهار عرصه ده بر جانان پیام ما

با و لطیف نهانی که در دل سالک فرو آید و نیز مرشد ز نهار البته معنی آنست که اے لطیف
 اهل اگر باز با عالم رجوع کنی و بان محبوب من رسی البته بجانان پیام ما عرض کنی و بگوئی قوله

اگو نام ما زیاده بعد اچیه میبری خود آید آنکه یاد نیاری ز نام ما

یعنی بگو که ما را دیده و دانسته بغراموشی چه پیروده عنقریب است که آن وقت در رسد و ما را
 در فناء رسمی کشد و نام و نشان ما در عالم نماند تا شربت اجل نچشید ایم ما را بقا بخود فرما و از ما براه و چون
 عاشق را چشم بصیرت کشاد و بهر که نظر کرد غرق در یک عشق یافت بنابران گوید قوله

در یای اخضر فلک و کشتی هلال هستند غرق لغمت حاجی توام ما

باید دانست که تحقیق اهل کشف آنست که بحکم کل یوم یخسرون و شایان هر تجلی که از جناب والا
 در میرسد اول بر عالم ملکوت می افتد و مصیغ برنگ ملکوت می شود و بعد انتقال بعالم مثال میگردد و
 او رنگین میگردد و پس از آن بعالم شهادت میکند و باحوال او متکیف میگردد و بعد از آن بقلب انسان
 کامل افتد و بجهت کمال صفائی دل نور او منعکس بر افلاک ارضی و آنچه در نیماست می گردد

مثل انعکاس شمع از آئینه و آب بر مقابل انسان و همین نور انعکاسی موجب استقرار وجود عالم است چنانچه آب موجب وجود جاب و چون قلب غیر کامل صفانیت انعکاسی نیست معنی آنست که آسمان با آن رفعت و شان و هلال با این انوار تمام فیضیابی توابع از مرشد حاجی توأم است چون گریه و زاری موجب حصول مراد است که **الْبُكَاءُ مَحْصِلُ الْمُرَادِ** است گوید قوله

حافظ ز دیده دانه اشک می فشان | باشد که مرغ وصل کند قصد دایم را

معنی آنست اے حافظ اگر میخواهی عفا بلند پرواز وصل بدام تو در افتد پس دانه اشک دفع مدار و از دیده افشاند به باش شاید که مطلب رسی غزل

ساقی بر خیز در ده جام را | خاک بر سر کن غم ایام را

ساقی مراد مرشد که نشانده می محبت است جام مراد شراب از ذکر بیابان مسبب غم ایام اندیشه و فکر دنیوی معنی آنست که اے مرشد جام شراب عشق بجا عطا فرمائی و دلم را بشرب محبت صفائی ده تا شالک شکافت گردد و این تعلقات دنیوی و وسوس نفسانی که بر ما هجوم کرده اند خاک بر سر ایشان کن یعنی منافع ساز و سالک تا که از هستی مستعار نگذر و هرگز بمحبوب نرسد و این جز بعشق نمی شود بنابراین گوید قوله

ساغر می بر کفم نه تاز سر | بر کشم این دلق از رق فام را

ساغر می کنایه از عشق از رق تقدیم زار میجه و را و محله یعنی کبود دلق از رق فام کنایه از هستی مستعار معنی آنست که پیاله شراب محبت ما را به تاز از بخود دلق از رق فام که عبارت از هستی مستعار است بر کشم و فانی در و گردیم چه بچشیدن جام عشق رهیدن از دایم هستی محال چون از زهد و پارسائی که مقتضیات نفس است سوا غرور حصول ندارد بنابراین گوید قوله

باده در ده چند ازین باد غرور | خاک بر سر نفس نافر جام را

باد غرور زهد و پارسائی و هستی مستعار معنی آنست که اے مرشد من باد غرور و محبت عطا فرما که بنوشتم و بطلب خود رسم و تا چند ازین باد غرور که از مقتضیات نفس است حکایتها کنی و مرا گرفتار آن داری و یا آنکه تا که این هستی مستعار زیم و گرفتار این باشم خاک بر سر نفس نافر جام را **اُتْلُوا أَنْفُسَكُمْ بِسُوءِ الْجَاهِدَاتِ** و چون عشق نزد عاقلان موجب بدنامی است از انجمله

که هر چه در مذہب عاشقان جائز داشته عاقلان تاب آن نمی دارند شاید که در طلب ملک مرشد
توقف افکند باشد حیل انگیزه باشد تا که کمال شوق و فوار اشتیاق رو نماید بنابران گوید قوله

اگر چه بدنامی ست نزد عاقلان | مانع خواهی م ننگ و نام را

معنی آنست که هر چند اگر چه میخواری که مراد از و عشق باز نیست نزد عاقلان موجب بدنامی است
بما عطا کن که ما از سرننگ ناموس گذشته بآن تعلقی نمانده چون دوستگیری مرشد بدولت عشق
مشرف شد و هر دم احوال او بنوعی دیگر شد و چون احوال عاشقان موجب حسد حاسدان
است گوید - قوله

دود آه سینه نالانق من | سوخت این انسر دگان خام را

افسر دگان خام کنایه از ظاهری پستان معنی آنست که این دود آه من که از سینه نالانق من
بر می آید این ظاهر پستان را سوخته حاصل آنست که مشاهد علامت عشق و معایه آثار شوق که از
هر دم ظاهر می شود موجب حسد حاسدان گردیده و ایشانرا در حسد آورده و یا آنکه حالت ماجراجی
آن دلارام بجای رسیده که دل دشمنان سوخته بدان که بر سالک عاشق هر دم حال دیگر می
میدهد و هر لحظه اسرارے دیگر و انوارے دیگر مکتوف میشود و آن اسرارشایان آن نیست که بر کس توان
گفت الا بعاشقان و چون عاشقان نادانند گوید قوله

محرم راز دل شیدای خود | کس نمی بینم ز خاص و عام را

معنی آنست که درین زمانه از خاص و عوام کس را محرم راز دل شیدای خود نمی بینم که با و احوال
خود یک یک عرض نمایم که در عشق آن معشوق هر دم چه بیخ و محنت مسوز و در دروے میدهد تا
بعدا و اسباب دل بهیار پردازد و یا آن که کس را نمی بینم که بسبب عشق چیا اسرار و انوار مکتوف
میشود بدول ما باید دانست که چنانکه اظهار عشق مرعاشق را شایان نیست اخفاء آن نیز نوعی از محال است
بنابران گوید قوله

با دلارام مرا خاطر خوش است | کز دلم بیکبار برد آرام را

معنی آنست که خاطر من و اله متعلق عشق دلارام است که آن دلارام بجلوه از جلوه خود آرام
از دل بے آرام مابرده و بے قرار گردانیده و آن دلارام محبوب حقیقی یا مرشد یا محبوب مجاز است

سوزن

خویش

و چون عاشق را لازم است که هرگاه ذکر معشوق در میان آید بذكر وصف نتوان گذشت بنابر این گوید قوله

آنکس دو گیسو اندر چمن | هر که دید آن سر و سیم اندام را

سر و کتایت از معشوق مخفی چمن دنیا آن سر و سیم اندام محبوب حقیقی معنی آنست که آن دلارام محبوبیت که هر که جلوه های او را دریافت و تجلی از تجلیات او عیان نمود باز دین دنیا ی فانی بهر ویان مجازی التفات ننماید بدان که سالک عاشق بسبب بیقراری اظهار سوز و درد و نوحه چون ارشاد مرشد بے اشارت آئی نیست بنابر آن گوید قوله

صبر کن حافظ به سختی روز و شب | عاقبت روزی بیابی کام را

معنی آنست که اے حافظ شب و روز برین سختیها که دین طریق ترا در می نماید صابر باش تا عاقبت بموجب الصَّبْرُ مَعَ الظَّفَرِ بر مراد خود دست یابی غزل

ساقی بگذار از کف خود طل گران را | تا خوش گذرانیم جهان گذران را

ساقی کنایت از مرشد بگذار روان کن رطل بیانه شراب جهان گذران دنیا ی فانی معنی آنست که اے ساقی این پیاله شراب محبت که حاصل کرده برکت داری روا کن بسوی ما تا از نوشیدن آن این جهان فانی را بخوشی گذرانیم اے در عشق بسر بریم بدان که چون مستر شد بتوجه مرشد بے محبت سرفراز شد و حالت او بنوع دیگر شد قطع نظر از اعمال و افعال نمود و بیکی و رزید و اندیشه نیک و بد از میان برداشت چه بسا اعمال و افعال از سر عاشق میزند که در نظر صورت بنیان بصورت گناه است نزد اهل معنی عین طاعت چون موجب طعن طاعنان است گوید قوله

زاهد چه عجب گر کند م عیب برندی | بر اهل هنر طعن بود بے هنران را

زاهد کس بود که در ریاضت مجد کمال بود و تارک دنیا اما از عشق محروم اهل هنر عاشقان بے هنران ظاهر پنهان معنی آنست که اگر زاهد ظاهر پرست که نظرش بر اعمال شگن است و امید حصول ثواب درجات و انگیزه وقت او است اگر مارا برندی که بیباکی قطع نظر از اعمال عیب کند جلای عجب نیست چه عادت جهان بندیت که اهل هنر مطعون بے هنران گردند باید دانست که در راه عشق مقامیست که چون سالک در آن مقام رسد همه جا چار و صومعه چار مسجد و کعبه و کعبه ظهور خاص محبوب بیند بنابر آن گوید قوله

در قبله و تجانه تو مسجودی و معبود | روسوے تو باشد همه صاحب نظران را

مخاطب درین بیت محبوب است یعنی اے محبوب من در همه جا ظهورت اگر کعبه است مسجود توئی
و اگر تجانه است معبود توئی و نیز از تجانه و کعبه عشق و زهد مراد است از ذکر سبب و اراده سبب و
عاشقان کامل همه جا مشاهد تو می نمایند و ترا می بینند و نظر بر کعبه و کنشت نیست بازند چون این
موجب طعن طاعنان میشود و از آنجمله که بدوق آن کس نمی تواند رسید لا عاشق بنا بر آن گوید

ارباب خرد و ذوق می عشق چه دانند | از حاله مانیت خبر بحیران را

معنی آنست که ارباب خرد و زاهدان و متقیان اند ذوق می عشق را چه دریابند و چگونه برابر
و کلمات عاشقان واقف شوند چون قطره از جام عشق در ایشان زرقه نباشد از حالت نادانی
ندارند و زبان طعنه در حق ما دراز ساخته اند چون عاشق دلم جویمان وصل است بنا بر آن گوید قوله

کامی طلبد حافظ ازین چشمه حیوان | آری توان خورد نصیب گران را

کام بوسه چشمه حیوان کنایه از دهن معشوق و کنایه از بوسه از دهن معشوق وصل محبوب است
معنی آنست که حافظ دلم جویمان وصل معشوق است لیکن چون جناب معشوق از آن غایت
که هر بوالهوس دست بدان تواند رسانید بنا بر آن از روی تحقیر گوید آری این دولت نصیب
دیگران بدست آوردن نمی توان و ما را چه حوصله و استعداد چه یار و زهره که باوریم غزل

مطب از مطرب که و خوش باد ویرا | شنیدم ناله ولسوزی را

مطب عارف ناله ولسوزی کلمات جانسوز عاشقانه می مراد عاشق کامل معنی آنست
در شبی از شبها از زبان عارف که دل و دل و خوش باد کلمات جانسوز و سخنان دل سوز که ما
نمی بفراق از اصل خود گرفتار بودناش می نمود چنانچه نالش آن در مفتح مشنوی مذکور است
نمود چون خاصه کلمات عاشق آنست که دل سامع را بخود جذب میکند بنا بر آن می گوید

قوله

چنان در جان من سوزش اثر کرد | که بے رقت ندیدم هیچ شکر را

معنی آنست که استماع آن کلمات جانسوز چنان در جان من اثر کرد که سبب آن بهر سود بهر
که نظر کردم از رقت مراد اخالی نیافتم یعنی همه را در درد و سوز یافتیم همه عالم چونک خجسته است

دل هر ذره پمانه اوست به خردوست ملائک مست جهان مست به پوست زمین مست آسمان
مست به ویا آن که باینمخته که از غلبه رقت که بر من زور آورده بود پنداشتم که همه چیز در رقت است
نه آنکه فی الواقع چون تو برگردی و برگردد سرست به خانه را گردنده بید منتظر به قوله

حریف بدمر ساقی که در شب ز زلف و رخ نمودی سمش و دی را

حریف همنامه و یار و صاحب ساقی مراد مرشد زلف مراد عالم کثرت و نیز به جوهر هم جلال
رخ مراد وحدت و نیز وصل جمال وی مختص به معنی آنست که یارب بود مراد شراب و بید
یعنی مرشد داشتم که در شب که وقت خاص عاشقانست بیان لطف که کنایت از عالم کثرت است
بنوعی سینمو و که آن عالم کثرت در نظر شنوندگان چون شب جو زمینو و شرح عالم وحدت بطریق قیاس
که اسرار غامضه همچو آفتاب روشن می شد و چون شوق سامع متکلم را گرم تر میکرد و اند بنابران میگویی قوله

چو شوقم دیده در ساغر می افروزد بجفتم ساقی فرخنده پی را

معنی آنست که چون آن مرشد شوق مارا دریافت در اظهار آن اسرار گرم تر گردید و بجای عشق فراق
گردید و آنکه ساقی هرگاه شوق میوزاران زیاده می بیند در ساغر می ریزد و من بان مرشد عرض نمودم

قوله رهانیدی مرا از سترستی چو پیو دی پیای جام می را

معنی آنست که چون این اسرار پی در پی گفتمی مرا از سترستی یعنی خودی و خود پرستی رهانیدی
باینمخته که می داشتم که من بجای رسیده ام و کمال حاصل کرده ام و چون این اسرار شنیدم
حاصل کرده خود اندک دیده از تکبر و خود بینی خلاص گردیده ام چون زبان سالک از ادای
شکر مرشد قاصر است جز دعا کردن نتواند بنابران گوید قوله

حماک الله عن شر النواصب جزا ک الله فی الدارین خیرا

و لفظ خیر اقایه معمول است و آن آنست که تبصر شایسته آن گردد که بوزن قافیه دست شود
چون درین قطعه بر تافتست بخت مراد روزگار دست به زانم نمیرسد بسبب زلف یار و پیا
خصم شتر دلت را قربان همبند زان رسد از آیه تیر کار دست معنی آنست که چون
من در عرض آن عنایت خدمت نمی توانم کرد زبان بدعای کشایم که حمایت کند ترا الله تعالی
از شر حادثات و جزا دهد ترا الله تعالی خیر در هر دو جهان چون عاشق بغلبه مستی عشق ملک

دولت

کاوس و کے را بجوی نے شہر و بنا بران گوید قولہ

چو بخت و گشت حافظ کے سمشارو | ایک جو ملک کاوس و کے را

معنی آنست کہ چون حافظ از شنیدن این اسرار عشق و محبت بزبان در نشان محبوب مست بخیز
گردید از خودی و خود پرستی گذشت بلکه رسید کہ پیش او ملک کاوس کے را قدیمی بنی غزل

صوفی بیا کہ آئینہ صاف بہت جام را | تا بگری صفای سے لعل فام را

باید دانست کہ صوفی را دو اطلاق است یکے آنکہ ملزم ملت بود و او را کہ مطالب بحشف شود
و باین معنی شامل قلندر و ملاتے و مجذوب و سائر اقسام است دوم آنکہ بمشاهدہ جمال ازلی و محبت
لم یزلی از ہر دو کون محبوب آزاد و مشاہدہ کثرت در وحدت و مشاہدہ وحدت در کثرت کند و بہر طریقی بہت
رسول باذن و بدعوت خلق مامور باشد و این طائفہ کا ملان مکمل اند کہ فضل و عنایت ازلی
ایشان را بعد از استغراق در عین جمع و لجز توحید از شکم ماہی فنا با حل تفرقہ و میدان
بقا خلاصی و مناصی از زانی فرمودہ تا خلق را بنجات و درجات دلالت کند و این معنی خاص بہت
در ملاتے و غیرہ یافتہ نمیشود و از ان کہ کثرت از نظر شہود و سے نرفتہ کہ **اَلْمَلَا مَعْنٰی هُمَا الَّذِیْنِ**
كَانَ لَیْطَمُ حَیْرًا وَاٰی لَکَ لَیْطَمُ شَرًّا و قلندر خود فروتر ازین است چنانچہ مذکور خواہد شد پس صوفی
کہ درین بیت یا ابیات دیگر چون **صوفی صاف بہشتی نبود زانکہ چو چو** و یا **صوفی نہا**
دام سر حقہ باز گرد بہ محمول بر پنج معنی ازین دو معنی نمیتواند شد پس مراد از صوفی در موضع ذم شخصہ بود
کہ انہما خیر و انہما شر کنند معنی ملامتی کہ ناظم از ان نیست **خیر تا خرقہ صوفی بخرابات بر یکم**
یا مراد از صوفی متشبہ بطل بود بصوفی یعنی جماعتی کہ خود را بصوفیان ظاہر کنند و از حلیت عقاید از اعمال
و افعال ایشان غلطی با شد و ربکہ طاعت از گردن برداشتنہ خلق القدر در مرتبہ باحت میچند و گویند
کہ تقید با حکام شریعت کار عوام است کہ نظر ایشان بر ظواہر مقصود باشد اما حال اہل حقیقت از ان
عالی تر است کہ بر سوم ظاہر مقید شوند و اہتمام ایشان بر اعمال حضور باطن پیش نبود و این طائفہ را
باطنیہ و اباحیہ خوانند و صوفی کہ در موضع مدح واقع شد چنانچہ **صوفیان جملہ حرفیند و نظر باز دارند**
محمول بر ہر یک ازین دو معنی میتواند شد لیکن محل او بر معنی اول کہ شامل فرقہ ملامتیہ بود کہ ناظم آنست
او نے و انسب است معنی آنست کہ ای صوفی ظاہر پرست یعنی مرانی و ضالی از اعمال بآرایش

مرتب

در دیوار دل چه نهاده و در عید من استوای یو ما فتو مغبون چه افتاده که بدین لباس جز تشبیه
چیز دیگر نمی کشاید در مشرب مادر آئی که مشرب اهل معرفت است تا صفائی جام دل سالک که
مانند آئینه روشن است معاینه کنی که آثار صفائی منی که عبارت از محبت خالص است چه نوع
صفائی آئینه دل ظاهر می شود و چه نوع کمال حاصل می آید تا از انکار می که داری باز آئی چون
در راه عشق و محبت بسا اسرار است که مکتوف به یکس نمی شود و الا بعاشقان بنا بران گوید قوله

راز درون پرده ز بردن مست پرس کین حال نیست صوفی عالم مقام را

سوال لفظ صوفی که در محل ذم واقع شده عالی مقام چون صورت بند و جواب بطریق سخریه چون
شیخ پاکدامن معنی آنست که اسرار آبی و بکتمان عشق حضرت لاتناهی از بردن مست یعنی عاشقان
که قطع علائق و عوالت کرده اند و از ماسوی الله بریدند و بحق رسیدند پرس چرا که رسیدن بدریافت
اسرار آبی شایان زاهد ظاهر پرست و صوفی مرانی نیست هر چند که در طاعت و عبادت کوش و حصول
معنی میسر نشود و باید دانست که رازها به پرده بسیار اند که بحجب غره محتجب باشند و غرت عشق
زبان عارفان بریده از افشای آن الابر سبیل ایمانیکه از ان سر قدر که القدر سر الله فلا کفشف
که شریعت محمدی مانعت دوم سر بوبیت که ان الرئی بینه لکی کشف لک لکل الرئی بیه سیدم حقیقت
محمدی اگر حقیقت خود آشکارا کند مبطل شریعت باشد چهارم سر روح قل الرئی ح من الرئی ح ربی
و علی هذا القیاس بشماراند و تا صبح ولایت از مطلع نمد و نجوم صفات بشری متلاشی نگردد
بران سر اطلال عینیت و تحمیل که صوفیان عالم مقام که راز داران خلوتخانه اسرار آبی اند و از آداب
دانی حفظ مراتب میکنند چگونه افشای راز نمایند و مستان باده محبت که صاحب حال ند ضبط ندانند
هر چه می بینند و می شنوند به اختیار بر زبان آرند و چون در عالم به یکباری نیست بهتر از حصول معرفت
که و ما خلقت الجن و الإنس الا ليعبدوا و ان الی بعرفون و عرفان به بشود ممکن
بنا بران گوید قوله

در نقد عیش کوش که چون آنجو نماند آدم بهشت روضه دار السلام را

نقد عیش حصول شهود آبی و عرفان ناقتناهی آنجو نیست بهشت بگدشت روضه دار السلام
جنت معنی آنست که ای صوفی ظاهر پرست مشغول این دنیا و فانی و دنیا بیاغ چه ند که باز آ

و بحصول معرفت و شہود الہی کوشش نما و کارامروز بفراموشی کہ کارامروز بفراموشی و انگندن دست
تخیر بندان گزید نیست آدم چون مدتش سپری شد کاسے کرد کہ بہشت از دست بہشت باز آرز
نصیحت سالک اعراض نمونہ بہ بیان سالک می پرواز دقوله

در دور باد و یک فوق در کش و برو | یعنی طبع مدار وصال دوام را

و در باد و نمود تجلیات قدح تجلی معنی آنست کہ ای سالک در سلوک عشق و محبت تفرجات
تجلیات بسیار است پس در ہنگام نمود تجلیات مدام تجلی واحد مشغول مباش تا داخل حسیہ الدنیا
و الآخرۃ نگردی میزارم ازان کہ نہ خدای کہ تو داری بہر لحظہ مرا تازہ خدای دگرست نہ بلکہ بہر
تجلی کہ رسی یکدو لمحہ تفرج نمودہ روان شو تا داخل اولیٰ لک لہما الدنیا جات العلٰی شوی
چرا کہ سالک را باید کہ ملتفت بدان نمشتہ خلیل وارنواے لا احب الا فلیین بر آوردہ پیش قدم
ہند سوال درین بیت معلوم میشود کہ گاہ وصال یافتہ میشود و دوم بیت لاحق کہ عنقا شکار کہ ازان
مفہوم مے گرد کہ وصال دست نمیدہد جواب آنست کہ حق تعالی را دوم مرتبہ است نمود و بطون
یکے ازان احدیت ذاتیہ مجرد از صورت تعینات و اتفاق صوفیہ بر آنست کہ حضرت ذات از حیثیت احدیت
ذاتیہ و ہوتیہ غیبیہ برتر ازان است کہ متعلق بہ علم و کشف شود و تواند بود و یکے ازان واحدیتہ کہ عبارت
از ذات مقید بصورت تعینات علیہ و غیبیہ و این بکشف شود و دیگر دو پس انچہ از بیت اول مفہوم میشود
وصل باعتبار واحدیت و انچہ از بیت ثانی معلوم مے شود عدم وصل احدیت و نیز صوفیہ را در کشف
ذات الوہیتہ اختلاف است اکثرے از محققین قائل اند بعضے منکر و چون فکر کردن در ذات و غور نمودن
بآن شایان سالک نیست کہ تفکر وافی کاہ و کہ تفکر وافی ذاتا و بنا بران گوید قوله

عنقا شکار کس نشود و ام باز چین | کین جا ہمیشہ با و بدست و ام را

عنقا کہ ذات مقدس کہ در لمعات از وے بعنقا تعبیر نمودہ اینجا اشارت بجنہ ذات مقدس باد
بدست بیاصل معنی آنست کہ عنقا احدیت شکار استعداد کسے مے شود و ام سعی و کوشش
از و باد دارد زیرا کہ سعی بیاصل است قال اللہ یحییٰ کما اللہ نفسہ واللہ مرقوق بآلعباد
و ایضا قال رب ابرہی وقال لکن ترانی و برائے شکار دیگر مثل تجلیات ذاتی و صفاتی
و افعالی و ام سعی بکثران کہ خود گفتہ بر و این و ام بر مرغ دگر نہ چکہ عنقا را بلند دست آشیانہ

و شیخ یحیی و جوی لطیف بکار برده یعنی عنقا و الوبتی شکار کس نمیگویند بلکه شکار بیک است حتی
عن الله انا عند المنسرة قلوبهم كما كجلى و چون در عشق تنگ و ناسوس را گذر نیست بنا بران
گوید قوله

اے دل شایب رفت و بنجید و گریختی
پیرانه سر مکن هنر تنگ و نام را

معنی آنست در شایب که ایام کارے بود عقده کار از دست کشود و از کشت زار دنیا ذخیره
عقبه برداشتی ای عشقه حاصل نکردی ۵ الا اے که غمے بهفتاد رفت ۶ مگر غمته بودی که بر باد رفت
همه برگ بودن می ساختی ۷ بتدبیر رفتن بنیر داختی ۸ احوال که موسم پیر افشانیست یعنی
مہنگام پیری تنگ و نام را که هنرے پنداری مکن و اگر بکن باشد معنی آنست که هنرے
بکن از بر اے تنگ و نام خود تار و ز قیامت تنگ و نام تو بر جا ماند چنانچه سعدی گفته ۵
و اگر دست قدرت نداری بکار ۶ چو بیچارگان دست زار بجای آرد ۷ و چون در عشق امید عافیت
نیست بنا بران گوید قوله

من آن زمان طمع ببردیم ز عافیت
کین دل نهادہ بر کف عشقت ز مام را

معنی آنست که من از آن زمان که اختیار عشق نمودم طمع عافیت منقطع کردم که العشق ترک السلافة
و اختیار سبیل الملامة و چون دلم توقع عاشق همین است که معشوق بنظر لطفت نگرد گوید قوله

ما را بر آستان تو بس حق خدمت است
ای خواجه باز بین بترحم غلام را

معنی آنست که ای معشوق من از من اعراض چندین چه میکنی و چرا سوسے من نئے نگر می که ما را
بس حقوق خدمت بر آستان تست یعنی اگر چه خدمت که لائق جناب تست از ما صادر نشده
اما بقدر هست که آستان ترا گذار شسته ام و ازین در بدر دیگر زرفته ام که جائے دیگر گفته ۵
جز آستان تو ام در جهان پناہ نیست ۶ پس اے محبوب من بر این غلام خود بنظر لطفت نگه فرما
و گویند که حافظ بنظر اہر دست ارادت بکسے نسپردہ و فیض از جناب محمد یافته که جائے دیگر گفته ۵
زانکہ بخشایش بس روح مکرم با دوست ۶ گوید قوله

حافظم بد جام جم است ای صبار
وز بنده بندگی برسان شیخ جام را

جام جم بجم غلنت علیہ الاولین و الآخرین قلب محمدی عم مراد عشق نبویست صبا و در غنیمی

و عارف کامل شیخ جام محمد که بصفت موصوف است معنی آنست که ای وار و غیبی و یا اے عارف کامل حافظ طالب فیض نبولیت و پیوسته در عشق آنحضرت مشغول هرگاه که گذری بجانب نبوت مآب کنی پس بندگی ما را عرض نمائی و نیاز ما را سانی غزل

صبا با طهت بگو آن غزال رعنا را	که سر بکوه و بیابان تو داده مارا
--------------------------------	----------------------------------

صبا همان باد که پیغامبر عاشقانست چنانکه در نزهت الارواح گوید عجائب قوے اند که باد صبح را بهدم خود سازند و هر دم بسختی با او پروازند و نیز مرشد و وارد و جذب غزال رعنا معشوق و مراد ازان محبوب حقیقی سر بکوه و بیابان و اوان سرگردان ساختن و مبتلا شد اند و بلیات نمودن معنی آنست که ای باد صبا بنرمی بگویم آن معشوق را که همچو غزال رعنا از نظر طالبان می گریزد و بقید ایشان نمی آید که من که خانمان گذشته در طلب تو کوه و بیابان و صحرا یعنی مواضع محنت گزیده ام از جهت وصال نتست نباید که همچنان که از خانمان جدا مانده ام از وصال تو هم محروم نیم باز بان صبا که پیغامبر عاشقانست التماس می نماید قوله

چو با حبیب حقینی و باد ده پیمائی	بیاد آر محبتان باد پیمارا
----------------------------------	---------------------------

با حبیب نشستن بوصول حبیب رسیدن باد ده پیمودن مست نظاره و می گشتن باد پیمای بے حاصل معنی آنست که ای باد صبا هرگاه که با حبیب من واصل گردی و مست نظاره او شوی باید که عاشقان سرگشته بادیه بجزان را یاد داری یا دوهانی و چون کار معشوق مدام بے نیاز نیست و خود بینی بنا بران گوید قوله

شکر فروش که عمرش دراز باد چیرا	تفقدی نمکند طوطی شکر خارا
--------------------------------	---------------------------

شکر فروش معشوق طوطی شکر خا عاشق معنی آنست که اے محبوب من که عمر او دراز باد و چیرا عاشقان را تفقد می کنند و بحال ایشان نمی پروازد گویا استفسار میکنند که درین چه سراسر است که معشوق از عاشق اعراض میکند و او را بطلب نمی رساند و چون طریقه معشوقان استغنا نمودن است و آن جز غرور حسن نتواند بود بنا بران گوید قوله

غرور حسن اهازت مگر نداد و اکل	که پر کشته نه کنی عند لیب شیدارا
-------------------------------	----------------------------------

غرور حسن در بعضی نسخه عروس حسن نداد منفی و مثبت گل محبوب نمکنی منفی و مثبت عند لیب

عاشق معنی آنست که اے محبوب من که باین حسن و جمال چون گل هستی نگر و حسن ترا ابادت
منید بد که از احوال پر طلال عاشقان شیدا پریش نمائی یعنی مقتضیات حسن تو نیست که دلیل شیدا
زیاده تر شیدای بهر ساند تا قدر پریش داند چون هر صاحب نعمتی را در کارست که با دایه فکراین
نعمت عظمی بموجب احسنی کما احسن الله الیک گرانیده بنا بران گوید قوله

بشکران که تویی پادشاه کشور حسن بیا د آر غزیان و دشت صحرار را

معنی آنست که اے محبوب من بشکر آنکه تو با و شاه کشور حسن هستی غزیان دشت صحرار که کنایت
از عاشقانست از خاطر عطر خود فراموش نه سازی و چون خلق و لطف معشوق دام عاشقان است
گوید قوله

بخلق و لطف توان کرد صید اهل نظر بقید دام گیرند مرغ دانا را

اهل نظر کنایت از عاشقان مرغ دانا عاشق معنی آنست که اے محبوب من بر عاشقان بچاپاره
بخلق و لطف پیش آئی و ایشانرا بحبل المتین حسن خلق مقید کن شبنمی که صیادان مرغ زیرک را
بخلق و لطف پاد زنجیر کن کند و در دام آرد و چون در سرشت معشوقان غیر از عاشق کشی
و ستم و جفائیت بنا بران گوید قوله

ندانم از چه سبب رنگ آشنائی نیست سسی قدان و حیثیم ماه سیمارا

رنگ آشنائی لطف و مرحمت یعنی معشوقان که از عاشقان اعراض میکنند و استغنائی نمایند
و دست جور و جفا دراز میسازند ندانم که سبب چیست و چون هر دم کار معشوق بیوفائی و مخالفت
عاشقانست گوید قوله

چو اینقدر نتوان گفت در جمال تو که خال مهر و وفائیت روی زیبارا

معنی آنست که اے محبوب من هیچ عیبی در جمال خود نداری بجز آن که وفائیت مژوا و این معنی در
حقیقت سراسر ترک ادبست جوایش بدو وجه است یک آنکه لا یحسب الحسنی و جماله که هفت
دوم آنکه وفا آنرا گویند که کار و بار معشوق موافق عاشق باشد و این بهمه حال نباشد گاه معشوق در
عتاب باشد و اعراض و دشنام معشوق اگر چه از روی معنی عین حکمت است و بر جای لیکن چون
موافق خواهش عاشق نیست بنا بران عاشق میدانند که بیوفائی کرد و چنانکه بر میز ننودن و دایه تلخ

فرمودن طبیب مرمی را اگر چه فی الحقیقت عین حکمت است و لطیف است اما بنظر مریض بیوفائی است
 بهمنان گاه عتاب گاه خطاب گاه عجب گاه وصل گاه قبض گاه بسط در نظر عاشق
 سوخته و بقرار بیوفائی می نماید پس ترک ادب نشد و چون این شعر سر اسرار است و
 فرحت افزا است گوید قوله

در آسمان چه عجب مگر ز گفته حافظ | سماع زهره برقص آورد مسیحا را

معنی آنست که اگر سرود زهره که مطرب فلک است از اشعار حافظ باشد عجب نیست که مسیحا را
 برقص آورد یعنی سخنان من چنان پرسوز اند که مسیحا را استماع آن برقص آید غزل

صبحی دم بخشد و خمار میانه را | قلقل آواز صراحی جان دهد مستانه را

صبحی دم هنگام صبح که وقت میخواری میخواران است خمار بفتح و لشذیبه میخوشنده مراد مرشد
 میخانه عشق عالم عشق را پس میخانه ایست به کز شرابش عقل کل دیوانه ایست
 قلقل آواز صراحی چنانچه در مرآت المعانی نیست به پنبه گوش صراحی غفلت است و آن
 صراحی روح جاده وحدت است چون صراحی بر کشد پنبه ز کام به قلقل آید از زبان او مدام به قلقل
 او چیست یعنی ذکر روح میرسد عالم دل را فتوح معنی آنست که وقت صبح مرشد میخانه
 را بکشد یعنی بیان اسرار و معارف عشق نمود و گفت که ای عاشقان تا نوانید بذر روح مشغول
 شوید که مسرت افزا ای عاشقان است کما قال ذکر اللسان لقلقه و ذکر القلب و سوسه
 و ذکر الفرج کراحه و باز چون انکشاف معنی نمی شود تا تکلم بوضع ترین و اکنند بنابران گوید قوله

دور کردن آمد آخر دین بر جوهر من | ساقیا بر خیز و پرده آخرین پیمانه را

ساقیا خطاب که نوشاننده می صحبت آتی است معنی آنست که چون بیان اسرار را درین
 مجلس نوبت بن افتاد مخفتم اے ساقی بر خیز و پیمانه آخرین پر کرده عنایت فرما یعنی بوضع
 ترین ادا فرما و یا آنکه چنانچه بزبان تلقین نمائی بتوجه باطنی هم عنایت فرما اکنون بدان که تلقین شد
 بهیچند همین زهد و صلاح است و وعظ و نصیحت تا آنکه سالک استعداد دے تمام حاصل نماید
 چون سالک هر دم اضطراب و اضطراب بے سبب عشق رو می مید و از زهد و پرهیز گاری
 حصول نمیشود چنانکه خود جاع گفته دلم از صومعه و صحبت شخیصت ملول و پارت ترنجبیر

این غزل غزل
 حافظ نیست
 بلکه الحاقی است
 چرا که این کلام
 با کلام خواجہ
 غنی بخند
 که اقل مولانا
 البیاضی
 است

کو خانہ خمار کجاست بنابران گوید قوله

چون شدم مجنون بر و عشق لیلی بجا
عاقلا پسندے مدہ همچون من دیوانہ را

مجنون عاشق لیلی کنایت از معشوق عاقل کنایت از مرشد باعتبار معمول بعد الموعود یعنی از بحر محبوب آید و حاصل
صورت رسیده و مرتبه تکمیل یافته معنی آنست که اے مرشد من چون در عشق آن محبوب لیلی و ش مجنون
وار رسوا گشته ام پس همچو من دیوانہ را بہ بند و نصیحت پیش میا بکہ جائے از عشق بمن حوالہ کن۔
چون سالک چندین عجز کرد بنابران مرشد تلقین کرد قوله

آئینہ زنگار اصیقل تقوی پاک کن
پاں بنگر اندر آن آئینہ جانانہ را

آئینہ اول بمعنی دل و ثانی مراد روئے معشوق پاک در مصرع اول بمعنی مصفا و در ثانی بمعنی
حسن وجه و بے کاش و نقصان و عیب تقوی پرہیزیدن از ماسوی الشرائع اللہ مع اللہ یعنی
التقوا فی الذین ہم محسنون معنی آنست کہ اے سالک اگر میخواہی کہ روئے آن معشوق بینی۔
اول دل خود را کہ مانند زنگار خورده است از صیقل تقوی پاک یعنی خطرات و خیالات ماسوی
محبوب را از دل برون کن بعد از آن با حسن وجه روئے معشوق در آن بین و چون در راه عاشقی
ہمین است کہ عاشق خود را فدای معشوق سازد گوید قوله

گرد شمع جان معشوقی بگر از شقی
عاشقی آموز اندر سوختن پروانہ را

معنی آنست کہ اے سالک اگر تو عاشق هستی پس بگرد و گرد معشوقے اے خود را فدای معشوق
ساز و حیلہ پیش میار و مگو کہ چگونه فدای شوم و دے سوزند کہ عاشقی در سوختن مرغ عاشق را خود
تعلیم میکند یعنی بینی کہ پروانہ را در سوختن کہ تعلیم نمود چون عاشقی سرا سر بلاست بعضی عاشقان
خام بجناب محبوب سخن غیر مناسب میگویند و عاشقان کامل دم نمی زنند و ناشایست را بحد نسبت
نمیکنند بنابران گوید قوله

نیست دشنامی بصیاد ازل یاکمن
آمدہ مرغ ہوا گردان ز بھر دانہ را

معنی آنست اے جان من بسبب شدائد و بلیات سخن بے ادبانہ در حق معشوقے گوئی این
بہ گفتن تو شایان آنجناب نیست چرا کہ دل تو مانند مرغ ہوا گردان کہ بجز دیدن دانہ فرو آید
محض بدیدن نور شہود در دام عشق گرفتار گشت و اختیار شدائد و بلیات نمود پس اورا چه جرم

و در بعضی نسخه مصراع اولی چنین است **نسبت ساقی بصیا دازل وین جان من به**
معنی آنست که ساقی صیا دازل و دام معشوقی دراز نموده و دانه نورش نمود در و انداخته و این جان من
 مانند مرغ هواگردان که بجز دیدن خود را در دام افکند و این بار گران عشق قبول نمود پس ساقی
 صیا دازل مرغ جان ما را باین وجه در دام آورد و قوله

حافظ از زهد یابی توبه کرده پیش آن	پس برو بکجاشی آخر شب در میخانه را
-----------------------------------	-----------------------------------

آخر شب سحر و اکثر عاشقان را تجلیات وقت سحر یا نیم شب میباشد **رو بر دردن نشین کلان**
 دلبر خراگه **و وقت سحری آید یا نیم شب** باشد **در میخانه** عالم عشق که مشاهدات تجلیات است
معنی آنست که اے محبوب من حافظ ازین زهد یابی توبه کرده پیش از آنکه توبه فرمائی پس **در میخانه**
 چه مانده بر و در میخانه را بشنا و مشاهدات تجلیات سرفراز نما غزل

صلاح کار کجا و من خراب کجا	ببین تفاوت ره از کجا است تا کجا
----------------------------	---------------------------------

اشکال این بیت در قافیه است بدانکه قافیه برد و نوع است معمول و غیر معمول غیر معمول آنست
 که بے تصرف شایستگی قافیه در واقع باشد و معمول آنست که بے تصرف شایستگی قافیه نباشد
 و در اینجا قافیه مصراع دوم معمول است و آن آنست که بواسطه تصرفی شایسته قافیه گردد و این
 عیب نیست بلکه صفتی است که ردیف و قافیه را امتزاج دارد چنانچه درین رباعی **هر چند**
ز دهر نامرادی دارم **لیکن** غم عشق تو شادی دارم **اے دل** چون هست بهر و شاد است وصال
 شادی کن و غم مخور که با دیدارم **بدانکه** اکثر کار و بار عاشقان بصلاح و تقوی صورت نمی بسند و
 که بسا خیر را در صورت شر نمایند و آن موجب طعن حاسدان میشود بنابراین گوید **معنی** آنست که
 پر سیزگاری که مستلزم هستی است و دور از خدا پرستی است کجا و من خراب که در مقام نیستی جاگرد
 و خدا را بخدا **می پرستم** کجا ببین که بین المیزبین تفاوت از کجا تا کجا که آتش کجا و آب کجا
 و یا آنکه از صلاح اصلاح کار دینی مراد باشد پس معنی آنکه اصلاح کار دینی کجا و من که از شوق
 آتش خراب گشته ام کجا و توبه تحصیل آن صلاح کارند **کجا پس صلاح من** تقوی کجا
 بحق است و چون صلاح و تقوی ربانی را در طریقه رندی دیده نیست گوید قوله

چه نسبت است نزدی صلاح و تقوی	سما ع و غلط کجا انغمه رباب کجا
------------------------------	--------------------------------

رندی بے باکی قطع نظر از اعمال نغمه ریاب مراد گفتار معنی آنست که صلاح و تقوی را
که مستلزم هستی اند و از خدا پرستی دور اند باری که قطع نظر از اعمال که مستلزم نیستی و قرب مولات
چه نسبت و سماع و عطا که قیل و قال زاهدانست کجا و گفتار مرشد که بیان حقایق و معارف است
کجا چون از زهد و ورع کاسه شیش نیرود و بنا بران گوید قوله

و لم رصومعه بکفرت و خرقة سالوس	کجا است در میقان شراب ناب کجا
--------------------------------	-------------------------------

صومعه در اصل معبد یهودست اما الحال در عرف عباد نگاه است چه از اهل یهود چه از اهل اسلام
سالوس مکر و فریب و در میقان فتاوی مقام زندان معنی آنست که دل من از نشستن همومعه
و پوشیدن خرقة ریائی رنجیده شده که هیچ ازین کشود نیست پس مقام زندان که مستلزم نیستی
کجا و شراب ناب که کنایت از محبت خالص از کدورت غیرت کجا که آن متوجه شویم و بطلب خود
فائز گردیم چون مطلب عاشق یا دآوری معشوق است گوید

ایشه ز یاد خوشش یا در روزگار وصال	خود آن کرشمه کجا رفت و آن عتاب کجا
-----------------------------------	------------------------------------

کرشمه ظهور عتاب آگاهی دادن بتقصیر روزگار وصال مراد مشاهد که در عالم الحلاقی
داشتند چون بعالم تقید آمدند و آن مشاهد از ایشان باز داشت بجای فراموشی است معنی
آنست که یا در روزگار وصال که در عالم الطلاق داشتیم فرض کردیم که از یاد او رفت و فراموش شد
خوش باد مرا و اما خود آن کرشمه و آن عتاب کجا یعنی خوب اگر مشاهد ازلی باز داشتند لیکن نگاه
گاه ظهوری از تجلیات برای خوش ساختن بنده و عتاب بپای اصلاح در امور مخالف که
از من صادر شود می کرده باشد و در بعضی نسخه چنین دیده شده که گفتم اینکه زیادتش برفت روز
وصال چون سالکان در مقام محو محوی غنود میدانند که وصال شد و این بیت فیض است
که حاصل است در مقام محو بعد المحو ضمیرین راجع بدل میگوید که اگر چه دل ادبے انصافی روز
وصال را فراموش کرد و خلق واضطراب پیشه نمود لیکن معشوق هم از گمراهی استغنا کرشمه
که تجلی اسم بصیر است و عتاب که تجلی اسم قهار است که موجب فنا فی الله و بقا باشد نمی فرماید و
التفانی نمیکند و چون حسن معشوق را بغیر از عاشق که نداند گوید قوله

ز روی دوست دل شومنان چه دیار	چراغ مرده کجا شمع آفتاب کجا
------------------------------	-----------------------------

روے دوست مراد خوبی و جمال معشوق دشمنان ظاہر پرستان چرخ مرده اشاره
بدل دشمنان شمع آفتاب اضافت بیانیه مراد روے محبوب معنی آنست ظاہر پرستان خوبی جمال
محبوب را چگونه در یابند و ایشان را آن چه نسبت چنانچه چرخ مرده را با آفتاب چه نسبت
چون معشوق گاه گاه لطف قهر آمیز عاشق میکند که عاشق معذور آن شد از دور افتد بنا بر آن گوید قوله

ببین سبب زخندان که چاه در راه است | کجا امیر وی ایدل بدین شتاب کجا

سبب زخندان مراد لطف قهر آمیز محبوب است چیست میداننی زخندان صفات به لطف کرد
قهر میماند بذات مذهب است زهرے در میان بوی سبب به به بدی گریز و نبود وی این فسریب به
می نماید سبب بر پیشیار و مست مذهبی را باید جان صد موس بدست معنی آنست که جانب لطف
قهر آمیز محبوب که آن چاه است در راه همین که هر که متوجه شد و فریفته رنگ و لبوے او گر دید از
پیش رفتن باز ماند و چون زندانیان خود را نشانند و در بعضی نسخه بجای همین به بین نظر آمده
معنی آنست که جانب لطف قهر آمیز محبوب بنگر و بحر ص عنان مرکب بیش میر که لطف قهر آمیز
محبوب اگر چه در ظاهر سبب و از خوش مینماید و مرم را فریفته رنگ و لبو میگرداند اما فی الحقیقت
چاه در راه است که سالک را محبوس کرده می ماند و از مطلب دور می اندازد و چنانکه سبب زخندان
عبارت از هر یک مظاهر و تعینات اسم المفضل است که مانع وصول اند مخفی نماند که چون دقائق اسم
المفضل در همه حسنات و سیئات مزجی است در بعض عیان و در بعض نهان پس سالک را باید که
بهمه حال مراقب حال باشد تا مبادا که از غلبه اسم المفضل از اعلیٰ عتین با فضل السافلین رسد
مخفی نماند که در حسنات و دقائق اسم هادی ظاهر و دقائق اسم المفضل در باطن و در سیئات عکس است
و چون موجب روشنائی چشم عاشق غیز از خاک جناب معشوقی نمیتواند بنا بر آن گوید قوله

چو کحل بنیش ناخاک آستان شماس است | کجا رویم بفر ما ازین جناب کجا

کحل سمری که بر آید روشنی چشم در چشم کشند بنیش بمعنی دیدن چه هر امرے را که خواهند مصدر
کشند شل ساکن در آخر او در آند تا معنی مصدر دهد چون آمرزش بخشش و اینجا از بنیش
مراد چشم از ذکر مطروف و اراده طرف معنی آنست که چون روشنی بخش دیدن من سمری خاک
آستان شماس است پس خود انصاف ده که این جناب را گذارسته توجه بکه آرم و نیز کحل بنیش

مضمون: این غزل است و از انشای خود سروده است. علامه مشیرین در کتب مختلفه خود کرده و در بعضی از کتب نیز درج شده است. در بعضی از کتب نیز درج شده است. علامه مشیرین در کتب مختلفه خود کرده و در بعضی از کتب نیز درج شده است.

میتواند که مقوله روح انسانی بود باعتبار آنکه وجود خاکی موجب کمال خلافت فی الجمله بجای آید
فی الکاف کرم خلیفه و خطاب بر مرشد حقیقی و کسی تواند که بمرشد بهم و چون کار عاشق ترک خواب و خور
و بی صبری شیوه اوست گوید قوله

قرار خواب حافظ طمع مداراید ست	قرار صیت صبوی کدام خواب کجا
-------------------------------	-----------------------------

عزل

معنی بیت اظهر است

لطف باشد گزنیوشی از گداهاروت را	تابکام دل به بیند دیدۀ ماروت را
---------------------------------	---------------------------------

معنی آنست کلامی محبوب من اگر از گداهای که عاشقانند روے خود را بنوشی محض لطف تست
تا دیده ماروے ترابکام دل خود به بیند چون عاشق مدام درشاند و بیایست بنا بران گوید قوله

همچو بار و نیم دانه در بلای عشق زار	کاشکے هرگز ندیدی دیدۀ ماروت را
-------------------------------------	--------------------------------

هاروت نام فرشته که عاشق زهره بود در لفظ ماروت تا مخاطب است معنی آنست که همچو
ماروت در بلای عشق گرفتاریم و دانه زار و گریانیم کاشکے دیده ما هرگز روے تراندیدندے تا بدین
روز سیاه نشستندے چون گرفتاری عاشق عزیز از حسن معشوق نیست بنا بران گوید قوله

کشدی ماروت در چاه نخل سیرا	اگر گفتی شمه از حسن او ماروت را
----------------------------	---------------------------------

ضمیر شین ز نخل انش بر زهره و آن زهره است و همچنین ضمیر او و مصرع ثانی محمول بر قلب است
اے اگر گفتی ماروت شمه را از حسن او معنی آنست که ماروت در چاه زندان معشوق که زهره بود
که اسیر شدی یعنی که عاشق او شدی اگر گفتی ماروت شمه را از حسن او یعنی ما که عاشق روے
تو شدیم اگر شمه از حسن روے تو مرشد ما بیان نمی نمود پس گرفتاری ما محض بیان مرشد است
و قصه ماروت و ماروت و طعنه زدن ایشان بر ایشان و فرودستان حق ایشان را و عاشق
شدن شان بر زن مطربه زهره نام و فخر نوشیدن و زنا کردن شان بآن زن مشهوره است
و گویند که اول آن زن را ماروت دیده آمده به ماروت گفت تا ماروت عاشق شد و در پشت
که آن زن اسم اعظم ازینها آموخت و برکت آن بر آسمان رفت حق سبحانه او را مسیح کرده کعب
ساخت و چون در همه عالم همه جا ظهور حسن و آواز عشق است گوید قوله

بوی گل بر خاست گویا چمن بارو بود	بلبلان مستند گویا دیده ماروت را
----------------------------------	---------------------------------

در باروت و ماروت تا خطابست معنی آنست گلهما که در چنبا ظهور نموده اند و یکی چنبا معطر گرد
گویا که در چنبا روے تو بود یعنی ظهور گلهما و خوش بوے چنبا از آثار و پیر تور وے تست و بلبان
مست که در شور و غوغا اند گویا که دیده بان که بر گل روے تو وال و شیر اند حاصل آنست که
هر جا که آواز حسن و جمال است اثر و پیر تو نور تست و هر جا که غلغلہ عشق است از ماسه پیل
بد لرزائی یک عشوه یافت از توبه بمنون به عشق بازی یک شیوه یافت از من به چون کار عشق
احتمال شد اند و بلیات نمودن و عمر لب بردن بغم و اندوه است و اینهم از برای آنست
تا روزی بوصل محبوب رسد و بر وے او بند گوید قوله

میکشم چو روح بایت بجزان انجم	روے بنما تا به بند حافظ ماروت را
------------------------------	----------------------------------

بجزان جدای محبوب و دوری معشوق صنم بت را گویند که کافران عبادت او میکنند و آن در
آراستگی و زیبائی و صورت حسن بنمایت بنابران معشوق را از روے آراستگی و زیبائی
حسن صورت صنم گویند و مصرع ثانی خطاب رحمت و بهم جسم و از حافظ ما اگر روے بنما خطا
روح باشد مراد جسم است و اگر مخاطب جسم است روح مراد باشد و تا ماروت یعنی تو هست و
خطاب بمعشوق باشد معنی ظاهر است حاجت بقریر ندارد و غزل

هنگام نو بهار گل از بوستان جدا	یارب مبادیچکس از دوستان جدا
--------------------------------	-----------------------------

نوبهار ایام جوانی و نیز اوان بدایت سلوک و کشف تجلیات و صفای باطن گل مراد سالک
بوستان مجلس پیر در حالت محرومی از خود از صحبت پیر خود و دور افتادن از مجاست او گوید
که عجب حالے رویداده که هنگام نو بهار که اوان سلوک است رویداده و گل که کنایت از
سالک است از بوستان که مجلس مرشد است جدا مانده و از وے دور افتاد چون جدائی مرشد
مرشد را سخت کارست بنابران در مصرع ثانی بیان آن نمود که هیچکس از دوستان خود
دور و مهجور مباد چون کار عاشق در بجزان محبوب بجزا اگر یہ نیست گوید قوله

بلبل بناله در چمن آمد بصبحدم	از وصل گل همین شنواند خزان جدا
------------------------------	--------------------------------

معنی آنست عاشق از که شب و روز بزاری بمری بر مدعجب مدار که بلبل که عاشق مشاهده
گل است در چمن فالان و لغره زنان می آید و قتی که از وصل گل در خزان جدا می شود آری حدیث

ہجران معشوق را کسے داند کہ شبے از محبوب خود دور افتاده بود کہ حال کز دم گزیدہ کنزد دم گزیدہ
داند و ہجران معشوق غذا نیست عظیم کہ خداوند و بلیات روز حشر شمشہ ایست ازو کہ ناظم خود گفتہ
حدیث ہول قیامت کہ گفت واعظ شہر بہ کنایتیست کہ از روزگار ہجران گفت بہ چون
مدار کا بجلہ بر فناست کہ بیچکس را نیست دین منزل گر بزد از گدا و شاہ و وزیر نا و پیر بہ
ہنا بران گوید قولہ

و نیاست باغ کمنہ انسان چو نگلند	ہر یک ز شاخ عمر کند باغبان جدا
---------------------------------	--------------------------------

معنی آنست کہ دنیا باغ است کمنہ و انسان در و بہمنہ لنگہ است تروتازہ اما آخر الامر باغبان
قضا و قدر ہر یک را از شاخ عمر شان بر چیند و در محل عدم فرستد حاصل آنست کہ ہر کہ درین باغ فنا
و منزل بے بقا فرو آید و لباس حیات در بر کرد و عاقبت شربت کُل نفس ذائقۃ الموت
مراورای باید چشید دین باغ رنگین درختہ ترست کہ ماند از قفای تیر زن و رست
پس وای بر آنان کہ عمر خود را ببطالت و ضلالت بگذرانند و بہو و لعب بسر بر بند چون غنہ
قوی تروالے شدید نہ مر سالک را از قوت عمر بطالت نیست گوید قولہ

افسوس کین چہا جہان را یگانہ شد	افسوس بیکر آن کہ شود تن ز جان جدا
--------------------------------	-----------------------------------

معنی آنست کہ افسوس کہ این زندگی را یگانہ گذشت از و غفلت بچو غر در گل دنیا افتادہ ایم
و پیچ بہ آخرت نہرا ختم و افسوس دیگر آنست کہ مرگ در پیش است چون ہمیرم و آنوقت ہم غفلت
نیم و بیچکس بسبب غفلت یاد مانند چہ کہ قولہ

بسیار خفتہ اند دین خاک سیمتن	شاہان نوح و وس بے از جہان جدا
------------------------------	-------------------------------

معنی آنست کہ درینجا کہ بے سیمتنان کہ گویا خوبی از خورشید ر بودہ بودند بے شاہان
کہ بغر و ملک و مال گردنختی می نمودند و بسیارے از نوح و وسان کہ بھفت چمن قاضرات الطوفان
موصوف بودند خفتہ اند و با خاک یکسان گردیدہ اند و بیچکس باحوال ایشان غمے پروا زد
و یاد ایشان نمیکند چون باید کہ قدم از روے عبرت در بنجان فانی بند کہ ہر ورقے چہرہ
آزادہ ایست ہر قدمے فرق ملک زادہ ایست گوید قولہ

ہشدار و پائے بر سر آزادگان منہ	تنہا بہ کد خفتہ ازین خاکدان جدا
--------------------------------	---------------------------------

معنی آنست که اے سالک در بنود آئی و بهوش باش و پای بر سر کسانے که از قید جسم و جان وزن و فرزند و خویش و اقارب و ملک و مال آزاد گردیده تنها بلخفته اند منته اے ایشانرا فراموش مکن و بدعاے غیر و فاتحه یاد نما و باحوال ایشان عبرت نما که لب از نضت چند مثل مکن و فروختگارا فراموش مکن و تا که ترک حرص و هوا نماید بوصول دوست رسیدن محال نابراین گوید قوله

ترک هوا و حرص مکن حافظا کنون | بهر وصال دوست شوا ز خانمان جدا

هوا آرزوے نفس و تخی النفس عن النفس معنی آنست که اے حافظ چون در راه طلب دوست و آرمده باید که تارک حرص و هوا باشی که حرص هوی سedit بزرگ و حجابیت سترگ بلکه در طلب وصال محبوب از خانمان که جسم و جانست آزاد باید گردید و بکل فنا باید شد و تا که فانی نشود بدوست نه پیوند دے تو خود حجاب خودی حافظ از میان بر خیز و الله اعلم ر و فی الباء غزل

آفتاب از روے او شد در حجاب | سایه را باشد حجاب از آفتاب

آفتاب نمایه از محبوب مجاز باعتبار ظاهر و صورت و چون فی تحقیق شخصی است موهوم لاجرم در مصرع ثانی بسایه نسبت داد چون محبوب حقیقی تمام مخلوقات را از شعل نور خودش روشن ساخته و فیض رسانده لاجرم در مصرع ثانی بآفتاب نسبت داد که از هر من الشمس است باعتبار ظهور و ضمیر او و محبوب حقیقی حجاب اخفا و عدم سایه مراد محبوب مجاز آفتاب محبوب حقیقی معنی آنست که مجاز از ظهور حقیقت در حجاب آمد و آفتاب در زیر سیاه آمد و انظر است که سایه را حجاب آفتاب مے شود همچنان مجاز را از حقیقت و باید دانست که معشوقان مجاز را در نظر سالک تا آن زمان است که ظهور جمال محبوب حقیقی نشده و چون محبوب حقیقی جلوه گری کرد بگی از نظر او موشوندے چو سلطان غمت علم در کشد و جان سر بجنب عدم در کشد و چون در پیش ظهور ذات کائنات را تاب نیست گوید قوله

دوست ماه و مهر بر بند درخشش | ماه بهیرم چو بجشاید نقاب

ماه و مهر محبوبان مجاز در تعلیلات اسمای و صفاتی ضمیر شین درخشش بر مهر و ماه ماه بهیرم محبوب حقیقی و تجلی ذاتی باعتبار استغنا و خونریزی معنی آنست که وقتی که سالک را مشاهد ماه محبوب حقیقی رونماید محبوبان مجاز را پیش او قدر و قیمتی ننماید و یا آنکه وقتی که تجلی ذاتی بر دل

ساکل جلوه کند تجلیات الهائی وصفاتی را پیش او وجود نماید همه محو و منطس شوند و چون تجلی ذاتی موجب فناى ساک است بنا بران گوید قوله

از خیالم باز نشناسد کس | نگر در آفتوش به بنیم شب بخواب

خیال صورت موهوم که در دل گذر آفتوش معناست که اگر آن محبوب حقیقی نگر در شبها تجلی ذاتی خود از روی فضل و کرم عطا نماید از ظهور آفتاب چنان شود یعنی در روشنی و ظهور آن چنان فانی شود که کسی از صورت موهوم مرا باز نشناسد یعنی بجز صور خیالی نه بنماید و باید است که عاشق می باید که جز بعاشقان صحبت ندارد و چون عاشقان درین زمانه کمتر اند گوید قوله

شاهدان مستور و مستان بے شکیب | خانقاه محورو درویشان خراب

شاهدان کنایه از عارفان کامل مستان کنایه از طالبان شکیب بعبقری و آرام خانقاه جایی عبادت معمور آبادان خراب سرشته و ویران و بریشان معنی آنست که درین زمانه عجب حال روی داده که عارفان کامل رو در نقاب آورده و مقلدان مسند نشین گشته اند و طالبان در طلب ایشان سر به بیابان نهاده و خانقاه از مردمان مکرانی پر و درویشان که کنایه از خانقاه نشینان است خراب که تیغ سوز و در آتشی نثارند و همه بحصول و نیوی بگمارند و محبت که در ویشان مراد طالبان و خراب از نیجه کتیکجاس نه که ایشانرا بمراد رساند چون حصول عشق در عشق غیر از گریه و زاری نیست بنا بران گوید قوله

خون دل در جام دیدم از سرشک | آبرو بر باد و اوم از شراب

معنی آنست که در عشق آن معشوق چندان گریستم که دلم خون گشته بجای سرشک بیرون آمد و از عشق که نهان بود و ظاهر شد و بسبب آن رسوائی عالم شدم چرا که بعاشقی مشهور شدم و هیچ بجام دل نرسیدم و چون سوز و درد عاشق کس نتواند دریافت گوید قوله

سوز مستان گریه اند مختب | در دم از مستان زند آتش بر آب

مستان عاشقان کنایه از خود و در مصرع ثانی کنایه از چشمان مختب کنایه از منکر که مانع عشق است معنی آنست که اگر منکر سوز عاشقان را دریابد و احوال بایان معلوم نماید فی الحال از او دیده خود آبی بر آتش ایشان زند یعنی برین سوزندگی ایشان رحم آورد و در بعضی نسخه

در مصرع ثانی بجای مستان میشان دیده شده یعنی اگر محتسب سوز مارا در یابنی محال
برین سوزندگی ما بجای آب می زند علان این سوزندگی ما غیر از منی نماید و از انکار باز آید
چون گریه موجب حصول مراد است که **الْبَكَاءُ يَحْصِلُ الْمُرَادُ** بنابران گوید قوله

اگر از دیده شد باران اشک | زیر دامن باز دارد چون سحاب

باران اشک اضافه باین معنی آنست که هر که در عشق معشوق ریخ و جفا میکشد و دام بگیرد
و زاری میگزارد گوئیم محو که این غم را عیدش در پی است بموجب **إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا** چنانچه
سحاب باد که دافع سحاب است از پس دارد و چون عشق دولتی است عظیم که طلب آن
بهمه کس لازم بنابران گوید قوله

از برای بادو می باید زدن | محتسب را حد حید و حساب

بادو عشق معنی آنست که در عشق می است که از برای آن نگران را حد حید و بشمار باید زد
که چیرانه نوشیدند که حصول انسانیت موقوف بے نوشی است چرا که ناظم خود جاع و دیگر
فرموده **س** حیوان آنکه نوشد من و انسان نشود و چون از عاشقان ترک معشوقان
به تیغ وجه صورت نه بند و بنابران گوید قوله

حافظا و عطا و نصیحت گو مکن | ترک ترکان خطا بنود صواب

لفظا گو خطا بست و مخاطب محذوف و آن منکر است معنی آنست یعنی اے حافظ منکر
بگو بوعظ و نصیحت پیش میا از خجبت که ما عاشقیم و از عاشقان ترک معشوقان صوابست
بیت نظر کردن بخوبان دین سعادت و معاذ الله که از دین بگرد و غفل

نقاعی الله که دولت ارم مشب | که آمد ناگهان و لدارم مشب

درین غزل حالت بیان مبطل است و بیان دولت که در مصرع اول است در مصرع ثانی مقله

چو دیدم ر و سه خویش سجده کردم | بجز الله نکو کرد ارم مشب

سجده کردن کنایه از فانی شدن است فرد سجده که می نشود در مرتبه جدا و دلت
و فاکنش نام کرده اند و نکو کرداری کنایه از سجده کردن است

نهال عیشم از صلاش بر آورد | ز بخت خویش بر خور دارم مشب

نهال عیش اضافه بیانیه بر آورد و بار و گردید بر خور و انفیض یاب قوله

بران عزمم اگر خود میسر و وسرا که سر پوش از طبق بردارم مشب

عزم قصد معنی آنست که الحال بسبب مشاهدات تجلی ذاتی بر آن قصد استم که سر پوش یعنی پرده از نغمه که در طبق دست و در کم لا یسغنی ارضی ولا سماء و لکن یسغنی قلب عبد المؤمن دوم انا الحق و سبحانی زعم اگر چه گفتن آن سر برد قوله

کشد نقش انا الحق بر زین خون گنجی چون منصور ارکشی بردارم مشب

یعنی در مقام عشق بمنزله رسیده ام اگر بالفرض چون منصور حلاج بردارم کشد هر قطره که از نابینا چکد نقش نقش انا الحق گردد قوله

تو صاحب نغمه من مستحکم انی زکوة حسن ده خوشدارم مشب

میسر ساکن در خوشدارم بمعنی مغفول یعنی خوش دارم مرا - قوله

همی ترسم که حافظ محو گردد چه شور است این که درمزارم مشب

محو گردد و فانی گردد و یاست لای عقل گردد شور بمعنی غلبه مستی غزل

ارباع وصل تو یابد ریاض ضوایب از تاب هجر تو دارد شرار و زخ تاب

معنی آنست که طلب عاشقان مر ریاض رضوان را نه از بهر تصور و خواست بلکه از بهر بقای هستی
 كما قال الله تعالى ان لقاء الله تعالى في الجنة للمؤمنين حق - قال عليه السلام سترون
 ربکم لما ترون النمر لیکة البکر و چون وزخ از هجر تو تابست استعاده ما از بهر هجران
 است نازد و زخ و یا آنکه بهشت با چندین آب و تاب است از بهر آنست که موعود ببقای هستی
 و دوزخ چندین تاب که دارد از آنجاست که موعود به هجرانست و چون مرجع همه موجودات حق است
 و همه فیض یاب از دست بنابران گوید قوله

بحسن عارض قد تو برده اند پناه بهشت و طوبی و طوبی لهم حسن باب

عارض یقین حقیقت محمدی قد تعین ثانی که صور علیهم بود طوبی دل و بهشت روح و روح
 چون مرتبه اجمالیست مظهر حقیقت محمدی شده و دل چون مرتبه تفصیل است مظهر تسخیر
 ثانی شده معنی آنست که بهشت و طوبی که مراد از آن روح و دل عارف است خوشی یاد

مرايش از انيكو جاے بازگشتي به تعين حقيقت محمدي و صور علميه كه بمنزل عارض قدو اند پناه برده اند
اے فيضياب از ان استغنا كن از بهشت طوبى عين بهشت طوبى بصورت بهشت نذيريكه مرجع همه جودا
حق است چون كار عاشق مدام بگريه و استغراق بخيال معشوق است گويد قوله

دو چشم من همه شب ببار باغ بهشت | خيال ز گسست تو بيدار در خواب

دو چشم مبتدای موصوف جو ببار صفت او بتقدیر صرف رابطه مصرع ثانی خبرش معنی آنست كه
دو چشم من از كثرت دموع كه بمنزل كه جو ببار باغ بهشت است همه شب خيال ز گسست دست در خواب
مے بيدار گویا كه اطرافش ز گسسته داین رمزیت كه ز گس برب بچمے كارند تا عكس گلبها
رو نموده شود و موجب وقت شود و خيال درین مقام بفسخ خا است كه بعضی صور خوابی و خیالی
بشریت نه بکسر خاك بعضی قوی از قوای بشریت پس سوال كنهے كه گوید كه جو ببار خواب ندارد
جاے نیافت برین تقدیر و نیز اینكه چشم من یعنی ذات من باعتبار مراد و خیال ز گسست
او كه از روسته تمثيل همان ذات محبوب است همیشه میباشد جو ببار بهشت بمن حال دارند یعنی
همه مستان ذات عالی الدرجات اند و نیز ذكر خواب بطریق تزیین است چون نمود بهار
معنی جمال دست گوید قوله

بهار شرح رخت اده است در فصل | بهشت فكر جمیل تو كرد در هر باب

معنی آنست كه در هر فصل از فصلهای كه بهار روے مینماید و گلبهای رنگارنگ كه بظهور مے آید
بیان رخ تست یعنی نمونه از جمال تست و در هر باب كه از نيكوی و خوبی بهشت فكر كنند بیان
ذكر جمیل تست - باید دانست كه عاشق را مدام از معشوق غم و اندوه مے رسد و آن موجب
شكایت بشد چون شكایت از عاشق نازیباست بنابراین شكایت بصورت شكر گوید قوله

لب و دمان ترا اسب با حقوق نمك | كه هست بر جگر ریش و سینه كباب

لب و دمان مراد مظهر خطاب بمعشوق حقیقی كه ظاهراً هست در مظهر ریزه كه صوفی صاحب شود
در هر چه نظر كند خدا را بیند و نمك انداختن بر جگر كناية از آزدن و بد گفتن میگوید كه لب
و دمان ترا و قهقهه قابل نمك نریا تجعل فیها من یفشد فیها گشتند حق نمك ایشان بر جگر
ریش عاشقان انا عن هذا الامانة پیدا آمد صاحب نزهت گوید این ظلم و جهول ابا را تا بهر

با اینهمه طعنه آنچه جعل فیہا خوشتر و سیرتواند بود کہ لب اشارہ با سم شکم و دہن عبارت از وجہ است
اے ذات اللہ پس نمک برین تقدیر آئندہ کان ظلوماً جہنمی کا و چون مقام عشق را نہایت
نیست و وصل معشوق بس دشوار بنابران گوید قولہ

بسوخت این دل خام و بکام دل رسید | بکام دل برسدی نریختی خوناب

خوناب اشک خون آلود معنی آنتست کہ این دل بے استعداد و آتش جگر بسوخت بکام دل
کہ شہادتست نرسید یعنی کہ عشق از من نشد کہ بآن امید شہادت میداشتم کہ من عشق و عفت
و کتم فدا مات شہید آری بکام دل میرسد اگر اشک خون آلود کہ موجب اظهار عشق است
نریختی اے نگریستی و صبر کردی و آن از ما بطور نہ پیوست و چون بنظر حقیقت نگری ہر
موجودات عاشق او ہستند بنوع و وجہ بنابران گوید قولہ

گمان مبر کہ بد ورتو عاشقان ستند | خبر ندرستی از احوال را ہان خراب

معنی بیت ظاہرست چون بے مدد معشوق کار عاشق پیش نیر و گوید قولہ

مرا بد و ربت شد یقین کہ جوہر لعل | پدید می شود از آفتاب عالم تاب

لب مراد لطف لب کہ شیرین جوے شد لطف خداست + باغ جان را زاب او نشود و نماست
و از لطف عشق کہ بندہ را بیچ لطف بہ ازان نیست کہ اللہ تعالیٰ البش خود آشنانگر دانند معنی
آنتست کہ مراد در دل و لب تو یعنی در عشق تو کہ آفتاب و ابر در دلم تافتہ و دل ما کہ سنگینار بود و گدازخت
مانند جوہر لعل گردانید پس بر ما یقین شد کہ از تابش آفتاب لعل میگردد و نیز آنتست کہ مرا تا نظر
بر لبہاے تو کہ از شعاع آفتاب روے تو مانند جوہر لعل شمع و درخشان بیند مبرہن گشت
کہ از تابش آفتاب لعل پدید می شود چون سالک را باید کہ عمر بہ بطالت نگذرانند و بشوق
کہ موجب حصول معرفت است سعی باشد گوید قولہ

مہل کہ عمر بہ پیوہ نگذر و حافظ | بکوش و حاصل عمر عزیز را دریا

معنی آنتست کہ اے حافظ خود را ضائع و بیکار مدار تا عمر بطالت نگذرد بلکہ سعی نما و محو
حاصل عمر عزیز کہ معرفت حق است و ما خلقتنا لبحق و لا نؤمن الا بعبد حق اے
ایمیر فزون + جدے کن + غزل

صبح دولت مید کو جام همچون کباب | فرصت زین کجا باشد به جام شراب

دولت کنایه از وصل جام دل سالک یا مرشد جام شراب کنایه از حقائق و معارف معنی آنست که آنوقت و حال که اقتضای مشاهدات تجلیات کند صبح وارد مید دل که قابل این صفت بود کجا یا مرشد که بطفیل از میسر آید کو پس گویا آن دل یا آن مرشد را حاضر وقت یافته بعضی حال خود نشان داده گفته وقت به ازان کجا خواهی یافت که بسوی او خواهی شتافت فیوضات سبحانی که در تو ودیعت نهاده اندظار هر گردان اتباع خود را فیض رسان و بیان حقائق و معارف فرماتا خوش گشته طاعت آن منزل نمایم چون عاشق را بموجب اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ بیان شکر آن کردن بابا جنس ترغیب لازم است بنابراین گوید قوله

خانه بے تشویش و ساقی یا مطرب ندانم | موسم عیش است و دور ساغر و عهد شباب

خانه بے تشویش بے تعلقی و وجود بکار و بار دنیا ساقی و مطرب مراد مرشد باعتبار اختلاف مقامات باعتبار بیان اسرار ساقی و باعتبار دلداری بشارتها مطرب پس میگوید و ترغیب طالبان معینا یکدگر مارا بے تعلقی دست داده و سر رشته مراد بدست افتاده که مرشد بیان معارف و حقائق میکند و این وقت موسم عیش است و دور ساغر و عهد شباب همچنین ابیات آینده قوله

شاهد و ساقی بدست افشان و مطرب کلام | غمزه ساقی ز چشم می پرستان بده خواب

شاهد و زنجلی ساقی معشوق و مرشد دست افشان رقص کنان مطرب ترغیب بندگان و آگاهنده در طریق غمزه کنایه از ظهور و خفا و عدم التفات و مردمی و دلنوازی می پرستان بده خواب مضطرب و متفکر ساخته قوله

جای امن و یار ساقی و حریفان کجیت | کرده چشم مست قاتی می پرستان از خراب

حریفان یاران و واس چشم مست ساقی کنایه از تجلی ذاتی محبوب قوله

مجلس خاص است و جای امن و نزهتگاه انس | اینکه می میهم به بیدار است یار بیا خواب

مجلس خاص بے مزاحمت رقیب جای امن معوره الامن از حوادث معنی این چار بیت آنست که شاعر تجلی جلوه کنان و ساقی معنوی می نوشان چنانچه در گلشن ازست که اکابر گاه می بیند خدی نقاش ساقی گشته شراب مید دهد و گوشتان چون آن شراب می نوشند بخود فانی می گردند و این

در تجلیات افعالی می باشد و مطرب که مرشد است پائے کوب اسے بخوشی تمام اسرار
و معارف بیان کنان و ظهور و خفا محبوب خواب غفلت و پندار از عاشقان بر بوده و همرا
هستانان لقاے خویش کرده و خلوت بهیمن احمیت اغیار و یار ساقی و حواس مطیع و هدم و طهورات
محبوب عاشقان را خراب ساخته اسے و معرض فنا و بنیودی آورده چون عاشق بچنین نسیم
سرفراز گردید و خود را شایان آن نمی بیند گوید مجلس خاص است انهم معنی این بیت واضح است
چون راحت عاشق بدون عشق نمی شود گوید قوله

از پی تفریح طبع و زیور حسن و طرب خوش بود ترکیب زریں جام با لعل لب

تفریح کثادگی و فرحت زیور آراستگی زریں جام دل مصفا لعل لب لعل گداخته شراب سرخ
مراد محبت حقیقی معنی آنست که از بهر فرحت طبع و دفع اندوه و پیرایه حسن و طرب خوش بود دل مصفا
با محبت خالص شادی بدین چیزهاست افزاید و حسن خو برتر نماید هر چند عشق غالب تر حال
خو برتر نماید چون به کشش معشوق بجای نرسد گوید قوله

از خیال لطف می مشاطه چالاک طبع و ضمیر برگ گل خوش میکند پنهان گلاب

مشاطه چالاک طبع اضافت بیانیه ضمیر برگ گل رخساره محبوب یعنی از تراکت و خیالات لطافت
می است که مشاطه چالاک طبع که طبع انسانیست و آرائش و هنده و است و ضمیر برگ گل که تافته
از رخساره محبوب است و گلاب را خوش پنهان میکند یعنی بعد از خوردن می که بر رخساره محبوبان بطعم می آید
چنانچه خود فرموده می نماید عکس می بر رنگ و می هوشت و از اینجا بحقیقه مشتاقان
استبعاد ندارد و چه نهاد هر که محبت حقیقی جلوه گر شود محبوب حقیقی اش رو نماید من کثر و صفا
باللیل حسن و جمه بالتهاد و نیز مشاطه چالاک طبع مرشد کامل ضمیر
برگ گل وجود مرشد گلاب مشاهدات تجلیات معنی آنست که از جهت صفا و لطافت
عشق مرشد کامل را می سرزد تا مشاهدات تجلیات را در وجود دستر شدان خود راه دهد یعنی
چون سالک در راه عشق درآمد و مرشد کامل ابواب مشاهداتش میکشاید تا بذوق آن مشاهدات
از حرارت و مرارت آن مطلع میگردد و شادان قدم در راه می نهد این بیت را وجوه
بسیار است اما مختصر کرده شده آورده اند که خواجه بسبب غبار خاطر از امل شیراز و قی

میل بشهر دیگر فرمود و بگو چه عبور نمود که فاضله از فضلا در ادای معنی این بیت مشغول بود و چند وجه گفت و آن در شرح میر حتمی مسطور است خواجہ شنید گفت که مخدوم منا و جو ہے کہ فرمودید ہمہ موج و خوشنما بود اما آنچه ارادہ شاعر بود مودے نگشت مخدوم و جہ دیگر گفت از را تعیہ گفت مخدوم مبارک اللہ ہنوز ارادہ شاعر و دست مخدوم گفت کہ خود عنایت فرماید بہ تنفید شویم خواجہ فرمود کہ ارادہ شاعر در ہنگام این شعر آن بود کہ چون چند بیت بالا در طلب وصال و حصول مال فرمود و اظہار جمعیست اسباب نمود ملہم نبی بر سرش این نداد و از زبان محبوب این صدر کشاد تا کہ مطلوب طالب را بخود بخواند طالب بمطلوب رسیدن تواند ہ تا کہ از جانب معشوق نباشد کشتہ و کوشش عاشق بیچارہ بجای نرسد لفظ خیال از روی تسامح بمعنی قصد و ارادہ و معنی کہ بمعنی عشق است کنایہ از ذات اللہ و مشائطہ چالاک طبع کنایت از استعداد سالک و گل کنایہ از دل سالک و برگ گل کنایہ از مقامے از مقامات آن بود از گلاب تنہا سالک مراد باشد کہ بخاطر خودش سے تراشد و باید دانست کہ دل سالک غنچہ دار و رقما تو بر تو دارد و استعدادش ہنگام شکفتگی بہر وقت جلوه دارد و بیت دل عاشق چو گل ورق در رق است و خاطرش را بہر ورق سبق است بمعنی بیت آنست کہ در ارادہ لطف لطف است کہ استعداد سالک سے جنبانند تا آن استعداد معنی در روش مضمون و نیوے وارش بیجوشانند تا سالک از کمال ذوق سفینہ شکستہ خویش را در دریای احدیت میراند یعنی خواہش و ارادہ کثرا باین راہ آوردہ و کوشش با ترا شالیستہ این گردانیدہ والاہنیات اللہ تر باب ورت الارباب و تاکہ سخن عاشق مقبول محبوب نشود مقبول عالم نشود بنا بران گوید قولہ

تا شدن منہ مشرقی با حاکم را کنون میرسد ہم بگوں زہرہ گلبانگ رباب

معنی آنست کہ از ان روزے کہ کلمات در دالغیر و مخنان عشق آمیز حاکم را آن منہ خرباری نمودہ و مقبول خاطر او گردیدہ و از بسکہ مردمان با یکدیگر ساز و رباب میگویند کنون بحدے اشتہار یافتہ کہ آواز گلبانگ و آسمان رسیدہ غزل

گفتم او سلطان خج بان بزم کن بر این میخیز گفت در دنبال دل ہم کند سگین

سلطان خوبان محبوب حقیقی معنی آنست کہ روزے بجناب محبوب حقیقی از راہ عجز و زاری التماس نمود

کہ اسے سرور محبوبان رحے غمناکین غریب واز دریاے ہجر با حل وصل رسان و گرفتار شد اگدو و یکتا
فراق دار محبوب اندازہ بے نیازی و کم توجہی کہ مشیوہ محبوبان است گفت کہ مساکین و غریبان
در بے تمناے دل کم میر وند تو چہرا بگفتہ دل خود بر ماند کردی و بدام عشق گرفتار گشتی و ہر کہ
چنین کند سراسیل نیست تقصیر مانیت حاصل آست کہ چون ایجاب عشق نمودی بارگران
شد اند و بلیات نیزے باید کشید و تن برضا باید داد چون احتیاج و سوال کہ لازمہ
عشق است گوید قولہ

گفتش گنیزہ مانی گفت معذورم بدار	خانہ پروری چہاب رخ و غم خدین غمناک
---------------------------------	------------------------------------

خانہ پرورد و ناز پرورد منے ظاہری ظاہر است و شیخ حقیقی آنکہ گفتہ مرآن محبوب حقیقی را کہ زمانے برالذکر
و بسوے ما تو بچے فرما گفت کہ ازین تکلفات ما را معذور دار کہ من کسب ذات بے نیازم لاجرم توجہ کسے نمی آیم
کہ ناز پرورم و ناز پرور غم غریبان ندارد کہ باینجا احتیاجش نیست لاجرم توجہ بکے نمی آرد چنانچہ قولہ

خفتہ بر سنجاب شاہی نازینے راجہ سہم	گر ز خار و خارہ ساز و بستر و بالین غریب
------------------------------------	---

سنجاب شے از جامہ خارہ سنگ سخت معنی آست کہ نازینے کہ بر بستر شاہی خفتہ باشد اورا چہ غم
از غریبہ کہ انصار بستر سازد و از خار و بالین باید دانست کہ حق جل و علا من حیث الصفات بظاہر
احتیاج دارد چنانچہ خالیت بے مخلوق و رزقیت بے مرزوق و علیٰ ہذا القیاس صورت
نہ بند و ہو غنی و ہو فقیر کہ قولہ **قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ غُيُوبَ الْعَالَمِينَ** و شیخ محی الدین بر مصنفات مبین
ساختہ و صوفیہ اجمہم برہین مذہب مقرراند و خواجہ نیز با ایشان است بنا بران باتقضاء بشریت
ذات و صفات را متحد دانستہ کما قال بعضہم صفات اللہ عینی ذاتہ از ذات صفات خواستہ
این معنی نمودہ جواب آن من حضرت ذات شنیدہ تا تنبیہ باین معنی باشد کہ حضرت حق من
حیث الصفات بمخلوقات احتیاج دارد و من حیث ذاتہ بے نیاز است و ہیچکس احتیاج نیست
چنانچہ موسیٰ عم گفت **رَبِّ اَرْسِنَا اَنْظُرْ لِيْكَ** جواب **لِيْ** تو کہ نہ شنید چون ابلیس حاجب و سرسرا
و حدت و اگر چہ آن مانع است مرعاشقان ملا ما چون بودن و آنجا عبید حکمت است گوید قولہ

ایک روز بخیر زلفت جان چندین آست	خوش فتا و آن خال مشکین بر رخ رنگین
---------------------------------	------------------------------------

زلف جذبہ نام جذبہ ذات حق است و دل کہ قیدش گشت جان مطلق است و

خوش منتاد که اینچنین ذات را اینچنین مظهری می بایست آن خال مشکین
 تعین انسانی وجود بشری که مانند خال بر آن ذات واقع شده رخ رنگین ذات و جاسه
 مراد ازین عشق و نیز خال مشکین عبارت از مظهر اسم المفضل چون البلیس که حاجب
 و خلوت سراى وحدت است هر دو الهوسى را راه نمیدهد رخ و جاسه که ذات است مراد
 از آن وحدتست معنی آنست که اے محبوب من که جان هزاران هزار بسته زنجیر عشق هست
 آن خال مشکین که نور شیطانی است خال دار بر رخساره وحدت تو نشسته چه خوش و بسیار
 مزین افتاده که اینچنین جناب عالی را اینچنین حاجب غیور می باید و چون استغنا و بی نیازی
 شیوه محبوبانست گوید قوله

ای نماید عکس می بر رنگ و روش
 همچو برگ ارغوان بر صفحہ نسرین غریب

مراد از می مستی از ذکر موصوف و اراده صفت و مراد از آن استغنا معنی آنست از بس که صفت
 تکبر و بی نیازی در ذات تست علامات آن بر چهره هوش تو ظاهر و با هرست آن تبویب زیبا
 اینچنان که برگ ارغوان بر صفحہ نسرین موزون بیناید و گاه گاه چون مشاهد محبوب موجب قتل
 عاشق است بنا بر آن گوید قوله

باز گفتم شاه من و عارض گلگون پیش
 ورنه خواهی کرد مار خسته و غمگین غریب

عارض گلگون تجلی جلالی قماری معنی آنست که اے محبوب من اگر رجم برین حال
 در لیش داری پس عارض گلگون خود پیش اے بختی قماری پیش میا و گرنه مار خسته و غمگین غریب
 خواهی ساخت بسبب عدم حصول مراد که وصل است چون نقاب مر محبوب را میزدی این

قوله - بس غریب افتاده است آن مو خطا گرفت
 اگر چه نبود در نگارستان خط مشکین غریب

خط عالم اسما و صفات و نیز عالم کثرت و ذات حق در پرده اسما و صفات نهان گشته معنی هست
 که این خط که مراد از آن پرده اسما و صفات است بر رخ ذات تو که برآمده و پرده شده اگر چه باغ وحدت
 اما بس غریب موزون افتاده که اینهم موجب ازدیاد حسن است اگر چه خط سیاه در نگارستان چند
 خوش و زیبائی نماید چون مدام عاشق را قلق و اضطراب در پیش است گوید قوله

گفتم اے شام غریبان طره شب رنگ تو
 در سحر گاهان حذر کن چون بتا بدین غریب

ای
 لطافت
 رخساره
 راجحان
 بیکند

طرہ شیرنگ زلف سیاه مراد از آن حجاب و نقاب سحرگاہان انتہا جذب عشق کہ صحوایشان را
روے دہد و اویلا بنیاد نهند معنی آنست کہ اے کسے کہ زلف شیرنگ تو شام عاشقان است ہر گاہ
زلف فرو میگذاری و عالم کثرت را بجلوہ می آری بر چشم عاشقان روز روشن تاریک می سازی
بسبب انقباض نور تجلی پس خدر کن از نالہ و زاری شان کہ در وقت سحر از ایشان سر میزند و چون کلام عشق
مدام استغنا است بنا بر آن جواب داد قولہ

گفت حافظ آشنایان مقام حیرتند | دور نبود اگر نشیند خستہ و غمگین غریب

معنی آنست کہ اے حافظ آشنایان کہ قرب جوار ما جا دارند در مقام حیرت بسبب استغناء
پس اگر غریب خستہ دل نشیند و غمگین خاطر گردد و غم نیست غزل

میدمد صبح کلہ بستہ سحاب | الصَّبُّوحُ الصَّبُّوحُ یا اصْحَاب

و میدان بر آمدن و طلوع نمودن صبح سپیدی کہ پیش از طلوع آفتاب بر افق ظاهر شود و اینجا
کنایہ از حالے است کہ پیش از طلوع آفتاب حقیقت بر دل سالک ظہور کند و باطن او را از ظلام
بشری روشن سازد کلہ بکسر التشدید خیمہ خورد کہ از جامہ تنگ کنند و سحاب بمعنی برایجا
کنایہ از مشاہدات تجلیات و سحاب وار مترالم گردد و مانع دخول غیر شود صبح بفتح صاد چاشت
و اینجا باعتبار ذکر محل و ارادہ حال مراد نوشیدن شراب کہ معاشران اوقات مینوشند الصبح
آواز نیست کہ بر اے نوشیدن شراب در وقت صبح بیاران کنند معنی آنست کہ صبح حال
و بامداد اقبال در مید و مشاہدات تجلیات رونمود اے یاران بجام صبح کہ عاشقان نوشند
و مواہب فتوح کہ طالبان راز و مید ہر مشغول شوید و مشاہدات تجلیات را تماشا نمایند چون آخر کار
ہمگی کائنات و تمامی مخلوقات بر فناست بہتر از حصول عشق کار نیست بنا بر آن گوید قولہ

ے چکد ثزالہ بر رخ لالہ | المدام المدام یا احباب

ثرالہ معروف و چون افتادن ثزالہ موجب فنا ریا حین ربیعہ است لالہ گل سرخ معروف مراد
اہل دنیا کہ داغ سیاہ حب دنیا بر جگر دارند المدام آوازے کہ بشرب شراب بوقت شہانگاہ
کنند مدام شراب معنی آنست کہ ثزالہ بر رخ لالہ میچکد و ابنائے زمان را موت طبعی بقدر
اے دوستان تا بفنائے طبعی نرسیدہ اید عشق پروازید تا بہ بقائے ابدی باقی مانید قال السد

وَلَا تَقْضُ الْمَوْتَ لِي فَقَدْ سَبَّلَ إِلَيْهِ أَمَلَاتُ طَبْلُ أَحْيَاءٍ عِنْدَ رَجَمٍ وَچون عاشق را باید
که جوانی را غنیمت داند و کار امر و زبردانه انگند بنابران گوید قوله

مے وز دارچین نسیم بهشت | پس بنوشید و اکامے ناب

معنی آنست که تا وقتیکه با دافقاس که مراد از نسیم بهشت است درچین انقاس وجود تو دوزان
و باد خزان پیری و مرگ در و راه نیافته پس بهیار باشی دای عاشقان و دام در نوشیدن
که عبارت از عشق الهی است مستغرق باشی چون دام کار عاشق میخوارست خصوصاً
در آوان بهار بنابران گوید قوله

تخت زرین زده است گل نجین | راح چون لعل آتشین در یاب

گل جوانی و مشاهدات تجلیات راح شراب مراد محبت حق معنی آنست که لعل عاشق
گل جوانی درچین وجود تو تخت زرین زده است رونق بخش و تازگی ده وجود تو شده است یا آنکه
مشاهدات تجلیات بر دل ورود نموده و آن موجب رونق قلب باشد پس درین چنینی و آنست که شراب
که چون لعل سرخ باشد که کنایت از محبت الهی است در یاب است بنوش و چون محبت الهی
بے دستگیری مرشد صورت نه بندد و بیکار رسد گوید قوله

بر رخ ساقی پری پیکر | بهیچو عاشق بنوش با دود پناپ

معنی آنست که لعل عاشق اگر خواهی که شراب محبت الهی بنوشی پس بر رخ ساقی پری پیکر
یعنی در صاحب مرشد کامل مانند عاشقان با دود بنوش که عاشقان بے معاصبت محبوب شراب
نوشند قوله

اگر نشان ز آب بندگی جونی | مے نوشین بخور بیا نگی باب

معنی آنست که اگر جوان آب حیات هستی پس بنوش مے شیرین را بگفته مرشد کامل باقیات
نام تو از صفی روزگار محو نمیشود و چون روز بروز در عالم کمی نقصان رومی بدینا بران گوید قوله

در چنین موسی عجب نبود | به که بندد میکده بهشتاب

معنی آنست که برادر دیدن هر چه توانی کردن بچن که عجب هنگامی رو داده
که درین هنگام اگر میکده را بهشتابی بندد و قیامت قائم شود عجب نباشد و چون احوال

قیمتی ندارد که شایسته آنجا نباشد کرده شود باید دانست که عاشق بر دو نوع است ناقص و کامل ناقص آنست که سبب عارضات حوادث از دوست معروض گردد و کامل آنست که هیچ وجه از وجود از دوست برنگرد اگر چه بیم سرداران بود قوله

اگر با دفته هر دو جهان را بهم زنند | ما و چراغ چشمه انتظار دوست

معنی آنست که اگر حادثات و آفات بمنزل نزول نمایند که کونین را بهم زنند با وجود آن ما و چراغ چشمه در راه انتظار دوست یعنی ما از عشق دوست اعراض نکنند نیم و هیچ نوع خلل در عشق ما را نخواهد یافت و هیچ وجه در محبت ما نقص نخواهد شد - باید دانست که اکثر زبان طاعنان در حق عاشقان دراز نمی شود چون انجام کار هر یک به هم است که انجام کار بعهده نیست که قیل من قیله لا یعلیه و ترکه من سگه لا لک لک بنابران گوید قوله

ما نیم و آستانه عشق و سر نیاز | تا خواب خوش کرا بود اندر کنار دوست

درین بیت خبر مخدوف است و آن اینست که (باید دید) معنی آنست که ای زاهدان شایسته خود مغرور و ماعشق خود مسرور و درین میان باید دید که لطف دوست کرا در یابد و کرا خواب خوش در کنار دوست بود اسبوصل او رسد و چون راه دوست سراپا پنج و محنت است در دغم و این نیک بد و آفات و حوادث اگر چه باعتبار ظهور هزار گردش افلاکست و تاثیر کوکب اما فی الحقیقه نه با استقلال بلکه با مر حاکم جبار است و فاعل مختار و عارف کمالی است که در صورتی مسبب ایند چنانچه در شرح گلشن را میگوید و نه چون بگری اصل این کار و فلک را بینی این حکم جبار اگر چه از افلاک و انجم اثر با باین عالم سفلی میرسد و این معنی شود خاص و عوام است و نه چون در اصل ایجاد این کار بنگرند فلک نیز بهیچ باقی مخلوقات محکوم حاکم ملک جبار می یابند و افلاک و انجم درین حرکات و آثار و احکامی که از اوضاع ایشان به عالم سفلی میرسد نه با اختیار خود اند بلکه همه مجبور حکم الهی اند و چون هر یکی و بدی از وزیر و رعایا وزیر دستان عالم میگردند فاما چون نیک نگاه کنی همه از بادشاه است و به امر و حکم او است و غیر واسطه پیش بند چون جماعت از منجم که تصدیق بوجدانیت حق است به نصیب است بهیچ عدم استعداد قابلیت ره بمیدان برده اند افلاک و انجم را در تاثیر مستقل داشته اند و صدور کائنات مستند با اوضاع ایشان

نموده و قائل بر آن شده که هر اثر که بعالم کون فساد میرسد هم ازین شکل غریب افلاک و انجم است که میرسد و غیر ایشان فاعل دیگر نمیدانند بدین جهت مردود شرع نبی شده که من آمن بالانجوم فقط کفر و چون فی الحقیقت این چرخ مدور و انجم جمله سخرا مرآتیه اند و هر چه حق میفرماید بدان میکنند مجبور حکم کردگار است اختیار از خود ندارد و ازین جهت که لا تسبوا الله فربا الله انما یبارئ سبیل تنبیذ بقوله

سیر سپهر و دور قمر را چه اعتبار | و اگر روشن اند بر حسب اختیار و دست

معنی آنست که اے سالک کامل برین ریخ و بلا که از گردش افلاک رونمایند مغموم نباید شد و فلک را بد نباید گفت چرا که سیر سپهر و دور قمر را چه اعتبار اختیار و دست ندارند بلکه گردش ایشان بهیچ خواست و با اختیار و دست است ایشان همه محکوم و مجبور و دست اند کقوله و الشمس و القمر و الانجوم محکومون بامر الله و بحکم الامم و فی الوجود الا الله افلاک و انجم مظاهر امر الهی اند و تاثیر ایشان تا غیر حق است و غیر حق را نه ذاتست و نه صفات و نه افعال بلکه محکوم و مجبور حکم الهی اند و در جمله اشیا فاعل حق است و افلاک و انجم که دو وسیله ظهور حکام و آثار و افعال الهی اند که ایشان را اختیار است چنانچه چرخ بخار یعنی چرخ که ظرف سفالین سازند بدان مثل کوزه و کاس یعنی چنانچه چرخ که دو وسیله ساختن ظروف است درین امر اختیار ندارد همچنین کوسیده افلاک هر لحظه و هر ساعت و آنکه داور حق است بحکم کل کیم هو فی شئان از آب و گل یعنی اربع عناصر یک ظرف دیگر میسازد و مراد از ظرف تعینات افراد اشخاص و الیه شئیه است چه جای یک ظرف که صد هزار ظرف افلاک عناصر محکوم و مجبور حکم الهی اند و اصلا اختیار ندارند و بهر طور که کلامی دیگر بگویند چون فاعل حقیقی غیر از حق نیست نه مؤثر نسبت تاثیر غیر حق مجاز است چرا که اگر کارشان بخواست شان باشد و مجبور حکم دیگر نیستند چرا ایشان هر لحظه و نقص و وبالند و اگر کوکب مختار اند و مستقل اند چه اگر کاسه و حنیض و گلاب در اوج اند و گلاب تنه افتاده و گاه زو جند پس یقین باید دانست که تمامی موجودات از افلاک و کوکب و عناصر و موالیه من الا سغلی که الا غلای همه از امر و حکم و داد و عطای که فرار و غایت هر یک است حضرت داور که حق است بایشان از دانی فرموده هر یک مناسب استعداد خود در متابعت حکم و امر و بجاان ایستاده یعنی مطیع و منقاد اند و سخرا مرآتیه و حکم آنحضرت اند و بنده فرمانند که ان کل من فی السموات و الارض الا انی الرحمن عبداً بدان که گاه کا و با

معشوق موافق آرزو عاشق می شود بنابران شکر او می پردازد قوله

شکر خدا که از مدد و بخت کار ساز | بر حسب آرزوست همه کار و بادوست

معنی آنست که الحمد لله و الله که از مدد گاری بخت کار ساز خود همگی کار و بار دوست را بموجب آرزوی خود می یابم و چون عاشق مجبور مدام در اضطراب باشد بنابران از غایت شوق گوید قوله

محل الجواهر به بن آرای نسیم صبح | از خاک نیکبخت که شد رگزار دوست

محل الجواهر نویسنده که بجوهر ترکیب سازند مراد از آن سخنان حقایق الهی و لطافت نامتناهی نسیم صبح پیر و مرشد خاک نیکبخت اشارت به عاشق نیکبخت معنی آنست که آرای نسیم صبح تا مادام که در خود ملاقی شوم بار می گردی از آن خاک نیکبخت که دوست ما بر و گز کرده باشد بکار تا آنجا که محل الجواهر چشم کشیده می آید مرشد غمگسار من سخنان لطاف معشوق که بر آن عاشق نیکبخت نموده شد با بگو تامل خوش شده بعشق او گرایم که ما هم بعشق او کنیم و چون رقیب مدام در پی آزار عاشق است عاشق را که مرشد معشوق نباشد از آن غم نه بنابران گوید قوله

دشمن بقصد حافظ اگر دم زنده پاک | منت خدای که نیم شرمسار دوست

حافظ خطاب بخود است معنی آنست که دشمن عبارت از شیطان و یا ملائکه گفته بودند آنرا تجمل فیهنا من یفسد فیها و بد گفتن و ایدار ساینده ما سخن گویند چه باک است که شیوه مدعی است اما شکر مر خداست که هیچ نوع شرمنده دوست نیم غول

اگر چه عرض هنر پیش یار به دوست | زبان خموش و لیکن دهن پر از عربیت

حضرت خواجه درین بیت عقیده من را بکار برده پس تحلیل بیت چنین بود که اگر چه دهن پر از عربیت لیکن زبان خموش که عرض هنر پیش یار به ادبی است عربی سخنان فصیح که فصاحت لازمه عربیت که مراد از آن اسرار عشق و محبت است یعنی اگر چه دهن پر از سخنان فصیح که اسرار عشق و محبت است با اینهمه زبان خموش می باید بود و هیچ باظهار آن نباید پرداخت زیرا چه اظهار عشق و کمالات خود نمودن پیش یار محض بی ادبیت سوال تحقیر معنوی مانع فصاحت است جواب این می قتی است که کلام مختصر بود و یاد کلام طویل بتکرار واقع شود لیکن اگر بطریق سند و قوافی کلام فصیح وارد شود این کلام مد فصاحت شود چون غالب بر خضاره محبوب اگر چه بذاته سیاه است با چون مانند گل

موجب زیبا نیست و نیز معنی آن باشد اگر چه اظهار فضائل و کمالات پیش یارے ادبیت از عین علمت
دبان خموش است لیکن دبان پر از عربیت یعنی سخنان فصیح و بلیغ در دبان میگردد و از بے ادبی بزرگ
آورده نمی شود چون سروری و رهنائی بجمال افتاد و کاطلان از عالم نهران گشته گوید قوله

پری نهفتی رخ و دیو در کمر شمع ناز | بسوخت وید ز حیرت که این صبح پوچھی

کمر شمع نثار پری کنایه از خدا پرستی و عارفان کامل و دیو و اوقس و شیطان و درویشان مقلد
معنی آنست که عجب حال رویداده که دیده اهل عالم از غفلت کو گزشتنه و حق پرستی را در نوشته
آله خود ساخته افرامیت من فخذ الالهة هو که از معاینه این مقامه بر عکس از غایت حیرت دید با سوخت
معنی دوم آنست که عجب حال رویداده که عارفان کامل که جامع علم شریعت و طریقه و کاشف اسرار حقیقت قیامت
اند از عالم نهفته اند و مشایخ رسیمه که از علم شریعت و طریقت عاری پیشوا خلق گردیده اند و چون نظم و مشایخ
رسیمه یکے از علامات قیامت است که قال عم لا تقوم الساعة حتی یبعث ذجا لکن کذا العون یکره
اعرابی عند الرحمن لا لله قال متى الساعة قال اذا ضیعت الامانة فانظروا الساعة قال کیف
اضاعتها قال اذا وبتد الاموال غیر اهلها فانظروا الساعة بنا بران فرموده از غایت حیرت دید
بسوخت که نیچه پوچھی رخصه داد که ورود قیامت نزدیک رسید چون مشایخ رسیمه بواسطه اعراض و تنوی
خود ایشان را عوام گردانیده و فلک رفته چند واقعت ایشان ننوده و ایشان را بر مسند مشیقت ارشاد نشانند
حال آنکه شیخ از معرفت محسوسه از چون کار فلک دایم دوزن نواز نیست و مقلد پروری بنا بران گوید قوله

سبب پیرس که چرخ از چه سفله برتر شد | که کام تجتبی او را بهمانه بے سببی است

معنی آنست که سبب این پیرس که این فلک بهر از چه سبب این درویشان مقلد وین مشایخ
که فضائل و ثنیل واقع شده اند می پرورد و مجرا و ایشان میرساند زیرا که مجرا در ساندین ملو را بهمانه بے سببی
او کینه پرورست و چون بے عین پیرس رسیدن محال بنا بران گوید قوله

درین چین گل بنیاد کس نخید آس | چراغ مصطفوی یا شریک پوچھی

چمن و نیل گل محبوب بنیاد ریخ و محنت معنی آنست که سبب سلک دین دار دنیا که جلالت و تعجب است
کس وصال مصفوق بے احتمال شدائد و طلیات که عبارت از ریاضت شاقه است حصول نموده چو آنکه
هر گنج را بخت پیش است گریه بینی که ذات است خفیه را هم دشمنی در پی است و چون فرج دل عاشقان

هزار علم و ادب داشت من ای خواجه
کنون که مست و خرامم بهانچه بدمست

معنی آنست که پیش ازین هزار علم و ادب داشتم آنوقت هیچ بکار من نبرد اذیت و هر دم حیل پیش آور
و الحال که مست و بیخود شدم اینخواجہ مرا محبوب را بہانہ بنی ادبی در پیش شدہ و بیج بکار نامی پرواز از سر
استغنا کہ دارد و چون بگی کار معشوق محل تعجب است و جاکم دم زدن نیست از آنجہ کہ کار او بعلت نیست
بنابران گوید قولہ

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب روم | ز خاک مکہ ابو جہل انجہ بوالعجبی است

حسن نام عارفی کامل و شیخ و اصل بلال نام مولا ی رسول کہ مؤذن بود و صہیب نام صحابی
رسول و ابو جہل نام عم رسول و قبل نام کافر از قریش و بصرہ حبش نام شہر ہادیچین روم مکہ
معنی آنست کہ ہر کرا خواہند از بادہ محبت مست سازند در راہ جذبہ شوق آہی قریب بعد مکان
را منزلی نیست گاہ باشد قریب را بعید و بعید را قریب نمایند چہ کار او بخلاف قیاس است
کہے را برابر او را وہ نیست و چون کار عاشق مدام کوشیدن و بگریہ زاری بسر بردن بنا بر آنست

قولہ بیارے کہ جو حافظ مدام تہظہار | بگریہ سحری و نیاز نیم شبے است
معنی آنست کہ سہ عشق و محبت بمن عطا بنما کہ ہجو حافظ را مدام پشت بگریہ سحری و نیاز نیم شبے است این
بزر بانی دست مراد از حافظ شخص ظاہریت یا بزبانی تن باشد و مراد از حافظ دل باشد و غزل

اگر چہ بادہ فرج بخش باد گل بزم است | بیا نگ چنگ محوزے کہ محتسب میرا
باد و شراب اینجا کنایہ از عشق و محبت است باد اینجا کنایہ از مرشد است کہ موجب ارایش صفای
غنیہ دل سالک است گل حقائق و معارف بانگ چنگ علانیہ افشاے نمون مے شراب اینجا
کنایہ از اسرار عشق و محبت محتسب معروف اینجا کنایہ از شرع محمدیت پس معنی بیت آنست کہ اگر عشق
و محبت فوق بخش است مرشد و حقائق و معارف تیز رخسار وجود آن کاسہ عشق را پنهان نوش
و در افشاے راز آن کموش کہ شرع محمدی بر نگنان غالب است چوں عاشق کامل آنست کہ عشق خود را
نمان دارد و بظاہر بلباس شرع محمدی پوشد کہ مصلحت وقت بزم است بنابران گوید قولہ

اور آستین مرقع پیالہ پنهان کن | کہ ہجو چشم صراحی زمانہ خور نہایت

مرقع لباس صوفیان است کہ اورا نندہ گویند اینجا مراد از شرع محمدیت پیالہ معروف اینجا کنایہ از
وجود سالک و عشق است معنی آنست کہ اگر میخوایی کہ بچہ بختہ تو زبرد پس در لباس شرع محمدی

عشق خود را نهان و از معنی بیاطن و در اظهار سرے از اسرار خود را میار یعنی چنان باشد که ظاهر تو
ملبس لباس شریع محمدی باشد و باطن تو ذاتی عشق سرمدی باشد ای چنین که شریع محمدی را
نشانید از تو قولاً و فعلاً بوجود نیاید که اهل زمانه همچو چشم صراحی خونریز اند بعلنان اسرار دستیز اند و بطور
نمیگذرانند که اسرار عشق در افشاد آرند و خونریزی را بر زمانه نسبت کردن مراد اهل زمانه داشتن مجاز
عقلی است که درین باب از مسائل نقلی است و در کلام فصحا و بلغا کثیر الوقوع است و در علم معانی
به بیان آن رجوع است و عاشق را باید تا که تواند که بعقل لکن ایاز محافظت شریعت کوشد بنابر این گوید

قوله صراحی و حریف گرت بچنگ افتد | بعقل کوش که ایام فتنه انگیز است

صراحی دل پر عشق حریف معشوق و مرشد فتنه آشوب معنی آنست که اگر شعله از عشق در دل تو سوزند
و مرشد کامل که بدست افتد و در زبانش عشق بدانش و خرد نما و در سترضاد او راه سلوک پیما و دکتان اسرار
کوشش فرما که ایام فتنه انگیز است و در منصور آتش تیز است چون عاشق را باید که اگر افشای
عشق بحال مجاز و روی بے اختیاری شده باشد باید که در حالت صحو بعد از آن کوشد بنابر این گوید قوله

ز رنگ باد و بشویم خرقه ما از شنگ | که موسم و روزه کار پر بهیر است

رنگ باد و چهار عشق خرقه کنایه از وجود معنی آنست که نشاء اسرار عشق کنایه از بختیاری ظاهر شد
و خرقه وجود با آن مصیغ گردیده و عالم تنم شده می باید که باشکند است آن خرقه را بشویم و از تهمت
رہائی یابیم که موسم و روزه کار پر بهیر کنایه از حالت صحو و شریعت محمدیست و نیز از باد و مخلوط نفسانی یعنی
که وجود خود را بمخلوط نفسانی مرغ و مفید ساخته ایم و عمرے بتربیتش پرداخته ایم بحال میخوایم که
باشکند است و پشیمانی بشویم و من بعد مخالفت نه جویم و الله اعلم و چون درین دار دنیا قیامش
نباید و تهمت بنابر این گوید قوله

مجویش خوش از دور و از گون سپهر | که صاف این سرخم حلقه درو آمیز است

دور و حلقه و گردش صاف راحت خم فلک در دو خم معنی آنست که او عاشق سلک گردش
این سپهر کو قمار طالب عیش مباحش و امید خوشی مدار که راحت و عیش این سپهر بهر سرسرا میخسته
و در دو خم است چون در زیر این سپهر کس را ثبات نیست بنابر این گوید قوله

سپهر بر شد پیر و نیز طبیعت خون افشان | که ریزه اش سرسری محتاج بر ویر است

بر شده بلند پروین غزال ریزه ریخته شده کسر و سرو نیز نام بادشاهان عالی شان
معنی آنست هر که در زیر این سپهر سیدار جا گرفت عاقبت آلا میگذاشتنی است مگر نه بینی که این
سپهر بلند مثال غر بالیست خون افشان باعتبار نزول حوادث که سر کسر و پرویز ریخته شده است
یعنی او شان ازنده نگذاشته و بجا که در آورده و چون الطاف معشوق نصیب عاشقان شب خیز است
بنابران گوید قوله

هر آنچه میرسد از نور فیض سبحانی | نصیب به دل شخصی که شب سحر خیز است

معنی آنست که هر چه از انوار و فیوضات آن معشوق نزول میکند به نصیب دل عاشقی است که بام
بگریه و زاری در گذراند و چون عاشق را باید که در راه عشق تکاسل روا ندارد و قدم فزاید بنابران گوید قوله

عراق و فارس گرفت بشعر خود حافظ | بیا که نوبت بغداد و وقت تبریز است

باید دانست که سالکان کعبه مجاز چون براه خشکی میرسند اول ببلک فارس پس بعراق پس تبریز
پس به بغداد همچنان سالکان این چهار درجه است قرب نوافل و قرب فرائض و جمع الجمع و التحقيق
و التمیز بین مراتب الالهیه و الحقیقه من الخفیه و الحکیمه پیشتر وادی است هولناک حیرت انگیز و
شرعیات طریقت و حقیقت معرفه و پیشتر حق الحقیقه است معنی ظاهری آنست که ای حافظ بشعر
و موزون عراق و فارس اگر رفتی و مالی آن حوالی مطیع و متقاد گردانیدی بیا که هنگام تسخیر اهل بغداد
و تبریز است یعنی پیش ازین شعر نیجه گوئی که اهل بغداد و تبریز پسند کنند معنی حقیقی آنست که ای
حافظ چون در راه عشق رود آوردی و بعضی منازل و مقامات طے کردی فارغ مباش
که راه بسیار است بیا که تا منزل دیگر در پیش است طے کنم و بمقصد رسم که عاشق تا مقصد
نرسد نیاورد

غزل

ای نسیم سحر آرا مگر یار بچاست | منزل آن مه عاشق کش عیار بچاست

نسیم سحر کنایه از مرشد یار حق قلعه چون سالک مدتی در ریاضت و مجاهدت بسر برد و بمنزل
محبوب رسید از آنجست که جناب محبوب پس بلند است و یکایک کس را در آنجا باز نیست یا آنکه
هر که با عبادت و قیاسات بعضی دلائل عقلی و نقلی بیاورد اما تا میلند و چون تا مقصد رسد
معلوم نیست بنابران گوید ای مرشد من هر کس بدلائل عقلی و نقلی با اعتبار شهود و تجلیات جا

نبوت اومی نمایند هیچ میدانست بقیق که آرامگه یار ما که منزله از زمان مکان است کجا و منزلت آن عاشق
کش که من آنجایم که کجاست چون عاشق بسبب بحر گرفتاریات است بنا بر آن گوید قوله

شب تارست و ره وادی این پیش آتش طور کجا و عده دیدار کجاست

تاریک وادی این نام وادی که هست بطلب آتش در آن وادی رفته آتش طور آتش که هست
بر کوه طور از شجره زیتون دیدم معنی آنست که ما در شب تاریک بهجران گرفتاریم و راه صحابه
سلوک در پیش داریم آن آتش طور که هست بآن سرفراز شده بود و سالکان را فراخور استعداد خواهند
با اختلاف مان مکان کجاست و دیدار کجا و هنگام عده آن کجا چون کار همه ممکنات بسته فناست گوید قوله

هر که آمد بهمان نقش خرابی دارد در خرابات پرسید که مشیاری کیست

خرابی فنا و معلق خرابات مقام عشق و دنیا همیشگی باقی و با خود معنی آنست که هر که در خرابات
فانی آمد مدار کار او بر فناست که کل من و کلیمت فانی پرسید که کیست کسی که باقی و پاینده است
کل نفس ذائقه الموت و تجمل هر که در جهان عشق درآمد سر اسیمه و لا یعقل گردید و بمقام فنا رسید
عشق پرسید که هشیاری کیست و چون عاشق را در راه عشق بسا اسرار مشاهده شود که بجز محرم اسرار
نستوان گفت چون محرم اسرار در عالم کم باشد گوید قوله

انگلس است اهل بشارت که اشارت اند نکته است بے محرم اسرار کجاست

معنی آنست که نکته است عشق بسیار اند اما محرم اسرار که با او در میان نهاده آید پس بشارت با محرم
که اسرار عشق را بر فرومایا دید و نکته است عشق آیند چون عاشق از خود فانی شود و بمرتبه بقا رسد
او را اطوار مختلف رو نماید گاه مشاهده گاه معاینه گاه عینیت گاه احاطه گاه انصاف بعالم شهادت
گاه بعالم مثال گاه بعالم ارواح گاه بمرتبه ربوبیت گاه بالوہیت و اعیان ثابت حقیقت محمدی بالکمال
احدیت و لا تعین گاه اتصال گاه باهمه گاه بهمیه همه شیار و خود معاینه کنند
گاه خود را همه شیار قائم بحق و اند گاه همه شیار قائم بخود و اند گاه همه شیار بمثل حق و اند گاه مثل
خود و خود در میان نه گاه تجلی صوری حق را بیند گاه بعضی گاه نه بعضوی و نه بعضوی و نه شعور بخود
و نه بنمودی خود و نه بنمودی تعالی و چون عاشق که بهر سر موی با معشوق کار
و طرد از لوم و باجم کجا باز گردد بنا بر آن گوید قوله

سلسلہ این ترجمہ صغیر نیست بلکه جامع و مفید و گویا کہ اسے دلدار ہر سرسرموسے مرابا تو ہزاران کا رست ہنس ملا متکرر کہ با تو جمع کار دار و دار کجا میرسد ما کجا و کجا واقعات تار تار کے فہم نہیں قول اول و ملاست گر بیکار کجاست

ہر سرسرموسے مرابا تو ہزاران کا رست | اما کجا نیم و ملاست گر بیکار کجاست

معنی آنست کہ درین باب خطاب بمعشوق است یعنی اسے دلدار غمگسار تر از ہزاران کا رست بلکہ تو بس ملاست گر بیکار کہ اور اتو کا ہے نیست کجا و چگونه بگفتہ او از جناب تو اعراض غایم۔ چون مرعج و مآب عاشق غیر از جناب معشوق نے تواند بود و غیر از جذبہ عشق دواے درد عاشق تو شاید بنابران گوید۔ قولہ

عقل دیوانہ شد آن سلسلہ مشکین کو | دل ز ما گوشہ گرفت برو دلدار کجاست

سلسلہ مشکین زلف و مراد از زلف جذبہ عشق و زلف نام جذبہ ذات حق است و ابرو مراد صفات کہ حاجب ذاتند چون ابرو کہ حاجب چشم است مراد از ان نفس رحمانی کہ افاضہ وجود و برہنہ مینماید و نیز مراد مشاہدات تجلیات معنی آنست کہ عقل از مایگانہ شد پس آن سلسلہ مشکین کہ جذبہ عشقت کجا تا خود را دباستہ گردانم و دل ازنا بیدل شد پس ابروے دلدار کہ مشاہدات تجلیات کجالتا متوجہ او شویم چون عاشقان انقراح طبیعت مایہ و غیر از لطافت معشوق نیست بنابران گوید قولہ

باد و مطرب و گل جلمہ میاست | عیش بے یار میا نشود یار کجاست

باد و ذکر محبوب کہ موجب پیخودیست مطرب مرشد گل تجلی و نیز بیان اسرار مقامات معنی آنست کہ مشغول باد و دست و پیمیشنی مرشد کامل و بیان اسرار غیلہ میاست و لیکن عیش بے یار میا نشود پس یار کجاست و چون از زہد و ورع کارے پیش نمیرود و جز نمبد و پیر کامل و محبت خالص و مکیہ نے تواند شد بنابران گوید قولہ

دلہم از جو معہ و صحبت غنیمت ملول | یار تر سا بچہ کو خانہٴ خمار کجاست

معنی آنست کہ دل من از خلوت گزینی و صحبت شیخ کہ از آثار زہدست ملول شدیم کہ ہمیشہ کشای نشد پس یار تر سا بچہ کہ مرشد کامل باشد و خانہٴ خمار کہ مقام عشق است کجا تا متوجہ او شویم و جو مراد خود از جو نیم چون دل غمگین عاشق را غیر از خم زلف معشوق جائے نیست و جان جہیز شوق را غیر از شکن زلف محبوب قرار گاہے نہ بنابران گوید قولہ

باز پرسید ز کیسو و شکن شکنش | کہین دل غمزدہ اش کشتہ گرفتار کجاست

کیسو زلف مراد از ان جذبہ عشق شکن شکن پس شکن جو معنی آنست کہ در عشق آن

ملاحظہ فرماید کہ در این کتاب

مشتوق دل من از ما بحدس تنفر شد که نمیدانم کجا لیکن احوال این دل خیزن از جذبه عشق او که سر سرتیج پیچ می رسید که این دل غمزده حافظ که گزینا رسته کجا است قوله

عاشق سوخته دل و غم عشق تو سوخت خود پیری تو که آن عاشق غمخور کجا است

معنی آنست که اے محبوب من این عاشق دل سوخته و آتش عشق یا بهر تو بسوخت و تو گاهی به جدا او او نه پردازی بلکه انقدر هم نمی پرسی که آن عاشق غمخور من کجا است باید دانست که هر عسر و آیسر است در پی چون حافظ چندان اظهار درد و سوز خود کرد معشوق جواب داد که قوله

حافظ از باد خزان و چمن هر مرج

باد خزان ریخ و آفات و بهر چمن و هر دنیا معقول نیکو گل عیش وصال خار غم و بهر معنی آنست که اے حافظ انعام اطلاق که بدار دنیا افتاده و به باد صحر خزان بهر مبتلا گشته رنجیده مباش بلکه فکر نیکو کن و بغور بنگر عیش به محنت و وصل به بجز کجا صورت بند پس باید که بغم و بهر در سازی بالم و فراق پردازی تا روزی بموجب **إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا** بر مرد خود فیر و زگر دی غزل

آن سیه چرده که شیرینی عالم باو است چشم میگون لب خندان دل خورم باو است

چرده بفتح جیم فارسی و آن لفظ بغیر از لفظ سیه مستعمل نشده و سیه چرده سبز رنگ را گویند و سبز رنگ یلیح است و از آن ذات حضرت مراد است بموجب **هُوَ أَحْيَى مِنْ خَضِرٍ وَ أَثْبَتُ مِنْ عُشْبٍ** و این غزل در لغت حضرت است شیرینی خوبی نیکو خلق جمیل چشم میگون مراد صفات قهریه و لب خندان و دل خورم مراد صفات لطف و محبت باید دانست که ذات آنحضرت مستجمع جمیع الصفات و الذات است بخلاف سایر انبیا چون موسی ۶ م مظهر صفات قهریه بود لهذا اشتراع او از شرار و دیگران سخت تر بود و عیسی ۷ م مظهر صفات لطیفه بود لهذا اشتراع او از شرا و دیگران سخت تر بود و عیسی ۷ م مظهر صفات اشتعالی و آسانی و لطف و قهر است معنی آنست که آن سیه چرده که خوبی و زیبایی عالم باو است محبوبیت که از سر تا پا با صفات حمیده آراسته و پیراسته و بهر صفات از لطف و قهر و محبت و غضب در ذات فرخنده مضمر است و چون آنحضرت ختم النبیین سرور عالم است بنا بر آن گوید قوله

اگر چه شیرین بهنای باو و بهمانند ولی او سلیمان زمانست که خاتم باو است

شیرین و بهنان انبیا در سل خاتم بفتح تا انگشتری و بکسرا ختم کننده معنی آنست که اگر چه انبیا

در سل صفات حمیده و خوبیهایی پسندیده میداشتند و کوس سلطنت میزدند اما ذات حضرت سلیمیت
 که جمله مخلوقات تحت حکم اوست اما چگونه سلیمانی که خاتم نبوت با اوست و کونین تابع آفرینش
 اوست بلکه ظهور خداست بدوست که لولا که لکما اظهرت انوار النبوة باید دانست که اگر چه انسان
 منظر جامع اهم کلی است و فی الحقیقت از جمیع اسماء و صفات من حیث البجا محیت مخلوط است
 فاما انسان کامل که انبیا و الیا اند از باقی افراد انسانی از انجته بکمال متاز گشته که بطریق تصفیه جوع
 بمبدأ حاصل کرده اند و در پرتو نور تجلی احدیه از هستی موهوم خویش فانی گشته باقی با الله شده صفات
 جزوی ایشان عین صفات کلی حق گشته درین مرتبه بقا با الله تفاوت مراتب کمال بحسب تحقق و تعین
 بصفات الهی بسیار است بعضی متحقق با کثر صفات الهی شده اند و بعضی باقل و باز درین اقل و
 اکثر تفاوت بسیار است بعضی متحقق با کثر صفات الهی شده اند و آن فرد کامل که مستعد آن باشد
 که بحسب حقیقه معنی منظر ذات و مجموع اسماء و صفات الله باشد و خواص احکام کلی الصغیریات و
 کلیات در ظاهر شود و او محقق همه صفات الهی گردد و حضرت ختم محمدیت صلعم و باقی انبیا و تمامه اولیا
 اگر چه منظر این اسم کلی الله اند اما هر یک منظر اسم کلی الصغیر صفات منظر اسم من حیث جمیع الصفات
 حضرت محمد است پس نشان ختم محمدی من حیث الحقیقه و ازین معنی سابق بر انبیا باشد که گفت نبی
 و آدم بن الماء و الطین چه هنری از زمان تا زمان خاتم منظر است از نظایر نبوت و ج اعظم که عقل است
 پس نبوت عقل کلی ذاتی و نبوة مظاہر ذابل عرضی و حقیقت محمدی عقل اول است که روح اعظم است
 که اول ماخلق الله العقل و اول ماخلق الله نوری و اول ماخلق روحی و صورت محمد که روح اعظم تمامی اعما
 و صفات چنانچه گذشت در مظاہر شد همچنان که نبوت ذاتی که اخبار از ذات و صفات حضرت الهی
 است اولاً و بالذات روح اعظم است که حقیقه آنحضرت در آخرین ختم نبوت عرضی در صورت پس
 معنی آنحضرت گشته پس اول بحقیقه و آخر بصورت درین کار نبوت آنحضرت باقی انبیا هر یک منظر بعضی
 از کمالات حقیقت آنحضرت شدند چون منظر ذات خداست مع جمیع الصفات جز ذات حضرت نیست
 و موجب شیفگی عالم بان ذات عین است گوید قوله

خال مشکین که بران عارض کند مگویند	سر آن دانه که شد در هنر آدم با اوست
خال مشکین عبارت از نقطه ذات معنی آنست که ظهور ذات الهی مع جمیع صفات الهی که بر جبهه	

گلگونک آنحضرت ظاهر و باهرست سر آن دانه که رهن آدم گردید و آن معصوم را ز دایره عصمت
 بیرون آورد و با اوست یعنی از تجمت مزج دل عالمیان مشده و دل کائنات را بسو خود منجز
 گردانیده که هگی انبیا زبان بر کشاند که آئی ما را از اُمت محمد گردان و چون مجوری از انجنا بحجب
 قتل عاشقان است گوید قوله

با که این مکتہ توان گفت که آن سنگین دل | کشت را و دم عیسی مریم با اوست

سنگین دل ذات حضرت باعتبار استغنا که صفت معشوق است معنی آنست که آن معشوق سنگین
 دل ما را معرض هلاکت رسانیده به تیغ عشق خود یا به جرف خود یا بعتاب و حال آنکه دم عیسی دار معنی
 میتواند که بر هم دل خسته ما پردازد و یا بوصل خود رساند و یا بخطاب مغر سازد پس این قصه
 غریب و واقعه عجیب با که توان گفت و کیست که با و کند و چون هر چه در معرض ظهور آمده همه کمال
 آن ذات اند گوید قوله

روے خوبست کمال مهر و اسن پاک | لاجرم هست پاکان و عالم با اوست

روے خوب اشاره بانسان نورانی که کمال محبوبی است و اسن پاک اشارت بمانا رخ البصر
 و ماطفه معنی آنست که کمال محبوبی همین دو چیز است یکی روے خوب دوم دامن پاک این
 هر دو در ذات آنحضرت موجود بودند لاجرم ذات متوجه الیه عالمیان شده و دل کل کائنات با و
 بسته باید دانست که اگر چه روے خوب و دامن پاک همه انبیا را بود لیکن موجب آنکه من نور اللہ
 و اخلق کلکم من نور من نور خوبی روے با آنحضرت می نرسد و دامن پاک بحکم التفات نمودن بغیر
 کقولہ مازناغ البصر و ماطفه بحضرت پس زیباست چون جدائی معشوق باشد البلاء است بنا بر این است
 ے ناید قوله

دلبرم عزم سفر کرد خدا را یاران | چکنم بادل مجروح که مرهم با اوست

معنی آنست که دلبر من که ذات آنحضرت است ازین جهان فانی متوجه بسرای باقی شد و من آنکه
 دور و مهور باندم و دل من در اشتیاق آن روز و شب طپان است ای یاران من از بهر خدا
 بفرمائید که با این دل مجروح چکنم و بعدا وای آن چگونہ پردازم که مرهم این دلخسته اوست و گویند
 که حافظ بظاہر دست بیعت بکسی ندارد چنانچه در فغانست بدان سبب مطعون خلق شده بود

بنابران گوید قوله

حافظ از معتقدانست گرامی درش از آنکه بخشایش ارواح مکرم باوست

معنی آنست که حافظ از معتقدان آنحضرت است پس گرامی دارم و او را و نظر باین مکن که دست بیتی یکس نداده زیرا که بخشایش ارواح مکرم که کنایه از فیض ارواح مقدسه است با دست چنانچه در حبیب اسیر آورده که بزرگ فرموده که مدام در انکار حافظ بودم تا این بیت حافظ شنیدم دانستم که حافظ بیشک ولی بوده غزل

آن ترک پر بچهره که دوش از بر هفت آیا چه خطا دید که از راه خطا رفت

این غزل در هنگام فیض است ترک قوسست معروف بخوردنی و بظلم و ستم اینجا مراد محبوب بسبب دل بردن و غارت کردن و مراد از محبوب مرشد یا تجلی پر بچهره چون پری خطا مکبر گناه و بفتح تقصیر که بسبب فراموشی باشد راه سبب معنی آنست که آن مرشد غمگسار من این شایسته تجلیات که دوش از نزدیک مافت و درون نقاب کشید آری از ناچه تقصیر دید که بسبب آن تقصیر از نا متعجب شد چون هجران معشوق موجب پریشانی و اندوه عاشقان است بنابران گوید قوله

تا رفت مرا از نظر آن نور جهان بین احس واقف مانیت که از دیده چارفت

نور جهان بین نور چشم که بیننده جهانست مراد از آن محبوب که روشنی چشم عاشق باوست و واقف آگاه و خبر دار معنی آنست که از آن روزی که آن معشوق من از پیش نظر رفته و درون نقاب گردیده کس واقف مانیت که در هجران یار از دیده ما ما چارفت چه قدر گریه و زاری نمودیم یا آنکه تقصیر ما رفته چون کار عاشق مدام سوز و گدازست گوید قوله

بر شمع زلفت از گذر آتش جان سوز آن دو د که از سوز جگر بر سر مافت

گذر رفتن و راه و سبب آتش جان سوز عشق که سوزنده جانهای عاشقانت معنی آنست که بسبب آتش عشق دود که از سوز جگر بر سر مافت بر شمع هم نرفته یعنی آنقدر سوزش مدام که شمع هم ندارد چون در حالت هجر کار عاشق بجز گریه و زاری نیست بنابران گوید قوله

دور از رخ تو دیدم از چشمه چشم سیلاب شرشک آمد و طوفان ببارت

معنی آنست که بسبب دوری از رخ تو که در ایام دیدم از چشمه دیدگان سیلاب شرشک روی نمود

و طوفان در دو بلاروس واد چون هجران معشوق ریخ و بلاست گوید قوله

از پائے فتادیم چو آغ غم هجران | در درو بماندیم چو از دست وافت

از پائے افتادن گرفتار شد آغ غم و هموم و مبتلاے ریخ و ملیات شدن و در غم و الم فراق و و امشاده که محبوب که در عاشق را غیر ازین دواے نیست معنی آنست که از ان بزرگه غم هجران بهاروس آورده از پائے در افتادیم و مبتلاے در و اندوه مانده ایم چون از دست دوافت ای آن محبوب اعراض نمود چون جناب محبوب از ان عالی تراست که کس بجوزاری در ان تواند رسید
الابفضل وفضل او موقوف بعله نیست بنا بر ان گوید قوله

دل گفت وصالش بدعا باز توان یافت | عمر نیست که عمر همه در کار و عافت

وصال ملاقات بجز عمر نیست تبیت کار و دعا خوانی معنی آنست که روزی دل با گفت که بجوزاری کوشید شاید که بوسل او رسیده شود پس از ان روز عمر نیست که بکلی عمر صرف بخود ناری کردم و از ابخته که جناب او مستغنی است هیچ موثر نشد قوله

احرام چه بندیم چو آنقبله اینجاست | در سعی چه کوشیم چو از مرده صفارت

احرام بستن نیت کردن - متوجه شدن قبله ذات محبوب حقیقی یا مرشد سعی کوشش نمودن و دویدن مرده و صفات نام دو کوه در مکّه فی السّلوک الصّفا هی الرّحمة و المّرة و هی القلب قبل الرّوح لصفاء کما عن درن الحاکمات المّرة التّفکّر لا یستغنیان لها و قبل المّرة فی القیام یخذ منه سبکین ها و نیز از مرده تجلی و صفا ظهور چون در عشق دوا پذیر نیست گوید که العشق داء لا دواء له قوله

وی گفت طبیب از سر حیرت چو مرا دید | بهیهات که ریخ تو ز قانون شفارت

بهیهات افسوس قانون قاعده و نیز قانون شفا نام کتابیست در علم طبابت و حکمت از ابوعلی سینا معنی آنست که دیر و زود نزد طبیب که مرشد طریقه است رفتم و احوال در دهنانی خود عرض کردم واد چون احوال مرادید از روستا حیرت گفت افسوس که ریخ تو از قاعده شفا یافت اے صحت پذیر نیست چون بر سر معشوق آرزوے عاشق است گوید قوله

اے دوست بپر سیدن حاقظ قدی نه | زان پیش که گویند که از دار فافت

معنی آنست که اے دوست پیرسیدن حافظ قدس رنجبه فرما ازان پیش که گویند که حافظ از خجانه
فانی رحلت نمود که باز نفعی ندارد غزل

آتش بے رے که گویند اهل خلوت شب است | یارب این تاثیر دولت از کد این کوکب است

شب قدر شب وصل محبوب این غزل در هنگام ببط است معنی آنست که شبی که آنرا سالکان
واصل و عارفان کامل مشب قدر سے نموده اند و بآن موعودی سازند مشب است و چون خود را
شایان آن نعمت عظمیٰ بنمید بنا بر استغفار محبوب میگوید که اے پروردگار من این کدای خجانه
نموده که از تاثیر آن این دولت رونموده چون کار عاشق مدام بیاو معشوق بودنت گوید قوله

تا بکسیوے تو دست ناسنایان کم رسد | هر دلی در حلقه ذکر تو یارب یارب است

کیسو مرد موانع مشاهدات ناسنایان نفس و شیطان و هوا مصرع اول علت مصرع ثانی است
و جهت ضرورت تقدیم علت بر معلول ثانی است معنی آنست که دل هر سالکی در ذکر یارب یارب است
از انجاست تا موانع کمالات او شیطان و نفس را و ترس نباشد که تا سد باب گردد که سالک را
از ناامیدی درج سلوک در نورد و گاه گاه معشوق بهرامتحان لطف قهر آمیز عاشق مینماید و عاشق
فریفته او شده از رفتن باز میماند و آن قتل عاشق می شود بنا بر آن گوید قوله

کشته چاه زرخندان تو ام کز هر طرف | صد هزارش گردن جان زیر طوق شربت

درین بیت خطاب بمحسوب است چاه زرخندان اشاره ببلطف قهر آمیز محبوب معنی آنست که اے
محبوب من کشته لطف قهر آمیز تو ام که فریفته او گردیده از راه باز و شتی و سدا به من کردی و لطف
قهر آمیز تو چاه است که جان هزاران هزار گرفتار و مقید آنست و گاه اشاره چاه زرخندان بطور تقدیر که
در غور آن تو غل کردن جائز نیست که التقییر بحر عجز و فقر و غنای غفلت و بخت کردن در آن طور
گمراهی آورد اذ ابلاغ الکلام را که القدر مفاصله میکنی باعتبار اعتقاد سببه است یعنی ثمره از
اثمار اسلام و نتیجه از نتائج مقدمات علم کلام و مومن را بیرون رفتن ازین عقیدت گمراهی است چنانکه
گفت اے دل گرازان چاه زرخندان بد را آئی به هر جا که روی زد و پیشانی بدر آئی به مسئله
اختیاری صوری درین طور منز و بیت که عقل و فکر بشری آنجا دخل ندارد و ملاحظه که تراویح
زرخندانست و بغور آن نزد صد هزار فکر عمیق و چون بسرازد اے این مسئله اختیار

و شوارش آمد گفت قتلنی سگله الاختیار و همین منصفه خواجه گوید کشته چاه تو ام و چون عاشق
میچکس اجمال افزون تر از معشوق خود نمی بیند گوید قوله

تاب خوئے عاشقش من کا قاتل کیم | در هواے آن عرق ماهست هر روزه نسبت

تاب فروغ باید دانست که وقتی که عرق بر روی محبوب می آید حسش افزون تر می نماید مراد از تاب
خوئے عاشقش جمال با کمال است و خطاب بنمادی محذوف و آن ملائکه است یعنی اے ملائکه
من جمال با کمال آن معشوق مرا به بین که آفتاب گرم و با این جمال در آتش عشق او می سوزد پس
مرا از عشق این چنین کس مانع میشوی و چون از عاشق هیچ نوع ترک معشوق صورت نگیرد بنابر آن گوید قوله

من نخواهم کرد ترک لعل یار و جام می | زاهدان معذور داریدم که انیم مذیب هر

زاهدان جمع زاهد و زاهد شخصی باشد که ترک دنیا نماید و اختیار علت نماید و حظوظ نفسانی را بکلی گذارد
و دمام در یاد الهی باشد و از جمع معاصی اجتناب نماید قیل الزهد هو اجتناب عن المحارم صغیر یا و کبیر
و ادعاء جمیع الفرائض سیر یا و غیر یا و ترک دنیا علی اهلها قلیلها و کثیر یا لعل مراد
لطف که لب که شیرین جو شد لطف خداست و نیز بوسه از ذکر سبب و اراده سبب
معنی آنست که اے زاهدان من هرگز ترک آرزوی لطف آن محبوب و یا بوسه او و یا عشق او
او نخواهم کرد چرا که مذیب ما نیست شما مرا معذور دارید که کسی ترک مذیب خود ننموده و چون هر
بمعشوق خود بموجب کل خرب بما لکینهم فرحون فخر کننده است گوید قوله

شسوار من که نه مینه ار رو سے اوست | تلخ خورشید بلندش زیر لعل مرکب است

معنی آنست که دلبر من شسوار است که ماه با این همه حسن و جمال مانند موتراشان آینه دارد و
اوست و خورشید با این سر بلندی خاک راه اوست و چون جناب معشوق از آن عالی تر
است که عاشق بدان تواند رسید بنابر آن گوید قوله

اندرین موکب که بر پشت صبا بندن | با سلیمان که بر غم من که موم مرکب است

اندرین موکب اشاره بزمرة عاشقان سلیمان کنایه از محبوب حقیقی مورو بود ضعیف معنی
آنست که اگر چه من در زمرة عاشقانم که صبارا تابع و محکوم خود گردانیده یعنی مظهر خوارق و کرامات
شده اند هستم اما با وجود این بود دست که خلق انسان ضعیفاً با سلیمان که محبوب حقیقی است

کے ہمسری تو انم کرو دم انا الحق تو انم زد ۵ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۶ و چون سخنان
ناظم کہ سر اسحق تاق و معرفت است بنا بران گوید قولہ

آب حیوانش ز متقار بلاغت میچکد | زراع کلک من نام از دچالی مشرب است

درین بیت تقلیب است یعنی سو کند بخدا کہ زراع کلک من چہ عالی مشرب است کہ ہمگی آب حیوان
کہ عبارت از سخنان تفاق و معرفت است از متقار بلاغت او میچکد کہ ظہورے شود بدان کہ معشوق مجمع لطف
و قہر است بدینجہتہ کہ ہم قاتل عاشق است و ہم زندگی بخش گوید قولہ

آنکہ ناوک زیر چشمے بزل حافظ زند | قوت جان فطش در خندہ زیر لب است

چشم تجلی ذاتی ہماری کہ موجب فنا عاشق است و خندہ زیر لب تجلی جمالی کہ جیات بخش عاشق است
معنی آنست کہ آن کسے کہ بزل حافظ ناوک زیر چشم میزند اے کشتہ تجلی ہماری مے سازدای
بفنا میرساند قوت جان حافظ نیز مراد از خندہ زیر لب است ای میتواند کہ تجلی جمالی سرفراز گردانیدہ
بمرتبه بقا رساند
غزل

المنۃ لک کہ در میکدہ باز است | زانرو کہ مراد و رو کو نیاز است

میکدہ مقام عشق و محبت لطف معنی آنست کہ شکر مرخدا را کہ در میکدہ باز است یعنی مہنوز
در عشق او کاہشے و نقصانے راہ نیافتہ و یا آنکہ لطف او ہمگی بما مصروف است اینم ازہ خجبت
است کہ مراد و رو کو نیاز است اے از بسکہ بد گاہ و عجز وزاری مینایم و چون ہمگی عشاقان
بمعشوق خود مستغرق اند و در روز و غوغا اند گوید قولہ

خما ہمہ در جوش و خروش اندرستی | و اوج کہ در انجاشت نہ مجاہد است

خم و جوش و خروش معنی آنست کہ ہمگی عشاقان بسبب عشق او در جوش اند
و خروش و از غایت مستی ہر یکے فراخو استعداد خود سخن گوید یہ سج بانگ انا الحق و دیگرے سبحانی
ما اعظم شأنی و دیگرے لیس فی جلیتی سیوی اللہ و این مے کہ از نو مشیدین آن در جوش و خروش
اند مے حقیقی است نہ مجازی و یا آنکہ این شیطیات ازینہا سرزدہ اند از روے حقیقہ است
نہ از روے مجاز و چون کار معشوق مدام استغنا نمودن و کار عاشق بعجز وزاری کو شیدن است
بنا بران گوید قولہ -

از وے همه مستی و خروش است تکریم	وز ما همه بیچارگی و غمخیز نیاز است
معنی آنست که از وے تمام استغنا و بے باکی دغور و کم التفات سر نیزند و دبیم در تالرج ولایت دل عاشقانست چست و چالاک و بیچ بیدا و اینها نے پراز دو نگاہے از کرم بدیشان نیند از دو از ما و بیچارگی و غمخیز نیازی چون از عاشق بعید است که شکایت معشوق پیش کس بر بنابران گوید قوله	
رازے کہ بر خلق تکفتم گمگوئیم	با دوست بگوئیم کہ او محرم راز است
معنی آنست که شکایت جور و جنای محبوب یا اسرار عشق آن محبوب که تا حال خلق تکفتم ایم و آئید نیز بگوئیم اگر روزے اتفاق افتد ہم با دوست بگوئیم از آنجته که محرم راز است و شکایت از دوست به غیر ندوم است اما شکایت از دوست ہم بدوست رواست قال اللهم لك الحمد والمنة المشتكی چون شدائد عشق لایعد و لایخسر است گوید قوله	
شرح شکن زلف خم اندر خم جانان	کو ته توان کرد که این قصه در است
شرح بیان شکن پیچ و تاب زلف خم اندر خم در جذب عشق که سر سر شدائد و بلیات است معنی آنست که بیان پیچ و تاب و کشاکش حوادث عشق را پیچ نوع بیان توان کرد از آنجته که بیان آن طوے دارد و مختصر آن نوعی از محالات است چون مرجع و آب عاشق غیر از جناب معشوق نمی تواند بود گوید قوله	
میل دل مجنون و خم طره لیلے است	رخساره محمود و کف پایا ز است
معنی آنست که میل دل مجنون را بجز خم طره لیلے قرار گاہے نه یعنی هگی خوا هش دل عاشق مصروف بجز طره لیلے که کنایه از شدائد عشق آن معشوق است و کف پایا ز را بجز رخساره محمود مکان نه یعنی ناز معشوق را هم عاشق تواند کشید و نیز شدائد عشق را بجز دل عاشق نتواند کشید چون در نظر عاشق بغیر از معشوق کسے نغے آید بنابران گوید قوله	
بر دوخته ام دیده چو باز از همه عالم	تا دیده من بر رخ زیبا تو باز است
باز نام جانور یعنی کشاده و ایجاد اول اول و در ثانی ثانی معنی آنست که از آن مقله که چشم من بر رخ عالم آراے تو افتاده چشم خود را مانند باز از همه عالم دوخته ام و بجز تو بکس نمی بینم چون عاشق را بزد و دروغ کارے نیست مدام بشا هده محبوب بنابران گوید قوله	

در کعبه کوی تو هر آنکس که در آید | با قبله ابرو و تو عین نماز است

ابر و عالم صفات و شایسته تجلیات معنی آنست که هر عاشقی که ره بکعبه کوی محبت تو برد و ترا درایت
 او بشا به ابرو تو که مشاهدات تجلیات است در عین نماز است ازینجا است که لَا صَلَوةَ إِلَّا بِحُضُورِ
 الْقَلْبِ و شیخ جمال الدین هانسی فرموده الصَّلَاةُ كَالْحَبْسِ اَلْحُضُورُ فِيهَا كَالرُّجْحِ فَكُلُّ صَلَوةٍ لَيْسَ فِيهَا اَلْحُضُورُ
 كَجَسَدٍ لَيْسَ فِيهَا الرُّوحُ الصَّلَاةُ كَالْعَيْنِ وَ اَلْحُضُورُ فِيهَا كَالْتَوَدُّ فِكُلِّ صَلَوةٍ لَيْسَ فِيهَا اَلْحُضُورُ كَعَيْنٍ وَ لَا اَلْقَلْبِ
 كَالطَّعَامِ وَ اَلْحُضُورُ فِيهَا كَالْيَمِّ فَكُلُّ صَلَوةٍ لَيْسَ فِيهَا اَلْحُضُورُ كَطَعَامٍ وَ لَا يَمٍّ اَلصَّلَاةُ كَالْقَمْرِ وَ اَلْحُضُورُ
 فِيهَا كَالْتَوَدُّ فَكُلُّ صَلَوةٍ لَيْسَ فِيهَا اَلْحُضُورُ كَالْقَمْرِ اَلْحُضُورُ وَ ذَهَبَ عَنْهُ التَّوَدُّ وَ حُضُورُ قَلْبٍ بَشَائِرُ
 نَشِيدُ و مشاهد موجب فنا است و نماز نیست که در سجده آیند و قیام و رکوع بجا آرند که کافران پیش بان خجسته
 میکنند پس فرق میان این و آن چه گمرا کال ۱۴ من صلی صلوٰة طویلة فی المسجد و ذینت للبلد الملقا
 فی کَاظِرِ اَلْخَلَائِقِ وَ کَاظِرِ قَلْبِهِ مِنْ تَبَارُکِ و اَرین لے عمر مردمان اولی الاسلام بر اے نمودار شهرت
 میان خلق برینیت و لباس و جبه و دستار در مسجد در آیند و در چشم خلایق نماز طویل گذارند و احوال
 دائم در عزت آئین باشند و هیچ بوی معرفت و حق پرستی و رحمانی در دل ندارند و همیشه در اعمال
 نفسانی و غیرت هستی گرفتار باشند اے عمر هر که نماز کند و دل او بهر سو متفرق باشد و در
 خطرات نفسانی افتد هر چه نفسانیت شیطانیت و هر چه شیطانیت آن کفر و ضلالت و هر چه
 کفر و ضلالت است عین بت پرستی زبیه گمراهان که بر یخنین بت پرستی از نا فهمیدگی برستی خود مغرور اند و این
 نماز را نماز می شمردند کذا من رساله خواجہ معین الدین و در کتاب پنج بیان آورده اگر جاهل و غافل و زما شود
 گرد می شوند شیاطین چنانچه گرد می شوند مگس بعسل و قتیکه یخنین مصلی گوید الله اکبر ضلالتی
 گوید دروغ گفتی اے بنده نیست حق تعالی چنانکه گفتی در دل تو پس از دل او دود و دے بر میخیزد
 و میرسد با آسمان پس می شود ملکوت آسمان را پس آنکس که دل در حساب و تدبیر دنیا و دنیایه
 و تن در نماز ازین نماز چه بهره خواهد یافت پس مضمون کریمه قَوْلُكَ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِینَ هُمْ عَنْ
 صَلَاتِهِمْ سَاهَوْنَ نام جابے است که گنده ترین عذابها انجاست و آن بر اے مصلیان است
 آن مصلیانے که از نماز خود غافل باشند یعنی دل ایشان در اندیشه های دنیا و کارها و
 بیفاد و دن در نماز نمیدانند که چه میکنند و چه میخواهند و تو درین نماز و دل بیرون بکشتها میکنند بهمانی

له این عبارات پنج نیست لکن یکی را در دست کرده شود کذا فی الاصول

انچنین حالت پریشانرا بہ حیث باشد نماز بخوانی بہ باید دانست کہ نماز آنست کہ مصلی درو نباشد
و آن بے مشاہدہ نیشود کما قال غوث الاعظم یَا رَبِّ اِنِّیْ مَسْلُوۃٌ اَقْرَبُ اِلَیْکَ قَالَ یَا غَوْثُ اَلَا عَظَمَ
اَلْمَسْلُوۃُ اَلَّتِیْ لَیْسَ فِیْہَا سِوَاِیْ وَ اَلْمُحِبُّ اَلَّتِیْ فِیْہَا عِشْقُہٗ چوں مصلی نماز مصلوۃ کجا ماند چرا کہ نماز فعل است و فعل
تابع ذات چون ذات نماز افعال کجا ماند پس ازینجا است کہ نماز عاشقان ترک وجود است
آن نخواہد شد مگر بمشاہدہ و آن عین نماز است اَلَّذِیْنَ حُرِّمَ فِیْ مَسْلُوۃِہُمْ دَاۤءِمُوْنَ در حق ایشانست
و چون احوال عاشق بغیر از عاشق کسے در نیابد گوید قولہ

اے مجلسیان سوز دل حافظ مسکین | از شمع پسیدکہ در سوز و گداز است

معنی آنست کہ اے اہل مجلس فہما کہ گرفتار قیل و قال ماندہ اید و در کوے عشق رہہ بردہ اید و دل
حافظ مسکین چگونہ دریا بید سوز دل حافظ را از شمع کہ عاشق لیسوختہ است باید پسیدکہ و بیچارہ
دام در سوز و گداز است - غزل

اگر مایط بخوانی مزید الطاف است | و گر بقہر برانی درون مای صاف است

معنی آنست کہ اے محبوب من اگر از روے لطف مرا نزد خود خوانی و از روے عنایت شفقت
التفات نمائی محض الطاف تست و گر نہ ماکجا و وصل تو کجا و اگر از روے قہر برانی و بوجہ مبتلا ساری
و از احوال نمائی درون مای صاف است یعنی ہرچہ کہینہ نداریم از آنکہ ماندہ عاجزیم و شایان آن
نہ ایم چون زبان عاشق از تخریشات معشوق قاصر است گوید قولہ

بنمای وصف تو گفتن نہ حد امکان است | چرا کہ وصف تو بیرون ز حد و صاف است

معنی آنست کہ اے محبوب من وصف ترا در حیرت بیان آوردن نہ حد بندہ عاجز مسکین است
و یا آنکہ نہ حد امکان است اے نتوان کرد چرا کہ وصف تو بیرون از احاطہ تقریر است لا احصیۃ
تَنَاءُ عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَنْتَ لَیْسَ عَلَیْکَ اَنْفَسُکَ چوں بے حصول چشمہ عشق مشاہدہ معشوق بہر
وجہ نتوان کرد و بنابران گوید قولہ

بچشم عشق توان دید روے شاہ را | کہ نور دیدہ خوابان قاف تا قاف است

معنی آنست کہ کسے کہ طالب مشاہدہ معشوق است گواہ کہ اول خود را از آرایش آب گل کہ
کنایہ از صفات بشری است پاک ساز و دیدہ عشق حاصل نما کہ بے پاکی باطن و حصول چشم

عشق مشاهد جمال معشوق صورت نه بند و از اینجهت که آن محبوب نور دیده خوبان عالم است و نور دیده را جاذب در شیم پاک نباشد از اینجا است که لیلی را بچشم مجنون باید دید تا جمال لیلی مشاهده شود چون این خاکدان مقام حصول عشق است معرفه که الدنیا مزرعه الاخره بنا بران گوید قوله

از مصحف رخ و لعل آیت بر خوان | نه این مقام مقالات کشف کشف است

این بیت خطاب بمنکر و زاهد ظاهر است کشف حاشیه کشف و کشف تفسیر است معنی آنست که اے زاهد خود بین گرفتار قیل و قال چه مانده مشاهده که رخ دوست حاصل نما چرا که انیقام حصول معرفت و محبت است ترا از کتم عدم و معرض ظهور برای همین آورده اند که و ما خلقت الخ و الا نس ایا یعبدون اے لیغرفونی نه مقام قیل و قال است و چون سخن بچکس بدل پذیر می سخن عاشق نمیرسد بنا بران گوید قوله

عدو که منطق حافظ طمع کند در شعر | همان حدیث هماره و طرق خطاست

منطق گویائی خطافات نام مرغیست سیاه رنگ بقدر و منزلت هماره جانور نیست سعید النظر و مبارک المحضر بهر دیار که نزول کند از قدوم او فرخندگی گوناگون پدید آید و بهر که سایه او افتد بادشاه گرد و دوقته خطافات از کلمات هماره دم زدن آغاز کرد چون بدان مرتبه نرسید نظریان را مثلی گشت معنی آنست که زاهد خود بین خواهد که در شعر در بیان حقایق و معارف عشق بگویی حافظ رسد مانند همان است که خطافات خواست که فرمهای حاصل نماید و آن سونه بخشد و نیز حیان مسموع شده که خواجه را محبوب بود شخصی از قبا چون توجه محبوب بحضرت خواجه از جهت لطافت شعر و ظرافت سخن بیشتر دید خویش را در سلک شاعران کشید آن محبوب از بقدر توجه از خواجه کم نمود و در شان او افزود و خواجه ازین معنی آگاه گشته این غزل را نوشته بد و فرستاد و ختم غزل برین بیت نهاد همچنین در عهد بهایون شاه دهر سنبل میان حاتم فاضل بود بس بزرگ عالمی بود سترگ اتفاقا در آن شهر قاضی بود اجل الناس روزی در مجلس او ذکر اوصاف میان حاتم و میان آمد پرسید کدام کتاب را درس گویند گفت آن کتاب را که تا بنانه من بیاید که من هم می توانم گفت چون کتاب مذکور آوردند اتفاقا بجز و کشیدن این سکه برآمد المرحه الفاعله لا توت من ذو جهنم چون اجل الناس بود بحسب لغته معنی بیان نمود که ماده موش را از موش

میراث غیر سچون این خبر میان حاتم شنیدند بیهوش فرستادند غزل

اے شایه قدسی که کشد بن نقابت | وے مرغ بهشتی که دهد دانه و آبیت

شایه قدسی محبوب حقیقی و مرشد و این غزل در هنگام فیض یاد جدائی مرشد مرغ بهشتی محبوب حقیقی و مرشد معنی آنست که اے شایه قدسی که از ما اعراض کرده و در نقاب آورده کهست که آن نقاب از روی تو بردارد و باز بمعرض ظهور آرد یا بکنه معرفت تو رسد که خود فرموده که لا یدر احدکم من العالمین و اے مرغ بهشتی کیست که ترا دانه و آب بهار دے و قد خود آرد و چون کار عاشق بهجران محبوب مدام جگر سوزی و بیخوابی است بنا بران گوید قوله

رفتی ز کنار من دخنه بنا کام | تا جاس که شد منزل ما واکه خوابت
خوابم بشد از دیده درین فکر جگر سوز | کا غوش که شد منزل آسایش و خوابت

معنی آنست که اے محبوب من از آن روزی که از ما دوری گزیده خوابم از دیدگان رخت بسته بسبب این فکر که در آغوش کدام کس منزل گرفته و آسایش حاصل مینمائی یعنی بر کدام کس ظهور خود کرده چون کار معشوق مدام مستغنا نمودنت بنا بران گوید قوله

درویش نمی پرستی و ترسم که نباشد | اندیشه آمرزش و پرواے ثوابت

معنی آنست که اے محبوب من هیچ بغضواری درویش نمیکوشی و توجه بحال غریبان نمی آری هم که اندیشه آمرزش الهی و پروا ثواب از دل تو میکسوده چون نصیب عاشق گشتگی است بنا بران گوید قوله

راه دل عشاق ز دآن چشم خماری | پیدا است ازین شیوه که مست است شربت

اشکال این بیت آنست که شراب مست نیست بلکه مست کننده است جواب آنست که آن چشم خماری راه دل عشاق ز دوا ایشان راست گردانیده پس آن چشم در حق ایشان شراب شد و چون شراب کنایه از چشم شد مست قرار دادن آن چشم دست آمد بمضمون این بیت بیت من ستم چشم تو مقابل بهشیار زباده که شود مست یعنی من ستم دارم چشم تو که مانند باده مستی آورنده است مقابل من است پس بهشیار نخواهم شد زیرا که مست از باده که بهشیار شود و چون جناب عشق ازان عالی است که ناله عاشق را در آنجا گذر باشد بنا بران گوید قوله

هر ناله و فریاد که کردم نشنیدی | پیدا است نگار که بلند است جنبات

نالہ گریہ فریاد و فغان پیدا تھا ہر اشکال اجنباب آستانہ نگار الف ندائیہ و نگار بجے معشوق است
معنی آنست اسے محبوب من ہر گریہ و زاری و فریاد و فغان کہ نمودم ہیچ گوش بدان نہادی
و ملتفت بدان نشدی آریے ظاہرست کہ جنابت بس عالی است نالہ و فریاد عاشق بردار آنجا
گذشت چوں دل عاشق بسبب ہجر در خرابی است بنا بران گوید قولہ

اے قصیر دل فروز کہ منتر لگہ انسی | یارب مکن و آفت ایام خرابست

قصیر دل فروز قصر محبوب و نیز کنایہ از دل خود محبوب کا کہ یسعی ادرستی و کلا سماعی و لکن یسعی
قلب عبدی المؤمنین انس مراد محبوب معنی آنست کہ اے دل من کہ منتر لگہ محبوب منی میخوام
از پروردگار کہ آفت زمانہ خرابی یعنی خللے تو مرسانا دو مقام آباد و راد چون در راہ عشق بسا عوارض
و موانع در پیش است گوید قولہ

دورست سر آب دین باد یہ ہشدار | تا غول بیابان نہ فرسید بسرابست

این بیت خطابست از جانب محبوب سراب کنایہ از مقصود یا وہ مراد غول بیابان نفس و
شیطان اعدای عدوی و لا نفسک الخ یعنی جہنمیک ان الشیطان لا یؤشک ان عدو المؤمنین معنی
آنست کہ اے عاشق اگر در راہ عشق آمدہ بما حصل قناعت منما کہ ہنوز مقصود دورست ہشیار باش
کہ دین باد یہ آفت بسیارست مباد انفس و شیطان بدعا و فریب فریفتہ گردانند و از راہ بازدار
باید دانست کہ قسمی است از سالکان اگر چہ از راہ ریاضت رفتہ اند نفس را مارہ را در قہر گرفتہ و با وجہ پناہ
را بیابان بردہ و ہمگی خود را بحق سپردہ و در ایشان احوال پیدا شدہ باشند تا از چیزے کہ خواهند
خبر یابند و اگر تقصیرے کنند تنبیہ یا بند و گاہ باشد کہ خود را در آسمان بینند و گاہ پیغمبر ان فرعون
را بصورت ہائے نیکو مشاہدہ نمایند و غیرہ لیکر خارج شکستگی ہنوز در پائے ہمت ایشان زرفتہ بود چون
چنین چیز ما نمودند و از شر نفس این شدہ ہمت ایشان را بجای رساند کہ اگرچہ در ہمت آسمان
وزیرانست بر ایشان عرض کنند قبول شان نیاید و پندارند کہ نہایت کار اہلیا بر ایشان است
ہنوز سر موسی از عذاب صاع موسی نمانستہ باشد چون بر عاشق شود تجلیات ہر مہر نبوی
دگر است کہ لا تجلی فی صورۃ مرتین گوید قولہ

تیرے کہ زدی بردم از غمرہ خطا رفت | تا باز چہ اندیشہ کند راے صوابت

معنی آنست کہ اگرچہ تیرے کہ زدی بردم از غمرہ خطا رفت تا باز چہ اندیشہ کند راے صوابت

تیر مراد جذبه جلیه و غمزه تجلی اسم بصیر خط تیرگی دل که مانع از انکشاف تام و اندیشه کنایه از اراده کنی
 درای علم او معنی آنست که جذبه که از تجلی اسم بصیر بر دلم قابض نمودی تیرگی که حاجب بشود
 بود زائل گشت تا باز چه اراده کند از شود و غیبت علم صوابی بآید دانست که سالک اهفت مرتبه
 اند علم الیقین که عقیده وحدتست و عین الیقین که التذاب آن وحدت است و حق الیقین
 که شهود حقیقت نبی که تفرقه در وحده و کثرت نماید و حق الحقیقه که ادراک حقیقت اشیا که ای
 است و حق الحقیقت که فنا بصفات فلقیه و بقا بصفات آئیه مملو شدن باطاف سبحانی
 که شهود الحق بحیثیت فرق بعد الجمع است مقام بیهم که در حوادث بگنجد تحیر است از عدم
 احاطه بعد تنزل از شهود حق در هر مرتبه ازینها یک نوع از فنا کلیست که اشتغال دارد بر فنا پایه
 جزئی غیر متناهیست و حضرت حافظ در مرتبه سافه ازین مراتب بدین بیت میگوید بعد از فنا
 که مستلزم بقای دیگر است میگوید که تیر فنا که بزل ریش زدی خطا رفت یعنی به بقای تمام رسید
 تا بقای تمام که مقصود اصل است حاصل شود تا باز چه اراده کند و علم ثواب یاب تو در فاضله تجلی دیگر
 إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ پس هر لحه و حال استعداد جویان و تجلی گویان بهیت مذکور
 است بحکم فخر و ائمه الله اقامت بر یک تجلی ناطق و طلب تجلی تجدید لازم مگر کلام رسول از زمین
 مخبر است استغفر الله فی کل یوم مائه مرتبه یعنی دل من ستور شود تجلی سائل و من از ان متبعال
 نموده جویان تجلی مالی میگردد سوال خطاب خطاب معشوق حقیقی صحیح نیست جواب خطای تیر از عدم
 فناست تمام نه کنایه از عدم وصول و نیز از تیر نهی شجره گندم و از غمزه غفلت یعنی نهی که کردی از غفلت
 غفلت خطا کردم الحال صفت حمانی تو در باب من چه اندیشه خواهد کرد و نیز از تیر امر سجو و ملائکه را
 غمزه تکبر زبانی ابلیس گوید یعنی امری که کردی از تکبر بجای آوردن الحال صفت جباری تو در باب من
 چه خواهد کرد چون عاشق را باید که بتدارک مافات زمان حال نماید بنا بران گوید قوله

تا دره پیری بچه آئین روی ایدل | بارے بغلط صرف شد ایام شبابت

معنی تنبیه بدل است یعنی ایدل ایام جوانی را ب غفلت اندوست دادی و الحال پیری دریافت
 بارے باید دید که ایام پیری را بچه نوع گذرانی و بسدبری چون عاشق را بچه نوع از جناب عشق
 گذرنیت گوید قوله

حافظ نہ غلامی ست کہ از خواجہ گریزد	لطیف کن و باز آ کہ خرابم ز غم تابست
معنی واضح است و نیز چنان مسجع شدہ کہ منکوہ حضرت بتقریب آزرده شدہ بخانہ پرنسبت خواجہ بعد از چندے معلوم کرد باستمال خاطر شش تانت پس این غزل بر کاغذ نوشتہ فرستاد و طلب کرد کہ از مصرعہ آخر غزل مفہوم میتوان کرد چون عقیقہ معتقدہ بود بجز نوشتن توجہ نمود غزل	
اے غائب از نظر خجداے سیامت	جانم بسوختے و بدل و ستارست
این غزل بہنگام قبض یاد رجدائی مرشد معنی بیت واضح است غائب از نظر باعتبار اختلاف ترک معشوق از عاشق بھیج نوع صورت نئے بند گوید قولہ	
تا دامن کفن بشم زیر پاے خاک	باور کن کہ دست ز دامن بدست
معنی آنست کہ تا آنکہ از بیجان فانی رحلت نہنایم باور کن کہ ترک تو از ماصورت بند و چون ملع عاشق خواہان وصال است گوید قولہ	
محراب ابروان بنماتا سحر کہ	دست دعا بر آرم و در گردن آرم
ابرو کثایت از مشاہدہ تجلی صفاتی جلوه معنی آنست کہ اے محبوب من اگر بوصل خود میرسانی بلے جلوه از جلوه یا خود بما از زانی دار تا بمشاہدہ سحر گئے کہ بہنگام دعا ست دعاے کنم و بدان حاصل مدعا کنم۔ چون کار عاشق بے توجہ مرشد پیش نیرد گوید قولہ	
اگر بایدم شدن سو ہاروت با بلی	صد گونہ ساحری بکنم تا بیامت
معنی آنست کہ اگر اتفاق صحبت من بعاشق کامل کہ مرشد باشد افتد صدگان نوع ساحری کنم تا جگہ ترا بیارم چون مدام از رو عاشق ہمین ست کہ گاہے معشوق میرا پرسد بنا بران گوید قولہ	
خواہم کہ پیش میرست ای بیوقوف طیب	بیمار باز پرس کہ در انتظارست
معنی آنست کہ اے طیب بیوقافے من مدام ارادہ مایمین ست کہ جان خود را نثار راہ تو سازم پس برے پرسیدن این بیمار قدم رنجہ فرما کہ شب و روز در انتظار قدم تو ام و لفظ بیوقا اگرچہ از ادب دور اما چون باعتبار ظاہر کا معشوق موافق ارادہ عاشق نیست بنا بران گفتن با کے ندارد چون شیوہ عاشق مدام گریہ و زاری ست بنا بران گوید قولہ	
صد جوے آب لبستہ ام از دیدہ ہر کنار	بر بوی تخم ہمر کہ در سینہ کارست

معنی آنست که اے محبوب من بسبب هجران تو گریه من بجز سیدہ کہ گوی صد جو آب روان
شد و این ہمہ از اجنت است کہ تخم نہر تو در سینه کارم چنانچہ در بیت آیندہ خود میگوید قولہ

مے گریم و مرادم ازین سبیل شکبار | تخم محبت است کہ دہل بکارست

معنی واضح است حاجت تقریر ندارد چون مدام آرزوے عاشق در پیش مراد شتاق بخوشیست
کہ بجناب معشوق خویش باریا بد تا اظهار احوال خود نماید بنا بران گوید قولہ

بارم وہ از کرم سوے خود تابسوز دل | در پیلے دبیدم گہراز دیدہ بامست

معنی آنست کہ اے محبوب من از کرم و فضل خود روزے بنزد خود مرا بار دہ تابسوز دل گہرا شک
دبیدم در پاک تاواندازم چون غیر را در چشم عاشق گنجایش نے باشد گوید قولہ

گردیدہ و دلم کند آہنگ گیرے | دل را بر آتش افکنم و پیش آرمست

آہنگ قصد معنی آنست کہ اگر دیدہ من بغیر تو نظرے کند و دلم بجز از تو متوجہ شود آن دل را بر آتش
افکنم و پیش تو آرم چون ہر چیز از معشوق صاف شود از لطف تہ عاشق را باید کہ شاکر بود گوید قولہ

تو نم برحمت و زغم ہجران خلاص دل | منت پذیر غمرہ خنجر گذارست

معنی آنست کہ اے محبوب من اگر چہ غمرہ تو کہ آن عبارت از بخل تمہاری یا جذبہ جلیہ یا اخفاست
کہ موجب شکایت است اما چون مراد معرض نیست کشیدہ و از غم ہجران خلاص دہندہ ماگشتہ بنا بران
منت پذیر غمرہ خنجر گذار تو ام چون از عاشق بسبب غلبہ عشق مستی و رندی سر میزند و معشوق از روی
لطف نظر بران نے اندازد و بزبانی محبوب گوید قولہ

حافظ شراب شاہد و رندی نہ وضع است | فی الجملہ میکنی و فرو میگذارست

معنی آنست کہ اے حافظ شراب و شاہد و رندی نہ وضع تست حاصل آنکہ این جملہ میکنی و اما از
روی لطف ذاتی خود کہ سبقت رحمتی و غلا غصہ عفو میکنم گویند کہ حافظ ہم بظاہر ہنجار و شاہد بان
بود اما پاکیزا بوده

غزل

اے ہد ہد صبا لبہ میفرستمت | بنگر کہ از کجا بکجا میفرستمت

ہد ہد نام جانور است مشہور و در قرآن مذکور روزے از خدمت حضرت سلیمان غائب شدہ بظہر
مقام خدمتش خالی نمود چون سلیمان بمقام خالی دید از احوال او پرسید ارکان دولت بغیبت او

شهادت دل و سلیمان ۴ سیاست او یکی از اینها تعیین کرد و این سخن به خاص و عام در داد و لا عذر بنا
 عذاباً شدیداً و لا ذنباً له و لا یستحق ان یشعل فی سبطه عذاب کف و عذاب شدیدا
 فرج کنم او را یا بیار در ماجر روشن به دشن ثالث اختیار نمود به تجسس احوال ممالک بشتافت با سبا
 رسید و احوال بلقیس که ملکه آن دیار بود بدین کفر منسوب اطاعت سلیمان مرهوب بیکیک معلوم
 نموده باز آمد و در حضرت سلیمان باین ساز آمد که جئتک من سبا عذیبتک لعلی اونی و جئتک من سبا
 عذیبتک من کل شیء و لکن عظم عظم سلیمان بر سر عنایت آمده که خدمت به دیسبریت
 آمده پس از روزه نوازش تاج شاهی بر فرقهش نهادند و او را بادشاه طیور ساخته نشور بدستش داد و
 به بلقیس باز فرستاد چون نشور بلقیس سید از مهبت اسم اعظم که در آن نشور بود طبع و سخن کردید پس
 به اعیان مملکت توجه نمود و هر چه را فرمود که یا ایها الملأ الی فی القی الی کتاب که نیم کلامه من سلیمان
 و لکنه لیسجد للارحمن الی حکیم از آن روز که به از حضرت سلیمان باین عنایت مرهوب گشته در
 عالمیان بنامه بر منسوب شد به دصبا اضافت بیانیه مرد و مرغی که از عالم بالا بیاطن سالک است
 و از احوال معشوق خبر میسراند سبا شهریت که بلقیس ملکه آن بود مرد از آن عالم لاهوت
 معنی آنست که اے وارد غیبی که بر دل ما نزول فرموده و اخبار دوست ما رسانیده ما را بدین سفر
 نموده باز ترا سبا که عالم لاهوت است میفرستم تا احوال ما را بدوست عرض کنی شاید که بر خیال ما را
 رحم آرد و بنگر که از کجا میفرستم متر یعنی از عالم سفلی به عالم علوی و چون وارد غیبی از عالم علویست
 بنا بر آن گوید قوله

حیف است طائر جو تو در خاکد این غم زینجا بآشیان وفایم فرستمت

معنی آنست که اے وارد غیبی حیف است که همچو تو طائر است که به شریف شهر بند این خاکدان غم و عالم
 که وجود است یا دنیا ع فانی است مانند بنا بر آن ازین خاکدان غم پر جفا بآشیان فاکه عالم علویست
 میفرستم چون مجرزی از جناب معشوق مرعاش ناقص باعث غفلت و فراموشی است و عاشق
 صادق بهر حال که هست چه در خفا و ظهور بیا و معشوق مستغرق است بنا بر آن گوید قوله

اے غایب از نظر که شدی بهمنشین من میگویمت ثنا و دعا میفرستم

معنی آنست که اے وارد غیبی چون ازین خاکدان غم که کلبه احزان عاشق است بآشیان فای

که آرامگاه معشوق است بسی از جانب این عالم بجز سانی که اے از نظر غائب و بدل حاضر و در حال همگان ناظر بدم درد عاگوئی همیشه در ناخوانی توام درمی از تو خالی نه چون کار عاشق هر صبح و شام بلکه هر دم اشتغال بیا و غیر ازین کاره ندارد گوید قوله

هر صبح و شام قافله از دعا می خیر | و صحبت شمال و صبا میفرستمت

معنی آنست که هر صبح و شام که باد صبا و باد شمال می وزد و بر اطراف و اکناف عالم سبکدزد قافله دعا می خیر همراه ایشان میکنم که بجناب تو رساند تا باشد که حال ما را دریابی و بجا بشتابی چون عاشق صادق از جان و دل در یاد محبوبست و غیبت حضور زیرا که عاشق را قرب و بعد یکسان است چه هر جا بود او می بیند و بهر حال که هست متوجه بر آنست گوید قوله

در راه عشق هر چه که قرب و بعد نیست | می شنیت عیان و دعا میفرستمت

معنی آنست که اے محبوب من اگر چه باعتبار تقید عالم جسمانی از جناب عالمیان آید تو دور افتاده ام اما باعتبار باطن هر جا که هستم با توام و ببشاید توام و بیا تو زیرا که در علم عشق قرب و بعد را گنجایش نیست چون به سبب و فو و عشق هر دم کلمات جانسوز و سخنان دل دوز از عاشق سر میزند و آن جواب یا دگاری او می شود بنابران میگوید قوله

تا مهربان ز شوق منت آگهی دهند | قول و غزل مبار و نوا میفرستمت

ساز آرایش نوا سرود معنی آنست که اے محبوب من این قول و غزل که مبار و نوا میفرستمت یعنی این کلمات دلکش و سخنان خوش که در رشته نظم می آرم بهت آنست که بعد از مرگ من آیندگان این سخن را با بطلان آرد و بگویند و از از شوق من یاد دهانند چون عاشق چندین اظهار شفقتی کرد بنابران معشوق بجواب او گفت قوله

در روی خود تو فرج صنع خدا بکن | کاینکه خدای نایب فرستمت

معنی آنست که اے عاشق دل ریش را اگر میخواهی که بمعرفت او برسی باید که اول معرفت خود را کنی که وجود تو مجمع الذات و الصفات است هر چه و راق است در آن نفس است فی القیام اقله بل صریحاً و مضمون این سخن را بجای آئینه خدا نما مرا میفرستم که من عرفت نفسی فقد عرفت ربی چون عاشق بچاره هر دم در جانشانی میکوشد بنابران گوید قوله

تا لشکر غمت نکند ملک دل خراب | جان عزیز خود به نوا میفرستمت

نوا یعنی فریاد معنی آنست که اے محبوب من هر دم جان عزیز خود را بفریاد پیش تو میفرستم که تا بفریاد ما
رسی تا لشکر غمت که بجزان است یا عشق است ملک دل ما را خراب نسازد و مبتلا به بجزان نگرداند چون
پیش دید عاشق گشت که بے احتمال نیش زش بهم نمیرسد گوید قوله

ساقی بیا که هاتف غیمم بجزوه گفت | باد و صبر کن که دوامی فرستمت

ساقی کنایه از مرشد معنی آنست که اے ساقی چه شسته و از ما چون غافل گشته که هاتف غیمم
مژده رسانیده و گفته که هیچ غم مخور و صبر کن که عنقریب دوامی فرستم پس بیا تو هم مدد نما و توجیه
کن چون پنج و جفا معشوق عین راحت است و محض حکمت است بنابراین گوید قوله

هر دم غم می فرست مرا و بگو بنواز | کین تحفه از بر اے خدا میفرستمت

معنی آنست چون مشوق هیچ نوع از غم عاشق خالی نیست و هر دم در صواب و بدیدوست بنابراین گوید قوله

حافظ سرو و مجلس یاد کر خیر تست | تعجیل کن که اسپت قبا میفرستمت

معنی آنست که اے حافظ ما دام ذکر خیر تو هستم پس ترا باید که زمانه غافل نگردی و مستغرق آن باشی
که عنقریب لطف خود را دامگیر وقت تو گردانم که ترا ازین و طمّ غمت پانیده بساحل جمعیت رساند
والله اعلم غزل

امروز شاه انجمن ببران یکبیت | دلبر اگر هزار بود دل بهمان یکبیت

شاه انجمن ببران سر دفتر انبیا محمد رسول الله صلعم که سید الانبیا و خاتم النبیین است و یا مرفوعین
و اصل و سر حلقه عارفان کامل و آن کنایه از مرشد باشد و ببران انبیا و یا عارفان کامل دل بر آن
یکبیت دل ببران یکبیت و آن یک کنایه از رسول و یا مرشد قوله

من بهر آن یک و دو جهان داده ام بباد | عیدم مکن که حاصل هر دو جهان یکبیت

آن یک اشاره بجمعه و یا مرشد و دو جهان داده ام بباد و اعراض از هر دو جهان نموده ام حاصل
هر دو جهان یکبیت خلاصه هر دو عالم آن یکبیت قوله

سودا نیان عالم پندار را بگو سے | سرمایہ کم کنید که سود و زیان یکبیت

سودا نیان عالم پندار کنایه از ظاهریستان و مقلدان سرمایہ کم کنید که سود و زیان و فتر قیل و قال

سود و زیان اسلام و کفر چاکه هر چو باند کفر و ایمان چون حجاب را و حق انداے پسر
روبان مغربی از کفر و ایمان در گذر و یا اندیشه نیک بدو مع و ذم قوله -

خلقه زبان بدعوی عشقش کشاده اند | اے من غلام آنکه دلش بازبان بیکسیت

دلش بازبان بیکسیت یعنی ظاهر و باطن او یکسانست قوله

حافظ بر آستانه دولت نهاده | دولت در آن سرست که با آستان بیکسیت

آستانه دولت آستانه محبوب معنی آنست که حافظ بر آستانه محبوب که محصل دولت است
سر نهاده بسوسه او بنظر حقارت منکر که دولت نصیب آنکس است که سر خود را فدای آستان
محبوب نموده باشد غزل

بیا که قصر امل سخت نیست بنیاد است | بیاراده که بنیاد عمر بر باد است

بیا حرف نداشت و منادی مخدوف آن است بیار خطاب بدل قصر امل وجود فانی سخت بیا
معنی آنست که اے دل من ازین غفلت بخود آے و گرفتار اهو و لعب مباش و صحبت این موجود
را محل اعتماد بدان اگر چه در ظاهر بس زیباے نماید لیکن بس بنیاد است که تغیر و تبدل منجی ندارد
پس بیار باده اے نوشیدن شراب که کنایه از حصول عشق است مشغول باش که این زندگانی
دوروزه که بدان مغرور گشته بر باد است یعنی سریع الزوال است محل ثبات نیست حاصل این بیت
اینست که عاشق را باید که چنانکه تواند حصول عشق سعی نماید و از پرورش تن دور باشد کما قال
یوحنا بن ادم فی نفقه الاشیاء کلها الا و صعه فی الماء و الطین یعنی فردی برد فرزند آدم
اخری که سعی میکند مگر در چیزے که پیدا کرده شده از آب و گل که در آن سعی بجاصل است چون عشق
را باید که با خلق چنان زندگانی نماید که اگر میان خلق باشد کس نپرسد و اگر میان نباشد
کس نداند که کجاست یعنی ولستگی ندارد و بنا بران گوید قوله

غلام هست آنم که زیر چرخ کبود | ز هر چه رنگ تعلق پذیر و آزاد است

معنی آنست که غلام هست آن کسی که زیر چرخ کبود یعنی درین دایره دنیا هر کس که ملاقی شود
باشد یعنی چندان ولستگی ندارد و نباید دانست که اشد مقالے که انسان را پیدا کرده برے آن پیدا کرده
تا و گلشن جهان صفات تفرج ذات بدست دارد نه بر اے خوردن مخمّن و گرفتار اهو و لعب

بنا بر این که بنیاد عمر بر باد است و بنیاد دولت بر باد است و بنیاد عشق بر باد است و بنیاد دنیا بر باد است و بنیاد آخرت بر باد است و بنیاد همه بر باد است

بودن بنا بران گوید قوله

چگونه است که میخانه دوش مست و خراب | سروش عالم غیبیم چه مرد هادوست

شیخ از راه فصاحت بدیگران تنبیه میکند که اے گرفتار احوال و لعب و مستغرق خود غواب چرا چندین غفلت را بخود راه داده و پاسه بنده این حیفه کفیفه مانده و از قدر و قیمت خود بخیر گشته چگونه مرد که دوش میخانه که عالم عشق است مست و خراب بودم و در آن حالت شورش غیبیها مرقده ساینده ازان غروبها است قوله

که اے بلند نظر شاهباز سدره نشین | نشین تو نه این کنج محنت آباد است

سدره نام مقام جبرئیل مراد ازان عالم علوی که او صراع اول مرکبش مراد است نشین جلی نشست کنج محنت آباد و دنیا معنی آنست که اے سالک روح لطیف ترا که کرسی نشین و قنایه نمکنا علیا است زندانی آب گل جهانی ساخته یعنی دین غربت و مسافرت از بهر حصول معرفت تحصیل کمالات آورده اند و ما خلقتنا نحن و لا اله الا الله و لا نعبد الا الله و لا نعبد غیره فون می باید که استعداد وصول بوطن اصلی خود میتا سازی و از تقدیر عالم اطلاق توجیه نمائی نه که این دار بلا و منزل فناء را وطن سازی دوم مرده اینست قوله

تراز کنکره عرش میزنند صفیر | ندانمت که دین واکه چه فتناست

صفیر آواز کوس مراد ازان کلام خدا تعالی و الله یدعی لای دار السلام یعنی خالق مطلق ترا با و از بلند بسوای اعمال و کردار که موصل لودار اسلام است میخوانند و الله یدعی لای دار السلام تمیذیم که ترا دین دام گه چه افتاده است که چندین در قید و گرفتاری دیگر که دام زاهد تفسیر خود در بیان آیه و کلمات جاعل مؤمنین میقتاتنا نویسد که رسول خدا عز و جل سو مؤمن در آید و بهشت یعنی قنایه او مزاین مؤمن را هفتاد حاجت بود این فرشته هفتاد بار در آید و باز نیاید حاجبان گویند ولی الله مشغول و هر بار پیش عرش و دو گوید بار نیافتیم تا هفتاد یکم بار بسو من آید بار نیاید آنگاه طبقه پیش رسیده اند نور آفریده و دستارچه از نور بر او افکنده آن ولی خدا عز و جل دستارچه بر دار و وسیع باشد بلند نهاده چون بدست بنیم شگاف حورس آید نقاب بسته هم بهشت از نور در روشن شود برقع بدست گرفته این معنی خواب که نقاب و س فروکش و حور گویند نخست نامه بخوان که من آن توام نامه باز کند و بخواند نامه نامه نوشته بود که عجب است شگفت با حق و القصور و استیفاء کافیه منبسطا قیام و القیام

اے عزیز ہستی را از بہشت بمقام قرب باین نوع برند درین دامنہ مردم را چون گذارد چون شب عاشق نیست کہ لبشک بدنیائے فانی نماید چہ کہ دستی ہمدارین جہان متصو نیست بنا بران گوید قولہ

فصلی گنمت یاد گیر و در عمل آر که این حدیث زیر پر طریقتم یاد است

این حدیث اشاره به نفیست پیر طریقت مرشد معنی این بیت واضح است و آن نفیست نیست قوله

مجموعہ دستی عہد از جهان مست نہاد کہ این عجوزہ عروس ہزار داماد است

مسست نهاد فانی و بی ثبات مجوزہ پیر زن عروس زن جوان مجوزہ عروس دنیا کا اعتبار کرنا
 وطولت عمر مجوزہ و باراشگی عروہ و اما د شوہر کنایتہ اطالب معنی آنست کہ اسے گرفتار دنیا و اسے مفتون
 این زال عنامدم و بیخمان ماندنی نیست عاقبت گذشتنی کہ کل نفس ذرۃ اللک و بیوفائی این زال
 رعنا خواہر است بین کہ ہزاران ہزار مستحق محجوب و بودہ است چون با تحکیم و فائزہ باتو چگونہ کند چو
 اختلاط این دنیای فانی موجب خسران ست بنا بران گوید قولہ

فرفریپ عشوہ حسن ازہمان پیر مخور کہ ہر کہ کرد بوے اختلاط ناشادہست

معنی آفت که برین گرفتاریب و زینت استیجیان پیر ماکل مباش و چند روزی که باموافقت نمود
مغور و این مباش و فریب این مغور آخر الامر هر که بوی اختلاط کرد جز داغ حسرت و نویدی با خود نبرد
چون عاشق را باید که هیچ نوع غم جهان بخود راه نهد بلکه سدره عشق است گوید قوله

غمِ جهان محو و نپسین مبر از یاد
که این لطیفه عشق ز سر مے یاد است

این لطیفه عشق معنون مصرع اول معنی آنست که غم دنیا محذور خود را از دام این جیفه کفیه
بینداز تا از حلقه انسانیت بیرون نیائی و در گروه سگان داخل نگردی که الدنیا جیفه و کالئها کلاب
بلکه باید که این سپهر را چون دره گوش کنی و فروگاه داشت نمکنی چرا که این لطیفه عشق از عارف کامل
نما رسیده و چون عاشق هر حال از معشوق اضیی بود گوید قوله

رضا بدو بدو در حسین گره بخشای
که بر من و تو در اختیار بخشادست

معنی آنست که هر چه از جناب مشوق بتوسل از لطف و قهر و رحمت و غضب و منع و عطا و تبیض
بسط و دشنام و عیش و راضی و شا که باش و عین ابر و ترش و مباحث نیر که عاشقان را اختیار است
که اگر داده شود اگر داده اشکال این بیت آنست که بنده را فاعل مختار گویند و شیخ درین هر دو بیت

یکه مذکور شد دیگر سگناه گرچه بود اختیار ما حافظ میگوید که ما اختیار نداریم جواب آنکه ظاهر
 اختیار بر دو معنی است یک معنی اثبات اختیار مینمایند و بمعنی دیگر نفی میکند و مراد ازین اختیار نفی
 اختیار کلی است که هر چه بنده خواهد بود و آید و بجانبین اختیار اشاره است در شرح تعرف آورده که بنده
 مختار اند کسب خویش را و مریدان را و بران محیر و مکره نه اند از بهر آنکه محیر و مکره بر طاعت مثاب نباشد چون
 ملائکه و محیر بر عصیت معاقب نباشد چون شراب خمر و بر دیگر معاصی نه در پنهان محذور باشد و نه
 در پنهان معاقب ازین معنی است که بوقت یا میان قبول نیست زیرا که بنده در آن وقت مجبور است هم از
 نیرو کافر از ادب پنهان عذر مقبول نیست نیز مرقوم شده ماکه مختاریم نه آنست که خدا یقیناً بهما مقهور
 که هر چه خواهیم کنیم لیکن معنی مختاری بنده گان آنست که مجبور نه اند چون درختی که او را بجهانند و لیکن مختارند
 بدین معنی که امر کرده است نهی فرموده و افعال اختیاریه ماضی خوردن و نشستن و رفتن و خفتن متعلق
 خاص بقدرت و اختیار ما دارد برخلاف افعال طبیعی جمادیه چون حرکت ثقیل بر مرکز میل خفیف
 محیط و برخلاف حرکات قسریه حیوانات که در اول اختیار و قدرت مفقود است در ثانی اگر چه اختیار
 ثابت است لیکن تعلش با مقصود و از جهت ظهور این معنی طایفه اعتراض نظر بران مقصود داشته گمان برده اند
 که انسان در افعال اختیاریه مختار است و محض قیاد است اگر نخواهد کند و اگر خواهد کند قیاد مطلق آدمی را
 قرار داده چون معشوق را هر چه جلوه دگر است مستغرق یک ازینها بودن چسب راه است بنا بران یک بقوله

نشان عهد و فانیست در تبسم گل | بنال بلبل بیدل که جاسے فریادت

تبسم جلوه ظهور گل کنایه از معشوق بلبل کنایه از عاشق فریاد کنایه از استعانه بمعنی آنست که کارساز
 معشوق هر چه و هر خطه قلبی گیرد جلوه دیگر در کار میکنند و بر یک تجلی استقامت نمی ورزد که لا یجحد الله
 حسرت آ پس بر این تجلی که بتو نموده مغرور و خندان مباش مستغرق آن شو که موجب سدا راه است
 بلکه اے عاشق مسکین بنال و فریاد کن و مطلب تو چه نما که این جاسے فریاد است و استعانت کور
 که الله تعالی را هفتاد هزار حجاب ظلمات نیست مهتاد بهر ارجاب نور نیست این حجابهاے نورانی
 همین ظهور تجلیات است تا که ازین حجابهاے نگذرد هرگز باز نرسد و در گذشتن اینها به اعانت
 و توجه آگهی صورت بنده که بسا کس غرق این مانده اند و بسا حل معرفت نرسیده اند و چون اول
 عاشق مدام مختلف الاحوال است آن موجب لوم لایمان میگردد و باعث طعن طاعن میشود بنا بران یک بقوله

بر و ملاست در دکان مکن زاهد | که رزق قسم تو و رزق ما همین وادوست

معنی آنست که اے زاهد بر و بکار خو و باش و زبان را بملاست در دکان که عاشقان اند دراز مکن که در نصیب ما تو همین کرده که بآن مشغولم پس چون از پیچگی جز نصیبی ازل پیچ بوجو دنیا بد ملاست و رانبا و چون مقبولیت سخن بخاطر معشوق و خلافت نه بزور بازادوست و قوت فصاحت بل عطیہ آبی است گوید قول

صد می سبی او است نظم بر حافظ | قبول خاطر و طفت سخن خدا وادوست

ست نظم اشاره بر مدحی و مثر معنی بیت ظاهر است غزل

بر و بکار خود را غماز ایچہ فریادوست | مرا فتادول از ره ترا چہ افتادوست

فریاد کنایه از دعا و نصیحت معنی آنکه اے زاهد بر و بکار خو و باش و ایچہ فریادوست که مکنی و بیجوده نصیحت و وعظ پیش آئی نگزیدانی که ۵۰ پند بد را مانع نشد ۵۰ رسوای ناد و زار ۵۰ و مراد بد ام غش گرفتار شده و از اختیار بیرون رفته پس اگر از ما فریاد و فغان سرزند عجب نیست که شیو عاشقان است اما ترا چہ شده است که بیجوده فریاد بینائی چون عاشق صادق را ملاست لا محاله مانع ننگر و دبلکہ باعث مگر دگر ۵۰ ملاست صیقل زنگار عشق است ۵۰ بنا بران گوید قول

بکام تا نرساند مرالبش چون نے | نصیحت همه عالم بگوش من با دوست

کام مقصد ملاست لب لطف ختمی شیرین بر محبوب نے عاشق و عارف کامل معنی آنست تا وقتیکه لطف معشوق من بر او خود چون نے که عارف کامل و عاشق واصل است نرساند نصیحت همه عالم پیش من بیجوده و بر باد است و اثر نمی بخشد چون کار عاشق بے جذب معشوق بجای نمیرسد چون آن جذبہ بعلم نیست بنا بران گوید قول

میان او که خدا آفریده است از هیچ | و قیقہ ایست که هیچ آفریده نکشاده است

میان که و شعرا آنرا هیچ نسبت داده باعتبار باریکی مراد از ان را بطلایست میان طالب و مطلوب ضمیر او پیشین و قیقہ امر مخفی آفریده مخلوق معنی آنست که آنچند محبوب من و آنرا بطیہ مطلوب من که ما را از ما بریده و بسوے خود کشیده محبوب من از هیچ آفریده یعنی از ما هیچ استحقاقی نبوده محض عطیہ ایست که بکرم خویش عطا فرموده و این امر نیست مخفی که هیچ آفریده نکشاده که قبل من قبله لا لعلله و این مدعا لازمه و چون توجه عاشق جز معشوق نبود اگر چه بهشت پیش او آرد بگوشه چشم ننگر و

بنابران گوید قولہ

اگرے کو تو از بہشت خلد مستغنی ست	اسیر بند تو از بہر دو عالم آزاد است
----------------------------------	-------------------------------------

معنی آنست کہ اے محبوب من کہے کہ کدالی کوے تو در زید بہ بہشت بہشت کائے ندارد و کہے کہ اسیر عشق تو گردید بکونین التفاتی نماید کہ عاشق از دین و دنیا و بہشت و دوزخ آزاد است و اورا بغیر معشوق تو بچہ نیست و چون خرابی عاشق موجب آبادی او و فناء او موجب بقا و است بنابران گوید

اگر چہستی عشقم خراب کردی	اساس ہستی من زیر خراب آباد است
--------------------------	--------------------------------

معنی آنست کہ اے محبوب بن اگر چہستی عشق تو مرا خراب و پریشان کردہ و از رنگ و ناموس آزاد کرد انید و بمقام فتنہ رسانیدہ لیکن ہزار شکر کہ اساس ہستی مرا ازین خرابی آباد است چہر کہ لیبب این فناء و خرابی بعینہ و بقاے رسیدہ ایم کہ انجائے و پایاے ندارد و قولہ

ولا منال زبیداد و جور یار کہ یار	آتر انصیب ہمین کردہست این داد است
----------------------------------	-----------------------------------

بیدا و جو کہ مراد کم التفاتی و تاخیر و صل کہ بر عاشق بمنزل جور است نہ کہ فی الواقع و کرنہ این معنی صوت نہ بند کہ و ما انا بظلالہم للعبدین چون زشت ترین عاشق آنست کہ شکایت از معشوق کند بنابران گوید ایدل مسکین بن بدین کم التفاتی محبوب و تاخیر او کہ در صل افگندہ و بر قصد تو نیرساند منال و شکایت مورز کہ چند روز آن محبوب تو نصیب تو ہمین گردانیدہ و بہبودی تو درین انگاشتہ پس از ارادہ اوراضی باید بود و دہان بچون و چہر انباید کشود باید دانست کہ کار معشوق مدام استغنا و از تعلق عاشق بیچ نیکشاید و چون حافظ چندین الہما شگفتگی و تعلق کرد بنابران معشوق استغنا را کار فرمودہ و جواب اوے پرواز و قولہ

بر و فسانہ مخوان و فسون مکن حافظ	اکرمین فسانہ و افسون مرا بسے یاد است
----------------------------------	--------------------------------------

دین

فسانہ حکایتہا و گذشتگان کردن فسون کلماتیکہ بدان رام کنند مراد از ان سخنان تعلق معنی آنست کہ اے حافظ از اظہار کردن شیفتگی خود و حکایت گذشتگان گفتن در گذر و سخنان تعلق را ترک کن کہ ازین بیچ کلامے پیش غیر و در زیر کہ بدین حکایتہا و سخنها کہے را تو ان فریفت کہ بیچ بدان باشد و نیک و بد زمانہ را در نیافتہ باشد و من مثل این حکایتہا و سخنها بسے یاد دارم و غزل

باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبر است	آشمنشا و سایہ پرور ما از کہ کمتر است
---------------------------------	--------------------------------------

باغ کهنه از دل سر و صنوبر قسے از سر و مراد شایسته شمشاد و قسم سر و مراد مرشد سایه پرور و ناز پرور
 باید دانست که محبوبان در عالم بسیار اند که از دیگر فاضل تر است اما چون در چشم عاشق بغیر از معشوق
 خود هیچکس نظر نمی آید و بموجب کل جناب کمال کمال چون کسی را بهتر از و نمیدانند بنابران در
 جواب منکران میگوید که اے منکران هر دم ذکر معشوق و وصف محبوب و پیش من می آید و ما را
 متعرض میشود و میخواهد که دل ما را ازین جناب باز گردانید و نمیدانید که دل ما را چه حاجت به معشوقان
 دیگر است چرا که محبوب ناز پرور و من آنکه کمتر است که از و معروض شده و رو بدیگر آرم یعنی
 معشوق من در غایت عظمت و کبر بانی و نهایت جمال و دلربایی است من از و معروض شدنی نه ام
 و چون کار معشوق بدام خوخنواری عاشق است بسبب تاخیر در وصل بنابران گوید قوله

اگر نازنین پسر تو چه مذهب گرفته / حکمت خون ما حلال تر از شیر مادر است

نازنین پسر معشوق مراد از آن مرشد باعتبار کمال است ^{الحسنه جرحه و جرحه محبوب حقیقی است که ترا}
 معنی آنست که من محبوب من تو چه مذهب گرفته که مدام در پی قتل ما هستی و گاهی بوصل خود نمیرسانی
 مگر که ترا خون ما حلال است از شیر مادر که چنین بیابا کانه میخوری هیچ غمی نداری و یا از نازنین پسر ناصح
 و منکر باشد از روکنند از نازنین پسر گرفته خوخنوردن به نصیحت پیش آمدن پس آنوقت این بیت بجا
 ناصح است و مراد طبعیت بالا است تقریرش روشن تر چون در راه عشق بسا غم و الم در پیش است
 و علاج آن بجز استغراق بعشق خیال معشوق نیست بنابران گوید قوله

چون نقش غم زد و رویه بینی شرابخواه / تشخیص کرده ایم و مداوا مقرر است

در این بیت خطاب بدل است یا از جانب معشوق است نقش غم اضافه بیانی و نیز حوادث
 و آفات شراب کنایه از عشق و خیال محبوب و حکایتها عاشقان معنی آنست که ایدل ما
 و یا ای عاشق مسکین من و فقه که حوادث غم و الم و تعلقات دنیوی بر تو هجوم آرند و ترا در گرداب
 غنوم و مهوم اندازند و تو بهیچ نوع از ان ربانی نیایی پس بے باشد که بشراب نوشیدن رجوع نمائی
 بے در دارالامن عشق در آئی و بخيال معشوق مستغرق شوی و حکایتها عاشقان سلف به طالع
 آری چرا که مشخص است که علاج غم و اندوه که بعشق رو بگردانی نیست و اگر انبیاء بالا
 در حق مرشد است پس این بیت در حق مرشد است از جانب مرشد و مراد از شراب مراقبه و محاسبه

و شغل اشغال و نقش غم مراد و سادوس شیطانی و نفسانی چون زار در راه عاشق بجز عجز و نیاز نیست
بنابران بزبانی معشوق گوید قوله

در راه ماشکسته می میخزند و بس بازار خود فروشی ازین راه دیگرست

معنی آنست که ای عاشق سبکین چیست که هر دم چندین در میجویشی و الهام عظمت و تکیه میکنی چرا میجویشی
و عاجزی را پیشانی سازی نگزیدانی که در عاشقی غیر از شکسته دلی متاع نمیخزند که أَنَا عِنْدَ الْفُتُكِرَةِ
قُلُوبُ نَحْمُهَا كَيْفَ تَكُنْ و خود فروشا زار و نیاز راه نیست چرا که خود فروشی راه دیگرست یعنی بدر راه حقیقت
که کمال مرتبه عشق در فنا و نیستی است نه که خود فروشی و عام فریب که موانع از کمالات حقیقی اند که بپایست
میخوار و روند باش و خود نما باش میخوار و در طایفه مابه که خود فروش نَقْلُ است که باز و دختر را و
بشکست شکسته بند و آوردند طره شکسته بند و که بیک نظر بند بندش بشکست مدتی در علاج او بسوزد
چون آن باز و او درست شد شکسته بند در خانه ماند دختر شاه که تیر خورده او بود چون مرغ نیم سبیل
در طبلید و ایر را طلبید و علاج پرسید و ای گفت علاج این نیست بجز شکستن دست و خنجر است خود
فی الفور طالب بطلب پوست از شکستن یک دست کار با انجام رسید و ل که رئیس الاعضا است اگر
شکسته میکنی البته محبوب حقیقی سی چون عاشق را غیاز و معشوق و نیز ستر شد را غیر از جناب مرشد
کشود و نیست گوید قوله

از آستان پیرمغان سر چهره کشم دولت درین سر او کشایش ازین راه

معنی آنست که چون دولت کوین و سعادت دارین وابسته باستان پیرمغان که مرشد یا معشوق است
پس چرا از پیرمغان سر کشی کنم و معرض گروم بلکه باید که رخت خود در اینجا افکنیم و چون حلقه و جنبش پذیر
نشویم عاشقان مختلف الاحوال اند و هر یک موافق حال خود سخن گوید قوله

یک قصه پیش نیست غم عشق و عجب از هر کس که می شنوم نام مقرر است

نام مقرر مختلف معنی آنست که عشق از یک پیش نیست اما این عجب است که هر جا بنوع دیگر ظهور
نموده گوشه نشینان گوشه و صومعه داران صومعه عابدان مسجد و عاشقان در خوابات هر یک دریافت
خود را ترجیح داده و برنج دیگر سخن میبرند چون نظاره حال عاشق موجب تحقیر عالمیان است
گوید قوله

شیراز آب کنه لوین بلوخوش نسیم | عیش مکج خال رخ هفت کشور

شیراز شهر است بر حسن که دواصل زندان خانه سلیمان بود و مراد وجود عاشق که زندان روح سالک است
آب کنه کنایه با چشمه است و شیراز مراد از آن عشق خال معروف مراد زیباترین هفت کشور
تمام عالم چهارم هفت حصه منقسم است و هر حصه را کشور گویند معنی آنست که ای منکر وجود من که
جوئے عشق و محبت در دوزخ است و با دوش نسیم انفاس در وسایع عیش ممکن اگر چه محقر است اما
زینت بخش هفت کشور است چرا که درین عیب گیری خرابی است و با در دکان هر که در افتاد
بر افتاد و چون فضیلت عشق حقیقی بر مجاز ظاهر است گوید قوله

فرق است ز آب خضر ظلمات جاوید | آب ماکه نبغش الله اکبر است

آب مراد عشق خضر مراد عاشق مجاز ظلمات عالم غصری که در اصل کثیف است الله اکبر چشمه است
و شیراز که از میان کوه برآید هر که آنرا ببیند بے اختیار گوید الله اکبر که مراد از آن ذات ایزد و چون ویایطیفه
ربانی که خروج او از دل است معنی آنست که از عشق عاشقان مجاز تا عشق با بسا فرق است چرا که
او شان حصول عشق از دیدن صورت ماکه غصه کثیف است حاصل نموده اند و ما از ذات ایزد و چون یا
از لطیفه ربانی و نیز آب خضر زاهدان ظلمات حظوظ نفسانی معنی آنست از زهد زاهدان
تا عشق با بسا فرق است که ایشان بحظوظ نفسانی که و کلمه فیهما کاشتهی الا نفس و ما خالص الله
هرگز این بدان که ماند و نمی تواند که مراد آن باشد که آب خضر زندگی صوری می بخشد آب ماکه کنایه
عشق و محبت است زندگی معنوی می بخشد و چه چنین نباشد که جائے آب خضر ظلمات است و آن بدین
مناسبت دارد و جائے آب ماکه که چون بآن اسم ذکر می شویم باین زندگی مشرف می شویم و چون
معشوق هر دم بحالت دگر است گاه بر محبت و گاه بغضب و عاشق را باید که بر عنایت معشوق غره
فشو و بلکه از غضبش ترسان باشد بنا بر آن گوید قوله

وی وعد و او صلم و در شراب داشت | امروز تاجه گوید بازش چه در سر است

وی روز که گذشته اینجامر از روز از است و وعد و صلم
کنایه از فشار دنیا معنی آنست که روز است چون از ماکه بصدور پیوست از غایت لطفت صلی
که بر امید داشت صلی بمانند که ممکن اکثری الیوم من حیث لویرید و چون درین دار دنیا آمدیم

واز قرب بجز مبتلا گشته ایم و گرفتار غفلت و بلیات شده ایم می ترسیم و منتظریم که تا امروز در حق ما چه گوید و چه در خیال دارد و چون عاشق را باید که بغیر از در معشوق جاے نرود و بکسے التفات نماید بنا بران گوید قوله

ما آبروے فقر و قناعت نمی بریم | با پادشاه بگویی که روزی مقدر است

معنی واضح است در لطائف الطوائف آورده که بادشاه آن عصر حافظ را طلب کرد حضرت همین بیت نوشته فرستاد و خود در رفتند و چون سخنان حافظ معلوم از عشق مقبول و لماست گوید قوله

حافظ چه طره شمع نبات است کلک تو | آتش میوه دلپذیر تر از شهد و شکر است

طره نادر کلک زبان و قلم کش ضمیر شین بر کلک معنی واضح است غزل

ببیل بلبل اگر با منت سیر یار است | که ما دو عاشق زاریم کار ما زار است

بلبل معروف و مراد عاشق مجاز معنی آنست که اے بلبل و اے عاشق مجاز گریه و زاری را پیشه خود ساز اگر با ما سیر یاری داری چرا که ما تو و در اسم عاشق شریکیم و کار ما همین زاری و تحل و بر دبار است چون عاشق مجاز و عاشق حقیقی با هم عشق در یک رشته اند اما فضیلت عاشق حقیقی بر عاشق مجازی ظاهر است بنا بران ترجیح خود میکند قوله

دران زمین که نسیم وز دطره دوست | چه جای دمن زن از ناهمای تار است

زمین دل عاشق نسیم کنایه از جذبه طره دوست عشق محبوب حقیقی ناقصه تار کنایه از عشق مجاز معنی آنست که دران دله که جذبه لطف الوهیت جاے گیر شود و عشق حقیقی روی نماید چو حصیان سخن عاشق مجاز و نالیدن بزار است و باین گفتن اشاره بوصول مقامی کند که سالک چون دران مقام رسد تمام وجود او مشک اذ گردد و چون منتهاے کار عاشق بر فناست که موجب بقای دوست بنا بران گوید قوله

بیار باد که بنگین کنیم جامه زرق | که مست جام غوریم نام بهیشت است

باد کنایه از تجلی ذاتی که موجب فنا میسازد و بقای اوست جامه زرق بهیشتی مستعار جام غور بهیشتی مستعار بهیشتی زندگی معنی آنست که اے ساقی و عده آیزدی بیار و شراب تجلی ذاتی بر ما عطا نما تا بسبب آن این بهیشتی مستعار از بهیشتی حقیقی بدل کنیم یعنی ازین بهیشتی مستعار در گذرم و بهیشتی باقی رسم چرا که پائے بند دام این بهیشتی مستعاریم و نام زندگی بر ما نهد اند و اگر نه فی الحقیقت این زندگی نیست چرا که زندگی آنست که مائے پیش نباشد و چون مراد من در عاشقی نه کار

هر قای و بولوسوی است گوید قوله

خیال زلف تو بختن نه کار خات

که زیر سلسله رفتن طریق عیالیست

زلف جذب برادر عشق معنی آنست که خیال و جذب به عشق تو نمودن و احتمال شد که و بیلیات نمودن
نه کار هر قای و بولوسوی است زیرا که **الْعَشْقُ تَأْمُّ الْمَحْنَةِ وَالْبَلَاءُ** بلکه زیر سلسله رفتن یعنی در عشقی
که رفتن طریق عیالیست یعنی کار کسی است که در کشتن خود جالاک و بی باکست و نیز زلف عبارت
از دنیا بود معنی آنست که خیال نشاء و دنیا چشیدن و آنرا فرزند آخرت پنداشتن و متعبر بر داشتن کار
خامانست پس ای سالک بوالوس از حجت و جوع آن بایست که خون صد هزاران درقه او بر
وزیر سلسله رفتن طریق عیالیست که مدارش بر تحمل شدائد و بر داریست **نقل است** که سلیمان
چون بر تخت داود و طی مستش آمد و دین و دنیا از روی موبتش بدستش آمد هرگاه که بر حقیقت دنیا
مطلع شد دلش از توجه بدو منقطع شد مظلوم دنیا را اعتبار ننموده و تنبیل با فی اختیار فرمود از آنجا که
بر خلق خدایش بود در دعای خود فرمود که **لَا يَكُنْ لِي مُلْكٌ إِلَّا يَكُنْ لِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي** نه از روی
تکذ و ملکیه که داب فرامین است یعنی ای پروردگار اگر چه دنیا از روی موبت بمن عطا فرمودی که
در آن باد پسیدی نیست و بهر وجه که خمرچ کنیم پسیدی **لَا يَكُنْ لِي مُلْكٌ إِلَّا يَكُنْ لِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي**
حساب ما چون حقیقتش دریافتم که مانعی است رها و بر تافتم و تنبیل با فی را اختیار نمودم و خود را از
حفظ آن بکنار آوردم و از روی عشقت بر جهانیان بحضرت عرض میکنم که این ملک را بدیگری
مده و در معجزات خاصه نشانه که دیگر البتة از جا خواهد رفت که در ظاهر شیرین است و فی الحقیقت
سخت قاتل چون ظهور عشق و البته بخط و خال نیست بلکه کیفیت در محبوب که معروض است
از تحریر و تفریر که از عشق از آن پیدا میشود و آنرا الطیفه نهانی نیز گویند بنا بر آن گوید قوله

لطیفه ایست نهانی که عشق از خویر و

که نام آن نه لب لعل و خط رنگ است

معنی آنست یعنی ظهور محض عطیه الهی است و ظهور او از لطیفه نهانی است که عبارت از کیفیت
در محبوب که نام آن نه لب لعل و خط رنگ است یعنی از نه حسن و دلربایی محبوبان و خط و خال ایشان که
عشق بمنزه آتش است بهیمة افروزش آن همچنین زلف و خط و خال محبوبان بمنزه که بهیمة پس باید دانست
که بهیمة موجب افرونگی آتش است نه مخرج آن چنان کیفیت نه از جمال ظاهر لیست بلکه جمال ظاهری را

نقل بر خط دور در سینه ام نگاشته است و حروف استغفار هم خواند است

جمال از دست اینهمه دلبری خاصه دوست قوله

جمال شخص چشم زلف عارض خیال | هزار نکته درین کار و بار دلدار است

معنی آنست که جمال معشوق بآن کیفیت مرقومه و منظر آن کیفیت کمرشده و غمزده و شیوه و رمرز و وجه و ادوانا زهت پس باید دانست که هزاران هزار نکته درین کار و بار و دلدار است بجز چشم مخور و زلف بر خم و دلدار نمیتوان گفت چه دلدار آنست که دل عاشق را برود و بخود کشد و این موقوف نه بحسن صورت است چنانچه در شرح نزهة الارواح آورده که عشق طالب حسن ملاحظت است نه صباحت ویرا که صباحت نقشه است بر روی دیوار و ملاحظت شیوه ایست از عین کار و ملاحظت کنایت از همان لطیفه البت که فالج از بیان است و چون عاشق را بر آستانه دوست رسیدن خیل و شوار است بنابراین گوید قوله

بر آستان تو مشکل توان رسید آری | عروج بر فلک سروری بد شوار است

معنی آنست که آری محبوب من بر آستانه تو رسیدن خیل مشکل است چرا که تا از خود فانی نگردد و بدست نرسد آری عجب نیست که بفلک سروری بآسانی نرسیده و چون هر طایفه و عبادت که مبرا از محبت و خالی از عشق باشد چندان قیمت ندارد و بنابراین گوید قوله

قلندران طریقت پی نیم جو نه خرنند | قباے اطلس آنکس که از هنر عاریست

قلندران طریقت عاشقان الله قباے اطلس عبادات ربانی هنر کنایه از عشق و اخلاص معنی آنست که اعمال از نماز و روزه و حج و زکوة و محاسبه و مراقبه که از عشق مبرا باشد و از اخلاص سیر اند عاشقان الله و عارفان باشد قدر جوی و قیمت خرد لے ندارد و بلکه آن موجب خسران دین است بدینست اگر جز بحق میرود عبادات و در آتش نشانند سجاده ات و خواجہ عطا گوید کفر کافر او دین دیندار را نه که در دل عطار را و چون سالک را غافل در سلوک موجب خرابیست گوید قوله

نه بسته اند در توبه حالیا می نوش | که توبه وقت گل از عاشقان گنگاریست

معنی عبارت از عشق و محبت گل جوانی معنی آنست که تا حال آفتاب از مغرب طلوع ننموده و در توبه سدد و نشده یعنی در فیض الهی باز است پس در حصول عشق سعی نمود از کارهای لایعنی در گذر که باز ماندن از عاشقی و در بنگا مسکیم موسم جوانی است گنگاری و توبه کاری است سوال چون از مصرع اولی

معلوم میشود که الحال می بنوش بعد تو به کن و چون از می عشق که بهترین عمل است مراد داشتند تو به از تو چون صورت بند که تو به از معاصی باشد جواب مراد از می عشق و محبت مجاز است که نزد کمالان از جمله معاصی است که خالق را گذاشته توجیه بخلاق آورده اند اما نزد سالکان در ابتدا بموجب المجاز و نظر ^{الاعتقادی} مجاز است متاب از عشق روگردان مجاز است و نیز عشق حقیقی که سبب است و مشوق حقیقی که سبب است از سبب باز بوده و گرفتار سبب ماندن از جمله معاصی است باید دانست که عاشقان از دو حالت است گاه محکم و صحو گاه فنا گاه بقا و خواب و بیداری نیز نامند و عاشقان را در هر دو حال صیست بعضی در همچون مجذوبان و بعضی در همچون صوفیه را گوید قوله

سحر کرشمه وصلش بخوابیدیم زهی مراتب خوابی که به زبید است

سحر ابتدا می عشق خواب فنا و محبوبیاری بقا سحر معنی آنست که در ابتدا می عشق که در حالت محو بودم بوصل او معزز بودم چون بحالت صحو آمدم همان مشاهده بر طرف شد پس میگوید که آفرین بر مرتبه صحو و فنا که بر بقا و بیداری فوقیت دارد و فی الواقع چنان نیست زیرا که بقا بر فنا فوقیت دارد اما باعتبار غلبه مشوق و فراطینت میگوید که لا یخدرن عجبونی که کما یدر غلظه و در معنی ظاهری اشکال این بیت آنست که این خواب وقتی از بیداری به باشد که انچه خواب دیده شود در واقع بچنان نیست مشهور است که خواب خیال میگویند شیخ عبدالحق دهلوی در شرح فارسی مشکوٰۃ در کتاب الروایا آورده که در تحقیق بگو یا اختلاف است میان عقل و چاکر که بعضی گویند که نوم خدا و ارادت نهمیر گفته است و کشای لب بخنده که تو خفته از آنکه در خواب خنده موجب لنگی و بجات و و نزو بعضی هر چه نکه تعبیر کنند و اگر بگوئی نیک را آن نیک بدیشک بد بود و و رفیک گوئی زشت را آن زشت گردد و خوبتر و بعضی گویند خیال باطل است جواب آنست که جمله اختلافات در خواب عوام است چرا که مشروط بشر و اوقات اما بر صحت رو بایه صالحه و حقیقه اجماع است مرا اهل حق را کن را کنی نقد را نی پس میگوید که در رو بای حقیقه او را کن نیست و محض خیالیت لیکن با وجود آن ثبوتی دارد و مر آن را تعبیه نیست و اولی تر و نزدیک است ادب و سخن اسفرائینی رو یا در آن است حقیقت به شبهه چون عاشق را باید که بار او را معشوق را نمی بود بکمال او شاکر و هیچ نوع در کار او بار او تصرف نکند و بهر دو گفتگو پیش نیاورد بنا بر آن گوید قوله

و لکش بناله میازار و ختم کن جفا قضا که رشتگاری جاوید در کم از است

معنی آنست که ای حافظ مسکین دل محبوب را از بس که نازک است باین گفتگو بے بهوده میازار و بهر چه
اوراضی باشد بجا آرد که رنگاری جاوید در کم آزار است من سنگت سکم و من مسکلم نجا غزل

بکوه میکده هر سال که ده دانست | در و گرزون اندیشه تبه دانست

میکده و میخانه مقام عشق معنی آنست که هر سال که بکوه عشق گذارش افتاد و لذت و بهر چه
آزاد یافت باز طلب فتحیاب از در و گرز که زهد است گردن اندیشه تبه دانست زیرا که محصل مراد آن
کونین همین عشق است و چون حصول کشف مغیبات درین جاست گوید قوله

بر آستانه میخانه هر که یافت ربه | و فیض جام می اسرار خالق دانست

معنی آنست هر که در دارالامان عشق درآمد و اسباب استقامت و زریدا سر را به که دیگران در خالفه
حاصل میکنند و از فیض جام می که عبارت از عشق و تصفیة دل است حاصل نمود نقل است که جنازه
شخصی بر در بزرگ میگذاشت آن بزرگ بکنیزش گفت برو خبر بیا که جنازه مرد است یا زن آن کثیریک
آمده و دیده رفته بازگشت و عرض نمود گفت ما مردوزن نمیدانم لیکن این مقدار دانه که جنازه در طبیعت
آن بزرگ گفت ما را چندین مدت است که زهد و عبادات میکنیم بر ما مشکوف نشد بهر چون شد که بزرگ گفت
ای شیخ این عطیة الهی است و البته زهد و خالفه نشینی نیست بلکه تعلق بعشق است باید دانست که عشق
مکانی است که در آن کفر و اسلام یکسانست بکفر و اسلام یکسان نگشاید که هر یک ساز دیوان و دفتر
چنانچه در محاسن شیخ سعدی است نقل است که سلطان محققان ابراهیم خواص پیوسته با مردیان
میگفت که من کافی خاک قدم آن عورت بودی پرسیدند که یا شیخ آن کدام است که پیوسته مدح او
میکنی گفت روزی وقتم خوش شد قدم در بیلیان نهادم بدیار کفر رسیدم قصر دیدم که سیصد هزار
سرازم نگذاهی او آویخته اند تعب ماندم پرسیدم که این چیست و این قصر از آن کیست گفتند از آن فلان
ملک است او را دختر بست دیوانه گشته در سو پاره پاره ام گذر کرد که قصد آن دختر کنم چون قدم در قصر
نهادم مرا نزد یک ملک پیوند بسیار از اکر ام در حق من نمود پس گفت ای جوانمرد ترا ازین
جائگه چه حاجت است گفتم شنیدم که دختر داری دیوانه آمده ام تا او را معالجت کنم مرا گفت
بر کنکراهی قصر نگاه کن گفتم نگاه کردم پس درآمد گفت این سر را به که سانیست که دعوی طبعی کرده اند
و از معالجت عاجز شده اند تو نیز اگر معالجت نتوانی کردی در تو هم آنجا بودی و فرمود تا مرا نزد آن دختر بردند

چون قدم در سراے نهادم دختر گفت اے کثیر که مقنع بیار تا سر خود سپوشم گفت ای ملکه بنی طیب
آمدند از بیکیس خود را بنوشیدی جواب داد آنها که آمده بودند مرد و دند و دند و دندیت که الحال درآمد
گفت السلام علیک ای پسر خواص مخفم چون دانستی که من پسر خواصم گفت آنکه ترا به راه نمودم اللهم
اولئک اربنا ختم ندانستی که گفته اند اَلْأَوَّلُینَ هُمَا اَوَّلُ الْوَسْطِینَ چون آئینه بے زنگ بود هر نقشه درو بنماید ای
پسر خواص دلی دارم پر در و تیغ شربت داری که دل بدان تسلی یابد این آیه بر زبانم گذشت اَلَّذِینَ اٰتَوْا
وَقَالُوا لَوْ کُنَّا نَعْلَمُ بِنِکَاحِکُمْ بِنِکَاحِکُمْ لَکُنَّا نَعْلَمُ کَرِهُوا لَکُمُ الْاَیَّامَ الْاُولٰئِکَ لَکُمُ الْعُقُوبُ چون این آیه بشنید آه که درو بهوش شد
چون بهوش آمد مخفم ای دختر بر خیز تا از ابد یار اسلام برم گفت یا شیخ در دیار اسلام چیست که اینجا نیست
گفتم آنجا قبله ایست معظم و مکرم گفت ای ساده دل اگر کعبه را بینی و بشناسی گفت بالاے سر من نگاه
کن چون بالاے سر او نگاه کردم چه نیم که کعبه برگرد و سر دختر طواف میکند مرا گفت یا سلیم القلب انقذ
ندانی که هر که بیای رود کعبه را طواف کند و هر که بدل بجبهه رود کعبه بطواف او آید قَابِلُ مَا کَانَ لَیْ اَقْفَمُ
وَجْهَهُ اللّٰهُ چون طریقه لرندی اختیار نمودن نه کار بیدلی و سست نفسی است بنا بران گوید قَوْلُهُ

ایران که رازدو عالم ز خط ساغر خوانند | رموز جام جم از نقش خاک رفته است

رازدو عالم اسرار مخفیات کونین خط ساغر خط مایه دل که از ظهور تجلیات منقش می شود و نیز
ساغر و معشوق مراد ازان است خط مراد صفت و خط ساغر مرکب ذات جمع الصفات چه خط
بر رخساره است صفات پرده ذات رموز اسرار جام جم جامی که جمشید ساخت بود و احوال
ملک دارا معاینه مینمود مراد دل ز یاد معنی آنست که هر عاشقی که اسرار مخفیات کونین تصفیه او
نقوش دل خود که بسبب تجلیات میشود حاصل نمود رموز جام راز خاکره دانست بیج ملتفت نشد
و تخیل هر عاشقی که اسرار مخفیات کونین بسبب مشاهده ذات مع صفات معشوق خود مکشوف نمود سر
که مرزبان را بسبب زهر روداده از نقش خاکره دانست و تخیل که ساغر مرشد یابد دل خویش خط ساغر
ملقین جام جم مشهور معنی آنست هر که از مرشد تلقین یافت راز مقاصد دیگر بر تافت و از
اسرار دو عالم چون از تلقین مرشد هویدا گشت از جان و دل هر دو بشد راز رموزات گیتی راز
خاکراه مرشد آنست و نیز از خط ساغر نقوش تجلیات یعنی هر سالکی که او رازدو عالم از نقوش دل خود
خوانده است رموزات جام جم از نقوش خاکره دانسته بدان ملتفت نشد و نیز کسی که تخیل بانه
ماسوی الله و تصفیه دل و تجلیه سر حاصل کرد رازدو عالم را و ساغر دل معلوم کرد و اسرار باطنی مکشوف
شد رموز بیاله که جمشید ساخت بود که از چهار رکن آن پایه رموز چار طرف عالم معلوم میشد از خاکره دانست
چون از عاشق بجز از اعمال که میرا از ریا باشد وزندی کنایه از دوست چون طریق ملا متبیه صورت
نه بند و بنا بران گوید قوله

ورای طاعت دیوانگان ز ما مطلب | که شیخ مذہب عاقلی گنہ دانست

طاعت دیوانگان مراد اعمال بے ریا که آغشته غرض ثواب و دخول جنت نباشد محض تشبیه باشد
عاقلی بهیاری مراد اعمال که آلوده غرض ثواب بود معنی آنست که اے منکر صرا از اعمال بے ریا
که منتره از غرض ثواب و درجات باشد و از همه فرار و با معشوق قرار نمودن از تنگ فاموس
بگذشتن که شیوه عاشقانست از ما مطلب چرا که شیخ مذہب که مرشد طریق است اعمال یابی آغشته
غرض ثواب درجات و عیب عقاب و در بند ناموس بودن و گرفتار تعلقات دنیوی ماندن از جمله
معاصی شمرده چه عاشق را بغیر التفات نمودن گناه است بزرگ چون در عشق طمع سلامتی نشود

بنابران گوید قوله

دلم ز نرگس ساقی امان نخواست بجان	چرا که شیوه آن ترک دلسیم دانست
----------------------------------	--------------------------------

ساقی مراد معشوق نرگس ساقی چشم مراد تجلی ذاتی و یا جذب عشق ترک دلسیم اشارت بهمان چشم با اعتبار استغنا معنی آنست که دل من از عشق آن معشوق بجان خود امان نخواسته یعنی امید ندگی ندارد چرا که دانسته که در عشق سوا جان دادن کار نیست که **العشق اوله حرز و کآخره محتل** پس در عشق چون امید ندگی طبع باید داشت و یا آنکه دل من از طور تجلی ذاتی که موجب فنا و عاشق است **لانی جان خود نخواست از بیم آن** پاس پس نکشید بلکه هر دم در اقبال آن کوشید چه معلوم است که تجلی ذاتی جز فنا عاشق نیست چون در بجان معشوق کار عاشق بجز از ناله و زاری نیست بنابران گوید قوله

از جور کوکب طالع سحر گمان چشم	چنان گریست که ناهید دیدم و نشست
-------------------------------	---------------------------------

معنی آنست که بسبب ظلم ستاره طالع خود که بر ما کرده و ما را از معشوق جدا ساخته با **چشمهای ما جدا** گریستند که ناهید و مه که در آسمان اول و سوم اند معلوم کردند که به عالم علوی اشتها یافته - چون عشق را باید که عالی همت بود بدینا و ما فیها نظر نکرد و بکلیه گدائی خود خورسند باشد و قانع گوید - قوله

بلند مرتبه شاهی که نه رواق سپهر	نمونه زخم طاق بارگه دانست
---------------------------------	---------------------------

معنی آنست که از عاشقان عالی مرتبه آن کس است که نه فلک را نمونه زخم طاق خود دانست یعنی بکلیه گدائی خورسند بوده بدینا و ما فیها نظر نکرد بلکه این همه را طفیل گدائی خود دانست باید دانست که تقاضای عشق آنست که در پرده نمیباشد و هر دم بظهور آید چون عاشق صادق را از آن بنابران گوید قوله

حدیث حافظ و ساغر که میزند نینان	چه جای محسب و شخمه پاوشه دانست
---------------------------------	--------------------------------

معنی آنست که حدیث و حافظ و میزند نینان یعنی عشقنازی او چه جاس و دانستن محسب و شخمه بلکه پاوشه دانست ای ظاهر من الشنیت نیز محسب و شخمه منکر و ناصح مراد است پاوشه و شخمه بر طریقت معنی واضح است -

غزل

بلبله بر گنج خوشترنگ منقار داشت	و زندان برگ و نوا خوش ناهاست زار داشت
مخفتش در عین وصل این ناله و فریاد هست	گفت ما را جلوه معشوق در این کار داشت

بلبل کتابت از عاشق و اگر نیز همین طریقت درست میشود که اهل الله را مکالمه با طبع میشود و این
 متن کثیفی که یسار معجزه بر کمال لب معشوق و تجلی آئینه بر کمال و نوا نوشه و عیش خوش بمعنی بسیار
 باید دانست که عاشق را اگر چه در هنگام همکار بگریه و زاریست اما گاه باشد که در حالت وصل هم بپوش
 آنست که جلوه معشوق را نهایت نیست و آنافا نا بجلوه دیگر پوشش آید عاشق را کار بر فناست پس کیست که کارکش
 بر فناست بے نهایت را چگونه در یاد معنی آنست که عاشق را دیدم که با معشوق خود هم آغوش و لب بلب داشت
 یعنی در غایت وصل بود در چنان حال و آرامی نالیدم که من عاشق را که تو در عین وصل هستی موجب این گریه و زاری
 چیست گفت مرا جلوه معشوق درین حالت آورد یعنی می بینم که جلوه معشوق را انهنما نیست و ما را فنا
 در پی بنابران میگویم که معرفت کما حقہ معشوق نمیتوانم رسید و نیز بسبب آنکه محنت قرب از بعد از فنا
 چنانچه در سبته الابرار است و الی مصر ولایت و النون و ولان با سر حقیقت مشغول و گفت در
 کعبه مجاور بودم و در حرم حاضر و ناظر بودم تا که آشفته جوانی دیدم و چه جوان سوخته جان دیدم و
 لاغر و زرد شده و همچو طالع کردم از دست ز سر هر سوال و که مگر عاشقی او شیفته مردی که بدینگونه خدی
 لاغر و زرد و گفت آری به سرم شور گشت و کس چون عاشق و رنجور بخت و گفتش یار
 بتوزد یکست و با چو شب روزت از تواریکست و گفت در خانه ایدیم همه عمر خاک کاخانه ایدیم و عمر
 گفتش کیدل و یک روست بنو و با ستمکاره جفا جوست بتو و گفت بستیم بهر شام و سحر و بهم آمیخته
 چون شیر و شکر و گفتش یار توای فرزانه و با تو همواره بود در خانه و لاغر و زرد شد و بهر چه
 سر بسر در دشت بهر چه و گفت رور و که عجب بخیری و به کزین گونه سخن در گذری چه محنت تو
 ز بعد از فنا و نیست و بگر از سبب فریم خوشت و هست در قرب همه بیم زوال و نیست در بعد
 جز امید وصال و چون کار معشوق مدام استغناست پس اگر از عاشق متغیر شود جائز اعتراض
 نیست بنابران گوید قوله

یار گزینشست با نایست جای عجزش | بادشاهی کامران بود از گدایان عار داشت

معنی آنست که اگر آن معشوق از غایت استغنا که شیوه اوست نظر لطیف بماند و دوزد و مانشت
 اعراض را نمی ثابست و چه نسبت خاک را با عالم پاک که او یار باقی و مافانی - و چون معشوق از غایت
 بے نیازی که دارد و خوش بسخت عاشق نمی آرد خواه سخن دنا ز گوید نخواهد و نیاز بنا بران گوید قوله

در میگیر و نیاز و ناز با حین دوست | خرم آن کز ناز نینان بخت بر خود داشت

در میگیر وافر نمیکند نیاز و سخن عاجزی ناز و غرور و کبر و ناز نینان معشوقان معنی آنست که اگر
عاجزی بینمایم و اگر غرور و کبر و زرم هیچ در دل سنگین او اثر نمیکند و لطف و شفقت بهما از نانی
نمیدار و زیر که لطف و فضل او موقوف بعلت نیست محض عطیة است که قبل من قبله لا لعلقه و غیر منی بگره
لا ذلله پس خرم کسی که فیض از جناب معشوق حاصل نموده و بهره ور گشته چون مناسب حال کسی
آنست که در پیشی بصورت جمیله مصنوعات و تجلیات بحدی نکند که عمر گر آنایه تمامی صرف او سازد بلکه
چند س مشا به نموده بصلح پرواز و که کل مضمون عید الی علی الصالح گوید قوله

خیز تا بگلک آن نقاش کنیم | اکین به نقش عجب در گردش پر کار داشت

معنی آنست که ای سالک تا چند مبتلا به این صور فانی مانی برخیز و این غفلت با دانی تا جان
خود را بشمار گلک آن نقاش کنیم که اینهمه نقوش مختلفه که می بینی و مبتلا آن شده و گردش قلم داشت
یعنی از گردش قلم دوست یعنی چون الله تعالی خواست که عالم را از قلم عدم بر منصفه ظهور نشان داد
قلم و لوح موجود نمود قلم را گفت التنبی فی مخرجی پس قلم نوشت هر چه امر شد و الحال به موجب نوشته
بظهور می آید باید دانست که عشق سر اسر رسوائی و بدنامی است از بهجت که هر چه در مذہب عاشقان
عوام منکران اند چون عاشق صادق آنست که از رسوائی و بدنامی نیندیشد و هیچ اندیشه از تنگ
ناموس در دل نبارد گوید قوله

گر مرید راه عشق فکر بدنامی کن | شیخ صنعان خرقه زین خانه محارقت

مرید اراده کننده شیخ صنعان نام عارف کامل و شیخی واصل که بر ترسایچه عاشق خود و تصاهش
انظر من بشس است معنی آنست که ای سالک اگر اراده عاشقی داری و میخواهی که سیر دار الملک
عشق ثنائی اول باید که فکر بدنامی را از دل دور اندازی نشخیره که شیخ صنعان با آن کمال که چارصد
مرید صاحب کمال داشت و پنجمین کرده بود چون بعشق ترسایچه گرفتار شد آن ده و پارسائی را
بر باد داد و خمر نوشید و مصحف را بسوخت و ثبت را سجد کرد و خودک چرانید و پنج ازین رسوائی نیندیشید
که س بار دیگر پر خرقه بزمار داد و نقد نو ساله را بر و بکفاره داد و قبله بدل کرد و دو مصحف دیدم
رو به محبوب کرد و دوش بزمار داد و چون عاشق را باید که بطاعت معشوق بنوع باشد که کسی آن

و توفیق نیاید تا قاعده اخلاص خلل نیابد و بر بیا منشوب نگیرد و بنا بر این گوید قوله

وقت آن شیرین قلندر خوش که در اطوار سیر | ذکر تسبیح و ملک در حلقه زمار شست

قلندر در رفعت الانس آورده فرقه قلندریه که مشبه بحق بلامتیته طائفه باشند که تعمیر و تخریب نظر خلق مبالای زیاد نه نمایند و اکثر سعی ایشان در تخریب رسوم و عادات و اطلاق از قیود آداب مخالفت بود و سرمایه ایشان جوهر فراغ خاطر و طیب القلب نباشد و ترسم بر اسم زیاد و عباد صورت نه بندد و اکثر نوافل و طاعات از ایشان بر نیاید و جز بر ادای فرائض مواظبت ننمایند و جمیع و تکثیر اسباب دنیوی نباشند و بطبیعه القلب قانع باشند و طلب مزید احوال نکنند و ایشان از قلندریه خوانند و این طائفه از جهت عدم ریا با بلامتیته مشابهت تمام دارند و فرق میان ایشان و ملامتی آنست که ملامتی جمیع نوافل و فضائل تسک جوید و لیکن از نظر خلق الله پنهان دارد اما قلندر از حد فرائض در گذرند و با خفا و اظهار از نظر خلق مفید نبود و معنی آنست که خوش آن عاشق که در راه عشق تعمیر در خرابی ظاهر حاصل گردد یعنی طاعت و عبادت معشوق بنوع بجا آورد که کسی بر آن وقوف نه یابد و چون جامه وجود عاشق تا که بصباغ خانه فنا غوطه نخورد و مصیغ برنگ بقا نگیرد و بنا بر این گوید قوله

عاشق کوسیر کرد اندر مقام نیستی | هست شد چون مستی از عالم اسیر شد

مقام نیستی فنا هست بقا و صحو معنی آنست که هر عاشق که سیر مقام نیستی کرد و در عالم فنا فی الله درآمد عاقبت بمقام صحو ممکن گردید ای ببقا باشد معزز گردید چون مستی عشق دامنگیر او ماند و از دایه ازل گشت چهره که بعضی را در اشتیاق راه بشاهدات تجلیات بسبب کم حوصلگی سیرا بر رویه میگویند گرفتار آن مقام میمانند و از عروج باز میمانند و در طلب نمی برند و عشق را خاصه آنست تا که بفنا نرساند ببقا معزز نگردد و اند چون چشم عاشق را دام کار با اشک باری است از آنجمله که الله تعالی فرموده که من چشمم را باز دوستانم و نیز موجب حصول مراد است که **الْبُكَاءُ تَحْصِيلُ الْمُرَادَاتِ** بنا بر این گوید قوله

چشمم حافظ زیر بام قصر آن جزو شست | شیوه جنان محبتها لاله کمر شست

معنی آنست که چشمم حافظ از غایت هجران که از آنجناب جدا شده بعالم تقید گرفتار شده شیوه بوستانها که روان میکردند زیر آن نهر با جاری حاصل نموده ای دام گیریه و زاری است والله علم غزل

بیمهر رخت روزم را نور نمانده است | و ز غم مرا جز شب یو بمانده است

معنی آنست که از آن رسوخ که از مشاهده دیدار روح افزای تو جدا مانده ام و از عالم الطلاق رو به عالم
تقدید آورده ام روزی بر من تار یک گردیده و از غم خود جز شب و بجز غم هموم حصوئے ندیده چون در
هجران معشوق کار عاشق بگریه و زاریست گوید قوله

بهنگام وداع تو ز بس گریه که کردم | دور از رخ تو چشمم انور نمائده است

معنی آنست که بهنگام وداع تو بسبب دوری و مفارقت از بس گریه و زاری که نمودم نور از خانه چشمم
گم شده است روشنی چشم نمائده و این سخن که گفتم روشنی در چشم با نمائده دور از رخ تو که بهتر از روشنی چشم
منی چون هجران معشوق موجب قتل عاشق آنست بنا بر آن گوید قوله

وصل تو اجل از سرم دور میباش | از دولت بجز تو کنون دور نمائده است

معنی آنست و تھے کہ در عالم طلاق بشاہد دیدار روح افزا تو معزز بودم کہ آن وصل تو اجل را از
سرم دور میداشت یعنی بیم و اندیشه اجل را بسوے ماراہ نمود اکنون چون بعالم تقدید آورده ام و پای بند
قالب غصہ کی گشته ایم بسبب بجز تو اجل و امنگی وقت ما گردیده و ہر دم در پی مای پوید کہ الرحیل الرحیل
پس بدین حیات دور و زہ کہ داریم مشاہدہ نمود کہ گناہ از شہود تجلیات است در بلیغ مدار و در پی
قتل ما مباش کہ خود ما را اجل در پی است و چون ہجران سخت ترین عذابیت و عاشق و مہم دم
بہ مرگ قریب است بنا بر آن گوید قوله

نزدیک شد آن دم کہ قیامان تو گویند | دور از دلت آن خستہ و رنجور نمائده است

معنی آنست در مفارقت مرا نزدیک است کہ آن وقت در آید کہ قریب بحضرت درآمد و عرض
نمائند کہ از دوری دلت و از درد مهاجرت فلان خستہ و مجبور ہم و معنی آنست کہ آن وقت نزدیک
رسید کہ در ہجران تو ہمیرم و قریب تو کہ شیطان است از کمال بہمت با عوئہ خود گوید و ندانم بعالم درد ہ کہ فلان
در ہجران تو دور و چون آتش جہانم موجب سوختگی عاشق آنست و نفی آن نواز محالات گوید قوله

از تلخی ہجران تو زین گردش بیمہ | سوزم من ازین غصہ کہ مستور نمائده است

معنی آنست کہ از آتش ہجران تو بسبب گردش این فلک رو بہ آردہ اگر سوزم من ازین غصہ جای
آنست کہ مستور نمائده است ای طاقت ضبط آن نمائده باید دانست کہ خیال معشوق مدام در چشم
عاشق متکمن است اما گاہ حالتی روے میدہد کہ ہم از پیش نظر مرقع بشود و چون ارتفاع خیال

معشوق موجب پریشانی عاشق است گوید قوله

میرفت خیال تو چشم من و میگفت | هیسات ازین بقعه که معمور نمائده است

معنی آنست که خیال تو از چشم من میرفت و در هنگام رفتن میگفت که افسوس ازین چنین بقعه ^{که} میرفت که ویرانی در و بدو پریشانی برانداخت چون تمنا و عاشق دلم بهین است که درین حیات چند روزه که دامن گیر وقت اوست معشوق برو گذر کند بنا بران گوید قوله

من بعد چه سود اگر قدمی نجه کند و سوت | کز جان رفته در تن رنجور نمائده است

معنی آنست که بدین چند روز که حیات مستعار و امنگیر وقت ماست معشوق بر ما توجه کند ^{طبع} احسان است و من بعد وقتی که طائر روح از قفس قالب پر واز نماید اگر محبوب قدمی نجه نماید چه نفع چون مناسب حال عاشق آنست که تا نسیم حیات در گلشن وجود او جاریست و ساغر دل از سره خون جگر مالامال و سوز از گریه نیاساید بنا بران گوید قوله

در حجر تو گر چشم مرا آب رسانده | گو خون جگر ریز که معذور نمائده است

معنی آنست که در حجر تو اگر چشم من که بسبب گریه و اشکباری خشک گردیده و آبش ناپدید گشته عذری در پیش آر و قبول کن و بگو که بجای اشک خون جگر ریز که معذور نه چرا که اگر آن چشم رفت خون جگر مہیا داری بدان که اگر چه علاج هیچ و محنت بجز صبر نیست اما چون صبر از عاشق صورت پذیر نیست بنا بران گوید قوله

صبر است مرا چاره ز هجران تو لیکن | چون صبر توان کرد که معذور نمائده است

معنی آنست که اے محبوب من اگر چه درین جدائی و هجران تو بجز صبر و شکیبائی چاره نیست لیکن صبر چون توان کرد که معذور نماند یعنی از حیث اقتدار بیرون شد و معذور نمائده است چون کار عاشق در هجران معشوق دلم بغیر از غم گذراندن و بگری اندوه بسر بردن نیست بنا بران گوید قوله

حافظ از غم از گریه نیر و اخت بجنده | ماتم زده را و عیبه سور نمائده است

معنی آنست که حافظ بسبب غم و گریه بجنده رجوع نمود که بسبب هجران آن یار سنگین دل بچه از ماتم ز دکان است و ماتم زده را و عیبه شادی کجا غزل

بدام زلف تو دل بتلاوی خوششمن است | بکشن غمزه کشیش سزای خوششمن است

زلف مراد جذب عشق مبتلا گرفتار عمره تجلی ذاتی جلالی ضمیر شیرین اینش بر دل معنی آنست که
دل اگر چه بقید عشق تست اما هنوز گرفتار خود است که ترا از بهر خود دوست دارد و این نقصان
عاشق است چه عاشق کامل آنست که معشوق را از بهر معشوق دوست دارد و این نمیشود مگر فیضنا
و فنا حاصل نمیشود و بهر دو تجلی ذاتیه جلالیه بنا بر آن گوید مر آن دل را بشمیر تجلی ذاتیه بکش اے
فانی ساز که هر که در عشق در آید و طالب مراد خود باشد واجب القتل است قوله

اگر ت ز دوست بر آید مراد خاطر ما | بهوش باش که چیزے برای خوشیست

یعنی او محبوب من اگر مراد خاطر ما از دست بر آید پس بر آرد و تغافل روا دارد و بقیین بدان اگر چه بظاہر
چیز نیست در حق ما اما فی الحقیقه چیزے برای خود کردن است که موجب اشتیاق احسان فضل
تست چنانچه گویند گری روزی میگفت که من در همه عمر خود بکسی نیکی نکرده ام گفتند چندین کرم که
میکنی این چیست گفت چون اجر این بها باز گردنده است پس هر چه نیکی میکنم با خود میکنم چون
فیض معشوق همه عام است بنا بر آن بزبانی محبوب گوید قوله

چو را از عشق دل با تو گفتم بلیل | مگو که آن گل خندان برای خوشیست

را از عشق سخنان محبت و یگانگت بلیل کنایه از عاشق گل خندان معشوق یعنی اے عاشق مسکین
چون سخنان محبت و یگانگت با تو در میان نهادم بدین غرض مباش و مگو که آن محبوب خاص برای
منست بلکه فیض او همه شامل است چنانچه مذکور است فیض معشوق بود عام نه خاص تو و پس
تشنه شربت دیدار و لا اله الا هو کس بهر وند از کرم بجز گوهر تراش : تشنه شربت ساقی و سقا یا به کس
چون مراد عاشق فانی خود است بنا بر آن گوید قوله

بجانت ای بیت شیرین من که همچو شمع | شبان تیره مراد من فانی خوشیست

باقیه شبان تیره همان جدائی یعنی اے محبوب من شمع بجان تو که درین زمان جدائی شمع وار
طالب فنا و خودم که فتنه گوشت ای گفتم صا دینی قوله

بشک چین و چگل نیست بگو گل محتاج | که نافرماش ز بند قبابی خوشیست

گل که عبارت از روست معشوق است حسن او محتاج به چیزی دیگر نیست بلکه حسن ذاتی دارد
و مصرع دوم برین اشارت دارد که به آن چشمه کز و خضر آب زلال یافت : در منزل تست لیکن

انباشته اند چون کار عاشق ترک طمع از ماسوی الصدوقان شدن بهر چه عشق بدو رسد بنا بران گوید قوله

مرو بخانه ارباب بے مروت و سیرا که کنج عافیت اندر سر او خوشتر است

یعنی ابدل برد در بچس از ابناء زمان مرو بخانه خود بشین که حصول کنج عافیت مشتمل بر خانه نشینی است و قناعت گزینی قوله

بسوخت حافظ و در راه عشق بجای نباری بنور بر سر عهد و فای خوشتر است

یعنی حافظ در راه عشق بسوخت با وجود این از راه بر شیکرد و وطنی وفا ننیکند از غزل

بجان خواه و حق قدیم و عهد درست که مونس دم صبح دعاے دولت تست

با قسمیه خواه چه مدتی حق قدیم صحبت عالم اطلاق عهد درست قالوا بی دیا آنکه روز ازل الله تعالی بارواح گفت که بروید و گلشن جهان صفات تفرج ذات بدست آرید و از جدائی مانده و بگین مشوید که ما با شما ایم هر وقت که طلب کنید که کنجی اقرب الیک من جبل الودید و صبح وقت صبح العار خواندن مراد یاد و ذکر معنی آنست که قسم بروج بر فنوح رسول مقبول و قسم بجن صحبت قدیم که در عالم اطلاق با تو داشتیم و قسم بعهد درست که با تو کرده ایم و تا حال بر آن محکم هستیم و یا آنکه تو با ما نموده از ان روزی که جدا مانده ایم هر صحبت مونس ما یا در دولت توای ذکر عظمت و بزرگی تو چون محبت از دل عاشق رختی نیست بنا بران گوید قوله

سروشک من که ز طوفان فوج دست ببرم از لوح سینه نیارست نقش مهر تو شست

معنی آنست که بسبب دوری از منشا بد و دوس عالم آرا تو اشکباری بمنزله رسید که از طوفان فوج غلبه برد و با اینهمه اشکباری حرف مهر و محبت ترا از لوح سینه نتوانست محو کرد یعنی عشق ما بمنزله رسید که هیچ نوع خلل پذیر نیست و چون دل شکسته عاشق گوهر نیست بیهانه لائق تحقیق بنا بران گوید قوله

بجن معامله وین دل شکسته بخر که این شکستگی ارز و بصد هزار درست

معامله اظهار عیب درست تنگه زر معنی آنست که ای محبوب من در قضا این دل شکسته ساعی باش و نقص و عیب و بیف میاور که این دل شکسته ما با اینهمه شکستگی قیمت صد هزار دل درست ندارد باید دانست که قیمت دل بی شکستگی است این گوهر را بعجب که دل نام و نیست بهر چند

شکسته تر بقیمت بهتر؛ و اگر درست بمعنی تنگه رز بود معنی ظاهر و چون اکثر زبان طاعنان و لائیان
در حق مشتاقان در باره عشاقان دراز گرد و بنا بران گوید قوله

ملا متهم بخرابی مکن که مرشد عشق | حوالتم بخرابات کرد روز است

هر شد عشق الله تعالى خرابات کنایه از عشق و طریقی ملامتیه روز نخست روز ازل معنی آنست
 است منکر و اے ناصح بر من با بخرابی ظاهری که دارم و آن کنایه از طریق ملامتیه است ملاست و امدار
 چرا که از روز ازل الله تعالى نصیبه با بخرابات افکنده و چون از هر کس جز بمحبت نوشته نظر مورثه پیوند
 پس ملاست تور و انباشد چون عاشق را در هر حال که باشد اعراض نباید کرد و طعن نباید زد گوید قوله روا
 مدار که با علم آصفی گوینده آصف نام وزیر پهلوان و نیز مراد ناصح و یا همان عاشق خواجه انشا و بهمان آصف
 خاتم حضور معشوق باید دانست که اگر چه در مشاهدۀ الابرار بین تعجلی و الاستتار همه عاشقان شریک اند اما
 باینهمه عاشق بد و فو عست کیست آنکه چون از مشاهدۀ می افتد جزع و فرغ بنیاد می نهند و سرگردان میشوند
 و زبان شان در ازمی گردد و این حالت جذبه است که می حرکت الله طالع لسانه در حق نیست و دم آنکه چون
 از حضور بغیبت می افتد خوش می ماند و سر در گریان میشوند و زبان بند میگردند و انحال سالک است
 که می حرکت الله کل لسانا در حق اوست و این باعتبار کشف و علم اول اولیست معنی آنست که روادار که در
 حق عاشقی که علم او در کشف بغیبات چون علم سلیمان باشد گفتن این سخن که آن عاشق از دور افتاد و
 حالت وصل و مبتلا بودن بهر چون جزع و فرغ بنیاد ننهد و سرگردان نشد که عاشق کامل است میدانند
 که عاشق را بهتر از این نیست که باراده معشوق راضی بود خواه لطف از دوست بنید خواه قهر و یا آنکه نیست
 که بحالت وصل نخواهم رسید و دادم و بچانه نخواهد ماند و اگر آصف مراد ناصح بود معنی آنست که روادار
 مدار از کسی که علم او چون علم آصف باشد گفتن چنین سخن که در مصرع ثانی است و چون معشوق هرگز
 عاشق را ببلای و غم و آلم مبتلا نمیکرد و اند و و می فرو گذاشت نمی غاید قوله

شدم زدست تو شیدا و کوه و دشت هنوز / نمیکنی تبرحم نطق سلسله است

فقطا کمر بند و گھنڈی سلسله زنجیر مراد غم دالم معنی آنست که اے محبوب من از دست عشق تو شبیدار کوه و دشت و صحرا میگردم و هزاران جام زهر و بلا و درمی نوشم و تو هنوز کمر بند سلسله از روی رزم هست چنگنی یعنی ایزین کمر بند که بر جان ما کرده و هر دم بیلامی سازی هیچ تخفیف نمیدی

چون بهترین صفت عاشق صدقت و بهر سخن که از روی صدق برآید مقبول و پس
و فیض بخش جانها بود گوید قوله

بصدق کوش که خورشید اید از لطفست | که از روی سیه روی گشت صبح نخست

صبح نخست صبح کاذب معنی آنست که اے عاشق مسکین اگر میخواهی که معرفت و وصل ماری
و کلام توفیق بخش عالمیان مانند صبح صادق گردد پس باید که بصدق کوشی امی اعمال بے ریا
خالص الله بجا آری نمی بینی که صبح صادق بصدق خود چون فیض بخش عالم شد و از کذب یعنی اعمال بیا
متفر باشد که موجب سیه روی است نمی بینی که سیه روی صبح کاذب بسبب کذب خود است
چون عاشق را باید که از لطف معشوق امید منقطع نکند گوید قوله

ولا طمع مبر از لطف بر نهایت دوست | چو لاف عشق زدی سرباز چابک حوشت

معنی آنست که اے دل از لطف معشوق امید منقطع مکن لا تَقْطَعْ مِنْ لَدُنْكَ طَمَعًا بَلْ كُنْ خَاضِعًا
لِللَّطْفِ معشوق هستی و دعوی عشق مینمائی پس سر را مردانه فدا و معشوق کن باید دانست که کام معشوق مداوم
استغنائمودن و جور و جفا و ترک وفاست و کار عاشق آنست که هیچ نوع از رنجیده نشود گوید قوله

مرنج حافظ و از دلبران حافظا مجوے | گناه باغ چه باشد چو این گیاه ز رست

معنی آنست اے حافظ اگر دعوی عشق میکنی پس از رنج و جفا و دلبران رنجیده باش و از ایشان
نگم داشت پیمان مجوے و چون سرشت محبوبان بیوفائی است پس عیب ایشان چه و گناه برایشان
چون باید داشت

غزل

بروے واعظ و دعوت کتم سوخت | که خدا را زل از بهر شرم سرشت

معنی آنست که اے واعظ برو و مار بسوی بهشت که کنایه از زید و تقوی است و عتوه مکن چرا که
خدا ما را روز ازل از بهر بهشت که مقام حظ نفس است که چنانکه ما تشبهیه نه کنش و نه پدید اگر و بلکه محض
برای عشق ذات خود بوجود آورده که خَلَقْتُ الْإِنْسَانَ لَعَلَّكُمُ تَعْلَمُونَ و چون از هر کس خلاف
نوشته بوجود آمدنی نیست گوید قوله

انعم از من مکن ای صوفی صافی که حکیم | در ازل طینت مارایی ناب شرت

صوفی صافی مراد واعظ باعتبار استهزا و نیز صوفی که معرا از آراشکی باطن باشد معنی آنست که

و قلم نوی

ای واعظ ازین مینوشی که کنایه از طریقه عشق باریست یا اختیار طریقه ملائمت است عیب مکن که حق
در ازل خمیر از آب نموده یعنی بر آب پدید آمده چون غیر از نوشته ازل از ما ظهور نمی یابند پس
اعتراف تو چه سود و چون هر که بموجب کُلِّ حَرْبِ بِنَا لَدُنْهِمْ فَرَحُونَ بدانچیز که نزد اوست فرصت
کند و است و مستحکم بنا بر آن گوید قوله

تو و تشبیح و مصلای و زهد و صلاح | من و میخانه و زنا و روره و دیر و گذشت

میخانه عالم عشق معنی آنست که از توهمه آثار و علامات زهد و دیر که تشبیح و مصلایست و از ماهمه علامات
و اسباب عشق که زنا و علامت یک رنگی و بے نامی و بے شکلی است و روره دیر که مقام معشوقانست و گذشت که عالم
جبروت و جواهر و بتان تجلیاتست که عالم جبروت را بخانه دان بگذارد و بهما همگردد و عیان ب
حیثیت بت یعنی تجلی لطیف بزمیناید و با انواع لطیف ب سوال مشاهدات در عالم ملکوت نیز و میخانه
تخصیص به جبروت چه جواب مشاهدات اگر چه در ملکوت نیز هست اما آن تجلیات بے اعتبار است که بسبب
آزمایش و ابتلا نه بادی درینماست و چون حصول بقای بے فنا ممکن نیست گوید قوله

یک جواز خرمن هستی نتواند برداشت | هر که از راه فنا در حق دانه نکشت

خرمن هستی بقا بالله راه فنا فانی الله معنی آنست که هرگز بمقام بقا بالله نتواند رسید و با معشوق
خود هم آغوش نتواند گردید هر که اول خود را در راه معشوق فانی ساخت و فانی الله شد چون
که مقام وصل معشوق است که إِنَّ اللَّهَ جَنَّهٌ لِّکُمْ فِیهَا حُرٌّ وَ لَدُنْهِمْ عِلْیٰ جَنّٰتِی رَّیْبًا صَاحِبًا
کے نمیتواند شد مگر بعشق بنا بر آن گوید قوله

صوفی صاف بستی نبوز آنکه چون | خرقة در میکده باد و گرو باد و نهشت

باید دانست که صوفی بدو نوع است مقلد و محقق صوفی که در محل ذم واقع شده مراد صوفی مقلد که
ظا هرش آراسته و باطنش خراب خرقة مراد وجود و اعمال با و عشق و محبت یعنی هرگز بستی که وصل
معشوق است صوفی صاف که ظا هرش آراسته و باطن خراب نرسد چنانکه همچون خرقة وجود را
یا خرقة اعمال را در صبا غماز معشوق بیاده محبت رنگین نکرده اسے اعمال بے ریا بجا نیاورد و باطن
خود را نیاورده و اوصاف بشری در خرابی نیاورد و هر کو بخرابات نشد بید نیست ب زیرا که
خرابات اصول دینست و چون پیش و راحت عاشق و البته بمشاهده معشوقست بنا بر آن گوید قوله

راحت از عیش بهشت و لب خورش نبوی | هر که او دامن دلدار خود از دست بهشت

معنی آنست که هر که او دامن دلدار خود از دست داد یعنی از روش اخلاص انحراف نموده اعمال امید
و خول جنت و مزید درجات و حصول بهشت نموده برگزیده را در راحت از عیش بهشت و لب خورش
بچون لطف معشوق دامگیر وقت عاشق گردد و ما را بنیم از دوزخ و نه شادی از بهشت گوید قوله

حافظا لطف حق ارباب تو عنایت دارد | باش فارغ ز غم و فتنه و شادی بهشت

معنی آنست که ای حافظ اگر لطف حق شامل حال آنست پس از غم و دوزخ و شادی بهشت
فارغ باش - غزل

تا سر زلف تو در دست نسیم افتاده است | دل سودا زده از غصه و نسیم افتاده است

زلف کنایه از عالم صفات نسیم مراد اراده ازلی و قضا و قدر زلف در دست نسیم افتادون
کنایه از پریشان شدن زلف است معنی آنست که ازان وقتی که قضا و قدر یعنی اراده ازلی
تو زلف را که عالم اسما و صفات است بر روی عالم آراء تو کنایه ازان وحدت مطلق است
پریشان ساخته و وحدت را در زیر کثرت نهان کرده و ما را از مشاهد ذات مطلق مجبور نموده به علم
کثرت که حیران است مبتلا گردانیده دل دیوانه ما ازین غصه که کنایه از بازداشتن مشاهد ذات
مطلق است و نسیم ای خسته و مجروح افتاده است و این عالم کثرت اگر چه بظاهر حجاب ذات
مطلق است اما هم موجب زیبایی و افزونی جمال است چنانچه گوید قوله

زلف مشکین تو در گلشن فردوس عذار | چیست طاووس که در باغ نسیم افتاده است

زلف عالم کثرت گلشن فردوس عذار مراد ذات مطلق معنی آنست که ظهور عالم کثرت که اسما
و صفات بران عالم وحدت که ذات مطلق است بیچ میدانی چگونه است طاووسی است که در باغ
بهشت خرامانست یعنی موجب افزایش حسن و جمال است چنانچه فردیشتن زلف اگر چه حجاب عارض
و رخساره است اما موجب افزایش حسن هم هست چون موجب ظهور عالم کثرت و قیام آن جز
بنقطه وحدت نهان بران گوید قوله

در خم زلف تو آن خال سیه دانی چیست | نقطه دود که در حلقه جمیم افتاده است

زلف عالم کثرت و خم عبارت از کجی مراد ازان قضا و چون اسلام و کفر و امر و نهی خال سیه

نقطه وحدت معنی آنست که در عالم کثرت که اسما و صفات است آن خال سیه که نقطه وحدت مطلق است
 و در ممکن است چیست چون نقطه سیاهی است که در حلقه جیم است که موجب قوام وجود او و باعث
 ظهور اوست یعنی موجب ظهور و قوام عالم کثرت همان نقطه وحدت است که در میان آنهاست چون
 نمود ذات مطلق موجب فریگی عالم است و او از غایت استغنا بکس ملتفت نیست بنابراین گوید قوله
 چشم جادوے تو خود عین سواد سحر است | لیکن اینست که این نسخه سقیم افتاده است

مرا و از چشم ذات مطلق **۵** هست چشم عین یعنی نقد ذات بگویمان بیند وجود کائنات به این نسخه
 اشاره به چشم سقیم بیمار را گویند و چون چشم معشوق از غایت استغنا که دارد به کس التفات نمی نماید
 بنابراین به سقیم تشبیه یافته چه خاصه بیمار است که بهر سوا التفات نمیکند معنی آنست که اے
 محبوب من آن ذات مطلقه تو بالذات شهرتست بر از سحر و همه وجه موجه و خوش که هر که بدان نگاه
 کرد از خود رفت اما همین است که از غایت استغنا که دارد بکس التفات نمیکند و چون بهیچ نوع
 عاشق از در معشوق جنبش پذیر نیست بنابراین گوید قوله

همچو گرد این تن خاکی نتواند برخاست | از سر کوے تو زان رو که عظیم افتاده است

گرد و عاشق ناقص که باندک آسیب با حوادث بگرد یعنی از محبوب من مانند عاشقان ناقص که باندک
 آسیب جور و جفا بر خیزد برخاستنی نه ام که عظیم افتاده ام یعنی بنوعی در عشق تو گرفتارم که هرگز از
 جناب تو جدا نمی خواهم کرد معنی آنست که چنانکه گرمی زدن من از ان رو که عظیم بر سر کوے تو افتاده است
 نخواهد برخاست حاصل آنست بنوعی در سجده گاه تو مقید شده ام که هرگز از ان خاک جدا نخواهم شد
 بلکه در ان خاک جان خواهم داد **۵** در سجده که سر نه ز تن میشود جدا به دولت و فالگننش نام کرده اند
 و چون عشق موجب ارتفاع زهد و ورع است بنابراین گوید قوله

آنکه جرعه بمقامش نهد از یاد لب | بر در میکرده دیدم که مقیم افتاده است

لب مراد لطف **۵** لب که شیرین جوے شد لطف خداست به باغ جلا از آب او نشود خواست به
 معنی آنست که آن کس از غایت زهد و ورع بامید لطف تو بجز از کعبه که مقام زهد است جان نهد
 و الحال چون بعشق اندر آمد بجای رسید که دیدم بر در پیخانه مقیم افتاده میباید شیخ درین بیت
 احوال خود بکنایه تمهید نموده یعنی پیش ازین مرا از غایت زهد و پرهیزگاری سواي کعبه مقام نداشت

والحال بسبب عشق افتاده در میان شده ام و نیز درین بیت تلخیص است بقصه شیخ صنعان و چون
مشاهده ذات مطلق موجب بقای عاشق است بنا بران گوید قوله

سایه سرو تو بر قالبیم اے عیسی دم | عکس رجوت که در عظم زیم افتاده است

سرو کنایه از قدم را امتداد ظهور تجلیات و نیز ذات مطلق یعنی لای محبوب من این سرو قامت تو که
سایه بر قالب مانند اخته یعنی این امتداد ظهور تجلیات و یا مشاهده ذات مطلق که بر ما کرده و آنا فنا جلوه
بنوع دیگر مینماید عکس رجوت که بر استخوان ما بوسیده افتاده یعنی موجب حیات و زندگی ما گردیده
اے الحال بقای باقی خواهم رسید و چون زاد را عشق تذلل و انکسار عجز است بنا بران گوید قوله

دل من در هوس روے تو ایمولش جان | خاک را هست که در پائے نسیم افتاده است

معنی آنست که اے محبوب دل من در هوس بوے تو مانند خاک را پائے است که در پائے نسیم که مرشد طریقه
است افتاده است و چون عاشق را عشق نصیب ازلی است بنا بران گوید قوله

حافظ گم شده را با غمت اے مولش جان | اتحادیت که در عهد قدیم افتاده است

عشق اتحاد یکا یکی عهد قدیم قالو لیلی معنی آنست که اے محبوب من حافظ بخونیش را که در عشق تو
از خود گم شده است با عشق تو اتحادیت ازلی نه امروزی غزل

باد سحر از نافه تا تار روزیده است | نه عظم بر سر کوه تو وزیده است

باد سحر همین باد معروف با کنایه از واردات معنی آنست که باد سحر یا واروے که بر قلب ما ورود
نمود و مشام جان ما را معطر کرده گویند که بر نافه تا تار گذار کنان آمده که همچنین بوے خوش و از نه عظم
کردم که نافه تا تار را این بوے کجا بلکه بر سر کوه تو وزیده است چون چوب
مکن قهقرو فمحلک بر کس خنده نمودن موجب خنده بر خود است گوید قوله

اگر باد همت غنچه ننه کرد تبسم | باد سحرش بهر چه این باده دریده است

و همن نظر کلام است اینجا کنایه از عاشق کامل که مصدر کلام حق گردیده که بی غبط عشق کنایه از
خود است یعنی اگر من که غنچه و اقبل از حصول دولت بسطی و افسردگی داشتم اگر با عاشق تو بخنده
معترض نمی شدم مذهب علیه که عشق است چرا مانند گل پریشان و رسوا سینود حاصل آنکه برین
و رسوائی من محض از آنست که با عاشقان بخنده معترض میشدم لاجرم بموجب من قهقرو فمحلک

غزل

خبره اش حاصل نمود چون عشق اگر چه بظاهر سرسروش است اما باطن بیکی نوش بنابران گوید قوله	
چون دیدم زلف چو زنجیر دم گفت	دیوانه ندانم که زان زهر چه دیده است
معنی چون دل من سر زلف زنجیرش تو که کنایت از عشق است نگاه کرد و خوبهاے آن را دریافت نموده طلب آن کرده گوید که این دیوانه که کنایت از خود است درین زنجیر که عشق است چه دیده است که چنین بیایا کانه و طلب او میرود و چون حال عاشق پریشان از تقریر سر است گوید قوله	
پرسی تو چه حال دل بدر روز که بهرت	در زلف تو رنج شب تار کشیده است
دل بدر روز دل پریشان یعنی حال این دل پریشان و سرگردان که اواز برآید تو در زلف که عشق است رنج بدرجه کمال کشیده چه می پرسی یعنی حال پریشانی او در عشق بیرون از تحریر و تقریر است چون عاشق بدام از معشوق طالب ترجم است گوید قوله	
بخشای بر شکم که چو باوازی پی بویست	سرگشته بدنبال تو بسیار دیده است
یعنی ای محبوب من برین اشکهای من که از به حصول تو در پس تو مانند باد سرگشته دوندگی نموده رنج مایه یعنی نظر برین گریه من کن و تطفه فرما چون راه عشق سرسراست است گوید قوله	
گفتم سرگیسو و چو مار تو کشم گفت	بگذر که بلا جانب خود کس نکشیده است
یعنی روزی بآن محبوب خود عرض نمودم سرگیسو چون مار تو بدست آرم یعنی در عشق تو درآورم آن محبوب گفت ازین سوال محال بگذر که راه عشق ماسر اسر است و کس اقبال پلانموده چون حال عاشق بجز عاشق در نیابد قوله	
از خال دل زلف سیاه تو چه آگاه	آنکس که گم می مار سیاهش نگزیده است
یعنی حال دل پریشان من و زلف سیاه تو که عشق است با او چه معاشرت در میان آورده یعنی کسیکه تمام عمر زخم مار عشق بخنبد چگونه درو عاشق را در باید چون نهفتن عشق نوعی از محالات است بنابران گوید قوله	
تا که غم پنهان تو در سینه بدارم	چون از غمت آهیم بهم چرخ رسیده است
یعنی ای محبوب من غم پنهان ترا که عشق است چگونه در سینه خود پنهان دارم چون از غم عشق تو حالت من بجای رسیده که آه من هاسوز سینه منم فلک کشیده است چون چشم عاشق از گریه بیمل انگیخته است گوید قوله	
گفتی که چه حالست فلان چشم برآبت	از انخانه چه پرسی که مه و سال چکیده است

بدر روز که بخشای بر شکم که چو باوازی پی بویست سرگشته بدنبال تو بسیار دیده است گفتم سرگیسو و چو مار تو کشم گفت بگذر که بلا جانب خود کس نکشیده است از خال دل زلف سیاه تو چه آگاه آنکس که گم می مار سیاهش نگزیده است تا که غم پنهان تو در سینه بدارم چون از غمت آهیم بهم چرخ رسیده است گفتی که چه حالست فلان چشم برآبت از انخانه چه پرسی که مه و سال چکیده است

یعنی ای محبوب من از روی نوازش و تفقد پرسیدی که چندین گریه یکنی حال چشم پر آب
تو بصیحت جان من چه پرسی حال خانه را که شب در و در تراوش است یعنی قریب است که بنده
گردم چون کار معشوقان اکثر وعده دهی است گوید قوله

تا چند دهی وعده که نزد یک رسم باز | رس تا که کسی بخت سیر و نشنیده است

یعنی ای محبوب من تا چند وعده کنی که باز نزدیک تو می رسم رس وعده خود و ناگن و قدم رنجه فرما که تا
حال سیر روی بخت ما گوش نکرده مبادا که کسی بشنود زهر خندگی ایشان علاوه غم ما باشد چون
شب جدائی عاشق بے مشاهد معشوق بسر نرسد گوید قوله

اگفتی که شب حافظ بد روز خراب است | عمریت که بروی تو صبحش ندیده است

بد روز بریشان حال خراب درازی و تاریکی و بے رونقی و خرابی شب در درازی و تاریکی است
یعنی ای محبوب من گفتم که شب حافظ بریشان حال خراب است ای تاریک و لا انقطاع آری چرا
چنین نشود که عمریت بسبب عدم مشاهد روی تو صبح او ندیده و غزل

جز آستان تو ام در جهان پناهیست | سر هر کجای این در حواله گاه نیست

معنی آنست که اے محبوب من بجا و معاذ من در جهان بجز از آستانه تو نیست و سر مرا بجز این
در حواله گاه نیست و چون حال برین است پس روی که آرام و آستانه که روم و حصول مراد که جویم
چون عاشق را باید که مشغول محبوب باشد و بغیر نیز داند و بنا بران گوید قوله

عدو چون گشدم سپر نیدارم | که کار را بجز از ناله و آه نیست

عدو مراد ابلیس و نیز معترض و منکر معنی آنست که چون ابلیس فرار از من آید بمن تحاصصت نماید
من سپر نیدارم و خود را آزادی محکم سازم و هر چه مطالبه کند در باز من و عیب و آزاره بمقصودش گیرم تا آن
مطلوب و کنایه خوش گیرم که مرا بر آشنائی اشیا مداری نیست و کار و بار او نزد من اعتباری نیست
و بجز گریه و آه مرا کار نیست و اگر بنیدارم مثبت باشد معنی آنست که چون عدو که ابلیس است در
آگاه باشد و مانع در آزار ما که نصیحت است باشد من سپر نیدارم یعنی بجا صفتش نیاید بلکه دست تضرع
و بجز درگاه معشوق برآرم کار ما همین است چرا که مشغول غیر شدن عاشق را جریمت بزرگ و غیر چون
معشوق مهربان باشد در قیام چه تواند کرد و دشمن چه کند چه مهربان باشد و دوست و چون عاشق

بهر از خرابات مقلد نیست بنابران گوید قوله

چرا ز راه خرابات روی بر تا بم | گزین هم پیمان هیچ رسم و راس نیست

معنی آنست که از خرابات که مراد از مقام عشق است و با خرابی اوصاف بشری است و یا اختیای طریقه ملائیه باشد چه اعراض نماید چون ما را بهتر ازین هیچ راس نیست و طریقه خوشتر ازین شایان مانیت که بدان گرام چون در عالم عشق سر اسر ز دل بلا و حوادث است خصوصاً بر عاشق که عشق تمام المحنة والبلاء بنابران گوید قوله

عقاب جور کشیده است بال در بهر | کمان گوشه نشینی و تیر آه نیست

عقاب باز بال باز و شهر وجود معنی آنست که نزول بلا و حوادث یا خداوند بجران تمام وجود را احاطه نموده مغلوب ساخته هیچ صاحب ورده و اهل نیست که بتوجه آنها نفع این غم و مهم توان نمود و بوصول توان رسید و چون وجود نزد عاشق قدر و قیمتی ندارد بنابران گوید قوله

زمانه گر بزند آتش بخرمن عمر | بگو بسوز که بر من بیرگ کا به نیست

معنی آنست که اگر زمانه بسبب نزول حوادث آتش در خرمن عمر ما آگندد و ما را بمعرض هلاکت آرد و بگو مرا بخرمن عمر ریا وجود را که بسوز و هلاک شو که تر از زمانه قدر نیست اگر سوخت سوخت من از عتای معرض شدنی ام و درین بیت مخاطب دست و باید دانست که وجود عاشق مرعاشق را حاجت پس بزرگ که وجود تقاضای دوی و خودی می خواهد ازین جهت است که و جود ذنب لا یقا پس و جود و ناظم نیز فرموده تو خود حجاب خودی حافظ از میان بر خیزد و چون اکثر شیوه معشوقان استغنا دے التفات نیست و عاشق صادق را از ان گریز نه گوید قوله

غلام نرگس چاش آن سهی سرم | که از شراب غرورش بکس نکاه نیست

چاش مست و دلیر نرگس کنایه از چشم و مراد از آن ذات سهی سرم و معشوق نکاه التفات معنی آنست که من غلام و بنده چشم مست آن محبوبم که از بسیار شراب غرور که نوشیده هم بکس نکاه نمیکند و ملتفت نمیکند و چون ظهور تجلیات را شبانه و قرار نمی باشد گاه ظهور و گاه خفا گوید قوله

لحنان کشیده روی بادشاه کشورین | که نیست بر سر لب که از خواهی نیست

لحنان کشیده آهسته بادشاه کشورین محبوب حقیقی و نیز مراد تجلی که بر عاشق ظهور نموده باید دانست

که عاشقان و عارفان ہر تجلی را مقرباً لویہ می شود تا آنکہ ظهور تجلی ذات شود آنگاہ از گفتہ خود مستغفر میشوند و در کلمہ کہ نفی آلمان میکند مراد ازان آلمان ہمین تجلی آثاری و اسمائی و صفاتی و افعالی است و گرنہ جز آن یکہ بیش نیست معنی آنست کہ اے محبوب سن ہر گاہ کہ با گذر کنی اے ظهور تجلیات و مشاہدہ خود بہار زانی داری پس باید کہ آہستہ روی یعنی تادریک توقف کنی و بچندین زووی مائل خفا نباشی کہ از دست عشق تو خلق دادخواہان اند و راہبانان و از کثرت آنہا رہے نتوانی یافت کہ دران دادخواہی نباشد پس باید کہ آہستہ روی و ہر یکہ را بداد برسانی باید دانست کہ الحال تقاضاے زمان چنین افتادہ کہ تمامی مقلدان رونمودہ اند و کالان از میان گم شدہ اند و چون روانست کہ دست بہر مقلد دہند کہ اندرین ۵۰ صد ہزار ابلیس آدم روی ہست پس بہر دستے نشاید داد دست بہتر آنست کہ کار و بار خود بتوجہ لطف دوست گذاشتہ بہ عشق او گمارند بنا بران گوید قولہ

چنین کہ از ہمہ سودام راہ می بینم | بہ از حمایت زلفت مرا پناہیست

وام درویشان مقلد و اعمال ریائی یعنی چون حال زمانہ چنین است کہ بے بینم کہ ہر سو مقلدان بر اے قید کردن خلق اللہ و ام ریاضت بر پا کردہ اند و نام سخی بر خود نہادہ اند و عاشقان کامل از میان گم شدہ اند پس درین زمانہ بہتر از حمایت زلفت تو کہ مرا از جذبہ و لطف است مرا پناہیست نیست یعنی بہتر ہمین است کہ کار خود را بچند عشق تو واگذاریم و نظر بطلعت تو و انکاریم دوست بعیت بجے مقلد ہم و چون راہ عاشقی ہمین است کہ نہ از کسے رنجیدن و نہ کسے را رنجانید گوید قولہ

مباش در پے آزار و ہر چہ خواہی کن | کہ در شریعت ما غیر ازین گناہ نیست

معنی ظاہر است و اعراض از آزار مردمان بدیخت فرمودہ کہ مخر خوردن و زنا و غیرہ گناہ خداست و رنجانیدن مر کسے را گناہ بندہ است و گناہ بندہ اشد است از گناہ خدا و اگر معافی این بیت را تطبیق بجے شرع دہند آنوقت مضمون ظاہر بیت مرانست و لایع حکم جمیع معاصی و مناہی وارد میشود و این ضد قرآن و اکثر آیات حافظہ چہنین است معنی آنست کہ کائے مکن کہ خاطر کسے آزر دہ گرد و دور افعال ناشایستہ و مخر خوردن و مثال این خاطر صلحا و عابدان آزر دہ میگردد پس میگوید کہ زین قسم کائے مکن کہ خاطر کسے آزر دہ گرد و مساوے آن از افعالے کہ در انہا رنجش کسے نباشد ہر چہ خواہی بکن کہ ترا

مباحث باید دانست که سالک را باید که معشوقان چنان دل بستگی بسیار نیابد و مستغرق آن نباید بود که قوله

خرنینه دل حافظ بزلت و خال مده | که کار با چنین حد هر سیاہی نیست

معنی آنست که ای محبوب سن خرنینه دل حافظ معشوقان مجاز مده اے گرفتار عشق مجاز مدار که سپردن این چنین خرنینا یعنی دل حافظ نه حد هر سیاہی است پس باید که مارا از همه بریده بسلسلہ عشق خود کشتی و گرفتار عشق غیرے نداری غزل

چه لطف بود که ناگاہ رشحہ قلمت | حقوق خدمت ماعرض کرد بر کرمیت
بنوک خامہ تقم کرده سلام مرا | که کارخانہ دوران مباحث بر قلمت

معنی آنست که چه لطف بود که چکبکی قلم تو حقوق خدمت ماعروض کرم تو نمود و مراد یاد دہد تا بنوک خامہ بسلام باد کردی پس بموجب آنکہ از دست گداے بنو نااید بیج و چرا آنکہ بصدق دل دعاے بکنند دعا میکنم و میخواہم کہ زمانہ را بے وجود تو ثبات سدا و این غزل بجواب مرشد است و بیتہاے ابن احتیاج شرح نذر دقوله

مرا ذلیل مگردان بشکر این توفیق | کہ داشت دولت سرمد عزیز و محترمت

ذلیل خوار التوفیق اعانة الله للعبد على اقامه الفعل دولت سرمد صلی محترم صحت داشته شد معنی آنست کہ بشکر اینکہ اللہ تعالیٰ اعانة خود ہمراہ تو کردہ و در طلقہ خاصانت و زور دہ مرا ذلیل مگردان اے محروم مدار احسن کما احسن الله اليك قوله

نگویم از من بیدل بسو کردی یاد | کہ در حساب خرد سہو نیست و قلمت

سہو فراموشی حساب خرد و مقصداے عقل یعنی نگویم کہ من بیدل را از راه فراموشی بنامہ و پیام یاد نمودہ کہ مقصداے خرد نیست کہ فراموشی را بجناب تو بار باشد قوله

و دم مقیم درشت حرمش میدار | بشکر آنکہ خدا داشت محنت

مقیم درشت خاک درشت محنتم بزرگ قوله

بیا کہ با سر زلفت قرار خواہم کرد | کہ گر سرم پرود برندارم از قدمت

سر زلفت اشارہ بجدید محبت معنی مہر اے ثانی آنکہ ترک سر نہایم اما از قدم تو سر بردارم قوله

ز حال ما دولت آگہ شود مگر و قتمے | کہ لاله پرود از خاک کشتگان غمت

یعنی از حال پریشان مادل تو آنگاه دافعت گرد و که ما بمیریم و خاک گردیم و از خاک مالاله بر وید قوله

صبا ز زلف تو با هر گلے حدیثی راند | رقیب چون ره نماز داد در حرمت

صبا کنایه از قاصد زلف اشاره به محبت و شوق کل کنایه از طالب رقیب حاجب عنما اشاره بصبا و ره بجرم دادن کنایه از بار دادن یعنی چون عاشق را غیرت در کار است گوید قاصد اینجا رسیده و سلام و پیام تو بهر طالبی رسانید و شوق تو با نهان بیان نمود حیرانم که برده دارم آن قاصد را چون بخدمت بار داد قوله

ترا ز حال دل خشکان چه غم که دمام | همید هندی شراب خضر جام حبت

خشکان عاشقان که مجروح تیغ عشق اند مدام همیشه شراب خضر کنایه از آب حیات و مراد از آن نبوضات سردی جام جم کنایه از دل رسوا و با دل خود خطاب میبرد و در بعضی نسخه این بیت چنین دیده شده قوله

روان تشنه ما را بجرعه در یاب | چومید هندی زلال خضر جام حبت

معنی آنست که چون از قلب محمدی نبوضات سردی بتو میرسد بجرعه از آن یعنی بشمه از آن دل تشنه ما را تازه و سیراب ساز قوله

همیشه وقت تو ای عیسی نفس خوش با | که جان عاشق لخته زنده شد بدت

عیسی نفس کنایه از مرشد که دم او مرده دلان را زندگی میبخشد و دم کنایه از تلقین و یا پیغام باشد و چون شتابی در همه کارها و خیم است بنا بر آن گوید قوله

اگرچین هست و تو خوش تیز میری حافظ | مکن که گرد بر آید ز ریشه ره عدمت

معنی آنست که ای حافظ راه عشق مکن گاه نیست که بسا حوادث در کمین اند و تو با استعجال تمام میروی چندین استعجال مکن مباد که از شاخه اعدام تو گرد بر آید ای بیری و مطلب نه پیوندی غزل

چو بشنوی سخن اهل دل مگو که خطاست | سخن شناس نه و لای خطا اینجا است

اهل دل عاشق و لبر الفت ندانید و دلبر یعنی محبوب و نیز مراد ناصح از روی استهزا چنانچه اے نازنین پسر معنی آنست که اے محبوب من و قتی که سخن عاشقان بگوش تو رسد بگوش جان شنو و مگو که خطاست بلکه خطا اینجا است که تو سخن شناس نه یعنی از کمال استغنا که داری گوش سخن کسی

نمی آری و بغور آن نمیرسی و محتمل که اے ناصح هرگاه کلمات عاشقان را بشنوی با نکاش میا و بگو
خطا است بلکه اے ناصح خطا اینجا است که تو سخن شناس نه و بغور سخنان ما نمیرسی و معنی او
لفظ خطا که در مصرع ثانی است اگر چه ترک ادب است اما عاشق را جازا است که لای اُوْخَذُ جُنُونٌ بِمَا صَدَّ
عَنْهُ و چون آنست که بگویند التفات ننماید و بجز معشوق سر فرو نیاورد و چنانچه گفته اند اے عزیز اگر بخت داری
دنیا را بدینا طلبان گذار و عقیقه را بعبقیر بویان تو اسع کن و تو دراز دنیا و عقیقه طلبی کوتاه ساز که طَالِبُ الدُّنْيَا
مُؤْمِنٌ وَ خَالِبُ الْعُقْبَةِ خَائِبٌ اگر مروی طالب موله باش قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ خَرُّهُمْ بِنَارٍ گوید قوله

سرم بدنیا و عقیقه فروخته آید | تبارک العزیزین فتنها که در سر است

تبارک الله قاعده ایست که چون محسوسه یا چیز را بزرگی یا دیکند این لفظ با استعمال آید چنانچه
تعالی الله فتنها ترک کنین مراد است معنی آنست سر من هرگز مایل بدینا و عقیقه نیست بجز جناب تو
بزرگ است خدا این فتنها چه عالی فتنها در سر است - باید دانست که عاشق را حالتی است که
مدام دل او در یاد معشوق است و هر دم آواز آن بگوش او میرسد بنابراین گوید قوله

در اندرون من خسته دل ندانم کیست | که من خموشم و او در خروش و در غوغاست

معنی بیت ظاهراً است اما این حالتی است که در شغل جس نفس و متغال نمودن سلطان الاذکار و در پیش
و آن آنست که از درون سالک آواز می آید چنانچه مولانا روم فرماید ۵ بر لبش قفل است و
بر دل راز با لب خموش و دل پراز آواز با ۵ و این آواز گاهی چون جوشن دیگ و گاهی چون
آواز زنبور چنانچه مذکور است ۵ سخنها بانگ زنبوران نماید چنانچه گوش ما گوید کلام او ۵ و گاهی چون
جرس ناظم ۵ اینقدر است که بانگ جرس آید ۵ جامی ۵ در قافله که دوست اغم ترسم ۵ این بس که رسد
زور بانگ جرس ۵ باید دانست عاشق تا که از تعلقات جهان و از اندیشه تنگ و نام معرض نگردد
کار او سرانجام نه پذیرد بنابراین گوید قوله

دلم ز پرده برون شد کجائی که مطرب | بنالای کج ازین پرده کار با بنواست

پرده تنگ و نام و نیز صفات بشری که عالم ناسوت است مطرب مرشد بنال بیان اسرار عشق نا
ازین پرده اشارت به بیان اسرار انوار معنی آنست که اے مرشد سخنان عشق که از ما پوشیده
و می گفتی که هنوز شایان آن نشده کجائی دل من تا حال بسته تنگ و ناموس بود - احوال

ترک ناموس نموده و یا آنکه تا حال پاسبان صفات بشری بود و مبتلائے زهد و ورع الحال از صفات
بشریت برآمده از لباس زهد و پارسائی معاشره و یا و اسرار عشق بیان نمائند که از بیان اسرار عشق کار ما سامان
پذیراست و عاشق را تا که گرفتار زهد و ورع است کارش پیش نمیرود بنابراین گوید قوله

چنین که صومعه آلوده شد بخون و لم | اگر بباوه بشوید حق بدست شمس

خون دل بباوه تمام معنی آنست که ریاضت و مجاهده بعد از رسیدن به صومعه وجود و یاد دل
بخون آلوده گشته یعنی متصنع گردیده و با اینهمه کشوری میسر نکشت الحال اے عاشقان کامل از این
وجود و یاد دل را بباوه عشق بشوید حق بدست شماست یعنی اگر توجه کنید و باوه عشق عطا نماید
سزاوار شماست و چون کار عاشق دوام اشتغال بباوه محبوبست بنابراین گوید قوله

سختی ام ز خیال که پرم شب و روز | خمار می شبیه ام شرابخانه کجاست

دی شبیه از لایه شرابخانه عالم عشق معنی آنست که بسبب سختیهای عشق و محبت که شب و روز
در سوختن آتش پیچیده آراسته گرفته ام و این خمار شد که عشق از ازل حاصل نموده ام هیچ نوع فتنی نیست
مگر بنوشیدن و چنانچه علاج سوخته عاشق بجز از آتش نیست و یا مشا هده شد اند تجلیات که
در عالم ملکوتست جبروت پس نشان دهید که آن شرابخانه که عالم عشق است یا عالم ملکوت و جبروت کجا
و بچه نوع بدانجا توان رسید تا باشد که ره بدانجا برم و ازین غم و الم رهایی یابم - چون عاشق را بسبب
عشق همه جا عزتست بنابراین گوید قوله

ازان بدیر مخام غریب دارند | که آتش که نمیرد همیشه در دل است

ازان از ان اسطر و یرمغان مقام عاشقان آتش که نمیرد و مراد عشق معنی بیت ظاهراست
حاجت تحریر ندارد و چون عشق مرعاشق را نصیب ازلی است بنابراین گوید قوله

ندای عشق تو دوستم در اندرون و اوند | کجاست وقت عبادت چه بجا وقت عبادت

ندای عشق انا غر ضنا الا کائنات و وسش ازل و اوان ما ضیه معنی آنست که از ازل در گوش
من ندای عشق تو دادند و ما را گرفتار شوق تو گردانیدند پس خود بدان که کجاست وقت عبادت
که زهد و پارسائی است چه جائی وقت دعا که در دو و وظائف است یعنی مبتلائے زهد و پارسائی
چون بشم و چون عاشقان مدام در یاد مشوق مستغرقند بنابراین گوید قوله

چه ساز بود که بخواست و پیش آن مطرب | که رفت عمر و دماغم هنوز در سوداست

ساز کنایت از سخن دوش ازل مطرب مراد مرشد و محبوب حقیقی معنی آنست که چه سخن بود که آن محبوب حقیقی در ازل گفته که عمر با خرد و تا بهنده ز دماغ پر از شوق آن سخن است چون عشق کمال شد و بهر شوق در دیوار مشاهدۀ معشوق نماید پس انگاه عاشق محتاج کل کائنات گردان ریخت که
الْفَقِيرُ يُحْتَاجُ إِلَى كُلِّ شَيْءٍ بِنَابِرَانِ گوید قوله

مرا بکار جهان هرگز التفات نبود | رخ تو در نظر من چنین خوشتر است

معنی آنست که اے محبوب من قبل ازین بسبب عشق تو هرگز مرا بجهان التفات نبود اما احساس بسبب مشاهده تو در کل اشیا محتاج الیه همه شده ام و همه جهان بسبب مشاهده تو نظر من را و مرغوب مینماید سوال چرا اول خواجۀ راجعاً بجهان التفات نبود و آخرش در رخ معشوق جهان چگونگی خوش کرد جواب آنکه هرگاه خواجۀ در ابتدا طلب دانسته که التفات بجهان موجب انداد طریق وصول است التفات بجهان ترک نموده چون خسارۀ معشوق در مرا یا ذرات جهان مشاهده شود جهان در نظر او خوش آمد و یاد گفته شود مراد آنست که خاطر جهان خالق خاطر بدان میخورد چه مانع را حق میداند بزبان التفات نمی نموده چون کمال رسید که اکنون التفات بکار جهان مضرت نتواند رسانید بلکه موجب ازدیاد کمال خواهد شد چون در مثنوی است آب در کشتی هلاک کشتی است پاشی آب زیر کشتی لپشتی است پاشی چون میل مال در دل شد هلاک کرد و چون صاحب مل مال را زیر پا آرد و مانند آب زیر کشتی سازد یعنی خود بر آن غالب گردد و جهان مال بدکار شود مثلاً اگر عالمی جزو قلم و مهره دوست دارد نتوان گفت که عاشق علم نیست زیرا که اینها سبب وصول آن علم است و همچنین هر چیزی را که بواسطه وصول محبوب باشد دوست دارد باک نیست چون عشق مرعاشق را نصیب از دست بنابران گوید قوله

ازان زمان که بجا قط رسید صوب جیب | فضا و سینۀ رشوقم هنوز پر ز صد است

معنی آنست که ازان زمان که حافظ آواز جیب شنیده که آنست که یونیکم تا هنوز میدان سینۀ من از غایت شوق پر از صد آقا و ابلاغ است غنزل -

حاصل کار که کون مکان اینجه نیست | باده پیش آر که اسباب جهان نیمه است

کار که کون و مکان بنیامعنی آنست که اے گرفتار دنیا سے فانی حاصل این دنیا که زن و فرزند و مال و منال و اسپ اشتر اینهمه نیستند لے پیچ و سپیج یکے ازینها لائق آن نیست که دبستگی بدان توان بخش پس بصیول عشق و محبت سعی نما و براسباب این جهان فانی که مذکور شد دل ببند که این همه نیستند قایم ماندنی نه کل شیئی هائل که اکلا و جهله و چون حصول آمدن این دنیا فانی محض معرفت رب است بنا بران گوید قوله

از دل جهان شرف صحبت جانان نیست | همه آنست که ز دل جانانیمه نیست

معنی آنست که از نزول این دنیا فانی و حیات دور و غرض آنست که شرف صحبت جانان حاصل نمایم و معرفت او برهم چو که هر چه هست همین است و الا نه دل و جان اینهمه بکار نیاید از زندگانی صحبت و چون که در عالم وجود آمد آخرش فنا در پی است بنا بران گوید قوله

بر لب بحر فنا منتظر امه ساقی | فرصته دان که ز لب جانانیمه نیست

معنی آنست که اے محبوب من من بیا که مسکین بر لب بحر فنا منتظر وقت خود ایستاده ام و این مهلت عمر را فرصته دان از لب تا بدین اے اندک و عاقبت الامر اینهمه نیست است اے صحبت و فنا و چون عاشق را باید که بدین مهلت پنجره غره نشود بلکه هر چه تواند در آن سلی باشد که موجب آسودگی او باشد بنا بران گوید قوله

پنجره ز که درین مرحله مهلت اری | خوش بیا سحر زمانی که زمانانیمه نیست

معنی آنست که اے طالب بدین مهلت پنجره حیات مستعار که درین مرحله دنیا دامنگیر وقت تست نمائے خوش بیا سانی اے از سوسات بهیوه که سبب تفرقه و دست راحت فل را پاک گردان و عشق محبوب مستغرق دار و بر زمانه نظر مدار که زمانه آخر فانی است فانی محل اعتبار نه و چون عاشق را باید که عبادت معشوق بنوعی بجا آرد که آغشته غرض نشود و بر هر چه نام غیره افتد بت شمرد گوید قوله

مرتب سدره مطوبه ز پی ساقیش | که چو خوش نگری و سرورانانیمه نیست

سدره نام درختی است بر آسمان پنجم مقام جبرئیل و مطوبه درختی است در بهشت سایه کنایت از راحت و حفاظت سروران سالک باید دانست که کوری عوام را با بصیرت خاص چه نسبت و وجه مشابهت کوری عوام از آنست که بارنگ و پو به لاله و گل ملتفت گردند و ناخواه

بصیرت است که بسدره و طوبی اعم التفات ندارد پس میگوید که از برای حفظ نفس طالب بهشت که
 اینها ما تشقحی الا نفس و مباش وطاعت باسید ثواب و حصول درجات مکن که چون بنظر غور و تفحص نگری
 اینهمه یعنی سدره و طوبی هیچست چرا که عاشق را کامیاب عشق است نه به بهشت و طوبی چنانچه در
 در مناجات بگفتی که آسمی دوزخ بهشتان خود و بهشت بطلبان او ده و خود را باده و چون دولت دنیا که
 نه الحقیقت دولت نیست چه آوده هزار نخب بابران گوید قوله

و دولت آنست که بیخون دل افتد بجنانا | ورنه با سعی عمل باغ جنان اینهمه نیست

معنی آنست که اے گرفتار دنیا فانی بدین دولت دور فیه غره مباش و این دولت را دولت
 میندارد چرا که هزار شدائد حاصل نموده و باز هزاران حسرت خواهی گذاشت پس چون مبداء و منتها
 او غم و محبت دولت از یکجا شد دولت آنست که همسایه او بیخ و اندوه نباشد و الا نه باغ جنان
 با غم و اندوه قیتمه ندارد باید دانست که عشق سراسر سوائی است و چون عاشق صادق را از این
 غم نه بابران گوید قوله

از تهتک مکن اندیشه چون گل خوش باش | زیب تمکین جهان گذران اینهمه نیست

تهتک پرده ای معنی آنست که اے عاشق از پرده دری که موجب رسوائی است و باعث
 خرابی ست و تحقر عالمیان است و با اینهمه اندیشه ملا و چون گل خندان باش و بر زیب و
 تمکین جهان فانی نظر مکن که اینهمه هیچ است و بے بقا و چون سوز و درد عاشق احتیاج بیا
 ندارد و خود ظاهر است بابران گوید قوله

در و مندی من سوخته زار و نزار | ظاهرا حاجت فقر بیان اینهمه نیست

معنی بیت خود اظهار است باید دانست که اکثر زبان طاعتان در حق عاشقان دراز میگرد
 چون غرور شر اخصال من النساء و الرجال است بابران گوید جایکه مسلمانان عبادت میکنند
 علامت کفر نیز بحسب مکان موجود است پس باید که ایرعایان عبادت خود مغرور نشوند بلکه ترسان بایند
 بود که مبادا اسلام بکفر مبدل نشود قوله

زاد این مشوا از بازی غیرت ز نهارا | که ره صومعه تا و پر مغان اینهمه نیست

معنی آنست که اے زاهد از بازی غیرت که قال الله انا عین زایم من مباش و عجب و غرور را

بخود راه مده که ره صومعه تا دیر معان اینجه نیست اس مهت شاید ترا آنجا بر ند که کار او موقوف بعلت
 نیست که در دے از مشرک موحّد و از موحّد مشرک میسازد نقل سمت شبّه حضرت غوث الشّاهین رحم
 خود شسته بودند چون نیمشب گذشت که ناگاه حضرت یکایک از جاے بر جسته و بسوی صحرا روان
 شدند یکی از اصحاب شیخ نیز همراه شد رفته رفته میکانے رسید که شخصی مرده است اسباب تهنیت
 و تکفین همه میاداد شیخ آن شخص را غسل داده تهنیت و تکفین نموده فارغ شدند بعد فراغ تا دیکر باز آمدند
 وقت یکایک رسید حضرت سرخ شد و فرمود چنان نمودند که از غایت شادی میشود بعد از زمانے رنگ
 حضرت زرد شد و لاغر چنانکه از غایت اندوه میگردد باز بعد از زمانے رنگ سبز شد حضرت بحالت
 بر جی نمود بعد آنجا حضرت باز گشتند و بچهره خود آمدند با دوا آن اصحاب که همراه شیخ بود سوال کردند
 حضرت واقعه شب چه بود و آن شخص مرده که بود و سرخ شدن رنگ حضرت باز روشن باریک
 اصلی شدن اینجه سبب چه داشت حضرت فرمود که آن مکان از اینجا چند صد کهوه بود و آن شخص یکی از
 اقطاب بود چو او ازین دنیا رحلت کرد ما را برابرے تهنیت و تکفین او حکم شد بموجب امر قیّم و بجا آوردیم تهنیت
 امر عیبی بلکه رسیده که شخصی را تجویز کنید تسبیح این را بدست او دهید من از غایت شادی سرخ و فرح
 شدم که شاید آن من باشم ملائکه بهر که عرض میکردند حکم بدرجه اجابت نرسید چون ملائکه عاجز شدند
 دوم بخود شدند حکم شد که فلان کافرے درین وقت بفلان تجانہ پیش بت سرخواب فتنه این تسبیح
 بدست وے دهند و مرتبه این مراد اعطا نمایند همچنان کردند باز حکم رسید که شخصی را تجویز کنید تسبیح
 این بگردن او آنگلند من از غایت اندوه زرد و لاغر شدم که مبادا من باشم باز ملائکه بهر که عرض نمودند
 بدرجه اجابت نرسید فائز نمی شد تا که حکم شد که فلان زاهد و عابد که مدّیت در زهد و عبادت است
 درین وقت حجره فلان مسجد نشسته اند الله میگردانند این نار بگردن او آنگلند همچنان کردند چون این
 دیدم باز هیأت اصلی رسیدم و شکر حق نمودم و یقین داشتم که کار او موقوف بعلت نیست چون
 عاشق از اندیشه بهشت و دنیا وافیها آزاد است گوید قوله

پیش رندانم قمر سوزیان نه نیست

نام حافظ رقم نیک پذیرفت ولی

یعنی آنست که نام حافظ بر ندی و عشق مشهور جهان شده و پیش رندان اندیشه نیک بهشت
 دوزخ یکسان است یعنی دنیا و مابینها را پشت پا زده اند و از غم و اندیشه اعراف

واقبال غم ندارند غزل

حال دل با تو گفتم هوس است | خبر دل شنیدم هوس است

معنی آنست که هوس دارم که از حال سودا خود بیارم ابالی گویم و خبر از آن کرسی نشین مکان عالی شنوم قوله

اے صبا امشب مدونم | که سحر که شگفتم هوس است

صبا مراد مرشد امشب مراد دنیا و حالت هستی سحر که روز قیامت و نیستی و فنا شگفتن خندان و خوش بودن معنی آنست که اے مرشد در حالت این هستی مستعار بیان حقائق و معارف فرما و از کشاکش حوادث بد بخاراه نما که چون بحالت هستی معارف حقائق فرماید با شمع هنگام بود بعالم نیستی شگفته روم بدانکه انسان در باغ جهان بمنزل گل است و سیوه او معرفت الله است پس و سایر موجودات بمنزل برگ و شاخ قوله

طمع خام بین که قصه فاش است | از رقیبان نهفتم هوس است

قصه فاش کنایه از محبت و عشق که آشتهار یافته و نیز وصال از روی مشاهده نزد رقیب چرا که در دنیا رویه نیست رقیبان مدعیان و زاهدان و ملائکه بهر نوع معنی اظهار است قوله

شب قدر چنین عزیز و شریف است | با تو تار و زخم گفتم هوس است

شب قدر مراد عمر یا شب وصال تار و زخمی تا مرگ که هنگام بیداری است که قال علی بن ابی طالب علیه السلام
اذا ما توفانا ننبه و چون حال زنده رویت دنیا نیست بنابر آن ذبیح آینه گوید قوله

و ده که در دانه چنین نازک است | در شب تار سفتم هوس است

دروانه مراد وصال از رویت بایه اندیشه بجزان شب تار دنیا قوله

از برای شرف بنوک مرده | خاک راه تو رفتم هوس است

از برای شرف از برای حصول بزرگی وصال رفتن بضم رویدن قوله

بچو حافظ بر عزم مدعیان | شعر رندانم گفتم هوس است

بچو حافظ خطاب خود بخود است یا درین میت خطاب معشوق است بعاشق یا خطاب است بدلی یا مرشد بمرشد غزل

حسن با اتفاق ملاحت جهان گرفت | آری با اتفاق جهان میتوان گرفت

باید دانست که حسن برد و نوع است صوری و معنوی صورت مناسب اعضا و معنوی ملاحت و قیل کیفیت است در محبوب معرا و مبرا که عاشق بجز و دیدن آن بجز و میگرد و عشق از آن پیدا می شود - و آن فی الحقیقت لمعه نور و حده حقیقی است معنی آنست که حسن تو تعدیل و تسویه اجزاست و از کمال تناسب و نسبت مساوات که کثایت از آن تجلی آناری و اسمائی و صفات است با اتفاق ملاحت که آن لمعه نور وحدت حقیقی در آن مخفی گشته جهان را فرا گرفته یعنی همان از عشق آتش اله و فرشته خود گردانیده آری چرا چنین باشد که گزینگی جهان وابسته اتفاق است و بخت که این بیت درغت باشد و چون اظهار اسرار عشاقان در لیش کس تواند کرد و بنابران گوید قوله

افشار را از خلوتیان خواست که و شمع | شکر خدا که سوز و دلش بر زبان گرفت

الافشار ظاهر کردن خلوتیان عاشقان و از خلوتیان سوختگی و بگیری و بیخ و الم شمع عاشق گرفت گرفته شد معنی آنست که عاشق که خود باشد یا کنایه از دیگر میخواست که اسرار عشاقان در لیش که سوختگی و بگیری است و معروض بیان آید اما شکر خدا که سوز دل او بر زبان گرفته شد و گفتن نداد و زبان را بند کرد چه اظهار آن نوع از شکایت محبوب می شد حاصل آنست که سوختگی و بگیری عاشق معرا و مبرا از بیان است همون اند که با و می گذرد چون هر چند که عاشق در مقام تلون بصفات معشوق موصوف گردد اما نه بجای که عین معشوق گردد بنابران گوید قوله

میخواست گل که دم زند از رنگ و بوی تو | از غیرت صبا نقش در دهان گرفت

گل کنایه از مالک صبا مرشد و عشق معنی ظاهری آنست یعنی گل به کام شگفتن چون حال با گل رنگ و بوی خویش را دریافت میخواست که از رنگ و بوی دوست میزند و در حالت کو در کی سخن گوید که لطف عینی فی المصداق - از غیرت و رشک نفس آن گل را در دهان گرفت و مجال گفتنش نداد و معنی حقیقی آنست که عاشق چون در مقام تلون بصفات معشوق موصوف گردید و یا آنکه تجلی ذات در خود دید و خود را عین او دانست خواست که منعم و واردم انا الحق زده در خود رنگ و بوی او نگردد از کمال غیرت توانا غیر صبا که مرشد یا عشق است مانع گشت و رخصت نداد که تو بچه دشت خاک و چه نسبت خاک را با عالم پاک ؟ چون عشق فی الحقیقت موجب

راحت کونین است و عاشق را یخ از عشق بکسے التفاتے نہ بنا بران گوید قوله	
چون لاله کز نهداده کلاه طرب ز کبر	هر دل که داغ بادہ چون ارغوان گرفت
بادہ چون ارغوان ہے انگوری کہ سرخ ہے باشد مراد از ان عشق حقیقی یعنی ہر دے کے داغ بادہ چون ارغوان گرفت آخر الامر چون لاله از غایت کبر کلاه طرب بر سر نہادہ یعنی ہر دے کے عشق آن ذات حقیقی حاصل کر دمام و عیش و عشرت مشاہدہ و معاینہ است و فارغ از بھامے این جہان فانی چون عشق آتشی است کہ بجنب او هیچ آتش نے تو ان رسید گوید قوله	
زین آتش ہفتہ کہ دینہ من است	خوشید شعلہ السیت کہ در آسمان گرفت
معنی این بیت ظاہر است حاجت تحریر ندارد و چون عاشق بحسب اصورت مبتلا ہے رنج و محنت بنا بران گوید قوله	
آسودہ بر کنار چوپر کارے شدم	دوران چون نقطہ عاقبتم در میان گرفت
معنی آنست کہ قبل ازین بر کنار عالم پر کار وارسے گشتم و پہنچ محنت مبتلا نے شدم کہ دس زمانہ مرا عشق و جذبہ محبت پیش از پیش نقطہ وار در دائرہ محنت انداخت و عشق تو مبتلا ساخت چون عشق مجاز نے الحقیقہ منظر جمال حقیقہ اند و عاشقان بالمد مشاہدہ نور حقیقی در دینا بند بنا بران گوید قوله	
ز انر و شوق ساغرے خرمم بسوخت	کا آتش ز عکس عارض ساقی در ان گرفت
ساغرے محبوب مجاز کہ نے تجلی محبوب حقیقی در عارض ساقی ذات محبوب حقیقی معنی آنست کہ عشق محبوبان مجاز از ان اسطہ خرمم ہستی مارا برباد دادہ کہ منظر جمال حقیقی شدہ اند چہ خوبان مجاز نزد اہل حقیقت منظر جمال حقیقی اند کہ بر تو جمال الہی در ایشان نمایان است چنانچہ گوید ۵ منکہ در صورت خوبان حمد او سے بینم + تو مپندار کہ من رو سے نکو سے بینم + مغربی انچہ تو اش میطلبی خلوت بہن عیان بر سر ہر کہ چہ کو سے بینم + احوال چون تقاضا سے زمان این بہت کہ عاشقان کامل از نظر نفی گشتہ و مقلدان کو چہ گو کہ بکورو نمودہ بنا بران گوید قوله	
خواہم شدن بمیکدہ گریان واد خوا	زین فتنہا کہ دامن آخز زمان گرفت
معنی آنست کہ بسبب این فتنہا کہ در آخز زمان رو سے نمودہ و آن اینست کہ عاشقان بالمد از نظر مخفی شدہ مقلدان ہر سو رو نمودہ کسے نیست کہ دستگیری عاشقان برین نایذ الامر گریان و نالان جو عشق	

او خواہم نمود کہ ہون علاج یچارگان نماید و چون در دنیا بہتر از عشق کارے نیست کہ وَاَخْلَقْتُ
الْحَيَّ وَالْاَشَدَّ لَا يَجْعُدُ وَنْ اے لعنوں عرفان بے عشق ممکن نیست بنا بران میگوید قولہ

میسور کہ ہر کہ آخر کار جہان بدید | از غم سبک برآمد و رطل گران گرفت

رطل پیادہ معنی آنست کہ در حصول می عشق الہی سعی باشی چو کہ ہر کہ آخر کار جہان را دریافت و
معلوم نمود کہ این جہان را با بیکس پایندگی نیست و طالب آرزای بجز رنج و محنت حصولے نہ از غم و
اتصالات دنیا سبک برآمدے فی الحال ترک اینہا نمود و دوست در دامن رطل گران کہ عشق است در ز
و چون تقاضاے دانش کامل آنست کہ ترک این دنیا و ما فیہا نماید و حصول عشق کند بنا بران گوید قولہ

بر برگ گل بخون شقایق نوشتمہ اند | کا نکس کہ چختہ شد می خون را روان گرفت

معنی آنست کہ بر برگ گل بخون آن گل نوشتمہ یعنی گل سرخ کہ لالہ است و در سرخی خود بلون خون است
تاویل مبین مینماید کہ ہر کہ دانا و عاقل است و دانش اور و بجمال آور و در شرب شراب سرخ کہ کنایت از
عشق حقیقی است میل نمود و چون عشق باعث فیروزی مطلب است بنا بران گوید قولہ

مے دہ بجام زر بصباح صبو حیان | چون بادشہ پرتیغ زرافشان جہان گرفت

مخاطب محذوف و آن ساقی است معنی آنست کہ اے ساقی عنایت ازلی مے عشق خود بموجب
وَسَقَاكُمْ مِمَّنْ شَرِبْنَا اَبَا ظَهْرًا بجام زر کہ دل مصفاے منت بہنگام صباح صبو حیان کہ وقت فیض است
بریز کہ آن جام زر در صفا چون بادشاہی کہ پرتیغ زرافشان جہان گرفت شدہ اے در روشنی بمنزلہ
آفتاب گردیدہ و چون عشق موجب فراغت از تعلقات دنیویست بنا بران گوید قولہ

فرصت نگر کہ فتنہ چو در عالم او فتاد | ز اہد بجام می ز دو از غم گران گرفت

بجام مے زو یعنی مے در جام انداخت معنی آنست کہ زاہد را کہ دل من است و قبل ازین زاہد
ترین زمانہ بود بین کہ چون عالم پر از حوادث بافت فرصت دقت یافتہ در عشق معشوق مستغرق
گردید و از غم و تعلقات دنیوی یکسو شد چون سخن حافظ از ان معراست و مبرا است کہ کسے در ان
نکتہ تواند گرفت بنا بران گوید قولہ

حافظ جواب لطف ز نظم تو مے چکد | حاسد چگونہ نکتہ تواند در ان گرفت

معنی آنست کہ ای حافظ چون کلام تو بموز لطف است کہ لطف از وی چکد پس حاسد را چو

که محنت در آن گیرد و میباید سازد غزل

خدا چو صورت ابروی دلکش تو بست | کشاد کار من اندر کرشمای تو بست

باید دانست که این غزل در لغت حضرت رسول مقبول است معنی آنست که خالق الخلاق از آن روزی که شکل ابروی دلکش تو تصویر کرد یعنی ذات جمع الملقف العنایت تر بر منصفه ظهور جلوه گر ساخت کشایش بستگیهای کار مرا وابسته کرشمای تو که لطف عنایت تست گردانید پس اگر تو ظل عاطفت کریمانه بر سرماندازی ازین ریای مملکه که دنیا است یا عالم بشریت و یا جدائی محبوبه حقیقی است ربائی یافته بساحل جمعیت که مقام وصل است بجا یام و چون بے مدد نسیم روح افزای الطاف و عنایت حضرت گل مراد عاشق رویش گفتگی تواند آورد و بنابر آن میگوید

قولم هم از نسیم تو روزی کشایش یا بد | چو غنچه هر که دل اندر پی هواست

معنی آنست که اے نتیجه ذات پاک خدا هر عاشقی که دل خود در خیال عشق تو چون غنچه وابسته گردید و با انواع شدت و بلا مبتلا ساخته موجب شگفتگی آن بستگی و ربائی از آن گرفتگی غیر از مد نسیم الطاف تو نمیتواند و چون هر چه که در تحت کن آمده و باغ غلامی بندگی آنحضرت جبین را و بنابر آن گوید

قولم مرا و سرچین این خاک راه نشاند | زمانه تا قصب زرگین قباست

سرچین مرشد زمانه صاحب زمانه ذکر سبب اراده سبب یعنی اند تقال و زمانه را در هر گفته اند و در هر نام خدا است که لَا تَسْبُو الدَّهْرَ فَإِنَّ الدَّهْرَ أَكَا زَرگین قبا نوع از قبا که گلهای زرگین بر نقش بود و مراد از قصب زرگین قبا ذات معلومیه مبارک علیه السلام یعنی از آن روزی که اند تقال ذات مبارک ترا در معرض ظهور آورده مراد مرشد طریقه مراجع خاک راه تو نشانده اے از کمترین خادمان و امیدواران اینجناب گردانیده و جبین مرا باغ غلامی مزین ساخته چون مرده و نوید اُمتی اُمتی موجب فرحت و شادی غمزدگان گردید بنابر آن گوید

ز کار ما و دل غنچه بس گر بکشود | نسیم صبح چو دل در پی هواست

هوا محبت و آرزو معنی آنست که مرشد طریقه ما چون دل در محبت تو بسته و یکجای از جبین این جناب گردیده از کار ما و دل چون غنچه بسته شده ما بس گر بکشود یعنی بس غمها و المها از خوف خاتمه و حشر و نشر که بر دل ما بود و از آن ترسان لرزان بودیم رفع آنها نموده بمقام رجا آورده

کہ سحر خیزم اسے پس از پنج راہے : کہ دارم چون محمد عذر خواہے : چون بے رضاے محمدی
ہمیکس کارے پیش نے بردن باران گوید قولہ

ہمرا بہ بندہ تو دوران چرخ را صنی کرد | ولے چہ سود کہ سر شستہ و رضا تو بست

معنی آنست کہ گردش چرخ مرا بہ تعلق جبل المتین تو کہ ملت نبویست راضی گردانیدہ اسے دل مرا باین
مکتفی ساختہ کہ از اوست تو ام اما باین محنت چہ سود کہ سر شستہ یعنی اصل کار و رضا تو بستہ تا آنکہ حصول
رضائے تو نمودہ شود پنج پیش نیز درود آنکہ اور وے بہ بہبود نداشت : دیدن روے نبی سودمند
مرا و انہیو حصول صفا حضرت چو عاشق بدم نواہان لطف معشوق بنابر ان تجاہلیناب حضرت میکند قولہ

چو نافہ بردل مسکین من گرہ منگلن | کہ عہد با سرف گرہ کشای تو بست

سرف لطف کشش و جذبہ معشوق معنی آنست کہ اسے نتیجہ ذات پاک خدا مانند نافہ بردل مسکین
من گرہ من و در پنج و تاب شکش ہجران مدار کہ این لہ بیچارہ عہد دوستی با جذبہ عشق تو بست
باید کہ فضل خود بدو از زانی داری و بجال او پردازی - و چون عشق موجب بقراری ست بنابر ان

قولہ | ہر اومع چمن از دل سیر و آرام | سحر گرہ آن کہ دل ہر زور نو اسے تو بست

تمہید آن کہ وقت سحر چون صبا بغالیہ سانی و گل بجلوہ گری بود عاشقان در ماندگان با دیہ ہجران
را سوزش و بقراری روے میدہشخ بقراری خود بیان میکند یعنی ہر اومع چمن کہ مرشد طریقہ
است ہنگام سحر بقراری و بے آرام ساخت آن کسی کہ دل ماہر و راہستہ طب اللسانی و عذب البسانی کہ
استی است کہ وہاں عشق است یعنی عشق تو ماہان را بقراری آوردہ چون طریقہ معشوقان است
است آن موجب خرابی عاشقان است بنابر ان گوید قولہ

تو خو و حیات گر بودی از زمان صلا | خطا فکر کہ دل امید ہوا تو بست

زمان وصال محبوب معنی آنست کہ اسے محبوب من مدتہ در عشق تو بہر بدم و احتمال بلا مانو دم
اما چون نیک نگاہ کردم زندگ بخش دیگر ان بودے پس خطاے دل ما بین کہ امید و فائدہ
تو داشت چو معشوقان از کمال استغنا کہ دارند گوش سخن کسے نیدارند و بجال کسے نے پردازند
بنابر ان مصرع ثانی بزبان معشوق گوید قولہ

از دست جور تو گفتم ز شہر خواہم رفت | بخندہ گفت کہ حافظ بر کیا تو بست

چون محرومی از وصال که بر عاشق بمنزل جوهرست نه که فی الواقع معاذ الله که جوهر از آنحضرت صدور

یابد یعنی بیت اظهار است غزل

خلوة گزیده را بتماشاچه حاجتست	چون کوی دوست هست بصحراچه حاجتست
-------------------------------	---------------------------------

معنی آنست که آن کس را که تارک دنیا شده اختیار گوشه عزلت نموده بتماشای جهان چه کار و چون از همه بریده مانند پای شکستگان مجاور کوی محبوب گردیده و ما و اے خود ساخته بصحرا چه حاجتست و چون کار مسترشد بے مد مرشد بجای نیرسد بنابران گوید قوله

جانان بجایچه که ترا هست با خدا	آخر منم پس که مارا چه حاجتست
--------------------------------	------------------------------

معنی آنست که اے مرشد طریق سوگند ترا بجایچه که با خدا اے خود داری آخر دے باستفسار احوال ما بکوش که ما چه حاجت داریم و چون عاشق را که مسترشد است بسا مقامی روی میدهد که در آن مقام ملاح را که مرشد است گنجانش نباشد بنابران بوصول بلایح اعلى می شتابد قوله

آن شد که با منت ملاح بردی	گوهر چو دست او بدریاچه حاجتست
---------------------------	-------------------------------

ملاح مرشد گوهر وصل و عرفان و ریاض عشق یعنی آن وقت گذشت که منت مرشد بردی و توسل بعشق بسته اکنون وقتی دست داده و حالتی روی نموده که ملاح که مرشد است و دریا که عشق است کارے ندارد زیرا که آنها سبب عرفان اند و چون بسبب عرفان رسید بدریا و ملاح که سبب اند چه کار سوال میگیرند از سلف و خلف بمرشد این قسم بے التفاتی روند پس از خواه که منبع تابعین است این نوع گستاخی چه باشد جواب باید دانست که آداب مرشد را مقامات هست که در جنس گنجانش نباشد جبرئیل را که مرشد وقت رسول بود گنجانش نبود که فی مع الله وقت لا یسغنی فیہ ملک مقرب ولا نبي مرسل و یا آنکه گوئیم که این کلام بمرشد نیست که سوے ادب را در آن مدخل باشد بلکه محبوب حقیقی عرض میکند چون خواهی بمقصود اصلی پیوست بنابران بشکر نعمت بموجب اما یبعث ربک فی قلبک بر زبان میراند که آن وقت گذشت که میان ما و تو واسطه بود که عرض حال بد و میکردم و باز منتش بسر بر بردم اکنون که از عنایت تو غنچه مرادم بکشاد و مقام حضوری دست داد بعرض حال خود می پویم و جواب آنرا خود میجویم باید دانست که اگر چه احتیاج لازم عاشق است اما چون شایان عاشق و مناسب طالب آنست که بلا درگاه معشوق راضی بود

و بفعل محبوب خورسند بودم نزنده که اگر آداده من کلا مراده بنا بران گوید قوله

ارباب حاجتیم و زبان سوال نیست | در حضرت کریم تقاضا چه حاجتست

معنی آنست که اے محبوب من اگر چه ما از ارباب احتیاج هستیم لیکن سوال کردن نمی توانیم چرا که تو کریم هستی و در جناب کریم تقاضا احتیاج ندارد چه کریم آنست که ناخواسته عطا کند و چون احوال شمان دهمد هر چه نکه هست بر معشوق اظهار من الشمل است بنا بران گوید قوله

جام جهان ناست ضمیر منیر دوست | اظهار احتیاج خود اینجا چه حاجتست

دوست عبارت از محبوب حقیقی شد و معنی بیت اظهار است حاجت تحریر ندارد و چون حال شمت مختلف است گاه قبض گاه بسط که مشاهدۀ الانوار بین الثقلی والاستتار بنا بران از مقام قبض که انقائ بخلی است و آن موجب منظر اب عاشق است مے گوید قوله

اے بادشاه حسن خدارا بسوختم | آخر سوال کن که گدرا چه حاجتست

معنی آنست که اے بادشاه حسن از آتش هجران تو خرم هستی ماسوخته شده بواسطه خدارحمے غا و بحال ما پرداز و بیکرتبه پیرس که آن گدرا چه حاجت است و چون معشوق هر دم توقف و تاخیر در وصل مے آرد و حجتی در میان مے افکند و آن موجب قتل عاشق میگردد بنا بران گوید قوله

محتاج قصه نیست گرت قصه جان ما | چون خست از آن تست بخواه حاجتست

قصه گفتگو و تاویل خست جان معنی آنست که اے محبوب من اگر قصه جان ما داری بکسر احتیاج گفتگو و تاویل چیست که در مرغ جان خود نیکم اما التماس ما اینست که چون این جان از حلقه نصرف تو بیرون نیست بیخ از اسیران تست چه حاجتست که چنین میبایکانه در تاراج آن سعی مینا و چون تقاضا شایان عاشق نیست بنا بران بدل حزین خود تسلی میدهد و یا زبانی معشوق است قوله

اے عاشق گدرا چو لب روح بخش یار | میداندت وظیفه تننا چه حاجتست

معنی آنست که اے عاشق فقیر چون لب روح بخش یار که عبارت از لطف محبوب است وظیفه ترا میداند و بحال تو مینا است پس تنهای تو چه حاجت ازین بفریاری ترا چه نفع و یا آنکه خطاب بدل بر اے تسلی است و چون مشغول شدن عاشق بگفتگو سدره است بنا بران گوید قوله

اے مدعی برو که مرا با تو کانیت	احباب حاضر اند با دعا چه حاجت
مراد از احباب معشوق و اعدا منکر اگر چه اینها لفظ جمعند مراد ازان مفرد است چنانچه اگر نزد شخصی دوستی و دشمنی نشسته باشد گوید که مراد بدوستان کار است نه با دشمنان مراد همان دوست و دشمن است معنی آنست اے منکر برو که مرا با تو کانیت چرکه معشوق ما حاضر و ناظر است اورا گذاشته باشد که توئی کارے نداریم چون بنزد عیب هرگز از سخنانش ظاهر است حاجت تقریر ندارد بنا بران گوید قوله	
حافظ تو ختم کن که هنر خود عیان شود	با مدعی نزاع و محاکمه حاجت
نزاع جنگ محاکمه حکایت باید بگردن مراد کفنگ و عزل	
خو شتر ز عیش صحبت باغ و بهار چیت	ساقی کجاست که سبب انتظار چیت
باغ کنایه از دست بهار یعنی گل چنانچه در مخزن است ۵ رسم ترجمت که در نو بهار پیش دهر میوه پس آر د بهار مراد ازان مشاهدات ساقی مراد مرشد و نیز وعدة آبی و جذبه عشق بهر نوع صورت می بند معنی آنست که خوشتر ازین عیش که صحبت باغ که کنایه از مراقبه دست و تماشای بهار که مشاهدات تجلیات است چیت که در پی آن باشم و چون این آوان بخواری و آن موقوف بهر ساقیت بنا بران گوید که ساقی مرشد است کجا بگوئید باو که سبب چندین انتظار چیت می باید که تو گریه نه بحال مانائی یعنی ساغر که کنایه از محبت ذاتیست بعاطمانائی تابو شد آن بعیش مذکوره اشتغال نایم سوال چون حصول عشق ننموده بود مشاهدات تجلیات از کجا بود جواب مشاهدات بسبب صفائی دل که از زبد و تقوی میشود نیز روی میدهد و چون سالک را میباید که بهر وقت که فراغ خاطر روی دهد در میخواری که عشق باز نیست بکوشد بنا بران گوید قوله	
به وقت خوش که دست دهد مغنم شما	کس را وقوف نیست که انجام کار چیت
معنی آنست که چون کسی را با انجام کار خود آگاهی نیست که چوست پس باید که نظر بر لطف معشوق داشته بهر وقت خوش که کنایه از ازان فراغ دل است میسر آید مغنم شمار و میخواری اشتغال نماید و در خوف و رجاء این و آن نشود و چون این عمر در روزة محل ثبات و اعتماد نیست بنا بران گوید قوله	
پیوند عمر بته بویکیت هوش دار	غنچه از خویش باش و غم روزگار چیت
معنی آنست که پیوند عمر بته بویکیت یعنی زندگی محل اعتماد نیست پس باید که هوش را کار	

کار فرمائی و غم خود خواری و در حصول عشق سعی نمائی و غم زمانه چسبیت که بدان مشغول شوی چون کار سے
بہتر از عشق نیست بنا بران گوید قوله

معنی آب زندگی و روضہ ارم | جز طرف جویبار وئے خوشگوار صفت

آب زندگی آب حیات مراد از ان عشق کہ موجب حیات سرمدیت روضہ ارم باغ بہشت کنایت
از دل مصفا و درین بہت لطف و شریح مرتب چہ طرف جویبار بر روضہ ارم در خواست وئے خوشگوار
آب زندگی معنی آنست کہ معنی آب حیات و روضہ ارم جزئے خوشگوار و جویبار صفت یعنی طرف
جویبار کہ کنایت از دل مصفا است بہتر لہ روضہ ارم است وئے خوشگوار کہ کنایت از محبت و نہایت
بیاض آب حیات است می باید کہ بحصول تصفیہ دل و حصول عشق سعی باشم کہ بہتر ازین بہتر نیست
و چون عابد و زاہد و عاشق ہمہ کس طالب آن ذات اند بنا بران گوید قوله

مستور و مست ہر و چون ایک قبیلہ اند | مادل بے شوہ کہ و ہم اختیار صفت

مستور عابد و زاہد و صوفی معنی آنست چون عابد و زاہد و صوفی و عاشق و زند از یک قبیلہ
اند یعنی ہمہ طالب آن ذات اند و جویای او ما طالب کہ باشیم و کرا اختیار نمائیم و چون دانست
کہ موقوف بنصب است فرمود اختیار صفت یعنی اختیار را دست و چون عاشق راے باید کہ بسبب
تقصیر کے از و واقع شود نو میدی را بخور و راہ نہد کہ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ بنا بران گوید قوله

سہو و خطاے بندہ گرش اعتبار صفت | معنی عفو و رحمت آمرزگار صفت

معنی آنست کہ اگر خطا و فراموشی عاشق را نزد معشوق اعتبار سے نیست پس معنی عفو و رحمت
آمرز گاری صفت و این تلمیح است بحديث ان الله تجادون عن اثمی الخطاء والنسیان و این رو
کسانیکہ این معنی را قبول ندارند از سہو و خطاے خویش بغضب خدا گرفتار اند باید دانست کہ عاشق را
ہر دم غم و دلے روئے میدہد چرا کہ العشق تمام المحنہ والبلاء و عاشق ناقص نیمہ اند و ہ بلا را
از گردش فلک دانستہ زبان بلامت و نہمت چرخ میکشاید و چون فی الحقیقت اینہذا بارہ
و امر آہی است بنا بران گوید قوله

راز درون پرودہ چہ داند فلک نموش | اے مدعی نزاع تو با پرودہ دار صفت

معنی آنست کہ اینہما اند و ہ بلا در رخ کہ بر عاشق نزول میکند خالی از حکمت نیست و بارادہ

الهی است فلک را باین اقدیارے و دوقفے نیست پس اے مدعی خموش باش و زبان از ملامت فلک
کو تا ه کن که این جیپاره بمنزل پرده دارست و محکوم حکم او نزاع تو با پرده دار چیست یعنی بیهوده است
و این بیت رد فاسفه است که خیر و شر و نیک و بد را بفلک وابسته و موثر حقیقی ایشان را دانند و بیا
آن بواضح ترین در بیت سپهر و دور قمر را چه اعتبار مرقوم شده چون انجام کار هر یک امر است
مبهم از انجته که موقوف بعله نیست که قیل من قبله لا لعلیه و رد من مراده لا لؤلؤ بنابران گوید قوله

زاهد شراب کوثر و حافظ پیاله خواست تا در میان خواسته کرد کار چیست

شراب کوثر کنایه از زهد و تقوی و صلاح پیاله مراد عشق مجازی و نوشیدن شراب مجازی است
در کار است همچنین ب حصول عشق حقیقی عشق مجازی میباید که الجاذف قطره الحقیقه و نیز کنایه از
میخواری از ذکر سبب و اراده سبب و مراد از ان طریقه ملائمه یعنی آنست که زاهد زهد و صلاح و تقوی
خود مغرور و حافظ ب عشق مجازی و طریق ملائمه مسرور انا باید دید که در میان من و او خواسته کرد کار چیست
یعنی کدام کس ب وصل آورد - غزل

خیال من تو در هر طریق همرواست نسیم موے تو بیون جان آگه ما است

خیال در اینجا مقام بفتح خا که معنی صور خیالی که در دل میگردد نه بکسر خا که بمعنی قوت است از قوای
انسانیه معنی آنست که لے محبوب من اگر چه بصورت از مشاهده روح افزای تو مجبوریم اما در هر جا
و هر حال که هستم بخیا تو مسرور دمی از تو غافل نیم و نفس از خیال تو غافل نه و نسیم موے تو که
کنایه از محبت و یا ذوق مشاهده تست مونس و زندگی بخش جان آگه ما است آری اگر خیال محبوب
در پیش چشم عاشق اینچنین موجود نباشد مرغ جان عاشق نفس اجسام را بشکند و پرواز بسوی گلزار بے
نشان کند و چون مر عاشق را بر اے رد معیان و منکران دلیل شافی و برانے کافی بهتر از جمال محبوب
نیست بنابران گوید قوله

بر غم مدعیانے که منع عشق کنند جمال چهره تو حجت موجه ما است

معنی آنست که لے محبوب من غم مدعیانے که ما را مانع عشق تو میشوند و زبان طعن بر ما در
مے کنند بر اے ردشان نیکوترین حجت با جمال چهره تست که ترک عشق اینچنین صورتی زیبا
و شکلی رغنا چگونه باید نمود و نقابست که چون ز لحن بر لوسف علیه السلام عاشق شد و عثمان

طاقش از دست رفت زبان خلق بر دور از شد تا آنکه جماعتی از زنان خویش و اقربای او جمع شده
برو آمدند و طاقت کردن گرفتند که هیچ شرم تراخی آید که بر عظام زرخیده خود عاشق شده زلیخا جواب
داد که زبان تعرض کوتاه کنسید کسے را که من ویده ام اگر شما بیبیدیکے همچو ما شوید همه ابا نمودند و
گفتند ما همچو تو ندایم زلیخا همه را روزی صیافت کرد و از هر اقسام و انواع و اطعمه و اشربه موجود ساخته
پیش هر یک آورد و کار دسے در بنجے نیز پیش هر یک علاحدہ ہناد و گفت ساعے توقف کنید تا من نیایم
دست بطعام نبرید زلیخا پیش یوسف رفت و گفت لے محبوب من زبان تعرض خلق بر ما دراز شده
بیرون آئی دجال جهان آرا سے خود را بنما و زبان تعرض ایشان از ما کوتاه کن یوسف اول ابا آورد
و آخر الامر حن عجز و زاری زلیخا بیشتر دید قبول کرد و جاہما لے فاخر در برگرفت و آراستہ و پیراستہ
با صد ہزار ناز مجلس این طاعنان در آمد مجروح و دیدن همه را نظر بر یوسف دوخته شد و عنان طاقت
از دست رفت و بحدے شیفہ جمال و سے شد کہ ہر یک بجائے ترنج و دستہاے خود را قلم ساختند
چون یوسف علیہ السلام محل خود رفت آن طاعنان ہوش آمدند چہ بینند کہ دستہا قلم شدہ زلیخا گفت
فَذَلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ ہر سزنا مت در پیش انگندند زلیخا گفت لے طاعنان بیکدیگر دیدن حالت
شما چنین شد پس طاقت شما بر ما رو نیست باید دانست کہ معشوق بر لے امتحان عاشق و فریب
دادن او لطف قہر آمیز در کار میکنند بعضے مشغوف آن شدہ از کار دسے افتند و بعضے ہچنان
بجھول مدعا کہ وصل ست سر گرم میباشدند و فریقہ آن نمیشوند بنا بران گوید قولہ

بہین کہ سیب زرخندان تو چہ میگوید | ہزار یوسف مصری فتادہ و چہ است

سیب زرخندان عبارت از لطف قہر آمیز محبوب ہے چیت میدانی زرخندان در صفات و صفات و لطف
کز سے قہریمانہذات ہے یوسف مصری کنایہ از عاشقان باللہ و مشتاقان شد و چہ اشارت
بر کوک کہ زیر زرخندان باشد معنی آنست کہ لے محبوب من من والدہ این لطف قہر آمیز تو نتوانی ہم
شد و دست از حصول مدعا کہ وصلت باز نتوانی ہم داشت چرا کہ بہین کہ لطف قہر آمیز تو چہ میگوید کہ
ہزاران ہزار عاشق افتادہ اینجاہ فریب مانند و یا آنکہ لے محبوب من تنہا از من مفتون و فریب خورد
لطف قہر آمیز تو ام بلکہ بہین کہ لطف قہر آمیز تو چہ میگوید کہ ہزاران ہزار عاشق افتادہ اینجاہ فریب
مانند باید دانست کہ بے جذباتیہ جللیہ کار عاشق پیش نیرود کہ انجذبۃ یمن جذباتہ الحق تبارک و تعالیٰ

در بیان طاقا

و حصول آن همه عاشقان میسر است لیکن موقوف بر استعداد و نابرابان گوید قول

اگر زلف دراز تو دوست ما نرسد | گناه بخت پریشان و دوست کو تر ماست

زلف مرا و جذبه که سه زلف نام جذبه ذات حق است به دل که قیدش گشت جان مطلق است و در رازی زلف اشاره با حاطه جذبه ذاتیه مرجع عاشقان را و با همگی مخلوقات که در عشق اوست معنی آنست که لے محبوب من اگر دوست ما بجز ذواتیه جلیه علیه تو رسد و حصول آن میسر نیاید هیچ کوشش و ملائت بجناب تو عائد نمیکرد و بلکه این گناه بخت پریشان و دوست کو تر من است که مرا اینچنین بخت کجا و استعداد کو و گرنه از جانب مبداء هیچ تعللی نیست هر چه هست از بے استعدادی ماست که اقل الله فلا تَلُوْهُمُوْیَ وَّلَوْ کُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ و ناظم نیز بجای دیگر گفته است هر چه هست از قامت شما باز بے اندام است و رزق تشریف تو بر بالاکس کس کوتاه نیست به سوال ازین بیت معلوم میشود که حصول عشق میسر نیست و ابیات بالا مقتضی حصول عشق است چرا که همراهی خیال معشوق در هر حال و هر جا خاصه عشق است جواب آنست که ازین بیت معلوم میشود که تقاضای جذبه ذاتیه ینما بهر جا که عشق چیز دیگر و جذبه ذاتیه چیز دیگر عشق افراط محبت را گویند که اَلْعَشْقُ اِفْرَاطُ الْمَحَبَّةِ که در بی یاد او نمیتواند ماند که به بیداریش فتنه بر خرد و خال به بخواب اندرش پاپے بند خیال به تو گوئی بخشم اندرش منزست به و گر چشم بر هم نمی در دست به و جذبه ذاتیه کشنده را گویند که معشوق بدان عاشق را بخود منجذب سازد و مدار کار برین است تا که از جانب معشوق نباشد کشنده به کوشش عاشق بجای رسد به و باید دانست که بسا کس از عاشقان هستند و جذبه الهی را در نیافته اند چنانچه در جوامع الکلم لفظ نصیر الدین چراغ دہلی مرقوم است که روزی جماعتی از ابدالان در طواف و سیر بودند یکی از ایشان گم شد و دیگران چون چنین دیدند که شخصی از میان ماکم شد که خداوند ادر باب آن شخص چه حکم میشود بجای او و دیگرے آریم یا همونرا استقامت میشود فرمان شد که هم از بے پیریند بختند دیدند در خانه مبهوت نشسته گفتند ترا چه افتاد گفت در اثنا طواف بودم عورتی را برین در دیدم مبتلاے او شد گفتم اکنون بخیز گفت چون خیزم دل کجا میرود پاپے کرایاری میکنند آن ابدالان مناجات کردند چه فرمان شود بجای او و دیگرے آریم یا همونرا استقامت میشود فرمان شد که او را پیر سید عورتی را که مبتلا از چه آرزو داری گفت یک کنارے فرمان شد تو دستها بکشتا ما و ابرو میفرستم و دستها

فراز کرد صورتی بر روی ظاهر گشت این مرد اورا در کنار گرفت ندآمد که ای ایّانا الله لا اله الا انجان
 نظر کرد و هیچ در میان ندید مرد ابدال را جذب رسید سوزی طسلی خواست سبحان الله ابدال بود
 طالب نبود و بختی که از زلف دراز مراد عالم کثرت و تفرقه که حاجت روی منت معنی آنت که ای
 محبوب من اگر دست من بدین تعینات که حاجب روی ذات تو شده اند غیر سد و رفع اینها نموده ماه
 بشاید هر روزه تو که وحدت حقیقی است نیستو انهم گنا بخت نیست و بے استعدادی ما و تقصیر من از جانب
 تو نیست باید دانست که حاجب در خلوت سرای که وحدت حقیقی است ابلیس است که مانع است از استیلا
 مگر کسانی را که ماسور بدخل آن شده اند نابرا نگوید قول

بجایب در خلوت سرای خاص بگو | فلان ز گوشه نشینان خاص در گاه است

حاجب در بان اینجامراد ابلیس که نگهبان در وحدانیت است و مانع سالکان احدیست -
 خلوت سرای خاص وحدت حقیقی معنی آنت که ای محبوب من با ابلیس که نگهبان در وحدانیت
 است و مانع سالکان احدیست بفرما که فلان یعنی حافظ اگر چه گاه است اما از گوشه نشینان خاص
 این درگاه است و قوله

بصورت از نظر ما اگر چه محبوب است | همیشه در نظر خاطر مرقم ماست

اگر چه بسبب عالم جسمانی از مادیات و اوقات و احوال در نظر خاطر مرقم ماست که نگاہ داشت آن بر بندگان
 لازم و معنی مصرع را اگر این معنی مرقوم مراد نباشد پس خلل در معنی می افتد چه از نظر الله تعالی
 دره پوشیده نیست و بگو بان حاجب قوله

اگر بساطی حافظ در می زند بکشاے | که سالهاست که مشتاق روی چو نمیه است

اگر حافظ بساطی فتح باب درے که تو حاجب اوئی نماید بکشا و افش مباحث که سالهاست که متوجه
 درگاه ماست و مشتاق روی چون ماه ماست غزل

خمی که ابروی شوخ زودر کمان بخت | بقصد جان من زار و ناتوان اندخت

خمی که ابرو مراد وجود بشریت از آنرو که ابرو حاجب چشم است و وجود سالک نیز حاجبیت مرسلک
 از وصل ذات حق کمان تصویر صورت اوست و کمال جلال ابرو در کجی است معنی آنت که ای
 محبوب من ابروی شوخ تو که وجود ماست کمان و از بر آمده محض بقصد جان زار و ناتوان است از برآ

قتل من است یعنی اے جانن این جسم ماکہ از عدم بوجود آورده و حاجب وار در میان انداخت و حالت
قرب را بعد مبدل ساخته محض از برای قتل نیست کہ موجب خو خواری من شده و چون عشق نصیبہ ازلی
است نہ امر و زی بنابران گوید قولہ

نبود رنگ دو عالم کہ رنگ الفت بود | زمانہ طرح محبت نہ این زمان انداخت

معنی آنست کہ اے محبوب من در زمانہ رسم محبت و طریق عشق نہ الحال وضع شدہ بلکہ ازین ہر دو عالم
رنگ و بوسے یعنی اثرے و نشائے نبود کہ محبت بود کہ خود فرمودہ کنت کنتا شغفیا فاحببت الخ بلکہ
ہمین محبت واسطہ ایجاد کونین گردیدہ و چون موجب عشق و سوغی و بقیاری عاشق غیر از مشائے محبوب باشد گوید قولہ

شراب خوردہ و خور کردہ کے شدنی مین | کہ آب رویتو آتش در ارغوان انداخت

شراب خوردہ مست خور کردہ باکمال جلال چہ عرق بر روی موجب از دیا حسنت چمن دل وجود
عاشق ارغوان کنایہ از عاشق معنی آنست کہ اے محبوب من باکمال جلال و از شراب نازہ سرت
کے در چمن دل مانظور کردی کہ اینہم آتش در ضمن دل یافتادہ و این استفسار بر طریق تجاہل احوال
محبوب است یعنی تو خود میدانی کہ این سوغی و بقیاری ما محض بنمایش جمال باکمال است و چون جمال
محبوب موجب فتنہ و شہرہ عالم است گوید قولہ

بیک کرشمہ کہ نرگس بخود فروشی کرد | فریب چشم تو صد فتنہ در جہان انداخت

معنی آنست کہ اے محبوب من نرگس بیک کرشمہ کہ مناسبت و تشبیہ بچشم محبوبان دارد و خود فروشی
کرد و تو بخوبی شہرہ عالم گردیدہ و نگاہ چشم تو فتنہا در عالم انداختہ و عالمے را مفتون خود ساختہ اگر بخوبی
شہرہ آفاق گردد چہ عجب باشد و چون در چشم عاشق عزیز تر از ظہور محبوب نہ گوید قولہ

خراب و خستہ قد تو ام تعالے اند | چہ کلک بود کہ این خط دل نشان انداخت

تعالی اللہ لفظی است کہ در محل بزرگی استعمال میکنند معنی آنست کہ اے محبوب من مفتون و عاشق
قد تو کہ کنایہ از امتداد ظہور است در شباح کائنات ہستم چہ کلک بودے چہ نیکو ارادہ بود کہ بد
امتداد ظہور کردی یعنی خود را تجلیات متنوعہ و ظہورات متلونہ در میان اشباہ کائنات و اجسام
موجودات در نمایش آورده و ظاہر ساختہ قولہ

بنفشہ طرہ مفقول را گرہ میبند | صبا حکایت زلف تو در میان انداخت

یعنی عاشق بنفشه کردار طوطی مقتول که ذات اوست گره میزد یعنی آرزوستگی میداد یعنی دم از خوبی و کمال
نیز در مصباح که کنایه از مرشد است حدیث زلف که عشق است در میان آورد یعنی محض سبب عشق است
که ترا بدین پایه رسانیده دگر نه تو کجا و این کمال کجا قوله

از شرم آنکه بروی تو نسبتش کردند | سمن بدست صبا خاک در دامن انداخت

معنی یعنی سمن که از صبا خاک بر واقعه گوید که سبب شرم آنکه مراد از نسبت بر تو کرد خاک در دهن
خود انداخته که سمن کجا و آن رو کجا و چون عشق موجب شغل می و مطرب است گوید قوله

من از فرغ مود و مطرب منیدم زین پیش | هوای بیچنگاخم در این و آن انداخت

معنی آنست که من از غایت در ع و تقوی هرگز نمی و مطرب نگاه نیکدم لیکن عشق محبوبان مرا در می
و مطرب انداخته قوله

ببر مگاه چمن دوش بست بگد شتم | چو از دامن توام غنچه در گمان انداخت

معنی آنست که دوش در عالم سستی جوشان بسیر چمن رفتم بر آنکه غنچه را که نسبت بدین تو میبند
مرا در گمان انداخت که نه الواقع همچنانست یا نه معاینه باید کرد قوله

کنون بآب می لعل خرقه می شویم | نصیبه ازل از خود نمیتوان انداخت

معنی آنست که الحال عشق محبوبان مرا در میوشی بجای رسانیده که شست و شو خرقه
بمیکنم و این کنایه از استغراق بمیوشی است و چون این نصیبه از لیست ترک این نتوان کرد
بلکه بجان قبول باید نمود قوله

جهان بکار من اکنون شود که دوزخ | مرا به بندگی خواجه جهان انداخت

خواجه جهان محبوب بکار شدن جهان مراد از حصول مدعا است معنی آنست که گردش
فلکی مراد از عشق آن معشوق انداخت معلوم من گردیده که البسته جهان اکنون بکار من شود یعنی بر
مدعای مقصد خود فیر دگر دم و چون کار حکیم محض صواب دیدم مرخص است لهذا گوید قوله

مگر کشایش حافظ درین خرابی بود | که همت از لش در می معان انداخت

معنی آنست که قسام ازلی که محبوبیت همت حافظ را در می معان انداخت یعنی عشق بازی نصیب
و ساخت تحقیق کشایش کار حافظ و برآمد مقاصد و مطالب درین است چه کار حکیم جز

هرگز

زبان

صواب دیدم لیض نیستاید پس کار حکیم حقیقه چگونه خالی از مصلحت ماست باشد غزل

خواب آن نرگس فتان تو بے چیز نیست | تاب آن زلف پریشان تو بے چیز نیست

خواب کنایت از اخفا و بطون و تغافل نرگس نام گلے ست مشهور کنایت از چشم فتان فتنه انگیز مراد از نرگس فتان چشم و مراد از آن ذات که هست چشم اینجا بمعنی نقد ذات و کویان میند وجود کائنات و تاب هیچ مراد از آن آراستگی چهره آراستگی زلف در تاب است زلف پریشان عالم کثرات و تعینات معنی آنست که لے محبوب من اخفاے آن مشاهدۀ ذاتیه که در عالم اطلاق داشتیم و آراستن این زلف پریشان را که کنایه از ظهور عالم کثرات چیز نیست یعنی خالی از عطف نیست محض خرابی و پریشانی ماست و چون موجب گرفتاری عاشق بغیر از لطف معشوق نتواند بود مناسب بران گوید قوله

از لببت شیر روان بود که من میگفتم | کاین شکر گرد نمکد ان تو بچیز نیست

لب صفت شکلی شیر کنایه از سخن اخلاص و محبت این شکر مراد فضل و لطف نمکد ان کنایه از دهن معنی آنست که لے محبوب من وقتی که در عالم اطلاق بودم و مقید بقید جهانی نمی شدم آنوقت از کمال لطف که بر امید اشتی سخنان اخلاص و محبت از تو ظهور می رسید که یا عجب دئی انت عشیقی و محبتی و انا عاشق و محبت لك و خلقت الاشیاء لك و خلقتك لی و عن اقرب النبی من حبلی الورید من همان وقت میگفتم که چندین لطف و فضل از مصلحت نیست محض بر لے گرفتاری ماست آخر بچنان شد که والد آن سخنان گردیده مبتلاے قید جهانی شدیم و اختیار این بارگران که شد اید عشق است نمودم مهربانیاے لے که در محزون را خراب و در نه این بچاره را سیل گرفتاری نبود و یا آنکه از لببت شیر روان یعنی تو در عالم طفلی بودی چه هر کره لطفی نسبت میدهند گویند که هنوز شیر از دهن تو میچکد و بوس شیر از دهن تو زفته و مراد از طفلی روز ازل که الله تعالی ظهور خود و کمال کرده و چندین تجلیات متنوعه و انوار متلونه نموده حاصل آنست که از روز ازل میگفتم که چندین لطف و فضل بر ما خالی از عطف نیست باید دانست که چون الله تعالی بصفت نامتناهی ظهور نمود صفات لطیفه او همه را در خود و زیبا نمود و از صفات قهریه چون موافق خواست انسان نیست لایع در خاطر روے داد و چون صفات قهریه او خالی از حکمت نیست گوید قوله

جان من باد فدائے تو یقین میدانم | در کمان ناولک مژگان تو یحییٰ نیست

کمان کنایہ از ابرو و مراد از ان صفات ازان رو کہ ابرو واجب چشم است صفات نیز واجب ذات است
ناولک مژگان صفات قہریہ معنی آنست کہ لے محبوب من جان فدائے تو باد کہ یقین میدانم کہ در بیان
صفات اگر ظہور صفت قہریہ نمودی ہمہ گستاخی آمدندی و اطاعت امر او نکردندی چون محبوب حقیقی
ردے خود را کہ وحدت حقیقی است زیر پرده زلف کہ عالم کثرات و تعینات است مخفی ساخت بلین
کہ منظر اسم المفضل است حاجب آن در کہ وحدت گردانید تا ہر لوبالہو سے رازہ نہد چون خالی از حرکت
نیست گوید قولہ

چشمہ آب حیات است و دمانت اما | بر لبش چاہ ز نخدان تو یحییٰ نیست

در رسالہ الحق یقین نوشتہ کہ چون وحدت متعین گشت نقطہ از سرعت القضا و تجدد تعینات متباینہ
مانند خط صورت لبست از بنجامیر کہ دمان اشارت بر ان نقطہ وحدت باشد و چاہ ز رخ عبارت از نظم
اسم المفضل کہ مانع وصول است معنی آنست کہ لے محبوب من دمان تو کہ نقطہ وحدت است چشمہ آب حیات
است لے زندگی بخش عاشقانست اما بر لب او لے بر در و چاہ ز نخدان یعنی منظر اسم المفضل کہ شیطان
است خالی از مصلحت نیست کہ وجود پیشہ دارد حکمت انجام بہ فلیف شیطان و چون ظہور این
تعینات متنوعہ و کثرات متکثرہ محض بر لے معرفت خود است بنابراین گوید قولہ

دوش باد از سر کویت بگلستان گنجش | لے گل این چاک گریبان تو یحییٰ نیست

دوش ازل باد ارادہ کوے اشارہ کوے محبت گلستان وجود حقیقی باعتبار جامعیت اسماء الہیہ بحکم
وَلِلّٰهِ جَنَّۃٌ لَّیْسَ فِیْہَا حَرٌّ وَلَا قُھُورٌ یَّجْعَلُ رَبُّنَا صَاحِبًا کُلِّ ذَاتِ حَقٍّ بِاَعْتِبَارِ شہود شیونات
انہار معنی آنست کہ روز ازل باد ارادہ از سر کوے محبت بہ گلستان وجود تو وزیر یعنی خواہے
بتور وے داد کہ کنت کثر الحقیقۃ فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لا اعرف بنابراین
شہود چندین شیونات نمود پس لے گل یعنی لے محبوب من این چاک گریبان تو یعنی این شہود شیونات
تو بے چیز نیست بلکہ محض بر لے معرفت خود است فخلقت الخلق لا اعرف و تجمل کہ دوش باد فیض کہ
کنایہ از عشق است از سر کوے آن محبوب گلستان وجود عاشق وزیدہ و او را چون گل گریبان
چاک گردانیدہ پس لے گل یعنی لے عاشق این گریبان چاکے تو کہ کنایہ از رسوائی و

و پریشانی است بچیز نیست اے سبب عشق است و چون اندوه لازمۀ عاشق است و آن سبب عشق است گوید - قوله

ببتلائے نغم محنت اندوه فراق | ایدل این ناله و افغان تو بچیز نیست

معنی اے دل من بتلائے غم و اندوه فراق هستی و مہدم ورنالہ و افغان میگوشتی این ناله و افغان بچیز نیست اے سبب است یعنی سبب ہجر یا بطلب وصال و چون عشق نہتقی نیست بنا بران گوید قوله

در عشق اگرچہ دل از خل نہان مہیاد | حافظ این دیدہ گریان تو بچیز نیست

معنی اگرچہ دل تو در عشق را از خل نہان میدارد و بکے سخن نمیراند اما این دیدہ گریان تو بچیز نیست اے موجب ظهور و رسوائی است - غزل

خم زلف تو دام کفر و دین است | ز کارستان تو یکشمہ اینست

زلف مراد جذبہ و مراد از خم کشش از ذکر سبب و ارادہ سبب کارستان بوالعجبہا ششم اندک معنی آنست کہ اے محبوب سحر ساز و اے معشوق فنون پرداز کش جذبہ عشق تو دام کفر و دین است کہ از امور متضادہ اند یعنی چہ مومن و کافر و صادق و فاسق و مطیع و عاصی و عالم و جاہل و عاقل و مجنون و خوب و زشت مدام عشق تو گرفتار اند و دام در تسبیح تواند و ترا جویان کہ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ از تجاست کہ سعدی گفت ہر دلیل بر گش تسبیح خواست کہ ہر خاں راے تسبیح زبان نیست پطیل انبیا و اولیا و مومنین کل مراد ذات ایزد و چون خار کفار و عاصی و طاغی اند کہ از بوالعجبہا اے امر نیست کہ امور متضادہ را کہ الضدّان لا یجتمعا است فرہام آوردہ باید دانست کہ مُشَاہِدَةُ الْاَبْرَارِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالْاَسْتِثَارِ چون اخفا معشوق موجب قتل عاشقان است گوید قوله

جمال مجر عیسے ست لیکن | حدیث غمرہ ات سحر مبین است

معنی آنست کہ اے محبوب من مشاہدہ جمال روح افزائے تو اگرچہ معجزہ عیسویت کہ مردگان باو یہ خونخوار عشق را جان بخشی مینماید اما حدیث غمرہ تو یعنی غمرہ ات کہ استغناء و عدم التفات و اخفاست بقتل عاشق سحر مبین آشکارا کہ بقتل عاشق موسے فرو گذاشت نمیکند و چون مدام محبوب در پے قتل عاشق است از آنکہ تا عاشق بقفا نرسد بقایا بد بنا بران گوید قوله

چگونگی وصل آن چشمی که اورا | بخون من کمان اندر کین است

چشم مراد ذات ہے بہ چشم انجا بنے نقد ذات کو عیان بنید وجود کائنات بمعنی آنست کہ از وصل ذات محبوبے کہ دماں بخونیزی من مستعد است چگونه سخن راغم و چشمداشت آن نمایم و چون عاشق ہم دماں خواہان فنا است از انکہ تا خود را فانی سازد و بقای معشوق باقی نگرد و بنا بران گوید قولہ

بران چشم سیہ صد آفرین باد | کہ در عاشق کشتی سحر آفرین است

سیہ چشم کنایہ از ذات محبوب و سیہ بجهت عدم ادراک کہ لایدر کہ لایبصار دیا باعتبار آنکہ رنگ ذات سیہ تصور نموده سے سیاهی چون بہ بینی عین ذاتست و در و چاہے پُر از آب حیاتست سحر آفرین ساحر کامل معنی آنست کہ بران محبوب من یا بران تجلی ذاتی جلالی او صد آفرین باد کہ در کشتن عاشقان ساحریت کافی و جاویدست وانی و چون جناب عشق از بس کہ بلند است و از تحریر و تقریر مبرا و معرا از توصیف و تعریف است گوید قولہ

عجب علمیت علم عشق بہیات | کہ چرخ ہنفتش ہنغم زمین است

معنی آنست کہ علم عشق عجب علمیت رفیع الشان کہ چرخ ہنغم با این شان و رفعت او ہنمراہ ہنغم زمین است بہیات با و چون توان رسید و چون سستی عاشقان بسبب عشق است بنا بران گوید قولہ

از خم عشق نوشیدیم جامے | ادا نمستی و رندی ازین است

معنی آنست کہ بموجب رندی و سستی من بہین عشق است و چون عشق معرا از کثافت و کدورت و مبرا از توصیف و تعریف است گوید قولہ

لبت را آب حیوان گفت و اعظ | چہ جائے آب کان ما معین است

لب مراد لطف ہے لب کہ شیرین ہے شد لطف خداست و باغ جاہل از آب او نشو و نماست معنی آنست کہ اے محبوب من لطف تو کنایہ از عشق است و اعظ آزا نسبت با بحیات دادہ اما چہ جائے و ادا نسبت با بحیات ست کہ منبع او ظلماتست بلکہ ما معین باید گفت کہ چشمہ است و رہبت معرا از توصیف و مبرا از تعریف باید دانست کہ اکثرے با عاشقان بغا و پیش می آیند آخر الامر بموجب سے با و در کشتن ہر کہ در افتاد و با افتادہ بعضے بغور ہنر امیر سند و بعضے بدیر و بعضے موقوف با آخرت بنا بران گوید قولہ

<p>نه پنداری که بد گرفت و جان برد</p>	<p>حسابش با کراما کاتبین است</p>
<p>کراما کاتبین دوزرشته اند که نوشتن اعمال بندگان مویکانه که کراما کاتبین یَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ خطاب درین بیت دل و یا دوست یعنی ایدل من پنداری که بدگویی تو از میان رفت و جان خود و بسلامت برد و هیچ بسزای خود نرسید بلکه خاطر خود جمع دارد حساب ایدلے او که در حق ماکرده اند نزد کراما کاتبین مرقوم آخر الامر بسزای خود خواهند رسید و یا آنکه خطاب بعاشق است از جهت دلداری او و چون اعمال و افعال عاشقان نزد ارباب ظواهر مخالف شرع مینمایند اما نزد عاشقا عین شرع اند بنابراین گوید قوله</p>	
<p>حدیث حافظ و سیمانه</p>	<p>بنزد عاشقان آیات دین است</p>
<p>معنی آنست که حدیث حافظ و میخواری او نزد ظاهر پرستان عصیان و طغیان است اما نزد عاشقان آیات دین است و محض اطاعت امر الهی و دینداری غزل</p>	
<p>در دیرمغان آمد یارم قدح در دست</p>	<p>مست از می و میخواران از نرگس مست</p>
<p>ویرمغان تجلی اسم الواسع و محیط که متضمن بر فنا است یار محبوب حقیقی قدح و در دست اشارت است بآن که در گلشن زار است که حق تعالی خود ساقی گشته شراب بعاشقان مینوشاند می کبریا یی نرگس مست چشم مرادات باعتبار استغناء معنی آنست که محبوب من که عاشقان در خیال دیدن او و اله دشید اند بر ما در حالت محویت و فنا در حاله که از غایت کبریا و ناز و متغنا قدح در دست داشت در آمد چون مجوبے که قوله</p>	
<p>از نعل سمند او شکل مه نو پیدا</p>	<p>وز قلوبند او بالای صنوبر پست</p>
<p>مه نو و صنوبر کنایه از محبوب صوری معنی آنست که مه نو باین جن و جمال نعل سمند است و سرو با اینهمه بالای خاکراه او یعنی محبوب صوری پیش او قدر نعل ندارد و معشوق مجازی مقابل او بنجا که نمی آرد و آری محبوبان مجازی را در چشم عاشق تا آ زمان جلوه است که آفتاب جمال حقیقت تابان نشده و چون او تابان گردد اینهمه از پیش نظر او مرتفع میشوند چون نجم در شمع شمس که ناظم خود گفست است چندان بود که شمه و ناز سهی قدان پکاید جلوه سرو و صنوبر خرام ما باید دانست که وجود عاشقی که از خود گذشته حکمی علی الاطلاق نمیتوان نمود یعنی نه هست توان گفت چرا که هست و نه</p>	

گویند که زوالی و عدمی در پے نداشتن این را باعتبار خلقت بشری و صور انسانی عدم و زوال است
و نیست مطلق هم نتوان گفت باعتبار صفات الوهیت و قوام وجود او بذات حق اگر چه این وجود
ظاہری فانی شدن است چرا که وجود لباسی بیش نیست و لباس اعتبار را شاید بلکه من و بجهت نیست
و من و بجهت بنا بر آن گوید قوله

آخر آنچه گویم هست از خود خیرم چون نیست | و ز هر چه گویم نیست با او نظرم چون هست

از خود خیرم چون نیست یعنی از انجبت که ما را با نیستی و ابستلی است یا در زمانے که از خود خبر ندارم با
او نظرم چون هست یعنی از انجبت که با هستی او مرا تعلق است یا در زمانے که با او نظر دارم معنی بیت
آنست که این وجود را در معرض هستی چون نشانم و هست مطلق چون تو اتم خواند چون از خود خود خبر
ندارم و محو و معدوم و زوالی و عدمی در پے دارم و نیز از برائے چیست گویم چون عاشق اویم و متصف
بصفات او گردیده ام و بموجب لا یموت فی الوجود الا الله قوام وجود ما بذات اوست بلکه من و بجهت هست
توان خواند و بوجه نیست توان گفت یعنی باعتبار باطن که کنایه از متصف شدن بصفات معشوق و قوام
او بذات محبوب هست توان خواند و باعتبار ظاہر که مراد از ان خلقت بشری و صور انسانی است نیست
توان گفت چون منتہای کار عاشق بر فنا فی خود است و وصول بقای او بنا بر آن گوید قوله

چون شمع وجود من شب تا ببحر خود را | می سوخت چو پروانه تار و زربانتشت

معنی آنست که منے محبوب من وجود ما که مانند شمع محفل افروز عشاقان است در شب محویت
و فنا تا هنگام طلوع سحر بقا مانند پروانه تمام شب میسوخت و از پانتشت و در جانفشانی تغافل
و تکامل روانداشت و دقیقه از وقایق فنا و زنگداشت چون عاشقی که از خود گذشته بر مضه وحدت
حقیقی بلوس فرمود در نظرش کفر و اسلام یکسان است که هر دو صفی از صفات اویند بنا بر آن گوید قوله

در غالیخه شبوشد در گیسوے او پیچید | و در سمه کمانکش شد و ابروے او پیوست

معنی آنست که اگر غالیه اسلام خوشبو شده و باغ طالبان را معطر میبازد نسبت بگیسوے او
دارد و اگر و سمه کفر که رنگ نیلی بر جبین کافران کشیده از آنست که نسبت بابر وے او دار یعنی هر دو
نسبت بوسے دارند و مظهر جمال و جلال گردیده چون مشاہدۃ الابرار بین التجل و الاستتار است
و درین هر دو حال بر جان عاشق خرامیت گوید قوله

شمع دل مشتاقان نشست چو او بر خاست | افغان ز نظر بازان برخاست چو او نشست

معنی آنست که چون او در انجمن مشتاقان برخاست اے ظہور کرد و درآمد شمع دل عاشقان فرو خوابید اے بے نیستی درآمد و چون نشست یعنی بغیبت درآمد از جهت محرومی از ان حالات دید شور و شغب از عاشقان برخاست آری در ہر دو حال بر جان عاشق خرابیت کہ سوزم گرت نہ بینم میرم چو رخ نمائی و چون ظہور محبوب زندگی عاشق است بنا بران گوید قولہ

باز آئی کہ باز آید عمرے شدہ حافظ را | ہر چند کہ ناید باز تیرے کہ برفت از دست

معنی آنست کہ اے محبوب من باز آمد و خود را از خلوت خانہ خارج منصفہ ظہور درآمد کہ سبب ظہور تو محافظ را عمر از دست رفتہ باز بدست مے آید یعنی از سرفروزی زندگی مے یابد ہر چند کہ عمر رفتہ مرا بمنزلہ تیر از کمان جستہ و وقت از دست رفتہ را قابلیت عودیت غزل

دل سراپردہ محبت اوست | دیدہ آئینہ دار طلعت اوست

معنی آنست کہ از دل من محبت غیرے را گنجایش نیست کہ سراپردہ محبت اوست و در چشم من خیال غیرے را نمایش نہ کہ آئینہ دار طلعت اوست یعنی دل و دیدہ ہر دور و واقف را دوست بنہو کردہ ام کہ بجز عشق و محبت اورا در دل را نہ نیست و جز خیال اورا در چشم بار نہ و چون عاشق را بما سوا محبوب التفاتے و توجہ نمیشد بنا بران گوید قولہ

من کہ سر بر نیاورم بدو کون | گردنم زیر بار منت اوست

معنی آنست کہ من بہا سواے محبوب التفاتے ندارم و کونین توجہ مے آرم این از آنست کہ گردن من زیر بار منت کہ مارا از کتم عدم بوجود آورد و باران نعمائے لا احصا بر کشت زار وجودم ریخت و بعشق خود آشتنا ساخت باید و آنست کہ جملگی انسان سہ نوع اند اول عوام کہ کار بر خست شرعی کردہ و بحفظ نفسانیہ و لذت جسمانیہ بوجہ مرض و مشروع گشت و گفت کہ مسلمانے بہین است دوم زائد کہ از خطوط مرخصہ و لذات اینجہانی بگذاشت و از بے حصول و لذات اینجہانی شتافت و گفت کہ حاصل اینست و عاشق ازین ہر دو گذشت و بہ بال بہت پرید بنا بران گوید قولہ

تو دطوبے و ما وقامت یار | فکر ہر کس بقدر مہمت اوست

معنی آنست که اے زاهد تو دوطوبے کے طلب بہشت و امید حصول درجات و ماوطلب معشوق کہ
فکر ہر کس بقدر استعداد است کہ تو صواب دید خود بہ بہشت دیدہ و ما معشوق خود چون جناب معشوق
بس بلند است کہ بیچکس را در انجا باز نیست کہ لایک ہما کہ اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِیْنَ بنا بران گوید قولہ

من کہ باشم در ان حرم کہ صبا پرودہ دار حرم حرمت اوست

معنی آنست کہ من کیستم کہ بکنہ معرفت تو رسم جائیکہ صبا کہ کنایہ ازان حضرت ست پرودہ دار حرم
حرمت اوست یعنی بیرون در ماندہ و بکنہ معرفت تو نہ رسیدہ کہ اِنَّکَ مَیّتٌ وَاَنْتُمْ مَّیّتُوْنَ
یعنی اے محمد تو مردہ بکنہ معرفت مانمیری و خلق مردہ اند بکنہ معرفت تو نمیرسد چون تفسیر و تبدیل فنا
لازمہ عاشق است گوید قولہ

من و دل گرفتہ شدیم چہ باک غرض اندر میان سلامت اوست

یعنی اگر من و دل مادر راہ عشق او فانی شدیم باکے نیست کہ کار عاشق ہمین است اما مقصد
آنست کہ عوارض و آفتے و امنگیہ وقت تو نگردد چنانچہ جائے دیگر خود گفتہ ۵ تو می باید کہ باشی
ورنہ سہلست و زیان مایہ جانی و مالی چون خیال معشوق ہر دم و ہر لحظہ در پیش چشم عاشق می باشد اما
گاہ گاہ ہے آن خیال مرتفع میشود و آن موجب گشتگی عاشق میگردد بنا بران گوید قولہ

بے خیالش مباد و نظر چشم از انکہ این گوشہ خاص خلوت اوست

یعنی ارادہ من ہی متعلق ہمین است کہ خیال او را از ماحدائی مباد و دمام ہمدین جاگیر باد از انکہ
این گوشہ منظر خاص خلوت اوست کہ غیرے را در و گنجایش نہ و چون درین دار دنیا ہر عاشقے
کہ علم سہ فرازی می افزاید ہمہ از اثر تفضل اوست گوید قولہ

ہر گلے نو کہ شد چمن آراے اثر رنگ و بوے صحبت اوست

ہر گلے نو کہ کنایہ از عاشق است آرایندہ چمن دنیا گر دید و عشق بازی معروف شد ہیچ میدانی
از چہیت اینہمہ از اثر رنگ و بوے فیض مقدس و لطف اقدس محبوب است و تحتل کہ در چمن
دنیا ہر گاہے کہ روے مینماید اینہمہ ظہور جمال اوست و چون بہر دوری نام آوری بظہور آید کہ
۵ حقیقت را بہر دور ظہوریت پڑاے بر جہان افتادہ نوریت گوید قولہ

و در مجنون گذشت و نوبت است ہر کسے تیغ روز نوبت اوست

معنی آنست که تا قیام قیامت اینجنان از وجود عاشقان خالی نخواهد بود و قبل ازین مجنون در عالم عشق علم سرافرازی می افراشت و الحال نوبت ببا افتاده ما کوس نام آوری بیدان عشق سیزنم و چون ما خواهم رفت و دیگرے خواهد آمد و نخواهد این چنین از سر و لاله خالی ماند و یکے همیرود و دیگرے همی آید و یکے پخیز و نوبت اوست و چون هر چه ببا عشقان میرسد از عشق و طرب همه از دست است بنا بران گوید قوله

ملکت عاشق و گنج طرب	هر چه دارم زمین همت اوست
---------------------	--------------------------

معنی آنست که این همه سلطنت کشور عشق حاصل نموده ام و گنج طرب که کنایه از آزادی کونین است بدست آورده ام از برکت همت و توجه اوست و گر نه من کیستم و از دست ما چه خیزد و چون عجز و تذلل و تواضع و انکسار لازم عاشق است گوید قوله

اگر من آلوده و امنم چه عجب	همه عالم گواه عصمت اوست
----------------------------	-------------------------

اشکال این بیت آنست که ثابت شدن عصمت بگواهی همه عالم چگونه موجب عدم زیان آلوده و امنان باشد حل این اشکال آنکه چون عصمت اثبات شود او بمنزله فرشته باشد که مشهور است پس مضمون این بیت متحد مضمون این بیت است و امنم که بگذرد و سر جرم من که او گرچه پری و شست و لیکن فرشته خوست و برین تقدیر لفظ عصمت بمعنی معصوم و اگر لفظ مذکور بجنه عاصی باشد معنی آن باشد که عاصی او مرا از هر زیان خواهد رها نید و میتواند بود که مراد آن باشد که مقصود عاشق همیشه آن باشد که هر نیکی که هست بمعشوق رسد و هر بدی که هست بمن رسد پس میگوید که چون عصمت او که مقصود اصل است ثابت شد آلوده و امنی من که مقصود من است زیانی ندارد و چون سینه عاشق از بارقات جلال محبوب سوخته شد مجد که از خودی خود هم گذشته و نه از شخص خود خبر و نه از باطن خود اثر بهر حال که باشد اسیر کند و دلدار است گوید قوله

فقر ظاهر مبین تو حافظ را	سینه گنجینه محبت اوست
--------------------------	-----------------------

معنی آنست که اے طالب صادق برین پیرگی و بے سرو سامانی ظاهر من نگاه مکن اگر چه از خود و از دو عالم مفلس و هیچ نمی آرم فاما از گنجینه محبت و خزینه سدا بهتیدست نیم غزل

دارم امید عاطفته از جناب دوست | کردم جنایتی و امیدم بعفو اوست

عاطفت مهربانی جنایت گناه معنی آنست که مدام چشیداشت مهربانی از جناب دوست دارم که بنده عاصی ام که تو را بر اے معرفت عبادت آفریده که و ما خلقت الجن والانس الا ليعبدوا اے ليعرفون نه بر اے عبث اَحْسَبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا و ما از راه غفلت و کور دلی گرفتار نفس اماره گشتم و به لہو و لعب میگذاریم و با وجود این امیدم بعفو اوست که خود فرموده که ان الله يغفر الذنوب جميعا و چون نو میدی از ان جناب و بال است که ما امید از رحمتش شیطان بود بنا بران گوید قوله

دانم که بگذر دز سرچرم من که او | اگر چه پر پوشست ولیکن فرشته نوست

پری در حسن معروف اما هر که را و نماید موجب خرابی او شود پس کنایت از صفات قهریه فرشته خو کنایت از صفات غفاریه و گذشتن بوجوب عفو کردن و بخشیدن است معنی آنست که ما را یقین است که ابسته از سرچرم من در گذر و دوجرهای ما را عفو فرماید که آن محبوب من اگر چه موصوف بصفت قهاریت اما بیشتر کار او بصفت غفاریت که سَبَقَتْ رَحْمَتِي عَلَى غَضَبِي و چون عاشق را باید که در خدمت معشوق بنوع اشتغال نماید که غیر بر ابران اطلاع نباشد چون طریقه ملائمه بنا بران گوید قوله

سر را چو گوے بر سر کوے تو با ختم | واقف نشد که چه گویت اینچه گویت

گوے بکاف فارسی شهورد بکاف عربی یعنی کوچه با ختم فدا کردن و نثار کردن واقف خبر دار معنی آنست که اے محبوب من طاعت و خدمت ترا بجای رسانیدم که سرافند اے کوے تو کردم یعنی سرادم در بنده اشتتم و با اینهم که مطلع نشد که اینچه کوچه است و این که ام گویت و یا آنکه سر را گوے و اروقف میدان عشق ساخته ام و که را بران واقف نه ساخته و چون کار عاشق موقوف بجدب آهیه است و آن معلول ببله نیست بنا بران گوید قوله

بے گفتگوے زلف تو دل را همیکشد | بازلف سرکش تو کار روے گفتگوست

معنی آنست که بے گفت و شنید زلف تو که کنایه از جذبه عشق است دل را همی کشد بازلف سرکش تو از همان جذبه عشق است که طاقت گفت و شنید دارد و هر که را در یاد بجا خاصش در آرد که لا مانع لهذا هطیت شایه حال است چون کار عاشق مدام بگریه و زاریست بجهت استغنائی معشوق بنا بران گوید قوله

چندان گریستم که هر کس که برگزشت در اشک با چو دید روان گفت اینچه هست

معنی آنست که اے محبوب من بسبب استغنائی تو که در حق ما رو اسیداری و هیچ نوع باحوال ناظر نمیکنی
گریه و اشکباری من بجای رسید که هر کس را ناظر بر ما افتاد و گریه ما را مشاهده نمود فی الحال گفت اینچه
جویت یعنی گریه من بمنزله رسید که از اشک ما جوے روان شده و چون بکنه معرفت محبوب و معرخی
او بچکس نتواند رسید بنا بران گوید قوله

بسچستان دمان که نه بلغم از و نشان مولیت آن میان منم که اینچه هست

دمان کنایه از اسم مشکم چون مسئله کلام تحقیق و کیفیت اودق و اصعب است از صفات دیگر پس هذا
در وے نزاع بسیارست مخفی ماند که صفات حق متقابلہ در میان اسم جلال و جمال یک اسمست جامع
بینهما متولد از انها که میان عبارت از آنست و چون مکشوف کسے بغیر از اقطاب نمیشود بنا بران موسے
نسبت داد و شیخ عبدالواحد که دمان محبوب را که نقطه دیچ و جوهر فرو گفت اند و میان محبوب را
باریک تر از موسے و طول بے عرض دهمشته ۵ نشان موسے میان که دل دران تبسم ۶ زن پسر که
خود در میان نمی بینم ۷ ۵ اے آنکه جزو لایختری دمان تست ۶ طوے که هیچ عرض ندارد میان تست ۶ نشان
از دمان نقطه احدیت که بواسطه بے نشانی و غیب هویه هیچ موسوم کرده و اشارت از میان بر تبه وحدت
و طولش عبارت از جامعیت اوست احدیت و واحدیت اما در رساله حق البقین نبشته که چون دهمتین
نقطه نمود و از سرعت انقضای تجد و تعینات متباینه مانند خط صورت بست از بنجا میرسد که دمان اشاره
بران تعین نقطه وحدت کنیم و میان اشاره بران خط است که میان احدیت و واحدیت است که بواسطه
بے نشانی و غیب هیچ موسوم است که بالاند کورش و ازین بیت واضح میشود ۵ که در می بجنبه نقطه
موسوم را دو نیم ۶ پس مطلق کلام حکیمان دمان تست ۶ یعنی وحدت که جامع احدیت و واحدیت است با اعتبار
جامعیت بود و حدیث موسوم و در حقیقت نقطه موسوم است با اعتبار خنده که عبارت از تجلی که ظهور اوست و نیم
گشت یعنی احدیت و واحدیت را اعتبار و امتیاز پیدا شد و از میان دو نیم گشت ۵ آن دمان پرنیک
برو بچکس پیدا نبود و خنده کردی و شورے در جهان انداختی ۶ معنی آنست که از ان دمان که کنایه از
نقطه وحدت است چندان که می بینم نشانے نمی یابم و آن میان که کنایه از ان خط که میان احدیت
و واحدیت است در عدم ادراک مولیت اما نمیدانم که آن چه هست که هیچ نوع باوراک نمی آید

و چون عشق را در دل عاشق تغیر و تبدل و تحول و انتقال نیابد بنا بر آن گوید قوله

عمر نیست تا ز زلف تو بوسه شمیمه ایم | زان بوسه در مشام دل ما هنوز بوست

معنی آنست که ای محبوب من عمر نیست که از زلف عنبر بوی تو که کمایت از جذبه عشق است بوی ما رسیده اما در مشام دل ما زان بوسه پیمان بو است و هیچ تغیر و تبدل و افزایش و کاهش راه نیافت و چون خیال معشوق از عاشق رفتنی نیست بنا بر آن گوید قوله

دارم عجب که نقش خیال تو چون نرفت | از دیده ام که و بدمش کارشت و منوشت

معنی آنست که ای محبوب من ازین دیده گریان من که و بدمش کار ایشان بگیرم و زاریست بجای دارم که با اینهمه گریه و شکایتی نقش خیال تو چون اضمحلال نپذیرفت چون پریشانی عاشق حجب جمعیت اوست بنا بر آن گوید قوله

حافظ بدست حال پریشانیست و لے | بر بوسه زلف دوست پریشانیست

معنی آنست که ای حافظ که این حال پریشانی دهر گردانی تو اگر چه بدست که ترا چنین غار و محقر گرداند و لیکن بسبب عشق معشوق این پریشانی تو نیک است که مایه جمعیت است و باعث وصل غزل

درین زمانه فیهی که خالی از خلل است | صراحی می ناب سفینه غزل است

صراحی می ناب دل مالا مال از عشق و یا عشق از ذکر سبب اراده سبب و نیز قرآن مجید سفینه غزل کتب مخبر احوال سلف یعنی درین زمانه پرفساد یاری که در غل و غش نبود و از صحبت او خلل نباشد پس آن دل مملو از عشق و یا عشق و یا قرآن مجید است که من اراده مؤمناناً فالقرآن یکفیه که از صحبت اینها ذوق توان نمود و سفینه غزل که کنایه از کتبها که مخبر احوال سلف است یعنی درین زمانه بهتر ازین کار نیست که بمصول عشق ساعی باشد و از ماسوله محبوب آزاد باشد بنا بر آن گوید قوله

جبریده رو که گذرگاه عافیت تنگست | پایله گیر که عمر عزیز بے بدل است

معنی آنست که ای عاشق میباید ترا که اختیار تجرید و تفرید کنی و بماسوله و بستگی نداری که راه عشق بس تنگست و ماسوله محبوب را در درگنجایش نه و به علائق و عوائق در آن راه رفتن بس دشوار پس جذبه عشق زودتر که بدست آرد که عمر عزیز عوضه ندارد که عاشق در آن قضایا فایده کند و چون بے عمل موجب سدا راه است بنا بر آن گوید قوله

نه من زبعلی در جهان ملولم و بس	ملالت علما بهم ز علم بعل است
--------------------------------	------------------------------

معنی آنست که بسبب بے علی تنہا نہ من بے معرفت مانده ام بلکہ ملالت علما یعنی محرومی ایشان بسبب علم بعل است کہ این چنین علم نفعی نہ بخشد کہما قال و اعوذ باللہ من علم بلا علی و تحمل کہ بے علی کنایت از کثرت علم است چہ تمامی علم عمل کردن دشوار معنی آنست کہ تنہا نہ من از کثرت علم بے معرفت مانده ام بلکہ این علما و فضلاء کہ از معرفت محروم مانده اند بسبب کثرت علم است کہ **العلم حجاب للہ اکبر** سوال چون علم موجب معرفت حق است کہ بے علم نتوان خدا را شناخت پس حجاب راہ چون توان گفت جواب آنست کہ علم اگرچہ موجب ہدایت باشد اما چون مثر غرور و خود بینی و کبر است لاجرم خرقیل و قالے بیش نیست لاجرم حجاب اکبر باشد و در رفع حجب کوش نہ در جمع کتب و مقصود از علم نیست جز رفع حجب و در جمع کتب حجاب افزون گردد و دانستہ مصغت فی سبیل من حب و در علم خرقیل و قال آنست کہ چہ حیرت زدہ بنشین و لد خدا طلب و فی بینی البیس کہ معلم ملکوت بود و در علم لا نظیر آخر الامر غرور عیش بجای رسانید کہ طوق لعنت گردنش کشید و نیز چون موسی کہ وہ طور فت حق تعالی پرسید کہ یا موسی بدین عصا چہ میکنی موسی ہم چون بصفت علم موصوف بود یک سوال حق تعالی را چہا جواب داد کہ ہی عصای انوکو علیہا و اھش ہا علی غننی ولی فیہا ما ادب آخر لے لاجرم بخطاب لن ترانی مخاطب گردید دوم آنکہ کثرت علم باعث جمع کتب میشود و آن باعث مشغول و استغراق اوست و باز بودن از حق پس بموجب ما شغلاک عن اللہ فهو صمک و امام محمد باقر در تفسیر کریم قن تکفیر بالاطاعت میفرماید کل ما شغلاک عن مطالعة الحق فهو طاعتک حجاب اکبر باشد یا نہ سیم کثرت علم نظر بر علم و خودی متکبر دارد و دلائل و براہین در پیش آرد و دور کوی معرفت دلائل و براہین را راہ نیست و رخش علل در ریش افکندہ ہم علت و معلول در ہر دو گم و پس حجاب اکبر باشد یا نہ بین جہت ناظم جائے دیگر گفتہ تا علم فضل بینی بے معرفت نشینی یک نکته ات گویم خود را بسین کہ رستی و بعضی گفتہ اند کہ علم دو نوع است ظاہری و باطنی و اند حجاب اکبر علم ظاہری و بعضی گفتہ اند کہ علم کہ موجب ہدایت است علم فقہ و سلوک و علم تصوف و علم کہ حجاب اکبر باشد چون صرف و نحو و منطق و اصول کہ موجب قیل و قال است و بعضی گفتہ اند کہ علم ہم حجاب است و ناودی یعنی اصحاب قیل و قال را حجابیت و ارباب معنی را ناودی مولوی جامی گوید کہ علم کرے ہر ملامت

طرز کان ہم رہن دہم رہبر است * ہچوشت خاک در دست رسول * دوستان و دشمنان را در خواست
کحل بنیائی شد اندر چشم دوست * خاک اعمای چشم اعدا است * رفراين اسرار و سراین نکات *
داند آخروے کہ غفلت در سراسر است * و چون عاشق را باید کہ بعشق مستغرق گردد و هیچ نوع بہمان
و کار و ملتفت نشود بنا بران گوید قولہ

بچشم عقل بین در جهان پر آشوب | جهان و کار جهان بے ثبات و بھل است

معنی آنست کہ اے عاشق صادق بعشق معشوق مستغرق باش و از روے عقل در بھمان پر شور و
فساد نگاہ کن کہ انبھان دکار آن جهان ہر بے بقا و بے محل است پس بے تنگی را نہی شاید و چون در
عالم ہر نسبت و بناے کہ ہست خالی نیست از خلل الا نسبت عشق بنا بران گوید قولہ

خلل پذیر بود ہر بنا کہ مے بینی | اگر بناے محبت کہ خالی از خلل است

معنی آنست کہ اے عاشق صادق ہر نسبت و بنا سے کہ از بد و دور و تقوے کہ نے بینی خلل را
در و گنجایشے است الا کہ نسبت عشق کہ ہر نوع خلل را در و راہ نیست و چون عشق از مواہب عظمی
است و نصیبہ ازلی است گوید قولہ

از قسمت ازلی چہرہ سید بختان | بشت و شوق نگر و سفید این مثل است

معنی آنست کہ چہرہ سید بختان کہ محرومان عشق اند چون بقسمت ازلی از عشق بے بہرہ و ماندہ اند پس
الھال بشت و شوق جد و جہد سفید نگر و یعنی حصول عشق نتواند نمود چرا کہ عشق ازلی و ہی است
نہ عارضی است دکے چون ابوطالب کہ ہر چند رسول ء خواست کہ ایمان آرد اما چون سید بخت
ازلی بود و میر نشد و چون این خیالات دور و زہ محل اعتماد نیست بنا بران گوید قولہ

دلہ امید فراوان بوصل و تودشت | ولے اجل برہ عمر رہنر املت

معنی آنست کہ اے محبوب من بوصل و بمشاہدہ روے تو امید بسیار داشتم کہ البتہ روے جانان
درینجا خواہم دید اما این اجل براہ عمر رہنر امید ماشدہ چرا کہ چون نظر بر این حیات دور و زہ میکنم
ہر نوع مراد او را بداری نمی بینم پس امید ما منقطع میگردد کہ آہ ہچنان محروم ماندم در و جانان دید
نیافتم چون عاشق را باید کہ بعشق معشوق مستغرق گردد و از کفر و دین خبر نذر و بنا بران گوید قولہ

بگیر طرہ مہ چہرہ وقت بخوان | کہ سعد و محسرت تاثیر زہرہ در حل است

معنی آنست که اے طالب طره مهر چهره که کنایه از عشق معشوق است بدست ما آرد قصه مخوان یعنی اندو
مخورد و خوف و رجاء را بخود راه مرده که سعد و نحس یعنی خوف و رجاء که این هر دو نتیجه کفر و اسلام است
و عاشق را باینها چه کار سه عاشق یارم مرا با کفر و با ایمان چه کار به چون عشق از عاشق
رفتنی نیست گوید قوله

بیهیج دور نخواهید یافت هشیارش | چنین که حافظ ماست باو ازلست

خطاب به منکران است و حافظ کنایت از دل یعنی اے منکران حافظ ما اے دل با که چنین مست باو
ازل که کنایت از عشق حقیقی است پس او را بیهیج دور از عشق هشیارای معروض نخواهید یافت غزل

دیدم که یار جز سر جو رستم نداشت | بشکست عهد و زغم ما بیهیج غم نداشت

جو رستم ناز و تغافل دستغابی معشوق که بمنزله جو رستم بر عاشق معنی آنست که اے دل من دیدم
که آن محبوب در اے خیال جو رستم نداشت آخر الامر همچنان ناز و استغفار را کار فرمود عهد و فوار که با
ما بسته بود که از تو جدائی نخواهم کرد آن عهد را بشکست و بدان وفا نمود و بیهیج اندیشه از سرگردانی و پیرایه
مانمود چون از عاشق بخیزد وفا و دعا گوئی بظهور نئے آید اگر چه از معشوق جفایم بنیدن بابران گوید قوله

یار بگریش ارچه دل چون کبوترم | افگند و کشت و عزت صید حرم نداشت

معنی آنست که اے پروردگار من مرا آن محبوب مرا بیج مواخذه مکن و اگر چه آن محبوب ما بر ما جو رستم
نمود و از ماجدائی گزید دین دل مسکین ما را چون کبوتر بیفکند و بکشت و بیج عزت صید حرم نداشت یعنی
اندیشه این نکرد که این صید حرم عشق است و کشتن صید حرم را لازم نیست قوله

برما ستم ز بخت من آمد و گرنه یار | حاشا که رسم جو ر و نشان ستم نداشت

معنی آنست که اینهمگی جو رستم مذکوره را که بر ما نمود و از دست بختی بخت ما بود یعنی بخت من تقاضا
وقت بهمن پیش آمد و و گرنه حاشا جو رستم را نزد محبوب من گنجایش نیست و چون احتمال جو ر و جفا
لازمه عاشق صادق است بابران گوید قوله

با اینهمه هر آنکه نخواهی کشید زو | هر جا که رفت و بیکش محترم نداشت

اینهمه اشارت بدعوی عاشقی خواهد بود و جفا و اشاره به محبوب یعنی با اینهمه دعوی عشق نمودن و احتمال
جو ر و جفا نمودن و از و اعراض کردن آخر الامر مقرر شد بهمن است هر جا که رفت و بهر که رو آورد

هیچکس غرقش نداشت و بجز ندامت حصولی نشده که **وَمَنْ تَجِبِنَ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ** چون از عاشق غیر از طلب عشق نمی پویند و نابرا آن گوید قوله

ساقی بیار باد و باد می بگو | انکار ما کن که چنین جام نداشت

ساقی مرشد باد و عشق مدعی حاسد معنی آنست که ای مرشد من باد و عشق و محبت الهی بیار و بما حواله کن و اگر حاسد ای راه حسد نخور و باره ما گوید اعتبار کن بلکه از طرف مایان بآن مدعی بگو که انکار مایان کن و با باجسد پیش میا که چنین جام که کنایه از دل مصفا است جم هم نداشت چه بشید از جام خود روز چهار ظرف عالم معلوم مینمود و در پیاله دل عاشق رموز عالم ملک و ملکوت مشاهد میشود پس کسی که اینچنین جام بدست آورد و باد و عشق و محبت و معرفت حواله او نمودن اولی و السبب است چون کار عاشق تجرید و تفرید از دنیا و دین و عدم التقات مابینها نابرا آن گوید قوله

خوش وقت آنکس است که دنیا و آخرت | از دست داد و هیچ غم از پیش و پس نداشت

معنی آنست که خوش وقت آن عاشقی که بشق معشوق نبوی مستغرق گردید که دین و دنیا هر دو را از دست داد و هیچ تلفت باینها نگردید و هیچ غم اینها نداشت که تلفت باینها عقبه راه سالک است چون از حصول عشق مراد حصول معرفت است نابرا آن گوید قوله

هر هر هر که ره بحریم درش نبرد | مسکین برید و اوی وره در حرم نداشت

معنی آنست هر سالکی که ره بحرمت او نبرد و مانند مسکینی که وادی راه کعبه را قطع نمود و کعبه برسد ای بی حاصل و لایق و چون عاشق را بهتر از عشق کاس نیست و دل نا نماندن بقول منکران گوید قوله

حافظ برفتو گوئی سعادت که مدعی | هیچش خبر نبود و سهر نیز بهم نداشت

معنی آنست که ای حافظ تو در عشق ثابت قدم باش و گوئی سعادت از میان بردار و بانکار مدعیان از ره باز یاست و همچو ایشان مباش که مدعی که زاهد ظاهر پرست محروم از عشق جهت آنست که مراد را هیچ از خبر نبود و عشق هم نداشت و گرنه محروم نماندی و یا آنکه حافظ تو اطاعت امر محبوب را که با نفعی بجا آرد مخالفت میار و غرور کن مباد که رانده گردی که مدعی که کنایت از شیطانست ترک امر محبوب کرد و دعوی خود بینی نمود و زبان بتکبر بر کشد که **اَنَا خَيْرُ مَنْهُ** پس بحضض نماند افتاد مراد را هیچ خبر نبود که ترک امر محبوب کمال عصبانیت و عشق هم نداشت و گرنه اینچنین بوقوع نیامدی و مردود نشدی و الله اعلم غفل

دل دو نیم شد و دلبر بملامت برخاست | گفت با مانشین کز تو سلامت برخاست

معنی آنست که ای محرم من همدم و ای همدان محرم و محرومی و میسکینی این بیچاره را نگاه کنیدی که در عشق آن محبوب هر چه که داشتیم همه برباد داد و ادم تا حدی که دل و دین از دست رفت و با این همه استغنا محبوب نگریه که بملامت این بیچاره برخاست و گفت با مانشین ای از برادر شو و دعوی عشق ما منما که از تو سلامت برخاست ای شایان مایستی و یا آنکه ای سلامت میداری و عاشق مراد خود هستی و هر که طالب مراد خود بود عاشق نیست و شایان وصل نه و چون راه عشق سر سر عجز و ندامت است گوید قوله

که شنیدی که درین بزرگه خوش نبشت | که نه در آخر صحبت ندامت برخاست

معنی آنست که ای بیچاره میسکین این راه عجز و انکار است تکبر و خود بینی را راه نه کدام کس را شنیدی که درین بزرگه خوش که حلقه عاشقانت نبشت که نه آخر کار بجز ندامت برخاست که و ما عرفناک حق معرفت و چون اظهار تکبر و خود بینی موجب خسرانست بنا بران گوید قوله

اشمع گرزان رخ خندان بزبان لافی زد | پیش عشاق تو شبها بغرامت برخاست

باید دانست که عاشقان و دونه اندکی طال لسان دوم کل لسان و کل لسان از طال لسان بترتب برتر است اینجا از شمع عاشق طال لسان مراد است رخ خندان روی محبوب عشاق عاشقان کل لسان معنی آنست که هر عاشقی که بسبب ورود شدن تجلی که کنایه از رخ خندان است لاف زد یعنی دعوی معرفت نمود و اظهار تکبر و خود بینی نموده دم انا سخن زد آخر الامر مژده اش بجز این چه هست و او که پیش عاشقان کامل که کل لسان است شبها بغرامت برخاست و سر خود بباد داد و چون در چمن هر چه هست همه ظهور جمال اوست و طالب و خواهان اویند بنا بران گوید قوله

در چمن باد بهاری ز کنار گل و سرو | بهو اداری آن عارض قامت بر سحر

معنی آنست که تنهانه من عاشق و ثنا خوان او هستم و اظهار حسن و جمال او میکنم بلکه در چمن هنگام بهار باد بهاری که بر سر دو گل و زبیده و گل را تازه و خندان و سرور اسر و زبان گروانیده بهو اداری آن عارض و قامت مستعد گردیده یعنی اظهار حسن و جمال او میکند و بیان کمال و صلاح اومی نماید و چون مشتاق لغت عاشقان نه بین انسان اند بلکه ملائکه نیز بنا بران گوید قوله

مست بگذشتی و از خلوتیان ملکوت | بهما شای تو آشوب قیامت برخاست

معنی آنست که در باد یعش و محبت و معرفت چنان مست بگدشتی که انسان چه بلکه از گره ملائکه تماشا می تو
 آشوب قیامت برخاست یعنی بگی گره ملائکه شتاق لقاء تو شده در لای دیدن تو بهجوم نموده و
 محبت این بیت مبنی بر معراج است آنگاه این را صنعت التفات گویند که متکلم از کلامی و یا از قصه
 به مدح کسی رجوع نماید باید دانست که عاشق را دو حالت است گاه صحو گاه محو و محو دم انا الحق نیز نند و در
 صحو به عذر آن میگردد و نیز عاشق تا که معرفت ذات نرسیده و بمشاهدات تجلیات گرفتار است بهوجب
 مغلوبی دم انا الحق نیز نند و چون ازین گذشته بمقام معرفت رسید بغیر و الحاح میگرداید نابرا آن گوید قوله

پیش بالای تو پا بر گرفت از خجلت | سر و سرکش که باز قد و قامت برخاست

سر و سرکش عاشق طال لسان معنی آنست که عاشق طال لسان که باز قد و قامت برخاست و قدم
 در صحن افتخار نهاد و در مقام لیس فی جنتی سوی الله خرامیدان گرفت پیش بالا یو یعنی در وقت مشاهدۀ
 ذات یا حصول معرفت تو از معانی کمال و عظمت تو خجلت پا برداشتن نتوانست یعنی بحسب و تضرع گردانید
 چون باز نیک و در حال مجرب و بانگ سجانی میزد و چون بمقام صحو و معرفت ذات رسید بزبان عجز گفتن
 گرفت گفتم الیوم کما فرأجوسینا أقطع ذنابی و أقول أشهد أن لا اله الا الله چون عاشقان با
 خود نمائی و خود فروشی سدا راه است نابرا آن گوید قوله

حافظ این خرقه بنید از مگر جان بری | کاش از خرقه سالوس کرامت برخاست

معنی آنست که ای حافظ این خرقه خود بینی و خود فروشی دور کن شاید که ازین در طه هلاک که محرومی است
 جان بسلامت بری چرا که آتش از خرقه سالوس و کرامت برخاست یعنی قریب است که این خرقه سالوس
 و کرامت ترا در آتش جبران بسوزد و قوله غزل

روضه خلد برین هست درویشان است | مایه محشمت درویشان است

معنی آنست که روضه خلد برین که کنایت از وحدت و معرفت است حصول آن توجه درویشان است که
 عاشقان کامل اند و مایه سعادت دارین و مقبولی نظر حق خدمت درویشان است قوله

گنج عزلت که طلسمات عجایب دارد | فتح آن در نظر رحمت درویشان است

گنج عزلت کنایت از مشاهدات که حصولش در عزلت است لای مشاهده ذات حقیقی که مشتمل بر عجایب و
 غرائب است و کشادن آن گنج بے نظیر رحمت درویشان معلوم قوله

قصر فردوس که رضوانش بدر بانی رفت | منظرے از چمن نرسبت درویشان است

یعنی قصر فردوس که رضوان خازن اوست از نرسبتگاه درویشان که مشتمل بر مشاهدات تجلیات است
منظر گاهے است و چون ملک و مال دنیا را اعتبار سے نیست که فانی است الا ملک و مالے که درویشان
را است بنا بران گوید قوله

از کران تابکران لشکر ظلم است وے | از ازل تابا بد فرصت درویشان است

یعنی سلطنت عالم از شرق تا غرب سراسر ظلم و موجب وبال اما از ازل تابا بد سلطنت درویشانست قوله
ایدل آنجا بواب باش که سلطانی ملک | همه از بندگی خدمت درویشان است
آنجا یعنی در خدمت درویشان قوله

دولتے را که نباشد غم از آسید و ال | بے تکلف بشنود دولت درویشان است

دولتے که پائینده و باقی است و زوالے و فناے ندارد دولت درویشانست بے تکلف یعنی
درین سخن تکلف نیست قوله

بندہ آصف عہدم کہ درین سلطنتش | صورت خواجگی و سیرت درویشان است

آصف عہد کنایه از مرشد کہ درین سلطنتش درین سلطنت باطنی کہ مراد حاصل است مرآن مرشد
را ظاهر او موصوف بصف خواجگی و سیرت درویشان است قوله

آنچه زرمشود از پر تو آن قلب سیاہ | کیمیائست کہ در صحبت درویشان است

چیزے را کہ از عکس درویشانی آن وجود ناقصہ را از خالص گردد اے کامل کیمیای صحبت درویشانست
و بختل چیزے کہ از طفیل آن وجود ناقص بکمال رسد کیمیای عشق است کہ حصول آن صحبت درویشان
است قوله

گنج قارون کہ فرو میرود از قعر بنوز | خواندہ باشی کہ ہم از غیرت درویشان است

گنج قارون کہ بقدر قامت در قعر زمین میرود و کتبہا خواندہ باشی کہ بسبب غیرت درویشانست و قصه
اش بر بسیل اجمال چنین است کہ قارون ابن عم موسے بود و بحسن صوت قیصرے داشت و خزانے وے
بہترے بود کہ کلید خزانے او شصت اشتری کشید و ہر شتر شصت من بار بردار بود و بیج کلید بوزن از
یہ مختل نیادہ بود و بہر کلید چل گنج کشادہ میشد و بسببش آن بود کہ چون تورات موسے منازل شد حکم شد کہ این را

باب زرنویس موسیٰ گفت که این کتابی است بزرگ و مرا چندان استعداد نیست که باب زرنویس
 حق تعالی صفت کیما بموسیٰ عطا نمود موسیٰ مثلثی ازان بهارون آموخت و مثلثی ازان بخواهر
 خود که در نکاح قارون بود قارون از عیال خود آموخت و از قارون و یوشع نیز بدست آورد
 تا بعدی شد که از مس طلای ساخته تا روزی بزینت تمام که باید و شاید مع گنجها بر قوم خود نمود
 کرد تا همه را متناسی حصول رویداد و کما قال الله قال الذین یزیدون الحیوة الدنیا یا لیت لنا
 مثل ما اوتی قارون انه لذو حظا عظیم باوجود این جاه و مال در حکومت و خلافت مدخلی نبود
 روزی موسیٰ گفت که رسالت ازان است و خلافت و حکومت بهارون مرا خود منصبی نیست و حال
 آنکه تودیت از شما بهتر میخوانم موسیٰ گفت که خلافت بهارون من از خود نداده ام بلکه بعضی موده حق
 قارون گفت من این سخن بے دلیل بصدق نمی شناسم موسیٰ گفت هر یک از شما عصای در
 زمین نشاندید هر چه چنان کردند طلع الصبح عصای قارون بزرگ گردید و آفت در بار آورد که تمام
 بنی اسرائیل قمت کرد و گویند که عصای موسیٰ از شاخ بادام بود قارون گفت از چوب تو سحر اینچنین
 بعید نیست قارون مغرض شده در خانه نشست چون معاملات موسیٰ همه بطبق فرمان الهی بود
 هیچ امری از امور بقارون تفویض ننمود قارون از راه تیرد بنی اسرائیل را از موسیٰ متفرق ساخت موسیٰ
 بسبب قرابت که با قارون داشت صبری نمود تا حق تعالی امر زکوة فرستاد تا در ایجاب زکوة او از هر
 چیزی هزار یکی صلح کرد قارون با وجود این تخفیف چون اندیشید مال بسیار شد گفت انما اوتیته
 علی علمه عینک یعنی این مال را بسی و کسب حاصل نموده ام نه از مال قبطیان چون سائر بنی اسرائیل
 من و ادنی نه ام بلکه کینه موسیٰ و مردم در دل کرد تا روزی بنی اسرائیل را بهمانی طلب کرد و بعد از
 فراغ طعام گفت که موسیٰ شمارا مطیع خود ساخت اکنون طمع در مال شما کرده همه گفتند که تو سید بزرگترین
 مانی هر چه فرمائی آن کنیم گفت مرا فکر بے بخاطر آورده میخوانم که آنرا بقتدیم رسانم و شمارا از تکلیفات
 موسیٰ و امان بنی اسرائیل برتسین کردند و معاون ایشان شدند گفت فلان زن که در میان
 بنی اسرائیل بزنا کاری مشهور است باید طلبید بچنان کردند و او را برادر هم و دانیان مفتون
 ساختند قارون طشتی پر از زر و عده کرد بشطیکه موسیٰ را بزنا متهم سازد و قبول کرد علی الصبح
 قارون مجلسی بر آورد و همه را طلب نمود موسیٰ را نیز میگرد و فریب طلبید موسیٰ قبول کرد

که سنت است اجابت دعوت چون موسیٰ حاضر شد بموجب داب خود ابلاغ احکام نمودن گرفت که فرمود
مجددے که زنا کند صد تا زیاده اش زنند و اگر متاهل باشد رنگاراش کنند تا رون گفت
اگرچه تو باشی گفت اگر چه من هستم قارون گفت بنی اسرائیل را گمان است که تو بفلان زن زنا کرده
گفت بنی اسرائیل را بر من این گمان نیست قارون گفت که آن زن را بخوانید حاضر کرد موسیٰ
روے باز زن کرد گفت ای زن آنچه این مردمان بر من و تو گمان می برند آنچه گمان است ترا سوگند
بخدا راست گوازی برکت موسیٰ عم در تو فتن بران بکشد و گفت حاشا و کلا ای نبی خدا که کسی بر تو این گمان
برد لیکن قارون مر با بل فریفت گردانید تا بتو این افترا کنم قارون از کمال خجالت سر فرو آورد
موسیٰ بنایت آشفته شد سر بر زمین نهاد و گفت خداوند دشمنان تو قصد فضیحت درستان تو نمود
از بر ای دوست بر دشمن غضب فرست حکم شد که مازین را در حکم تو کردیم موسیٰ رو بقوم کرد گفت حق تعالی
مر با قارون مسلط کرده چنانچه بر فرعون هر که از تابعان من است ازین مقام خود را برون آرد
و همه برون رفتند مگر دو نفر که به قارون موافقت کرد موسیٰ زمین را خطاب کرد که یا ارض خلّیائهم و ابلیئهم
قارون استهزا میکرد و ناسزا میگفت چگونه زمین خواهد گرفت ناگاه پای وے تا بجعب زمین فرو برد
قارون دریافت و باستغاثه درآمد باز موسیٰ فرمود یا ارض خلّیائهم و ابلیئهم ناگاه تابینه فرو شد
بهیمین تا آنکه غرق شد و قارون هر چند که بجزواری کوشید موسیٰ عم از کمال غضب رحم نفرموده و مویکلان
زمین بحکم خدا هر روز بقدر قامت فرو می برند روز دیگر بنی اسرائیل گفتند که مقصود موسیٰ از بلاك قارون
مال اوست موسیٰ دعا کرد و تاباغ و سرای و کوشاک و گنجهای همه زمین فرو برد و هیچ نگذاشت فحشفا به
ویدا اده الا ارض حق تعالی وحی کرد که ای موسیٰ دیگر زمین را بفرمان کسی بر نیارم این خاصیت است قوله

روے مقصود که شاهان بدعای طلبند	مظهرش آئینه طلعت درویشان است
--------------------------------	------------------------------

مقصود کنایه از مرادات دینی و دنیاوی شاهان کنایت از شاهان صوری و باطنی که سالکان اند
معنی مصرع ثانی آنکه جائے برآمدن او دیدن روے درویشان است که بیک نظر ایشان
بطلب می رسند قوله

اے توانگر مفروش این همه نخوت که تراست	سیم حوز در کف همت درویشان است
---------------------------------------	-------------------------------

نخوت فروختن کنایه از اظهار عظمت و فخراست کف پناه قوله

سبب واراده سبب پس باید که یا رسن باشی گویند تا گویند که اندر زمین خواهد بود قیامت نخواهد آمد و گویند که اندر آنوقت است که ظهور نور محبوب حقیقی و عالم است و آن نور الحال روز بروز در کاشش است تا بجای که در محاق افتد و بجای پوشیده شود آنوقت قیامت قائم گردد و کل یوم ابرازین معنی است و چون سخن که از روی عشق از دل پیدا می شود و فرحت افزای خاطر خلق میگرداند آن موجب تحسین میگرداند بنابر آن گوید قوله

تامر اعشق تو تعلیم سخن دانی داد | خلق را و روزبان بدحت تحسین منست

معنی آنست که ازان روزی که عشق تو مرا تعلیم سخن دانی داد بدحت و تحسین من خلق را و روزبان گردیده چون مشاهده عاشقان را بین التجلی و الاستتار است بنابر آن ازان حالت استتار و خود بر میسد که موجب تحسین است قوله

یارب آن کعبه مقصود تماشا گه کیست | که تماشا گه سلطان دل و دین منست

یارب کلامیت در هنگام تحسین گویند یعنی لے پروردگار آن کعبه مقصود که کنایه از محبوب و مراد از مشاهدات تجلیات است که تماشا گه سلطان دل و دین من گردیده و الحال که از مار و در نقاب گردیده معلوم نیست که تماشا گه کیست و کدام کس بتماشای اوست و در بعضی نسخ مصرع ثانی چنین دیده شده که مغیلان طریقی گل نسیر منست مغیلان طریقی کنایت از شدائد و بلیات عشق است چون خدا و استغلازمه محبوب و فقر و عجز لازمه عشق است بنابر آن گوید قوله

دولت فقر خدا یا بمن ارزانی دار | کین کرامت سبب حشمت و تمکین منست

معنی آنست که لے بار خدا یا دولت فقر و بیکسی را بمن ارزانی دار چرا که این کرامت یعنی فقر و بیکسی موجب حشمت و ترس منست چرا که عاشق آنست که فقیر و بیکس باشد و چون آن عاشق را آن باید که بکار مخالف نفس باشد بنابر آن گوید قوله

واعظ شمه شناس این عظمت کو مفرور | زانکه منزه لکه سلطان دل مسکین منست

واعظ ضیعت گویند که این از نفس و مخالف النفس و الشیطان و اعصمها و انهما محصا لک النظم و انهم به بر خلاف نفس و شیطان باش فرمان شان بهره و رضیعت می کنند قول شان دان متهم شمه کنایه از عقل معاش سلطان کنایه از حق معنی آنست که لے نفس ضیعت گو ترا عقل می شناسد

و منزلت میدهد و میگوید که نفس را خود حق است که مرکب اوست از پرورش او غافل مباش و بشناخت خود غرور مشو و برین گفتگو و از ره مرد و عظمت خویش بر من مفروش و از راه سز نش برین مخروش که دل مسکین من منزله نگاه بجان است اگر ترا بشنوی شناسی مرا سلطان غلبه ترا بر من چه جا نصیحت تو مرا چه زیبا - قوله

از که دریا گری آموخت خیال تو مگر | رهنمایش شده این اشک چو پرین منست

دریا گری خاصه و بیامنی است که اے محبوب من خیال تو این خاصه دریا که گوهر فشانی است از که آموخت محض است که اشک پر دین مثال من ممد و معاون او گردیده و چون مدار کار عاشقی بر فنا است تا که فانی نشود و بر او نرسد و آن موقوف بتجلی ذاتی تبارست و نیز کار معشوق دمام عاشق کشی است بنابر آن گوید قوله

رسم عاشق کشی و شیوه شهر آشوبی | کار آن شوخ سیه جرده شیرین منست

سیه جرده سبز رنگ مراد از آن معشوق و نیز تجلی ذاتی که سیاه است یعنی رسم عاشق کشی و دارالملک وجود عاشق را زیر دبر بافتن کار آن شوخ سیه جرده شیرین منست که تجلی ذاتی قوله

حافظ از حشمت پروریز و گزافه خوان | که لبش جرعه کش خسر و شیرین منست

پروریز نام پسر مهر بن نو شیروان و خسر و نیز می گفتندش و او تاج داشت و وزن شصت من مرصع بجواهر نفیس و تختش از عاج و ساج مکمل و مرصع بود و شکل اقالیم زمین و فلک البروج در وشت کرده و آنرا بطاق درآورده و بر و طلسم بود از شیر و گوزن سر بر دطاسی و غلوله کم از گوسه چون یک ساعت گذشتی آن گوسه از دمان شیر و دطاس افتادی و او را چهار دست فرسش بود که بهر دست فصلی از فصول نگاشته و شطرنجش یکطرف از یاقوت و ظرفی از زمرد تراشیده بودند و نرگس داشت که یکب انبش از سبزه و دووم از فیروزه و او را دو بیت شقال زرافشار بود و چون بار وادی از آن زرد بست صورتها و خوب ساختی و شکستی و خوانش مرصع بجواهر نفیس و کاسه های زرد سبز از زمرد و لاجورد و گنج با آرد و در گنج عری و گنج و سبب خسروی و گنج افرا سیاب و گنج سوخته و گنج خضر و گنج شاد آرد و نیز پیل سفید داشت و بزرگ تر از همه پیلان از غایت سفیدی بخرشیده و بارید و نکیسای مطربان او بودند و شیرین زن و معشوقه او بود - غزل

روشن از پر تو رویت نظر نمیست که نیست	منت خاک درت بر بصر نیست که نیست
درین غزل نفی در نفی اثبات است معنی آنست هر نظرے که او شناسی کمال حاصل نموده دور هر جا جلوه تو مینماید روشن از مشاهدہ روے تو است و هر بصرے که بمعرفت تو رسیده و آثارش نمود معانی مینماید منت خاک درت بروست ای طفیل آنکه چشم بر خاک درت ساییده تا باین مرتبہ رسیده و متعل بهر ذاتے رافروغ و هر صفتے پر توے از ذات الله نورد السموات و الارض است - ۵	
الاکل شیء ما خلا الله باطل و هو بکل شیء محیط و تحتل که مرتبہ ولایت و نبوت و حضرت بروجه اتم و اکمل است و هر بنی دولی از پر تو مشکوة نبوت و ولایت او صلعم بقدر استعداد خود مستفیض و مسترشد فکل بنی دولی نبوت و ولایت حسته من حسنة قوله	
آب چشمم که بر و منت خاک درت	زیر صد منت این خاک درت نیست که نیست
معنی آنست که آن چشم من که بر و خاک درت چه بسبب اشتیاق خاک در تو روان گردیده عزیز دار و بواسطه آن مارا ممنون احسان خود کن کسے نیست که ممنون صد منت این بناب نیست قوله	
ناظر رویتو صاحب نظر اند آرے	سرگیسویتو در هیچ سر نمیست که نیست
معنی آنست که صاحب نظران که عاشقان کامل اند هر چیزیے و هر شے کمی بینند و ران مشاهدہ جمال تو مینمایند که نادایت شیئا الا و دایت الله فیه آرے سرگیسوے تو ای تجلی ذاتی تو در هر سریت و ازین فیض عام تو کسے محروم نیست الا ان الله بکل شیء محیط و چون کار عاشق خوبا نیست بنا بران گوید قوله	
اشک غماز من از سرخ برآمد چه عجب	خجل ار کرده خود پرده دری نیست که نیست
غماز چنفر از کرده خود و بسبب عل خود معنی آنست که اشک غماز من اگر بخوبی برآمد جلای عجب نیست زیرا که او پرده در نیست و هر پرده در آخر الامر بسبب عل خود خجل و خوبار گردد و چون گریه خوبا رفع ندامت و عفو تقصیر میباشد بنا بران گوید قوله	
تا بدامن شیند ز غبارت گردی	آسیل جز از نظرم رگدزی نیست که نیست
معنی آنست که این گریه من برائے آنست که شاید در راه عشق ازما تقصیرے بوقوع آمده باشد مباد ازان غبار اندوه بدامن حال تو رسد این گریه من بجایے رسید که هر رگدزے که هست	

شبنم از نظرم رگدزی نیست که نیست

در ان سبیل از چشم من جاریست و چون راه عشق محض اختیار شد اند است دآن کار هر کس
نیت بنابر ان گوید قوله

ناز کا نرا سفر عشق حرام است حرام | که بہر کام درین رہ خطر نیست کہ نیت

معنی آنست کہ ناز پروردن خانہ خودی و تن آرائی را شاید ان نیت کہ راه عشق بس سخت است کہ
الفشق تمام الخفۃ والبلاء و درین رہ بہر قدم خطر بہت و چون راه عشق اعظمترین نعمت کہ دنیا
بدین نعمت عظمیٰ نرسند بنابر ان گوید قوله

تا دم از شام سر زلف تو ہر جا نہ زند | با صبا گفت بشوہ دم محری نیت کہ نیت

تثنیہ

معنی آنست کہ چون بشاہراہ عشق در آدم و خونی آزاد ریافتہ بنابر ان ہر حرکت کہ بہت مرا با صبا کہ
مرشد وقتست گفتگو و سخن است بدین جہتہ تا دم از وصف شام سر زلف تو کہ گنایت از غنہ عشق
است نزد لے خوبی و افشاش کند تا مدعیان بحال خود مانند و چون راه عشق سر اسر سبکی و سبکی
است بنابر ان گوید قوله

شیر و ربا و عیش تو روباہ شود | آہ زین راہ کہ درو خطر نیست کہ نیت

معنی آنست کہ لے محبوب من راہ عشق تو را ہے است کہ شیران یعنی عارفان کامل بمنزلہ روباہ
میگردند و عجز و تضرع بنمایند در ہر پیر زن میزد و پیمبر کہ لے زن در دعایت یاد آور +
مشو غرہ کہ شیران شکاری + درین رہ خواستند از موریاری + افسوس ازین را کہ ہر اسر خطرات و آفات
است و چون عشق مر عاشق را در معرض نیستی میکشد قوله

از وجود این قدر نام و نشان بہت کہ بہت | ورنہ از ضعف درینجا اثر نیست کہ نیت

ہمتی

معنی آنست کہ در عشق بجای رسیدہ ام و نحوگر دیدہ ام کہ از وجود ہمین قدر نام و نشان است کہ بہت
گویند نام ہستی دارم والا نہ ہر کچا اثر و نشان کمال ضعف است و وجود من موجود است لے ضعف بعد
کمال و چیزے باقی نماندہ چون سماع محبوبست و با کثافت باوی چون دے سخن تو انگشت تکلمو الناس
عکس قلہم حقو لہم ازینجہ سخن را کہ چون آفتاب جہا تاباست در پس غمام حرف و صوت کردہ و وقت
دیدہ ناویدہ این خفاش طبعان برون باید آور و و گر نہ با عیے من نشان آفتاب مستندان نہ چنین دم
زدن و نہ اینچنین سخن گفتن در مجلس روحان سخن بے جا بہت و بے پست چون با اہمان کہ با حجاب و با پست

اگر سخن عجب گوئی پوست شان از شان گندیده شود و پرده غفلت دریده لیکن ایشان ازین خروشان
و پریشان میشوند پس با ایشان سخن گفتن مصلحت نیست بنابراین گوید قولہ

مصلحت نیست که از پرده برول افتد از | ورنه در مجلس زندان خبری نیست که نیست

معنی آنست که هر چه از اسرار ماے نهانی و راز ماے پنهانی بر تو کشف شود مصلحت همین است که در اظهار آن نکوشی و از عوام پنهان داری که ایشان طاقت فهم آن ندارند مبادا که به انکار پیش آیند و الا نه در مجلس عاشقان هر چیزی که هست آنجاست و او شان خود و احوال اسرار اند و نیز معنی آنست که هیچ نباید اعم که موجب اخفاء راز چیست مگر ایشان وقت افتاے آن راز یا مصلحت و رافتاے آن راز نمی بینند که افتاے سر الوهیت کفر دیگر القدر نیست **اللّٰهُ فَلَا تُفْشُوْهُ** همچنین و رافتاے همه اسرار قوله

از خیال لب شیرین تو ای حشمت نوش غرق آب عرق کنون شکر می نیست که نیست

چشمہ نوش شکر گزیت از محبوب معنی آنست که اے محبوب من ہر محبوبے کے بہت از خیال لب شیرین
تو کہ لطف نشت عرق آب عرق است یعنی بیچ کے نیست کہ توجہ بلطف تو نہاشتمے باشد و این نہال
در مزرعہ جان نکاشتمے باشد و تجھل اے محبوب من ہر محبوبے کے بہت از خیال لب شیرین تو یعنی
از دیدن کمال لطافت و ملاحظت تو عرق آب انفعال است و چون در رسیدن فیض الہی از انجا
نقص و خلل نیست لیکن مدار او بہ استعداد است بنا بران گوید قولہ

سن این طالع شوریده بخوبی درین بهره مند از سر کویت فکر و نیت که نیت

معنی آنت کہ اے محبوب من ہر کہے کہ بہت فیض از جناب تو شامل حال اوست الا کہ من و این محض شوریدگی
طالع من است کہ استعدادی ندارم و گر نہ از جانب تو بختے نیست و چون کار معشوق بلام استغنا و
خفا و کار عاشق محبت و وفا بنا بران گوید قولہ

کرمین بربخسته چه بندی که بهر در میان دل و جانم کمری نیست که نیست

اے محبوب من از بر اے من خستہ دردمند بہر چہ کم کین مے بندی و بیچ مبداءے من منی پروازی کہ
مرا در دل و جان بہر چہ طریق و روشنی است مہیا است و چون کار معشوق مرا مہ ناز و استغنا گوید قولہ

و خود را شعله رخسند چه در ساری که کباب از حرکات جگری نیست کفیت

معنی آنست که ای محبوب بن بعلالم هر حکمی که هست از آتش غمزه و ناز که کنایت از ظهور و خفا و غنا

داستغنا کباب گشته معلوم نیست که توازین که دل عالمی را سوخته چه در سب و داری و خیال توصیت
و چون کار معشوقان اکثر بیوفائی است بنا بر آن گوید قوله

غیر ازین نکته که حافظ ز تو ناخشنود است | در سراپای وجودت هنر نیست که نیست

معنی آنست که اے محبوب من ذات تو مجمع صفات حمیده است و هر هنری که هست در دست الاهی
که حافظ از تو خشنود نیست که با و وفا شکنی چنانچه جلے دگر خود گفت که ۵ جز اینقدر نتوان گفت در
جمال تو عیب ۶ که خال مهر و وفا نیست روی زیبارا ۷ و این سخن اگر چه بے ادبی است لیکن لا یشغله
مجنون بما صد رعه غزل

روے تو کس ندید نه برات رقیب هست | در غنچه هنوز صدمت عند لیب هست

اشکال این بیت آنست که نظریعے باطن حق سبحانه را با وجود اینهمه کلمات شگفتن غنچه گفتن و با وجود این
ظهور مفصل مجمل قرار دادن نمی زیبد جواب آنست که چون شیونات الهیه نا متناهی اند و هر چه بوجود آمده
تنها بی وارد پس آن ذات مجمع شیونات را نظر بشیونات نا متناهی باقیه غنچه گفتند و اگر با اعتبار شهود
شیونات موجوده گل گوید نیز شاید ۵ شگفته شد گل حرام و گشت بیل مست ۶ معنی آنست که اے
محبوب من بکنه ذات تو بچکس نرسید که هزاران هزار موانع انداز تجلیات و شیون ذاتیه و ایمان ثابت
و عجب تر آنست که در غنچه یعنی در چندین پرده نور و ظلمت نهانی چگونه روی تو کسے بیند چندانکه ظهور کردی
مستور گشتی و هنوز در آن روے بے آن گل خوش بو صدمه زار عاشق بقرار اند و در عشقیه قاضی حلیه
معنی این بیت چنین دیده شده که روے تو جز تو کسے ندید که عرفا دیتی بر تویی و مراد از رقیب دین و دنیا
و کفر و اسلام و امر و نهی و طاعت و معاصی و احکامهاے شرع و هزاران تکلیفات عقل که در پیش است
اینهمه رقیبان آن روے اندازین معنی است ۵ ره عقل جز قیج و قیج نیست ۶ بر عاشقان جز خدا
بیج نیست ۷ و نیز رقیب فکر و عقل و هوش دیگر مراد از رقیب چشم و سنج و خال و زبان و گوش و دست
و پا و سایر اعضا اینهمه رقیبان آن روے اند اما اینها رقیب و حبیب زیر که ظهور هم امنیت و حجاب هم امن
و همین حجاب ظهور شد و همین ظهور حجاب پس چون حجاب بر خیزد ظهور بر خیزد و چون ظهور بر خیزد و چندی
ذوق و شوق با که انگیزد و مراد از غنچه دست و طالبان عند لیب دار گرد و بر گرد آن طوفها دار و چون
ناگاه با و عنایت بوز و آن غنچه دامن بسته یکایک بشگفتد و از بے آن عاشق عند لیب و ارمست

و بخود گردد و در ظهور حبیب رقیب فانی گردد و عبارت رقیب و عندلیب تا آن زمان است که او در پرده است و چون از پرده برون آید کس در میان یا بد آنگاه در ذوق ملک چنان دیوانه گردد که هیچ بیگانه و یگانه را داخل ننماید و درین میان اگر گوش جان بشنوی هر دم بانگ انا الحق از هر شئی خیزانست و جز این بانگ بانگ دیگر در عالم نیست اما این زمان حال در منصور بقال آمد تا او را پاره پاره کردند پس وقتند و خاکسترش بپاد و او اندام این بانگ را نتوانست برداشت پس معلوم شد که آن بانگ از منصور نبود اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ از درخت برآید و درخت در میان نه عجب که از منصور برآید و منصور در میان نه و چون عاشق را باقتدار باطن و معنی از معشوق جدائی نیست گوید قوله

هر چند دورم از تو که دور از تو کس سباز | لیکن هنوز وصل توام عنقریب هست

معنی آنست که من محبوب من هر چند که بصورت از جناب گردون مآب تو دور افتاده ام که هیچکس از تو دور سباز لیکن هنوز وصل توام عنقریب هست که باعتبار معنی با توام و تحتل اگر چه باعتبار صورت جهانیه از راه و فور هوای نفسانیه از تو دورم که هیچکس از تو دور سباز لیکن هنوز با وجود این وصل تو عنقریب است که خود فرموده عَن اَقْرَبِ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرْدِ و چون همه کس عاشق دست نابرا نگوید قوله

گر آدم بکوی تو چندان عجیب نیست | چون من درین دیار فراوان غریب نیست

معنی آنست که من محبوب من اگر چه غریب بکوی عشق تو در آدم و دعوی عشق نمودم عجب من چرا که چون من در کشور عشق تو هزاران هزار و اله و شریک اند یعنی تنهانه من عاشق توام بلکه عالمی گشتو میدان محبت است و چون در کوی عشق محرومی نیست گوید قوله

عاشق که شد که یار بجالش نظر نه کرد | اینجا چه در و نیست که گریه طیب هست

معنی آنست که درین زمانه بسیار بوا هوسان دعوی عشق مینمایند و میگویند که محبوب هیچ بسا ملتفت نشد نابرا نگوید که عاشق که شد که یار بجالش او نگاه نکرد یعنی هر که در راه عشق مردانه در آمد البسته محبوب بغضاری او کوشید و آن کسان که محروم اند از انجمن است که در عشق نذر اند بر در خود را عاشق نام نهاده اند و الا نه طیب موجود است و هیچ غلجی از جانب طیب نیست اما چون طیب دینه بیند کرد و او و بد و چون لازم عاشق است که آزار بکسی نرساند و بقدر وسعت بغضاری او کوشد گوید قوله

اے دل مجھے خاطر آزار و کائنات | که کار خوشدلی که چو مار انصیب هست

در این بیت که در این دیوانه چنان دیوانه گردد که هیچ بیگانه و یگانه را داخل ننماید و درین میان اگر گوش جان بشنوی هر دم بانگ انا الحق از هر شئی خیزانست و جز این بانگ بانگ دیگر در عالم نیست اما این زمان حال در منصور بقال آمد تا او را پاره پاره کردند پس وقتند و خاکسترش بپاد و او اندام این بانگ را نتوانست برداشت پس معلوم شد که آن بانگ از منصور نبود اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ از درخت برآید و درخت در میان نه عجب که از منصور برآید و منصور در میان نه و چون عاشق را باقتدار باطن و معنی از معشوق جدائی نیست گوید قوله

معنی آنست که لے دل من چون مار از کار خوشدلی که محض عطای عشق یا مشاهدات تجلیات و معرفت رب الارباب است بهر دست پس میباید که آزار خاطر کائنات روا نداری یعنی اگر ایشان بجنک بر خیزند و با بکار پیش می آیند مرایشان را از نجاتی و یا آنکه چون الله تعالی توبه عطا نمود و ایشان از توبه طلب دارند تو هم بر ایشان عطا نما احسن کما احسن الله الیک و چون در نظر عاشق همه جا ظهور محبوب حقیقی است گوید قوله

در عشق خانقاه و خرابات فرق نیست | هر جا که هست پر تو روے صلیب هست

معنی آنست که در عشق خانقاه و خرابات نظر نباید کرد چرا که هر جا ظهور روے محبوب است پس در طلب رضا ادباید بود و در پی این دآن نباید شد و نیز از خانقاه عزت و خرابات رسوائی یعنی در عشق عزت و رسوائی برابر است نه عزت بجز امیر ساند و نه خواری از و میراند پس عاشق را باید که بعشق ساعی باشد و به این و آن نه دراز و نه تنگ که عشق مراد ظهور ذات حق است یعنی در ظهور ذات حق که در خانقاه و خرابات است فرق نیست و این ظهورات متنوعات و تجلیات تکثرات در وحدت ذات جلال و جمال صفت قاطع و فالوجه الا واحد غیر آنه اذ انت تعد و المراد ما تعد پر تو آفتاب که بر زمین می افتد در حد ذات متبذ و متکثر می نماید و اگر بر پیشبها بتلون تا بد هر جا بهر رنگی نماید و در نفس از انواران مبراست و اگر بگذرد از افست هیچ نقصان درو پیدا نشود چنانکه بر عقل افست هیچ شرف زیاده نکرد و جمیع صور مطهر نور حق اند و خواه ذهنی خواه خارجی خواه ناقص خواه کامل قال ان الله یجتلی یوم القيمة للمخلق فی صوره صکره فبقول انا سر کما الاعل فیقول نعوذ بالله فیجلی فی صوره عقالیدهم فیسجدون فقال علیه السلام ان یجلی یوم القيمة بصوره النقصان فیسجدون هاتمه یتحول بصوره الکمال یعقدها الناس چون غرور و تکبر شر الحصال من النساء و الرجال است بنا بران گوید قوله

آنجا که کار صومعه را جلوه می دهند | ناقوس و دیوار هب نام صلیب هست

ناقوس چو بیت که بجایه بانگ نماز زنند لایه زاید تر سایان صلیب خط سه گوشه از زر و نقره و مس و چوب و امثال آن برهن در زنا رنند معنی آنست که بجایه که مسلمانان حق پرست عبادت میکنند علامت کفر نیز بحسب امکان موجود است پس باید که عابدان بعبادت خود مغرور نگردد و مبادا که کفر با سلام مبدل گردد و نیز الفاظی که در صریح ثانیست عشق مراد است معنی آنست که در هر کجای که اسلام ممکن گرفت عشق را البته مدخلی است و چون این کلام سر اسر عشق است گوید قوله

فریاد حافظ اینهمه آخز ہرزہ نیست | ہم قصہ غریب حدیث عجیب ہست

ہرزہ ہیودہ معنی بہت واضح است حاجت تقریر ندارد غزل

رواق منظر چشم من استیائے تست | اکرم نما و فرو د آ کہ خانہ خانہ تست

این غزل در جدائی مرشد فرمودہ رواق منظر چشم مردک دیدہ کذا فی اصطلاح الشعراء معنی آنست کہ اے محبوب من مردک دیدہ من جائے نزول تست یعنی برائے تو مردک دیدہ را ہیا کہ وہ ام پس کرے نما دہرین خانہ فرو د آئی کہ ایخانہ محض خانہ تست و گر را گنجایش نہ و چون بیشتر کا معشوقان استغنا است گوید قولہ

بزلف و خال خط از عاشقان بوی دل | لطیفہا می عجب یروام و دانه تست

زلف جذبات عشق و نیز مشاہدات کہ سے خال و خط و ناز و غمرہ چین پیشانی او و اینہم نقش تجلیہا است بر دل نقش بندہ معنی آنست کہ اے محبوب من اول سلسلہ محبت خود را اگر تست را کردی و بجز بہر عشق تا راجح دل مانودی و باز الحال بے نیازی را کا میفرمائی و بیچ مبداء اے مانے پر داری اینچنین لطیفہاے عجب کہ اول بخود فریفتن و باز استغنا را کا فرمودن خاصہ تست چون توجہ دل عاشق دماہم بجناب معشوق است گوید قولہ

دلست بوصول گل ی بلبل سحر خوش باد | کہ در چین ہمہ گلبانگ عاشقانہ تست

بلبل سحر کنایہ از شدت دل تو بوصول کہ محبوب حقیقی است خوش باد کہ ہموارہ بارشاد طلبانے و در دنیا حقائق و معارف ترانہ تست چرا کہ در چین مجلس مسترشدان ہمہ گلبانگ عاشقانہ تست اے منتظر قدم فیض لزوم تواند و بدعا گوئی تو چون علاج درد عاشق کہ مسترشد است بغیر توجہ و لطف معشوق کہ مرشد است نتواند شد بنا بران گوید قولہ

علاج ضعف دل بطلب حوالہ کن | کہ این مفرح یا قوت و زخائے تست

لب مراد لطف سے لب کہ شیرین جوے شد لطف خداست و مفرح دوائی آئینہ معدنیات بچتہ دفع حقائق و سوزاک دہند و مقوی و فرحت دہندہ و اینجا اشارت بلب معنی آنست کہ علاج ضعف دل و وصل و امراض قلب مرا کہ توجہ و لطف تست حوالہ نما چرا کہ این مفرح یا قوت یعنی فضل و لطف کہ

که شقایب یاران عشق است در خزانہ تست پس در بارہ ماکن تا بکام دل رسم اگر چه قوله	
بن مقصدم از دولت ملازمت	وے خلاصہ جان خاک آستانہ تست
معنی آنست کہ اگر چه باعتبار جسم گرفتار بعد مم لیکن خلاصہ جان کہ دل و روح است مدام متعلق بانجناب است و چون عاشق کامل آنست کہ ہیچ وجہ و ہیچ پس فی ہیچ چیز ملقت نکرد و بنا بران گوید قوله	
من آن نیم کہ دہم نقد دل بہر شوخی	در خزانہ بہر تو نشانہ تست
معنی آنست کہ اے محبوب من من آن نیم کہ ملقت بہر سادہ روئی کردم و در دل من تا حال ہنچان ستر بہر و نشان تست و محبت غیر و رورہ نیافتہ و چون در عالم ہر چہ بہر طبع امر معشوقست بنا بران گوید قوله	
تو خود چہ بعدتی اے شہسوار شیرین کار	کہ تو نے چو فلک رام تازیانہ تست
رام تازیانہ یعنی مطیع امر معنی بیت الظہر من الشمس است و چون کار معشوق مدام عشوہ دہی و فریب بخشی است بنا بران گوید قوله	
چہ جائے من کہ بلغز و پھر شہد باز	ازین جیل کہ در انبانہ بہانہ تست
معنی آنست کہ ازین عشوہ ما و فریبہا کہ در ذات تو مضمر است اگر من مسکین فریب خورم جائے عجب نیست چہ جائے من بلکہ سپہر شہدہ باز کہ فریب دہندہ عالم است بدست عشوہ و فریبہای تو گرفتار است و چون کلام حافظ موزون بمشتملہ فصاحت و بلاغت است و آن موجب فرحت دل نگین است بنا بران گوید قوله	
سرود مجلت اکنون فلک برقص آرد	کہ شعر حافظ شیرین سخن ترانہ تست
خطاب بمعشوق است فلک مفعول ترانہ معنی بیت الظہر است حاجت تحریر ندارد و غزل	
راہیت اے عشق کہ ہیچش کنار نیست	آنجا جز آن کہ جان بسیارند چارہ نیست
معنی آنست کہ غواصان دریائے محبت و ملاحان بحار مودت از حقیقت عشق چنین خبر دادہ اند کہ عشق راہیت لانہما کہ کہ انقطاع آن ہیچ نوع صورت پذیر نیست بلکہ درین راہ جزان سپردن چارہ نیست کہ الفیق اقلہ حرق و اخروہ قتل و چون از عشق بہتر و از محبت کارے نیست بنا بران گوید قوله	
ہر دم کہ دل بعشق دہی خوش دے بود	در کار خیر حاجت ہیچ استعارہ نیست
معنی آنست کہ ہر دم کہ در عشق گذر و خوش دیت کہ دے باعشق بہتر از چہ سالہ عبادت بے عشق	

پس باید کہ خود را در یابی عشق اندازی تا گوهر مراد بدست آری و درین کار تاخیر موزر و اندیشہ منہا کہ کارست
نیکو و دور کا خیر حاجت بیج استخاره ندارد و باید دانست کہ عقل شخہ است در شہرستان بدن کہ کار و
ہمہ جاسوسی و چاہلوسی نمیخواہد کہ عاشق در کوئے معشوق یک دم نہد و ہر دم ترے و نیکیے روئے
عے آ رہو بنابران ہنسکہ گوید قولہ

ما را بمنع عقل مترسان و مے بیار | کان شخہ در ولایت ما ہیچکار نہست

معنی آنست کہ اے منکر ما را ازین مترسان کہ عقل تو مانع خواہد گشت زیرا کہ شخہ کہ در ولایت ما است
اے عقل کہ در بدن ماست ہیچکار نہست اے سرکش نیست بلکہ تابع نیست و یا آنکہ عقل معاشنہ نام
کہ ہیچکارہ است بلکہ عقل معاد و ارم کہ مجہد عشق است و چون عاشق را ہرچہ میرسد از مرگ و حیات و رنج
و گنج بدوست نسبت کند چرا کہ نسبت بغیر نمون شرکست بنابران گوید قولہ

از چشم خود پیرس کہ ما را کہ می کشد | جانان گناہ طالع و جرم ستارہ نیست

از چشم مراد غمزہ از ذکر سبب و ارادہ سبب معنی آنست کہ اے محبوب من این غمزہ تو کہ ظہور و خفا
است ما را در معرض ہلاکت آورد و تہمت گناہ بر طالع و ستارہ نیست کہ این ہیچکاران خود وجود سے
ندارند در وجود محتاج اند عدم و وجود غیرے از ایشان چون آید و چون مشاہدہ کمال محبوب غیر از چشم
پاک از تیرگی اغراض نفسانی و علل ذای جہانی نتواند شد گوید قولہ

اور از چشم پاک تو ان دید چون ہلال | ہر دیدہ جائے جلوہ آن ماہ پارہ نیست

معنی آنست کہ عاشق ما دام کہ سبلاز علل صفات بشری نکر دو متصف بصفات قدسیہ نشود و نظر اہ محبوب قابل نشود
پہنا پنچہ ہلال را ہمان چشم تواند دید کہ خالی از امراض باشد و چون طریقہ رندی از بس عزیزالت راست گوید قولہ

افرصت شمر طریقہ رندی کہ این نشان | چون راہ گنج برسمہ کسی شکارہ نیست

معنی آنست کہ اے عاشق اگرچہ طریقہ رندی کہ گناہ از عشق و آزادی کوئین و عدم ریاست بدست
آمد قیمت دان کہ این طریقہ مانند راہ گنج از نظر مردمان مخفی است کہ کسی بدین رہ نہرود و چون کار
معشوق بدام استغنا است گوید قولہ

انگرفت در تو گر یہ حافظ بہیچ روئے | حیران آن دلم کہ کم از سنگارہ نیست

معنی آنست کہ اے محبوب من در حیرتم آیا طینت تو بکدام شدہ کہ اینہمہ گر یہ وزاری کہ در عشق تو

منوده ام زره در دل بجرم تو که درختی کم از سنگ خار نیست تاثیر نکرده غزل	
روزه می شود وعید آمد و دلها برخواست	منه زمینانه بخوش آمد و می باید خواست
روزه کنایه از ابتداء حال که ایام زهد و پارسائیت عید آمد و ان مشاهدات من عشق و محبت میخانه	
دل می باید خواست طلب باید کرد قوله	
نوبت زهد و روشن ریائی بگذشت	وقت شادی و طرب کردن ندان برخواست
زهد و روشن ریائی نمائی زندان کنایت از عاشقان معنی آنست که ایام زهد و پارسائی که جهت تصفیه بکار بود و سیر آمد و آن مشاهدات تجلیات از نور آمد و دلها نرم گشت و فواره عشق و محبت از ولم جوش زد و مرشدی میباید جست و طلبش میباید شد چرا که ایام زهد و روشن ریائی رفت و وقت شادی زندان درآمد چون هر کس موجب کفر و غیبت نماید نیمه فروخته شود و آن است بنا بران گوید قوله	
چه ملامت کند آن کس که چو ماباده خورد	این نه عیبست بر خورده لان این خطاست
معنی آنست که کسی که چو ماباده خورده باشد و در زنی اشتغال نماید چه ملامت کند که از نیز هم پیشه ما گردید و یا آنکه بر کسی چه ملامت پیش آید که عشق در زمین زد و انا یان عیب و خطای نیست و چون میخواری که کنایه از عشق بازی است و اختیار طریقه ملائمت است عیب چنان نیست که موجب خلل باشد بنا بران گوید قوله	
این عیبست که زن عیب خلق خواهد بود	و بر بود عیب چه شد مردم بے عیب گشت
معنی آنست که این میخواری که کنایه از عشق بازی است یا میخواری ظاهرست عیب نیست و گناه نیست که حق عیب بدو تعلق داشته باشد و راه عفو شل نباشد و از و خللی پیدا آید که عفو را نشاید بلکه حق است که امید عفو دران بیشتر لانه ارحم الراحمین و اکرم الاکرمین پس عیب نباشد و هیچکس خاطر خود ازین اندیشه نخراند	
اما قال الله یا عبادی الذین ائسروا لا تفتنوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعاً	
در بود عیب چه شد وانی که بے عیب خداوند پاک است و بنده بر تقصیر که خلقتش از خاک است چون	
ریا بدتر از میخواری است بنا بران گوید قوله	
ما نمر دان ریائیم و حریفان نفاق	آنکه او محرم تر است بر انحال گویست
معنی آنست که ما مردان ریائی و حریفان نفاق همچو دیگران نیستیم که کوس صلاح و ورع بر در ز نیم	

و انکہ او محرم سراسر است یعنی خدایتعالیٰ برین حال برین سخن گواہ است کہ دروغ نمیگویم چون عدم ریا لازمہ عاشق است بنا بران گوید قوله

فرض ایند و بگذاریم و بکس بد نہ کنیم | و آنچه گویند روانست بگوئیم دوست

آنچه گویند روانست اشاره بطریق ملائقہ و جہد در عدم ریا یعنی ما را باید کہ حلال خدا را حلال دانم و حرام را حرام و سائر فرض و واجبات بجا آورم و کسے را نیز بجام و نیز حصول اخلاص و عدم ریا ساعی باشم و جہد کما یفنی بجا آورم و اگر گویند کہ در پے عدم ریا نباید شد کہ مشروط لازم نیست جواب دہم کہ عوام را بموجب حسنات الابرار کافیت اما خواص را لازم است کہ بموجب بیات المقرین این طاعت بس نیکند تا کہ عدم ریا نمی کنند و چون در عالم عجب حالے رویدادہ کہ بروے ریا خود نظر نمیکنند بلکہ آنرا از اعمال صالح پندارند و میخواری عاشقانرا از معاصی می شمرند چنانچہ جائے دیگر خود گفته ریا حلال شمارند و بادہ را حرام از ہر طریقہ دلت زہے مذاکبش و چون نے الحقیقت زشت ترین اعمال است کہ چشم از عیوب خود پوشیدن و عیب جوئی و گران کردن بنا بران گوید قوله

چہ شود گر من و تو یکد و قدح نوش کنیم | بادہ از خون زراست از خون شماست

معنی آنست کہ لے معرض و منکر چہ شود اگر من و تو یک قدح بادہ مجازی بخوریم و ترکیب این اعظمیم شویم کہ نزدیک شما بدترین اعمال است تا دمنے از غیبت و عیب جوئی خلاص یابیم ز بادہ صحت اگر نیست این نہ بس کہ ترا دمنے ز سوسہ عقل بے خبر دارد و چرا کہ این بادہ نوشی ما بر اعمال شما کہ روے ریاست فوقیت دارد و چرا کہ بادہ نبود مگر از خون رزان کہ انکورست نہ کہ از خون شما کہ غیبت اخوان حرامست کما قال اللہ اُحِبُّ احَدًا کَہْ اَنْ یَا کُلَّ احَدٍ اَحِبَّہٗ مِثْلًا فَاَکْرَهُمْ اُولَئِکَ پس قوله

بادہ نوشی کہ در و روے ریائی نبود | بہتر از زہد فروشی کہ در و روے ریاست

معنی آنست کہ بادہ نوشی خواہ ظاہری غایب و باطنی کہ عشق با زیست کہ در و روے ریا را مدخل نباشد بہتر از زہد و صلاح ریائی و چون عاشق را باید کہ بدو خیر ثابت قدم باشد کیے اشتغال بعشق دوم ترک زنا و زانی بنا بران گوید قوله

بادہ مینوش و میازار تو کس را حافظ | زانکہ آ زردن مردم کی عین خطاست

معنی بیت واضح است . -

دل و بگو که قدت بچو سرود بگو نیست	سخن بگو که کلمات لطیف و موزون است
معنی آنست که اے محبوب من قد تو که مراد ازان طول ظهور وجود حق است در مظاهر که الم توالی آرتاک کیف مدّ الظلّ چون دیدن سر و موجب فرحت خاطر غمزدگان است و بے بدلداری ماکوش و مونس ماباش لے بوصل خود رسان و اگر این نیکنی بارے سخن بگو یعنی وحی خفی که شامل حال و مشا بهار زانی فرما که زندگی بخش دل عاشقان گردیده چون رفع درد و غم عاشق بجز مرثیه و محبوب نیتوان نمود بنا بران گوید قوله	
ز دور باد و بجان را حتم رسان ساقی	که رنج خاطر م از جور دور گردون است
دور باد و مشاهدات تجلیات و فیض بخشی ساقی محبوب و مرشد معنی آنست که اے محبوب من بجان حزین ماکه بسبب جفاکاری سپهر نیمه مبتلا غم و اندوه بجران است از ظهورات تجلیات و مشاهدات انوار خود راحت بخش و نیز اے مرشد من ازین فیض بخشی که شامل حال تست نظرے درباره مکن که بسبب جفاکاری سپهر نیمه مبتلا غم و الم بجرانم چون بجران موجب گریه و زاریست بنا بران گوید قوله	
ازان زمان که ز چنگم برفت یار عزیز	کنار دامن من بچو رود چگون است
یار عزیز تجلی معنی آنست که اے محبوب من ازان روزے که تجلی و مشاهدت تو از مار و در نقاب شده از غایت گریه و اشکباری کنار دامن من بمنزله رود چگون گردیده چون راحت خاطر عاشق بجران محبوب ممکن نیست بنا بران گوید قوله	
چگونه شاد شو و اندرون غمگینم	با اختیار که از اختیار بیرون است
معنی آنست که اے محبوب من اندرون غمگین من که بسبب بجران تو حصول غم نموده چگونه اختیار یعنی بحیله و فریب شاد توان نمود که بحدّ عنان اختیارش از دست رفته و بے اختیار ساخته چون کار معشوق دایم استغنا است و عاشق با اینهمه استغنا از طلب باز نمیتوان ماند گوید قوله	
ز بخودی طلب یار میکند حافظ	چو مغلسه که طلبکار گنج قارون است
معنی حافظ با اینهمه استغنا معشوق که در طلب او سرگردانست محض از بخودیت که کنایه از غایت شوق است و کمال اشتیاق ماند مغلسه که طلبکار گنج قارون گرد و الا نه او کجا دما که کمال لایزال در باب الارباب و چه نسبت خاک را با عالم پاک و غزل	

زلف آشفته و خورده و خندان لب مست نگرش عیده جو لبش افسوس کنان سرفراز گوش من آورد با و از حزمین	پیرین چاک مغرولخوان و صراحی در دست نیمشب دوش بالین من آمد نیش بست گفت کاه عاشق و پیرینه من خوابت
---	--

آشفته پریشان خورده عرقناک پیرین چاک بیاک افسوس کنان سحرکنان معنی آنست که آن محبوب باز لطف پریشان و روئے عرقناک و لب خندان و دست پیرین و دیده و غرولخوان و صراحی بدست چشم مخمور و کحل و لب سحر ساز بوقت نیشب که او ان مشاهدات عارفانست **ه** روبرو در دل نشین کان و لبر خراگای **ه** وقت حری آید یا نیشب باشد **ه** آمده نشسته سر نزدیک گوش من آورده با و از حزمین که آواز معشوقانست فرمود که اے عاشق دیرینه تو که از مدتی دعوی عشق ما می نمائی و لاف محبت ما میری خواب ترا هست یعنی چگونه متر خواب روئے داده شده **ه** عجباً لَلْحُبِّ كَيْفَ يَنَامُ بِكُلِّ نَوْمٍ عَلَى الْحُبِّ حَرَامٌ و این حالت عارف را گاه در بیداری باشد چون رسول را بمعراج قال رَأَيْتُ سَرَّائِي لِكَيْلَةِ الْغُرَاجِ فِي صُورَةِ أَهْلِ شَبَابٍ مُّقَطَّطٍ و گاه در واقعۀ چنانچه در شرح گلشن راز است که اکابر می بینند که حقیقتاً خود ساقی شده بدیشان شراب مینوشاند و گاه بخواب چون کار عاشق بدام طریقه اخلاص و استقبال است بعشق نابرابان گوید قوله

عارفی را که چنین با ده شبگیر سپند	کافر عشق بود گر نبود با ده پرست
-----------------------------------	---------------------------------

عارف کنایه از عاشق با ده شبگیر مشاهدات نمیشی و سحری کافر عشق عاشق که در جلال مستور گردیده **ه** کفر در معنی جلال کبریاست **ه** کا ندر اینجا ساک راه قناست **ه** معنی آنست عاشق را که اینچنین مشاهدات مذکوره با و سپند او اگر در عشق ساعی نباشد و در عدم ریا نکوشد و از جان و دل بر نخیزد و از زهد و تقوی نگزیند باید دانست که منکر و سائر عشق است اے محروم عشق و چون آن سعادت از لیت گوید قوله

بروای زاهد و بر در و کشان خورده گیر	که نذا دند جز این بخش بهار و زلست
-------------------------------------	-----------------------------------

معنی آنست که اے واعظ و اے ناصح برو بکار خود باش و بغیبت در و کشان یعنی عاشقان مباش که از ازل جز این بخش با ده پرستی که عشق و زندگی و عدم ریا است بما عطا نموده اند و چون از سیکس بسند فصل مفت در نظهور نمی پیوند و نابرابان گوید قوله

انچہ اور نکت بہ پیمانہ مانوشیدیم | اگر از خمر بہشت ست و را ز بادہ ہست

پیمانہ اعیان ثابتہ و استعداد خمر بہشت عشق حقیقہ و زہد و ورع بادہ ہست عشق مجاز و بادہ ظاہری
معنی آنست کہ انچہ قابلیت مراعیان ثابتہ و استعدادات مارا و قبول کردیم اگر عشق حقیقہ و زہد و ورع
مجازی و اگر زہد و ورع است و بادہ ظاہری و چون نگاہ داشت توبہ از عاشقان محال ست بنا بران گوید قولہ

خندہ جام می وز لعل گرہ گیر نگار | اے بسا توبہ کہ چون توبہ جاقظ الشکست

خندہ تجلی جام لعلی روئے محبوب زلف گرہ گیر جذبہ عشق معنی آنست اے حافظ نہ تنہا توبہ
تور و شکست آورده بلکہ آن تجلے محبوب و جذبہ او توبہ بسا کس شکستہ و از دایرہ عصمت بیرون
برودہ و رسولے عالم ساختہ غزل

زلفت ہزار دل بیکے تار موہبت | راہ ہزار چارہ گر از چار سو بہبت

زلف جذبہ عشق و نیز دنیا بیکے تار موہبت از جذبات و بیعت از لغات دنیا چارہ گرہ عاقل معنی
آنست کہ اے محبوب من تنہا من بہشت زلف تو کہ جذبات عشق است گرفتارم جذبہ از جذبات خود ہزار
دل را بخود کشیدہ و الہ ساختہ و ہزاران ہزار عاقلان را چنان گرفتار خود کردہ کہ ہیچ نوع رمانی
نہے بید و راہ بیرون شدن نمی شناسد و نیز آنکہ دنیا ہزار صاحب دل را بیعتی از نعمتہاے خوبستہ
و شیفۃ گردانیدہ و ہمان شیفۃ سدا شدہ و راہ ہزار عاقلان را از ہر چار طرف بستہ و از خود گذشتن
نمیدہ یعنی ابنائے عالم را دیدہ از روئے شفقت و تاسف میگوید کہ افسوس ہزار افسوس کہ ہزار عالم
و عاقل و عاقل و فاضل کہ شیفۃ دنیاے دنی گشتہ اند و از مجاز بحقیقت پے نمی برند و چون مشاہدہ
معشوق بین تجلے و الاستتار است و آن موجب از و یا و محبت عاشق است بنا بران گوید قولہ

تا ہر کسے ہوئے نشیم و نہ جان | بکشود نافہ را و در آرزو بہبت

نافہ تجلی اجمالی کہ اول بر دل سالک نازل مے شود معنی آنست کہ اے محبوب من اول ظہور تجلی
بر دل نا عطا نمودی بعد از ان مخفی ساختہ چنان استغفار کا فرمودی کہ در آرزو بہبت یعنی امید
منقطع شد و این ظہور و خفا محض برائے آنست کہ ہر کسے کہ طالب صادق باشد ہوئے نسیم کہ کنایہ از
فوق و شہادت ست جان شیرین خود را فدائے او سازند و از سر جان برہستہ بطلب آید چنانکہ قاضی حمید الدین
ناگوری و عشقی نگار کہ اے نمودگی برائے بودگی بود و شکی برائے کشادگی از ان بودگی نابودگی

حاصل شد چگونه نابودگی که بودگی رسانید و ازین بستی گنجی دست داد که شکستگی بار آورد و شکستگی کلید بستی است و اینهمه از برای ازدیاد محبت است و دیدار مینائی در پهنر میکنی و بازار خویش آتش باتیز میکنی - چون اخفای معشوق موجب گشتنکی عاشق است بنابراین گوید قوله

شید از ان شدم که نگارم چو باه نو | ابرو نمود و جلوه گری کرد و روست

معنی آنست که باعث اینهمه شیفگی من آنست که آن محبوب پری پیکر من مانند ماه نو تجلی خود نمود و ظاهر خود کرده باز در در نقاب گردید و درین ظهور و خفا امری بکار برد که مار از مار بود و اینحال را عاشق درینا نه هر یو الهوس چنانچه قاضی حمید الدین ناگوری گفته اے عاشق معشوق را باغزدگان عشق که شمه است که اگر شمه از ان بر اهل عالم متجلی گردد و حقا که همه را روان از ان بر آید شک نیست که زلف لیس را شک نیست که جز دل مجنون تاب آن ندارد و بر عذره عذر اخط است که جز جان و امن عذر انکار و در لب شیرین نمک است که سینه فراخته اوست و در جدا از حلقه است که دل محمود بسته اوست و میان عاشق و معشوق ماجرای است که جز بگوشت چشم نتوان دانست و جان و جانان را با جرات است که خبر بشنود ابر و تنون نمود و چون معشوق را بر عاشق ظهور تجلیات متنوعه میباشند بنابراین گوید قوله

ساقی بچند رنگ می اندر پیاله ریخت | وین نقشها نگر که چه خوش بر کرد و بست

ساقی محبوب حقیقی بحکم و سقا هم را چشم نشاء ابا طه و دامی کنایت از تجلی که موجب بخود می سالکت پیاله کنایه از دل وین اشارت تجلیات که و اشارت بدل و وجود سالک معنی آنست که محبوب من تجلیات متنوعه و انوار متکونه بر دل عاشق ظهور نمود و این نقشها که تجلیات متنوعات است بنگر که چه خوش بر کردی دل و با وجود سالک نقش بسته و موجب زیبایی در عنائی او گردیده و نیز مهری اول برین نوعست که ساقی بچند رنگ می اندر پیاله ریخت + ساقی کنایه از ساقی حقیقی و خنده عبارت از تجلی رنگ می عبارت از پر تو وجود که منبسط شده بر اعیان ممکنات پیاله عبارت از اعیان ثابت یعنی ساقی پر تو وجود خود و بغض مقدس بر اشیاء ممکنات منبسط گردانیده و این نقشها و شکلهابا حس و جمال در غایت لطافت و کمال فریبده و لها و ربایند و همانا و جالب عاشقان و سالب عارفان در عالم ظاهر گشته در پیاله که و که اعیان ثابت است باید دانست که در ظهور تجلیات و در حالت روست و در چنانچه شمشیر فرید الدین عطار فرماید و صفت سرزند ازین مستی به طرازم بصفحه طهر را به

یا بکل اللسان شود خاموش یا باطل اللسان کند گفتار یا او خردشان چو ببلان بہار یا او خوشان چو طبلہ
عطار یا لیکہ طال اللسان ہلاک شود یا سرد یا گرم کند دستار یا آنکہ کل اللسان بود چہ شود یا بکلت
بایستد بکنار یا کم نگرود ز بکشتنش یکوی یا کم نگرود ز خرقدہ اشش یکبار۔ بنا بران از حال کل اللسان
خبر میدہد۔ قولہ

یارب چہ سحر کرد صراحی کہ خون چشم | بالغمہای قلقلش اندر گلو بست

یارب کلمہ تعجب کرد مفعول کرد صراحی و فاعل بہان سانی کہ در بست بالا گذشت صراحی وجود سالک
خون چشم شراب انگوری کنایت از عشق و محبت نغمہ آواز قلقل آواز یختن شراب از صراحی و مراد
از نغمہ قلقل فصاحت و بلاغت معنی آنست کہ نمیدانم کہ آن محبوب حقیقی و یا عشق آن محبوب مر وجود
عاشق را چہ نوع سحر کرد کہ با وجود چنین فصاحت و بلاغت و انواع زبان آوری چون بمرتبہ عرفان رسید
گنگ گشت و مجال گفتن اسرارش نماند باز بہین مضمون را ببارستہ دیگر بیان آورده قولہ

مطرب چہ نغمہ ساخت کہ در زمرہ سماع | بر اہل وجد و حال در مایہ ہویت

مطرب کنایت از محبوب حقیقی و مرشد نغمہ ساخت تلقین کرد و بیان نمود اہل وجد عاشقان مایہ ہو
اظہار اسرار عشق معنی آنست کہ آن محبوب من و یا مرشد من چہ تلقین نمودہ و ارشاد فرمود کہ و رابطہ عاشقان
بر عشاقان در مایہ ہویت شد کہ سرے از اسرار دانستہ نمایند و چون در اظہار اسرار الہی خون و نظر بسیار
است بنا بران گوید قولہ

دانا چو دید بازی این چرخ حقہ باز | ہنگامہ در نوشت و در مایہ ہویت

معنی آنست کہ دانا کہ سالک کل اللسانست چون تماثلے سپہر شعبہ باز را دریافت کہ ہر یکے را با یکدیگر
عنادے و ہداوتے در میانست و مگر بخون یکدیگر بستہ لاچار بمضمون من سکنت سلمہ و من سکم بخنا
ہنگامہ قیل و قال ہم در پیچید و در بیان اسرار الہی بست و مہر سکوت بر درجک دہن نہاد مبادا کہ سخن
سرزند کہ عقل تاریک گرفتاران عالم ناسوت بگرداورد بجنگ برغیرند و حکم بتغیر نمایند چون سالک
از اینہا برگزشت و حصول معرفت کہ شاہدہ ذاتی است نمود و آن مقام عجز نمودنت کہ لا اُحْصِی ثَنائُ
عَلَيْكَ اَنْتَ کَمَا اَنْتَ عَلَيَّ نَفْسِکَ بنا بران گوید قولہ

گفتم کہ حسن چہرہ اورا بصفبت کنیم | اوروی خود نمود و رفت گویت

معنی آنست که قبل ازین اراده من متعلق نه این بود که خوبی چهره آن محبوب را در معرض بیان آورم و بدین
وثنای او پروازم اما آن محبوب شیرین کار بمشاهدات خود ما را از ما دور بود و در حیرت انداخت و چون
دین را مقل ساخت که دمی نتوانم زد چنانچه در گلستانست نقلست که یک از صاحبان سرخس
مراقبه فرو برده و در بحر مکاشفه مستغرق شده چون از آن حالت باز آمد یک از اصحاب بطریق انبساط
گفت درین بوستان که تو بودی ما را چه تحفه کرامت آوردی گفت بخاطر دیشتم که چون بدخت گل بستم
و امنی پراز گل کنم و هدیه اصحاب ابرم چون بدخت گل رسیدم بوی گل چنان مست کرد که دامنم از
دست برفت گفتم که گلچینم از باغ گل دیدم دست شد بوی گل و چون حصول این دولت
عظمتی که مذکور شد بے عشق نمی شود بنابران گوید قوله

حافظ هر آنکه عشق نورزید و وصل خواست | احرام طوف کعبه دل بیوضو بست

معنی آنست که اے حافظ هر طالبی که حصول عشق ننمود و در عشق پیدانگردد و با اینجه امید وصل که
حصول معرفت است داشت مانند کسی است که از برای طواف کعبه احرام بیوضو بست اے کارایف
کرد و طمع خام پیش آورد - غزل

زان یار و دنوازم شکریست باشکایت | اگر نکته دان عشقی خوش بشنوایم حکایت

معنی آنست که مرا از آن یار و دنوازم خود که از اعراض نمود شکریست باشکایت و چون شکریست
از امور متضاده اند و اجتماع اینها محال که الا صدق آن که لا یجتمعا بنابران گوید که اگر در بوستان عشق
نکته دانی حاصل نموده این سخن را خوش بشنو یعنی بغیر ادرس که شکایت از نیجهت که اعراض نمود و
شکر از آنرو که ما را از عاشقان شمرده است گاه این موافقات در پیش آ و رده چنانچه عاشق بمعشوق خود
گفته از زبان توحید می نشنودم هرگز از تو شرمندگی حرف نبودم هرگز به معشوق بجا بگفت
تو نظر باز نه در نه تغافل نگهست به تو سخن فهم نه در نه خوشی سخن است و چون کار معشوق مدام
استغنا است بنابران اظهار استغنیای محبوب و محرومی خود گوید قوله

بیمزد بود و منت هر خدمتی که کردم | یارب مباد کس را مخدوم به بیعت

معنی آنست یعنی هر خدمتی و طاعتی که بدانجناب نموده ام آن محبوب از بجهت استغنیای دانی که دارد
که اِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَالَمِينَ هیچ ملتفت آن نشد و اعجابا اینچنین مخدوم به بیعت کس را مباد

آنچه ظاهر در شکایت است بلکه شکایت در توحید است که بنابران گوید که در شکایت

مضمون مصرعہ ثانی اگرچہ ترک ادب است لیکن ازان مراد اظہار محرومی خود است تقنا محبوبت و نیز کلا یوحنا
محبوبن بما صدقہ عنہ چون درین زمانہ قوط الرجال افتاده و از عاشقان کامل کسی نظر نمی آید نابران گوید قوله

رندان تشنه لب را جامی ننمید بد کس | گویا ولی شناسان رفتند زین ولایت

رندان تشنه لب عاشقان جام فیض و توجہ از قبیل ذکر سبب و ارادہ سبب ولی شناسان
ولی محبوب الاولی یعرف الاولی یعنی تقاضای جهان چنین رد داده کہ بیچسب توجہ در حق عاشقان
نمی نماید و لبر او ایشان نمیرساند گویا عاشقان کامل از بیخمان ناپدید شد و عاشق صادق را باید کہ ہر حیر
از معشوق بدور سازد و عدل و رحمت و لعنت احوال نماید و دم نزنند و بغیر رجوع نکنند نابران گوید قوله

ہر چند بروی آب ہم روز و درت نتابم | جور از حبیب خوشتر کز مدعی حمایت

معنی آنست کہ اے محبوب من ہر چند کہ مرا رسوا سے جهان ساختی و بتشنیع خلق گرفتار کردی از بیعت
کہ مرا بعشق خود آشناساختی و ایچ بحال مانیر داغی باینہم تن برضا و ادم و رجوع بہ چسب از زاہد و شیخ
نمی آرم و مدد از ایشان نمیخواہم کہ جور محبوب خوشتر از حمایت مدعیان چہرا کہ چوتو در حق ما بچنین سم
رواوستی ما را ہم بدان راضی باید بود کہ اکایرا آدہ ترک الہ آدہ بجز تو رو بکہ آرم ہم پیش تو از
دست تو میخواہم داد و چون راہ عشق پر از محن و بلیات است نابران گوید قوله

در زلف چون کندش ایدل میخ کاخجا | سر بابریدہ بی بحرم و بے خیانت

معنی آنست کہ در زلف مسلسل کہ راہ عشق است ایدل در میا کہ این را ہے است ہر کہ دین در آمد
بے تقصیری دے گناہی اے سہل تقصیر و سہل گناہ سرش بباد می دهند و چون دنیا ہر دم خود را بزینت
و زیبہ و گزچشم عاشقان مے نماید نابران گوید قوله

چشمست بغیرہ مارا خون ریخت می پسند | جانان روان باشد خونریز را حمایت

چشم مراد عالم شہادت کہ دنیا است غمزه رونق و زیبائی معنی آنست کہ اے محبوب من این دنیای
فانی ہر دم بزینت و آرایش در چشم می آید و موجب سدا رہ ما میگرد و بدبخت خون مار بختہ و در غم و اندوہ
افکنند پس تو را دار این بستی جانمن خونریز سزاوار حمایت نیست می باید کہ زیبائی اورا در نظر ما خوار و پزشتا
و محقر داری تا بدان ملتفت نگردیم و چون مراد عاشقان رسیدن بمعرفت الہی است و حصول آن بزیبائیت
الہی معلوم نابران گوید قوله

اندر شب بیا هم گشت راه مقصود از گوشه برون آئی ای کو کب هدایت

شب سیاه عالم کثرت و تفرقه و غودی و غودی بینی اے کوکب بدایت محبوب معنی آنست کہ اے محبوب من از راه مقصود کہ حصول وحدت است بسبب استیلائی عالم کثرت و تفرقه مانده ام پس از گوشه احتقاد بدیوانگاہ ظهور بر آئے و از کثرت بوحده و از تفرقه بجمعیت رہنمائی کن کہ بے این رہ ب حصول وصال محال و نیز از کوکب بدایت مراد مرشد پس این خطاب بر شد باشد معنی ظاہر و چون راہ عشق کہ کنایت از معرفت است سر سر سیرت است گوید قولہ

در ہر طرف کہ رفتم جز حیرت منیغزود | فریاد زین بیابان و در راہ بے نہایت

معنی آنت کہ در راہ عشق کہ معرفت الہی است ہر چند تنگ و دکو نمودم و جدو جہد بکار بردم آخر اللہ
جز جبر تے حصول نشد فریاد ازین بیابان خو بخوار کہ عشق است کہ جز خو بخواری حصول نداد و فریاد ازین
راہ بے نہایت کہ معرفت است کہ انقطاع عشق نامکن چنانچہ در بیت آیندہ میگوید قولہ

این راه را نهایت مشکل توان بردین | آتش صد هزار منزل بنیشت در بدایت

معنی آنت کہ این را ہے است مشکل الانقطع چرا کہ صد ہزار منزل و تے کہ طے نمایند گویند ہنوز اول قدم است از نیجبت ہم گویند کہ تا چکس بمقام معرفت اور رسد کہے بقدم اول جان وادو کہے بدوم کہے بسوم و کہے بدرچون رفق درو عاشق بجز از مشاہدہ معشوق نمیتوان رشد بنا بران گوید قولہ

اے آفتابِ خوبان میسوز داندروم | یکسا عظم بگجان در سایہ سرایت

معنی آنت کہ اے محبوب من بسبب ہجران تو اندر روز من فاعلہ وار میسوزد اگر بوصل مدام نمیتوانی
رسانید کہ انجالات کہ ۵ ہرگز طبع مار وصال دوام را با بارے یکساعت در سرای وصل خود
باردہ تارفع این غم داین اندوہ نمایم چون ز بدو ورع پیش نمیرود و بغیر از عشق و ستگیری سالک نمیتواند
کردنیا بران گوید قولہ

عشق رسد بفریادگر خود بسان جافظ | قرآن زربخانی با چاره روایت

معنی آنست کہ اے طالب صادق اگر بالفرض ماتمدا حفظ قرآن را با چاروہ روایت یاد بخولنے
اے حافظ مرتب باشی و در زہد و دوع کمال کردی این زہد و دوع ہیچ لغبہ یاد نخواہد رسید الا عشق
میاید کہ جھول ساعی باشی و ازین زہد و دوع کیسو گردی غزل

در حق ما هر چه گوید جای هیچ اگر اه نیست	ز اید ظاهر پرست از حال ما آگاه نیست
<p>ز اید طائفه ایست که بنور ایمان و ایقان جمال آخرت مشاهده نمایند و دنیا را در صورت قبیح بنا بران از دنیا رو گردانند و طالب آخرت شوند و تخلف این طائفه از صوفیه آنست که ز اید بطن نفس خود محبوب از حق چه پرست مقام حظ نفس است فیها ما تشبهی الا لنفس و صوفی بمشاهده جمال ازلی و محبت لم یزلی از هر دو کون آزاد و این را دو متشبه اند طائفه باشند که هنوز رغبت ایشان بکلی از دنیا مصروف نشده باشد و خواهد که بکیارگی از رغبت گردانند ایشانرا از تنزه گویند و این طائفه را متشبه محق بزاید گویند پس صوفی از زاید بر تباطع باشد و یا آنکه از زاید ظاهر پرست متشبه بمطل بزاید باشد که طائفه متشبه دومی زاید است و آن طائفه ایست که از برای قبول خلق ترک زینت دنیا کنند و خاطر از جمیع حساب و نیوی باز گیرند و بدان طلب تحصیل جاه کنند در میان مردم و ممکن بود که بعضی حال ایشان متشبه شود و پندارند که از دنیا اعراض کلی کرده اند و ایشان خود بر ملک و مال و جاه خریدار اند که ترک دنیا لذت این طائفه را امرایی خوانند معنی آنست که زاید ظاهر پرست که جبهه و دستار را شعار خود ساخته و بعضا و تسبیح پرداخته و بزهد ربانی که دامن مشیخت است مشتغل و از عدم ریا که عشق دلی با کیست و رندی مشتغل هر چه از راه حسد و انکار گوید و تشنیع و ملامت پین آید جلای لول خاطر شدن نیست که او بیچاره گرفتار دامن بلا است از حال ما آگاه نیست پس قول نابینائی و ناواقفی اعتماد را نشاید و هم این زید روایت کرده که امام غزالی را در خواب دیدم که زنجیر در گردن خوگ کرده بود و او را میکشید گفتم این خوگ چیست گفت این احمد قاضی است که خدا مراد و مسلط کرده تا به بنیم که بچه سبب نزو استحق لعنت شده بودم پس چون عشق را به است که سالک آن بر دوست و دشمن یکسان باشد و برود و قبول کسے دل نه بندد و از جفا کسے مفهوم نگردد و تا بران گوید قوله</p>	
هر که خواهد گویا و هر چه گوید گو بگو	گیر و دار و حاجب و بان بدین گاه نیست
<p>معنی آنست که هر که از دوست و دشمن و معرض و منکر اراده آید و دار و گویا و هر کس از رد و قبول و مدح و ذم و منع و عطا و دشنام و سلام معنی اند گفتن گو بگو چاکه امر و نهی و حاجب و دربان بدینجا نیست اینجا رد و قبول و مدح و ذم و دوست و دشمن یکسانست نه از کسے رنجیدن</p>	

و این اسماء متقابل در قضا و اسماء متعالیه جمله در تحت حیطه الله واحد و ال بر وجود واحدیه یگانه در ذات
و یکتا و صفات در هر گاه که از حضرت واحدیت خود تجلی گردد از اسم الهادی ظاهر شود هر چه ظاهر
او باشد صورت او نماید مومن و مصلح و عارف و اگر تجلی بظهور اسم المصل ظاهر شود چه صورت نماید
صورت کس و فاسقه و هر گاه که قطع نظر کنی از مظهر و بنظر عارفان در آن مظهر ناظر گردی و نظرت بیج
ضلالت نماند چرا که رب صراط المستقیم است و جمله در تربیت اوست و محصل اے سالک طریقت فیوضات
الهیہ را طرق مختلف است و متعدد گاه به فتح الباب از محنت میشود گاه به از راحت در محنت و تشنگی
نباید عینے اَنْ تَكُوْهُ اَوْ شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لِّكَمْ قَوْلُهُ در طریقت هر چه پیش سالک آید
سازد در تشنگی و سوز در خامی تا خامی دارد در جوش است به بختی که رسد خاموش است بلای که
در روش دیده میدهد عطا است و اینچنین بلا سر اسر عطا نصیب اولیا و اهل سداک سالک را
باید که از قبض و بسط و ریخ و راحت بدبذ نشود و بر جاوه صراط مستقیم فَاَسَلِّمْ كَمَا اَمَرْتُ
مستقیم باشی و قبض را بسبب بسط داند و بر بسط مغرور نگردد که منازل نامنتهی بے منتهی است و
غولان بیابان گسارای در راه فاسدون از صاحبان ذریات شیطان لاتعد ولا تحصى وَلَا تَتَّبِعُوا اُخْطَاةَ
الشَّيْطَانِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَلَدٌ وَّ مُبِينٌ وَّ يَوْمَ تَبٰىءُ الشَّرَ اَشِدُّ رَ اِشِدُّ رَ اِشِدُّ رَ اِشِدُّ رَ اِشِدُّ رَ اِشِدُّ رَ
از مزج و نیا بر اے عبا بر دارد و فرصت را غنیمت شمار و اَلْتَقُوا يَوْمًا لَا تَجْرِي فِىْ نَفْسٍ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا
وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا اَحَدٌ وَّ لَا هُمْ يُنصَرُونَ و چون کار معشوق برام متنا
است بنا بران گوید قوله

صاحب دیوان ما گویا نمیداند حساب	کاندین طغر اشان حسبه للند نیست
صاحب دیوان محبوب اندرین طغرا اشاره بشقبازی حبیب الله شفقت و مهر بانی معنی آنست که محبوب اگر با حساب نینداند که در دیوان عشق و مشوقی به اشتقان التفات نمیکند و بهرانی نیشاید و حل آنکه اصل حساب و صاحب دیوان را رسم است که بر عایت خاطر رعایا و برابا چیز از حساب فرو گذاشت نمایند و حسبه سد و اسئله لقلوبهم چنین کنند و چون در محبت عشق احتمال جود و جفا و دم و بچون و چه از بدن است بنا بران گوید قوله	
اینچه استغناست یارب و نیچه ناد حکمت است	کاینچه زخم نهانست و مجال آه نیست

معنی آنست که و عجب انیدانم که چندین استغنا که هیچ نوع التقات بحال عاشقان نیست چیست
و آنچه نا ور حکمت است که با اینهمه زخم پیاپی و در دو مبدم بحال دم زدن نداده چون درد و بیت
ما تقدم شکایت محبوب و بیان جور و جفا و نمودن زشت ترین عاشقان آنست که از معشوق شکوه
و شکایت کند بنابران گوید قوله

هر چه هست از قامت ناسازگار اندام است | ورنه تشریف تو بر باله کس که تاهیت

بسی اندام بے زیب و موزون چه اندام در لغت بجای زیبائی و آراستگی است شیخ سعدی گفته است
باقامت زیبا که هست پیش اندام تو هیچ اندام نیست به معنی آنست که از جانب مبدای هیچ بحال نیست
چه لطف او عام است برین خوان یغما چه دشمن چه دوست به و این تفاوت زیاده فتنان و معصوم
و محرومی و کفر و اسلام و خیر و شر که مابین رویداده است بنابر استعداد است چنانچه شیرک راز ویدا آفتاب
پس اضنا نقصان و علامت بخود عائد میکرد و در دوست کما قال الله و اظلمهم الله و لكن كانوا انفسهم
يظنون فلا تلو مؤمن و لو مؤمن انفسكم چون توجه مرشد مدام شامل حال مستر شد است بنابران گوید قوله

بندۀ پیر خراباتم که لطفش دادم است | ورنه لطف شیخ و زاهد گاه هست و گاه نیست

معنی آنست که من از جان و دل غلام و بندۀ پیر خرابات که مرشد کامل است هستم چرا که لطف او دادم
شامل حال مستر شد است و الا نه لطف شیخ و زاهد که کنایت از نصیحت و ترغیب ایشانست گاه هست گاه
نیست گاه مؤثر گاه نه و چون عاشق کامل آنست که از ترسانیدن و بیم دادن معروضان و مسکران
باز نماند و نظیر لطف و رحمت معشوق داشته بکار خود سرگرم و ساعی باشد بنابران گوید قوله

تا چه بازی رخ نماید بید خواجهیم راند | عرصه شطرنج زندان اجمال شاه نیست

معنی آنست که بیدق وجود خود را در جلا نگاه عشق خواهیم دو انید به بنیم تا چه معامله رود و باز منع و ترسانیدن
کس باز نخواهم شد که عرصه شطرنج زندان را یعنی عشق عاشقان صادق را بحال آن نیست که
کس شده و چون براه عاشق در آمدن کار گیر نگاشت بنابران گوید قوله

بر در میخانه رفتن کار گیر نگان بود | خود فروشان را بکوی سیف و شمشیر نیست

معنی آنست که بر در میخانه عشق رفتن و طلب او نمودن کار گیر نگاشت یعنی از خودی و خود بینی گذشته
و از نفاق و ریاء برآمده و با عالم نیستی و عدم گیر نگ کردیده و خود پستان و خود بنیان را بکوی

می فروشان که عشق است راه نیست و چون اظهار کرامات و دعوی خود بینی نمودن لازمه عاشق کامل نیست
که هر که اواز کشف خود گوید سخن پاکشفت اورا کفش کن بر سر بزین بنابران گوید قوله

حافظ ابرصد نشیندز عالی همتیست | عاشق در و کش اندر بند مال جهانیت

معنی آنست که حافظ اگر برصد مشیخت نمی نشیند و اظهار تلقین و دعوی کشف و کرامت نمیکند و لیس
نقصان او نیست بلکه محض عالی همتی اوست که عاشق در و کش است و عاشق در و کش در پے حصول
مال و جاه که مشیخت است نیست غزل

سر ارادت ما و آستان حضرت دوست | که هر چه بر سر ما میرود ارادت است

معنی بیت ظاهر است اما مستحکم مضمون شبحان من لا یجری فی مملکة الا من یشاء پس عاشق
را باید که هر چه از دوست رسد از رد و قبول و مدح و ذم و عطا و قبض و بسط و رضا و بد و ذم و زند که کمال
عاشق در تعلق و تسلیم است اگر صاحب تسلیم را مثل ابلیس طوق لعنت در گردن آنگند و کوچ که کوچ
بگردانند باید که چنان از مستشوق خود راضی بود که مومن از ایمان خود باید دانست که محبوب حقیقی را تشبیه
بباه و مهر داده اند اما چون اواز اینها منزه است میگوید قوله

تظیر دوست ندیدم گر چه از ماه مهر | نهادم آینهها در مقابل رخ دوست

معنی آنست که بیان آن محبوب از تشبیه و تمثیل مبرا و معرا اما کسی را که تشنگی عقل غالب آمده و از
غایت فرط طلب چشم عقل او را تیره کرده اینچنین کس چه کند که دوست را به تشبیه و تمثیل ذکر نکند چون پریشان
عاشق از تحریر و تقریر مبرا است بنابران گوید قوله

صبا ز حال دل ریش ما چه شرح دهد | که چون شکنج ورق غنچهای تو بر توست

معنی آنست صبا که کتابت از و احاطه و لایم است پریشان کننده دل عاشقان است از حال دل
ریش ما گرفتار هجران چه در معرض بیان آرد که حال دل ما بدین غایت رسیده که ما من
شکنج برگ غنچه ته به است یعنی بیرون از احاطه تقریر و چون عاشقی را نیست هر که درین در آمد گرفتار
بلیات شد بنابران گوید قوله

نه من سبوحش این دیر رند سوزم لبس | بسا سر که درین کارخانه سنگ است

سبوحش محنت کشنده دیر رند سوز عشق که سوزنده عاشقان است سنگ سبوح سنگی که سبوبران

دارند معنی آنست که تنهائمن گرفتار بلیات عشق و اسیر حوادث محبت و بس بلکه هزاران هزار درین کارخانه عشق سنگ بسوخته اند و گرفتار غموم و هموم و چون هر چه عاشقان راست بطف اوست بنابران گوید قوله

مگر تو شانه زردی زلف غنبر افشان را | که باد غالیه سالیست ف خاک غنبر پوست

معنی آنست که اے محبوب من آن زلف غنبر افشان را که کنایت از وجود است باعتبار سائر روی حقیقت چنانچه جامه و گرفتار تو خود حجاب خودی حافظ از میان بر خیزد تحقیق تو بشانه لطف و فضل خود آراسته گردانیده و اینهمه تیجاوست که باد انفاس مابوے غالیه عشق حاصل نموده و خاک وجود مابوے غنبر معرفت بدست آورده و چون جنگلی محبوبان و مشکویان خاک راه محبوب حقیقه اند بنابران گوید قوله

نثار روی تو هر برگ گل که در چمن است | فدلے قد تو هر سرو بن که بر لب جوست

برگ گل محبوب چمن دنیا سرو بن محبوب لب جو دنیا و تو در هر دو مصرع ضمیر محبوب است معنی آنست که هر گل روی که در چمن دنیا رویش گفته آورده نثار روی تو است و هر سرو قد که در سر بوستان جهانست فدای قامت تست که فی الحقیقت معدومان اند و حسن و جمال شان ماضی است و چون کار عاشق بدام تفاوت نیک بحصول مراد است بنابران گوید قوله

ریخ تو در دلم آمد مراد خواهم یافت | چه که حال نکو در قفای قال نکوست

معنی آنست که اسی محبوب من در عالم تصور و تفکر که در حصول مرادات می نمودم که خیال ریخ تو در آئینه دل من بکس نمود پس ما را یقین و معلوم گردید که بهر دو فصل است فردو خواهم گردید بحجت آنکه فال نیک در نیست و چون وصف معشوق لایتنای است بنابران گوید قوله

زبان ناطقه در وصف شوق تو لالت | چه جامے کلک بریده زبان بهید گوست

معنی آنست که زبان ناطقه که کنایه از رسول علی السلام است در احصای وصف شوق تو گنگ گردید که لا اخصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک پس چه یارای کلک بریده زبان بهید گوئی است که دم به دم و ثناء تو زند و چون عشق از نصیبه ازلی است گوید قوله

نه این مان در حافظ بر آتش هو است | که داغدار از لاله خود دروست

آتش هو است عشق و بهجت معنی آنست که دل حافظ که سوخته آتش عشق است نه این زمانیه

ایست بلکه موسوم بداع عشق همچو لاله خود را از ازل است والله اعلم غزل

ساقی بیا که یار ز رخ پرده برگرفت | کار چراغ خلوتیان باز در گرفت

ساقی کنایت از مرشد است پرده برگرفتن دور نقاب و ظهور نمودنست قوله

آن شمع سرگرفته و گر چهره بر فروخت | وان پیر ساخورده جوانی ز سر گرفت

شمع سرگرفته تجلی رود در نقاب پیر ساخورده دل افشوده معنی آنست که ای مرشد بیا که باز یار ما از پرده حجاب بر منصفه ظهور برآمد و کار چراغ خلوتیان که کنایت از تجلی است از براون درون غری روشن گردید و آن مشاهدات تجلیات که چند روز در نقاب شده بود باز خود را آشکار ساخت و این پیر ساخورده که کنایت از دل بریان و افشوده است که بسبب هجران فسادگی حاصل نموده بود از سر نو زادگی و جوانی یافت و باز پیر ساخورده عشق که در حالت قبض نامش مسدود یعنی عشق از سر جوان گردیده چون در عشق و محبت تقوی و در عراضه و گنجایش نیست بنابراین گوید قوله

آن عثوه و او عشق که تقوی زده گرفت | وان لطف کرد دوست که دشمنی گرفت

معنی آنست که عشق بنوعی دانه و فریفته خود گردانیده و غالب شد که تقوی از میان رخت یکسو نهاد و لطف دوست بنوعی دامگیر وقت ما گردید که دشمنی ما که منکرست خد گرفت و زبان باز تشنج و دلاست بر بستند و چون رفع غم و هجران بجز وصل محبوب نمیتوان کرد بنابراین گوید قوله

بار عنی که خاطر ما خسته کرده بود | عیسی دمنه خدا بفرستاد و برگرفت

معنی آنست که بار غم هجران آن یار پری پیکر که خاطر ما خسته کرده بود باز آن محبوب از روی لطف و مرحمت عیسی دمنه که کنایت از مرشد است و نیز مشاهدات تجلیات بر ما نمود تا بسبب آن این محنت براحتم بدل گردید و چون غرور و تکبر شر الخصال من النساء و الرجال است بنابراین گوید قوله

ز بهار زین عبارت شیرین و دل فریب | گویی که پسته تو سخن در شکر گرفت

معنی آنست که خطاب از محبوب است یعنی اے طالب صادق بسبب این شیرین زبانی و صبیح گویی و بلاغت عبارت ز بهار گویی که پسته دهن با سخن در شکر گرفت یعنی بدین شیرین زبانی غره گردی و گویی که شیرین سختم و سخنان شیرین بعرض بیان آرم که اینهمه از لطف این جانب است چون در چشم عاشق ظهور محبوبان مجاز تا آن زمان است که آفتاب حقیقت طالع نشده بنابراین گوید قوله

هر خورش که برمه و خورش می فروخت	چون تو در آمدی پے کار و گر گرفت
معنی آنست که اے محبوب من هر خورش که عبارت از محبوب مجاز و یا تجلیات آناری و اسمائی و صفائی که برمه و خورش میگرد و مارا بدان جهت بخود ملتفت می ساخت اینهمه تا آن وقت بود که ظهور ذات خود کرده بودی و چون تجلی ذاتی خود کردی آنها پے کار و گر گرفت از پیش چشم چون انجم از پر تو شعاع ناپدید شد و چون سلطان عزت علم در کشد جهان سرسبز و مردم در کشد و چون هیچ باز غلغلہ عشق خالی نخواهی دید بنابران گوید قوله	
زین قصه هفت گنبد افلاک پر صدست	کوته نظر نگر که سخن مختصر گرفت
معنی آنست که از قصه عشق هفت گنبد افلاک پر غلغلہ است کوته نظری مانگر که سخن مختصر کردم و مختصر بر هفت گنبد و ششم هفت گنبد چه بلکه هر چه درخت کن آمده است چو از آتش و جن و ملائکه و پری و کوه و شجر و سما و اجن و کمرسی و عرش و لوح و قلم و غیره از غلغلہ عشق خالی نیست چون کلام حافظ مقبول درگاه ایزدی و جنان آبی است و اینهمه از لطف اوست بنابران از راه تعجب خطاب بخود کند و گوید قوله	
حافظ تو این دعا ز که آموختی که یار	تعویذ کرد شعر ترا و بزر گرفت
و عاشق معنی آنست که اے حافظ تو چنین سخن دلپذیر و بنظیر از که آموختی بجای که یار شعر ترا بزر گرفته چون تعویذ بخود معزز داشت یعنی مقبول لطف آبی گردید غزل	
ساقیا آمدن عید مبارکبادت	وان مواعید که کردی هووا و زیادت
سمائی محبوب حقیقی و نیز مرشد یعنی اے محبوب من و اے مرشد من آمدن عید که آوان مشاهدات تجلیات مبارکباد ترا و آن وعدا که بماندوی فراموش مباد بلکه باید که بموجب الکبریا اذ اوعدا و قایم باشد آن کوش چون کار معشوق به اتمام مستقناست بنابران گوید قوله	
و شکستم که درین مدت ایام فراق	بر گرفت زحریران دل و دل میداد
معنی آنست که اے محبوب من و اے مرشد من درین عجم که درین ایام بجران و جدائی که از عاشقان دل بر گرفتی و بدایع سوختی و بیج بداد اے آن نهر و داختی دولت برین رضا میداد چون مراد عاشق به اتمام معشوق است گوید قوله	
بر سپان بندگی دختر ز گو بدر اے	که دم بهت ما کرد ز بند آزادت

برسان مخاطب مرشد است و آن در بیت بالا است و مفعول مخدوف و آن معشوق و گو خطاب بمشوق
 و خمر رز شراب انگوری مرا و عشق و محبت یعنی اے مرشد بندگی عشق و محبت ما بآن محبوب برسان و بگو
 کہ چندین ناز و اعراض تا کہ از کاشانہ اختفا بر منصفہ اظہار جلوہ نما کہ دم بہت ترا از اختفا آزاود کردہ یعنی
 کمال عشق و محبت ما اقتضا یہین نمود کہ خود را از مکان اختفا بیرون آری و چون ہمیشہ محبوب شادی عاشقان
 معلوم بنا بران گوید قولہ

شادی مجلسیان و قدم و قدم مست | جائے غم با دہران دل کہ نخواہد شادوت

مخاطب محبوب کہ در بیت بالا گذشت و نیز مرشد آنگاہ این بیت بہ بیت بالا قطعہ ہذاست یعنی آن چہ
 بہ بیت بالا نہ گذشتہ بگو بعدہ اینہم بگو معنی آنست کہ اے محبوب من شادی عاشقان و فرحت دلدادگان
 موقوف بقدم و پیش آمدن شست و بس و ہر دل کہ طالب و خواہان جلوہ تو نباشد پس ہر آئینہ آندل
 بفرہجہ بران و جدائی گرفتار و چون در عشق عاشق کامل نقصانے و تغیرے را نہی یا بد بنا بران گوید قولہ

شکر آید کہ ازین باد خزان رخنہ نیافت | بوستان سمن و سرو گل و شمشادوت

سرو و گل و شمشاد کناۃ از عاشقان کہ بعضے از ان در عشق در مقام محبوبیت اند و بعضے در مقام محبت اند
 یعنی شکر خداے را کہ ازین باد خزان ہجران و جدائی در بوستان دل طالبان و عاشقان رخنہ
 رونداد و تغیر و تبدل و کامشے و زوالے در عشق شان و نقصے رونمود و چون بوصول رسیدن دولت
 عظمی است بنا بران از چشم زخم پناہ می جوید و می گوید قولہ

چشم بد و در کز ان لقمہ خوش باز آورد | طالع نامور و دولت مادر زادت

تا خطاب بخود است معنی آنست کہ اے سالک عاشق طالع سعید و دولت مادر زادت تو ترا از ان لقمہ ہجران
 و جدائی خوش باز آورد و بحیثیت وصل رسانید پس چشم حاسدان ازین دور باد و چون عشق بہترین شغلہا
 و باعث حصول حق است بنا بران گوید قولہ

حافظ از دست مدہ صحبت این کشتی نوح | ورنہ طوفان حوادث بر و بنیادوت

کشتی نوح کنایہ از پناہ معنی آنست کہ اے حافظ تا تیرانی صحبت این کشتی نوح کہ عشق است از دست
 مرد یعنی بے عشق مباحث و در پے حصول او شود و گرنہ طوفان حوادث روزے بنیاد ترا بر باد و سہدات
 پس مباد کہ ازین سعادت عظمی محرومانی غزل

ساقی بیار بادہ کہ ماہ صیام رفت | دروہ قدح کہ موسم ناموس نام رفت

معنی آنست کہ اے مرشد دیا اے وعدہ ایزدی بادہ عشق و محبت بہا ازانی فرما کہ ماہ صیام کہ کنایت از زمان زہد و پارسائی است رفت و ایام بہار کہ آوان ظهور عشقت رویدادہ پس قدح بادہ محبت عطا فرما و ایچ اندیشہ مدار کہ موسم نام و ننگ کہ ایام عظمت و وفا و خود بینی است مرتفع شدہ و چون از عشق بہترین شغف نیست بنا بران گویہ قولہ

وقت عزیز رفتہ بیاتاقض کنیم | عمرے کہ در حضور صراحی و جام رفت

صرافی و جام شراب ذکر سبب و ارادہ سبب مراد عشق یعنی اے وعدہ ایزدی بیا و ہدم ناباش و مونس شو تا وقت عزیز کہ کنایت از جوانی است بطلالت رفتہ و عمرے کہ بحصول عشق و محبت از دست دادہ قضائے آن کنیم و تلافی آن نمائیم و چون از توبہ کہ لوازم زہد است کشودی نمیشود بنا بران گویہ قولہ

در تاب توبہ چند توان سوخت ہچو عود | مے وہ کہ عمر در سر سودای خام رفت

معنی آنست کہ اے وعدہ ایزدی تاکہ در آتش توبہ کہ لوازم زہد است ہچو عود بسوزم کہ ازین کاسے پیش نمیرود و مے محبت بموجب دستہم رہیم شہر ابا ظہور اعطائما کہ عمر عزیز خود را در خیال سودای خام کہ حصول وصال بہر دو پارسائی است از دست و آدم و ایچ کبوسے مقصود رہہ بروم و چون رہہ کبوسے وصال میسر نیست تاکہ محو مطلق نگرد و بنا بران گویہ قولہ

ستم کن آسپنجان کہ ندانم ز بخودی | در عرصہ خیال کہ آمد کہ ام رفت

معنی آنست کہ اے وعدہ ایزدی بادہ محبت عطا نما و از ان مرا چنان سہرست کن کہ از غایت بخودی چندان خبر ندارم کہ در خیال کہ ام کس آمد و کہ ام کس رفت یعنی محو مطلق گردان و چون عاشق مدام طالب فیض دوست است بنا بران گویہ قولہ

بر بوسے آنکہ جرعه جامے بہارسد | در مصطبہ دعای تو ہر صبح و شام رفت

معنی آنست کہ اے وعدہ ایزدی مدام در مصطبہ کہ کنایت از مقام خلوت است و یا عشقت بدعا گوئی تو اشتغالی داشتہ ام بہین امید کہ جرعه فیض و کرمات از تو رسد و چون عشق بمحشوق باعث حیات عاشق است بنا بران گویہ قولہ

دل را کہ مردہ بود حیاتے بجان رسید | تا بوسے از نسیم میث و شام رفت

معنی آنست که دل را که بسبب زهد و تقوی افسرده و پژمرده بود حیاتی حصول شد از آن وقت که بوی
از نسیم پیش که کنایه از محبت اوست در شام مارا یافته و چون زاده راه عاشق عجز و مسکینی است نه غرور
و خود بینی بنابران گوید قوله

زاهد غرور داشت سلامت خبر و راه رند از ره نیاز ز بار السلام رفت

معنی آنست که زاهد بسبب غرور که شر انحصال من الفسار و الرجال است ره سلامت بدوست نبرد
و بدایع هجران بسلامت ماند و عاشق از راه عجز و مسکینی بدار السلام وصال که إِنَّ لِلَّهِ جَنَّةً لَمْ يَبْدَأْهَا كُفْرًا
وَلَا فَضُولًا يَنْتَظِرُونَ بِنَاءً صَاحِبِ کَارِسِد و نیز زاهد که کنایه از شیطان که ریاضات شاقه کرده بسبب غرور
که أَنَا خَلَقْتُ مِنْهُ مَخْلُوقَتَيْنِ مَنْ تَابَ إِلَىٰ رَبِّهِ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينِ رَاهِ بِسَلَامَتِ نَبْر و آخر الام بدایع لغتی الی یوم الدین
موسوم شد و رند که کنایه از آدم است از راه نیاز که رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا مُنْذَرَهُ بدار السلام اصطفا برود
که شَقَّاصُطْفَاءُ و چون عاشق مدام بعشق مستغرق است بنابران گوید قوله

زاهد تو دان و خلوت و تنهایی و بلای عشاق را حواله بعیش مدام رفت

معنی آنست که اے زاهد تو و تنهایی و رنج دالم و زهد و ویرانگی که نصیب تو همین است و اما حواله بعشق
که عیش مدام است رفته یعنی نصیب ما همین گردیده و چون هر دلی که قلب و ناسره بود بجز از کوی عشق
رولجے نیاید بنابران گوید قوله

نقد دلی که بود مرا صرف با ده شد قلب سیاه بود از آن بر حرام رفت

نقد دل اضافه باینیه با ده عشق مجاز قلب سیاه نقد ناسره حرام کنایه از عشق و محبت است معنی
آنست که دل من در بازار شریعت رولجے نیافت آخر الام رباز از عشق شتافت آنجا رواج یافت که
چرا در راجے نیاید که نقد قلب بود خود و حرام رفت چون فخر الدین عراقی بطوان کعبه رنم مجرم رنم ندانند
که درون در چکر دی که درون خانه آئی در ویر نیز دم من ز درون نذر آید که در آرد عراقی که ز خاصگان
مائی سوال اگر از شراب محبت مراد داشته پس حرام بچم معنی جواب آنکه تا محبت حق آمیخته بمحبت غیر
است در نظراف خواران حرام که قَلْبُ الْمُؤْمِنِ حَرَامٌ لِلَّهِ وَحَرَامٌ عَلَىٰ حَرَمِ اللَّهِ أَنْ يَلْمَ فِيهِ
عَبْدُ اللَّهِ و نیز مراد عشق مجاز حرام از آن رو که پرده حقیقت است و حلال از آن رو که قطره حقیقت
است و چون نصیحت به عاشق سودے نمی بخشد بنابران گوید قوله

دیگر گو نصیحت حافظ که ره نیافت | گم گشته را که باوه لعلش بکام رفت

گم گشته عاشق که از خود گشته باوه لعل شراب و کنایت ازان عشق است معنی آنست که آنی زاهد بار دیگر بخافظ نصیحت پیش میا که عاشق گشته که بخلعت عشق سزاوار شد بسوے نصیحت راه نیافت
پند پر مانع نشد رسوای مادر ز اورا راه و الله اعلم غزل

سینه ام ز آتش دل از غم جانانه بسوخت | آتش بود و درین خانه که کاشانه بسوخت

معنی آنست که سینه من ز آتش دل که از غم آن بایر سنگین دل رویداده بود بسوخت پس درین خانه دل آتش بود اما عجب آتشی که بهم کاشانه را بسوخت و نیز آری چه آتش از دوهجران در کاشانه دل ما بمنزله آتش بود و آخر الامر بتقاضای خود روداد چون جدائی محبوب موجب سوختگی آتش عاشق است بنابراین گوید قوله

تنم از واسطه دوری دلبر بگداخت | جانم از آتش مهر رخ جانانه بسوخت

معنی بیت اظهار است چون راه عشق بگشاید و بلیا نیست گوید قوله

هر که ز بخیر سر زلف پریر ویم دید | دل سودا زده اش برین دیوانه بسوخت

معنی آنست هر عاشقی که ز بخیر سر زلف پریر ویم دید که کنایت از شداید بلیات است معلوم نمود دل دیوانه او برین سودا زده بسوخت که احوال آن بیچاره بچه طور خواهد بود چون احوال عاشق موجب رحم می باشد بنابراین گوید قوله

سوز دل بین که ز پس آتش و اشکم دل شمع | دوش برین ز سر مهر چو پروانه بسوخت

آتش مراد ازان سوختگی از ذکر سبب و اراده سبب اشک مراد گرفته شمع مراد عاشقی که شمع دار میوز و یا معاندی که در آتش حسد میوزد معنی آنست که سوز دل ما را معاینه کن که دل شمع از بسیار سوختگی و گریه باز روی شفت مانند پروانه بسوخت چون شمع قوله

آشنای نه غریبت که دلسوز منست | چون من از خویش بر فقم دل بیگانه بسوخت

آن شمع که دلش از روی شفت بر آب سوخت نه آشنای منست بلکه او هم غریبت که بوجب اللغز ایب سَوَى الْغَرِيبِ اَلْنِیْسُ و دلسوز منست و این شمع اگر چه بیگانه است اما چون من از خویش رفتم یعنی سرگردان بادیه چیرانی و پریشانی شدم دل بیگانه هم بسوخت و چون زهد و عشق با هم صورت نه بند و که الضِدَّانِ لَا يَجْتَمِعَانِ

بنایران گوید قوله

خرقه زهد مرا آب خرابات ببرد | خانه عقل مرا آتش خجانه بسوخت

خرقه زهد پارسائی و زهد آب خرابات شراب مراد عشق خانه عقل اضافه بیانیه آتش خجانه شراب کنایه از عشق معنی بیت اظهارست و چون توبه را در عشق گنجایش نیست گوید قوله

چون پیاله دلم از توبه که کردم بشکست | بچولاله جگرم بے مے و پیمانه بسوخت

معنی آنست که دل من بسبب از توبه که از عشق کرده بودم آخر الامر چون پیاله بشکست و ریزه ریزه شد و آن توبه بیج سودمند نگردد چرا که جگرم بچولاله بے مے و پیمانه بسوخت لے داغدار ازلی که آنجانه می بود و نه پیمانه و چون در راه عشق خودی و خود بینی را گذرنیست گوید قوله

ماجرای کمن و باز آ که مرا دم چشم | خرقه از سر برد آور و لبشکرانه بسوخت

ماجرای گفتگو مراد مصالح از بدی نیکی و اعطاست مردم چشم را و انا یان بجایا تعبیر نموده اند معنی آنست که گفتگو کم نما و از نصیحت گوئی باز آ و مراد سلوک عشق حاجب مانع مباشر و خاطر خود را ازین اندیشه محض است که مردم چشم من خرقه خویش را که عبارت از حیا است درشکرانه حصول محبت سوخته و باقبال مطلوب دیده بردخته و چه و نیز اگر مخاطب درینجا معشوق بود تصویر معنی چنین باید نمود که معشوق از تیز نگریستن عاشق بجانب خود خجیده باشد و چون طریق مصالحت در میان آمده شکوه حالت گذشته که موجب رنجش بود در پیش آور و بنا بر آن گوید که ذکر حالت گذشته کم نما و باز درین خانه بیا ذکر آن که مرا دم چشم من تیز بینی از سر برد آور و لبشکرانه که تو سر مصالح داری آن خرقه را سوخته برین تقدیر این بیت قریب بیت بمضمون امیر خسرو است **ه** نگرم ترا ز چشمم تر دشواری آید نظر بر بیرون کنم دیده ز سر آسان کنم دشواری تو بد و نیز میگویند که شخصی با خواجه و معشوق ایشان هم صحبت بود و ازین که خواجه خرقه از سر بر آورده آئین خرقه پوشان گرفته آن شخص از صحبت خواجه دوری گزیده و چون گفتگو صلح در میان آمد آن شخص در بیان دوری خود از صحبت ذکر خرقه در میان آورد و لاجرم میفرماید که آنچه گذشته ذکر آن در میان میار و باز درینجا بیا و ذکر آن مکن که مرا دم چشم من یعنی معشوق من خرقه از سر من برد آور و لبشکرانه آنکه تو میل آمدن اینجانب داری آن خرقه را بسوخت و چه و نیز مردم چشم کنایه از مرشد کامل که آدم از عالم بنزله مرید یک چشم از چشم است و مراد از آدم فرزندان کاملند

دختره کنایه از خودی و خود بینی و خود پرستی یعنی آنچه گذشت آنرا کم کن و از ذکر آن باز آئی یعنی آن حالات که در خودی و خود پرستی که داشتی یا دان کن زیرا که آن مرشد کامل بن خرقه خودی و خود پرستی از حقیقت بن بیرون کرده ایمان مردم چشم یعنی روح من تبریت مرشد کامل خرقه خودی و خود پرستی بشکرانه آنکه حقیقت من این قابلیت داشت سوخت وجه و نیز معنی آنست که لے محبوب من قبل و قال را بگذار و باز آ که مردم چشم خرقه خود بینی و خود پرستی از سر بر آورد و بشکرانه محبت تو سوخت وجه و نیز معنی آنست که اینجا عارف بعد از کشف وحدت خطاب بالنفس خود میکند یعنی اکنون تو لبلب سے در بر گرفته که در منزل مانی و منی نمی کنجد و ما بر لے که در عالم ناسوت داشتی آن را بگذار و از آن باز آئی که مراد مردم چشم ما لباس اول که عبارت از من و ماست از سر بر آورد و در پے شکرانه عرفان محبوب بسوخت سوال سوختن بشکرانه چه مناسبست دارد جواب مناسبست دارد چون غریبے بخانه غریبے نزل کند و صاحب منزل برکے عریس مفرش فاخر گستر و عطریات بسوزد و شعلها افروزد و هنگام ملاقات بجهت دفع چشم زخم اسپند بسوزد و چون ازین قبل و قال بچ حصول نیست گوید قوله

ترک فسانه بگو حافظ و مینوش دے | که نخوریم می و شمع با فسانه بسوخت

معنی آنست که ترک تخیل و قال کن دے دے نوشی اشتغال نما و اے صدو لے که تا هنوز حصول محبت نکرده و شمع زندگی باقیل و قال بر باد رفت غزل

ساقیم خضرست و مے آب حیات | لوبه از مے چون کنم سیهات مات

ساقی نوشنده می خضر کنایه از محبوب حقیقی و مرشد مات مختصر سیهات معنی آنست که لادی و بر برین مرشد من است یا الله تعالی و آب حیات می که عشق است بمنزله مے است هرگاه معامله چنین است که مصاحب خضر و میدم عشقم پس سیهات سیهات در چنین بهنگامے توبه از عشق چگونه بر قوع آید و چون سخنان تلخ که زجر و عتاب و دشنام است از زبان معشوق بسیار شیرین و دلرباست بنابر آن گوید قوله

باده تلخ از لب شیرین دمان | خوش لطافت میسر و ز آب حیات

باده تلخ سخنان تلخ که دشنام دیار و عتاب باشد و مراد از آن خطاب ظلو ما جو لا باشد از زبان محبوب که برآمده در روح افزائی عاشقان از آب حیات که مراد از آن لطف و رحمت است گوی لطافت برده و چون لطف محبوبان زندگی بخش عاشقانست بنابر آن گوید قوله

چون دم عیسے نسیم لطف او	مروہ صد سالہ رانجشدر نجات
دم عیسے معجزہ عیسے کہ تم باذن امد مروہ صد سالہ کنایتہ از عاشقی کہ از مدے گرفت ارداغ حبران گر ویدہ و نجات بخشیدن از سرفرو زندگی بخشیدن معنی بیت ظاہر است و چون حل مشکایل عشق جز بعشق نمیتوان نمود بنابران گوید قولہ	
جز آب آتشین یعنی شراب	حل نمیکرد و مرا این مشکلات
آب آتشین شراب کہ بصورت آب و بصفت آتش است مراد از ان عشق کہ سوزندہ از خودی و باقی کنندہ بمعشوق است این مشکلات اشارت بہ مشکایل عشق معنی ظاہر است و چون عشق نصیبہ ہزلی است بنابران گوید قولہ	
روزی مابین کہ در دیوان عشق	جز مے حمران شد ما را برات
روزی رزق دیوان عشق روزانہ مے حمران عشق و محبت برات نصیب قسمت معنی ظاہر و چون مردن بعشق سعادت عاشق است بنابران گوید قولہ	
شاد باد اروح آن زندے کہ او	بر سر کوے مغان باید وفات
زند عاشق کوے مغان مقام عشق و چون بجز عشق و سخنان عشق در جهان قیمتی ندارد بنابران گوید قولہ	
حاصل عمر تو حافظ در جهان	بادہ صاف است و باقی تیر مات
یعنی اے حافظ حاصل عمر تو در جهان بہین بست کہ بادہ صاف کہ محبت حق است بے آمیزش غیر نہوشی و در اے ہرچہ بہت لایعنی است و خرقیل و قال بیش نہ قولہ	
شکفتہ شد گل حمران گشت بلبل مست	صلای سحر خوشی لے صوفیان بادہ پرست
گل حمران ظہور مصنوعات و مشاہدات تجلیات معنی آنست کہ در بہار دین محمدی ہم گل حمران کہ عشق و محبت است رویش گفتگی آورده پس لے صوفیان بادہ پرست کہ کنایت از عاشقان و طالبانست صلای سحر خوشی است بیائید حصول مے محبت نمایند باز این وقت کو و نیز گل حمران کنایتہ از جوانے و بلبل کنایتہ از دل معنی ظاہر و چون توبہ و عشق صورت نہ بند بنابران گوید قولہ	
اساس توبہ کہ در محکمے چو سنگ نمود	ببین کہ جام زجاجی چہ طرفہ اش شبکست
جام صراحی شراب از ذکر سبب دارادہ سبب مراد عشق معنی آنست کہ توبہ من کہ در محکمے کم از سنگ	

نبود هیچ نوع اوشکست نمی آورد و بین که جام زجاجی که کنایت از عشق است چه ظرفی باشد که اے
بسپهرترین انواع بشکست و چون پیش محبوب نگه از کمال استغنا که دارد و بکے ملتفت نیست همه
ایسان است بنا بران گوید قوله

بیار باد که در بارگاه استغنا	چه پاسبان چه سلطان چه پشیا و چه مست
------------------------------	-------------------------------------

معنی آنست که اے حافظ هر نوشیدین می که کنایت از عشق باز نیست ساعی باش و آن خود اگر چه
مجازی باشد و هیچ غم دار که در پیش استغنا محبوب چه مومن و کافر و مطیع و عاصی و خیر و شر یکسان است
یعنی محتاج بکس نیست اِنَّ اللّٰهَ غَفِيْرٌ رَّحِيْمٌ و هر کرامی نواز دمن غیر عامی نواز که قبل من
قبله لا یعلیه چون عاشق را باید که بنوع در عشق اشتغال نماید که هیچ اندیشه ماسوای محبوب و دلش
راه نیابد بنا بران گوید قوله

بهست نیست مرغجان ضمیر خوشدل باش	که نیستی ست سرخام هر کمال که هست
---------------------------------	----------------------------------

هست و نیست غذا و فقر و حیات و مرگ ضمیر دل و مصرع ثانی بموجب کمال معبود هبوط و چون وقت
مرگ ازین فقر و غنا حصول نیست گوید قوله

ازین رباط دور چون ضرورت چیل	رواق طاق معیشت چه سبند و چه پست
-----------------------------	---------------------------------

رباط دور دنیا باعتبار آمد و شد رواق محل طاق ایوان معنی ظاهر چون حصول گنج وصال بے
ریج شد اندویشات نمی شود گوید قوله

مقام عیش میسر نمیشود بے ریج	بلا حکم بلبسته اندر روز است
-----------------------------	-----------------------------

معنی آنست که مقام عیش که وصلت بے ریج غم و هموم و یا عشق که تمام المحضه البلاء حصول
نمیشود و آن ریج و بلبسته مذکور باقرار قالوا بلے بروز ازل اختیار کرده چون ازین زندگی دور و زده قیل
و قال حصول نیست بنا بران گوید قوله

شکوه آصفی واسپ باد و منطق طیر	بباد و رفت از خواجہ هیچ طرف نیست
-------------------------------	----------------------------------

آصف نام وزیر سلیمان اما اینجا سلیمان یعنی شکوه سلیمانی که اسپ باد و گویای طیر که مراد را بود آنرا
اینهمه باد و رفت و خواجہ را که سلیمان است از ان هیچ حصول نشد پس اے سالک قوله

بیال و پیر و از ره که تیر بر تانی	هوا گرفت زمانه و لے بخت نشست
-----------------------------------	------------------------------

معنی آنست که با سبب و نبوی که طالب را سدا هست از دست مردود و موجب مباحث و خویش را چرخ
مترانش که تیر بر تابی هر چند که در هوارفت باز بنجاک افتاد حاصل آنکه هرگز انجاک نشستن است
با سبب تعاریش از چه راه چه رفتن است و چون فضل و لطف معشوق از احاطه تقریر میراست گوید قوله

زبان کلک تو حافظ چه شکر آن گوید | که گفته سخت می بر بند دست بدست

خطاب از جانب محبوب است یعنی اے حافظ زبان کلک تو چه شکر آن میتوان گفتن که ترا قبوله ادا ایم
ایم که سخن ترا از غایت اغراض دست بدست می بر بند و الله اعلم غزل

شنیده ام سخن خوش که پیر کنعان گفت | فراق یار نه آن میکند که توان گفت

پیر کنعان یعقوب و کنایه از عاشق نیز یار یوسف و کنایه از محبوب معنی مصرعه ثانی آنست که حدیث
افتراق و جدائی از احاطه تحریر و تقریر بیرون است قوله

حدیث بول قیامت که گفت اعظم شهر | کنایه است که از روزگار بجران گفت

معنی آنست که حدیث روزگار بجران بمنزله الیت که حدیث قیامت از وی کنایه است و چون بچرخ
را بحر معشوق گذر نباشد بنا بر آن گوید قوله

نشان یار سفر کرده از که پرسم باز | که هر چه گفت برید صبا پریشان گفت

یار سفر کرده تجلی حق که از نظر ما رو با خفا آورده و نیز رسول و که ازین عالم رحلت نموده برید صبا
علما و فضلا معنی آنست که نشان محبوب حقیقی از که پرسم و تفحص احوال او از که نمایم که هر چه علما و فضلا

گفته مختلف الاحوال بعبارت از آنکه ره بسوی او ندارند و محض قال و قیل را بکار برده اند و نیز برید صبا
اضافت باینه که پیغامبر عاشقانت در شرح نزهت الارواح آورده که عجبای قوس اند که با صبح را

همدم خود ساخته و هر دم با دشمن پرواز ندی یعنی این طرفه قوس که فیض قدسی را همدم خود ساخته تا هر چه
گویند هم از آن فیض بآن فیض گویند و خلق پندارند که با ایشان میگویند و با حکم طبیعت بر خاک میگذرد

پندارند که سخن ایشان می آرد و می برد یعنی فیض حق سبحانه حکم طبیعت که طبعش قوا تر و روست
بر خاک وجود ایشان متواتر میرسد و ایشان هر دم متوجه باو میشوند که در دوش نبهت آردن

حالات شوریدگی ایشان مختص است و آن خود خاصیت اوست که در آید و نیاید آخر سخن یاد آورده را
چه اعتبار است که چون با خود پاینده نیست حاله که از روز اید اعتبار پائیندگی را نشاید چون از عاشق

ترک معشوق صورت نه بند و بنا بران گوید قوله

فغان که آنمه نامهربان دشمن دوست | برک صحبت یاران خود چاسان گفت

آنمه نامهربان حق تعالی باعتبار استغنا دشمن دوست باعتبار این احببتي قتلتني یاران خود کنایت از خود چنانچه در محاوره ایشان مینویسند و مرا خود را دارند مضمون مصرعه ثانی موافق من لکم بیشکوه علی نعمائی و لکم یصبر علی بلائی و لکم یرض بقضائی فلیکن من تحت سمائی و لیطلب دبا سوائی چون رضا لازمه عاشق است گوید قوله

من مقام رضا بعد ازین و شکر قریب | که دل بدر دو تو خور دو ترک دران گفت

معنی آنست که الحال من و مقام رضا که هر چه از دست محبوب رسد آن را ضی باشم تا بحدی که شکر گزاری رقیب هم نمایم زیر که هر چه از دست رقیب آید هم باراده اوست از نیجه سه جود دشمن چنانکه گرنه کشت طالب دوست و اینهمه از آنست که دل بدر دو تو که عشق است خوگر شده بود و ترک دران که سلامتی و عافیت است نمود چون لازم است که حکم محبوب را طاعت نماید و دم چون و چسب را نزنند بنا بران گوید قوله

مزن ز چون چرا دم که بنده مقبل | قبول کرد بجان هر سخن که جانان گفت

بنده مقبل عاشق صادق معنی بیت خود ظاهر است چون عاشق را باید که بدین زندگی دوروزه غره نشود و در حصول عشق تکامل نوزد و بنا بران گوید قوله

گره بباد مزن گرچه بر مراد وزد | که این سخن مثل باد با سلیمان گفت

معنی آنست که نفس که ودیعت حق است بران اعتماد نباید کرد اگر چه بصحت و عافیت می رود و دم و اسپن را نگاه باید داشت که این سخن بروجه مثل باد که بردارنده وجود است از زیر پنهان باید شناخت و چون رفع غم بنیر از عشق نمیتواند شد گوید قوله

غم کهن بچی سا نخورده دفع کنسید | که تخم خوشدلی نیست که پیر بقیان گفت

معنی آنست که مر از ان غم عمر بطلان رفته نبخشیدن می مسا نخورده که کنایت از عشق و محبت حق است دفع نمائید که تخم خوشدلی همین است که پیر بقیان که کنایت از عاشق کامل است گفت و آن مضمون مصرع اولیست و چون بعثه این دنیای مکاره مغرور نباید شد گوید قوله

بعشوه که سپهرت دهد ز راه مرو | ترا که گفت که این زال ترکستان گفت

معنی آنست که بعشوه سپهر که روزی چند بر مرا تو رفته و بمشاهده مشوق مغرور ساخته از راه مرو و مغرور مباحش ترا که گفت که این زال ترک مکر و فریب نمود آخر الامر ترا بدام مکر خود خواهد کشید چون فضل محبوب شامل حال عاشقانت گوید قوله

بیار باده بخور زانکه پیر میکده دوش | بے حدیث غفور و رحیم رحمان گفت

معنی آنست که ای طالب بیا و بعشق مستغرق باش اگر خود مجازی باشد از آن که پیر میکده که کنایه از رسول است و نیز مرشد است بے فضل آبی را در معرض بیان آورده که إِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَّحِيمٌ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَكَرِيمٌ چون باز گشت عاشق از عشق نوع از محالاست بنا بر آن گوید قوله

که گفت حافظ از اندیشه تو باز آید | من این نگفتم و آنکس که گفت بتیان گفت

معنی آنست که اے محبوب من بتو که ام کس گفت که حافظ از عشق تو معرض شده باسد من هرگز این نگفتم و آن کس که گفته است محض بتیان بکار برده غزل

شربت از لب لعلش نخشیدیم و برفت | روے مه پیکر او سیر ندیدیم و برفت

این غزل هنگام جدائی مرشد و یاد حالات فیض فرموده که هنوز شربت فیض از لب لعل او که کنایت از فضل و لطف اوست حصول ننموده بودم و فیض حصول کردن چه که روے ماه پیکر او نیز بسیری ندیدیم و برفت و باقی معنی غزل واضح است قوله

گوئی از صحبت او نیک بنگ آده بود | بار بربست و بگروش ز رسیدیم و برفت

یعنی بحدی که گریزان رفت که به نشان او هم رسیدیم قوله

صورت او بلطافت اثر صنع خدایت | ماز ویش نظرے سیر ندیدیم و برفت

لطافت پاکیزگی صنع قدرت قوله

گلے از باغ وصالش که مرار روزی بود | آه در او درینا نشمیدیم و برفت

روزی بود میسر شده بود نشمیدیم بهره حصول ننویدیم قوله

بسکه مافاتحه و حرز میانی خواندیم | در پیش سوره اخلاص میسیم و برفت

فاتحہ الحمد حرزیمانی نام دماغے سورہ اخلاص قل ہوا اللہ واینہار ابرائے حصول مطلب میخوانند
مطلبش اینست کہ خواندن این ہم نفعی بخشد قولہ

عشوہ میداد کہ از کوے ارادت نرم | دیدی آخر کہ چنان عشوہ خریدیم و برفت
عشوہ فرب از کوے ارادت نرم یعنی از محبت تو معرض نگر دم چنان عشوہ خریدیم بمفتون
آن عشوہ شایم و اعتبار آن نزدیم قولہ

شد چمان در چمن حسن لطافت لیکن | در گلستان وصالش نجیدیم و برفت
چمان در قضا نجیدیم ز قصبہ یم قولہ

گفت از خود برو دہر کہ وصال طلبید | ما با میدے از خویش بریدیم و برفت
از خود برو دہر گشتہ و پریشان در کوے فنا جایا بد از خویش بریدیم بقمار سیدیم و از خود گذشتیم قولہ
ہمچو حافظ ہمہ شب نالہ و زاری کردیم | کماے در یغاب وصالش ز رسیدیم و برفت
این بیت خطاب بروشت حافظ مراد دل یا سخن - غزل

صبا اگر گذرے افتد بکشور دوست | بیار نفخہ از گیسوے منبر دوست
صبا کنایت از مرشد معنی آنست کہ اے مرشد اگر ترا بکشور دوست کہ عالم وحدت و مشاہدات
تجلیات گذراست و بوصول اوری پس باید کہ نفخہ از گیسوے منبر دوست کہ بیان حقائق و معارف
است بارسانی و اگر پیام آن محبوب بارسانی قولہ

بجان او کہ بشکرانہ جان بر افشانیم | اگر بسوے من ری پیامی از بردوست
سوگند بجان محبوب کہ بشکرانہ این آوردن پیام جان شیرین خود را شمار تو سازم چنانچہ در بیت
آیندہ گوید قولہ

و گر چنان کہ در آنحضرت نباشد بار | بر اے دیدہ بیا و رغباری از بردوست
معنی آنست و اگر چنان نباشد کہ در آن حضرت باریابی پس خبر اے از بردوست کہ کنایت از
نشان در دوست بیا ر تا آنرا در نظر داشتہ رہ بکوے مقصود برم و چون در شکستگی و پستی خود عظمت
و جلال حق نظر میکند میداند کہ این بچارہ را با آن حضرت چه نسبت و قتی کہ سیر اے امد تمام میشود
سیر نے امد پیش می آید باعتبار بے نہایتی مطلوب خود را پیشتر می بیند می داند کہ در اول منزل

پایان ده ایم تشنه این دریا بر گز سیر نمی شود و چون ادراک کنه امکان ندارد گوید قوله

من گدا و تمنای وصل و هیات لگر بخواب به بنیم جمال منظر دوست

خواب کنایت از مواقفه و حاله محویت معنی ظاهر اما اشکال این بیت آنست که ازین بیت مفهوم میشود که وصال میسر نیست چنانچه جائے دیگر نیز فرموده **۵** وصل او جز بخواب نتوان دید پس ازین هر دو بیت و امثال آن بوضوح می یابد که رویت حق سبحانه در دنیا نیست لگر بخواب و جائے دیگر فرموده که **۵** مردم دیده با خبر بخت ناظر نیست به و نیز گفته اند که **۵** که امر و چون جمال تو بے پرده ظاهر است به ازینجا معلوم میشود که رویت در دنیا میسر است جواب آنست که رویت دیگر و شهود دیگر که آنرا مشاهده گویند رویت با آنجهان موعود است و مشاهدہ قلبی درینجهان هم بعار فان حاصل میشود و در تعرف آورده و **اِنَّهٗ لَا يُرٰى فِی الدُّنْيَا بِالْاَبْصَارِ وَلَا بِالْقُلُوْبِ اِلَّا مِنْ حَقِّ الْاِيْقَانِ** و در شرح تعرف اگر چه در معنی این کلمات تفصیل داده و اجماعت که عدلے غرض جل را بدینا نشاید دیدن به بصرت پنجم و نه بدل و این از بهر آن گفت که گروهی روادار شته اند که بنده مرذلے خویش را بسند معاند بچشم یا بدل و سبب اهل سنت و جماعت را اجماعت که آن گروه ضالند با نیغضی که بیقین بدل بدانند که هست و چون یقین بنده مرئوسه را درست گرد و بچنان گرد و چون دیدار و این وسیله است که دیدار اندر دنیا نباشد زیرا که دیدار فاضلترین نعمتهاست و روانا باشد که آن بود مگر در فاضلترین مکانها و اگر درینجا دیدار یافتند پس فرق در میان دنیاے فانی و عقبه باقی نبود و اگر گویند که ایمان هم فاضلترین نعمتهاست پس چرا در دنیا باشد گویم که ایمان جزو است و جز بغیب درست آید و نیز چرا چیزی که پیغمبران در دنیا یافتند دیگرے چگونه یا بنده و نیز دنیا دارفت است روانا باشد که باقی را در سرے فانی بینند و اگر گویند چون باقی را در سرے فانی بے پرستند گویم پرستیدن امید دیدن است و چون دیدار آمد پرستیدن چه کار و غیره بسیار دلائل اما جملا جواب آنست که خدایتعالی خبر کرد که دیدار اندر آنجهان باشد و خبر نداد که درین جهان باشد و در ساله روضه الارواح آورده که اهم مطالب و استن تفرقه است که میان دیدن خدایتعالی در آخره و دنیا است و آن آنست که در آخرت دیده سر و دیده برتریکے شود لقاء الله بچو ماه می بینند مومنان بر رفح حجاب در حالتی که چون و بچگون بود و بجلالت دنیا که بعینه نموده نمی شود بلکه تجلی بچجاب

می بیند عارفان نه چلبه که مانع دیدن باشد بلکه مثل عینک پرده لطیف پس در آخرت رویت ست
 بے پرده دور دنیا تجلی است در پرده خواه بدیده سرخواه بدیده سر و آنچه که در دنیا باشد همه مشاهده گویند
 دور رساله شیخ محمد صادق گنگوہی چنین مذکور است که روزی سخن در صفای حجاب در حق حجاب مذکور
 شد فقیر از راه صوفیہ بعضی الفاظ ظاهر کرده که بعضی بفہم آن نرسید و بعضی جا مذکور کردند کہ فلانی
 در دنیا رویت میکند و خیال نکردند اگر چه رویت است تعالیٰ با تہمان موعود است اما خواص را مشاہد قلبی
 جمال اصدہم در پنہان منقود بود و موعود را منقود خواهد و ہر کہ امر در کار خود نساخت فرواچہ خواهد یافت
 مَنْ كَانَ فِي هَذِهِ الْأَعْمَى فَهُوَ فِي الْأَخْوَةِ أَعْمَى اما ہر کہ را برین سر اطلاع نبود بنا بران در خاطر گذشت
 و چون در ویش را سیر در مقامات بود در ہر مرتبہ نظرے دیگر و بصارتے دیگر کشاید کہ ما آیت شکیفا
 اَلَا وَرَأَيْتَ اللّٰهَ اَمَّا رُویت نگویند و رویت نبود کہ رویت موقوف است بہت صوری و موعود است بہت
 فَاعْرِفْ وَالْأَصْفَ وَلَا تَحْزَمْ و چون بقراری نصیبہ عاشق است بنا بران گوید قولہ

دل صنوبریم بہجوبید لرزانت	ز عشق آن قدو بالای چلن صنوبر دست
---------------------------	----------------------------------

معنی آنست کہ از عشق آن رخ کہ مشاہدہ وحدت و قد چلن صنوبر یعنی امتداد ظہورات او کہ بر ہر کلی موجود
 سایہ انداختہ کہ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ دل پارہ پارہ من مانند بید لرزانت چگونہ رہہ بران ہم
 و چون عاشق بنا سولے معشوق لطف نمیشود بنا بران گوید قولہ

اگر چه دوست بچیرے نیخرد مارا	بعلای نفرو شیم مویرا سر دوست
------------------------------	------------------------------

معنی بیت ظاہر است و چون زبان از اصلاے لطف معشوق لال است ہیچ و قرے نمی نہد بنا بران گوید قولہ
 چہ عذر ما ز سگ کوی تو تو انم خاست اگر شبے بتوانیم بود بر در دوست
 معنی آنست کہ اے محبوب من اگر شبے بر در تو جایم تا قیامت از عہدہ شکر رقیب تو بیرون آید
 نتوانم چہ جائے تو قولہ

چہ باشد ار شود از بند غم دلش آزاد	پچوہست حافظ کتر غلام چاکر دوست
-----------------------------------	--------------------------------

معنی آنست کہ حافظ چون کترین غلامان و چاکران دوست است اگر از بند غم ہجران خلاص یابد و
 بہمیت وصل سرفراز گردد چہ باشد اے جائے تعجب نیست غزل
 صبح مرغ چمن با گل تو خواستہ گفت ناز کم کن کہ درین باغ بسے چو تو شگفت

باید دانست که الله تعالی بعضی از سالکان را اول بمقام محبیت درآورده بعد بمقام محبت می اندازد و بعضی را برعکس این بنا بران از حالت سالک اول خبر میدهنی وقت صبح که ابتدا احوال است مرغ چمن لاهوتی که کنایت از ذات واجب الوجود است بهوجب یا حَبْدِی أَنْتَ فِی عِشْقِی وَفَحْبَتِی وَأَنَا عَاشِقُ وَفَحْبٌ لَكَ باگل نوحاسته که سالک نوآموز است گفت ناز کم کن و برخودی خود غره مباش که درین باغ دنیا بجز توبه کس گل ننگفته و آخر الامر ببا و خزانے مرگ همه بخاک عدم یکسان شده اند و چون سخن بخت گفتن بمعشوق شایان عاشق نیست بنا بران گوید قوله

گل بخندید که از راست نرنجیم و لے بیج عاشق سخن تلخ بمعشوق نگفت

معنی آنست که گل کنایه از سالک است بخندید و گفت که ازین سخن راست که گفتی رنجیده نمیشود که فی الواقع بچنین است اما وقتی که از اوج محبیت خود سرفراز ساختی پس بیج عاشق سخن تلخ بمعشوق نگفته چون سالک از محبیت برآمده بمقام محبت رسید کار محبت بگریه و زاریست گوید قوله

گر طبع داری از انجام صرع می لعل در ویا قوت بنوک فروات بایدفت

از جام صرع معشوق می خوردن عبارت از قرب حاصل نمودن است چه نوشیدن شراب از جام دوست کار مقربان است یعنی لے دل من اگر طبع وصال محبوب داری در ویا قوت بنوک فروات مترا باید سفت یعنی گریه بسیار باید کرد و بحدی که خون باید گریست که الْبُكَاءُ مُخَصِّلُ الْمُرَادَاتِ و نیز از جام صرع روئے معشوق دمی از آن خوردن مشابیه جمال محبوب رو نمودن معنی اظهار چون در مقام عشق درآمده بگو آگون آلام و رنج بتلاشده حالت اصلیه ابتدائیه خود یعنی حالت مشوقیه خود یاد میکند قوله

در گلستان ارم دوش چو از لطف هوا زلف سنبل نسیم حری می شفت

معنی آنست که دوش در زمانه گذشته در گلستان ارم که مقام محبوست وجود ما چون زلف سنبل که از لطف هوای آشوب نسیم حری می شفت یعنی می رنجید و احتمال آن نمینمود و چون عاشق هر دم بادل خود در سخن میبایستد بنا بران گوید قوله

گفتم ای مسند جم جام جهان نیت کو گفت افسوس که آن دولت بیدار بخت

معنی آنست که بادل خود گفتم که ای مسند جم بوجب وَلَا يَسْتَعْنِي أَرْضِي وَلَا سَمَاءُ وَلَكِنْ يَسْتَعْنِي قَلْبُ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ جام جهان بین تو کو یعنی آن مقام محبوست تو کجارت گفت افسوس که آن دولت بیدار

که کنایه از مقام محبوبیت است از دست رفت و بمقام محبت که سراسر سرخ و الم است افتاد هم باز تشلی
دل خود مینماید قوله

تا ابد بوبے محبت بمشامش نرسد | هر که خاک در میخانه برخسار و زلفت

معنی آنست یعنی تا قیامت هرگز بوبے محبت و معرفت بمشام او نرسد و حصول او نگردد و هر که خاک
در میخانه که کنایه از عشقت برخسار و زلفت یعنی حصول ننمود و چون سخن عشق از تحریر و تقریر بیرون گوید قوله

سخن عشق نه آنست که گوید بزبان | ساقیامی ده و کوتاه کن این گفت و شنفت

معنی آنست که سخن عشق از بیان مبراست زیرا که حدیث عشق نه بر سبیل اسناد و نقل کرده اند تا بر طریق
تعلیم فرا گیرند و بر طریق تعلیم بیان نکنند بلکه اسنادش از دل بدست و تقلیش از موهب آبی پس آن
ساقی که کنایت از وعده ایزدی است و مرشدی محبت بنوشان تا بدان ره مقصد اصلی برم و کوتاه کن
این گفت و شنفت یعنی ازین قال و قیل باز آئی و چون اضطرابی لازم که عاشقت گوید قوله

اشک حافظ خرد و صبر بدیاندخت | چکند سوز غم عشق نیارست نهفت

معنی آنست که اشکباری حافظ خرد و صبر حافظ را بدیاندخت ای بخیر و دلبسته صبر گردانید و بعشق
بازی مشهور و بے پرستی رسوای عالم ساخت آری حافظ چه کند که سوز عشق نتوانست نهفت
ماندن آخر الامر تقاضا خود آوردند - غزل

صحن بستان ذوق بخش و صحبت یاران بخش است | وقت گل خوش باد کز روی میخواران بخش است

صحن بستان دنیا میخواران عاشقان وقت گل ایام بهار که در فصل بهار معرفت و محبت که در
چمن جهان از ظهور آدم و آدمیان دمیده است و در عهد رسول مصلح کمال طراوت رسیده و موسم
شگفتن از بار مکاشفات و مشاهدات شده و چنین موسم عجب هیچکس و شیوه نیکوتر از دلوله عشق
نیست و نیز دنیا مقامی است که طالب از طفیل آن به مشاهدات عشق رسیده و ذوق وصال مطلوب
چشمیده یعنی اگر چه روح در ملک عدم بوصول حق مستغرق بود اما قدرش نمی یافت و ذوق نمی
نمود بحکم الْأَشْيَاءُ ثَبَتْنَ بِأَصْدَادِهَا وَ الْبَقَعَةُ إِذَا فُتِقَتْ عُرْفَتْ پس بدانکه دنیا مزرعه است
برای حصول مراتب اولی و آخری پس دنیا ذوق بخش بطفیل مرشد وقت و وقت مرشد خوش باد
که از طفیل مرشدان خوش وقت و چون سخن صحبت مرشد به وجب زحمت دل طالبان است

بنابران گوید قوله

از صبا هر دم مشام جان ما خوش می شود | آری آری طیب نفاس هواداران خوش است

صبا مرشد طیب خوشی هواداران عاشقان را به سبب حصول دولت صحبت مرشد و به بیان حقائق و معارف و دلجوئی نمودن او هر دم فرحت و خوشی رود و به سبب عاشقان فرحت انگیز و غمزا می باشد و چون کار عاشق درام گریه و زاریست و آن موجب سبیل مراد است بنابران گوید قوله

مرغ شیخون را بشارت باد کاندرا عشق | دوست را با ناله شبهای بیداران خوش است

مرغ شیخون عاشق شبخیز بیداران عاشقان معنی مصرع ثانی بموجب آنکه چشم گریان را دوست دارد و نیز چون گریه و زاری موجب قبول دعاست بنابران گوید قوله

ناکشوده گل نقاب آهنگ حلت میکند | ناله کن لبیل که فریاد دل انکاران خوش است

ناکشوده هنوز نقاب نکشوده گل کنایت از مرشد آهنگ قصداً او معنی آنست که هنوز آن محبوب نقاب ناکشوده و کما حقّه مشاهد نموده قصد رحلت می نماید مگر عاشق مسکین بنال که فریاد دل انکاران خوش است را گریه و زاری عاشقان قبول مینماید شاید که رفیق او در توقف اندک انکاء الحوائج تحصیل المآذات و نیز چنان مسرور است که این بیت در هنگام مرض سخت پذیرد و قوله

نیست در بازار عالم خوشدلی و زلاله است | شیوه زندگی و خوش باشی عیاران خوش است

معنی بیت ظاهر است قوله

از زبان سوسن این آوازه ام آید بگوش | کاندیرین دیر کهن کار بسکساران خوش است

معنی آنست که از زبان سوسن آوازه که کنایت از عارف کمال است آوازه بگوش من رسید که اندک دیر کهن که دنیا است جان بسکساران که زندان بے تعلق اند خوش است و چون بهترین کار ترک جهان است بنابران گوید قوله

حافظ ترک جهان گفتن طریق خوشدلیست | آمانه پنداری که احوال جهانداران خوش است

غزل

صبح دولت طلوع طلعت اوست | شام ظلمت نشان ظلمت اوست

طلوع طلعت کنایت از مشاهدات تجلیات او اشارت بحبوب شام ظلمت شام تاریک

بنابران گوید قوله

دلیل

نشان ظلمت نشان اختصار و اشاره بجهت چون همه مخلوقات فیض از آنجناب اند بنابران گوید قوله

مهر از خوان او نواله رسان | ماه نوخیز بهر خدمت اوست

مهر آفتاب خوان فیض نواله رسان روشنی بخش او اشارت بجهت حقیقی معنی آنست که از معانی قدو که امتداد ظهورات تمامی موجودات را احاطه نموده قوله

از قدش پائے سرو مانده بگل | لاله را داغ دل ز فرقت اوست

پائے سرو که کنایه از سالک بگل حیرت فروخته و عاشقان دل سوخته را داغ بسبب هجران او در نموده و چون در عالم هر چه از محبوب و محبت است از ظهور حسن و محبت اوست بنابران گوید قوله

رنگ بوی گل از رخش بچمن | ناله بلبل از محبت اوست

گل محبوب چمن دنیا بلبل عاشق یعنی هر محبوبی که در عالم کون بخوبی و حسن مغرور گشته از آنست که ظهور رخ یعنی ذات خود در نموده و هر عاشقی که گریان و فغره زنان است از آنست که بسبب محبت خود پا در دام نموده و چون وصف آن محبوب از احاطه تقریر بیرونست بنابران گوید قوله

سوسن ده زبان خموش ببلغ | لال مانده ز صنم قدرت اوست

سوسن ده زبان کنایه از عارف کامل و رسول مقبول باعتبار کمال معرفت باغ دنیا یا معرفت ذات که مقام تحیر و عجز است لال گنگ مضمون مصرع ثانی ماعز فَنَّاكَ حَتَّى مَعْرِضًا قَدْ سَوَّاهُ سوال گل سوسن یا نه زبان میشود و چرا گفت جواب باعتبار کثرت چون فقر بموجب الفقر محضی موجب عزت است بنابران گوید قوله

فقر گر رنج محنت است اما | کنج عزت بکنج عزت اوست

فقر مقام محو نیستی یعنی فنا کنج عزت کنایه از وصل و ضمیر بر فقر است معنی ظاهر است و چون بگی کار محبوب و نیز مرشد خالی از حکمت نیست بنابران گوید قوله

بدو اجانب طیب مروت | صحت عاقل از طبابت اوست

بدو یعنی بطلب عشق و محبت از راه پیش طیبی نزد طیب مروت طلب آن مثلاً که او خود مراقب احوال است و صحت بیکار داشتن او مروت از عشق و محبت محض از داناتی اوست که تا استعداد و چنان ندیده باشد و نیز این بیت چنین دیده شده بدو اجانب طیب برو چه صحت عاقل از طبابت اوست

طیب کنایت از مفرقا جل فی النور یعنی بیت ظاهر و چون در عشق عاشق را بهر چه از دوست رسد
از رنج و گنج از قبول چاره نیست بنا بران گوید قوله

در طریق سلوک سالک را | هر چه پیش آید از اراده اوست

و چون بهر چه داند من شئی الا سیجی بمحمد همه مبدح و ذکر اوست بنا بران گوید قوله

قرمی و عند لیب و حافظ نیز | همه گویا بذکر مدحت اوست

یعنی بیت واضح است - غزل

عارف از پر تو می آید نهانی دانست | گوهر بر کس ازین لعل توانی دانست

صوفی

معنی آنست عارف که باطن خود را از ماسوئله حق صاف نموده از پر تو شراب محبت را از نهانی
که معرفت نفس خود است حاصل نموده بمقتضای من عرف نفسه فقد عرف ربه معرفت حق حاصل گردد
و چون به شراب عشق این دولت حصول نمیشود بنا بران گوید آری گوهر بر کس ازین لعل که کنایت
از عشق است توان دانست و معلوم میتوان که و نیز صوفی کنایت از منصور است تجلی عشق اسرار
عشق را گماهی دانست و حوصله او گمان که بموجب رضای حق است نتوانست چون از ان عارف عدم ضای
حق بوجود آمد مقام تعجب رونمود از جهت دفع تعجب گوید آنچه در مصرع ثانی است و چون بمعرفت
محبوب رسیدن کار هر کس نیست گوید قوله

قدر مجموع گل مرغ سحر داند و بس | نه که هر کورده خواند معانی دانست

معنی قدر معرفت مجموع گل ذات حق مرغ سحر کنایه از عاشق هر کورده خواند اشاره
بعلما و فضلا معانی دانست بمعرفت رسید معنی آنست که بمعرفت ذات محبوب حقیقی رسیدن
کار عاشقانست نه علماء و فضلا چه حصول معرفت او موهبی است نه کسبی و وجدانی است نه کسبی چرا که
از اجتماع کتب جزو لائیل و بر این حصول نیست و آنها را در کس معرفت راه نیست چنانچه در
بیت آئینده گوید قوله

ایکه از دفتر عشق آیت عقل آموزی | ترسم این نکته که تحقیق ندانی دانست

معنی آنست که اے کسی که گرفتار تدریس و اجتماع کتب مانده و ازین قیل و قال که متفضل و ذو
حق است تحصیل عشق نمائی و بمعرفت حق رسی می ترسم که این نکته عشق را نخواهی دانست و بکنه او

نخواهی رسید تا که از اینا اعراض نمائی که میان عقل و عشق تضاد است عقل مصلحت آموز عشق سلطنت
سوز عقل نشان عشق بنفیز و عقل بسیار و عشق بسوز و پس حصول عشق از دفتر عقل محاشس مسیر
نمیشود و نقل است چون شمس الدین را گذر بر درسه مولانا روم افتاد و دید که مولانا از چهار طرف توده
کتب دارد و شمس الدین پرسید مولانا این چیست گفت این قیل و قال است ترا باین چه کار شمس الدین آهنگه
کتبها را در حوض که پیش مولانا بود در انداخت مولانا از تحسرس دست بردست زد و گرفت شمس الدین چون
اضطراب مولانا بغایت وید دست در آب انداخته یکیک را همه را از آب برآورد که هیچ ورقش نزنشده بود
مولانا گفت ایچه حاصلست گفت این ذوق و عاقلست ترا باین چه گذر مولانا را جذب رسید و همه کتبها را پشت
و تصحیف مس للذین پیوست و حصول مطلب نمود بنا بر اینست **عقل در کوچه عشق نابیناست** به عاقله
کار و علی سیناست و چون عاشق را بغیر از عشق معشوق بکس التفات نیابد گوید قوله

عرض کردم دو جهان بر دل کار افتاده | **بجز از عشق تو بانی همه فانی دانست**

معنی آنست ای محبوب من بر دل کار افتاده خود کوین عرض نمودم که کرا اختیار می نمائی دل کار افتاده
واقع آرموده از راه تیز بینی بجز از عشق که یافت همه را فانی پنداشته بهیچکس ملقت نگرید و بجز
عشق تو قبول نکرده چون نظر کمیائست بنابران گوید قوله

سنگ و گل را کند از زمین نظر لعل عشیق | **هر که قدر نفس باو میانی دانست**

نفس باو میانی اتی کاجد نفس الرحمن من جانب الیمین مراد مقبولان درگاه حق است معنی
یعنی هر که قدر مقبولان درگاه حق بداند و خود را بدیشان رساند و با هر که انفس خویش را نقد و قیمت
دانسته را بیکان و ضائع نکرده و هیچ نفس از یاد معشوق غافل نگشته بغیر نیر و اخت اورا آن کرامت
حاصل آید که بیک نظر انسان ناقص را که بمنزله سنگ و گل اند بمرتبه لعل و عشیق که کنایه از عاشقان
کامل است رساند و چون عشق کمال را اندیشد از اینا جهان نیابد گوید قوله

آن نشد اکنون که ز انبار غموم اندیشم | **محتسب نیز ازین صیش نهانی دانست**

معنی آنست که آنوقت از دست رفت که از انبار غموم اندیشه می نمودم و اخفاست این را از میکروم
الحال این کار بجای رسید و شهرت بجای رسید که ازین صیش نهانی که میخوار است و یا طریقه نیست
محتسب نیز که کنایه از مرشد است واقف گردید اکنون اندیشه را چه گذرد و چون هر چه از دست پیش آید

از منع و عطا این حکمت است بنابران گوید قوله

دلبر آسایش مامصلحت وقت ندید | ورنه از جانب دل نگرانی دانست

معنی آنست که آن محبوب حقیقی من که در دنیا وصال خود با کرامت نمود و یا آن که بشاهدات تجلیات ما را سرفراز ساخته و تا حال همچنان سرگردان تیره جبران گردانیده مصلحت وقت بدرین دید و گریه نگرانی دل و اشتیاق تمام و توجه مالا کلام از ما معلوم نمود و بیخ نقصان ندیده و چون موجب حسرت و اندامت و بسنگی این جهان است بنابران گوید قوله

مے بیاور که نه نازد بگل باغ جهان | هر که فاز تگری با و خزان دانست

معنی آنکه مے نبوش و دریا و آبی ساعی باش که هر که عاقبت و در دانش بهره دارد و فاز تگری با و خزان دانست که پیری و مرگیت دریافته که بیکس را نخواهد گذاشت هرگز بگل باغ جهان که کنایه از محبوبان مجاز است فخر نکنند و بسنگی ننمایند و چون هر چه که حصول مسترشد است همه از توجه مرشد است بنابران گوید قوله

حافظ از گوهر منظوم که از طبع انجمن | اثر تربیت آصف ثانی دانست

گوهر منظوم سخن آصف ثانی مرشد که نائب رسالت مآب است غزل

عیب رندان کن ای زاهد پاکیزه سرشت | که گناه و گران بر تو نخواهند نوشت

پاکیزه سرشت باعتبار زهد یا بتسخر چون شیخ پاکدامن معنی آنست که ای زاهد پاکیزه سرشت عیب رندان که کنایت از عاشقانست نظر کن و از اعتراض این بکار خانه الهی زبان بر بند که گناه و دیگران بر تو خواهند نوشت و ترا مواخذه خواهند شد قال الله فلا تؤمنوا بأخبارهم الا ان یمسکوا بکتابه یعنی بر بنیدار و هیچ بر دارنده گناه و دیگرے را یعنی مواخذه بکنند و دیگر نشود بلکه بکتاب خود پس چون هر کسی مواخذه بکند و خوشی بگوید

من اگر نیکم و در بد تو بر و خود را باش | هر کسے آن در و عاقبت کار که گشت

معنی آنست که ای زاهد من اگر صالح هستم و اگر طالح و اگر صادق و اگر فاسق ترا از آنچه که عوض ما تو مواخذه خواهی شد و چون فضل آبی همه کس را شامل حال است و نومیدی از آن و بالست بنابران گوید قوله

تا امیدم کن از سابقه روز ازل | توجه دانی که پس برده که خوبست

معنی آنست که از سابقه روز ازل که کنایت از قول نبی آتیه "ذنبه" در رب غفور است نومید کن زیرا که تو از باطن کسے چه خبر داری که کدام خوبست و کدام زشت است و چون نکیه بر اعمال نمودن زشت ترین

اعمال است بنابران گوید قوله

بر عمل تکیه مکن زان که در آن لطف نزل	توجه دانی قلم صنع بنامت چه نوشت
--------------------------------------	---------------------------------

معنی آنست که اے زاهد پرین طاعت و عبادت خود مغرور مشو چون از خاتمه خود خبری نداری که بنام توجه رقم زده اند و نیز ناجی و ناری شدن موقوف بعمل نیست که قال علیه السلام لَا يَدْخُلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُخْرِجُهُ مِنَ النَّارِ وَكَأَنَّا الْآلَاءُ بِرَحْمَةِ اللَّهِ يَفْنَى وَرِخْوَاهُ آوَرِيهِجِيكِي رَا از شماعل شما در بهشت و نه نجات خواهد داد و تیج یکے را از شماعل شما از دوزخ چس که بنی بر حتم در خوا آید بهشت بعل خود مگر رحمت او و چون حصول عشق از جمله مقتنات است بنابران گوید قوله

باغ فردوس لطیف است ولیکن بنهار	تو غنیمت شمر این سایه بید و لب کشت
--------------------------------	------------------------------------

معنی آنست که اے زاهد اگر چه باغ فردوس که تو در طلب آنی و هر دم در زهد میکوشی لطیف است ولیکن این سایه بید و لب کشت که مقام عشق که مایه سرور و فرحت است اگر بدست تو آید غنیمت پندار و تمتع از و بردار یعنی حصول معرفت بنما که مَنْ كَانَ فِي هَذِهِ الْأَعْمَى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى و نیز از سایه بید و لب کشت دنیا باشد معنی آن باشد که حیات دنیا را غنیمت شمار و از آن تمتع بردار و چون دانی حصول عشق بودن موجب سعادت اخرویست بنابران گوید قوله

گر نهادت همه اینست زینیک نهاد	و سرشتت همه اینست زینیک سرشت
-------------------------------	------------------------------

معنی آنست که اگر نهاد و ترا نیست که در پی حصول عشق و محبت میکوشی که موجب وصول این دو متعالی و یا آنکه حیات دنیا را از آن میخوایی که سبب قرب من لایزال است زینیک ذات و اگر سرشت تو همه اینست که مذکور شد زینیک سرشت و چون عشق موجب اعراض از زهد و باعث رسوایی است شاید که زاهد بطعن پیش آمده باشد بنابران بجوابش می پردازند قوله

نه من از خلوت و تقوی بد قیام و لم	پدرم نیز بهشت ابد از دست بهشت
-----------------------------------	-------------------------------

معنی آنست که اے زاهد من تنها از زهد اعراض ننموده ام و ترک طلب بهشت نکرده ام بلکه پدر ما که آدم علیه السلام است او نیز بهشت را از دست داده چون نصیحت در دل زاهد راه نیافت گوید قوله

اسر تسلیم من و خشت در میکده	مدعی گر نکند فهم سخن گو سر و خشت
-----------------------------	----------------------------------

معنی آنست که سر من و در میکده که عشق است هرگز این اعراض کردنی ندانم و اگر مدعی که زاهد ظاهر

یعنی امتداد ظهور او بر ہنگی مخلوقات سایہ انداختہ حصول کردہ عمریت یعنی ازلیہ است و چون بچکس
بہر تہ عاشقان نمیرسد بنابران گوید قولہ

اشدم عاشق ببالے بلندش کہ کار عاشقان بالا گرفتست

بالا مراد ذات محبوب و بلند باعتبار امتداد ظهور کہ ہمہ مخلوقات را محیط است یعنی از کونین اعراض
مخوہ و گرفت از آن ذات کہ شدہ ام از است کہ دیدم کہ بچکس را بہر تہ عاشقان دست رسی نیست
و چون کار معشوقان مدام استغفار است گوید قولہ

چو ما در سایہ الطاف او نیم چرا او سایہ از ما و اگر گرفتست

معنی آنست کہ ما چون در سایہ الطاف عشق او نیم و یکے از عاشقان پس نمیدانیم کہ چرا سایہ
از ما باز گرفتہ و التفاتی نمی نماید شاید کہ مصلحتی بہدین باشد چون اعراض معشوق حبیب
گریہ عاشق است گوید قولہ

ز دریاے دو چشم گوہر اشک بہان در لولے لا اگر گرفتست

معنی آنست کہ در بہران و اعراض آن محبوب و چشم من چندان گہر ریزی کردند کہ کنایت از اشکبار
کہ بہان پراز گہر لای درخشان شدہ و چون سخن عاشق از سر معرفت پیدا شد بنابران گوید قولہ

نیم صبح غنبر بوست امروز اگر یارم رہے اگر گرفتست

نیم صبح کنایہ از انفاس و مراد سخن غنبر مراد معرفت صبحا کنایہ از دل یعنی امروز کہ سخنان من
پراز حقائق و معارف اند تحقیق سببش آنست کہ ظہور محبوب حقیقہ بر دل ما شدہ و گرنہ ما کجا و
این سخن کجا و چون رفع غم بغیر از عشق صورت نہ بندد بنابران گوید قولہ

دوای غم بجز مے نیست عاشق از ان روسا عز صہبا گرفتست

عاشق کنایہ از خود اصہبا شراب کنایہ از عشق یعنی ما کہ در عشق بازی از جان و دل مقیدیم ہمیشہ
آنست کہ رفع غم و ہوم و دیوی بجز از عشق نمیتوان کرد و چون سخن حافظ مقبول و لہا گردیدہ
بنابران گوید قولہ

حدیث حافظے سرو سمن بر اوصاف قد تو بالا گرفتست

سرو سمن بر محبوب بالا استہارہ و رونق یعنی محبوب من سخن حافظ کہ رو بس یافتہ و استہارہ

حاصل نموده بش وصف قد تو یعنی ذکر تو که دران درج کرده غزل

کنون که میدمد از بوستان نسیم بهشت | من و شراب فرج بخش و یار و رشت

معنی آنست که الحال که از بوستان وجود نسیم بهشت که کنایت از انفاس است در و جاری و ساری است یعنی در عالم حیاتم پس درین هنگام من و شراب فرج بخش که کنایت از عشق و محبت است و یار و رشت که کنایت از محبوب و مرشد است و چون عاشق را بهتر از سعادت حصول دولت ملازمت نیست گوید قوله

اگر چه از زندان سلطنت امروز | که نیمه سایه ابرست و نرنگ لب کشت

معنی آنست که عاشق است امروز چه لاف سلطنت نرنگ و دعوی شاهی ننماید که سایه ابر که ملازمت دوست یا مرشد بجای چتر است و لب کشت که دنیا است بزنگه و چون عاشق را باید که بموجب من کان فی هذه النحی فهو فی الاخره انعم کار امروز بفروانگند بنابران گوید قوله

چمن حکایت اردوی بهشت میگوید | نه عاقبت که نه خیر و نه نقد بهشت

چمن دنیا اردوی بهشت نام است از ماهیهای بهار بهشتن گذاشتن یعنی دنیا بسبب ظهور محبت معرفت رونموده پس عاقل نیست کسی که وعده زاهد را که نسیم است باور نموده و نقد که مشاهدات تجلیات است از دست داد و کار امروز بفروانگند چون عاشق را محبت ارباب دنیا زهر قاتلست گوید قوله

و فامجوس ز دشمن که پر توی ندید | چو شمع صومعه افروزی از چراغ کشت

دشمن کنایه از نفس و شیطان و اهل دنیا صومعه عبادتگاه اهل اسلام بسبب مقابله اهل کشت یعنی عبادتگاه زاهدان و نصاریست و کشت عبادتگاه اهل کفر معنی آنست که از دنیا و اهل آن و فامجوس و اسب توجیه بسوئے آن بود و در خاطر از محبت او خراش که در حالت عرفان توجیه با و نمودن و از دوست گذشته با و بودن شمع صومعه چراغ کشت افروختن است و هم و غم انداختن یعنی دل که شایسته ذکر و فکر حضرت محمد بود و در غرور و رجات عالیاات سرزد و چون او را بخلوظ و نیوی پروری بدانند که شمع صومعه چراغ کشت افروزی بر خیمه منیر اصحاب ذکا پوشیده ننماید که این بیت بجامع الکلم میماند که از سرور عالم درو یافت و آفتاب را از آن مطلع بدی بر تافته و هوایا کد و خضواء اللہ یعنی پیر سبزید از سبز بهای گلشن و این حدیث را در بعضی کتب نیز در وجه موجه ساخته اند از آن ده وجه اختیار نموده و صاحب ادراک چون برین وجه عشره مطلع گردد بر وجه دیگر قادر شود و چه اول آنکه از خضر لوی کن

زن صاحب جمال از اصل ناشایسته چون سبزه خاکدان بوجود آمده باشد اگر چه در منظر خوب نماید عاقبت
 باصل خود گراید و چون عوئے نگارے خوش و اصل زشت و مبین نقش مار و نگر در سرشت و وجه دوم آنکه
 مراد از خضرای یمن دنیا بود و از آن که در آرایش اگر چه زیبای نماید از آنجا که بے ملاحظه است از سستی پنج
 ویرنپایید و حاصل نماید ز کهن تا بنو چه چون گذرنده است نیز ز دج و وجه سوم آنکه مراد از خضرای یمن کلمه
 نفاق باشد که از جفا شت نفس برخاسته اگر چه در ظاهر چون سبزه خاکدان زیبای نماید اما فی الحقیقت از دسم
 قاتل زاید است گفت دشمن را بسین شیرین و حوب و زهر باشد نیز در طوایف خوش و وجه چهارم آنکه مراد از
 مال حرام بود که از مظلومان و قیامان حاصل شود که آن نیز چون سبزه خاکدان خوش نماید اما چون از منشای
 اجبث است اهل معنی را منقوض آید و لوث مال حرام در شکست و همه اعمال را بباد دهد و وجه پنجم پند
 احق و نصیحت نادان که آن نیز چون سبزه خاکدان خوش نماید اما چون از غیر موقع آید عاقبت زشتی گراید
 دشمن و انا که پئے جان بوده بهتر از آن دوست که نادان بوده و وجه ششم عطای لثیم و احسان ناکس که آن
 نیز چون سبزه خاکدان از غیر موقع زاید در ظاهر خوش و زیبا نماید آخر یمن و اذی گراید و کت زنا جا
 خدا امید دهد و ناامیدی از آن بود بهتر و وجه هفتم پارسائی ریا که آن نیز چون سبزه خاکدان اگر چه زیبا
 می نماید اما چون منشای سیت لاجرم تاراج آخروی را نمی شاید و صلائے ریائی فلاحے ندارد و
 که خضر دمن را اقرارے نباشد و وجه هشتم صنعت کیمیا که بظاهر چون سبزه خاکدان خوش نماید آخر
 جز قلب کاری نتیجه نمی بخشد و هر کجا در جهان فلک زدوایست و یافردمانده ایست از نزدیک فن
 فلسفه ست یا تخیم و کار او شعبده است یا اکیر و وجه نهم آنکه آرایش سیمیا باشد که چون سبزه
 خاکدان خوش مینماید اما چون اصلے ندارد ویرنپاید و لبثگی را انشاید و اگر سیمیا بجای سدا و
 چنان دان که سفیان باز گیر است و وجه دهم آنکه مراد خوارق و کرامات که بر سبیل استدراج باشد
 چون سبزه خاکدان خوش نماید اما چون از منشای حقانی نیست نزد اهل دل ناپسندیده است و
 غامت بر آنکس که از بے تمیزی و طلسم نمایش کرامت شمارد و چون در نیمان فانی به از میونشی
 شغل نیست بنا بر آن گوید قوله

بجی عمارت دل کن که اینجمن خراب	بر انهنر است که از خاک بسیار جوش
--------------------------------	----------------------------------

معنی آنست که این جهان فانی در پے آنست که با خاک سازد و در عالم نیستی اندازد پس بهتر آنست

که از خردن مے عمارت محبت ایزدی آبادان کن و بجایات ابدی رسان و چون آخر هر کس امریت
موسوم بنا بران گوید قوله

اکن بنامه سیاهی طامست من مست | که آگهست که تقدیر بر سر چه نوشت

معنی آنست که اے منکر من مست را بگنبد نگاری طامست منما چون از تقدیر ما واقف نه چون خانه عاشق
اکثر بخیر و خوبی ست بنا بران گوید قوله

قدم در لیخ مدار از جنازه حافظا | اگر چه غرق گنا هست میر و بهشت

قدم مراد تجلی ذاتی جنازه وجود بکلم آنکه من لا یعرف الله فهو میت گناه انا نیه و وجود لا
ذنب لا یعاش بها ذنب معنی آنست که تجلی ذاتی ازین وجود ذاتی باز در هر چند که
غرق بحر مصیبت انا الحق و جانیت لیکن بسبب این تجلی میر و بهشت که و لله جنة لیس فیها
خورا و لا قصود یجلی سر بنا ضاحکا و صوفی که مقید را مطلق پنداشته دم انا الحق منزه شل
در غیبت که از او آوازی انا الله بر آید عکس رویت وجود آینه و جام افتاده مارف از خنده
در طبع خام افتاده یا خطاب بر شد یا خطاب بر سالک یا خطاب بعبثون حقیقه مراد از قدم
است دم یا در فخریه خود غول

اکن نیست که افتاده آن زلف و ناست | در رگبذری نیست که داعی ربانیت

زلف دو تا کنایت از صفات متقابله الهیه چون کف و اسلام و هدایت و ضلالت معنی آنست که
تنهانه من بدم زلف تو که جذبه عشق است گرفتار و مقیدم بلکه در عالم وجود نیست که گرفتار تو نباشد
کافران بکفر و مومنان باسلام همه کس طالب یار اند چه بشیاء و چه هست و هیچ طریقه و راه نیست
که عشق را در دو خلق نیست همه جا خانه عشق است چه مسجد چه کنشت و این ضد و انکار از معقنات
قوت و همیه است که متخالف امور اطلاع ندارند و الا نه حضرت حق را با هر موجودی از موجودات
و در هر تعینیه از تعینات نسبت خاص است و هر یک منظر صفت خاص اند و ذات را باعتبار صفت
اسم می نامند پس هر یک اسم از اسمای الهیه باشد و حظ و قسمة هر یک از ان حق یافته آن صفت
خاصیت که از ان اسم ظهور یافته و باز معاد هر یک اسم خواهد بود و کما بک اکمل نعوذون و ذوات
حق بر چیزی با صفت خاص تربیت میفرماید پس هر یک از صور موجودات انفسی و آفاتی در تسبیح

آن اسم اند که منظر و مراد از آن همیشه در هیچ حق اند که دان من شئی را که نیست و هر یک
عارف حق بهمان اسم اند که منظر آن اسم واقع شده اند لاجرم هر یک از و شائے و گرفت و هر کس را
با و سرایت مخصوص چون عاشق کمال بسبب ورود تجلی صوری که آن شهود حق است در ظاهر هر سینه
حق را من حیث الصفات در معشوق نبی بنید بنابران گوید قوله

روے تو مگر آئینه صانع الهی است | حقا که چنین است درین که رویت

معنی آنست که ای محبوب من رویتو مگر آئینه الهی است از برای شهود ذات حق که حق را بجمع صفات در تو
مشاهده می نمایم و چون فی الحقیقت انسان که آئینه حق است گفت همچنین است و درین سخن هیچ شک
و شبهه نیست و نیز چون سالک حق را در خود بنید بنابران خطاب بخود میکند معنی ظاهر است بآید آنست
که در اینجا احوال سالک بدو نوع گردد بعضی بخود قائم میماند و عبودیت و الوهیت را امری و از دست بعضی
مغلوب شد گشته عبودیت را یکسو نهاده و دعوی همسری مینماید گوید قوله

نرگس طلبد شیوه چشم تو ز به چشم | مسکین خبرش از سر و در دیده حیات

نرگس کلیست معروف که چشم نسبت کند و فی الحقیقت معرا از بنیانی است مراد آن عاشقی که کمال
معرفت نرسیده بود و عاشق را چشم از آن نسبت داده که همه عالم بمنزله جسم است و وجود عاشق
بمنزله چشم چشم مراد ذات حق است چشم اینجا بمعنی نقد ذات که کو عیان ببیند وجود کائنات و
و چشم ثانی بمعنی بنیانی از ذکر سبب و اراده سبب و ز به بمعنی بذت معنی آنست که سالک
که مغلوب تجلی گشته شیوه چشم تو طلب میکند از خود امتشبه بذات تو مینماید و دوم انا الحق منیر ذر
بنیانی و کمال او کجا تو کجا او که بالتراب و رب الارباب و چون عنان اختیارش از دست رفته او اعتماد
را نشانید میگوید که آن بیچاره میکند است که نه از سر خود خبر دارد و نه در دیده حیات مست و لا یقفل چاه از سر
خبر داشتن و حیا بکار آوردن از تقاضای عقل است و یا آنکه مسکین از سر خود خبر ندارد و یعنی نمیداند که سر بآید
تو ابر رفت و نود و یزد حیا چه نسبت خاک ابا عالم پاک چون این سخن گفتن مناسب حال سالک نیست بنابران گوید قوله

گفتن بر خورشید که من چشمه نورم | و اتند بزرگان که سزاوار سبها نیست

خورشید ذات حق سبها کنایت از سالک یعنی ای سالک دعوی همسری بذات حق نمودن و انا الحق و
سبحانی گفتن بر عارفان کمال روشن و مبرهن است که این سخن سزاوار سالک نیست چه سالک بمنزله سبها

و ذات حق چون خورشید کجا نہا و کجا خورشید چون عاشق بور و تکی صوری گرفتار ظاہر حرمینہ میشود
آن موجب اعراض معضان میشود و چون توبہ از عاشقان صورت پذیر نیست بنا بر آن گوید قوله

از ابد و دہم توبہ ز روی تو ہے رسے | ایچش ز خدا شرم و ز روی تو چنانست
ز سے روی باین طریقہ و دانش معنی ظاہر و چون ظہور و کثرت تعینات چشم عاشق موجب
خرابی اوست گوید قوله

از بہر خدا زلف میارے کہ مارا | شب نیست کہ صد عیدہ بابا و صباست

معنی آنست کہ اے محبوب من بر خیال سرگشتہ مارحم نما و از برای خدا زلف خود را کہ عالم کثرت و
تعینات است میار ایضہ چشم جلوہ نما و مارا گرفتار کثرت و تعینات مارا چہرہ کہ مارا بہر شب بابا و
صبا کہ دم زندگی است صد عیدہ در پیش است کہ چہرہ این جاب نمی نمائی و بمقتدا اصلی نمیرسانی
سوال چو آرستن زلف کہ فرو بستن زلف است موجب افزونی حسن است و آن مطلوب عاشق
است پس منع چو امیکند جواب بدو نوعست یکے آنکہ فرو بستن زلف اگر چہ افزونی حسن است لیکن
حجاب ہم باعث قتل عاشق است دوم آنکہ ازین منع نہ کہ حکم کلی منع کردہ شود بلکہ الظہار در و توقیر ارا
خود است باید دانست کہ مشاہدہ محبوب حقیقی بین الظہور و الانفا چون عاشقان را بہ مشاہدہ محبوب
راحتہ و آراے نہ بینا بر آن گوید قوله

باز آئی کہ بے روی تو ای شمع دل فروزا | در بزم حریفان اثر نور و صفائیت

روئے کنایت از تجلی شمع دل فروز کنایت از محبوب حقیقی حریفان عاشقان یعنی اے
محبوب من از روی لطف و رحمت باز بر آ گذرے کن و دل غرورہ مارا بشاہدہ تجھے خود منور ساز
در بزم عاشقان کہ کنایت از حواس خمس است بیچ از نور و صفا فرحت و بہجت نیست و چون بلام کار
معیشون استغناست میگوید قوله

دی مے شد و گفتم صنما عہد بجا آر | گفتا غلطی خواجہ درین عہد وفا نیست

دی روز گذشتہ صنما الف ندائیہ صنم یعنی محبوب عہد کنایت ازان کہ گفتہ لما اطلبنی تجدنی
گفتا یعنی آنجوب گفت غلطی فط کر دی کہ برین عہد ما اعتماد نمودی درین عہد یعنی درین
زمانہ و یا درین قل و عہد محبوبان وفا بجا آوردن معنی ظاہر است قوله

چون چشم تو دل میر و از گوشه نشینان	و دنبال تو برون گنه از جانب نایست
چشم کنایت از شهود ذات محبوب حقیقی گوشه نشینان عاشقان معنی ظاهر آید و آنست که خاصه مشغولی است که تهت حرام بر عاشق نهادن و خود را ازین معرض ساختن گوید که اے محبوب من چو این التفات نیکنی گناه چیست که سوسه منت نگاه تو نیست مگر که دل بتو دادم همین گناه نیست و گریه محقق همین گناه است پس در این هم تقصیر نیست چرا که موجب دلدهی امشاده تست و چون هر که بموجب شکل جزیب بمالد الذین هم فخر حوّن بخیزے که نزد اوست فرحت کننده است بنابران گوید قوله	
گر پیر میغان هر شد باشد چه تفاوت	در هیچ سری نیست که تری نه نایست
معنی آنست که اگر ما از زهد و دوح اعراض نمودیم و دست بعبت پیر میغان که عاشق کامل باشد و ایم چه نقصان چون هر سرے خالی از سرے نیست که حق را با هر شے نسبت خاصست و یک طریق مخصوص در عالم نیست که الظریقین الى الله بعدا دنا تقاسم الخلائق چنانچه سیب گوید قوله	
در صومعه زاهد و در خلوت صوفی	جز گوشه ابروی تو محراب دعانیت
یعنی زاهد را بصومعه و صوفی را بخلوت مجز گوشه ابرو تو محراب دعانیت یعنی متوجه الیه همه توفی و چون کار عاشق بدام عاشق کشی است بنابران گوید قوله	
تیمار غریبان سبب ذکر جمیل است	جانان مگر این قاعده و شهر شایست
تیمار غمخواری و دلداری غریبان عاشقان سبب ذکر جمیل موجب اشتها ز نام نیک این قاعده اشاره غمخواری عاشقان و دلداری مشتاقان و در شهر مشهور و نیز کنایت از شهر وجود معنی آنست که اے محبوب من دلداری غریبان نمودن باعث اشتها ز نیکست و تو که در دلداری غریبان نیکو شئی مگر ذات تو مصطف باین صفت نیست سوال مضمون مصراع ثانی عدم صفات میکند و این در حقیقت روانیت جواب بجهت آنکه عدم صفات تبیین نمیکند لفظ مگر که بمعنی تردید است و ال است بر این دوم آنکه مراد ازین اظهار محرومی خود است نه عدم صفات سیوم آنکه لا یؤخذون بجنون بخاصه تا عتد و چون حال عاشق مل هم باشد بنابران گوید قوله	
اے شمع سحر گر به بجال من و خولکن	کاین سوز نهانی که مرا هست ترا نیست
معنی آنست که اے عاشق مهربان من بیاید ترا که بجال ما و خود گریه کنی که در سوختن ما و تو	

شیرکیم بلکه ما از تو در سوختن بیشی گرفت ایم که این سوزی که ما داریم ترانیت چون کار عاشق اختیار
ملاست است بنابران گوید قوله

عاشق چه کند گز نکشد جور ملاست	بایسج دلاور سپر تیر قضایست
-------------------------------	----------------------------

بله عاشق بیچاره چه کند اگر بار ملاست نکشد و تن برضاند بد چو که اینهمه از قضای از لیست و بیسج دلاور
رو قضای توان نمود و چون کار عاشق احتمال نمودن و بجای جفا وفا نمودنت گوید قوله

اے چنگ فرو برده بخون دل حافظ	فکرت مگر از غرت قرآن خدائست
------------------------------	-----------------------------

معنی آنست که اے ملاست گزمن که زبان بلامت کشاوه دور ملاک ماسخی نموده مگر بیسج فکرت از غرت قرآن
هم نداری که حافظ کلام الله ام و در بعضی نسخ بجاے غرت غیرت دیده شده معنی آن باشد بیسج فکرت
مگر از غیرت قرآن خدا که در حق قاتلان فرموده که مَنْ قَتَلَ مِنْکُمْ مُؤْمِنًا مُتَعَدِّا فِجْرًا عَا
جَهَنَّمَ خَالِدًا اِنَّهٗ لَی غَزَل

کنون که بر کف گل جام با ده صافست	بصدنیر از زبان بلبلش در اوصافست
----------------------------------	---------------------------------

گل کتایه از سالک جام با ده کتایه از هستی مستعار بلبل کتایه از دوستان معنی آنست که اکنون که
در بدن سالک حیاتست از هر طرف خوشامد گوین بصدنیر زبان می ستایند چون مناسب این حال
آنست که اشتغال بعشق نماید بنابران گوید قوله

بخواجه دفتر اشعار و راه صحرای گیر	چه وقت مدد به بحث کشف کشف است
-----------------------------------	-------------------------------

و دفتر اشعار کتبهایی بیان معارف و نسخه احوال عرفا کشف نام شرح کشف است معنی آنست
که در خیال قدم بصحای عشق نبی و کتبهای که در بیان حقایق و معارف و احوال عارفانست
اشتغال نمائی و دوری از ابنای خلائق گرفتاری نه وقت درس و بحث کشف کشف است چه که
طالب اعلی باید بودنه اسفل که متوجه بودن با سفل مایه دون نیست و چون توجه ایندی
بمقام عشق رسد زبان بر بند و درون خود با ظهار نیک و بد بخراشد که حکم با ظهار آن نیست
بنابران گوید قوله

بدر دو صاف ترا حکم نیست و دم در کش	که هر چه ساقی ما واد صین اطافست
------------------------------------	---------------------------------

در دو صاف بدر فیک ساقی قصه قد معنی آنست که بیسج با ظهار نیک و بد بکوش و بکوشش باش

که هر چه فضا و قدر و دار و وقت ما ساخت عین لطف و کرم است چه قبل و قال کار علما نه کار عشاق
که خموشی لازمه ایشان است و چون عاشق را باید که مجرد و منفرد باشد گوید قوله

بیر ز خلق و ز عتقا قیاس کار کن | که صیت گوشه نشینان ز قاف تا قاف است

معنی آنست که از خلق مجرد و منفرد باش بطور عتقا که چگونه از خلق بریده و بکوه خیزیده و همه عالم پراز
شهرت اوست و اینهمه از آنست که آواز غزلت گزینان از قاف تا قاف رسیده چون نزد عاشق
بهر از عشق کار نیست گوید قوله

فقیه مدرسه دی مست بود و فتوی داد | که می حرام قله به ز مال و قاف است

مراد از مست مستی عشق است که مستی عشق نیست در سر تو به رو که تو مست آب انگوری به یعنی فقیه
مدرسه عشاق که کنایت از مرشد است و بروز که از شراب عشق سر مست بود از جوش عشق فتوی داد
لے حکم داد که مال وقف بدتر از نیست زیرا که میخوار چون میداند که می حرام است گنجایش دارد که توبه کند
و خورنده مال وقف را حلال میداند و از اختلاف علما که درین باب است هرگز توبه نخواهد کرد بلکه خود را بر
میخوارگان تفوق خواهد داد و همین قسم گفتگو درین بیت خواجہ ہم راه دارد ۵ بیا که خرقه من گرچه
رهن میکشد ۵ ز مال وقف نه بینی بنام من خیرے ۵ و حجت عوام اینجا که فتوی مست درست نیست
و خطی ندارد چه در حق مستان فتوی مست منظور است نه مائل و نیز بعضی جا مضمون ظاهر بیت مراد
نیست چنانچه درین بیت ۵ مباش در پے آزار هر چه خواهی کن ۵ که در شریعت ما غیر ازین گناه
نیست ۵ یعنی کار می کن که خاطر کسی آزرده گردد و در افعال ناشایسته از زنا که درون و حشر
خوردن خاطر صلحا و عبا و آزرده میگردد و پس میگوید که ازین قسم کار می کن که در آنها رنجش کسی باشد
و سولے آن از افعاله که موجب رنجش کسی نباشد هر چه خواهی کن ترا مباحست و آنچه مضمون ظاهر
این بیت است مراد نیست چنانچه جلے و دیگر گفته ۵ میخو رو مصحف بسوز و آتش اندر کعبه زن ۵
ساکن بجانها باش و مردم آزاری کن ۵ و نیز چنانچه درین بیت من آن نگین سلیمان هیچ نستانم ۵ که گاه
گاه برو دست ابر من باشد ۵ که در ظاهر سر بر سر ترک ادب و مخالف شریعت مگر به تکلف معنی مراد نیست
که من آن شے نفیس که گاه برو دست تصرف خسیس دراز شود هیچ نستانم پس در مراد خلل نباشد و
نیز چنانچه خواجہ گفته ۵ اگر شراب خوری جرعه نشان بر خاک ۵ ازان گناه که بقیه رسد بغیر چه پاک ۵

اگر مراد از معیبت محبت مجاز است حرام ازین رو که پرده حقیقت است و حلال با اعتبار قطره الحقیقت و اگر مراد از معیبت و معرفت حرام ازین رو تا که محبت غیر آئینہ است حرام است یعنی فقیہ در سہ دقیقہ سستی عشق و محبت اور اور یافت و بر سر نفس و محبت اطلاع بخشید لاچار ستوی داد که محبت ہر چند مجاز باشد از مال وقف بچند مرتبہ بہتر زیرا کہ آنجا تفرقہ و اینجا جمعیت آنجا شہرت اینجا حمل آنجا کبر و نخوت اینجا غر و سکنت آنجا خودی اینجا بخودی بچنین بچند مرتبہ محبت بر مال وقف فضل دارد

۵ زیادہ ہیئت اگر نیست این نہ پس کہ ترا بہ دے زو سوسہ عقل بخیر دارد بہ قولہ

حدیث مدعیان و خیال ہمکاران | ہمان حکایت زردوز و بوریابانست

مدعیان ز اہدان ہمکاران عاشقان مجاز یعنی کہ گفتار ز اہدان و خیال عاشقان مجاز کہ باتو نمیرسد مینمایند ہمان حکایت زردوز و بوریابانست کہ با یکدیگر دعوی ہمسری نمودند و قصہ زردوز و بوریابانست اینچنین کہ ہر دو با ہم یار بودند زردوز فراخ رصول خود بہتے بلند داشت و از وسعت عیشی علم مے افراشت و بوریابانست از تنگ جھلگی کہ داشت سقہ عیش اورا اگر ان می پس داشت و اسراف و مہذبی می انکاشت و این نصوص در حق او میخواند کہ اِنَّ اللَّبِیْذِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیْطٰنِ عٰوْنُکُمْ اَصْحَابُ ظُلُوْمٍ اہل عرفان را بہین معاملہ در پیش و ہر یکے از تعنت دیگرے و لریش و چون مقلدان شایان آن نہ اند کہ اسرار الہی با ایشان در میان نہادہ آید نہا بران گوید قولہ

خموش حافظ و این نکتہا چون ز سرخ | نگاہدار کہ قلاب شہر صرافست

معنی آنست کہ اے حافظ خموش و این نکتہا چون ز سرخ کہ سخنان حقان و معارف و کلمات عشق و محبت اند نگاہدار از کسیکہ از علم آہی و دانش بہرہ ندارد و پرستار شاد و شینخت نشستہ غزل

گل در برے بر کف و معشوق بکامست | سلطان جہانم بچنین روز غلامست

گل در بر کنایت از حصول مشاہدات تجلیات مے بر کف کنایت از حصول عشق و محبت معشوق بکام محبوب و یار شد متوجہ بحال میم جہانم بمعنی مرا چہ میم ساکن ضمیر مفعول سعدی ۵ چہ مولا م خوانست صدر و کبیرہ بمعنی بیت ظاہر است و چون مشاہدات عاشقان مقلج شمع و چراغ نیست سعدی گفتہ ۵ شب مردان خداروزہاں افروز است بہ دوستان را بحقیقت شب ظلماتی نیست - گوید قولہ

لطیف ترین سخن در این شعر است در این شعر که صفت را با خود انشرف علی صاحب عالی تامل فرمایید و در این شعر که صفت را با خود انشرف علی صاحب عالی تامل فرمایید

گو قمع میارید و رین بزم که مشب | و مجلس با ماه رخ دوست تمام هست

میارید خطاب بدوستان یعنی بدوستان من گوئید که مشب در مجلس اشبع میارید که شب با محتاج
اشبع افزونی نیست چرا که رخ دوست که مشاهدات تجلیات محفل افزون را گردیده و چون عاشق را بزم بد
و درع کاس پیش نمیرود گوید قوله

میانیتر | و مجلس با عطر میارید که جان را | هر لحظه ز گیسو تو خوشبوی مشام هست

معنی آنست که مشب در مجلس با عطر زهد میارید یعنی سخن از زهد و درع گوئید که دمدم که مرا از گیسو تو
که جذب عشق است روح عطر آمیز و فواح غیر نیز در مشام میرسد یعنی الحال کار ما از زهد گذشته بمقام
عشق رسیده زهد و درع کار ما نمانده چنانچه در بیت آئینه میگویی قوله

در زهد بابا با ده حلال است و لیکن | بیرون تو ای سرو گل اندام حرام هست

با ده عشق مجاز معنی ای محبوب من در زمره مذہب ما که عاشقانیم دیدن مظاهر حسینه حلال است که در آن
معاینه آتنا و اسماء و صفات و ذات او مینمایم از نیجاست که من که در صورت خوابان همه اومی بنم
تو میندار که من روئے نکویی بنم و لیکن اگر دیدن این مظاهر حسینه بیرون تو ای سرو گل اندام حرام هست
و محض باغراض نفسانی و هوای جسمانی باشد حرام مطلق و نیز از با ده سرو و مراد است از من همه
آب لعل و زرقم کن و هر چیز ترا از توستاندم است و در باب التمعن اختلاف بسیار است نزد
بعضی حرام و نزد بعضی حلال و نزد بعضی مباح اگر کل سامع را دل کل به مجاز است حرام است و اگر نیجاست
است و نه بحق مباح و اگر کل بحق دارد حلال و چون دست آویز بجز سخن عشق و منظور او بجز محبوب نمی باشد

قوله | از چاشنی قند گوئی بهیج و ز شکر | زان رو که مرا بال لب شیرین تو کام هست

قند و شکر کنایت از زهد و درع لب شیرین لطف الهی مراد عشق یعنی اے محبوب من الحال سخن از
خصیلت زهد و درع در پیش ما میار از آنچه که مرا کار به عشق تو افتاده و در اینجا اینها را گذرنه و نیز از قند
و شکر لغتها و دنیوی معنی ظاهراً و نیز لب شیرین کلام بیواسطه مراد وحی معنی آنست که از قند
و شکر و سایر ملاحظا حاضر گوئید و تو بهم بدان مجوئید مرا کار بکلام قدس و وحی خفی افتاده و آنکه در مصرع
اول این هر دو بیت بهیج آورده و در مصرع آخر هر دو بیت بوحد تحریر کرده جهت اظهار التفات و خود را توجه مطلوب از بگامی
به بگامی و از کثرت بوحد و چون مشاهد جمال مظاهر حسینه نمودن با شائقان کامل درست گوید قوله

گو شمع ہمہ بر قول نے وغمہ چنگ است | چشم ہمہ بر لعل لب گردش جام است

قول وغمہ سخن نے وچنگ عاشق کامل لعل لب وگردش جام کنا تہ از مشاہدات معنی
آنست کہ گوش من ہمہ بر سخنان عاشقان کہ بیان عشق است وچشم من ہمہ بر مشاہدات تجلیات محبوب
چنانچہ عانی گوید **بر سر خار سوسے ہر شہرے** یہ کہ دم امرو ز ہر طرف نظرے **یہ کافر مگر بجز خدا نینم**
کے در آید چشم من وگرے **یہ وچنگ** کہ از مصرع اول سماع سرود از مصرعہ دوم شاہد بازی و میخاری مژد
باشد باید دانست کہ احوال عاشقان موجب رسوائی میگرد و چون عاشق کامل را از ان نیچے نہ بلکہ **شوا**
را موجب فخر خود می پندارند بنا بران گوید قولہ

از رنگ چہ پر سی کہ مرا نام رنگ است | وز نام چہ پر سی کہ مرا تنگ ز نام است

معنی آنست کہ از عار چہ پر سی کہ مرا بزرگی و شہتہار باو است و از بزرگی و شہتہار چہ پر سی کہ مرا عار او است
و چون عاشق را بجز از خرابات کہ مقام فنا سے صفات بشری است مقامی نیست بنا بران گوید قولہ

تار کنج عنت در دل ویرانہ مقیم است | ہموارہ مرا کنج خرابات مقام است

کنج عظم را و عشق کنج خرابات مقام محو و فنا معنی ظاہر است و چون ہمہ کس بوجہ عاشق آن محبوب
اندنب بران گوید قولہ

میخوارہ و سرگشتہ ورتیم و نظر باز | آنکس کہ چو انیست درین شہر کہم است

معنی بیت ظاہر است و چون عشق مرا عاشق را غائب نے باشد بنا بران گوید قولہ

با محتشم عیب گوئید و زمستی | کو نیز چو ما در طلب شرابام است

محتشم مرشد کہ آنے از طرف معصیت است مستی مراد میخواری شراب بدم نوشیدن شراب
یعنی بامر شد عیب از میخواری کہ کنا تہ از عشق باز نیست گوئید کہ او مارا ہیچ نخواہ گفت چرا کہ او ہم
مشغول این میخواریست چون عاشق را بہتر از میخواری و مصاحبت محبوب کاری نیست گوید قولہ

حافظ ناشین بھی و معشوق زمانے | کا یام گل و یاسمن و عید صیام است

گل مشاہدات تجلیات عید صیام وان عشق کہ بعد از انقضایام زہد و میناہ یعنی لے حافظ
درین او ان عشق و مشاہدات تجلیات کہ بتور و نمودہ می باید کہ دے بے عشق و محبت الہی و بے
ملازمت صحبت مرشد نمائی و این وقت را غنیمت دانی غزل

گر ز دست زلف مشکینست خطای رفت رفت	ورز بهند و شمار بر من جفاے رفت رفت
زلف مشکین کنایه از جذبه عشق و نیز تجلی قہاری خطای رفت اینکہ دعا گوار قتل نمود و سرگردان بادید حیرانی و پریشانی ساخت و بدو اے آن نیر و اخت و ہند و اشارہ بہمان زلف جفا رنج و الم و چون این معاملہ در میان عاشق و معشوق باکے ندارد گوید قولہ	برق عشق از خرمین لشمینہ پوشے سوخت سوخت
برق عشق اضافہ بیانہ خرمین و جوہتی مستعار لشمینہ پوش عاشق شاہ کامران مشوق معنی آنست کہ اگر آتش عشق وجود عاشق را بباد و ادب غیبت و جوہر محبوبے کہ کنایہ از استغناء و بے التفاتی محبوبست بر عاشق رفت باکے ندارد و چون تجلی محبوب بظہور و اخفاست و آن اگرچہ موجب خرابی عاشق است اما جائے دم زدن نیست بنا بران گوید قولہ	جور شاہ کامران گر برگد اے رفت رفت
گردلم از غمرہ دلدار تا بے بُرد بُرد	در میان جان و جانان باجر اے رفت رفت
غمرہ کنایت از ظہور و خفا تا ب غصہ وار دینے اگر دل من بسبب ظہور و اخفا محبوب رنج و درد مبتلا گردید جائے اعراض و گفتگو نیست چرا کہ در میان عاشق و معشوق اگر باجر اے رفت رفت و چون ملاست از عیان و سخن چینیان رومی نماید نہ از دوستان بنا بران گوید قولہ	از سخن چینیان ملا متہا پدید آید و لے
عشق بازی را تحمل باید اے دل پایدار	اگر ملالے بود بود و در خطای رفت رفت
در طریقت بخش خاطر نباشد بے بیار	ہر کہ ورت را کہ بینی چون صفا رفت رفت
معنی آنست کہ ہر کہ ورت را کہ بینی و خاطر روید و چون صفائی و دران خاطر رفت آن کہ ورت	سوال - لفظ خطا در حقیقت از ادب دورست جواب آنست کہ خطا فی الواقع مراد نیست بلکہ از انجہ کہ اعراض و بے التفاتی معشوق اگرچہ خالی از حکمت نیست اما چون موافق خواہش نیست بنا بران در چشم عاشق خطا می نماید و باید دانست کہ کدورت را در دل سالک تا آن زمان راہ است کہ محبت رہ نایفہ و چون محبت رہ یافت کدورت از میان رفت بنا بران گوید

مرتفع شد اشکال آنست که رنجش خاطر امر است طبعی که بفرض کرده پس در طریقت بچہ معنی
 رنجش نباشد جواب آنست که در رشتات در فصل دوم نقلست کہ اکابر طریقت گفتہ اند ہر دشنام
 و مذمت کہ از کسے در حق تو واقع شود باید باو گفت کہ بحقیقت دانی توانی و چون سگ دخول امتثال
 آن گیرند یقین کنی کہ در توازن صفاتست چنانچہ صفات ملکی دارد صفات سبعی و ہیمنی نیز پس باید کہ
 ازین رنجش نیاز و وہم در رشتات مذکور است کمال سلمانی در تفویض و تسلیم است اگر صاحب تسلیم
 را ابلیس وارطوق لغت کند باید کہ چنان از فعل حق سبحانہ راضی بود کہ مومن از ایمان خود و بندہ
 صادق از قضا حق راضی است نہ از فعل خود و میفرمودند کہ چون کردہ ہے بندہ اگر تفاوت نکند بندہ خدا
 و اگر تفاوت کند بندہ خداست کہ **س** مدح و ذمت گر تفاوت میکند بے بگریے باشی کہ او بت میکند
 و نیز میگوید نیست کہ او را مدح خوش نیاید و ذم بد نیاید امامی تواند کہ مراد آن باشد کہ اگر مدح سبب
 سرور و خوشحالی و ذم سبب بغض و عداوت باشد پس باید دانست کہ مراد از آن قول کہ بندہ خداست
 تفاوت نکند آن خواهد بود کہ بندہ خدا جمیع امور را از حق میسراند و رضا بقضای الہی پیشہ خود سازد و ہمین است
 ہم در رشتات در معنی **الکاسب حبیب اللہ** مراد از کسب رضا است و معنی این حدیث آنست
 باید کہ کسب کنی این معنی را کہ راضی باشی ہر چه حق سبحانہ کند وصول این معنی بحقیقت وقتے میسر گردد
 کہ بندہ فانی گردد پس معنی بیت آن باشد کہ در طریقت رنجش خاطر نباشد می بیا ز تاست شویم و
 صفائی حاصل کنیم و بقوت آن سستی و صفا بر کردہ خواهد مذمت و دشنام و غواہ کردہ ہے دیگر کہ مخالف
 مزاج باشد تحمل کنیم و رضا بقضائیم چنانچہ خود فرمودہ **س** وفا کنیم و جفا نکشیم خوش باشیم کہ در
 طریقت ما کافر نیست رنجیدن بے و نیز واقع شدہ کہ مراد ازین دو بیت آنست کہ اہل طریق عاشق حق سبحانہ
 جمیع افعال معشوق را دوست میدارند و چون عاشق از زہد اعراض نمود جائے عجب نیست بنابران گوید قولہ

عجب چہ فظ گوین ز اہد کہ رفت از خانقاہ | پائے آزادی کہ بندہ گز بجای رفت رفت

خالفہ مراد زہد و ورع از ذکر سبب و ارادہ مسبب کو خطاب بزہد یعنی زہد را بگو کہ حافظ اگر از زہد و
 ورع اعراض نمود عیدش کن کہ حافظ آزادے بود از کفر و اسلام و خیر و شر یعنی عاشق کہ مقید باینہا
 نیست پس عاشق را کہ مانع میشود از شد غزل

لعل سیراب بخون رشتہ لب یار منست | وز پے دیدن وادان جان کار منست

الب کتایتہ از اسم مشکلم کہ انا الحق لعل سیراب باقتبار غوزیزی چون اسم مشکلم بر بنصور تجلی کرد و قائل بہ انا الحق شد کشتہ شد و نیز لب شادہ بغیض شامل رجائی کہ بلطف کامل عاشق را از میان گشتگی و دوری بکنار قبول می آورد و نمیکند و دو نفخت فیہ من رُوحی کنایت از دست لعل سیراب باعتبار غوزیزی و آن کنایت از مبتلا ساختن بکمال شدائد و محنت و رنج و الم است و زپے دیدن یعنی در پی حصول کردن و چون اکثر زبان طاعنان بر عاشقان دراز میگردد و بنا بران گوید قوله

شمرم زان چشم سیم باوش و مژگان ساز
ہر کہ دل بردن او دید در انکار منست

چشم مراد ذات ہے بہت چشم اینجا بمنہ نقد ذات بہ کو عیان بید وجود کائنات بہ ضمیر شین بلطف ہر کہ راجع و این را انصار قبل الذکر گویند مژگان صفات از انزو کہ مژگان حاجب شیم و صفات حاجب ذات بمعنی آنست کہ ہر کہسہ کہ دلربائی آن محبوب را در یافتہ و با وجود این در انکار منست پس شمرم با و مراد از ان چشم سیم و مژگان و راز آن محبوب یعنی زبان او کوتاہ باد کہ ازین چشم سیم یعنی ازین ذات با کمال حسن و لطافت و ملاحت و ازین صفات منوہہ چگونہ کہ جان خود را بسلامت برود و در دام نیفتد و چون عشق را از دل عاشق تھولے و نقلے نمیداشد و این را موجب فخر خود بشمر و بنا بران گوید قوله

بندہ طالع خوشم کہ درین عہد فا
عشق آن لولی بہرست و فادار منست

لولی کتایتہ از شاخ نبات کہ قوم لولی معشوقہ حافظ بود مراد معشوق حقیقہ و مرشد معنی ظاہر است و چون عاشق بر تہ نگذرد با خلاق اللہ رسید وجود او درین مقام طبلہ عطر گل و درج عبیر افشان شود و چون اینہما از فیض محبوب حقیقی است بنا بران گوید قوله

طبلہ عطر گل و درج عبیر افشان
فیض یکشیمہ ز بوی خوش عطار منست

گل سالک ضمیر شین افشانش بر گل عطار کتایتہ از ذات رسول و مرشد حقیقی و معشوق مجازی طبلہ عطر گل و درج عبیر افشان مراد وجود عاشق و ضمیر شین بطبلہ گل عطار محبوب حقیقی یعنی این نبات شریفہ و نفحات لطیفہ کہ در وجود عاشق رونمودہ و وجود او را معطر ساخته شہدہ از داستان حقیقہ است چو این موجود و وجود از خود ندارد بوسے از کجا داشته باشد و نیز از طبلہ عطر گل و درج عبیر افشان محبوب مجاز است معنی آنکہ ہر محبوبے با حسن و جمال و کمال کہ در چمن دنیا رونمودہ و اینہما از آثار پر تو آن محبوب حقیقی است چون لازمہ عاشق است کہ خطرات ماسوی محبوب در دل بندہ گوید قوله

ساربان رخت بدروازه مبرکان سرکوی | شاهراست که منز لگه دلدار منست

ساربان سالک معنی آنست که لے سالک صادق رخت خطرات و خیالات ماسوی محبوبیت و اول
دل مبر که آن شاهراہ است اما چگونہ شاهراہ است کہ منز لگه دلدار منست بموجب لا یستغنیٰ اذ کنیٰ و لا
سکائی و لکن یتبعنی قلب عبک المؤمن و یحتمل کہ رخت ہستی مہموم یعنی کشندہ مہارمن ہستی
مہموم یا نمایش اعمال شوم منظور بصیرتم ساز کہ آن مقام تجلیات دلدار ہست و یحتمل کہ ہنگام وصال و دنیا
ویدہ را از گریہ محفوظ دارد اگرچہ از شادیت اما سرسیر یا پیشانی است سوال چون دروازہ دل را بشاہراہ
تعبیر کرد پس منع چرا کہ دکہ در شاہراہ کسے مانع نمیتواند شد جواب آنست کہ بسا شاہراہ اندک بسبب
ورود سلطان آنجا مانع مے آیند و این اکثر در مہمانیہ مے آید و یا آنکہ بمنع استفہام گفتہ شود یعنی شاہراہ
است اے شاہراہ نیست بلکہ منز لگه دلدار منست و یحتمل کہ این در عرف اگرچہ لفظ شاہراہ اطلاق
میکند کہ از خواص و عوام را ہمہ آنجا گذر باشد اما اینجا منے اضافی توان گفت یعنی راہ شاہ است -
سوال دوم کہ شاہراہ منز لگه نیباشد جواب آنست کہ لے ساربان رخت بدروازہ دل مبربان نعم
کہ این سرکے کہ پیش دروازہ است شاہراہ نیست تاہر کہ خواہد بدان راہ رود زیرا کہ آن سرکے
نزول گاہ دلدار منست آنجا حکم نباید رفت سوال سوم آنکہ منزل بمعنی جاے نزول است پس لفظ
کہ در منز لگه چہ معنی دارد و جواب آنکہ منزل مصدر میی است بمعنی نزول و چون معشوق با صبار اظہار
محتاج عاشق است چہ کہ بے وجود عاشق ظہور معشوق صورت نہ بندد بنا بران گوید قولہ

باغبان بچو نسیم ز در باغ مران | کاب گلزار تو از اشک گلنار منست

باغبان معشوق حقیقے کہ صانع تمام عالم است یعنی لے محبوب من را نسیم و از باغ وجود خود بے بہرہ
دار کہ معشوقیہ تو بعشق من پیدا است چہ خالقیت بے مخلوق و از قیہ بے مرزوق و ربوبیت بے ربوبہ
صورت نہ بندد و اگرچہ از نسبت اینمعنی ذات حق پاکست اما صوفیہ چون شیخ محی الدین عسکری و اتباع
او بلکہ صوفیہ با جماع مظہر اینمعنی است کما قال صاحب الفصوص فی محمد فی و احمدہ و یہد فی
واجدہ یعنی حق حمد میگوید مراد من حمد میگویم حق را و حق عبادت میکند مرا و من عبادت میکنم حق را
بدانکہ چون احکام اسماء و صفات جلال و جمال و کمالات حق از من بنا بران حمد میگوید حق مراد ازین رہ
کہ افاضہ وجود من و وجود کمالات من از حق باشد پس حمد میگویم حق را با ظہار احکام و اسماء و مقبول

نمودن سلطنت و تصرف و در حق خدمت و عبادت میکند مرا که رجوع میکند در اظهار حکومت اسما صفا
خود بسوے اعیان او متغلبی میشود بوجود من چه اگر بسوے عین عاصی توجه و رجوع کند و متغلبی بوجود
او نشود حکومت اسم غفور و منتقم بظهور نیاید و رجوع بچیزے و توجه بسوے آن خدمت و عبادت آن
چیز باشد و ازین ره که در وجود هر کارے رجوع میکنم و متوجه بشویم بقتعالی چه اگر حق متغلبی بکار من نشود
و افاضت وجود آن نکند مقصود حاصل شود عبادت میکنم مرحق را و حق را عابد و عبد گفتن اگر چه سوراوست
اما شورش عشق و حکم کشف بران اراده کند چه ترک ادب عین ادب است دیوانه بدست خویش نیست
و چون ناظم از مرء ایشان بوده باشد و چون بے لطف محبوب کار محبت سرانجام نماند باید بنا بران گوید قوله

شربت قند و گلاب از لب یارم فرمود | نرگس او که طبیب دل بپایه منست

لب کنایت از لطف لب که شیرین جوے شد لطف خداست ۵ باغ جان را ز آب او نشود نمناست
نرگس چشم مراد و مراد از ان مرد عارف کامل که مرشد باشد که باقی بذات حق گردد و یدیه یعنی مرشد طریقه ماکه
طبیب دل بیمار است دفع این بیماری حواله بلطف او نمود یعنی بجز لطف محبوب که نفی فیه من روحی
کنایت از دست کنیست که عاشق را از میان سرگشتگی دوری بکنار قبول می آرد و چون سخن خوش و دوچپ
بغیر از حصول عشق صورت نه بند و بنا بران گوید قوله

آنکه در طرز غزل نکته بجا فظ آموخت | یار شیرین دین ناداره گفتار منست

معنی آنست که این نکته سرائی خوش گوئی حافظ محض توجه آن محبوبست که بسبب عشق او از ما
سر میزند - غزل

مطلب طاعت پیمان صلاح از منست | که به پیمانه کشتی شهره شد مروز است

معنی من که به بخاری و عشق بازی رسولے ازلی شده ام امید زهد و صلاح دوری از ما مدار و چون
عاشق را با رسولے معشوق کارے نباشد بنا بران گوید قوله

من بهماندم که وضو ساختم از چشمه عشق | چار بجیر ز دم یکسر هر چه هست

چشمه عشق اضافه باینه چار بجیر زدن ترک کلی کردن یکسر و تمام معنی آنست که من بهماندم
که وضو از چشمه عشق ساختم یعنی اختیار عشق نمودم یعنی از ازل غیر از عشق دوست هر چه که بود از
زهد و صلاح از لوح دل بشستم و ترک آن نمودم باید دانست که در عالم هر چه هست اگر عاشق

و اگر معشوق اوست ما تو جز بهانه بیش نه و چون بیان این سخن بحصول عشق و محبت و حالت محبت نمی
توان کرد که بآفات در پیش دارد بنابراین خطاب بر شد میکند قوله

بے بدنه تا دهمت آگهی از سر قضا | که بروی که شدم عاشق و از بونیکه مست

یعنی اے مرشد من مے عشق حواله نمان تا بنوشیم و از نوشیدن آن بخور که دیم آنگاه اسرار قضا پیش تو
بیان نمایم و آن آنست که بروی که عاشق شدم و از عشق که مستم هستم فهم بکنے انکاریه یعنی من هیچ
ندام و بکس عاشق نیستم هر چه هست اوست چرا که عاشق فعلی است و فعل بے وجود فاعل صورت نه بند
پس چون وجود از خود نه دارم و در وجود متماجم خود را در معرض هستی چون نشاتم و چنانست عاشقی بخود نمایم
چون هر چه هست اوست و این هستی ما تو جز پرده پرده و همیش نیست و آن که در پس آن پرده خیال عاشقی
و معشوقی مے باز و تو در میان هیچ نه هر چه هست اوست و هم خود است گوید و هم خود کند بے
بدانکه الله تعالی گنج مخفی بود که کنت کذا مخفیاً چون خواست که تماشای حسن و جمال خود نماید
خود را خود دیدن محال الا بآئینه پس هستی انسان را بمثل آئینه ساخت و تجلیات متنوعه و انوار متکونه
خود را در و ظاهر کرد پس در هر انسان چه عاشق و معشوق متجلی اوست و خود بر خود عاشق است و چشم
لیلی بوده مجنون شده نموده و لیلی کجا مجنون کجا خود بوده خود بوده و اینهم اندکے بر مزوایا بیان
نموده بالشافیه آن را بطلای مے حاله نمود چون عاشق را باید اگر چه خود را غرق در یای عصفیان ببیند
با اینهمه دست از جلالتین رحمت او باز ندارد گوید قوله

کمر کوہ کم است از کمر محمد انجبا | نا امید از در رحمت مشوای با دهر پرست

کمر بکنه بلندی اینجا اشاره بر حمت با دهر پرست عاشق معنی آنست که اے عاشق اگر چه غرق عصفیان
با اینهمه از رحمت او نا امید مباش که خود فرموده لَا تَقْظُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا و عصفیان
خود بنظر میندازد که گنایان تو اگر چه مثل کوه اند اما پیش در یای رحمت چون مورانه و چون از دست
و زبان خلق رستن و بفرحت و خوشی گذرانیدن در جهان کسے را میسر نیست الا بعاشق کامل که رواز
ماسوای معشوق بر تافت و بکنج عزلت و گوشه خلوت نشسته بنابراین گوید قوله

انجیر آن زرگس ستانه که چشمش مر ساد | زیر این طارم فیروزه کسے خوش نشست

زرگس چشم مراد عاشق کامل که رواز عالم بر تافت و بکنج عزلت خزیده اگر در جهان از جهان سته است

اور از خلق بر خوشن بستر است چشمش مرسا و حادث و آفت و انگیر وقت او مباد این طارم فرور
کنایه از دنیا خوش نشست آزار از بهوم و غوم و نبوی نگردید معنی بیت ظاهر است چون این سخنان
خوش و کلمات دلکش از زبان حافظ سرزد بنا بران بفرمود میگراید قوله

جانفدای دهنست باو که در بار غ نظر | چمن آرای جهان خوشتر ازین غنچه نیست

بار غ نظر وجود چمن آرای جهان حق تعالی غنچه اشاره بدین درین بیت خطاب بوجود معنی
آنست که ای وجود من جانمن فدای دهنست باو که حق تعالی در چمن وجود تو ای در تو خوشتر ازین غنچه نیافرید
و هیچ عضو ایغین غنچه غنچه و مرغوبی در معرض ظهور نیافریده که منظر این سخن خوش و کلمات دلکش گردید
و چون اقلیم سخن را تبصره خود یافت و بسبب لطف محبوب یافت بنا بران گوید قوله

حافظ از دولت وصل تو سلیمانی یافت | یعنی از وصل تو آتش هست کنون باو نیست

معنی آنست که ای محبوب من بسبب حصول وصل تو حافظ بترتیب سلیمان رسید آنست که کار فرامی اقلیم
سخن گردیده و سخن که فی الحقیقه با دست تابع اوست غزل

مار اور آرزویت پورای خواب نیست | بے روی و لفری بودن صواب نیست

مضمون مصرع اول عجباً للحیث کفّ یتام و کلّ یوم علی الحبّ حرام و مصرع ثانی مشعر است
برین که عاشق را باید که محبوب من کان فی هذه النحی فهو فی الاخره آخی مشابه محبوب و خج
حاصل نماید و موقوف فرد اندر و چون ظهور محبوب موجب فتای عاشقت بنا بران گوید قوله

در دو چشم مست تو همشیا ر کس ندید | کو دیده که تو تصویر چشمت خواب نیست

دور گردش مراد ظهور چشم مراد ذات است چشم اینجا بمعنی نقد ذات و کومیان بیند وجود کلمات
و مست باعتبار استغنا که ان الله عنی عن العالمین خواب قنای معنی آنست که ای محبوب من
در صحن ظهور ذات تو کس همشیا ر نظر نیاید یعنی اینچنین کس ندیده شده که بخود مانده باشد بلکه هر که تجلی
ذاتی خود کرامت نمودی اورا در معرض نیستی و قنای آوردی و اینچنین وید که کو که از خیال چشم تو ای
از دیدن ذات تو بقنا نرسیده چه که طور با آن سنگدلی که داشت پیش تجلی تو خاک و خاکستر گردید
و موسی با آن کمال نبوت بیوش افتاد و قوله تعالی فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ الْحَبْلُ جَعَلَهُ دَكَّا وَ خَرَّ
مُوسَى صَبْحًا وَ چون هر چه بی بینی از مسلم و کافر و عاشق و فاسق و کاذب و صادق و ماضی

و مطیع و عالم و جابل و خوب و زشت و عاقل و مجنون و نباتات و حیوانات و جهادات همه در عشق
اوست و ذکر اوست بذكرش هر چه بینی در خروش است به دل و اندر نیمنی که گوشش است به
نه ببل بر گلش تسبیح خوانست به که هر خالے تسبیحش زبانست به بنابران گوید قوله

در هر که بنگرم بغی از تو بتلاست | یکدل ندیده ام که ز عشقت خراب نیست

معنی ظاهر است بوجوب و این من شقی الا یستوحی بحمدیہ و لکن لا تقفون کسبیتهم و چون
شهید عشق را روز حشر سوال و جواب نیست بنابران گوید قوله

هر که بدست عشق توشه کشته روز حشر | اورا در انتخاب سوال و جواب نیست

معنی آنست که ای محبوب من هر که مقتول تیغ عشق تو گردید اورا روز حشر در انتخاب که بروز حشر غلام
را خواهد بود پرسشی نیست چون عاشق مدام گرفتار درد و اندوه است و این موجب ازدیاد و تربیت
اوست کما قال ان البلاء کذا لا یطیها الا لولی الله بنابران گوید قوله

حافظ چو زبوت و در افتاد با یافت | عاشق نباشد آنکه چو ز را و تبا نیست

تاب در مصرع اول روشنی و قدر و در مصرع ثانی یعنی سوزش معنی ظاهر است قال ان اشک البلاء
عنه الا نبیاء ثم الا ولیاء ثم الا مثل فالامثل غزل

مردم دیده ما جز بخت ناظر نیست | دل سرگشته ما غیر ترا ذکر نیست

ناظر یعنی بنده معنی ظاهر است اما مصرع اول شعر برین که ما دایت شینا الا و دایت الله فیه
و درین بیت تقاضای حصول روت میکند و حصول آن ناممکن است که لایکما که الا بصا سر جواب
آن در بیت ۵ من گما و تنای وصل او بسیار است و مرقوم شده و چون کار عاشق مدام بگریه است
گوید قوله

اشکم احرام طواف حرمت می بندد | اگر چه از خون دل خویش می ظاهر نیست

معنی آنست که ای محبوب من اشک ما اگر چه از خون دل خود خون ظاهر نیست یعنی از غایت اشکباری
بحد خونریزی نرسیده با وجود این نیست طواف حیم حرم تو بندد یعنی اشکباری من بحد
رسید که عنقریب گروخانه تو بر آید و این کنایت از بسیاری گریه و زاریست چون دل عاشق مردم
مشغول بخیال معشوقست بنابران گوید قوله

عاشق مفلس اگر قلب ملت گردنثار | مکنش عیب بر تقدیر روان قانر نیست

قلب ناسره تقدیر روان نقد خالص و نیز اضافه معنی آنست که اے محبوب من عاشق مفلس که از خودی خود گذشته این دل ناسره خودنثار تو گرد عیش مکن که بر نقد رایج که زردیم است قانر نیست و بختی که قلب دل توجه دل و سراد که قلب لقلب عبارت از دست روان یعنی جان معنی آنست که اگر عاشق مفلس توجه دل را بهیچ نپرداخت و بهیچ نیست مصروف تو ساخت عیش مکن که بر نقد جان قانر نیست که آنرا فدای تو سازد که آن نیست بفرقه قدرت تو و بر آنچه قادر بودنثار تو کرد و قبولش فرما باید دانست که گاه گاه عاشق بسبب فایده سوزش و بقراری بقاضای بشریت آید و لغو هر چیزند و آن اظهار درد و جفای معشوق می شود بنابران گوید قوله

من که در آتش سودا می توانم بجغم | که توان گفت که بدواغ و طعنه است

معنی آنست که اے محبوب من اگر سبب آتش عشق تو که در اندرون باسزده آید و لغو زندان می توانم گفت که بدواغ و طعنه که من اورا داده ام صابریست چه کنم که غایت بقراری و ضعف بشریت برین می آرد و الا عاشا و کلا که از ما آید و لغو بظهور آید و نیز دواغ دل کنایت از جفاست چون عاشق را باید که در طلب معشوق خود ساعی باشد و بخت بلند دارد که موجب حصول مقصود است که بخت ارجح است بقیع الجبال که کارند این گنبد گردان کند بهر چه کند بهمت مردان کند بنابران گوید قوله

عاقبت دست بدان میزنندش بس | هر که او را طلبش بهمت او قاصر نیست

معنی آنست که هر سال که در طلب آن محبوب خود بهمت او قاصر نیست که بموجب ان الله یحب العالی الهمم بهمت عالی دارد و در طلبش ساعی و جاهد باشد عاقبت الامر بموجب من طلب شیئا و جد و جاهد مراد حصول وصل محبوب میسر گردد و دهر که قاصر بهمت بود و ساعی و جاهد نباشد گرفتار هجران باو چنانچه در بیت آینده گوید قوله

بسته دامن تقص با دو مرغ وحشی | طائر سدره اگر در طلبت طائر نیست

طائر سدره جبرئیل و این گناهی از سالک یعنی اے محبوب من هر سال که که در طلب تو ساعی و جاهد هست تقص است مانند مرغ وحشی بسته دامن و تقص هجران و پاپی بند قالب ناسویه باد و از سفلی بلوغ و جبرئیل باو اگر آن سالک خود جبرئیل باشد چون بهیچ محبوب بدان محبوب حقیقی همسری

نمی تواند کرد گوید قوله

از روان بخشی عیسے نرزم پیش تو دم زانکه در روح فرانی چو لبست ما هر نیست

روان بخشی احوال و اموات که معجزه عیسے بود لب مراد لطف کنایه از عشق ما هر استاد مصرع ثانی عله مصرع اول است معنی آنست که از احیای اموات که معجزه عیسے بود پیش تو دم نرزم و سخن از ان نمیکم زیرا که در جان بخشی بچو لبست ما هر نیست که عیسے آنچهار کس را که زنده ساخت زود بر حلقه بیماری در راه عدم گشتند و آنها که بشق تو زنده شده اند باقی بپاینده خواهد ماند که ان اولیاء الله لا یموتون بل یتقلبون من الدار الی الدار و نیز این بیت درخت حضرت می زبید و چون عشق سراسرینج و پریشانی است که العشق کفای الحنة و البلاء بنا بران گوید قوله

روز اول که سر زلف تو دیدم گفتم که پریشانی این سلسله را آخر نیست

روز اول ابتدای عشق و روز ازل سر زلف اشاره بجدیه عشق این سلسله اشاره بسر زلف یعنی اے محبوب من همان روز که جذبه عشق ترا دریا فتم و درین راه در آدم تفهیم نمودم که بلیات و حوادث این را آخر نیست اے لایهات است و چون ناظم شده بلیات عشق را به بیان آورده و شاید که بمحسوب از راه استقامت گفته باشد که چون شد این راه در نیافتد بودی چه اختیار این نمودی بنا بران گوید قوله

سرموید تو تنهانه دل حاقظ است کیست آن کو سرموید تو در خاطر نیست

چو بند دوستی مراد محبت و عشق معنی آنکه اے محبوب من تنهانه من بدام عشق تو مقیدم کیست آنکس که مقید بعشق تو نیست مینی همه مقید بعشق تواند غزل

ما را از خیال تو چه پروای شرابست خم گو سرموید گیر که خم خانه خرابست

خیال بفتح خاصه و ته که در خواب نمایان شود اینجا کنایه از وصل که در مقام مستی درشت به شراب عشق و محبت خم کنایه از مرشد خمخانه کنایت از وجود سالک است یعنی اے محبوب من ما را چه سبب وصال دانی تو پر و العشق و محبت ننانه و مرشد را بگویند که راه خود گیر که وجود مادر معوض نیستی و رآده محتاج تو نیست زیرا که عشق و مرشد بنزله و لاله است و چون دلاله طالب باطلوب ساینده لاله باز حاجت نه چون ماشقه را هر عملی که در ان مشا به محبوب نباشد موجب وبال است گوید قوله اگر خم بهشت بر زبید که بیدوست هر شربت غنیم که دبی عین عذابست

خمر بهشت زده و ورع و غیر عشق معنی آنست که هر عشق که در حصول مشاهده دوست نبود اگر چه عشق است از تجنب باید کرد زیرا که بے مشاهده معشوق هر عشقی که باشد موجب وبال است چرا که مراد از عشق حصول مشاهده دوست نه عشق و یا آنکه طاعت و عبادت که در و نیت حصول رضا محبوب نبود همین موجب خسران و وبال است و چون مشاهده عاشق بین العبدی والاستتار است بنابراین از حالت استتار خبر میدهند قوله

افسوس که شد دلبر و در دیده گریان | تخریخ خیال خطا و نقش بر آبست

معنی آنست که افسوس مشاهدات غائب شد و در دیده گریان آن صورت مشاهدات نقش بسته و دلم را به تیر مجت خود خسته و نقش بر آب سریع الزوال می باشد چون نگاهدشت آن لازم بنابران گوید قوله

بیدار شوائ دید که ایمن نتوان بود | از سیل و مادام که درین نهر غرق است

یعنی بیدار باش و ایمن نتوان بود و در بستر بجران نتوان غرق و از حوادث دمدم که در دنیا حادث میشود جهانیا نرا می برد مباد این نقش از تو زایل شود و ترا قدامت سپارد معنی آنست که بیدار شوائ دید که ایمن نتوان بود و در بستر بجران غرق و از آن آب جاری که ازین چشمهای تو میخزد مباد که این نقش در تو نوشته زایل گردد و چون بجران موجب سوختگی عاشق است بنابراین گوید قوله

باز آس که بے تو ای شمع دل افروز | دل رقص کنان بر سر آتش چو کبابست

شمع دل افروز معشوق معنی بیت ظاهر است چون ظهور محبوب بنظر عاشق کامل ظاهر است اگر چه باعتبار ظاهر در خفاست گوید قوله

معشوق عیان میگردد بر تو و لیکن | اغیار همی بیند از آن بشته نقابست

معنی آنست که ظهور معشوق حقیقه نسبت عارفان سرفراز و عاشقان جانناز عیان و آشکار است مغربی آنچه تو اش مطلبی در خلوت به من عیان بر سر هر کوه و کوی بنماید اما بسبب اغیار بشته نقابست تا ایشانرا نظر بران نیفتد و چون بهمکس بکنه معرفت او نتواند رسید بنابراین گوید قوله

در بزم دل از رویت و صد شمع بر افروخت | وین طرفه که خود رویت و بشته نقابست

بزم دل اضافه بیانیه یعنی در عالم دل از رویت و صد وجه مشاهده ظهور کرد و این طرفه که هنوز رویت و در حجابست شیخ با زید گوید سی سال خدایم در معبودیت پرستیدم و سی سال در الوهیت و سی سال در معرفت و چون نیکو نگریستم همه من بودم آنچه دیدم قوله

له غیره که در این صورتان سیل و مادام غرق است

گل برخ رنگین تو تا لطف عرق دید | در آتش رشک از غم دل غرق گلابست

گل سالک عرق برخ رنگین ذات جمال و کمال و مصرع ثانی مشعر بمعنی گو قلت سُبْحَانِي مَا عَظُمَ شَانِي فَأَنَا مُجَوِّسٌ فَأَقْطَعُ دُنَادِي وَأَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَوْلُهُ

سبز است و رو دشت بیات تا بگذاریم | دست از سر آب بے که جهان جمله سربست

و رو دشت کنایه از وجود سالک سمراب کنایه از مقصود ذات عالم فانی سمراب خیالے که محض نمود بے بود بود یعنی ایدل با بوزیدن با و فضل و غنایت خس و خاشاک غیریت و انانیت از چمن وجود و مایکسو شده و بارش ابر از ارے لطف و محبت گلشن وجود متری و تازگی یافتہ و بسبب ظهور مشاہدات بہارے و گر پیدا آورده پس بیا و ہمدم باش تا یکدگر متفق گشته در تماشاے آن مشغول باشیم و دست از مقصودات عالم فانی برہم نہیم کہ جهان جز خیالے بیش نیست و نیز معنی آنست کہ ایدل ما سبز است و رو دشت لے ایام بہار است کہ کنایت از طلوع دین محمد سیت اگرچہ در عصر ہر پیغمبر بے بہارے از دنیا بود لیکن در زمان پیغمبر ما بہارے و گر آمدہ بود کہ در عہد دیگران نبود پس دے ازین غفلت بخود ای تا دست ازین مقصودات عالم فانی کہ ہوس و ہواست برہم نہیم و ترک آن نمایم زیرا کہ جهان محض خیالے بیش نیست و نیز نگذاریم بنون باشد و آب کنایت از حصول مشاہدات باشد معنی آنست کہ ایدل ایام بہار است کہ کنایت از طلوع دین نبوت و یا حصول عشق و محبت است پس بیا تا دست از سمراب کہ کنایت از حصول مشاہدات است برہم نہ نہیم بلکہ در حصول آن سعی باشیم چرا کہ ہر کہ بموجب مَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَحْسَنَ تَحْوِيٍّ لِأَخِيْرَةٍ أَحْسَنَ امْرُوزِ كَارِ خَوْشَنَاخت فردا چہ خواہد یافت و اعراض از اینجہان فانی نمایم کہ جز خیالے نیست و چون جناب معشوق بس بلند است بنابران از راہ تعجب گوید قَوْلُهُ

راہ تو چہ راہ سیت کہ در غایت تعظیم | در یا بے محیط فلک کش عین جبابست

معنی آنست کہ لے محبوب من راہ تو عجب راہے است کہ از غایت تعظیم و فلک با این علو شان جز خیالے بیش نیست و چون نصیحت را در گوش عاشق راہ نیست بنابران گوید قَوْلُهُ

در کنج دماغ مطلب جائے نصیحت | کین حجرہ پراز زمزمہ چنگ و ربابست

این حجرہ اشارہ بدماغ زمزمہ سخن چنگ و رباب نام ساز مراد عاشقان کامل معنی آنست

که اے منکر نصیحت ترا در دماغ من هیچ را بنیست چرا که دماغ من پر از سخنان عارفان حاصل
و عاشقان کامل است و اگر از چنگ و رباب ساز متعارف مراد باشد پس معنی متکلم بر سر و دوا باشد
تحقیق نما ند که علمائے اہل سنت و جماعت چار قسم اند متکلمین و فقہا و محدثان و صوفیان فقہا محدثان را اصحاب
ظواهر میگویند از آن کہ اعتمادشان مجرب و خبر و تصحیح اسناد است و محدثان فقہا را اصحاب را میگویند
کہ عمل برائے میکنند و ترک خبر واحد مینمایند و صوفیہ اشرف ہمہ فریقند کہ توجہ ایشان بخدا و ترک ماسوی
و عمل ایشان بنور و کشف و قبول مذہب معین ندارند الصوفی لاند مذہب له و اختیار طریق بر طریق
و گیر بے ذوق و کشف نمائی کنند و تسک ایشان بحدیث اختلاف اُمّتی سَعَة فی الدّٰرین
پس ازین معلوم شد کہ روایات فقہا کہ در حق سماع و غیرہ واقفند بر ایشان محبت نیست بدانکہ اہل ظواہر
را در سماع اقوال است بعضے مطلق حرام میگویند و اکثر ایشان حرمت بنا اہل مقید میکنند زیر کہ پیغمبر
در زمان نبوت شنیده اند و این مضمون در باب سَلٰوة العیدین از مشکوٰۃ میتوان یافت ا اگر سماع اعلی
بحقیقت بود یا تقرب آہی مثل ترک و تجرید و قنای و انکسار حلال و مستحسن و اگر داعی مجازی یا بغرور و فسق
حرام و مستقبح و اگر ازین ہر دو طرف هیچ یک نیکر اید مباح است و درین اقوال است السماع سلطان
و ارمین اسد و انزل فی القلب نہزل وجود البشری و نہدم الرعنات النفسانیۃ السماع سوط
یسوق المحب الی المحبوب السماع ذریعة لوصول قلب الی قرب المحبوب السماع دمر
من رموز الرحمن لا ینکشف بالبیان ولا یقدر احدا ان یتکلم باللسان السماع سترین اسد و عبودہ
لا یطلع علیہ غیرہ زرقمۃ تاخذ ایک کوچہ راہ است قولہ

حافظ چہ شد اے عاشق و ناز و نظر اے بس طو عجب لایم ایام شباب است

شباب جوانی معنی بیت ظاہر غزل

ما ہم این ہفتہ شد از شہر و چشم سالیست حال ہجران توجہ دانی کہ چہ شکل نصبت

این غزل در ہجرام فراق تشوید نموده یعنی از غایت شدت ہجران ہفتہ بر من بنزد ماہ و ماہ بمنزل سال
اے منکر خیال حال ہجران را توجہ دانی کہ چہ مشکل حالت است چون استغنا لازمہ معشوق است
بنابران گوید قولہ

آنکہ انگشت نمائی بکرم در ہمیشہ ہر وہ کہ در کار غریبان محبت اہمال است

آنگشت نما مشهور بکرم یعنی بصفت اکرم الاکرمین همیشهر تمام عالم و ه افسوس غریبان عشقان
 ارمال فرو گذاشت بهخیر معنی آنت که لے محبوب من در تمام عالم بصفت اکرم الاکرمین معروف و مشهور
 هستی افسوس که در کار عاشقان عجب تاخیر است که هیچ نوع بداو لے آن نمی پروازی باید و آنت که
 ذات حق از احاطه ادراک بیرون است کما قال الله لا یدر که الا بصائر و نیز لا یدر که احد من
 العالمین و آنچه عارفان را در تجلیات نموده میشود آن صین عکس وجود ایشان است کما قال صاحب شریح
 المفصوص فهو مرآة فی رؤیة نفسک یعنی حق آئینه است بر لے دیدن تو مر ذات خود را پس
 برادر ذات حق و صفت بلا بنده چون آئینه باشد در مقابل شاهد چه و فیکه بینی صور اشیاء را در آئینه یا صورت
 خود نمی بینی آئینه را با وجود آن که میدانی که صور اشیاء را با صورت خود نمی بینی مگر در آئینه حاصل آنت که
 آنچه دیده میشود در آئینه صور اشیاء را می آید است نه صورت آئینه که آئینه خود صورتی ندارد و همچنین حقیقتا
 صورتی معین ندارد و چه دیدن مطلق محال است در دنیا پس تو ندیده مگر خود را بنابران گوید قوله

مردم دیده ز لطف رخ او در رخ او عکس خود دید گمان برو که مشکین خالیت

مردم دیده کنایه عارف کامل رخ تجلیات مشکین خال کنایه از ذات حق معنی آنت که عارف
 کامل در تجلیات از بس صفا و لطف و عکس خود را مایه نموده آن را ذات حق پنداشت و دم معرفت زد
 و فی الحقیقت چنین نکه مالکتراب و رب الارباب باید و آنت که چون آنچه دیده میشود آئینه عکس خود است نه
 ذات حق پس ذات حق در معرض نیست باشد نیست است چون گویند چه هست نیست نمائند باید و آنت
 که نابود شدن دیگر و نادیدن دیگر نمی بینی که چون آئینه را در پیش کنی و صورت خود را در و بینی و مستغرق
 جمال او شوی از آئینه خبر نداری نگویی که آئینه نیست بلکه فی الحقیقت هست اما نیست نمائست
 نیست نمایی باشد بنابران گوید قوله

بعد از نیم نبود شائبه در جوهر فرد که در آن تو بران نکته خوش شد کاست

جوهر فرد که عبارت از جزو است که آنرا محکمین جزو لا تجزئ گویند و ترکیب اجسام از اجزای لا تجزئ قرار
 میدهد و بر وجود آن جزو لائل و بر این نمی آرند چون آن جزو نزدیک حکمای مشائین باطل است و ایشان
 ترکیب اجسام از سهولات و صور مقرر مینمایند و بر بطلان آن قسم جزو لائل و بر این اقامت میکنند و بموجب اشتباه
 در جوهر فرد میشود پس میگوید بعد از نیم نبود الخ و قبیل جوهر فرد جزو است که آنرا جزو لا تجزئ میگویند و حکما گویند

انچنین خبر و باطل است چه خبر بحال عدم رسیده باشد و هیچ موسوم گشته لائق تقسیم نباشد نه عقلاً نه نظراً
و نه دماغاً نه خیالاً و متکلمین قائلند بر وجود آن خبر و میگویند که انچنین خبری که بحالت عدم رسیده باشد
لائق تقسیم باشد اگر چه از روی نظر تقسیمش نتوان کرد لیکن بتعقل و توهم و بتخیل توان کرد مثلاً موسوم
اگر چه بنظر تقسیمش محالست لیکن بتعقل توان کرد و چنانچه **۵** میانش موسوم بلکه از موسوم نیست پس این ضد یکدیگر
موجب اشتباه میشود بنا بر آن ناظم میگوید که ای محبوب من چون دماغ تنگ قومی بنیم مراد وجود هر فرد شائبه آتش
و اشتباه نمیشود زیرا که دماغ تو که در عدم تجزئی بودن مانند جوهر فروست و در حالت خنده منقسم می شود -
استدلالی خوبست که شائبه عدم صحت ندارد **۵** کردی بخنده نقطه موسوم را دو نیم و پس مطلب کلام حکیمان
دماغ نیست معنی حقیقی آنست که مطلب حکما از بطلان جوهر فرد نفی ذات حق است چه بر قتی که بر وجود
جوهر فرد قائل شوند و بتقسیم او مقرر گردند دلیل شود برین که هست نیست نمایا باشد چه لائق خبر شئی باشد
که وجود دارد و پس اثبات ذات حق میگرد و دوا ایشان منکر ذات حق اند که او را بجمیع صفات منکر اند و بطلب
صفات او را وصف نمیکند گویند که ما موجودیم او را موجود نتوان گفت ما علیم او را عالم نتوان گفت ما
قادیم او را قادر نتوان گفت بچنین جمله صفت را چون صفات بے موضوع صورت نه بند و لاجرم ذات را نیز
منکر شدند و صوفیه مقرر اند او را بجمیع صفات عالم اوست دیگران جابل قادر اوست دیگران عاجز موجود اوست
دیگران معدوم چون صفت بے موصوف صورت نه بند و لاجرم او را نیز مقرر شدند و هر یک از اینها بر قول خود
دلائل و براین بی آوردن ضد یکدیگر موجب اشتباه میگرد و بنا بر آن گوید بعد از نیم نبود شائبه در جوهر فرد
وجه دیگر جوهر فرد ذات مطلق باطلاق حقیقی که هیچ وجه قید ندارد و چنانکه جوهر فرد خبر ندارد و دماغ صفات
محمل انسانیه که بصفات الهیه موسوم اند و در ذات انسان مضمر تا که انسان وجود خود را از ظلام بشریت
پاک و مصفا سازد صفات الهیه بظهور نیاید بر آن نکته اشارت بوجود جوهر فرد معنی آنست که او
محبوب من الحال چون نور شهود تو را بتجلی کرد و بسبب آن جمله صفات الوهیت در خود محاینه نمودم بعد
ازین مرا شک و شبهه در ذات او ماند که آنست هست نیست نمایا شد و طلب لیس برین قول میری که
تو کنایت از صفات الوهیه است خوش و لیس چرا که چون این صفات که در وجود ما مخفی بودند و قتی که آتی
میشوند آنگاه بظهور آید و الا نه اگر نه الحقیقت معدوم بودند چگونه در معرض هستی آمدی که عدم
موجود گردد این محال است وجه دیگر دیوان اشاره بنقطه وحدت که جامع احدیت و واحدیت است

با اعتبار جامعیت بوحث موسوم است و در حقیقت نقطه ایست موسوم و باعتبار خنده که عبارت از ظهور
تجلی اوست و دو نیم گشت یعنی احدیت و واحدیت را اعتبار و همستیا زیاده باشد و او از میان دو نیم گشت
کردی بخنده نقطه موسوم را دو نیم پس مبطل کلام حکیمان و مانع است از آنست که مدور
اینها ذات شک و شبهه نیست که هست نیست نماید باشد و طلب تاویل برین نقطه وحدت است که سبب
بے نشانی از هیچ عدم موسوم است و باعتبار تجلی و ظهور منقسم میشود و هست موسوم میگردد و چه لائق تقسیم
همان شے باشد که فی الحقیقت وجود داشته باشد و چون طالب بموجب من طلب شیئا وجود و جد
ماقت بطلب خود می رسد گوید قوله

مژده دادند که بر ما گذری خواهی کرد | نیت خیر گردان که مبارک فال است

معنی آنست که ای محبوب من مرا بفرموده وصل خود خواهی رسانید و بموجب این الله لا یضیع اجور
المؤمنین مبتلا به هجران خواهی گذاشت اما چون استغنا لازمست بنا بر این تیرسم و متمسکین میایم
که نیت خیر که کنایه از المقتات بحال غریبانست و رسیدن بغیر یاد ایشان گردان لے فسخ کن که این
نیت بهترین نیتهاست و چون ذات محبوب مجمع لطف و رحمت است گوید قوله

میچکد شیر بنوز از لب همچون شکرش | اگر چه در شیوه گری هر فرقه اش قتال است

شیر لطف و رحمت شیوه گری کمال استغنا قتال کشنده معنی آنست که شیر لطف و رحمت از
لب همچون شکرش میچکد لے بظهور می آید که این الله لذ و فضل علی الناس و ان الله لعفو و غفور
و الله عفو و رحیم و سبقت رحمتی علی غضبی اگر چه در کمال استغنا بر فرقه اش بر صفت او
قتال است یعنی با آنکه هر یک از اشارت او دلالت بقنای سالک میکند این الله شدید العقاب
و الله شدید العذاب و الله غنی عن العالمین و الله الواحد القهار اینهمه کمال لطف و
مهربانی اوست و این بیت در وصف رسول است نیز میتوان بر دوازده شیریدایت که پرورش طفلان
زاده بدو است و آن شیریدایت از لب چون شکرش میچکد یعنی بشیرین زبان و شکر ریز لبان شهید حکمت
و موعظه حسنه آمیخته و شربت رحمت و رافت و حسن خلق و دروگر نیجه میچکد یعنی اگر چه در کمالیت کار
هر یک از اشارت و ولایت بهدایت معنی و هملک سالکانست مؤمنون اقبل ان تموتوا لیکن اینهمه
شیرین زبانی مهربانی اوست بر اوست و چون هجران سخت ترین عذاب است گوید قوله

کوه اندوه فراق بچید بکشد	حافظ خسته که از ناله تنش چون نالیت
نالہ چیزے کہ از میان خالی باشد معنی ظاہر است غزل	
مردے شد کاش سودایت و در جان مات	زان تمنای که دارم در دل پران مات
سودا خیال مراد عشق تمنای مراد آرزوے وصال قوله	
مردم چشم بخوننا ب جگر غرقند از ان	چشمه مهر خورش در سینه نالان است
مردم چشم مرداک قوله	
آب جیوان قطره از لعل همچون شکرش	قرص خورشید زرد آن مہ تابان است
لعل همچون شکر لب معشوق خور آفتاب قوله	
تا نفخت فیہ من روحی شنیدم شوقین	بر من این معنی که مازان ویم ویزان است
نفخت فیہ من روحی دیدم من درواز روح خود قوله	
ہر دلی را اطلاع نیست بر اسرار غیب	مونس این سترنی دار علوی جان است
اطلاع و قوت مونس الفت دہندہ	
چند گوی ای مذکر شرح دین خاموش باش	دین مادر ہر دو عالم صحبت جانان است
حافظ آثار و ز آخر شکر این نعمت گزرا	کان صنم از روز اول داروے و زان است
مراہم مست میدارد نسیم جعد کیسویت	غزل نیرالہم میکنند ہر دم فریب چشم جادویت
خراب مست و لایق فریب کنایت از ظہور و خفای دلربائی	
پس از چندین شکیبائی شبی یار تو بیدار	کہ شمع دیدہ افروزیم در محراب برویت
شکیبائی صبر شمع دیدہ امانتہ بیانہ قوله	
من از لطف صبا دارم سپاس بگفت جانان	و گرنہ کے گذر بودی سحر گامان زین سویت
بگفت خوشبوے قوله	
سواد لوح بنیش را غریزہ بہر آن دارم	کہ جانرا نسخہ باشد ز نقش خال ہندویت
لوح بنیش مردک چشم	
تو کہ خواهی کہ جاوید آں بچہان یکسر یارائی	صبار اگو کہ بر وار و زمانہ برقع از رویت
و گر رسم فنا خواهی کہ از عالم بر اندازی	بیفشان زلف تاریز و ہزاران جان ز ہر موت

من باوصبا میکن سرگردان بجای سواد ویدہ ہر وقتے بخون دل ہمیدیم زہر ہمت کہ حافظ رست از دنیا وار عقبے	من افسون جیت مست اواز بوی گیسوت غزیش دارم این ساعت بیاد خال ہندوت نیاید سچ در پیش تجر خاک سر کویت
---	---

غزل

میرن خوش میری کا ندر سر و پا میرت گفتہ بودی کے میری پیشم این تعجیل حیت حاشق ہجو مخورم بت سانی کیجاست ایک عمرے شد کہ تا بیمارم از مرگان تو گفتہ لعل منت ہم درد بخشد ہم شفا خوش خرامان میروی چشم باز رہے تو دو گرچہ جاے حافظ اند خلوت وصل تو نیست	ترک من خوش میخامی پیش بالام میرت خوش تقاضا میکنی پیش تقاضا میرت گو خرامان شو کہ پیش قدر عنام میرت تو نگاہ کن کہ پیش چشم شہلا میرت گاہ پیش درد گاہ پیش دوا میرت دارم اندر سر خیال آنکہ در پا میرت اے ہمہ جای تو خوش پیش تو ہر جا میرت
---	--

لغات این غزل چندان وقتے ندارند غزل

منم کہ گوشہ میخانہ خانقاہ منست	وعلے پیرمغان درد صبح گاہ منست
--------------------------------	-------------------------------

اے رفیق اگر سر نہ معرفت اشیای گماہی در چشم بصیرت نور افزا شود صومہ و کلیسا عبادت خانہ بگناہ شود
بنابران گوید منم کہ گوشہ میخانہ الخ میخانہ عالم عشق پیرمغان مرشد کامل معنی آنست کہ منم از
زہد و ورع ریائی اعراض نموده و از خانقاہ کہ لوازم ظاہر است رخت کشیدہ رو بہ عالم عشق آورده ام
و میخانہ را خانقہ شمرده در سکونت و زہدہ ام و از وظائف و اواراد بدینجا پرواختہ بدعاگوئی مرشد کامل
اشتغال نموده ام کہ بتوجہ آورہ بدینجا برده ام و چون روز محشر عذرخواہ عاشق آہ سحر گاہی دوست گوید قولہ

گر ترانہ چنگ و صبح نیست چہ پاک ز باو شاہ و گد اقا رخم بجمہ اللہ	نولے من بسحر آہ عذرخواہ منست گدے خاک و درد دست باو شاہ منست
--	--

ترانہ چنگ آواز چنگ و مراد ازین زہد و ورع معنی آنست کہ اگر ظاہر من روز محشر عذرخواہ منست
چہ مجنون شد بخلوتخانہ خاک و نذا آمد برو از حضرت پاک و کہے مجنون چہ آوری بدر گاہ
برآمد از دل مجنون یکے آہ کہ چندان شولے در سرم بودہ کجا پر دے کاری دیگر م بودہ رخ لیکن ننمود

آسان چون غرض عاشق بغیر از وصال محبوب نیست گوید قوله

غرض مسجد و میخانه ام وصال شماست | خزان خیال ندارم خدا گواه منست

مسجد زبد و عزت میخانه عشق و رسوائی آنست که اگر وابسته بربود و درع بودیم و اگر مشتغل عشق و محبت هستیم غیر از وصال شما غرض نداریم و عمل بر یا نمیکشیم چنانچه خود گفته است تو خائفاه و خرابات میان ما بین و خدا گواست که هر جا که هست با اویم و نیز در عشق عزت و رسوائی برابر است نه عزت بخدا میسراند و نه خواری از در او میسراند پس طالب اباید که در عشق او باشد و کوشش نماید و در عزت و خواری ننگردد چون عاشق صادق است که عالی بهت باشد یعنی جز شوق و رضا و لقای معشوق را در دل جا ندید و لوح ضمیر از غیر خدا تیغالے پاک دارد و مرغ همت را از کونین بپراند و بمکون رساند از اینجا است که ان الله یحب المعالی اللهم بنا بران گوید قوله

کلاه دولت خسرو کجا چشم آید | ز خاک کویتو چون عزت کلاه منست

معنی آنست که چون در عشق تو خود را با خاک یکسان کرده ام و خاک کمره ترا انسر خود پنداشته و رقم غیر از صفیة دل خود ترا شنیده ام پس کلاه دولت خسروان که در چشم من در آید و ملتفت بغیر گردم چون عاشق را با سولای معشوق تعلقی نیست و بجز عاشقان صحبتی نه گوید قوله

ازان زمان که بدین آستان نهادم سر | فراز مسند جمشید تکیه گاه منست

یعنی ازان زمان که طوق بندگی آن محبوب در گردن افکنده ام و سر را بر آستان آن نهادم پشت بر مسند جمشید کرده ام و آنرا در چشم من آرم چون نزد عاشق گدائی در محبوب بهتر از سلطنت عالم است گوید قوله

مرا گدای تو برون ز سلطنت بهتر | که دل جو در جفای تو عز و جاه منست

معنی آنست که ای محبوب من نزد من گدائی نمودن بر تو و خواری کشیدن در عشق تو خوشتر از سلطنت عالم و بهتر از عز و جاه دنیا است و چون اعراض از جناب محبوبان مرا عاشقان را صورت نمی بندد بنا برین گوید قوله

مگر به تیغ اجل خمیه بر کنم ورنه | رمیدن از در دولت نه رسم و آه منست

معنی آنست تا وقتی که پائے بنادین قالب عصری ام از جناب معروض شدن نه ام چرا که اعراض نمودن از جناب معشوقان طریقه عاشقان نیست مگر وقتی که تیغ اجل جابل عناصر را از یک دگر منقطع گرداند و خمیه وجود را از یزد برساند و مرغ روح ما از نفس قالب پرواز نماید و زمام اختیار ما از دست رود

چرا که آنوقت کار باختیار نیست و چون لازمه عاشق آنست که تقصیر بر ذمه خود نهد بنابراین گوید قوله

گناه گرچه نبود اختیار ماحافظ | تو بر طریق ادب باش گو گناه منست

معنی این بیت در بیت کوه نیکنامی مرقوم شد غزل

مرحبا ای پیک مشتاقان بدین پیغام دوست | تا کنم جان از سر رغبت فدای نام دوست

پیک مشتاقان مراد از اوردغیبی و پیامرشد یعنی ای پیک مشتاقان خوش آمدی بدین پیغام دوست را که در حق ماچه فرموده و که بر ماگذر خواهد کرد و تا جان از رغبت تمام فدای نام دوست کنم لے خود را در عشق او فانی سازم چون کار عاشق دایم اضطراب است بنابراین گوید قوله

واله و شید است دایم بچوبل در قفص | طوطی طبعم ز عشق شکر و بادام دوست

طوطی طبع اضافه بیانیه و نیز روح و دل شکر کنایه از لب مراد لطف لب که شیرین جوی شد لطف خداست و باغ جان را ز آب او نشو و نماست و بادام کنایت از چشم مراد مشاهدات که هست چشم اینچنین نقد ذات و کوعیان بیند وجود کائنات و معنی آنست که این دل من بیاد لطف محبوب و مشاهدات که در عالم اطلاق داشت چون لبسل در قفص قالب واله و شید است که که ازین قفص ربانی یابم و گنجش اصلی پر داز نمایم و چون گرفتاری دایم عشق بسبب حصول وصال است گوید قوله

زلف تو دایم است و خالشان دانه زان گهوان | بر امید دانه افتاده ام و دایم دوست

زلف مراد جذبه و زلف نام جذبه ذات حق است و دل که قیدش گشت جان طلق است و دانه خال اضافت بیانیه مراد از ان نورشهود و کنایه از ان وصال معنی آنست که ای محبوب من این جذبه عشق تو دایم است استوار و نورشهود تو در ان دایم است و دانه است آشکار پس چون حصول دانه بے گرفتاری دایم نیست بنابراین حصول دانه شهود تو گرفتار دایم عشق تو گرفتار دایم و نیز زلف کنایه از قالب عنصری باشد که زلف حجاب رویست وجود نیز حجاب دانست و مانع عاشق از معشوق و نقاب و پرده ندارد و نگار و لکش ما و خود حجاب خودی حافظ از میان خبریست و نیز خال کنایت از ذات باعتبار سیاهی که مشابیه بهوی غیب است که از اوراق و شعور اغیار مخفی است که لایق است غیب دانه سیاهی چون به بینی عین دانست و درو چای پر از آب حیات است و معنی آنست که ای محبوب من این وجود عنصری دایم است روشن و نورشهود تو در ان دانه ایست

اشکار من بصول معرفت و مشاہدات تو گرفتار این دام شدم چنانچه قاضی حمید الدین ناگوری گوید آری
 مرغ جان در محرابی لاسکان پرواز بے نشان داشت چنانچه هیچ قید مقید نمی شد و بدان کونین التفات
 نمی نمود ازین جهت از دام اجسام مطلق آزاد بود و از دانه احتیاج محض بے نیاز لیکن ناز حشمت میل بر نیاز
 خود داشت خواست که محتاج و مشتاق جمال خود سازد و ناگاه صیاد قضا دانه نور شهو و خود در صحن محبت که قلاب
 غصرتست انداخت و دام معشوقی بران فراز کرد و نظرش برین دانه و دام افتاد و بخت قدم در خام نهاد اگر چه
 از قید دام هشیار اما کر شہایا بر بی طاقت نمود یکایک آن آزاد در بخله شاد و رآد و بے بندگی گرفتار گشت
 چون عشق عاشق را نصیب ازلی است و این سستی از وے رفتنی نہ بنا بر این گوید قوله

سرزمستی بزگیر و تا به صبح روز شمر | هر که چون بن دراز دل کجی خور و انجام دوتا

از دل روز الست جرعه کنایت از ذوق مشاہدہ جام روے محبوب معنی آنست کہ ہر کسے در ازل اند
 ما مشاہدہ روے محبوب حقیقی نمود و ذوق آزاد یافت تا قیام قیامت ازین سستی کہ عشق است سر بزگیر و
 یعنی ازین اعراض ننماید و ببرد و تقویٰ از نیچہ کہ لازمہ ہستی است نگراید باید دانست کہ عاشق آنست
 کہ ارادہ محبوب را بر ارادہ خود مقدم دارد و بنا بر این گوید قوله

میل من سو وصال و قصد سو فراق | ترک کام خود و گرفتار آید کام دوست

معنی آنست کہ میل من ہیگی بوصول او کہ در عالم اطلاق داشتیم متعلق بود و نیخواستیم کہ مقید دام شویم و قصد
 او بفراق اما اختیار قالب است متعلق گردید پس چون شرط عاشق ترک ارادہ خود کہ وصالست کرد و اختیار
 ارادہ او کہ قبول قالب غصرتست نمودم تا ارادہ محبوب فوت نشود چہ شرط عاشق آنست کہ ہر چہ دوست
 دوست دارد یعنی مرضی وے شود او نیز دوست دارد اگر ہمہ بعد و فراق غالباً محبوب بعد و فراق محب خواہد
 کہ مصلحت او درین است و بعضی از شارحین معنی بیت چنین نوشته اند کہ حاصل این بیت آنست کہ چون
 عاشق در خلوت براقبہ مشغول باشد و لذتے بمشاہدہ داشتہ باشد و آنوقت موزن اذان بگوید باید کہ
 از خلوت بدر آید و شرائط آن اشتغال نماید پس لذت مشاہدہ و مراقبہ کہ بمنزلہ وصال است باید گذاشت
 و بہماز و لوازم آن کہ بمشاہدہ بعد و فراق است مشغول باید گشت و در شرح لمعات مذکور است کہ فراق
 را بعینہ دوست ندارد یعنی موجب ہمد و دانستہ یا کہ برائے مرضی محبوب چنانچہ عایدان کہ عبادت
 برائے ہشت میکنند اگر محض برائے او کنند بہتر بود پس باید کہ فراق را دوست تر از وصال دارد

و بعدش خوشتر از قرب آید چون داند که دوست آن دوست دارد و خود بعدش مقرب تر از قرب بود و هجرش
سو مند تر از وصال زیرا که در وصال و قرب بصفت مراد خود است و در بعد و فراق محبوب بصفت مراد محبوب
ما را نه از بر لے آن آورد که از و مراد خود گیریم بلکه بر لے آنکه تا او مراد خود از ما بردارد و قبل بعد و فراق عاشق در
شهود مست یعنی عاشق چون در شهود مستغرق است از طاعت و ریاضت و مجاہدہ باز ماند و شہود عاشق در بعد
و فراق یعنی تا در بعد و فراق است البتہ در ریاضت است و آن موجب شہود است پس بضرورت ترک
وصال که کار راست باید کرد که مصلحت درین است قوله

می نوشتم نامہ از شرح شوق خود و لے من میخوام ہم نمودن بعد ازین برام دوست

معنی آنست که حدیث کثرت شوق و اشتیاق و سوز و درد و معرض بیان می آید برام اما چون باعث شکوہ
موجب ملال طبع دوست دانستم که ۵ بیہودہ گفتگو نہ کنی پیش چشم یار ۶ دانی کہ طبع مردم سہا زانکہ است
بنابران اعراض نمودم میخوام ہم کہ دوست را بستوہ آرم و چون عاشق را باید کہ صحبت بعا شقان دارد نہ زیارہ
خود بین ۵ با عا شقان نشین و ہمہ عاشقی گزین ۶ باہر کہ نیست عاشق یکدم مشوق ترین ۶ بنابران گوید قوله

اگر دیدم ستم کشم درویدہ همچون توتیا خاک را ہی کان مشرق گرد و از اقدام دوست

خاک را کہ کنایہ از عاشق اقدام مراد فضل یعنی عاشقی کہ بفضل محبوب سرفراز گشتہ و بصلی او مغرور
گشتہ اگر اینچنین عاشق بنظر آید مانند توتیا درویدہ خود جاییش دہم و دے از صحبت او دوری نگزینم
و چون عشق در دیت لا و ا بنابران گوید قوله

حافظ اندر وروا می سوز و با و رمان مساز زانکہ در مانے نذر و در و لے آرام دوست

معنی آنست کہ لے حافظ ببرد عشق او بسوز یعنی احتمال شدائد و ہلیات و اندوہ و غم نما و طلب دوامنا
لے امید راحت دارد زیرا کہ در دے در مان دوست کہ عشق است العشق دار لا و ا کہ ۵ بعالم ہر
کجا در و بلا بود ۶ ہم بردند و عشقش نام کہ زندہ در مانے نذر و لے راحت را در دو غلے نیست پس
طلب دوا درین درد نمودن یعنی طلب رحمت و آسایش در عشق نمودن بر و لے دریا پل بسبتن

است و جز برگنبد انداختن است - غزل

نمیدانم دل بلبل ز عشق روی گل چون است و لے در غنچہ می نیمد یکا نہاش در خون است

بلبل کنایہ از عاشق گل کنایہ از محبوب قوله -

عجب باشد که بلبل اقرار و صبر کم گردد	ریاحین اچو ساعت جمال حسن از فروست
بلبل عاشق ریاحین گلهام را و معشوقان چون هر دم و هر ساعت حسنه و جمال بهم رسانند عاشقان را امرجاست که بشکبائی گزاید قوله	
نظر کن بر گل رعنا که شکل او چو افتاده	چه جرم بلبل شیدا اگر بیچاره مقتولست
یعنی بران گل رعنا که کنایت از محبوبست بدین رعنائی و زیبایی جلوه گر گردیده نظر کن و انصاف ده اگر بلبل بیچاره که عاشق غریبست مقتول آن رو و مشغوف آن سر گرد گناهی بدو عائد نگیرد و قوله	
چو از پرده برون آمد گل از گله بلبل مسکین	اگر در پرده می نالد و لش از پرده بیرونست
معنی آنست و تنه که آن محبوب از اختاپور یا انگاه ظهور براید عاشق بیچاره اگر دخلوت به بکا و ناری میگذارد بنکه ندارد و دل تعجب نیست چه دلش در حیطه اختیار او نیست قوله	
اگر مستی کند بلبل درین موسم روا باشد	اگر بر سر شاخ از گلهام هزاران جام میگوشت
مستی بیباکی و سخن عاشقانه گفتن درین موسم اشارت بهنگام که آن در صرع ثانی مذکور است و آن کنایه از ایام بهار است و مراد از آن آوان مشاهدات تجلیات قوله	
درین موسم که بوسه عیش از عالم نمی آید	تو خود دانی نگارینا که حال عاشقان چو نیست
درین آوان که صرغم و موم و هموم از هر سو رنوده و بوسه عیش از عالم مفقود گشته ای محبوب من تو خود دانی که حال عاشقان بچه انجامیده باشد قوله	
زمان عشرت شادی که محبتی بجان حافظ	غنیمت دامن کنون عشرت که وقت عیش اکنونست
کنون اشاره بر زمانه که ظهور محبوب رونوده غزل	
هر آن خجسته نظر کن بر سعادتی رفت	بکج میکرده از خانه اراوت رفت
خجسته نظر کنایه از عاشقی میکرده عشق و محبت خانه اراوت خلوظ نفسانیده و گوشه زهد معنی آنست که هر مبارک نظر که طالب سعادت گردید از زهد معرض گردید و بمقام عشق درآمد و چون عشق کاشف اسرار نهانی است گوید قوله	
چرخ نمشی کشف کرد سالک راه	رموز غیب که در عالم شهادت رفت
رطل نمشی کنایه از مشاهدات تجلی که در نیم شب می باشد و نیز کنایه از عبادات شاد معنی آنست که	

مران خسته نظر را هر چه در عالم شهادت جاری بود بمشاهده غمیشی طاری شد باید دانست که عاشقان را مشاهده گاه ظهور و گاه خفا و چون خفا موجب بیقراری عاشق است بنابراین گوید قوله

ز بادا دوستی و گریز بر آمده آه | وظیفه می دوشین مگر زیادت رفت

درین بیت خطاب بمعشوق میکند مستی بقراری وظیفه می دوشین مشاهدات تجلیات معنی آنست که ای محبوب من حال عاشق مسکین امروز از بادا و باز به بیقراری کشید افسوس مگر مشاهدات تجلیات که بران عاشق مسکین بنمود از یاد تو در گشت و آنرا محروم داشتی و بهر جهت تامل اگر دانی که چون در و حیران بنایت صعب است و علاج او بجز عشق نمیتوان کرد بنابراین گوید قوله

مگر بجز کوشش طیب عیسے دم | چرا که کار من خسته از عیادت رفت

معنی آنست که بسبب حیران آن محبوب کار من از عیادت رفت چرا که برگ رسیده ام و از حد علاج تجاوز نموده مگر همان طیب عیسے دم که محبوب است بجز کوشش یعنی روزه خود را بماند و ما را از سرفروزی سازد که معجزه عیسے اعیان اموات بود و چون از سر کس بجز فعل مقدر بظهور نیاید گوید قوله

مجزو طالع مولود من بجز زندی | که این معامله با کوکب ولادت رفت

معنی آنست که از طالع ولادت من بجز از زندی که کنایه از عشق است همچو چرا که اثر کوکب ولادت من همین است که هر که درین هنگام و درین طالع زاید از بجز عشق رونماید و چون سخن معرفت بغیر از فیض روح القدس نباشد بنابراین گوید قوله

بیا و معرفت از ما شنو که در سختم | ز فیض روح قدس نکته سعادت رفت

معنی آنست که ای طالب بیا و سخن معرفت از ما شنو اگر چه دیگران در میدان سخنوری اسب فصاحت را جولان داده اند اما از بے معرفت مبرا که آلوده اغراض نفسانی و هواهای جسمانی بوده اند و نتوان ما فیض از روح القدس که ارواح مقدسه و یا عشق مراد است و چون در نظر عاشق بهتر از عشق کلمات نیست بنابراین گوید قوله

هزار شکر که حافظ براه میگذرد دوش | ز کنج زاویه طاعت عبادت رفت

معنی آنست که هزاران هزار شکر که دوش حافظ براه میگذرد که عشق است از کنج زاویه و عبادت که عبارت از زهد و ورع است در آمد یعنی از زهد و ورع اعراض نمود و به عشق درآمد و نیز این بیت

چنین دیده شده هزار شکر که حافظ ز راه میکرده دوش پیکج ز ادب طاعت و عبادت رفت معنی آنست
که هزار شکر که حافظ از راه عشق و اخلاص دوش بگوش طاعت و عبادت نشست که دو گانه بعشق بجا
آوردن بهتر از عبادت چهل ساله باریا نقلست که جنید چون رحلت نمود شخصی او را بخواب دید رسید
که چه حالت انجامید فرمود که همگی طاعت من جطاشد مگر دو رکعت که از روی عشق بجا آورده بودم غزل

یا رب بجهت آنکه یارم بسلامت | باز آید و بر ما ندیم از چنگ ملامت

بارگنایه از مشاهد حق باز آید ظهور کند چنگ دست عاشق خزین از غم بجران یار نازنین بشکایت
ببگاه رب الارباب که برآزنده کارهاست مناجات میکند که یا رب بجهت ساز که آن تجلی رود ز نقاب
شده بے کم و کاست همچنان باز برآستجلی گردد و ما را از دست ملامت خلق که در جانی او شده ام خلاصی قوله

خاک ره آن یار سفر کرده بیا یرید | اما چشم جهان بین کنش جاع قامت

خاکره کنایه از خبر و نشان یار سفر کرده تجلی محبوب شده و نیز جناب رسول و مرشد و معنی مصرع ثانی
آنکه تا در چشم جاع آن سازم قوله

فریاد که از شش جستم راه بستند | آن نخل و خط و زلف و رخ و عارض و قامت

از شش جستم راه بستند از همه سوره من سدد و ساختند خال اشارت بقطعه وحدت من حیث الحف که
مبدأ و منتها کثرت است که منه بدو الیه یرجع الامر که و نیز عبارت از ظلمت و معصیت که در میان انوار طاعت
بود و چون نیک اندک بود و در خال گویند اگر خوب و در آذر بدخوی باشد خال گویند و سبب زینت
شمرند و نیز نقطه روح انسانی **خ** خال دانی چیست یعنی اصل روح پور و مرقب را اگر دو فتوح و نیز
خطرات انسانی و نیز نقطه سیاهی که از خطرات دنیاوی و نفسانی در دل بود و نیز فنای ذاتی و نیز تجلی
نور عز ازلی که بر رخسار جمعیت مظاهر صفات است و نیز تجلی جلالی و نیز اسم مفضل و بشریت خط سائر خصای
که برائینه دل سالک بستند و نیز عالم غیب که بدخ گویند و نیز اشاره بظهور آن حقیقه و مظاهر روحانی
و نیز عالم ارواح و نیز عالم شهادت و نیز قلب انسان زلف جذبه ذات و نیز موجودات و تعینات و نیز
تجلی جلالی و نیز اسماو جلالی که تعینات مطلقه علمی و غیبی سائر جمال حقیقه و باعث و بستگی و سرشتگی
عاشقان و نیز راه حق و کثرت احکام رخ و عارض ظهور جمالی که سبب وجود اعیان و سبب مبدأ واحد
گرد و نیز محض تجلی و نیز ذات و نیز وجه اسد و نیز صفات لطف مثل نور و لطیف و مادی و رازق قامت

بجهت خود میفرمود که در دوش من جات از راه عشق بجا آورده بودم غزل

که در دوش من جات از راه عشق بجا آورده بودم غزل

منراواری پرستش و نیز استیلا به آبی و چون عاجری و نیاز لازمۀ عاشقت از سر عجز و نیاز بآن ماه مهر فروز
گفتہ قولہ

امروز کہ در دست تو ام مرتضی کن | فردا کہ شوم خاک چہ سودا شکست

یعنی امروز که بنوازش جمال جهان افروز اچایے این تن مرده میتوانی کرد مرچستے نما و از سر نو این تن مرده را جان بخشی کن فردا که ازین منزل فانی سفر کنم و ساکن منزل کد گردم ندامت حصولے ندارد و اچایے ثانی بعد مرگ درین سفر فانی دوباره معلوم ارباب سلوک گفته کہ عشق گہر لیت از دریای معرفت آبی و محض از حضرت حق بشکلف راست نمی آید و بزور بخود نمیتوان بست قوله

اما توندارم سخن خیر و سلامت

برای دریافت سخنان عشق شنودن لایف معنیان سخنان عشق را زبانے دیگر باید وراے بیان ناسوتیه قصه
سوزش دل پروانه از شمع پیرس که شرح این آتش نداند زبان سوخته چون خوبویان بادشاهان ولایت جان
و دل اند و حاکم مطلق عاشقان را مجال چون و چرا نیست بر چه خواهند کشند بنابران گوید قوله

درویش کن نادرشیراحب | لکن طائفه ازگشته ستانند غرامت

در ویش عاشقان که از دنیا و مافیها منسل اجبا معشوقان کین طائفه اشاره معشوقان کشته
اشارت به عاشقان که کشتهگان معشوق اند غامت تاوان قوله

دختره زن آتش که خرم ابروی سانی برمی شکند گوشه محراب امامت

خرمده وجود خم کجی و اوز بیانی چه زیانی ابرو کجی است ابرو کنایت از انوار تجلیات سما فی معشوق حقیقی و نیز خرقه عبارت از لباس هستی است در آن آتش زلف و لبوز یعنی محو متلاشی کن و چون محو شد و بدین مقام که وقت تحریم بر جمال پاک حق نظر میکنند در آن زمان نظر بر محراب نمی افتد بضرورت گوشه محراب بلکه تمامی محراب گشته میشود چون **مُوجِبُ فَعْلٍ الْحُبِّ مَحْبُوبٌ وَضَرْبُ الْحَبِيبِ ذَنْبٌ** است گوید قوله

حاشا کہ من از جور و جفاے تو بنالم بیدار لطیفان همه لطف است و کرامت

حاشا دوری باد لطیفان معشوقان معنی ظاہرات عمرے دل سودای من در تحقیق انتہائے سلسلہ
بتدلات تعینات خود روزے شبے و شبے بر وزمی آورد ناگاہ ندائے بگو شم رسید قولہ

پوسته شد این سلسله تار و زیقیت

زلف اشارت تبعیدات و نیز بیان عشق و نیز طاعت و بندگی یعنی حافظ ذکر عشق ترا مختصر نمیکند چه ذکر این تا قیامت گفته نشود بل صد قیامت بگذرد و این تا تمام غزل

یارِ مِه چهره من بادل گریان میرفت | متنفر شده و زبنده گریزان میرفت
متنفر گریزان قوله

چون می گفتمش ای مولس دیرینه من | سخت میگفت دل زره پریشان میرفت
مولس الفت دهنده دیرینه قدیم قوله

گفتم اکنون سخن خوش که بگوید با ما | کان شکر لہجہ خوش گوی سخندان میرفت
لہجہ آواز قوله

نقش خوارزم و خیال لب جیحون می بست | با هزاران گل از ملک سلیمان میرفت
خوارزم نام شهر جیحون نام جے ملک سلیمان شیراز چاره علاج قوله

میشد آنکس که چو او جان سخن کس نشناخت | من ہمیدیدم داز کالبد مہ جان میرفت
کالبد بدن قوله

لا بے سیار نمودم که مرو سود داشت | ز آنکه کار از نظر رحمت سلطان میرفت
لا بے تلقی قوله

بادشاهان کرم از سر جوشش بگذر | چه کند سوخته از غایت حرمان میرفت
جرم گناه قوله

چون بشد آن صنم از دیده حافظ غائب | اشک همواره ز رخسار بدایان میرفت
صنم محبوب - غزل

یارب آن شمع شبافروز بکاشانه کیست | جان ماسوخت بر سید که دیوانه کیست
شمع شبافروز محبوب کنایه از تجلی کاشانه محل جانانه محبوب قوله

آن می لعل که ناخورده مرا کرد خراب | ہمنشین کہ و ہمکاسہ و ہمیانہ کیست
آن می لعل اشارت به تجلی - قوله

حالی خانه بر انداز دل و دین منست | تا ہم آغوش کہ می باشد و ہمیانہ کیست

حالی الحال خانہ زندان غارت گر قوہ

بادہ لعل لبش کز لب مادور مباد | راح روح کہ و پیمان دہ پیمانہ کیست

بادہ لعل لب اضافت بیانیہ یعنی لب و مراد از ان لطف و عشق راح شراب پیمان دہ کتابہ از جاگیر قوہ

دولت صحبت آن شمع سعادت پر تو | باز پرسید خدارا کہ پروانہ کیست

شمع سعادت پر تو محبوب و تجلی خدارا بواسطہ خدا سپروانہ باز آمدہ و پروانہ مراد عاشق و طالب قوہ

میدید کبرکش افسونے معلوم شد | کہ دل نازک او مائل افسانہ کیست

ہر کس اشارت بکوسن و کافر و صلح و فاسق و عاشق و زاہد افسون کتابت از خدمت و طاعت او ضمیر

بمحبوب مائل غوامان افسانہ طاعت و بندگی قوہ

یارب آن شاہ دوش ماہ رخ زہرہ بین | در یکتاے کہ گوہر یکدانہ کیست

آن شاہ دوش محبوب و تجلی قوہ

گفتم آہ از دل دیوانہ حافظ بے تو | زیر لب خندہ زنان گفت کہ دیوانہ کیست

آہ افسوس بے تو در جدائی محبوب -

رویف الشاء

الغیاث اے مایہ جان الغیاث | کفر زلفت برو ایمان الغیاث

الغیاث نرید مایہ جان محبوب حقیقی کفر زلف کنایت از لذت و تعلقات دنیا و نیز غلبہ جذبہ عشق

ایمان مشاہدہ حق و نیز دریافت حق معنی آنست کہ فریادے محبوب من فریاد کہ لذات این دنیای فانی و

تعلقات نشاء ایمانی مشاہدہ جمال با کمال ترا از ماہ و در نقاب ساخت و تجلی کہ غلبہ جذبہ عشق تو ایمان مرا کہ کتابت

از زہر و صلاح و تقوی ست یکسو ساخت قوہ

ماہی سیم لب از تشنگی | در لیانت آب حیوان الغیاث

لب تشنگی محدود جدائی لب کنایت از لطف و فضل کہ موجب زندگی عاشقانت آب حیوان آب حیات

ایجاب مراد موجب زندگی قوہ

وہ کجا شد شربت دیدار تو | مے کشد ملخی ہجران الغیاث

وہ کجا شد افسوس کجارت کہ بچہ نوع بنظر نمی آید قوہ

ما ز گریه غرق در خون گشته ایم	لعل تو پیوسته خندان لغیاث
لعل تو پیوسته خندان لعل کنایه از لب یعنی توشادان و خندان و از ابی پروا قوله	
چشم بیمار مرا بیمار کرد	جز لبانت نیست دربان الغیاث
چشم بیمار یعنی چشم بیمار را خلاصه ایست که هیچ سونیکر اید کنایت از عدم التفات لب کنایت از لطف و کرم و فضل و این مصرع با مضمون آن بیت متحد است ۵ مریض عشق بتان را دوانی باشد اگر دوست نگاہ نهان دلدار است ۶ قوله	
غمزه شوخ تو از راه اجل	میزند در دیده پیکان الغیاث
غمزه شوخ کنایه از ظهور و خلفه محبوب و نیز استغنا و بی نیازی و تجلی قہاری از راه اجل از برای کشتن میزند بر سینه پیکان ۷ در معرض بلاکت می اندازد قوله	
چون دوزلفت کرد سرگردان مرا	اگر دیش گردون گردان الغیاث
سرگردان پریشان و زلفت را پریشان میگوید گردون گردان فلک گردنده قوله	
از خدنگ ناوک مژگان تو	زخمها افتاد در جان الغیاث
ناوک مژگان کنایه از عشق که پرده ایست بر ذات و مراد از مصرع تمام از تصدیقات و بدایات عشق تو قوله	
بمچو گوے از زخم چوگان فلک	هر طرف گشتم غلطان الغیاث
از زخم چوگان فلک از سبب گردش فلکی قوله	
پیش زلفت تو در جانم فتاد	رشته تن گشت پیمان الغیاث
پیش زلفت جذب جلیه ذاتیه علیه قوله	
با طنباب زلف حافظ را بکش	مانده در چاه ز نخدان الغیاث
طنباب زلف جذب محبت چاه ز نخدان اشاره بطوریقت دیگر که در نوع عمل کردن جائز نیست نیز مشکلات اسرار مشابده و نیز تجلی واحد القہاری و نیز تعینات که مظهر حسن معنویت چون چاه ز نخدان که زیب ده حسن صوری است غزل	
باز مہولے آن گل رعناست الغیاث	دیگر دلم رسیدہ و شیدا است الغیاث
آن گل رعنا اشاره محبوب دیگر باز رسیدہ گریزان شیدا دیوانہ قوله	

صوفی که جام صاف و ماد همبکشد	حیران کوے او شده سوراخست الغیث
صوفی کنایت از خود باعتبار کجالت ابتدا یم یا صوفی مقلد جام صاف کنایت از جام عشق قوله	
آندل که کنج عافیت برگزیده بود	ایندم بعزم درو و بلا هست الغیث
آندل اشارت بدل خود که کنج عافیت برگزیده بود که قبل ازین مبتلا به زبرد و وسع بود اینهم محال	
بعزم درو و بلا گرفت از عشق که العشق تمام المحنة والبلاء قوله	
عارف که غرق بود بناموس ننگ و نام	افتاد در ملامت سودا است الغیث
عارف کنایت از خود که غرق بود بناموس ننگ و نام که غرق بحر نام و ننگ بود افتاده ملامت	
سودا گرفتار ملامت سودا قوله	
از جان زار حافظ و سرکشگان شوق	فریاد و شور و ولوله برخاست الغیث
زار ضعیف و لاغر سرکشگان شوق عاشقان و ولوله بقراری غزل	
درو مار نیست درمان الغیث	بهر مار نیست پایان الغیث
یعنی درو مار و درو مار که العشق دارا و دارا و بهر مار بستل شده ام که پایان پذیر نیست قوله	
دین دول برود و قصد جان کنند	الغیث از جور خوبان الغیث
دین زب فاعل برود و کنند خوبان بوسه حصول استعداد قبول کیفیت کلام صوری و معنوی و نیز کلام	
منزل که او لیارا بوی خفی میشود و این نمیشود مگر بقا و نیز بوسه بدهد که موجب تعلیقات میباشد قوله	
در بهای بوسه جان طلب	میکنند این دستانان الغیث
دستانان محبوبان ذکر جمع و مفرد قوله	
خون ما خوردند این کافران	ای مسلمانان چه درمان الغیث
خون ما خوردند گرفتار غم و الم ساختند و معرض قنارسانند کافران معشوقان سبب سخت ولی	
و به رحمی که کافر سخت دل میباشد نهی کافران اَوَ اَشَدُّ شَوْءًا و گفتن این اگر چه سودا برستین	
در مروتان جان است و نیز لا یُؤْخَذُ بِمُخَنَّثُونَ بِمَا صَدَقَ هُنَّ و نیز لا یُؤْخَذُ الْعُشَّاقُ بِمَا یَقُولُونَ	
و یَفْعَلُونَ و در مان علاج زلفت تجلی جلای و تقینات خط عالم اسما و صفات خال منظر اسم المفضل و	
نقطه وحدت لب تجلی جسمانی و نیش رحمانی و از چشم مست ذات سر استغنا و سرگان و شادان و تهریه	

زین حرفان اشارت بزلت و خال و خط و لب و چشم و اوسکینان بدیده یعنی ماستانز ابداد ایشان
 رسان و این اشارت بطلب وصل و روز وصل اضافت بیانیه شب یلدا و هجران اضافه بیانیه و
 و یلدا شبی است تاریک بغایت دراز که در تمام سال یک می باشد همچو حافظ مقوله بجا ناست و مراد از حافظ تن

ردیف بحیم غزل

منز که از همه دلبران ستانی باج | چرا که بر سر خوبان عالمی چون تاج
 من و لائق و بر جاست همه دلبران اشاره همگی انبیا باج خراج و پیشکش و خراج شدن کنایه
 از حکوم و منقاد و ساقن است چه خراج دادن خاصه رعایا و زیر دستان است خوبان کنایه از رسل
 چون تاج اشارت بسید المرسلین آشوب پریشان کننده ترکستان ولایتی است که ترککان
 بدان منسوب اند و توکان بدو صفت موصوف اندیکه بخوبی دومی بخوبی قوله

و چشم شوق تو بر هم زده خط اخستن | بچین زلف تو ماچین و نهند داوه خراج

چمین زلف اشاره بشکن زلف ماچین نام ولایت و کذا لهند خراج حاصل و آنچه متغلب بر عاقل
 مقرر کنند و آنچه از تجار بر سر کالابستاند خراج دادن زیر دست شدن قوله

ازین مرض بحقیقت کجا شفا یا بم | که از تو در دول من نیرسد بعلاج

ازین مرض کنایه از عشق و در دول من نیرسد بعلاج علاج در دول من نمیشود قوله

چرا همی شکنی جان من ز سنگدلی | دل ضعیف که هست او بنای کی چو حاج

سنگدلی بر می زجلج شیشه - قوله

بیاض روی تو روشن چو عارض خورشید | سواد زلف تو تاریکتر ز ظلمت راج

بیاض سفیدی رخ روز اضافه بیانیه سواد سیاهی ظلمت تاریکی دلچ شب تاریک قوله

لب تو خضر و دامن تو آب حیوانست | قد تو سرو و میان تو موی و گردن عاج

حضرت امام بغیر آب حیوان آب حیات سرور درختی است مشهور منسوب بقدر شاهان دامن سر نوع آزاد و
 میخانه

سبی و ناز عاج دندان نیل قوله

دندان تنگ تو داده آب خضر بقا | لب چو قند تو برد از نبات مصر و اج

آب خضر آب حیات بقا زندگی مصر نام شهر لعل لب اضافه بیانیه مسیح عیسی علیه السلام لعل کنایت

از لب و مراد از ان فضل و لطف قوله	
فتاده در دل حافظ هوای چو توشه	کینه بنده خاک در تو بود کاج
چو توشه یعنی که همه شاهان خاکراه تواند بودی یعنی داخل دور شمار بودی کاج کا شکر غزل	
از من دل شده آن یار نیپر سدید	خجری زین دل یار نیپر سدید
دل شده عاشق دل داده بیمار نیم کنند مراد مرض قوله	
او طبیب من و من خسته و بیمار غمش	چه طیبیست که بیمار نیپر سدید
غم مراد غمش چه طیبیست عجب طیبیست قوله	
ومی طیبی بسم آمد و احوالم دید	گفت چو نیست تو یار نیپر سدید
ومی روز گذشته طبیب عاشق کمال چو نیست عجب است قوله	
گفتش بخت من و طالع شوریده من	خفته می نیم و بیمار نیپر سدید
بخت من و طالع شوریده من این همه برگشتگی بخت و شوریدگی طالع ما است که دلدار مارا خسته می بیند دینی برسد قوله	
جانم از وقت رویش بلب آمد صد بار	که ازین دل شده آن یار نیپر سدید
فرقت جدای جان بلب آمدن بملک رسیدن از ان جهت که ازین دل شده اشارت بخود دل از دست رفتنم قوله	
ای طبیب ازلی یک نظری کن مارا	حافظ سوخته را یار نیپر سدید
طبیب ازلی کنایه از مرشد و محبوب حقیقی یا رکنایت از محبوب حقیقی و مرشد غزل ردیف الحاء	
اگر بزمی تو خون عاشق نیست مباح	صلاح ما همه است کان راست صلاح
یعنی ای محبوب من اگر نزد تو خون عاشقان ریختن مباح است پس در اینجا مرضی است ماینز بجان و دل یعنی قوله	
سواد موی تو بنموده جا عل الظلمات	بیاض روی تو بکشوده فائق الاصباح
ای مری تو نیست بلکه جا عل الظلمات است لای شبه است که تاریک کننده جهان است و روشنی روی تو فائق الاصباح است یعنی آفتاب است که پدید آورنده صبح است و اصباح کسر الف یعنی مفرد و بفتح الف جمع صبح قوله	
زود و اهر شده صد حشیم در کنار روان	که خود شناسانند در میان آن ملاح

چشمه کنایه است از کثرت گریه آشنا شناساوری ملایح شناساوری قوله

انداو لعل لبش بوسه بصد لبیس نیافت کام دل من از و بصد الحاح

لعل لب اضافت بیا نیب مراد صفت بتکلی بوسه کنایت از کلام بصد لبیس بیهزاران تلق

و عجز نمودم الحاح عاجزی قوله

بیا که خون دل خوشیتن بجل کروم اگر بیدب تو خون عاشقت مبلح

بجل عفو قوله

پیاله چیست که بریاد تو کشیم دمام و بخن نشرب شر با گذ نک القتیاح

پیاله جام صغیر عبارت از قلیه بت بخن نشرب شر با گذ نک القتیاح امی نوشیم نوشیدی بچون چه قوله

صلاح و توبه و تقوی را با مجوزا هد ز رند و عاشق و مجنون کسے نجات صلاح

صلاح پاسبانی توبه توبه العوام من الذنوب و توبه الخواص من الفضله و التوبه الفصوح هو اندم القلب

و الاستغفار باللسان و اضمار ان لا يعود الیه ابد و فی الاحیاء یبغی للتائب ان یعتمد مع الله

عقدامو کداو یعالی بعد عمل و ثقیان لا يعود الی الذنب فیعزم عزمانی الحال و ان کان تصور ان یغلبه

الشبهه ثانیاً لانه لا یكون تاباً بالمالم یتاکد عزمه فی الحال تقوی پر بریز گاری اعلم ان التقوی

کنز عزیز فلن ظفرت به بنجوت و کم تجد فی من جوهر شریف و ملق نفیس و خیر کثیر و رزق کریم و قدر کبیر

و غنم جمیم و ملک عظیم و حق تعالی جمیع خیرات کونین جمع کرد در تقوی و در تدر آن بسیار خیر با

متعلق ساخت و بسا و عده کرد و با و موعود و بسا سعادت با و اضافه کرد و الاول الحکاسته من الامراء

فان تصبروا و اتقوا لا یضرکم کیوم شیئاً و الثانی التائید و النصرائن الله مع الذین اتقوا و الذین

هم محسنون و الثالث النجاة من الشدائد و الرزق من الحلال و من یق الله یجعل له مخرجاً و یرزقه

من حیث لا یحسب و الرابع اللدح و الشناء و ان تصبروا و اتقوا فان ذلک من عندهم الامور

و الخامس اصلاح العمل یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله و قولوا قوالاً سدیداً یصلح لکم اعمالکم و

السادس غفران الذنوب لیغفر لکم ذنوبکم و السابع المحبة و السدیب المتعین و الثامن القبول

انما یقبل الله من المتقین و التاسع الاکرام و الاخر اذان ان کرکم عند الله اتقوا الله و العاشر البشارة

عند الموت و الحادی عشر النجاة

من النار ثم نجي الذين اتقوا والثاني عشر الخلود في الجنة أعدت للمتقين والتقوى اتقاء ك
الشر ثم اتقاء المعاصي والنيات ثم اتقاء الشبهات ثم تدفع الفضلات وقال للمتقوى ظاهر و
باطن ظاهره محافظة الحدود وباطنه النية والاخلاص ودرسته آن بسمه معنی اطلاق یافت اول
بمعنی ترس و بیمت که اتقوا یا ما ترجعون و دوم بمعنی طاعت یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله حق تقاته
قال ابن عباس اطيعوا الله اطاعته میوم بمعنی تنزیه القلب عن الذنوب فبهذه حقيقة التقوى
وقال امام محمد غزالی کل ماتخاف منه ضررا فی ذنوبک فهو محصية وحرام وفضول واسراف من حلال
زند منکر که انکار او از زیر کی و کیاست بودند از سر جمل و حماقت و در علم لغت قطع نظر از
اعمال و طاعات و نیز عالم بیباکی رندی اینجا عالم بیباکی است و در طریقت حتی و چالاکی است
و آنکه رندی ساز و اورا رهنم و عبادتش از او پیوند و رند عالم سوز که باشد بذات و
پای بند رشته صوم و صلوة و گاه جانش سوس کعبه کرده سیر و گاه عازم گشته بر اقصای دیر
کعبه و میخانه او را پیشک و در ره رندی همیگر رویک و آنکه در کعبه مناجاتش بود
پیش از آن اندر خراباتش بود و ظاهر و باطن خللا و در ملا و رند باشد غرقه نور خدا و جانش از
رندی بواجدها دست و نعمت و رحمت بنزدش واحد است و نه زراحت خاطر او را سرور و
نه زلفت و کمال او قصور و پیش او یکسان بود و طوا و زهر و خواه لطف از دوست بینه خواه قهر و
هر چه بچوبش بدست خود دهد و گیر و در بهر دو چشم خود نهد و نیز قطع نظر از اعمال و اخلاق و
رسوم خلایق فلاح غنی قوله

ز چنگ زلف کند کسی یافت خلاص	نه از کما پنجه ابرو و تیر غم زنجار
چنگ دست زلف کند یعنی زلف که کند و ش است مراد جذب عشق کما پنجه ابرو یعنی ابرو	
کما پنجه شکل مراد از آن تجلی صفاتی تیر چشم تجلی قباری پنجاه ربانی و خلاصی قوله	
لب چو آب حیات تو هست قوت روح	وجود خاکی ما را از دست قوت روح
لب چو آب حیات لب مراد لطف که چون آب حیات زندگی بخش عاشقانست قوت روح باعث	
تقویت جان وجود خاک مراد بدن خاکی ما را از شراب مجمع البحرین جلس جمع دو دریا دل	
چو آب ششم دل سوزان قوله	

این شعر در شرح این است در شرح غزوه ابرو و زلف

زلف

دعا جان تو و روزبان حافظ باو | مدام تا که بود گردش مسا و صبح

مسا شبانگاه صبح صبح مراد ازین مصرع تا قیام قیامت که ظهر و شب و روز ای یوم القیام است غزل

اگر چه ولبر من همچو یوسفست صبح | ولیکن از سرتا پا فتاده است بلج

این غزل در نعت محمد رسول الله صلعم یوسف نام پنبیره صبح اشارت بحديث قال علیه السلام هو اخي صبحم وانا ملیحه و بلج سبز رنگ و نیکین حسن طلعت صورت می پیکر تا کشاوه ایم نظر مابدیده ایم قبیح زشت خیال صورتی که در دل آید و در نظر آید نشسته تا در چشم از آنوقت که در چشم جا گرفتند حنورا و مستغرق بخيال ابرو سے خدا بر برم نزدیک من مسیح عیسی علیه السلام که معجزه او ایسا اموات است خضر نام پنبیره که قدمش سبزی و تازگی بخشش زمین مرده است کشان کشنده گل ریختن مراد و روے وجود ریج باد شهیدان غمزه چشمش اشاره به عاشقان آمد یعنی آن معشوق آن یعنی آنکس غزل گویانی فصیح خوشگو غزل

بین بلال محرم بخواه ساغر عراج | که ماه امن امانست سال صلح و صلاح

بلال ماه نو ساغر پیاله عراج شراب محرم نام ماهی سال و اینا کنایت از ابتلا و حالت و ابتدای عمر ساغر عراج عشق و کمال شوق ماه امن کنایه از محرم است که در آن ماه جنگ و جدل نیکند و در ابتدا سلوک ترک خصومت و عداوت میکنند و بخوشنودی خصمان میگویند معنی آنست که از بدایت عشق ساغر کمال شوق بدست آر که ظهور عشق با کمال شوق موجب امن امان است و سرای صلح و صلاح و روانست قوله

غریزوار زمان وصال را کاندم | مقابل شب قدر است و روز منتقل

غریز بزرگ کاندم اشاره بزمان وصال شب قدر است و هفتم رمضان منتقل پانزدهم رجب قوله

بیار باد که روزش بخیر خواهد بود | هر آنکه جام صبحوش نهی چراغ صبح

روزش روز زندگانی دنیا و یا روز خیر و خیرشین بر هر آنکه در مصراع آینه است اضممار ماقبل الذکر جام صبحوش کنایت از عشق و محبت نهی چراغ صبح چراغ صبح او گردد و چراغ صبح آفتاب قوله

که ادم طاعت شایسته آید از منست | که بانگ شام ندانم ز فائق الاصباح

که بانگ شام ندانم ز فائق الاصباح چنین بخود و محوشده ام که شام را از صبح ندانم قوله

ولا تو فارغی از کار خویش و می ترسم | که کس درت نکشاید چو کم کنی منتقل

از کار خویش اشاره بعرقان که نزول درین دار دنیا از برای آنست منقول کلید مرا عمر معنی آنست
که ای دل تو فارغی از کار خود و از اندیشه عاقبت غافل ترسم که عمرت سپری شود و از برای مقصود که
آمده حاصل نگردد و پشیمان شوی و تمنای بازگشت نمایی رَبَّنَا آخِرُ حَسَنَاتِنَا فَعْمَلٌ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ
وَاَلَيْسَ تَتَنَاوَدُ فَعْمَلٌ صَالِحًا تَوَضَّعُ فَأَتَا مَوْقِنُونَ و نگذارند که درین جهان دوباره آئی قوله

زمان شاه شجاعست و دور حکمت شرع | براحتی دل جهان کوش و مساو صبح

زمان شاه شجاع شجاع نام بادشاه اینجا کنایت از محمد و یا مرشد و دور حکمت و شرع و در شریعت
صبح و در و احوال صبح و شام قوله

بیوی صبح چو حافظ شبی بروز آور | که بشا غفلت عیشت ز شعله مصباح

بیوی صبح بامید وصل شبی بروز آور شب بجران بگذران درین مصراع خطاب از تن است
بدل مصباح چراغ آفتاب غزل

گر ز کوی تو آمد نسیم وقت صبح | که زنده گشت بیوی لطیف ارواح

مگر بجهت شاید و تحقیق نسیم باد خنک اینجا کنایه از نسیم فیض صبح که دقت فیض سالکان است
لطیف پاکیزه آشوب آشور و آشوبنده ترکستان نام ولایت گشت کز زندگی سیاح سفر قفاوه
گشتی قالب میان خشکی ماندنی و جود مانند گشتی است که در میان خشکی افتاده باشد و راه رفتن
ندارد سیل آب مراد توجه و فضل ملایح مراد سالک و مرشد خجسته از سر راه که فرو روی آرد
مستی عشق و محبت ماقابل الرفع نیست که ازلی است نه امر و زی السمت روز نازل راح شراب تغلح سیب
صبوح شراب صبحی باوه شراب صبح علی الصبوح اسم عظیم حق عشق و مرشد کامل منقول
کلید ایشان کنایه از عاشقان زجاجی شیشه دش نازک مصباح چراغ معنی این بیت آنست
که موجب روشنی دل عاشقان نور شمع روی است کشا و کار کشایش کار غزل روایف النخاء

دل من در موی رومی فرخ | بود آشفته همچون موی فرخ

هوا محبت و آرزوی نفس وَخَتَّى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فرخ نام شخصی است که حافظ با او
نظر داشت آشفته پریشان قوله

بجز بندوی زلفش هیچکس نیست | که بر خوردار شد از روی فرخ

حاجان قرآن نام کمال در شرح دیوان حافظ بنام شمس

ہندو ساکن ہند دہندہ سیاہ و ہندو سے زلف اضافہ بیانیہ بر خور و انضیاب قولہ

سیاہ ہے نیک بخت است آنکہ دم | بود ہزار و ہزار انوے فرخ

سیاہ اشارہ زلف ہزار رفیق و ہزار انو صاحب قولہ

بدہ ساقی شراب ارغوانی | بیاد ز کس جادو و فرخ

شراب ارغوانی شراب گوری سرخ رنگ ز کس کنایت از چشم جادو ساعر قولہ

شو و چون بید لرزان سر و آزاد | اگر بکیند قد و لحوے فرخ

بید نام درخت بے پروا آن ہندہ نو عند و لحوے جو نیدہ دل اے خوش و موزون قولہ

دو تاشد قاتم ہچون کمانے | از غم پیوستہ چون ابروے فرخ

دو تاشد کون چون ابروے فرخ مثال ابروے پیوستہ فرخ قولہ

نسیم مشک تا تاری جمل کرد | نسیم موسے عنبر بوے فرخ

نسیم مشک تا تاری اے نسیم مشک تا تاری را قولہ

اگر میل دل ہر کس بجائے ست | بود میل دل من سوے فرخ

میل دل محبت و شوق بجائے بھرنے و شغف است قولہ

غلام خاطر آئم کہ باشد | چو حافظ چاکر ہندوے فرخ

آئم یعنی آنکے ام ہندو و غلام۔ روایت الدال۔ غزل

اے آنکہ خاک را بنظر کیما کنند | آیا بود کہ گوشہ چشمے با کنند

آمان اشارہ بفرمای کامل خاک وجود ناقصان و نامہوران بنظرینے بجگاہے کیما ز خالص

آیا حوت تمناء کہ سلطان ازین روزہ آیا چہ خواست آیا بود آرزو دارم گوشہ چشمے بجگاہے ہما برا

و بطرت معنی آمنت آمانکہ وجود ناقصاں را یک نظر ز خالص میگردد آرزو دارم کہ گاہی برآکند قولہ

در دم نہفتہ نہ ز طیبیان مدعی | باشد کہ از خزانہ غیش دوا کنند

در و عشق و غلو طیبیان مدعی شیخان مقلد یعنی بیعت بشیخان کامل باید کردہ با مقلدان اگر شیخ

کامل بدست نیاید پس بخلوت و عزلت بسرا باید برد و نظیر لطف حق باید نگاشت تاحق تعالیٰ بوجہ

این اللہ لا یضیع اجر المؤمنین از عالم غیب مرشد بسر وقت اور ساند تا اور مطلب رساند قولہ

چون حسن عاقبت نہ برندی و ز ابدیت	آن بہ کہ کار خود بعنائیت را کنند
یعنی چون خاتمہ بخیر موقوف نہ بطاعت و معصیت است کہ بسا صالح و متقی در آخر کبفر مرده اند و بسا کبیر و فاسق در وقت آخر با ایمان مرده اند پس نظر بر لطف او باید داشت و عظم از طاعت و معصیت باید داشت وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ہر کہ بر خود دید او محروم شد قوله	
معشوق چون نقاب از رخ بر نیکی شد	ہر کس حکایت بتصور چہ را کنند
نقاب از رخ بر نیکی شد بطور بے پردہ نمیکند بتصور از روی خیال یعنی چون معشوق خود را عیان و آشکارا نمی کند بلکہ متجسس و پرودہ پس ہر کس حکایات مختلف از روی خیال چہ را بے بیان آید نہ کہ از اینہا منفرہ است حاصل آنکہ ہر کس بفہم و قابلیت خود کہ نہ کہ ہر کس بقدر بہت اوست بیان میکند اما ہیچکس بکن ادراک او نمیرسد کہ لایذی کہ احد من العالمین قوله	
بے معرفت مباحث کہ درین برید ترا	اہل نظر معاملہ با آشنا کنند
من نیز دیدم او بازار و عرب رسمی است کہ چون کالا سے قیمت کنند و صاحب کالا بران قرار گیر و گویند اہل من نیز بہت کسے کہ زیادہ کند برین چیزے اہل نظر عارفان صاحب نظر و عاشقان باخبر معاملہ خرید و فروخت و داد و ستد آشنا و خویش و یا آشنای عشق معنی آنست کہ بمعرفت قدم بہت از حد امکانیت خویش بیشتر فرزن کہ در عالم معرفت بیگانگان بمعرفت را در صفت آشنایان مجال پیش آمدن نیست قوله	
گر سنگ این حدیث بنالہ عجب ار	صاحبہ لان حکایت دلخوش و دلکنند
زین حدیث اشارت بسخنان عشق و محبت صاحبہ لان گویند نقلست روزے سمنون محب جماعتے را در سجد و عظام میفرمود و ہر پرودہ قولے میگفت و در ہر نغمہ درے می سفت نفسہ قمہ از غفلت آن جمع بدل آمد سید و ہیچ یک را از ایشان شمع ندید رو بسوے قندیلہاے مسجد کرد و گفت کہ باشما میگویم آتش نفس او در قندیلہا افتاد ہمہ بر ہم زوند و از ورستی سخن آن بزرگ خود و بشکستہ حاصل آنست کہ سمان اسد اگر یک اہل معنی و اہل دل دے از معرفت برون زندہ آہن و سنگہا تاثیر کند و در سنگد لان بے معنی اثر نمیکند فہی کلا فحارۃ او آشد قسوۃ از نجاست ہر سنگ زین حدیث بنالہ الخ قوله	

اندرون

نظر عارفان

پنهان ز حاسدان بخودم خوان که منعم	خیر نهان برای رضای خدا کنند
پنهان پوشیده حاسدان درویشان مقلد ز ابدان ربانی بخودم خوان یعنی نزدیک خود مرا بخوان منعمان صاحب دلان خیر نهان صدق یعنی برای رضای خدا این بُدْ و الصّدّ قات فَتَبْتَاهِي وَإِنْ تَحْفَوْهَا وَتَوْتَوَّهَا الْفَقْرَ أَفْهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ قَوْلُهُ	
بگذر بگو صومعه تازمه حضور	اوقات خود ز بهر تو صرف می کنند
درین بیت خطاب بمشوق زمره حضور ماشقان با خبر اوقات خود ز بهر تو صرف می کنند یعنی تا الْتَّلِينِ وَأَطْرَافِ التَّهَارِبِ بَدَا كُنْتُ أَشْغَالُ نَمَائِدِ قَوْلُهُ	
حاله درون پرده بس فتنه میرو	تا آن زمان که پرده برافت چها کنند
حاله الحال درون پرده یعنی محبوب درون پرده یعنی محبت بس فتنه میرو و هزاران فتنه آن روی اند و باروی ریا و تدویر میکنند تا آن زمان آنوقت و یا روز خشر پرده برافتد عیان و آشکارا گردد و یا جزای بر اعمال هر یک عیان شود و چیل کنند قَوْلُهُ	
مے خور که صد گناه ز اغیار در حجاب	بهتر طاعتی که بروی و یا کنند
مے عبادت مخفی چنانچه طریقۀ ملائیه را اغیار از خلق در حجاب مخفی و نیز هر عبادتی که خالصانه نیست نزد اهل الله بنایت مستکبر پس میاید خوردی خالصانه بجا بیاید آورد و ازین طاعت ربانی یکسو باید شد که گناه کردن پنهان م از عبادت فاش که مامل بغفوست قَوْلُهُ	
پیرایه که آید از دیوے یوسف	ترسم برادران غیورش قبا کنند
پیرایه ایمان و عرفان که لباس عرفان است یوسف حقیقی برادران غیور زمره شیاطین و دیوے نفسانی و ضمیر شین بر پیرایه قبا یعنی چاک معنی است که ایمان و عرفان که بمن دست داده و دلم از تائید او بیاو حق افتاده م ترسم که هوایای نفسانی که ورا که بودن بحق شریک اند أَقْرَأْتُ مَنْ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ وَبُرْنَ غَالِبَ آيِنْدَ مَازِشِ سَلْبِ نَمَائِدِ قَوْلُهُ	
حافظ مدام وصل میسر نمیشود	شامان کم التفات بحال گدا کنند
وصل کنایت از مشاهدات تجلیات شامان معشوقان گدا عاشق غزل	
اے پسته تو خنده زده بر حدیث قند	مستاقم از برای خدایک شکر بخند

پسته نام میوه معروف و ستاره برهن معشوق کند و شکر کنایت از خنده یعنی اے محبوب من دهن تو
از روئے شیر برنی و لطافت بر خنده میکند مشتاقم که از بر خدایک خنده شکر برن بخند قوله

خواهی که برنجیزوت از دیده رو و خون | دل در سحر صحبت رو و کسان میند

برنجیزو بر نیاید رو و خون کنایت از خونباری رو و دانا خرومند اینجا مراد و فرزند قوله

طوبے ز قامت تو نیارو که دم زند | زین قصه بگذرم که سخن میشود بلند

طوبے در حقیت و در بهشت اینجا مراد سالک طال لسان قامت مراد وجود و صیت قامت
فے الشل یعنی وجود یعنی سالک راجع تاب و بار که با ذات تو دعوی همسری کند و دم انا الحق زند
زین قصه اشارت بدعوی همسری با ذات بگذرم کیسو شوم سخن میشود بلند اشارت با نگه
چسبیت خاک را با عالم پاک قوله

مگر طره مینمائی و مگر طنز مینرزی | مانیستیم مقصد مرد و خود پسند

طنز افسون و ناز قوله

ز م شفقگی حال من آگاه که شود | آرزو که دل نکشت گرفتار این کند

اشفقگی پریشانی آگاه واقف این کند بکند عشق قوله

بازار شوق گرم شد آن شمع رخ کجاست | اما جان خود بر آتش رویش کنم پسند

بازار شوق گرم شد سلطان عشق غلبه نمود آن شمع رخ اشاره بمعشوق پسند کردن و نماندن قوله

جای که یار ما بشکر خنده دم زند | اے پسته کیستی تو خدارا و گر بخند

شکر خنده خنده شیرین و بهم و خنده که از خوشی باطن آید و دم زدن بشکر خنده کنایه از خندیدن
و مراد از آن تعبیر شدن پسته نام میوه که دهن او کشاده باشد اینجا مراد سالک دهن دریده خدارا
برای خدا بخند و محنت را اظهار عظمت و لاف خودی مزن قوله

حافظ چو ترک غمزه خوابان نمیکنی | وانی کجاست جای تو خوار زم یا خند

چو ترک غمزه خوابان نمیکنی چون از نظر بازی بازی آبی خوار زم نام شهر خجند نام شهر
در بلاد ما و راء النهر غزل

آنرا که جام صافی صهباش میدهند | میدان که در حرم حرم جاش میدهند

صہباً شراب معنی آنست که آنکسے را کہ جام شراب محبت حقیقی عطا نمایند یعنی بشق آشنا گردانند
البتہ وبالیقین بدان کہ بمقام معرفت مراد را بار آورند قوله

صوفی مباحش منکر زندان کہ راہ عشق | روز ازل بمر دم قلاش میدہند

صوفی مقلد و زاہد زندان عاشقان مردم قلاش عاشق بیباک یعنی عارف اسرار عشق غیر از عاشق
نہی تواند شد قوله

از لذت حیات نداشتی | امروز ہر کہ وعدہ بفرواش میدہند

از لذت حیات معنی این بیت آنست کہ از لذت دنیا هیچ سودی نیست مراد آنکہ بموجب من
کمان فی ہذا انھی فہو فی الآخرۃ انھی امروز مشاہدہ بموجب حقیقی حاصل ننمود و وعدہ فردا راضی شد
سامی تر شد و وعدہ ایزدی مرا ساقی از وعدہ ایزد نیست باوہ گل رنگ شکبوی شراب محبت
حقیقی رحمت او باش تصدیق کمال و بے عیب مطرب مراد مرشد کہ کلاش طرب افزای ترشد
پروہ عشاق پروہ سرود پروہ از آن گویند کہ ما ہیست آن از نا اہلان مخفی است کہ السماع سوزین شد
و بعدہ لا یطلع علیہ غیر واصل بہہ و از وہ پروہ یکے راعشاق نامست اینجا سخنان عشق و محبت بلیغوا
فقیر و مفلس فوا تو شہ یعنی در احوال عاشقان سازش کن و سخنان عشق از ایشان درین مدار و بغیرای
در ویشان کوش کہ تیمارداری بنویان اجر نیست عظیم و رسے است قدیم ترک جنت و فردوس
میکند یعنی استفہام است ترک جنت و فردوس میکند اگر بوصول بموجب مقرر سازند غزل

از سر کوے تو ہر کو بہلا مت برو | نرو دکارش و آخر نجات برو

از سر کویتو یعنی از سر عشق تو بہلا مت برو و بسبب توقف طول شدہ باز گرد نرو دکارش
کار او پیش نرو و بوصول مدعا نرسد آخر نجات برو و آخر الامر نجات باز گرد و کہ خبر سر کویتو
جائے نیست یا آنکہ شرمندہ شود قوله

سالک از نور ہدایت طلبد اہ بدست | کہ بجائے نرسد گر بضلالت برو

معنی این بیت آنست کہ سالک باہوش طلب راہ برون بدوست از نور ہدایت نمی طلبد کہ من فضیلہ
فلا ہادی لہ نشاید ترا جز تو یافتن و کسے کہ بخودی خود خواہد کہ راہ بدوست برو ہر گز
بجائے نرسد بل بضلالت افتد قوله

اگر دی آخر عمر از می و معشوق بگیر
حیف اوقات که یکسر بر طالت برود

آخر عمر مرا بقی حیف افسوس یکسر سراسر معنی این بیت آنست که بسیاری از عمر ببله و لعب بسربرد
اکنون عمر باقی را در عشق و محبت آہی و مشاہدہ محبوب حقیقی صرف کن و لذت عمر بچش افسوس کلی باشد
کہ ہمگی عمر صرف بله و لعب گردد و لذت عمر کہ مشاہدہ محبوب است چشیدہ نگردد قوله

اے دلیل دل گم گشتہ خدا را مدد
اگر غریب از بندہ بدالالت برود

دلیل را بہر دلالت رہنمائی مراد مرشد و فضل حقیقی غریب سالک کہ از وطن مالوفہ کہ عالم اطلالت
دور افتادہ و یا بحکم کن فی الدنیا کانک غریب او کما بری سبیل معنی این بیت آنست کہ اے مرشد
اے فضل ازلی جب تہ متذقہ نما و مدد فرما و این گم گشتہ را راہے نہا کہ غریب راہ گم کردہ ام
و از گم گشتگی راہ بسوے نیاوردہ و غریب چون راہ گم کند رہنما رہنما بمقصد رسد قوله

حکم مستوری وستی ہمہ برخاتمہ است
کس نہ دانست کہ آخر کچھ حالت برود

مستوری کنایت از طاعت مستی مصیبت خاتمہ عاقبت بخیر کس نہ دانست معلوم کس نیست آخر
کچھ حالت برود سرانجام چون شود بخیر یا بدی قوله

سالک کانے کہ بود بد رتقہ اش لطف خدا
تجمل بنشیند بجلالت برود

سالک طالب حق بدتہ را بہر رفیق تجمل بنشیند نشستن تجمل باشد بجلالت برود و رفیق
او برعت باشد حاصل آنست اگر عوارض و توقفے پیش آید سکونت در زند و تجمل کنند چون از اینجا
برآمد بیک لمحہ راہ مد سال ط نمایند قوله

حافظ از چشمہ حکمت بکف آور آئے
بوکہ از لوح دولت نقش جہالت برود

چشمہ حکمت عشق و محبت آبی کنایہ از معجزہ کتگی ہو باشد جہالت خود بینی و خود پرستی غزل

آن کس کہ بدست جام دارو
سلطانی جسم بدام دارو

آنکس کہ بدست جام دارو یعنی ہر کہ در مشاہدہ محبوب حقیقی است سلطانی جسم بدام دارو
اورا بدام سلطانی جسم است و اطلع بر مغیبات جام روحے محبوب کہ سہ ساغر اندوز عارضش کردیم
باوہ خوردیم و این ترانہ زدیم و وزیر کنایت از صفائی جسم جمشید کہ چون مغلوب دارا شد جام ساخت کہ دران
احوال ملک دارا معلوم شد تا ہر مصلحتی کہ اوے کرد و این در دفع آن میکوشید و نزد بعضے کتابی ساخت

در علم تجوید نامش جام جم نهاد چون بعد از جم سکندر رسید جام را شکست آینه ساخت معنی آنست که
هر کس که صفائی دل حاصل نمود بر جم سلطانست زیرا که جم از جام احوال ملک دارا معلوم میکرد و سالک از صفای
دل احوال تمام عالم درمی یابد قوله

آب که خضر حیات زو یافت | در می کده جو که جام دارد

می کده عالم عشق و قلوب انبیا که منشأ محبت اند جام دل و دل مرشد معنی آنست که اگر طالب
آن آب هستی که خضر علیهم السلام زندگی جاوید یافت پس آنرا در عالم عشق بجو آن خود در دل نشت قوله

سر رشته جان بجام بگذارد | کین رشعه از نظام دارد

جام مراد عشق از ذکر سبب و اراده سبب جان را سرست با دله ازلی سازد این رشته
اشاره بجان از و اشاره بجهت نظام جمعیت و آراستگی قوله

ما و می وز اهدان و تقوی | تمایار سر که ام دارد

یعنی ما و میخواری که کنایت از عشق باز نیست یا اختیار طریقه کلمات و زاهدان و صلاح و تقوی یا
اختیار طریقه مشیخت باید دید که محبوب ملتفت بکیست و لطف او شامل حال که قوله

بیرون ز لب تو ساقیان نیست | در دور کس که کام دارد

بیرون سوائے لب مراد لطف ساقیان تر نشاند که کس که کام دارد و این کس که مستغرق بی نوشی
است بی نوشیدن شراب مشایه جمال تو مشغول است ساقیش غیر از لطف تو نیست و نخواهد بود قوله

نرگس به شیره های مستی | از چشم خوش تو وام دارد

نرگس مراد عاشق و سالک طالع اللسان شیوه های مستی شونجی و بے باکی و شطیحات از چشم
خوش تو وام دارد و از مشایه ذات تو حاصل نموده حاصل بیت آنست عاشق اینهمه جوش و خروش
از مشایه ذات سر سر استغنائی تو حاصل نموده قوله

ذکر رخ و زلف تو دلم را | و در دست که صبح و شام دارد

رخ ذات و ذکر زلف صفات و کثرت حاصل بیت آنکه یعنی دلم را و در شبانگاه بیان ذات
و صفات و وحدت و کثرت تو ای درام در یاد تو قوله

بر سینۀ ریش در و مندان | علت نمک تمام دارد

در و مندان عاشقان لعل کنایت از لب مراد صفت مشکلی نمک کنایت از عتاب اشاره بکرمیه

اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَمُوْعًا قَوْلَهٗ

در چاه زرخ چو حافظ ایجان | حسن تو دوصد غلام دارد
چاه زرخ اشارت تعینات چنانچه چاه زرخ زریب حسن صورتی تعین منظر حسن معنویت مراد از تعین معشوق مجاز ایجان یعنی اے محبوب غلام عاشق غزل

آنکه از سنبیل او غالیه تابے دارد | باز باد لشدگان ناز و عتابے دارد
یعنی آن محبوبے که از خوشبوے سنبیل زلف او غالیه تاب میخورد باز با عاشقان و لدا دانه ناز و عتاب دارد دلے اعراض است قَوْلَهٗ

از سرکشته خود میگذرد همچون باد | چه توان کرد که عمرت شتابے دارد
از سرکشته خود از نزدیک عاشقان خود که کشته عشق اند میگذرد همچون باد بسرعت تمام میگذرد و توبه نمیشود چه توان کرد و مانع نمیتواند شد و علاج آن چه توان نمود عمرت شتابی دارد مانند عمر عزیزست اما وفای ندارد و بسرعت تمام گذشت قَوْلَهٗ

ماه خورشید نمایش ز پس پرده زلف | آفتابے ست که در پیش سحابے دارد
ماه خورشید نمایش ذات خورشید شال محبوب ز پس پرده زلف و اشباح تعینات آفتابیت که در پیش سحابے دارد و بهتر از آفتابیت که در بر و آید قَوْلَهٗ

آه بچووان اگر اینست که دارد لب یا | روشنت اینکه خضر بهره سرابی دارد
آه بچووان آب حیات که موجب بقاست سراب دھوکا حاصل بیت است آب حیات سرچشمه معرفت است نه چشمه آب خضر که چشمه آب خضر پیش چشمه آب معرفت همچون سرابیت نمودے بوداے لایبف و هیچ اے عزیز حیات از عشق دان مات بے عشق ے شناس هر که بچشمه عشق رسید زنده ابد گشت فَلْيَحْيِكِنَّ حَيٰوةً طَيِّبَةً اشاره بدین حیوة است سار حیات و دیگر مضبوط قبضه اجل باشد كُلُّ نَفْسٍ ذٰلِقَةُ الْمَوْتِ قَوْلَهٗ

چشم من کرد بهر گوشه روان سیل شرک | تماشای سر و ترا تازه با بے دارد
سیل شرک کثرت گریه سیل سر و کنایت از قامت مراد وجود چیست قامت فی المثل یعنی وجود و حاصل این بیت بضمون این صراع متحد است که بے تقاضای نظر احسن تو افزون نشود قَوْلَهٗ

فکر

غمره شوخ تو غم بخطای ریزد	فرصتش باد که خوش را سه صواب دارد
---------------------------	----------------------------------

غمره شوخ کنایت ز اخلاقی بغلی متساوی غم بخطای ریزد و بقط خون مارید چرا که دوستدار را کشتن محض خطاست فرصتش باد و هیچ مزاحمتی مرا و ارباب و هیچ متعوض نیستیم الا دانه ترک الی الاکم فکر صواب دارد چه ملک ملک اوست توان بالغ قوله

چشم محمور تو دار دزد دم قصد جگر	ترک مستت مگر میل کباب دارد
---------------------------------	----------------------------

چشم محمور بغلی ذاتی سداستغنا - قوله

خوشا

جان بیمار مرا نیست ز تو رو سوال	اسه خوش آن خسته که از دوست جو دارد
---------------------------------	------------------------------------

جان بیمار جان فریفته روے طاقت خوشا بسیار خوش از دوست جوای دارد بادوست همکار باشد قوله

آنکه کند سوے دل خسته حافظ نظری	چشم مستت که هر گوشه خرابی دارد
--------------------------------	--------------------------------

چشم مستت ذات سر استغنا غزل

از دیده خون دل همه بروی مارود	بر روے ماز دیده چگویم چارود
-------------------------------	-----------------------------

معنی آنست که اندوه غم من بجای رسید که از دیده بگی خون دل می بارم و آنچه ازین کشت زاری خونباری بروی من روے مبدعه از بیان است قوله

مادر درون سینه هوا که نفست ایم	بر باد اگر رود سیرازان هوارود
--------------------------------	-------------------------------

هواے نفسته ایم محبت داریم نه ازان هوارود یعنی غیر ازان محبت که در سینه داریم نخواهد بود قوله

بر خاک راه یار نهادیم روے خویش	بر روکار و است اگر آشنا رود
--------------------------------	-----------------------------

یعنی روے خود را فرش راه محبوب ساختیم اگر آن محبوب بر روکار مقدم نهد عین لطف است قوله

سیل است آب چشم بروهر که بگذرد	گر خود دلش ز سنگ بود هم ز چارود
-------------------------------	---------------------------------

سیل است آب چشم من بمنزله سیل است بروهر که بگذرد هر که از معاینت کند که خود دلش ز سنگ بود اگر دل او خود سنگ بود هم ز چارود جنبش کند اے مرغان شود قوله

مارا باب دیده شب روز ما جراست	زان رهگذر که بر سر کوشش چارود
-------------------------------	-------------------------------

با دیده گریزای ما چرا گفتگو و جنگ زان رهگذر بای آنکه بر سر کوشش چارود بسا داکه

نجمار خاطر و بار دشمن شود قوله

خورشید خاوری کند از شک جاک چاک | اگر ماه مهر پرور من در قبار رود

خورشید خاوری خورشید که طلوعش از شرقست جامه چاک کند گرفتار غم و الم گردد ماه مهر پرور
معشوق در قبار و دایه آرایش و زیبایش آید قوله

حافظ بگو میکرده دایم بصدق دل | چون صوفیان بصومعه دارا الصفا رو

میکرده عشق صومعه دارا الصفا صومعه که دارا الصفا خانه بادست و متعلق بکوه میکرده غزل

اگر آن طائر قدسی ز درم باز آید | عمر بگذشته به پیرانه سرم باز آید

طائر قدسی محبوب حقیقی ز درم باز آید بر ما ظهور کند و جلوه نماید معنی مصرع ثانی آنکه از سرفرو
جوان گردد قوله

دارم امید بدین اشک چو باران که دگر | برق دولت که برفت از نظرم باز آید

یعنی ازین گریه که بمنزله باران شده امید قوی دارم که آن برق دولت که مشاهده محسوس و از دست
از نظر ما رفته است از چشم ما نهان گردیده باز رو نماید چرا که هر جا که بارانست البته نمایش برق آنجاست قوله

آنکه پیشین بنهد تاج تکبر خورشید | پادشاهی بکنم که سرم باز آید

آنکه پیشین بنهد تاج تکبر خورشید یعنی آن محبوب که خورشید پیش او بنده ایست ذلیل بادشاهی
بکنم کوس سلطنت غم اگر سرم باز آید اگر مرا گرم کند و متجلی شود قوله

خواهم اندر عقبش رفت بان یار عزیز | شخصم را باز نیاید خب سرم باز آید

خواهم اندر عقبش رفت بان یار عزیز در طلب و خواهم رفت تتم بان یار عزیز شخصم را باز نیاید اگر
بمطلوب خود غیر از گرم خبرم باز آید نام من جاری گردد و باقی ماند قوله

اگر نثار قدم یار گرامی نکنم | گوهر جان بچه کار دگرم باز آید

گوهر جان اضافه باین بچه کار دگرم باز آید که بهتر ازین کار کار نیست قوله

مانعش غلغل جنگ است و شکر خواب صبح | ورنه که بشنود آه سرم باز آید

جنگ مراد حارث که آوازش راحت افزای عاشقان شکر خواب خوابی که بعد صبح کنند
و خوابش معنی آنست که مانع ارتقاء حجب از میان طالب و مطلوب و چیز است یکه

گفتگو عارفان دوم غفلت خافلان و گرنه طلب بجای میرسد سر از دریچه برسیکشی یعنی هر دم و لحظه
اندازانام یکے خاص دوم عام خواص گفتگوے شان مانع گشته و عوام را غفلت شان قوله

کوس نو دوتی از بام سعادت برنم | گریه بینم مه نواز سفرم باز آید

مه نو محبوب باعتبار حسن و زافرون یعنی از روی سعادت کوس دوتی زخم که از سر نو پدلت رسیدم
اگر آن ماه نواز اخفاء بظهور آید قوله

آرزو مند رخ شاه چو ما هم حافظ | بختی تا سلامت ز دم باز آید

حافظ خطاب بدل یعنی اے دل من آرزو مند رخ آن شاه که در حسن و جمال چون ماه است بختی
تو بختی خطاب بدل یا بمرشد غزل

اگر روم ز پیش منتها بر انگیزد | ورا ز طلب بشنیم بچینه بر خیزد

اگر و طلب او داریم و دم از محبت زخم نزول بیا و آفتاب را نماید اذا احب الله عبدا ابتلاه و اگر از
طلب باز آیم ملتفت بدگریز گردم بعد اوت بر خیزد و بخصومت پیش آید قوله

وگر بر بگذر یکدم از وقایع داری | چو گرد در رهش افتم چو باد بگریزد

نہوا

ہو اواری دوستداری چو باد بگریزد و متنفر شود قوله

وگر کم طلب نیم بوسه صد افسوس | از حقہ دہنش چون شکر فرو ریزد

بوسه عبارت از حصول استعداد و قبول کیفیت کلام صوری و معنوی و نیم بوسه یکے ازین است
و نیز بوسه عبارت از وصل کہ از مقتضیات است و نیم عبارت از قلہ بموجب محاوره چون گویند
فلان نیم خر مہر نمیدہد از حقہ و بہن افسانہ بیانید مراد از ان کلام صفت تکلمی صد شکر صد عت
و صد ختم آلود کہ بر عاشقان عزیز نشکر است یا نکند و در اشیرین است جواب تلخ نمی یابد بل لعل شکوہ را قوله

من آنقریب کہ در زنگس تو می بینم | بس آبروے کہ بر خاک رہه فرو ریزد

قریب مراد غمزہ و حرکات چشم کہ فرینیدہ عاشقان بہت زنگس چشم مراد ذات چون حرکات چشم تو
کہ شبوہ حسن است بیک چشم زخمی عالمے را بر ہم میزند ملامت کردن بین باب حاجت نیست
بضرورت چون تو چشم ما بدین ظرافت بگردانی و غلبہ در ملکوت اہل بازی چہ جائے توبہ و تقوے و زاری
و سلامت جان مسکین من است قوله

چہ گویش کہ چرا با کان بیا میزی | چنان کند کہ سر شکم بخون بیا میزد

چندان عتاب و خطاب کند و دوری گزیند کہ بجای اشک خون گریم قوله

فر از و شیب بیا بان عشق و ام بلاست | کجا ست شیر دلے کز بلا نہر ہیزد

فر از و شیب بلند و پست مراد تصدیقات و ام بلاست موجب گرفتاری و خست شیر دل
عاشق لا ابالی کز بلا نہر ہیزد کہ ترک اندیشہ بین بلا ہا نماید قوله

تو عمر خواہ و صبوری کہ چرخ شعبہ باز | ہزار باوی ازین طرفہ تر برا نگیزد

شعبہ باز باز گیر طرفہ تر تا در ازین اشارہ باین کہ اول نبویہ لطیف بعشق خود آشنا ساختن بعد از ترک
استغناء بلای ہجران مبتلا کردن حاصل میت آنست کہ تو زندگی خواہ و صابر باش کہ اگر زندہ خواہی
اینچنین ہزار طرفہ خواہی دید قوله

بر آستانہ تسلیم سر نہر حافظ | کہ گریستہ کنی روزگار بستیزد

آستانہ تسلیم اضافتہ بیانہ یعنی بمقام تسلیم و تسلیم رضا دادن بحکم حق ستیزہ کنی دم بچون و چرا زنی
روزگار بستیزد زمانہ ترا ہلاک کند و ترا از محبوب و را از غفل

اگر ببادہ مشکین لم کشد شاید | کہ بوسے خیر ز زہد و ریائے آید

بادہ مشکین عشق کہ رائحہ و دماغ عاشقانرا معطر دارد و لم کشد مائل شود شاید ہر جا ست معنی مصراع ثانی
آن کہ بیچ ازین زہد و ریائی بیچ حصول نمیتوان نمود جہانیاں خلایق من آن کنم کہ خداوند گار فرماید
کہ و الذین آمنوا انکم یثابون خلق کریم کہ خلق حق تعالی گنہ بخشدان اللہ غفور رحیم مقیم ساکن حلقہ
زلف اشارہ بوجوب اقامت کہ حلقہ ز سر زلف یا ربخشاید بجا ہدات تمام حجاب از روے نگار
بخشاید و بے حجابے جانان مطالعہ نماید ترا خطاب بعشوق نیز بخود حسن خدا داد ازلی و نیرا وصف
جمیلہ و کمالات جللیہ مشاطہات بیاراید و صفائے بمدح موصوف کند محتاج آرائشے و وصف صافی ثبوتی
چمن مراد دنیا و وجود ہوا و سم جوانی و زندگی و لکش فرج بخش می بغیش است محبت خاص
از سبکت میفون بخرد دل خوش در نظر نمی آید الحال بہتر زمین است کہ دل را خوش باید داشت
و از غیر معرض ساختہ با و مشغول باید دانست این چمن دنیا از سر و مراد عاشقان آزاد لاکم ہوا بگلرو
جمیلہ عورتے صاحب جمال عروس جہان اضافتہ بیانہ ہشتاد ہوش بابش این محذره اشارہ

بعروس جهان و مخدره مکار و غدار و بیوفالایه تملق ماه رخ محبوب کرشمه ظهور تجلی و نخستین شمع
در سبزه بزم و خالق بزم در زدن طلب فتح باب کردن بوسه تو رخ ماه راسیالا بدین وصل
تو ملاقات تو که گرفتار صفات بشریه هستی تیرگی بر ما آرد و این از جبت کبریا کیست چنانچه در عرفا گویند
که دست بدمن مافرن که دامن آلوده گردد والا نه ذات حق از قبول تیرگی منزله است غزل

است دولت گوئی که بمیدان تو یابند | فرخنده سر آئینه چو گمان تو یابند

گوی مراد عاشقی که گوئی و اسرار گردانست میدان اشارت بصحراست محبت چو گمان مراد عشق باد
کنایه از مرشد فضل ازلی تن آتش زده سوخته کورا اشارت به باد است گذری بر سر ایوان
تو یابند مرا و ابا یوان خلوت باشد گم شده دلهام و لهام عاشقان که در عشق گم شده اند شبستان
جای شب باشی هر محل در هم شده سرگشته و خراب زلف پریشان که جذب محبت هر کس یعنی
هر عاشقی در ایام تو در دور محبوبیت تو خاکش شده در وادی هجران تو یابند علة جانسپار
و غیر از جدائی تو نباشد هر دل که جنون از سر گیسوی تو گیرد گیسو مراد راه و طریق یعنی هر
که جنون از راه طلبت پیدا کرد و در سلسله زلف گره سان تو یابند سان مانند یعنی مقید
و گرفتار جذب محبت تو یابند آفتاب اشاره به عاشقان طلعت خورشید چهره تو و این خطابه
بمحبوب است طالع شده از عطف گریبان تو یابند از گریبان تو یعنی از پرده حجب ظاهر غایب
مشاهده کنند کسی یعنی عاشقی اقبال جمالت بتوجه مشاهده جمال تو افتاده سحر که
شبستان تو یابند سحر گاهان افتاده در گاه تو یابند ای مستغرق مشاهده جمال تو هر خون
که در ایام همایون تو ریزند هر عاشقی که در دور تو کشته شود جویشان بدل ساغر و میدان
تو یابند جویشده در محبت و خروشنده عشق تو میدان خانه بی چون قلندران کنایت از خم
و صراحی و از ساغر چیز بی که در مشاهده انوار غیبی کند و نیز روئے معشوق از خم و صراحی بود معشوق
هر دل که کبابش زبانه تو سازند هر دل که در عشق تو کباب کنند و غرق خون سازند بریان
چو کبابش بسرخوان تو یابند سر انجام همچون کباب بریان و سوزان خوان محبت تو یابند فردا روز حشر
شهیدان تو یعنی عاشقان تو که کشته تیغ عشق تو اند قال مع عشق و عطف کتم و مافات شهیدان
در بان کنایه از ابلیس که حاجب خلوت سر وحدت است یکران اسپ هم یکران جذب محبت عشق

این غزل تمام و کمال در نسخ موجود نیست

جانب ۱۱

غزل - اے بسرو دولت باقی یا وب یا قته اند و طلب باش که آهنا به طلب یا قته اند
 اے براد تصوف که طریقه درویشی است سر اسرار است ابو حفص گوید التصوف کلمات ادب
 لکل وقت ادب و لکل مقام ادب و لکل حال ادب فمن لازم ادب الا وقات بلغ
 مبلغ الرجال ومن ضیع الا ادب فهو بعید من حیث یظن القبول تصوف جمله آداب است
 که هر وقت و مقام و حال را ادبست هر که ملازم است ادب اوقات کند بدرجه مرادات سده که آداب
 ضائع کند و دور باشد از پندار بنزدیکی و مرد و و باشد از گمان بدردن بقبول حق تعالی و ادب کا
 مردان نیست قال الله تعالی و الحافظون لحد و داند و آداب برد و نوعست ظاهری باطنی ظاهری
 ترک معصیت نیز که اگر کسی در نظر مردان معصیت میکند و شرم ندارد و چون نظر مخلوقان مساوی میکند و
 بے ادب گویند پس هر که در نظر خالق که آفریدگار همه است معصیت کند بے ادبی بود پس آنکه ترک معصیت
 نمیکند از وجه خالی نیست یا اعتقاد و انیت که خدا ورنه بیند و این اعتقاد کفر است و اگر سیدان که
 خدا سے بیند با وجود این ترک معصیت نمیکند نهایت خوفی و بے ادبی بود اکنون بدانکه ادب نوع
 ظاهری و باطنی ظاهری ترک معصیت یعنی جمله اعضا و جوارح خود را در حفظ شریعت دارد و چون خود
 مأمور امور شرعی داند و ادب باطنی صفات باطن از جمیع صفات ذمیه ظاهری و باطنی سر و علانیة بحق
 مشغول باشد که اَلَاذِکَ مَعَ اللّٰهِ فِی السِّرِّ الْعَلَنِیَّةِ و ادب طریقه نبویست که قال ۱۲ ادبی بی جهان
 تا دی پی پس تحقیق هر که بے ادب باشد بخدا بار نیاید چنانچه نقاست که روزی بایزید بطامی گفت بعضی
 از اصحاب خود را که بر نیز و بیایک برویم بدیدن سر که خود را بولایت زید شهرت داده و مردم قصد زیارت
 او سے کنند چون رفتند آن مرد از خانه برون آمد و مسجد اندر آمد و آب دهن خود بسوے قبله انداخت
 سلطان چون آن حال بدید سلام ناکرده بازگشت و گفت این مرد یرا دے از ادب رسول ۱۳
 و این ادب رعایت نکرد پس چگونه این باشد بر عوی زید و ولایت و معرفت این عوی او باطن
 ایچک عشق تحفه عشق اب پدر ادب و جد سلاف حسب شرافت کسی چون علم وزهد و تقوی
 و عشق تا توانی در حصول عشق سعی نما و از یاد خدا جدا مباش هر که درین راه بمراتب رسید بدولت عشق
 رسید محبت خود بینی را ترک ده که این سعادت بوقوف به خویشی و نسب نیست ازینجا است
 چون کفنا را طبیعت منزه بود و پیغمبر زادگی قدرش نیز خود و منزه اگر داری نه گوهر گل زخارا

این غزل نیز در نسخ موجوده یافت شده است

این غزل نیز در نسخ موجوده یافت شده است

ابراہیم ز آفرین دم از خویش قرن خود بینی بگذرست عقلت مشولے گرفتار غفلت مباش و اگر مبتلا امر
 غفلت مانده کہ فی قلوبہم مرض باید کہ بد او آن کوشی کہ ان العالج باخذاد یا یعنی ذکر کردن حق بشمار
 اذکروا اللہ کما کثر نزل العلقم فاعلمون فاذکروا اللہ قیاما و قعودا و انی علی جنون بکم قال ابن عباس
 ات بالن کو اللیل والنہار فی البر والبحر والسفر والحضر والغنا والفقر والمرض والصحة
 والمرء العلاء نیتہ و ذکر بر سہ نوعست لسانی و قلبی و روحی کہ ذکر اللہ سوستہ و ذکر القلب سوستہ و ذکر الروح
 راضہ و برائے ذکر وقت مخصوص نیست ہر وقت کہ خواہد کند ما بہترین اوقات شب است بچند نوع اول
 فراغت دل از مشغولی کار ہا - دوم دوری از ریا - سیوم شب بیداری کہ یا ایہا المرء قل قم الیل و
 ہر فیض کہ دوستان حق اشد است شب یا بسو کہ امیدوست خطایع باشق ارباب حضور عاشقان و شائقی صفا
 شاید معشوق کہ صفا بخش دل عاشقانت و شب نیم شب منزلت مرتبہ قرب غزل

آن کیست کز روے کرم با ما وفا دار کند | بر جاوید کاری چو من بکیم نگو کاری کند

معنی آنست کہ کیست آن کسے کہ از روے لطف و کرم درین حالت پر بلاست رفاقت نماید و چون
 بر محبت سے نماید و ما را بملود اور ساند کہ ما للغریب سوی الغریب انیس قولہ

اول بیانک چنگ نے آرد بدل پیغام سے | وانگہ بیک پیامتہ مو با من ہوا داری کند

گویند

اول بیانک چنگ نے اول آیات و اخبار و اقوال سلف کہ متکبر بود باشد آرد بدل پیغام
 سے مرادہ ہمارا ساندو تشکین دل حزین این کیمن نماید وانگہ بیک پیامتہ سے بعدہ بیک جام عشق
 با ما وفا داری کند ما را مد سے نماید قولہ

دلبر کہ جان فرسود از و کام و دم نکشود از و | نو میدتوان بود از و باشد کہ دل داری کند

دلبر کہ جان فرسود از و یعنی محبوبے کہ جان این بیچارہ غمین در شدائد و بلیات عشق او فرسود
 کار و دم نکشود از و وسیع کشایش از ان بکارین رد نمود نو میدتوان بود از و با اینہ از جناب
 محبوب امید قطع نتوان کرد باشد کہ دل داری کند شاید کہ روزے بدلداری این دلدادہ کو شد
 و ر سے نماید کہ لا تقطعوا من رحمۃ اللہ قولہ

گفتم گرہ نکشودہ ام زین طرہ تا من بودہ ام | گفتا من فرمودہم تا با تو طراری کند

طرہ پریشانی و شدائد عشق یعنی روزے بان محبوب عرض نمود کہ سے دلدار غمگسار از ان روزہ

که گرفتار دام عشق تو گردیده ام تا حال نبوعی روم خلاصی ازین شدائد و بلیات نیافته ام
گفتا منش فرموده ام تا با تو طواری کند گفت اے محبوب من این شدائد و محن را بنام تو نامزد
کرده ام تا بتو عیاری و چالاکی کند - قوله

پیشینه پوش تند خو که عشق نشنیده است | از مستیش رمز بگو تا ترک بهشیاری کند
پیشینه پوش تند خو زاهد مرئی گرفتار بحث جدال شاره بنکر که عشق نشنیده است بگو که غم
بوسه بشامش زنده یعنی محروم عشق است از مستیش رمز بگو از مستی شراب عشق اندک با او
بگو تا ترک بهشیاری کند تا ازین زهد و ریائی باز آید قوله

یا شمع

چون من گدای بے نشان شکل بود یا چنان | سلطان کجا عیش نمان بارند بازاری کند
گدای بے نشان مفسد و سوسان یاری چنان یعنی سرور محبوبان سر سر استغنا سلطان
کجا عیش نمان بارند بازاری کند اے بادشاه که بارند بازاری عیش نمان کند و او را خلوت
خاصش بار دید قوله

زان طره پر پیچ و خم سہلست اگر بنیم ستم | از بند زنجیرش چه غم آنکس که عیاری کند
زان طره پر پیچ و خم اے جذبہ عشق تو که سر سر شدائد و بلیات است سہلست که بنیم ستم اگر
جفا ما دیدم و ستم استوار نماید بر ما آسان است از ملول و غمگین می آیم چرا که از
بند زنجیرش چه غم آنکس که عیاری کند که مرعاشق را ازین تحمل شدائد و بلیات غمی نیست که
عاشقی رنج نیست مرد از البینہ احتست و سلسلہ بند است شیرازا بگردن زبور است و قوله

شد لشکر غم بے حد و از بخت میخواستیم مدد | تا فخر دین عبد الصمد باشد که غمخواری کند

بے حد و بے نهایت عبد الصمد کنایہ از مرشد که بحق باقی باشد قوله

با چشم پر نیرنگ او حافظ مکن آہنگ او | کان چشم شوخ و شنگ و بسیار کاری کند

یعنی اے حافظ خیال و عشق آن چشم جادو و آہنگ او مکن که آن چشم جادو و آہنگ شوخ و بیباک و سر سر کار است
که شیوہ او همین است کہ ہر کسے کہ پیش او آید اول بنگاہ آشنا دل او بر باید بعدہ بنظر قہر خاک بیند

غزل

آن یار کز و خانہ مار شک پر ی بود | سر تا قدمش چون پر ی از عیب بر ی بود

یا شمع
این غزل در نسخ موجود است

ضمیر شیرین بران یار فروکش کنم این شهر در سیم شهر اقامت کنم و شهر کنایه از دنیا و وجود بنویس
 لذت شایده بسیار ه اشاره بل یارش سفر می بود که آن قلبی نمودار گردید و مخفی شد تنهانه ز راز دل را
 پرده بر آینه او یعنی تنهانه این راز دل ماکه کنایه از عشق است اشتها یافت و مشهور گردید بلکه شکر فلک
 از ابتلا پرده نیست که عاشق از رسیو میکند و در معرض اختفای گزار حسن جمال صوری او ب حسن اخلاق
 صاحب نظری معرفت نیکو و بد دوست و دشمن صادق و کاذب معنی بیت آنست یعنی آگاه
 خردمند که در این بیت با وجود صوری و حسن اخلاق نیز نیک بد دوست دشمن صادق و کاذب است چنگ
 و سه می تاش ضمیر شیرین محبوب اختر بد مهر طالع نا فرجام بدر بر وجه ساخت ای که چنگم گردش و قمری بود
 ای که تیغ گردش فلکی توانستم کرد قوله عذرش نبه معنی آنست که ای دل من چون تو غریب بینوا و فاسق
 هستی اگر محبوب باحوال تو مشقت نشد معذورش و اگر که او سلطان کشور حسن است تو گدا و بادشاهان را
 بگدایان بچسب بادشاه کامران بود از گدایان عار داشت اوقات خوش آن بود خوش آنوقت
 و عمر فرزند آنی که با دوست میسرفت در مشایده دوست گذشت بی حاصلی لایق در دوسری
 تصدیق و پنج لب آب گل سبزه مقام دنیا که چون لب آب محل عبرت است که نه نشین
 بر لب جوی گذر عمر بنان و گلهای مصنوعات در شکفته و چون سبزه فرحت افزای نظار گیان است
 این گنج گهر اشاره بمشایده محبوب را بگذر سبزه بود ثبات و قرار نه داشت قوله

در این بیت دو سطر است

خود را بکشد بلبل ازین غصه که گل را | با یاد صبا وقت بحر جلوه گری بود
 بلبل عاشق گل محبوب با د صبا ملک الموت وقت سحر آخر شب مراد دم و اسپین یعنی از غیر شام
 دم و اسپین میان طالب مطلوب ملک الموت واسطه میشود عاشق خود را میکشد چه باشد پیش ازین
 از جلوه معشوق دیکه بهر در گرد و دهقان خمپنده میوه باغ و خواهد که برایگان خور ذراغ و گنج
 سعادت مشایده عرفان تبیین برکت غزل

آنکه رخسار ترازنگ گل نسرين داد | صبر و آرام تواند بین مکین داد
 نسرين نام گل خوشبو و سفید گیسوی قسم است از مویله زلف مراد عشق متناول
 دست داری داد من غمکین داد مرا با نصاب توان رسانید فرهاد و نام پهلوان کیکا و شاه ایران
 زمین نام سنگتراشی که عاشق شیرین معشوقه خسر شده بود چون آن مبعاد یافتن شیرین

در این بیت دو سطر است

در میان کوه راه برد و کس افرستا که دروغ با او گفت که شیرین ببرد بشنیدن این رخ و از آنکه چنان
 و جان شیرین او در کج قناعت القناعت کنز الفسنى القناعت القناعت بالموجود و ترک طلب المفقود آن
 اشاره کنج زراین اشاره بقناعت از ره صکوت نظر بنظایر پیوست مستغرق لذات او شد
 عمر خودش کابین او عمر خود را مراد در وجه کابین او ای خود را بخت بعد از این الحال انسر و بلند
 محبوبیتی ضروری نام ماه بهار معنی این مصرع آنست خصوصاً اکنون که بآب پاشی لطف و
 فضل الهی چمن دل طراوت و تازگی گرفته و گلهاى مشاهدات در در و نموده قوله در نعم وعصه الخ
 یعنی اے قوام الدین از تو دادی طلبم که فراق رویت دل مرا در نعم وعصه دوران انداخت
 که از آن خون گردید

غزل

ابر آزاری برآمد باد نور فدی و زید	وجه می بخوام و مطرب که میگوید رسید
آزار نام ملت ابر آزاری ابر بهاری	وجه حسیح مطرب که میگوید ملت به که نزد میکند قوله
شاهدان در جلوه و من شرمسار کیسه ام	اے فلک این شرمساری تابکے خواهم شنید
شاهدان تجلیات جلوه ظهور من شرمسار کیسه ام	چیز نیست که شارایشان کنم قوله
مخطبوط دست ابر و خود نمو باید فروخت	باد و گل از بهای خرقه می باید خرید
جو یعنی بخشش و نیکى معنی نیست آنست که درین زمانه که قحط الرجال است و صاحب گریه	که عارف کامل است در نظر نمی آید بهر کس التجا نباید کرد و خود را به آبر و و سوا نباید ساخت مگر
همین که خرقه بد و تقوس را باید فروخت شراب عشق و مشا به معشوق باید خرید	قوله
غالباً خواهد کشود از دوتم کار و کوشش	من نمیکروم دعا و صبح آیین میدیدم
غالباً اکثر البتة دولت مساعدت ثبوت و کشودن کار کنایت از حصول مطلب چرا که من دست دعا	بر آورده بودم صبح که هنگام استجابت دعاست میدیدم این را لیس است حمیده و قالے است
پسندیده بر حصول مطلب قوله	
داهم گر چاک شد در عالم رندی چیه پاک	جامه در نیکنامی نیز نه باید درید
یعنی اگر در رندی که کنایت از میواریست رسوای عالم شدم باک نیست اما باید که الحال در نیکنامی	نیز مشهور باید شد قوله - بالبه و صد هزاران خنده گل آید باغ + یعنی محبوب بن

بالب خندان گل مثال در مجلس دل نزول بنود ملتش غیران را نخواهد شد که گریه ما را استماع نموده باشد قوله

این لطافت کز لب لعل تو من گفتم که گفت | وان تطاول کز سر زلفت تو من یدم که دیدم

لطافت سخنان لطیف لب لعل تو یعنی عشق تو که گفت یعنی عاشقی هیچ نگفت تطاول دست درازی اشاره بشدائد و بلیات از سر زلفت یعنی در عشق تو که من یدم که دید آنچه من کشیدم هیچ عاشقی نکشید قوله

عدل سلطان گزیر سد حال مظلومان عشق | گوشه گیران راز آسایش طمع باید برید

سلطان محبوب گزیر سد حال مظلومان عشق بفریاد حال عاشقان بن گوشه گیران راز آسایش طمع باید برید عاشقان را که از ما سوا گوشه گرفته اند امید راحت منقطع باید کرد و حتمی که چون عدل محبوب بفریاد عاشقان نمیرسد زاهدان را چه امید راحت قوله

تیر عاشق کش ندانم بر دل حافظ که زد | اینقدر دانم که از شعر ترش خون میچکد

تیر عاشق کش ضربت یعنی تیر عشق که عاشق کز است اینقدر دانم که از شعر ترش خون میچکد سخنان او گواه حال اوست که این چنین سخنان غیر از خسته دل نیاساید غزل

اگر خدا که رایک گناه بگیرد | زمین بناله در آید زمانه آه بگیرد

بگیر و مواخذ کند برابر است که و گوهر پیش حضرت مولا که عصیان اندک قنلت طاعت کوه طغیان گناه یا کثرت عیب که مواخذ بگردد با کثرت معاصی عفو کند گناه بگیرد یعنی با قنلت طاعت مواخذ کند یا بگناه سهل مواخذ کند که ماه بر فلک از شومی گناه بگیرد گویند علت خسوف یک کثرت معاصی بندگان است بر آن نمود قمر خفوف میکند تابندگان از قهر الهی ترسند بدانند که این بیچارگان با وجود عدم ترک امر الهی از قهر ایمن نمیند و اے بر ما که شب روز در معاصی میگذریم فردا روز حشر که داوخواه بگیرد مظلومی که دانست که تو گرد که و دایع هنگام خضوت مشا به حد رود یعنی آن محبوب راه بگیرد مانع از نشو شاه محبوب حقیقی بیدلان عاشقان زهره قدرت یا اطاقت پیش راه بگیرد یعنی مزاحم نشود غزل

اگر نه باده غم دل زیاد ما ببرد | نسیب حادثه بنیاد ما زجا ببرد

اگر باده عشق رقوم غم را دلوح دل تراشد پس قریب است که حادثه بنیاد وجود ما را محو و مخم گرداند قوله

این غزل در نسخ سوخته و یافته نشد ۱۲

رو در آید و اشک روان گریز ۱۳

وگر نه عقل هستی فرو کشد لنگر
چگونه کشتی ازین ورطه بلا برود

عقل محو مستی سکر فرو کشد لنگرید دگار شود مرطه مقام عشق - باید دانست که عاشق را هر دم صاحب
دگر است گاه سکر گاه صحو گاه نشیب گاه فراز اگر یک مقام باشد پس ازین مرطه بلا که راه عشق است چگونه
خود را بسلاست بر دو وجهی نوع قطع این راه نماید - قوله

فغان کہ باہم کس غایبانہ باخت فلک

غالبانه باخت غالبانه با حق چنان باشد که پس پشت حرف نفع شطرنج قرار کنند چون حرف دوم مهره روان کند و علم و هندکلام و مرقلان خانه بفلان خانه روان گردا و بیدا اعلام کند که جهان و همین خانه روان کنسیدیم برین منطرح حرف بیا دامت کن این بازی اغلبانه نامند و ستم ازین و غالب بر برین غالب آید - قوله

دل ضعیفم از آن میکشد بطرف چمن که جان زمرگ به تیماری صبا برسد

چمن مجلس شد مرگ بجران که اشد از مرگ است یتماری صبا اعانت عارف کامل که ازین بجز
جان بسلا مت برد قوت

طیب عشق منم باده خور که این معجون فراغت آر دو اندیشه بلا برسد

طبیعی عشق معالج مرض عشق باد و خور مجروحانی اشتغال نمایان مجروحان اشارت عشق فراغت
آرد از اسباب و افراطی و خطای پیرداندیشهای لایعنی دور گرداند قوله

گزار بطلماست مست خصر را ہے جو مباد کا تش آتش خاک و آب ما ببرد
طلماست را عشق کہ تاریک و مخوف و چشمہ معرفت در جہتی خصر راہ عاشق کامل کہ رہبر عاشقان
کاتش اس آتش عشق خاک و آب ببرد و وجود با بسوزد قوله

بسوخت حافظ و کسر حال او بیگفت | مگر نسیم پیامے خداے را ببرد
نسیم مرشد و لطف ایزدی و عنایت نبوی خداے را بواسطہ خدا بیہر و رساند غزل

بیایه که ترک فلک خوان و زده غارت کرد | هلال عید بدو ورقه ح اشارت کرد

ترک فلک مرتع نمراد عشق هر جا که در آید ز یزید بر سازد خوان روز که نایت ایام زهد و وع هلال
عید شهو و مشاهدت و در قبح گردش با اله معنی آنست که خود را میگوید که بیاو اصل حق باش و چیز

پیشانی

۱۵ آنچه استخوان این غزل یافته شد نوشته شد. لای مغزخ موجود نیست ۱۱

دیگر بنظر مترش که عشق بر نگیزی را بهم زد و آنکس غبار کرد و دل خوشی غارت کرد و ایستاده دادن آه در قوله	نواب وزه وجج قبول آن کس برد
آن کس برود آن کس را حاصل شد که خاک میسکه عشق را زیارت کرد و کس که حصول عشق نمود - قوله	مقام صلی ما گوشه خرابات است
خرابات فانی صفات بشری هر کو بخرابات نشسته بید نیست نیز مقام توحید یعنی مقام اصل فانیست خداش خیر باد و آن	اما شهر که سجاد و میکشید بدوش
که او را بمقام فنا رسانید نیز مقام اصلی مقام توحید است که آنرا در دنیا نمی بیند و در آخرت با او باقیام خود را و زوایای ماند قوله	نهادن و نشان کردن چنانچه گذران بر جا میماند کند قوله
نماز در خم آن ابروان محرابی	کس کند که بخون جگر طهارت کرد
یعنی نماز مشایده که آنرا در خم برهنه صلو تهنه و آنرا در حق او است کیسکه از چشمه عشق و صنوسازد و از	سوا بر نیز بخون جگر بجا بدیده تمام و نیز گنایه از کثرت گریه و غوغای طهارت و صنوبایی قوله بر روی نظر
کن ز دیده منت دار یعنی بر روی محبوب نگاه کن ممنون دید با باش که دیده این کار از راه بصیرت کرده که	مفتون اینچنین رو گردیده در حلقه زلفش جذبه عشق بجان خرید آشوب بطوع و رغبت و جانی نفسانی
حصول این پریشانی نمود که این تجارت کرد اشاره بجان دادن و اختیار پریشانی نمودن قوله	بها بے باوه چون لعل حسیت جو عقل
حاصل این بیت آنست یعنی تا وقتی که جوهر عقل را از دست نه دی حصول شراب عشق و محبت نخواهی کرد	سود کس برود حصول فائده کس نمود کاین تجارت کرد و عقل داد و عشق خرید قوله
فغان که نرگس جاش شمع شهر اروز	نظر بدر و کشان از سر حقارت کرد
جاش یعنی کثیر بخش و جشم با دمی است بلند تازی و نیز معنی جاد و جوت و دیویش من لبهم شامی شمع شهر	و کشان عاشقان چه چهره صاف بود و لعل نور و جریقان با دماغ و زنده نظر از سر حقارت کرد حقیقت آنست سهل داشت قوله
حدیث عشق ز حافظ شنوده از واعظ	اگر چه صنعت بسیار در عبارت کرد
حدیث عشق بیان عشق اگر چه صنعت بسیار در عبارت کرد و نیز اگر چه در بیان بسیار عبارت آید	اما بلفظ سخن یا مغز سخن نرسید نعل
بستر جام جم آنکه نظر توانی کرد	که خاک میسکه کحل بصرتوانی کرد
جام جم یعنی پیاله همیشه که ساخته حکما بود و از هفت فلک درو معاینه نمود و آنرا جام جهان نامه	و جام کنه ان نیز گفته اند و از خیال مراد دل نیز در عرف میسکه و خجانه معنی آنست که اے طالب

گنجینه اسرار آتی اگر با خبر و آگاهی بدان مادام که این یدۀ ظاہر بین انجاک در میان محبت که سرچشم
عاشقان بلند پرواز است محل نگذاری ہرگز نہ قلب انسان کہ جام جان ناسے حق است مینائی نتوان یافت قوله

مباش بسے مروت و طرب بزیر چرخ کہود | کزین ترانہ غم از دل بدر توانی کرد

ترانہ سرود مرآتقین مرشد معنی آنست یکدم بے حصول سے محبت و مصاحبت مرشد مباشر کہ
در دنیا جز بدین دو چیز رفع غموم و ہجوم و اندیشہا یعنی نہ تواند نمود کہ چارہ درد رفع غم و محبت
پیراستہ نیست و رخنہ بر ما جو بستان خاصہ اسکندر است - قوله

گل ہر دو تو آنکہ نقاب بکشا ید | کہ خدمتش چون سیم سحر توانی کرد

یعنی آن وقت ہر دو خود کہ حصول معرفت است فیترگزوی خدمتش سے خدمت آن مرشد کامل
چون سیم سحر توانی کرد و مسا و صباح بلا زمت او با شئی و لحظہ از وجدائی نہ نوازی قوله

گدائی در میانہ طرفہ اکسیر است | اگرین عمل بکنی خاک زر توانی کرد

در میانہ استانہ مرشد و مقام عشق طرفہ اکسیر است عجب کمیایاوست کہ خاک از سیکہ دانند
کیمیای معروف چنانچہ در صرغہ لاحق گوید دین عمل اشارہ بگدای در مرشد قوله

جمال یار ندارد نقاب پرده وے | اخبار رہہ بنشان نظر توانی کرد

معنی آنست کہ جمال یا حقیقی پرده ندارد و لے غبار ہستی تو پرده دیش سے آرد آن بخبار را پیش
بنشان یعنی خود را ہیج بدان تا بحال او نظر کردن توانی و خویش یا بمقصود رسانے - قوله

تو کز سرے طبیعت نیروی بیرون | کجا بکوے حقیقت گذر توانی کرد

تا وقتیکہ از قید خودی و بند بشریت رہائی نہ یابی فانی نیستی کجا بکوے طریقت گذر توانی کرد
در عالم عشق کہ دنیا قولہ

بہرزم مرحلہ عشق پیش نہ قدمے | کہ سودا ہری از این سفر توانی کرد

سے متوجہ متزل عشق باش و حصول آن غامض و ہا کنی بسیار فائدہا تو بدین سفر اشارہ عشق قوله

بیا کہ چارہ ذوق حضور و نظم آموز | بہ فیض بخشی اہل نظر تو اسے کرد

بیا خطاب بدل چارہ ذوق و حضور نظم آموز دریافتن حلاوت عشق و بیان کردن کلمات
محبت اہل نظر عاشقان کامل قوله

دل از نور ریاضت گراگهی یا بے	چو شمع خندہ زنان ترک سرتوانی کرد
ز نور ریاضت گراگهی یابی وقتیکہ نور ریاضت بر تو تابد چو شمع خندہ زنان ترک سرتوانی کرد	آن وقت خندان و فرحان سرفادے را عشق گردانی قوله
ولے تو تالیب معشوق و جام مے خواہی	طمع مدار کہ کار و گرتوانے کرد
یعنی قلب معشوق و جام صوری میخوای طمع مدار کہ با وجود این بحقیقت توانی رسید و لذت و حلاوتے توانی چشید قوله	اگر چو صبح بر آری نفس بصدق و صفا اگر در عشق صادق باشی ریح مراد بخوبی مقرر توانی کردہ
بمرا دخواہی فیروز گردی قوله	دوای غصہ و روان گرت خیال بودہ
اگر رفع غموم و ہوم دہوی میخوای بدور بادہ گلگون مگر توانی کردہ	جز ب حصول عشق محبت نتوانی نمود - قوله
اگر این نصیحت شاہانہ بشنوی حافظ	بشاہراہ حقیقت گذر توانی کرد
این نصیحت شاہانہ اشارت بمضمون ابیاتین غزل یا تنہا بیت ماسبق شاہراہ حقیقت اضافتہ بیانہ نیز معرفتہ سفر گذر غزل	
بلبل خون جگر خورد گلے حاصل کرد	باد غیرت بصدش خار پریشان دل کرد
بلبل کنایہ از خود گل کنایہ از فرزند باد غیرت اضافتہ بیانہ بصدش خارے بصد تصدیع و رنج آورد	اے آن بلبل را و این غزل در مثنویہ انشا کردہ قوله
طوطی را ہوا شکنین دل خوش بود	ناگش سہیل فنا نقش امل باطل کرد
طوطی کنایہ از خود شکونایہ از فرزند خوش گفتار نقش امل اضافتہ بیانہ مراد فرزند سہیل فنا اضافتہ بیانہ مراد اجل قوله	
قرۃ العین من آن مہوہ دل بایش باد	کہ خود آسان بشد و کار مرا مشکل کرد
قرۃ العین فرزند ضمیرین یادش بفرزند آسان بشد پاک آمد و پاک رفت کار مرا مشکل کرد	مارا گرفتار غم و الم ساخت قوله
ساربان رخت من افتاد خدا را مدے	کہ امید کریم ہمراہ این محل کرد
ساربان دارندہ شتر چون پیدیان مراد مرشد رخت من افتاد عاجز و متفکر م چون کہے کہ رخت	

معنی آنست که ای همنشینان من از حالت قبض من ببرد عرض کنید تا از گفتار بازماند و در محال
من شود و درین مآتم زنگی شریک من باشد تا همه سالکان بمقتضای پس رویش در مآتم آیند
و امداد همت نمایند تا قبض به سبط مبدل شود و نیز اسباب طرب از پیشم دور کنید و حریفان
ازین معنی آگهی بدهد تا درین مآتم بمن شریک شوند و امداد همت کنند تا بمراد رسم - قوله

نامه تعزیت خمر ز بنویسید تا حریفان همه خون از مژگان بکشایند

و واقعاً قبض من چون نامه تعزیت بسالکان نویسد تا از حال من آگهی یابند و در گریزای
در آیند و دست دعا برکشایند و نیز دعای ایشان بهر طرف مراد من رسد سوال این گستاخی بمرید
چگونه نمود جواب هنگام استمالت بیگانگی رواست که عمر با حضرت کراست و مرآت نموده
و حضرت بیخ ناخوشی نفرموده قوله

حافظ این خرقه پشمینه به بینی فردا که چه زمانه زیرش بجفا بکشایند

این خرقه طاعت و عبادت زمار علامت کفر مراد عدم اخلاص که موجب نامقبولیت است
بجفا بجز و قهر بکشایند آشکار و ظاهراً سازند غزل

برید باد صبا و ششم آگهی آورد که روز محنت و غم رو بکوتهی آورد

برید قاصد برید باد صبا اضافه بیانیه مراد دارد و مرشد آگهی خبر و پیغام معنی مصرع ثانی
آنکه این محنت و غم آخر رسیده قوله

بمطربان صبوحی دسیم جامه پاک بدین نوید که باد سحر گهی آورد

مطربان صبوحی کنایت از عاشقان سرمست جامه چاک خرقه و پیراهن که اطراف و منش
چاکه لرباشد بدین نوید که مصرع ثانی بیت سابق باد سحر گهی همون وارد و مرشد شیراز
نام شهر که اورا معموره عمر و لیث گویند چه او بانی است و قیل آباد کرده سلیمان است حافظ شون
آن بوده اینجا مراد از شیراز مقام قرب که مقام اصلی است دلیل ابر دلیل عشق اضافه بیانیه قوله

نسیم زلف تو شد خضر را هم اندر عشق زب رنق که بخت هم بهر ای آورد

خضر پیشوا و بنابرست را بی شدم یعنی در سفر قوله

بجبر خاطر ما کوش کین کلاه بے شکست که برافسر شمع آورد

جبرفظ اضداد اللفته است یعنی شکستن شکسته را بستن و اینجا بمعنی اخیر بحیر خاطر ماکوش
یعنی بسو با محقارت منگ و بناطر داری ماکوش یعنی مصراع ثانی آنکه افسر شایان را قدر نمی نهد قوله

بیایا که تو جوهر بهشت را رضوان | درینجهان زبرای دل رهی آورد

که تو جوهر بهشت را که چون تویی را که مانند جوهر بهشت هستی رضوان نشاند ه بهشت اینجا حق تعلق
رهی بنده کنایت از خود قوله

چه آهها که رسید از دلم بحر که ماه | چو یاد عارض آن ماه خرگهی آورد

چه آهها چه بمعنی بسیار آن ماه خرگهی معشوق پرده نشین قوله

رساند رایت منصور بر فلک حافظ | چو التجابیناب شهنشے آورد

حافظ منصور را بلور چه رسانید بسبب آنکه حافظ التجابیناب منصور نمود غزل

بعد ازین دست من درامن آن سر بلند | که بیالایچان ازین و حیم بر کند

بعد ازین الحال من درامن آن محبوب اکناشتنی نه ام که بدین قامت خرامان ما را از پا آورد گویند
که حافظ با شاهزاده خجست نظری داشت و او هیچ حال حافظ نمیدید اذت حافظ بطریق قطع این
غزل نوشته قوله

حاجت مطرب من نیست تو برقع بکش | که برقص آردم آتش ویت چو پند

رقص من فرحت ما موقوف بمطرب و من صومنی نیست تو حجاب از رو خود بردار و جمال خود بمانا
که تا آتش جمال رو تو سپند و ارا را برقص آرد قوله

پیش رو نشود آئینه چهره بخت | مگر آن رو که مانند بران سم سمند

پیش رو لایق مشاهده رو تو نشود قوله

گفتم اسرار غمت هر چه بود کو میباش | صبر ازین بیش ندارم چکنم تا که چند

گفتم بیان کردم اسرار غم اسرار عشق کو میباش که تن فرو ملول نشوم چند چه مقدار قوله

مکش آن آهوی مشکین مرا ای صیاد | شرم از آن چشم سیه دا بلندش کن

آهوی مشکین مراد خود که انسان صورت حق است خلق الانسان علی صورته چنانچه چشم آهوی
چشم سیه مانت صیاد کنایه از مرشد و محبوب حقیقی آن چشم سیه مراد ذات که شبه باوست

من خاک کی که ازین نتوانم برخاست	از کجا بوسه زخم بر لب آن قصر بلند
خاک سست و ضعیف نتوانم برخاست طاقت برخاستن ندارم	از کجا بوسه زخم بر لب آن قصر بلند از کجا بquam قرب و علودجات توانم رسید قوت
بازستان لال زان گیسو و مشکین جافظ	زانکه دیوانه همان به که بماند در بند
گیسو عشق آن محبوب حقیقی دیا صحبت مرشد غزل	
بزم طرب بازار جانبازان منادی بشنوید	بشنوید ای ساکنان کویر رندی شنوید
جانبازان عاشقان منادی ندانند ساکنان کویر رندی عاشقان باید دانست که ارباب عرفان را گاه به قبض پیش می آید تا دیر می پاید خواجہ این غزل در این هنگام فرموده اند که کنایه از خود و خمر و شراب سرخیال سر خود گرفتند و متن مطلق العنان شدند یعنی اسیر زمره عاشقان و خمری که از ملامت و علامت ایشان دارد و جامه دار و زلعل جامه سرخ دارد و بر نیمت حاجی از حجاب نوع است از تاج که مخصوص بفرنگیان است حجاب بر سر آن چون تاج است بر عقل و دانش می برد و رهن عقل و دانش است و طالبان این خود می فرستند تا این از وی نغشود یعنی این علامت های مذکور برای آن بیان کردم تا این نباشید و جستجو ای او کمای نبغی نماید قوله	
هر که زان تلخ دم دهد حلوا بها جان شد هم	و بر بود پوشیده و پنهان بدو ز رخ در روید
معنی آنست که هر که از آن تلخ که خمر است مراد عشق مرا حلوا ی شیرین دهد که نزد ما چون حلوا شیرین است یعنی هر مرشدی که بیان معارف کلام فصیح کند به بیان آن نسنو و جز جان دادن اگر آن تلخ باشد بدو ز رخ پوشیده و پنهان ای سالکان کویر رندی در روید و هر جا که باشد او را جستجو کنید و از طلب آن غافل نمانید و علامت های آن بالا بیان کردم و دیگر علامات می گویم و آن در بیت آخر است - غزل	
بته دارم که گرد گل سنبل سائبان دارد	بهار عارضش خطی بخون ارغوان دارد
گل ز صبار سنبل زلف سائبان حجاب بهار عارض حسن ارغوان کنایت از عاشق یعنی بته دارم که ذات خود را در آسماء و صفات پوشیده میدارد و چون همه طوفاات اوست جز تجلی ذات او در عالم چیز دیگر نیست بضرورت در وجود مجاز محو و متلاشی شده و افزونی حسن ذات او	

له این غزل تمام و مکمل در نسخ موجود یافت شد ۱۲

بعشق عاشقانست **ع** بے تقاضای نظر حسن تو افزون نشود و تا دم خون نشود و روے تو گلگون نشود **قوله**

حیات

غبار خط نپوشانید خوشید رخسار یارب | بقای جاودانش ده که حسن جاودان دارد
غبار خط پرده اسماء و صفات که تعینات اند خوشید رخ کنایت از ذات بقای جاودانش ده
دام در نظر مادر حسن جاودان حسن نهایت **قوله**

ز چشمست جان نشاید برد که هر سونی بنیم | کمین از گوشه کردست تیر اندر کمان دارد
جان نشاید برد جان سلامت نتوان برد تیر اندر کمان دارد مستعد قتل است **قوله**

خدا را دامن بستان از وای سخت مجلس | که مے باد گیران خورده است با من بگران دارد
خدا را براسه خدا نخته مجلس کنایت از مژده باد گیران خورده است لطف و کرم باد گیران کرده
با ما سرگران دارد کنایت از استغنا و عدم التفات **قوله**

بیکران

چو عاشق می شدم گفتم که برم گوهر مقصود | ندانستم که این یاقه موج خفتشان دارد
چو عاشق می شدم وقت که قدم در طریق عشق نهادم بروم گوهر مقصود بطلب رسیدم این دریا
اشاره به عشق چه موج خون فشان دارد **ع** و در **ع** حادثه و شدائد دارد **قوله**

ز سر و قد و بجوبیت مکن محروم چشمم را | بدین سر چشمه اش نبشان که خوش آب دارد
ز سر و قد و بجوبیت مکن محروم چشمم را مراد از قد و جوبیت قامت و المثل یعنی وجود و یعنی از
مشاهده ذات خود چشمم را محروم مدار سر چشمه کنایه از چشم آب ان اشارت بکبریه **قوله**

چه افتاده است این که هر سلطان معنی را | درین درگاه و بیستم که سر آستان دارد
چه افتاده است چه واقع شد این ره عاشقی سلطان معنی عاشق و ما سر بر آستان دارد
در عاجزی زاریست **قوله**

از خوف بجز این کن اگر امید آن داری | که ز چشم بداندیشان خلایت امان دارد
از خوف بجز این کن بمشاهد حقیقی رسان و این خطاب بمشرداد امید آن داری خطاب بمشرد
ز کوه لعل شیرین کنایت از بوسه گفتا آن محبوب گفت هوا اگر مست ایام تیزی عشق است و کمال
نرسید و اعتماد به هم رسانیده محرومی گرم مزاج هستی شکر کنایه از وصل **قوله**

لله آن بیت که شرح آن نیست یا نشود

بفتراک نمی بند خد از و دصیدم کن	که آفتماست در تانیر و طالب زیان
فتراک شکار بند ز و دصیدم کن	تغافل روا مدار پس که طالب زیان دار و طالب اطلب
باز میدارد قوله	
چو دام طره افشا نذر گر د خاطر عاشق	بغماز صبا گوید که راز من نهان دارد
چو دام طره افشا نذر گر د خاطر عاشق	چون طره دام مثال را از بس که خاطر عشاقان گردد و بران
نشسته بر نشاند قوله	
چو در در ویت بچند دگل شود و دلش لعل	که بر گل اعتماد نیست گو حسن جان دارد
چو در در ویت بچند دگل	چون محبوب قابل تو بچند دگل شود و دلش لعل بر گل اعتماد نیست مشابه
محبوب اعتماد نیست که بقارن	شاید که مشابه لا یرین العین الاستغاک حسن جان دارد بسیار زیارت قوله
بیشان جرعه برخاک و حال اهل شوکت	که از جیشید و کینید و هزاران داستان دارد
یعنی بر محتاجان فیض رسان جز ثمت خود	و نه شو که چون حشید کینید و مراد او بسیار سلف بجاک عدم زنده قوله
پس عذر از بخت خود گویم که آن عیار شهر آشوب	بتلخی گشت حافظ را و شکر در دهان دارد
عیار که هر دوازده رود آشوب پریشان	کنده عیار شهر آشوب کنایه از آن محبوب تلخی شدائد
و حیران شکر در زبان دارد و وصل رسانیدن هم	قادر است غزل
بوسه خوش تو هر که زیبا و صبا شنید	از یار آشنا نفس آشنا شنید
بوسه مراد ذکر اوصاف و مدح با و صبا مرشد	دارد شنید مجننه بومیدن حاصل گوش کرد
یار آشنا کنایه از مرشد نفس آشنا	ذکر محبوب قوله
سر خدا که عارف سالک سخن گفت	در حیرتم که با و فروش از کجا شنید
سر خدا اسرار الهی سالک عارف رسول	با و فروش کنایه از خود گفته اند که چون سول بمعراج
و خلوت سرای خاص سید حق تعالی	نود هزار سخن گفت بمحمد سی هزار اطلاق نمود که بهر خاص و عام
بگوی و سی هزار مختار ساخت که با اهل آن	بگو و از نا اهل محفی دار و سی هزار نمی اطلاق نمود که با بیچاکس
از خواص و عوام مگو	حافظ از آن سی هزار نمی مگوید نه ام که بجا فظ که مگوید بلکه حافظ خود حیران است
که بما که مگوید چنانچه مصرع ثانی	مشعر را نیست حاصل آنست که این همه زانها ماست نه بخودی خود است

چنانچه خود گفته **بارها گفته ام و بار دگر می گویم** که من گم شده ام و این روز بخود می پویم و در پس
آئینه طوطی صغتم داشته اند **چنانچه استاد از ل گفت** بگویم گویم قوله

اے بادشاه حسن سایه ز درویش و اگیر **کین گوش بس حکایت شاه گد شنید**

بادشاه محبوب حقیقی سایه ز درویش و اگیر از ماکه درویشم اعراض کن حکایت شاه و گدا
شنید که شاهان بگدایان ملقت شده اند و به پانیها نموده اند قوله

آخوش میکنم بباد **مشکین شام جان** از لوق پوش صومعه بوی ریاشنید

یعنی شام جان از عشق فرست بهم میرسانم و از صحبت زاهدان لوقی لودریا معلوم شد قوله

اینش سزا نبود دل حق گذار من **کز غمگسار خود سخن ناسر اشنید**

ضمیمه شوم بر دل حق گذار بطریق انظار قبل الذکر یعنی لایق دل حق گذار من آن بود که زیار غمگسار

خود که ازان با غمگسار خود سخن ناسر از شنام و عتاب قوله **محروم گشدم ز سر کوی او**

اگر بطلب خود فائز نشدم چه شد به عجب نیست از گلشن زمانه که بوی وفا شنید زمانه

با که وفا نمود او بطلب ناید قوله **هر صبح ماجرای من و او شمال گفت قصه وفاداری من**

و بیوفای محبوب هر صبح باد شمال که مرشد است خود بیان میکند احتیاج گفتن باینست هر شام

گفتگو من و او صبا شنید به عجز و نیاز من خطاب عتاب آن محبوب مسوع مرشد است

یعنی او واقف است احتیاج اظهار نیست شنید هر چه گفتم استماع ننمود و گوش نداشت

قول مرا بگذشت رفت و التفات ننمود قوله **ساقی بیا که عشق نداسم کند بلند با و از بلند**

می گوید کافکس که گفت قصه ما هم زما شنید یعنی آن کس که سخنان با گفت و سخنان عشق

در معرض بیان آورد ازما شنید یعنی بسبب است قوله

ما باده زیر خرقه نه امروز می کشیم **صد بار پیر میکده این ماجرا شنید**

باده زیر خرقه طاعت مخفی چون ملائمت نه امروز می کشیم امروز نیست پیر میکده مرشد

این ماجرا قصد اخفای طاعت قوله

ما می یانگ چنگت امروز می خوریم **بس می رش که گنبد چرخ این صد شنید**

ما می یانگ چنگ نه امروز می خوریم عشق بازی مایه تلقین مرشد امروز نیست بس می رش

باز شاه حسن چنانچه از ل گفت

باز شاه حسن چنانچه از ل گفت

از تهمت گنبد چرخ این صدا شنید این آوازه بفک رسیده قوله	
یار بکجاست محرم رازے که یک	دل شرح آن بد که چه دید و چاشنید
محرم راز عاشق دل شرح آن دهد دل باین و نماید چه گفت و چاشنید در میان محبوب ما چه سخنارفت قوله	
پند حکیم عین صواب است و محض خیر	فرخنده بخت آنکه به سمع رضا شنید
پند حکیم نصیحت نژد محض سراسر عین خیر خیر کلی به سمع رضا شنید قبول کرد و بعمل آورد قوله	
حافظ وظیفه تو دعا گفتن است و بس	در بند آن مباحث که نشنید یا شنید
دعا گفتن بندگی کردن و اظهار احوال نمودن بند خیال نشنید یا شنید قبول نمود بانه غل	
بر سر آرم که گرز دست بر آید	دست بکارے زخم که غصه سر آید
سر آید بیان رسد یعنی اراده آن دارم که اگر میسر آید بکارے اشتغال نمایم که رفع این غموم و بهوم و نیوی نماید و آن نباشد مگر عشق قوله	
منظر دل نیست جائے صحبت اغیار	دیو چو بیرون رود فرشته در آید
منظر دل اضافی باینه صحبت اغیار اندیشهای ماسوسه اسد دیو چو بیرون رود چون اندیشه غیر از دل بدرود فرشته در آید فرشته در اصل فرشته بمعنی فرستاده یعنی نزول محبوبی و در قوله	
صحبت حکام ظلمت شب ید است	نور ز خورشید خواه بود که بر آید
حکام اهل دنیا و زاهدان و واعظان ظلمت شب ید است بمنزله شب تاریک است که روشنی نور ز خورشید خواه طلب فیض از عاشق کامل نمابو که بر آید البته حاصل بر آید قوله	
ترک گدائی مکن که گنج بیابی	از نظر هروسے که از گذر آید
گدائی التجاء حصول فیض گنج بیابی بجمع و مسل رسی از نظر هرے بین نظر عارف و عاشق قوله	
صلاح و طالع مستاع خویش نمودند	تا که قبول او منت چه در نظر آید
صلاح زاید باعتبار سحر طالع عاشق باعتبار حقارت مستاع زهد و عشق نمودند و عرفانند باینه تا چه قبول و وقت مقبول که شود که در نظر آید منظور نظر چه شود زهد یا عشق توکل الاعتماد علی الله و الاقطاع عما سوسے الله تا که عمر شان بسر آید مرگ ایشان را در یابد آنوقت خود معلوم نمایند قوله	

ببل عاشق تو عمر خواه که آخر	باغ شود سبز و سرخ گل بر آید
آخر آزار باغ کنایه ازل سبز تر و تازه گل بر آید	مشاهده محبوب حاصل غائی قوله
غفلت حافظ درین سراچه غیب نیست	هر که میخانه رفت بے خبر آید
درین سراچه اشاره بذمیا میخانه دنیا که محل محصیت غفلت است	تجیر آید گرفتار غفلت گردد غفل
بخت از دها ن دوست نشاخم نمیدهد	دولت خبر ز راز نهانم نمیدهد
دها ن صفت حیات متکلمی سر مخفی	سیم احمد هم اشارت بردهاست
ذات او ذات احد را در میانست	و نقطه واحدیه قوله
از بهر بوسه زلزلش جان مہم	اینم نے ستاند و آنم نے دہد
بوسه حصول آن سر مخفی و حیات جان بخش	ایم یعنی جان من آنم نمیدهد بوسه نمیدهد و کتل از بهر
حصول استعداد قبول کیفیت کلام	که حیوۃ بخش است جان میدهم و خود را بمقام فنا و نیستی میکشم
اما آن دوست من جان نمی ستاند و استعداد قبول آن کلام	نمیرساند که حصول آن نیستی است و
این بر طریق شذوذ در اشیا است	تا سالک آن دوست ندهد و این میسر نشود قوله
مردم ز انتظار درین پرده راہ نیست	یا بہت پرده دار نشاخم نمیدهد
درین پرده راہ نیست بدریافت سر مخفی احدیه نیست	ان رسید پرده دار حاجب مانع یک بوسه
اشاره بیک مرتبہ بچنین بوسه	بشیر چه جزویات فنا غیر محصور است روان شباب
و فی الحال روانم نمیدهد	جان بخشی نمیکند بوسه نمیدهد قوله
زلفش کشید با صبا چرخ سفلہ بین	کا بنجا مجال باد و زانم نمیدهد
زلفش کشیده با صبا زلف را پریشان کرده	و عالم تعینات را جلوه داده و خود زیر آن مخفی شد
چرخ سفلہ بین بین	این چرخ سفلہ مجال قدرت قوله
چندانکہ بر کنار چو پر کار میرویم	دوران چو نقطہ رہ بمیانم نمیدهد
بر کنار بوسو چو پر کار میرویم	سرگردان می شویم دوران زمانہ گردش فلکی قوله
شکر بصیر دست دہد عاقبت و لے	بد عہدی زمانہ اما نم نے دہد
شکر صول دست دہد	میر آید عاقبت آخر الامر اما نم نمیدهد بعرض فنا کے کشف غفل

بکوی میکده یارب سحر چه مشغله بود | که جوش شاد و ساقی و شمع و مشعل بود

کوی میکده گوشه دل سحر آخر جوانی و ابتدای وصال در یافت شاد و ساقی نقش اسد که هنگام
ذکر آن نظر گاه است شمع تابش نوار آبی و نزول فیض یعنی در گوشه لم هنگام سحر چه مشغله بود
بذکر حق بچه ذوق می بود که نقش اسد دل جوش میزد و مشاهدات تجلیات نزول فیض نامتناهی
بانگ سرور میزد قول

حدیث عشق که از حرف صورت مستغنی است | بناله و فتنه در خروش و غلغل بود

از حرف و صوت مستغنی است از تحریر و تقریر مبرا است و فتنه نام سازنی نیز نام ساز نیست
خروش و غلغله فریاد و شور و کنایه از ذکر اکران و شوریدن بیدلان قول

قیاس کردم از آن چشم جاودانه است | هزار ساله چون سامریش در گل بود

قیاس کردم اندازده کردم و معلوم نمودم جاودانه آن لفظ نسبت است یعنی مانند جادو چون هزار ساله
منسوب بفرزان که حکمت است دیوانه منسوب بدیوان سامری نام او موسی بن طغر قریب قریب می بود
و او گو ساله زین مرصع بجا هر ساخته و خاک فعل براق جبرئیل ع که در روز غرق فرعون بدست آورده
بود در اندرون آن دید و هر چه باشک که ملائم گاو است از دبر آمده پس گفته آنچه گفته بدین احتیال
اوست و نیم سبط گو ساله پرست شده و در تفسیر اهدی مرقوم است که سامری تاقیامت زنده خواهد بود چون
نزدیک او آدمی شود در اندامش آتش خیزد و لیس گویان بگریزد و این از دعای موسی ع بود
من ابراهیم شاهی در گل تالوده قول

مباحثی که در آن حلقه جنون میشت | و راسه در سه قیل و قال مسکله بود

مباحث بحث حلقه جنون مجلس عشاق قول

دل از کرشمه ساقی بشکر بود و | زنا مساعدت بختش اندک گل بود

کرشمه ساقی تجلیات مشاهدات معشوق حقیقی و شکر نامساعدت یعنی دل من از کرشمه مشاهدات
تجلی دیگر گزاری حضرت باری بود و گویان زنا موافق طالع اندک گل بود ازین مرقوم و خاطر خاش می شد قول

بگفتش بلیم بوسه حواله کن | بخنده گفت کیت باین این مله بود

حواله تا یعنی خود کیت که ترا این معامله داد و مستند قول

له ابراهیم شاهی در گل تالوده قول
مباحث بحث حلقه جنون مجلس عشاق قول
کرشمه ساقی تجلیات مشاهدات معشوق حقیقی و شکر نامساعدت یعنی دل من از کرشمه مشاهدات
تجلی دیگر گزاری حضرت باری بود و گویان زنا موافق طالع اندک گل بود ازین مرقوم و خاطر خاش می شد قول
بگفتش بلیم بوسه حواله کن
بخنده گفت کیت باین این مله بود
حواله تا یعنی خود کیت که ترا این معامله داد و مستند قول
کرشمه ساقی تجلیات مشاهدات معشوق حقیقی و شکر نامساعدت یعنی دل من از کرشمه مشاهدات
تجلی دیگر گزاری حضرت باری بود و گویان زنا موافق طالع اندک گل بود ازین مرقوم و خاطر خاش می شد قول
بگفتش بلیم بوسه حواله کن
بخنده گفت کیت باین این مله بود
حواله تا یعنی خود کیت که ترا این معامله داد و مستند قول

از خرم نظر سعد در بهشت که دوش	میان ماه و رخ یار من متقابل بود
<p>اختر فال نیک نام فرشته آمین گوی که بازید کا مد بند و سپاه + چو ترکان یزدند اختر براه + چنین گفت یاسون که این اختر است + که نیروی ایران بدان اندر است + نکو اخترانی که دخترش نیست چو دختر بود روشن اخترش نیست نظر سعد در بهشت توقف نیک در پیش است مقابل می قوله</p>	
دبان یار که در مان در و حافظ داشت	فتان که وقت حُرّت چه تنگ حوصله بود
<p>فتان فریاد - غزل</p>	
بجس خلق و وفا کس بیار مانرسد	ترا درین سخن انکار کار مانرسد
<p>یار مظاہر حقیقه محبت که نبی حقیقی و قطب ازلی و ابدیت که گفت بُنِیَا وَا دَم بَيْنَ الْمَاءِ وَالطَّيْنِ اَدَمٌ وَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ لَوَائِي اَنَا سَيِّدُ دَوْلَتِ اَدَمَ وَا فَرْدِ دَرِیْنِ سَخْنِ شَارِتْ بِمَضْنُونِ مِصْرَاعِ مَابَقِ قَوْلِ</p>	
اگر چه حسن فروشان بجلوه آمده اند	کسے بحسن و لطافت بیار مانرسد
<p>حسن فروشان محبوبان انبیا و رسل بجلوه اند حسن صوی بیان تناسب اعضا صاحب شرح گلشن راز می نویسد که آنچه تسخیر و لهای عاشقان میشدای نماید و آنچه آن فریبندگی و ربانیدگی وارد و تصرف مینماید تنها آن حسن صوی است چو حسن صوری که آن عبارت از تناسب اعضا است آن در بسیاری از افراد انسانی یافته می شود و حال آنکه ربانیدگی دار کس معلوم باید کرد که در صورتی که بهشت ربانیدگی خلاصه محبت و غیر ملاحات است اما نمی تواند شد و منبع و معدن عشق همین ملاحات نه مصباح که عشق طالب حسن ملاحات است نه مصباح زیرا که مصباح نقشه بر روی دیوار و حلات شیوا نیست از عین کارند آنست که شوزاز نمک میخیزد و گرمی از شیرینی صباحت را ملاحات میباید اما ملاحات از صباحت مستغنی است این ملاحات اکثر در سبزه رنگ میباشند از نیجاست که قال مولوی صبیح انما ملیح بقیة بیت آنست اگر چه انبیا و رسل بواهر خویش بجلوه آورده و حسن فروشی کرده اند و هیچکس خوبی بآن سر در نمی زبید کس ادرین معنی نزاع باور نمی سازد قوله</p>	
بجی صحبت دیرین که هیچ محرم راز	بیاریک جبت حق گذار مانرسد
<p>صحبت دیرین که در عالم اطلاقی بود یاری بجهت حق گذار رسول قوله</p>	
هزار نقد بیازار کاست آرنند	یکه بیکه صاحب عیار مانرسد

هنر نقد کنایه از انبیا و رسل و اولیا بازار کائنات دنیا سکه کنایت از طبع و تری صاحب اختیار
رسول علیه السلام قوله

در بیخ قافله امن آبخندان رنستند | که گردش آن بهوا دیار مانرسد

قافله امن صحابه کرام و تابعین معنی آنکه افسوس که هنگام امن و امان که وقت صحابه کرام و تابعین
بود رفت و صحبت ایشان را نیا نغم اثر و علاقه از ایشان نمانده و در زمانه چندان رنستند و فساد رو
نموده و اثر از افعال آنهاد دیده نمی شود که کسی تواند خود را بایشان رساند قوله

ولا زخبت حسودان مرغ و واقف باش | که بد بخاطر امید و آرزو مانرسد

زخبت بدگوئی دشمنان و ایدارسانی ایشان واقف استوار بد بخاطر امید و آرزو مانرسد
بد بخاطر راه نیست قوله

چنان بزی که اگر خاک ره شوی کس را | غبار خاطر از رهگذار مانرسد

یعنی در عالم چنان زندگانی نما که از تو بخاطر کسی غباری نرسد درین بیت نصیحت است هم بخود
و هم بهم که زندگانی چنان کن که اگر میری و خاک شوی و باد هر طرف خاک تراز بدو بچسبند و غبار
غبار و بطبع آزار نرسد یعنی بعد از مردن هم تخمین نکنند قوله

هنر نقش بر آید ز کلک صنع یکه | به دلپذیری نقش نگار مانرسد

هزاران وجود از عدم بودی آیند نقش نگار با بصورت مجبوب که رسول است قوله

بسوخت حافظ و رسم که شرح قصه او | بسمع پادشاه کا مکار مانرسد

شرح بیان و ذکر سمع گوش کا مکار خداوند کام چون خدمتگار و گنهگار غزل

بیا که رایت منصور بادشاه رسید | نوید فتح و بشارت بهر و ماه رسید

رایت نشان منصور نام پادشاه اینجا مرشد نوید آگاهی ضیافت قوله

اگجاست صوفی دجال وضع ملی شکل | بگو بسوز که مهدی دین پناه رسید

صوفی دجال وضع ملی شکل آنکه ظاهر خود را آراید کنایه از هوا سے نفس مهدی دین پناه
امام مهدی و عیسی ع که لا مهدی الا عیسی مراد مرشد معنی آنست که با است به طاعت نفس که
خود را باغواست شیطان اگر کسی گویاند و برخود تسلط دارند گو بجزرت بسوز که مرد دین پناه رسید

و ما را با نیت کشید اکنون خود بد و سپهریم و از گمراهی برده آدمیم قوله

صبا بگو که چها بر سرم درین غم عشق | از آتش دل سوزان و دود آه رسید

یعنی اے مرشد بجناب آن محبوب عرض دار که درین غم عشق از آتش دل سوزنده دود آه چه حالتها بر من

وارد شد قوله

جمال بخت ز روی ظفر نقاب آفت | کمال عدل بفریاد داو خواه رسید

یعنی علو بخت ظفر از معرض اختفا بمنصف ظهور جلوه گردانید داو خواه کنایه از خود قوله

سپهر و در خوش اکنون زند که ماه آمد | جهان بکام دل اکنون رسد که شاه رسید

سپهر فلک دور زمانه اکنون الحال جهان بکام دل اکنون رسد بر اوسم قوله

ز قاطعان طریق آن زمان شوند ایمن | قوا فل دل و دانش که مرد راه رسید

قاطعان طریق نفس شیاطین و خطرات نفسانی مرد راه مرشد قوله

عزیز مصر بر غم برادران غیور | از قعر چاه برآمد باوج ماه رسید

عزیز مصر محبوب حقیقی مقصود و مراد مرشد بر غم برادران غیور زاهدان صراحتی و صوفیان قله

قعر چاه محل اختفای اوج ماه بمنصف انظار و طلوع قوله

ز شوق روی تو شاها برین سیر فراق | جهان رسید که آتش بزرگ کاه رسید

شاها خطاب بمعشوق و الف ندایه بدین سیر فراق کنایه از تو بزرگ کاه رسید محو غم گردید قوله

مرو خواب که آفتاب بارگاه قبول | زور و نمیشب و درین صبحگاه رسید

مرو خواب خواب غفلت بزمین برکت و وظیفه درس خواندن صبحگاه سحری غزل

بنفشه دوش بگل گفت خوش نشانی دالم | که تاب من بجهان طره فلابی داد

بنفشه عاشقی بنفشه نام گل که در آب روید سبز و کبود اندک بسیار هی زند بر کوع وجود سبب کشتن

اگر نه اندک گل لعل مراد بود و اگر باشد البته آن وقت گل دیگر مراد بود در گل محبوب نشانی بیانی

تاب روشنی میخ و تلافی طره مراد عشق فلابی کنایه از محبوب قوله - و لم یترک انما اسرار بود

و سبب قضا یعنی پیر از اسرارها است اما دست قضا درش به سبب و کلیدش بدست است

داو بے امر اودم نتوانم زد قوله

کہ

گدشت برین سکین باریقیان گفت	دریغ عاشق سکین من نخچیر چلنے داد
-----------------------------	----------------------------------

کنایہ از لطف و مرحمت نمودن چہ این مفتنی رحمت است قولہ

شکستہ وار بدر گاہت آدم کہ طبیب	بہ مویائی لطف تو ام نشانے داد
--------------------------------	-------------------------------

چون عاجزان ملجی بجناب تو آمدہ ام چرا کہ مرشد ما کہ طبیب عاشقانت علاج این خم ما و ہمہ جہت
بہ مویائی لطف تو نشان داد کہ غیر از لطف تو علاج این خم نتوان کرد و مویائی با سیوم موقوف
دوای است چون استخوان کسے شکنجہ بخوراند در دساکن شود و التیام پذیرد و آن بر دو نوع است
یکے کانی دوم فزنگی کہ آن علی مے شود و ترکیبان چنانست کہ بچہ سرخروی و موسے حاصل کنند و ہر دو
چون سال عمرش درون سی میشود کنند شگین است میکنند و آن را بشہد پرمیکنند و آن مرد را بیا
آن مے اندازند و آن را بشہد پرمیکنند و آن کند و از ہر میکنند تا صد و بیست سال سر بہر میدانند
بعدہ مے کشایند ہرچہ از آن شہد و آن مردی ماند آن ہمہ مویائی مے شود و این مویائی از کانی بغایت
مفیدتر میشود اما در ولایت کمتر مے رسد من ابراہیم شایس قولہ تشنہ سست دیش شاد باد و خاطر خوش
دست از فاشیح و سالم از دولت لطف و رحمت کہ دستگیری دیش تا تو نے داد ہجومن درویش
نا توانی را مدد مے و بسوے این در رہنمائی کرد قولہ

برو معالجہ خود کن اے نصیحت گو	شراب و شاہد و ساقی گرازیگداد
-------------------------------	------------------------------

معالجہ علاج میل خواہش بیدلان عاشقان روانے نے احوال قولہ

خزنیہ دل حافظ ز گوہر اسرار	بہ بین عشق تو سر مایہ جہانے داد
----------------------------	---------------------------------

غزل باز مے رخسار کے در نظر آمد	مہرے بدل از طلعت آن ماہ آمد
--------------------------------	-----------------------------

کے مشوق مہرے شو و کوشنے آن مے محبوب دل سودا زوہ مجنون ہوئی بے اختیار و از قید ما
بیرون وز کار خود و بار خود آن باز برآمد ترک کار و بار خود گدشت بخم ابرو مراد حسن تجلی طرفہ نادر
از دست غم ہجر تو بسبب ہجران از پائے درآمد عاجز و درماندہ شد غزل

باہر روشن مے عارف نے طہارت کردا	علی الصبح کہ میخانہ را زیارت کردا
---------------------------------	-----------------------------------

اب روشن مے اعنا کہ بیانہ کنایہ از عشق و محبت طہارت پاکی میخانہ مقام ام الحناث دنیا
معنی آنست کہ در دازل کہ عارفان با نند توجہ دنیا آوردند بچشم عشق طہارت کردند آن گاہ توجہ بدینا انداختند
یعنی طایبان حق را عشق نہ امروزد دست دادہ بلکہ ساقیان قضا و قدر ساغر مائے آن شراب دانی از درون شان
رختہ و شک و غبر و کا فور در نماز شان جینہ اکنون بر منہ طہر کیلہ و درآمد و عاشق درین مقام بسر آمد قولہ

لہ کذا فی الاصل ۱۲ سلاہ ابن شعر بانیہ نشد ۱۲

هین که ساعز زین خورنمان کردند	لال ابروے ساقی نے اشارت کرد
ساعز زین خورنجنی ذات که در عالم عدم بر ممکنات مشهود بود چون بوجود آمدند تجلی خوشی ذات قدرت کامله پوشید لال ابرو و عبارت از شادمانی است معنی آنست که عارفان حق را همان لحظه که از عدم بوجود آوردند و ساعز زین خود را از ایشان کنایه لال ابروے ساقی نے معنی نوازش عشق و محبت اشاره نمود یعنی هین که روح از قالب عارف برآمد شوقی که در قالب و تنست و ذوقی که در دلش شمع به وصال جاودانی اشاره نماید و ذوق عارف از قوه بفعول آید قوله	
بیایمیکده و وضع و قرب جا هم بین	اگر چه چشم با و اعطای حقارت کرد
میکده عالم عشق و عالم جبروت که بعد از ان لا هویت معنی آنست که در عالم عشق و مقام جبروت بیات اقرب و منزله را معاينه کنی که این ممر ناسوت است اگر چه زاهد ظاهرین با چشم حقارت دارد و مار از جمله عاصیان مردود سے شمارد قوله	
اگر امان جماعت بخاندش امروز	خبر دهمید که حافظ نے طهارت کرد
یعنی در عالم استغراق شد و از تکلیف رفت غزل	
بوے مشک ختن از باد صبا می آید	اینچه باد میست کز بوے شام می آید
ختن شهرست شکر نسوب بخوبی بزدیان باد صبا و اردشما اشارت بخوبی گشت باد خوشبو نسیم باد خنک و ارد خطای شهرست شکر نسوب بخوبی بان تیر غم تیر عشق سپر از سینه بسیار یعنی سینه را بجا کین ابرو و کوهیوسته باید دانست که این نیز نوعی مثل منفصل بعضی بهم پیوسته بعضی از هم گسته از روی لطف پیوسته خوشتر و درین بیت بین المصعین لفظ آری تقدیرت پای بگل فرو رفتن عبارت از عاجز شدن است بجا کثرت مراد است یعنی از بیا گریه ناری از باد سپر نیز زاده تصدیق کل مشاهد باغ دل بعد برگ و نوا بعد طوطی نازگی غزل	
پیرانه سرم عشق جو آنے بسر افتاد	وان راز که در دل نهفته بدر افتاد
پیرانه سرم در وقت بیری مرا جو آنے کنایه از ماهر و راز عشق بدر افتاد ظاهر شد قوله	
از راه نظر مرغ دلم گشت هوا گیر	اے ویده نظر کن که بدام که در افتاد
از راه نظر بسبب نظر گشت هوا گیر از دست رفت و ب اختیار شد که بدام که در افتاد در دم کلام کس افتاد قوله	

در داکه ازان آہوے مشکین سیہ چشم | چونافہ بسے خون دلم در جگر افتاد
 در داکہ افسوس کہ ازان آہوے مشکین سیہ چشم | بے مروت خلیل کہ عشق آن لبر سیہ چشم
 کہ کنایہ از تجلی ذاتی بسے خون دلم در جگر افتاد | سر اسر خون گردید قولہ
 از رگہ زخاک سر کوے شما بود | ہر نافہ کہ در دست نسیم سر افتاد
 از رگہ زخاک سر کوے شما بود بسبب گذر نمودن بر خاک سر کوے شماست نافہ کنایہ از عاقبت
 و معارف نسیم سر کنایہ از رشد و بہت افتادن حاصل شدن قولہ
 مفرگان تو تا تیغ جہانگیر بر آورد | بس کشتہ دل زندہ کہ بریکہ گر افتاد
 مفرگان کنایہ از عشق صوری و تیز تعینات کہ عارضیت اہم مضل چون دنیا تیغ جہانگیر
 بر آورد و سپے قتل شد و مستعد خونریزی گردید دل زندہ کنایہ از عاشق قولہ
 اگر جان بدہد سنگ لعل نگرود | با طینت اصلی چہ کند بدگر افتاد
 سنگ سیہ بطینت لعل گوہریت تمیزی و رخشان بدین حد و نہایت مگر بسیارند سیہ نرا گوہر آرد از
 ظلمات در دہن گیر و بھجور اند بر و شنائی آن علف خورد و مردم کمین کنند گل بریر سرش زندگانی
 بانگ و آری کنان باز بدیدار آید مرم آزار برارند و یعنی مرغ و لب معشوق طینت اصلی خلقت جبلی
 چہ کند چہ علاج نماید بدگر افتاد بدگر واقع شدہ حاصل این مصراع آنست کہ بدگر ازلی اعلا
 نیست آن مرغ سخن سنج کنایت از خود باشد افتادہ باشد از راہ از راہ زہد و صلاح معرض گردید
 بدام خطر افتاد بدام عشق در افتاد و ضمیر شین عاقبتش بر محبوب آتش جانسوز کنایت از عشق و
 خشک تر نیک و بد قلیل و کثیر و بر و بحر و حاضر و قائل و انجا بہین معنی ہست قولہ
 بس تجربہ کردیم درین دیر مکافات | با در و کشان ہر کہ در افتاد بر افتاد
 تجربہ امتحان و یر مکافات دنیا و در و کشان عاشقان و اولیا چہ صاف صحابہ نوشیدہ اند
 ہر کہ در افتاد و بعد اوت پیش آمد بر افتاد و ہلاک شد ما حصل این بیت آنست کہ سخت حق صحبت یا
 کہ از جملہ مکارم اخلاق بہت بجا آفاق علیہ السلام بہت لائیم مکارم الاخلاق زندگانی بخلاق خلقت
 نیکو کنج بدوستی و برسی معنی پیچ کار آزر دہ جفاے مکن کہ خستگی دل در ہر دو جہان اثرے کنند
 بلکہ موے را ہم آزر دہ معنی بار غم و اندوہے ہر کجا کہ نہی خواہ بر ظاہر خواہ بر باطن کسے مکافات

همانجا بتورسد این ز جمله مجربات است خصوصاً باز مره فقر و غریبا معنی آنست که اے عزیز کم آزاری
در قواعد طریقت کنیست اصلی و شرط نیست عظیم هر که مردم آزار است خدا از و نیز است قوله

بار غم او عرض بهر کس که نمودم | عاجز شد و این قرعه بنا هم ز سر افتاد

بار غم او کنایه از عشق و این مصراع شعر است بکرمیه اَنَا عَرَضْنَا الْاَكَامَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ
وَالْحِجَابِ فَابْيَنَّا اَنْ يَخْلُقْنَهَا وَكَشَفْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاَكْسَانُ قوله

این بادیه که پرورد که خمار خرابات | از بوسه بهشتیش ز خود بیخبر افتاد

بادیه پرورد کنایه از خود که پرورده شده بادیه است خماره مرفودش خرابات عشق خمار
خرافات مرشد بهشت روزه روزه تو چون بهشت لبست حوض کوثر است از بوسه
بهشت از ذوق مشاهده روزه محبوب است قوله

حافظ که سرف لب بتان دست کشش بود | بس طرفه حرفیست کش اکنون بسرف افتاد

سرف لب بتان دست کشش بود عاشق گل دیوان بوده طرفه حرفیست ناد محبوبت بسرف
بدست آمد غزل

پیش از نیست پیش ازین اندیشه عشاق بود | مهر ورزی تو با مشهوره آفاق بود

پیش ازین بتل ازین پیش ازین زیاده ازین اندیشه عشاق بود فکر عاشقان مهر ورزی محبت
و دوستی کردن مشهوره آفاق مشهور عالم - قوله

یاد باد آن صحبت بهما که بازلف توام | بحث سرف عشق و ذکر حلقه عشاق بود

حلقه جماعت قوله

بر در شام گدائی نکتہ در کار بود | گفت بر هر خوان که بنشتم خدایا قی کرد

شاه هم میسر ساکن بمنضمه در کار گردید با گفت قوله

پیش ازین کین سقف بنبر و طاق مینا شد | منظر چشم طرا بر و جانان طاق بود

سقف بنبر و طاق مینا بر کشید آسمان بلند گردید و بنا نمود مراد ازین مصراع از روز نازل منظر جانان
منظر معنای مصراع آنست که جایی منظر چشم من طاق ابرو جانان که مشاهدات محبوبست
بوده + قوله

از دم صبح ازل تا آخر شام ابد	دوستی و مهر بر یک عمده یک شتیاق بود
------------------------------	-------------------------------------

از دم صبح ازل از وقت ازل تا آخر شام ابد تا وقت ابد شتیاق بود شب قدر اگر چه مختلف الاقول است اما صبح آنست که بیت و هفتم مصداق است و نزد عاشقان شب قدر کنایه از شب سال که هیچ شب عظیم القدر از آن نیست که آن شب قدری که گویند اهل غلوت امشب است صبحی شریانی که نصیب نشد بهر خوش است جائی بر کنایه طاق بود شراب عشق در پیش بود - قوله

رشته شمع گریه گسست محذورم بدله	و ستم اندر سعد ساقی سیمین ساق بود
--------------------------------	-----------------------------------

رشته شمع ظاهر پرستی قوله

سایه معشوق اگر رفتا در عاشق چه شد	ما با و محتاج بودیم او با مشتاق بود
-----------------------------------	-------------------------------------

سایه معشوق جلوه معشوق عاشق ممکن الوجود یعنی اگر چه رشته شمع گسست گردانیدم و از ظاهر پرستی بریدم معذورم و از آن جهت من زبان را باز آنکه اتفاق من صحبت ندی افتاد که زنت بهیم بر باد داد و زدها و از نقل شریانی بالاتر است اگر تجلی معشوق بر عاشق شد چه باکست که ما با و محتاج بودیم و او با مشتاق اگر چه فی حد ذاته باکست و نسبت اشتیاقش با منی زبید پس اظهار آن از بهر آنست بود و احتیاج ما به و ظاهر است اشتیاق او با از رو لطف بنده نوازی نیز با هر است قوله

شعر حافظ در زمان آوم اندر باغ خلد	دولت نسرین گل از نیت وراق بود
-----------------------------------	-------------------------------

نسرین نام گل - غزل

تنت بنای طیبیان نیازمند مباد	وجود نازکت آزرده گزند مباد
------------------------------	----------------------------

طیبیان معروف و نیز مرشدان نیازمند محتاج گزند بضم حادث و آفت قوله

سلامت همه فاق در سلامت تست	پیش عارضه شخص تو در دمنده مباد
----------------------------	--------------------------------

در دمنده خداوند در چون مستمند و ارجمند قوله

جمال صورت معنی بهین بهت تست	که ظاهرت دژم و باطنت نژند مباد
-----------------------------	--------------------------------

صورت ظاهر معنی باطن مین برکت که ظاهرت دژم و باطنت نژند مباد - دژم بیاد نالوا نژند محمود و عین این مصرعه عایه است چون حال برین نوعست که بالا گفته شد پس می خواهم که ظاهرت باطنت غمخیز مباد قوله

درین چرخ در آید خنران بیغمائی	ریش بسیر سہی قامت بلند مباد
درین چمن دنیا و نیز وجود خنران پیری و مرگ و حوادث یغمائی تاراج نمودن ریش خمیرین بر خنزان سر سہی قامت بلند اضاۃ بیانہ قولہ	
دران بسا کہ حسن تو جلوه اندازد	مجال طعنہ بدین بد پسند مباد
بدین بدانیش یعنی خاصہ بد پسند بخوادہ قولہ	
ہر آنکہ روے چو ماہیت بچشم بدیند	بر آتش تو بجز چشم او پسند مباد
ہر آنکہ اشارت بحاصل بچشم بدیند بانکار و باحقار قولہ	
شفاز گفتہ شکر فشان حافظ بحی	کہ حاجت بعلاج گلاب قد مباد
شفاز فحش گفتہ شکر فشان سخن عاشقانہ گلاب و قند کنایت از عطر و نصیحت غزل	
اتاز میخانہ وے نام و نشان خواهد بود	سیر ما خاک راہ پیر میخانہ خواهد بود
میخانہ و نیامے زندگی پیر میخانہ مرشد معنی آنست کہ تا از دنیا و زندگی ناسے و نشانے نست سیر ما خاک راہ مرشد خواهد بود و نیز میخانہ وجودے عشق و محبت معنی آنست کہ تا بہنگام این ہستی متعاقب و عشق آن دلدار را نام و نشان خواهد بود و سیر ما خاک راہ مرشد خواهد بود یعنی تا زندہ ام بہستی خود را بمرشد در باز زندہ ام و خاک را ہش نیکزارم و ہمیشہ براہ او استوارم قولہ	
حلقہ پیر میخانم ز ازل در گوش است	ما ہم انیم کہ بودیم و ہمان خواهد بود
حلقہ پیر میخانم حاصل این بیت آنست کہ بیان اعتقاد خود کردہ کہ بر یک قرار است و سچ خل نہ پذیرفتہ و نخواہد پذیرفت پایگہ گاؤ و خران اشارت بمقام خواہست قولہ	
برو از اہد خود دین کہ ز چشم من و تو	از این پردہ نہا نیست نہان خواهد بود
بروای ز اہد حاصل این بیت آنست کہ ہمہ کس ہم این راز نہ اند قابلیتہ باید بس بندہ کویہ بصیرتش آن کحل بینائی روشن شود قولہ	
ترک عاشق کش من مست بون فت امرو	تا کران خون دل مرور و خون خواهد بود
ترک عاشق کش کنایہ از معشوق مست بیباک و ناپرواہ و برون رفت بر اید و بدین المعنی لفظ باید دید مقدار است و معنی مصراع ثانی آنست از چشمہاے کدام کدام سیل اشک و انجا ہند قولہ	

عجبستان مکن ای خواجه کزین کُنسر پیا	کس ندانست که حلت بچه سان خواهد بود
مستان زندان عاشقان ای خواجه اشارت براه کُنسر رباط دنیا رحلت بچه سان خواهد بود	سر انجام بچه روش خواهد بود قوله
بر سر تربت ما چون گذری مهت خواهم	که زیارت که زندان جهان خواهد بود
تربت مراد وجود که نفس از هوا و هوس مرده چو مردگان کو کرد و غیر گذری ای درونمانی زندان	جهان عاشقان یعنی ای زاهد و ای طالب چون نزد ما آئی یا بعد مرگ من بقبر من وی باید که طلب توجه نمائی که زیارتگاه عاشقان کامل خواهد بود قوله
برزین که نشان کف پای تو بود	سالماسجد که صاحب نظران خواهند بود
برزین یعنی که نشانی زمین وجود نشان کف پای آثار ظهور صاحب نظران عاشقان معنی آنست	در هر وجودی که آثار ظهور تو باشد ای محبوب حقیقی آن وجود سالماسجد که عاشقان آگاه خواهند بود
ترک این دختر زگر بچشم یعنی اگر ترک عشق نسایم عیش خوش با رخ شیرین یعنی عیش خوش که از مشاهدۀ روع محبوب دارم ضمان ضامن یعنی پذیرفتاری قوله	
چشم آن دم که ز شوق تو ندم سر بلعد	تا دم صبح قیامت نگران خواهد بود
چشم آن دم حاصل این بیت آنست که عشاق را از مشاهدۀ جمال جانان بر طریق حضور غیبت قوت روح ایشان است قوله	
بخت حافظ گراز نیکو نه مدد خواهد کرد	زلف معشوق بدست دگران خواهد بود
گرازین گونه اشاره بمضمون ایکه وقتی نمشیده است دلت جانب زلف معشوق بدست دگران خواهد بود و صل معشوق نصیب دیگران خواهد بود و غزل	
ترسم که اشک و غم پرده در شود	وین راز سر بهر به عالم سحر شود
غم کنایه از عشق پرده در موجب سوئی راز سر بهر راز پوشیده کنایت از عشق سحر افسانه	این کثرت گریه ما را رسوا میکند و این عشق ملا افسانه عالم سازد قوله
اگر سنگ لعل شود در مقام صبر	آرے شود و لیک بخون جگر شود
سنگ ناقصان و ناهمواران لعل عارف کامل در مقام صبر یعنی بصبر و به مدت مدید که	

قرنبا باید که تا یک سنگ اصلی ز آفتاب لعل گردد در بختان با عقیق اندرین خون جگر ریاضات شاد قوله
خواهم شدن همیکده گریان و داد خواه اگر دست غم خلاص دل آنگاه مگر شود
میکده عالم عشق و مقام پیر پائے خیال دوست مباد که تر شود و مباد که مانع آمدن خیال
محبوب شود قوله

مهر تو در درونم و عشق تو در سرم | باشیر در درون شد و با جان بشود

باشیر اندرون شد و با جان بد شد و زائل شدنی نیست قوله

از هر کرانه تیر دعا کرده ام روان | باشد گزین میانہ یکے کارگر شود

هر کرانه هر طرف تیر دعا اضافه باینه کارگر شود با جابت رد قوله

اے دل حدیث ما بردلدا عرض دار | لیکن چنان گو که صبارا خبر شود

حدیث کنایت از حقیقت دلدار عشوق عرضدار بیان کن لیکن چنان گو که صبارا خبر شود لیکن
بطریقے گو که غیر واقف نگردد اے محفی قوله

این بهر کشتی که در سر و بلند است | کے باتو دست کوتہ مادر کم شود

سرسختی تکبر و کبر که در سر و بلند است در ذات عالی صفات تحت کے باتو دست کوتہ
من در کم شود کے باتو دعوی بهسری نسایم قوله

از کیسایے مهر تو ز گشت روی من | آری میں لطف شما خاک زر شود

کیسای عشق زر گشت روی من زرد گشت که علامت عشق است میں برکت لطف عاشق قوله

در تنگنای حیرت از سخت قریب | یارب مباد آنکه گدا معتبر شود

تنگنای حیرت اضافت باینخوت عنبر و تکبر قوله

روزے اگر غمی رسد تنگدل مباد | روشکر کن مباد که از بدتر شود

شکر کنی شکر تو که از بند شکم قوله

اے دل صبور باش و مخور غم که عاقبت | این صبح روز گرد و این شب سحر شود

اے دل صبور باش خاصر صبراً جمیداً و صبر و ماصبرک الاله بالله این صبح روز گرد و این شب
سحر شود آخر الامر موجب ان مع الحیرت شیر این حالت بجان بجات بدل گردد قوله

بدان کله غنبرین رسد + پایم فراز پائیه چرخ برین رسد نوع دوم معبد و آن مکتوبیم باشد بهلوی
 ویرانغوله خوانند و بفارسی کلاله و مراد از کلاله آنست که بشکستن باشند بت و لمیم مشکین کلاله
 بشک چین گرفته روی لاله سیوم آنکه چون موزنگی در یکدگر رفته باشد و آنرا سیلوی مرغول
 خوانند و بفارسی کلاله کمال مشکین برانداز مرغ چون آفتاب + حیث باشد بر سر و می توان کمال آفتاب
 و هر یک در کشور و سرفراز و در محکته کار ساز اگر چه چله را مکتوب و طره گیسو خوانند فاما در میان
 این جمع فرقی تمام است و هر یک را قرارگاه است و راست و پناه ایچ در گرد رخسار چون ما
 در گلزار حلقه زند و رازلف گویند خوبان براس آنکه بغارت برزند دل + زلف آوردند بر سر
 رخسار کچ نهند + و ایچ بر بنا گوش سرفراز و در گردن محبوب پیچید ویرا گیسو گویند از بنا گوش
 از بندار آرزو و گردنش + بر بنا گوش چاگردن نند گیسو او + و ایچ بدوش رسد و از دست
 داری ویرا پیوسته باز پس بندند از طره گویند یا غمره را پندیده تاترک غم سازی کنند
 یا طره را بندیده تاترک طاری کنند + و ایچ کمر و میان معشوق در کنار گیرد ویرا موی گویند
 موی تو تا میان و میان تو کم ز موی + چو نتو که دید موی میان در میان تک + و ایچ
 مسلسل از خاک افتد و دریا معشوق سر انداز شود آن سگور از دست که ویرا زلف گویند و این زلف مخصوص
 بنار نینسان ایدل اگر زلف کشی بینی که خاک افتد + یا ران سن چه شوکان از سیکاری بود + قوله

و ز خرامان سرو گلنار ش کند میل چین	سرو را از پا در انداز دل گل شکند
------------------------------------	----------------------------------

سرو قد معشوق گلنار باعتبار رو + چون گل و همیشه بر معشوق از پا انداختن بخاک انداختن
 و بقدر ساختن دل بشکند متفکر و پریشان سازد و مراد از سرو گل معروف و نیز معشوقان مجاز
 و نیز تجلیات اسمائی صفاتی قوله

تا خیال برو جانان ز چشم وورشدا	اندرین سیلها باشد که صید بشکند
--------------------------------	--------------------------------

ابرو جانان مراد تجلی ز چشم وورشدا در نقاب شد و مخفی گردید - اندرین ره اشارت
 بر راه عشق سیلها باشد سیلها گریه و بکاء بمنزله رسید که صید بشکند - قوله

چون نسیم صبحگاهای پرده گل برود	خارختم اندر دل مجروح ببلبشکند
--------------------------------	-------------------------------

نسیم صبحگاهای نسیم لطاف لم نبلی پرد گل برود مراد از گل مرشد و محبوب و پرده دیدن

خندان و خوش وقت ساختن خار غم اندر دل محروم بلبل لبکن از نیجه که برین واک ندارد التقاتی بکنند قوله

حافظ این سر و صورت را ز دست خودم | تا خیال زهد و تقوی را توکل بشکنم

غزل جان بے جمال جانان میل جان ندارد | و آنکس که این ندارد وحقا که آن ندارد

جان بهشت این اشارت به میل جانان آن اشارت به جان باحصل این بیت مشیر بر آنست که ارباب ذوق گفته اند که هر چه هست عشق است در عالم زندگانی کسی را که چاشنی از حلاوت عشق حقیقی دست ندهد بارے دل و جان را سیر روی پیکرے گرداند قوله

با بچکیش نشانی زان دلستان ندیدم | یا من خبر ندارم یا او نشان ندارد

پیچ محبوب را نظیر آن محبوب را نظیر خود دنیا فتنم یا من خبر ندارم یا در نظر من نظیر ندارد یا او نشان ندارد یا من بحقیقت نظیر نیست مرا وراقوله

هر شبی درین صبح بجز آتشین است | در واکه این معما شرح و بیان ندارد

شبم مشهور و آن اگر چه مانع راه نیست لیکن معنی دارد مرد و صغائر و آن اگر چه مانع سلوک نیست لیکن هم نمی شاید درین راه اشارت به عشق معنی آنست که هر گناه صغیره که در راه عشق و عرفان به وقوع آید بمنزله صد گناه کبیره است بموجب **إِنَّ الْعَصِيْنَ عَلَىٰ خَطِيئَةٍ عَظِيمٍ** چنانچه نقل است که بایزید بطاعتش از شبها شیر بنوشید و در دو کیم خاست بمقتضا بشریت بر زبانش رفت که این در سبب این شیر بر خاست پس آن بخواهد بد که قیامت قائم شده و مخلوق اولین آخرین حاضر اند خطاب شنید که بایزید مشرک را بیاری گفت خداوند اچه شرک آورده ام فرمود **أَذْكُرُ لَيْلَةَ اللَّذْنِ** پس آن را آگاه باش و بستانغفار باش و نیز معنی آنست که صبح بجز آتشین شبی درین راه باشد که عاشق از عبور پیچ نه هراسد افسوس که این سخن هر سبب شرح و بیان ندارد یعنی لطف حق هر که شایان است فتن این راه بر و آسان است **مَنْ سَبَقَتْ لَهُ الْعَيْنُ لَمْ يُضَيِّدْ الْجَنَّةَ** قوله

سر منزل فراغت نتوان دست دادن | اے ساربان فروکش کن که گران ندارد

بهترین طریق درین شیوه سر بگریبان خویش فرو بردن و پای در دامن تسلیم بچیدن و با فکاه فاسده رفیق غیر از گمراهی نیست پس ملک قناعت که سر منزل فراغت است از دست نتوان داد که یوم جدید و رزق جدید اے سالک مهار حُبّت وجود کش که راه حرص را نهایتی نیست

چون ازینجا گدشتی و بصر اے حرص افتادی فائدہ ندارد اگر چه در سلوک جان سپارد قوله

ذو قے چنان ندارد بید مست زندگانی | بیدوست زندگانی ذو قے چنان بید از

ذو قے چنان ندارد بید بید ذو قے ندارد قوله

گر خور قتیب شمع است احوال و بوشیا | کان شوخ سر بریدہ بند زبان ندارد

شمع مراد از عاشق طال اللسان زو بوشیاں باو در بیان منہ کان شوخ سر بریدہ اشارت
بشمع بند زبان ندارد و اخلاص اسرار از دوتوان شد روح بخش زندگی بخش از غیر دوست
معشوق مجاز و غیر مرشد قوله

اے دل طریق رندی از محتب بیاموز | مستست در حق او کس این گمان ندارد

رندی عاشقی محتب عارف کامل مستست غرق نشد عشق است این گمان اشارت
مست پرستی قوله

چنگ خمیدہ قامت میخواندت بعشرت | بشنو کہ پند پیران ہیچت زیان ندارد

چنگ خمیدہ قامت مرشد کہیں سال بعشرت یعنی بعشق و بجز دوز دنیا قوله

احوال گنج قارون کا یام داد برباد | باغچہ باز گوید تازر نہان ندارد

غنیچہ مسک و بخیل معنی آنست کہ حالات گنج قارون کہ ایامش بباد داد و غنیچہ امید و امنش نکشاد
بامسک و بخیل باز گوید و ازین آگیش جوید کہ اساک و بخیل این نتیجہ سے بخش تازر را جمع
سازد و در راہ خدا باز دغزل

جالش آفتاب ہر نظر بباد | ز خوبی روے خوبش خو تبر باد

مراد از آفتاب روشن ساز و راحت بخش خوبی حسن جمال قوله

ہمے زلف شاہین شہر شہر | دل شاہان عالم زیر پر باد

ہمے زلف اضافتہ بیانید و عشق شاہین شہر شاہ مجذوبہ از جذبات عشق و ضمیر شہین
شہر شہر بر ہمے زلف قوله

دل کو بستہ زلفش نباشد | ہمیشہ غرقہ خون جگر باد

بستہ زلفش نباشد مقید بدام عشق او نباشد قوله

تا چون غمزه ات ناوک کشاید | دل مجروح من پیش سپرباد

غمزه بجلی و استغنا و عدم التفات ناوک کشاید تیر زنی کند قوله

چو لعل شکر نیش بوسه بخشد | مذاق جان من زو پرشکرباد

لعل شکرین کنایت از لب مراد از لب لطف بوسه بخشد میفیه برساند غزل

جهان برابر و عید از هلال منم کشید | هلال عید در بروی یار باید دید

هلال ماه نو و سمه حنا سیاه و سنگیت بمنزله بر روان کشند چنانچه سره در چشم قوله

مپوش روی شود هم از تفرج خلق | که خواند خط تو بر رو ان یکجا دوسید

یعنی روی خود مپوش از دیدن خلق در هم مشو که خط تو آیه ان یکجا خوانده بر روی تو دیده است

یعنی این خط بمنزله ان یکجا است قوله

مگر نیم تنم صبح در چین بگذشت | که گل روی تو در تن چو صبح جانم دید

معنی آنست که مگر نیم غنیمت شمیم تن فیض معدن تو بوقت صبح در چین وجود سالک و زبده که گل یعنی دل سالک بسبب مشاهده روی تو در تن خود چون صبح جامه دریده اے شگفتگی بهمرسانیده یعنی موجب شگفتگی دل من غیر از نسیم فضل تو نیست قوله

نبود چنگ و باب گل و نبید که بود | گل وجود من آغشته گلاب نبید

چنگ و رباب نام ساز با آغشته آمیخته نبید شراب یعنی پیچ از عالم صوری بعالم صوت نیانده که وجود من غرق گلاب مودت و آغشته شراب محبت بود یعنی حصول عشق و محبت من از نیست نه امر و زی قوله

بیا که با تو بگویم غم ملالت دل | چرا که بی تو ندارم مجال گفت شنید

یعنی اے محبوب من دے پیش ما آئی تا غم ملالت که درایام فراق تو کشیده ام با تو شرح دهم که با غیر تو طاقت گفت و شنود ندارم قوله

بهامی وصل تو گر جان بود خریدارم | که عیش خوب مبصر هر چه بود خرید

معنی آنست که اگر وصل تو که عظم ترین نعمت است بعوض جان بدست آید بجان خریداری کنم که مبصر عیش بچایان را بهر قیمتی که دریا بد بخرد و سر نه بیچد قوله

ملک این همه خود را من عاشق دارم

دولت

ز انقلاب زمانه عجب ار که چرخ	چو صبح بر رخ عالم ازین صفت خرید
یعنی ازین برشتگی زمانه که مشیخته بمقلدان افتاده و سروری بحال رو آورده عجب مدار که تقاضای زمان اینچنین است قال لا تقوم الساعة حتی یبعث دجا کون کذابون دیگر قال اذا ضیعت الکامانه فانتظروا الساعه وخذوها بربک عالم ازین جهت است و ظهور ستارگان که شب است بخته تعبیر نموده که ستارگان بدنجان نسبت دارد کما قال فی نشاط المجلس ان کان فی فلک النجوم فللا و می الاسنان قوله	
چو ماه رو تو در شام زلف میدیدم	اشتم برو تو نور روشن چو ماه می گردیدم
یعنی وقتی که ماه ذات ترا در شام زلف تو که عالم کثرات و صفات است معاینه مینمودم سبب معاینه تو شبهاست من روشن تر از ماه بودند شبها و دوستان ترا انعم الصبح و ان شب که می تو روز کند ظالم المساء قوله	
دل من زلف تو شوریده بود می دیدم	که پیش زلف تو بر خود چو مار می پیچید
یعنی دل من بسبب جذب عشق تو گرفتار عالم پریشانی بود و من مر آن دل را می دیدم که پیش جذب عشق تو چون مار می پیچیدای مضطرب الاحوال بود - قوله	
لب لب رسید مرا جان و بر بنیاد کام	بسر رسید امید و طلب بسر رسید
لب لب رسید مرا جان قریب هلاکت رسید بر بنیاد کام مطلب ب حصول نه انجامید طلب بسر رسید چه سیر فی الله نهایت ندارد قوله	
ز شوق لعل تو حلقه نوشت شعر چند	بخوان نظم بشو در گوش کش چو مرارید
لعل کنایت از لب مراد تجلی و نور قدسی کلام شوق بخوان نظم بشو با حسن وجه مراد بخوان غزل چو باد غم سر کو یار خواهم کرد نفس پیوست خوشش مشکبار خواهم کرد	
باد معروف نیز کنایه از مرشد مشکبار معطر - قوله	
هر آبرو که اندوخته زدانش دین	نثار خاک ره آن نگار خواهم کرد
اندوخته جمع نمودم و حاصل کردم نگار معشوق قوله	
صبا گجاست که این جان خون گرفته چو گل	غذای نگفت گیوس یار خواهم کرد

صبا مرشد و ملک الموت بحکمت باد خوش منته بیت آنست که از کمال شوق میگوید ملک الموت
کجاست که پیغام دوست بدوست رساند تا اینجان که همچون گل خون شده و کمالیت رسید فدای
پیغام دوست که گیسو یار کنایه از دوست خواهم کرد و این تمنای موت است بهو بوب **فَتَمَتُّواَ الْمَوْتَ**
لَا تَكُنْتُمْ صَادِقِينَ قوله

چو شمع صبحدم شد ز مهر اور روشن که عمر در سیرین کار و بار خواهم کرد
از مهر او از عشق آن محبوب روشن معلوم اگر چه هنگام طلوع صبح آفتاب فنا و شمعیت این
کار و بار عشق بازی قوله

بیا و چشم تو خود را خراب خواهم ساختا بنا عهده قدیم استوار خواهم کرد
منته بیت آنست که بیا و دلقای تون را خراب خواهم ساخت و این همتی میوهوم را به نیستی خواهم
انداخت و در استواری بنا عهده قدیم که قلوبی است خواهم پرداخت قوله

بهر زه بے زو و عشق عمر می گذرد بطلتم پس از امروز کار خواهم کرد
بهر زه پیوده می عشق بطلتم پس از امروز کار خواهم کرد یعنی اگر این بگویم که پس از امروز
این کار خواهم کرد پس طالب این کار نیستم چه کار امروز را بفرما افلندن شایان طالب نیست

نفاق و زرق نه بخشد صفای دل حافظ طریق رندی و عشق اختیار خواهم کرد

نفاق کینه و عدو زرق کمر و فریب و ریا رندی بے باکی در عشق و عدم ترس لوم لا لمان
عشق عشق افراط المحبه و نیز عشق مشق از عشقه و عشیقه لیلاب را گویند و لیلاب ستنی
است بے بیخ بالای درختان در اندک زمانه جمله شاخ و برگ آنرا فرگیر و چنین عشق را خا
ایست که در هر دلی که در آید در اندک مدت متصرف آن شود و هیچ باقی نگذارد که عشق ناراد و دفع
في القلوب يحرق ماسوے المحبوب غزل

چه هستی است ندانم که رو بجا آورد که بود ساقی و این باد و آن کجا آورد

مستی بجزودی رو بجا آورد یعنی مارا رویداد حاصل گردید باد و سخن عشق و محبت قوله

چه راه میزند این مطرب مقام تنال که در میان غزل قول آشنا آورد

چه راه میزند یعنی چه نوع بیان حقایق و معانی میکند این مطرب مقام شناس مراد شاعر

غزل از غزل که گرفته اند و مغازله از عشق بازی بود و در فن شاعری آنست که صفت لطافت و ظرافت
و بی نیازی او و جیبارگی و آوارگی و نیازمندی عاشق بیان کند و آن آنست که چند بیت
باشد که در بیت اول هر دو مصرعه موافق القوافی باشد و در ابیات دیگر جز مصرع
آخر و این کمتر از پنج بیت و زیاده از پانزده نباشد اینجا مراد از غزل سخنان حقائق و معارف
قول گفتار قوله

تو نیز باده بچنگ آه و راه صحرای گیر | که مرغ نغمه سر ساز خوشنوا آورد

باده بچنگ آه عشق و محبت حاصل است راه صحرای گیر فارغ از اسوا باش مرغ نغمه سر ساز
مرشد ساز خوشنوا آورد سخنان عشق و محبت تلقین نمود - قوله

رسیدن گل و نسوین بخیر و خوبی باد | بنفشه شاد و خوش آمد من صفا آورد

رسیدن گل و نسوین در و دشادهاست تجلیات عباد و در غیبی و مرشد قوله

صبا بخویشخبری بد به سلیمان است | که مژده طرب از گلشن سبا آورد

بخویشخبری بد به سلیمان است در مژده رسانیدن بمنزله بد به سلیمان است
گلشن سبا عالم لا بهوت که مقام محبوب حقیقی است قوله

دلا چو غنچه شکایت ز خجسته بستن | که با و صبح نسیم گره کشا آورد

دلا اول با و صبح مرشد و نیز وارد غیبی نسیم گره کشا مرده قوله

علاج ضعف دل با کرشمه ساقی است | بر آسره که طیب آمد و دوا آورد

کرشمه ساقیست ظهور تجلی و التفات محبوب است طیب مرشد و محبوب قوله

مرید پیر مغفم ز من مرغ ای شیخ | چرا که وعده تو کردی و او بجا آورد

اشکال این بیت آنست که شیخ وعده شراب طهورا در آخرت کرده و پیرمغان که اکنون شراب
میدهد شراب آلوده است پس در میان آنها منافات نیست و اگر مراد رویت باشد در دنیا واقع
نیست چگونه آنرا بجا آورد جواب بر تقدیر ابراهیم اول آنست که در شرح گلشن باز مذکور شده که سالک
بمهراتب تجلیات افعالی میرسد بحسب آن احوال که در آن ملبیشان غالب است حق سبحانه
در عالم روح بروح مثالی مثل مظهر مظاهر محسوسه از انسان و غیره مشاهد می نماید چنانچه

امام محمد غزالی قدس سره فرمود که حضرت حق را مثل نیست فاما مثال نیست که در آیت *وَلَا يَمِيزُ الْفَاهِشَ* معنی می بیند که حق ساقی گشته شراب میدهد و ایشان چون آن شراب مینوشند محو و فانی میگردد و بر تقدیر مثالی اگر چه در ویت حق در دنیا واقع نیست لیکن درین جهان شهود قلبی تجوین کرده عارفان کامل است چون آن شهود قلبی بجملة تسلی می بخشند میگوید که وعده شیخ گفته پیر معان بجا آورد قوله

به تنگ چشمی آن ترک شکری نازم | که حمله بر من سکین یک قبا آورد

تنگ چشمی ناز و تکبر و حرص و کم حوصلگی آن ترک شکری آن معشوق مبارک قیامتنا و مجدد و مجرب

افلک غلامی حافظ کنون بطوع کند | که التجا بدر دولت شما آورد

عقل چو دست در سر زلفش زخم بتاب رود | و راشتی طلبم بر سر عتاب رود

چون دست در سر زلف او که عشق و محبت است زخم بتابش در آید و اگر ترک عشق و محبت نمایم عتاب

نماید و نیز زلف سائر زخاره مراد محبوب مجاز تاب بچش اگر چه بچش زلف در خلاست لیکن

ایجا بتابش مراد است که محبوب ملائیم تراست آشتی صلح عتاب سرزنش معنی آنست که

چون توبه مجاز میکنم محبوب حقیقی از تابش میرود و از مشاهد تجلیات باز مانم و چون از مجاز اعراف

کرده بجای هست مصروف او گردانم جلوه محبوبی را کار فرموده سنگ بیان حوادث مبتلا میگردد

چو ماه نوره پیچارگان نظاره | زند بگوشه ابرو و در نقاب رود

مانند ماه نوره بنیدگان بیچاره را بگوشه ابرو می زند و در نقاب میزد یعنی گوشه ابرو نموده محجب میشود

که مشاهدۀ اکایم اربین الخلی و الاستاد قوله

شب شراب خرابم کند و بیداری | و گر بر روز شکایت کنم بخواب و در

شب شراب کنایه از حال محو و روز کنایه از حالت صحو بخواب رود و محجب شود معنی آنست

که تجلیات محبوب حقیقی در حالت محو از هستی نیستی می کشد و حالتی دست میدهد که از دریافت

و سر وجود بخیر میمانم و اگر در حالت صحو می آیم و خواهم که شکایت از آن حال باز نمایم و بدوستان

طریقه از اندیشه مقال خود بر آیم شاید که از آن خبری باز نمایم محجب میگردد و هیچ از آن مشاهدات

تجلیات نمودار نمیشود و گوید لاف عشق و کله از یار زبانه لاف دروغ و عشق باز از چنین

نظایر گاه

نکته

سخن بجز آنند قوله

طریق عشق پر آشوب فتنه است ایلا بیفتد آنکه درین راه باشتاب رود

این بیت جواب ابیات بالا است تشفی دل خود میخواهد که راه عشق پر آشوب فتنه است درین راه اگر باستقامت پانہی خراب است و اگر شتابی کردی و به بی پیری طریقہ پیش آوری از پا افتادی و زخمی هستی بباد دادی پس باقیقظ و بیداری ببارشو چون نابینا یاں درین راه مرو که تارہ تحقیق نکند قدم پیش نہ نهد و نیفتد اگر بنون بود و استفهام انکاری بود قوله

جواب را چون فتنه باد سخت اندر سر کلاه داریش اندر سر شراب و د

معنی است که ای دل شتابی مکن که موجب فنا دگی است باندک مایه مغرور مشو که نے بینی که جاب را چون باد کبر و بزرگی در سر افتد و خود را چیزے مے نگرد و کلاه داری سر کشیش در خیال غرور و مجرور تا منعدم و ناچیزے گردد قوله

گدائی در جاناں بسلطنت مفروش کسے ز سائے این در بافتاب رود

بسلطنت عوض سلطنت آفتاب اشارت بسلطنت صوری قوله

مرا تو عهد شکن خوانده و مے ترسم که با تو روز قیامت ہمین خطاب و

این بیت در جواب ملامت گویان ظاهر بر پست است که در بدایت حال خواجہ را بایشان نسبت باشد و چون از عنایت الہی بمرتبہ عشق رسید عقل اوران جز سر سیمکی چیزے دیگر در دست نہ پدیش علامتہ عقل عقیدہ را از خود برید ظاہر میان کہ تابع خود بوده اند زبان ملامت ماز کہ ہند بعد شکش در طعنہ ورزی آوردند و عهد شکن ہمین مقام عبارت از حلقہ انسان است معنی است کہ ای ملامتگر تو عهد شکن خواندی زبان خویش بہ طعن من باندی مے ترسم کہ در روز جزا ترا ہمین نعت خطاب کنند و عهد قدیمت بباد دهند و عهد برستہ قسم است عهد عوام و عهد خواص عهد خواص الخواص عهد عوام آنکہ خدا را بہ بیگانگی پرستند تا در طاعت بشتاب و بمعصیت مشاب نشوند و عهد خواص آنکہ جز خدا بدیگرے متوجہ نشوند و خدا را بجد پرستند نہ از امید بشتاب و نہ دوزخ و خواص الخواص با عهد عام و خواص آشنای نیز نپذیرفتہ یعنی قرب حصول نموده ہر چند قرب بیش خطر بیش پس ملامتگر را میگوید کہ ای ترسم کہ تو نیز از زمرہ ما بوده عهد خواص

باز جابہ "باز جابہ" "باز جابہ"

طیغ و ناز که در وجودش شعله‌های تو خورشید است
 بر خیزد یعنی نغمه‌ی دل که تا حجاب مرغ قطع نشود
 خنجر است بر لبه‌ی حلق "رمال الجمام و بعد از این عالم رطل ۱۲ مجموعاً ۳۴۴ بیت که از نوری ۱۲

بجا آورده باشی و اکنون از کمال غفلت آن عهد را نشناخته عمل بموجب آن نمی تراش می آرد و آن چنانچه
 بعد عوام اکتفا نموده پیش قدمی ننموده تبعه عهد خاص نمی درائی فردا که از خواب غفلت بدر آئی عهد
 خطاب کنند و آن عهد را بیادت دهند - قوله

دلایچو پیر شدی حسن ناز کی مفردش | که این معامله در عالم شباب رود
 معنی آنست که ایدل شبابی و تکبر در جمیع اوقات نامحتمل است خصوصاً که پیر شدی حسن و ناز کی مفرد
 که فرختن حسن ناز کی در عالم جوانی می رود قوله

سواد نامه موے سیاه چون طے شد | بیاض کم نشود و رصداً انتخاب و
 یعنی چون نامه مو سیاه چیده شد سپیدی کم نگردد و اگر هر باب مو سیاه را برگزیند و سفید را بر صیقل یعنی
 جوانی چون از دست رود بعد حیل باز نگردد و نیز مصرع ثانی چنین دیده میشود که بیاض کم نشود و رصداً
 خضاب رود یعنی جوانی رفته باز نیاید اگر صدا بار مو سیاه رنگین نماید قوله

حجاب راه توئی حافظ از میان بر خیزد | خوشا کسی که درین راه بے حجاب و
 حجاب اه توئی وجود کذب لایقاس بها ذنب غزل

چو آفتاب می از مشرق پیاله بر آید | ز بارغ عارض ساقی هزار لاله بر آید
 می شراب مراد عشق و بهجت ضیا و صفا و تجل و نور که با آفتاب تشبیه ده پیاله وجود سالک که پیاله وار در
 گردش حوادث است ساقی مرشد لاله فرزندگی و تازگی مراد است معنی آنست که چون آفتاب
 عشق بر وجود سالک طلوع کند مرشدش را هزاران هزار فرزندگی و تازگی حاصل شود و نیز چون
 انتشار او بر دل عارف طلوع کند ساقی و معشوق حقیقی در تجلیات کشاده گرداند قوله

نسیم در سر گل شب کند کلاله سنبل | چو در میان چمن بوی آن کلاله بر آید

نسیم باد اینجا مراد باغ و نیت در سر گل شب کند و در گل کند و محو سازد کلاله سنبل اضافه بیانی
 و سنبل گیاه است خوشبو شبیه زلف محبوبان آن کلاله اشارت بزلت محبوب حقیقی معنی
 آنست که چون بوی آن محبوب حقیقی در چمن دل سالک رونماید باغ و نیت کلاله سنبل را که عشق
 محبوبان مجاز است در خاک نشانده محو و مستعد سازد یا نسیم باد که از و گل بشکند
 اینجا مراد هوا نفس که مرئی مجاز است گل محبوب مجاز کلاله سنبل زیب و زینت چمن وجود
 سالک باعتبار مشاهدات اشارت بهویتی محبوب معنی آنست که هوا نفس که مرئی محبت

مجاز بود چون عشق از نهاد سالک سر زند همان هواے زیب و زینت بر سرش می شکند و او انفی میکند
و تاج دل شود فی جسد ابن آدم مضغه اذا صلیحت صلیح الجسد کله و اذا فسدت فسدت
الجسد کله نیز گل عبارت از معشوق مجازی و کلامه سنبل عبارت از زلف سنبل و کلامه سنبل
در سر بشکند یعنی محو سازد و چین مراد باغ این عالم یا دل سالک بوسه از کلامه بر آید معنی آنکه
نفه از نفحات صفات حقیقه و تجلیات لاریبیه چون بشام جان رسیده اینهمه اشکال رعنا و صبور
و همیه و حالیه که ظاهر موجود می نمایند و فی الحقیقه وجود ندارند از پیش نظر سالک منظر ناپدید
نمید که عبارت از فیض و مست در سر گل کند چه آنجا ماسوا حق از نظر سالک از آثار فیض الهی است قوله

حکایت شب هجران آن شکایت است که شمه زبیا نش بعد رساله بر آید

شمه اندک رساله شمه قوله

ز گرد و خان نگون فلک ار توقع که بے ملالت صد غصه یک ناله بر آید

قوله کرت چو لوح نبی صبر هست در طوفان بینی اگر دین شد اند هجران و سخنها و فکلی صبر چون لوح توانی کرد
که هزار ایدای قوم خود کشید بلا بگرد و دو کام هزار ساله بر آید این پنج راحت مبدل گردد قوله

بسعی خود نتوان بر دگوهر مقصود خیال بود که این کار بے حواله بر آید

بسعی خود خود بخود گوهر مقصود وصال جانان حیوالت بے وساطت بے وسیله معنی آنست که بکوشش
بوصل جانان نمیتوان رسید و حق آن حلاوت از خود نمیتوان چشید خیال بود که وصل جانان بوسیله وصل شود
و این امید بے وسیله دست نهضمون کریمه فَاَتَبَعُوا لَیْکَ الْوَسِیْکَ مانع خیال گشت و لم از ان جست جست قوله

نسیم صلیق گر بگذرد بترت حسا فظ ز خاک کالبدش صد هزار ناله بر آید غزل

چو رویت مهر و مه تابان نباشد چو قدرت سر و در بستان نباشد

مهر و مه معروف و نیز محبوبان مجاز قوله

چو لعل و لولوت دل فروزی در دریا و لعل کان نباشد

لعل کنایت از لب لولو گوهر اسرار قوله

میان خط سبزه لعل نوشین عجب گر چشمه حیوان نباشد

خط سبزه قباله زیبائی بنام تو مسجل چون خانه درونی من ملک تست وَ هُنَّ عَلَی ذَٰلِکَ
مِنَ السَّاهِلِ کشیدن خط چه توجیه دارد تار و سه چون چاشت تو دید نام و الهی از زبان

من نمی رود و تا مو بچون شب تو گزیده ام **فَاللَّيْلِ ذَا بَكْجَةٍ** از دل من فراموش نمیشود هرگاه
 که تو عذار در خط می آری **مِنْ تَوَجُّعٍ اللَّيْلِ فِي النَّهَارِ** میخوانم و هرگاه که تو خط از عذار بر میداری
 من **تَوَجُّعُ النَّهَارِ فِي اللَّيْلِ** میخوانم بدانکه خط بر سه نوعست اول آنکه گرد لب بر می آید و رو بسبزی دارد
 اهل عرب نبات گویند و اهل عجم سبزه و خط سبز را فتی خوانند و اینچنین خط را بواسطه لون دور آسمان
 گویند و مهر گیاره نگار آینه آخر قری ز مشک بر ماه زند + بر تنگ شکر موچکان راه زند + آینه
 رو دست زنگار گرفت + از بسکه برو سوختگان آه زند + قسم دوم آنچه از شام سر زلف فراگوش
 محبوب دارد از اثر سیاهی غبار خیل زنگبار است که رو بخط خطا دارد و سر حد حبش گرفته ز نسیان
 که ختن بهم برآمد ز خط + گوئی ز حبش سیاهی پیدا شد + این قسم خط را عود سوخته و مشک گویند
 قسم سوم - آنچه صحیفه عذار و رویه فرو گیر و دامتیا ز مو بنگا گوش از و نمیتوان کرد + اگر مشکست که
 برگرد بسمن بجنیه + یا بنفشه است که بردا من گل ریخته + این قسم را عنبر و برگ شمشاد و سنبل و رطوق
 عنبرین لباس عباسی گویند + سلطان رخت لباس عباسی را پوشید مگر سر خلافت دارد +
 لعل نوشین کنایه از لبهاست معشوق چشمه حیوان آب حیات و آن چشمه است در ظلمات هر که آن
 خور و بطول حیات رسید قوله

سواد کفر زلف او که دل را	بروے توازان ایمان نباشد
--------------------------	-------------------------

کفر یعنی کفر است قوله

چو فندق پسته اش خند و بجالم	چرا با دام من گریان نباشد
-----------------------------	---------------------------

پسته میوه مشهور و با ستاره بر دهن معشوق اطلاق کنند با دام کنایت از چشم قوله

اگر چه هست شیرین شعر حافظ	چو لعل خسرو خوبان نباشد
---------------------------	-------------------------

شعر در لغت بمعنی دانستن از بیجا است که در قراءه بجای یعلمون بشعرون اگر خواند نماز رومات
 و در اصطلاح این فن عبارت است از کلامی که متکلم بقصد شعر بر وزن بحر از بحر نوزده گانه که
 در کتب تافیه و عروض مشروحا و مفصلا مذکور است آورده بشرطیکه قافیه داشته باشد پس اگر کلام
 مقفا موزون بے قصد متکلم واقع شود شعر نگویند و همچنین اگر کلام مقفیه را که بحر از بحر نباشد
 شعر نخوانند و شعر چند قسمست مصرع و فرد و بیت و قطعه و رباعی و مخمس و مثنوی و غزل و

قصیده و ترجیع بند و مسدس و مثنوی و غیره غزل

حسب حالے نوشتی شدہ ایامے چند | محررے کو کہ فرستم تو پیغامے چند

عرضداشت میکند که اے شاہ سریر خوبی من گرفتار محنت جلدی را هیچ نپرسیدی که بآن افتخار کنم
اگر چه داب بند و خوشی است بایه نمہ میگویم کہ حسب حالے الخ و چون جناب فیض الشان محبوبان
مرتبہ است کہ عجبان کوے ارادت را در انجا بار نیا شد بنا بران گوید قوله

ما بدان مقصد اعلیٰ نتوانیم رسید | ہم مگر پیش نہد لطف شما گامے چند

یعنی ما بدان مقصد عالی کہ کنایہ از نوشتن نامہ و یاد نمودن است نمیتوانم رسید مگر کہ لطف شما
شامل حال ایشان گشتہ بال گرد بدان کہ وقتی کہ اسباب شادی میآید طالب را باید کہ قدرت
بداند و در کار ما فی القصید نکند بنا بران گوید قوله

مے چو از خم بسببوفت و گل افگند نقاب | فرصت عیش نگہدار و بزن جامے چند

مے شراب خم آوند کہ غار ان دران خمیر کنند گل افگند نقاب گل ظهور نمود فرصت
نوبت دادن معنی آنست کہ محبت از وحدت بکثرت آمد و معشوق از بطون بظہور آمد و نقاب
مرتفع شد وقت را فرصت دان آنرا ضائع مگذار و بیالہ چند از محبت و معرفت بزن و نیز معنی آنست
کہ عشق و محبت از باطن در وجود سالک سید و دلش کہ غنچہ دار سر بستہ بود چون گل شگفتہ گردید
اے سالک نوبت عشق خود را نگہ دار و آنچه از دست بر آید بر آرجامے چند بزن مشا ہدایت بخلا
را تفرج نما قوله

قند آمیختہ با گل نہ علاج دل است | بوسہ چند بیا میز بدشنامے چند

قند آمیختہ با گل کلمات نصیحت و لطف آمیز بوسہ سخنان شوق انگیز بیا میز بدشنام
مشتعل بر عتاب ما حصل این بیت آنست جمعی کہ از فضل الہی متصف بحسن و جمال اند باید کہ قدر آن
نعمت بدانند و از زکوۃ حسن و جمال خود مستحقان را از ان نعمت محروم نگردانند و ہر طائفہ کہ
چیزے باشد جان چیز را دہند قوله

زا ہداز کو چہ زندان بسلامت بگذر | تا خرابت نکند صحبت بدنا چند

ہر کسے را باید کہ بجا خود مشغول باشد و کارے کہ بایشان نسبت آرد نکند تا در طریق خود با کوز و زید باشد

شرح دیوان قط
قصیدہ و ترجیع بند و مسدس و مثنوی و غیره غزل
حسب حالے نوشتی شدہ ایامے چند | محررے کو کہ فرستم تو پیغامے چند
عرضداشت میکند کہ اے شاہ سریر خوبی من گرفتار محنت جلدی را هیچ نپرسیدی کہ بآن افتخار کنم
اگر چه داب بند و خوشی است بایه نمہ میگویم کہ حسب حالے الخ و چون جناب فیض الشان محبوبان
مرتبہ است کہ عجبان کوے ارادت را در انجا بار نیا شد بنا بران گوید قوله
ما بدان مقصد اعلیٰ نتوانیم رسید | ہم مگر پیش نہد لطف شما گامے چند
یعنی ما بدان مقصد عالی کہ کنایہ از نوشتن نامہ و یاد نمودن است نمیتوانم رسید مگر کہ لطف شما
شامل حال ایشان گشتہ بال گرد بدان کہ وقتی کہ اسباب شادی میآید طالب را باید کہ قدرت
بداند و در کار ما فی القصید نکند بنا بران گوید قوله
مے چو از خم بسببوفت و گل افگند نقاب | فرصت عیش نگہدار و بزن جامے چند
مے شراب خم آوند کہ غار ان دران خمیر کنند گل افگند نقاب گل ظهور نمود فرصت
نوبت دادن معنی آنست کہ محبت از وحدت بکثرت آمد و معشوق از بطون بظہور آمد و نقاب
مرتفع شد وقت را فرصت دان آنرا ضائع مگذار و بیالہ چند از محبت و معرفت بزن و نیز معنی آنست
کہ عشق و محبت از باطن در وجود سالک سید و دلش کہ غنچہ دار سر بستہ بود چون گل شگفتہ گردید
اے سالک نوبت عشق خود را نگہ دار و آنچه از دست بر آید بر آرجامے چند بزن مشا ہدایت بخلا
را تفرج نما قوله
قند آمیختہ با گل نہ علاج دل است | بوسہ چند بیا میز بدشنامے چند
قند آمیختہ با گل کلمات نصیحت و لطف آمیز بوسہ سخنان شوق انگیز بیا میز بدشنام
مشتعل بر عتاب ما حصل این بیت آنست جمعی کہ از فضل الہی متصف بحسن و جمال اند باید کہ قدر آن
نعمت بدانند و از زکوۃ حسن و جمال خود مستحقان را از ان نعمت محروم نگردانند و ہر طائفہ کہ
چیزے باشد جان چیز را دہند قوله
زا ہداز کو چہ زندان بسلامت بگذر | تا خرابت نکند صحبت بدنا چند
ہر کسے را باید کہ بجا خود مشغول باشد و کارے کہ بایشان نسبت آرد نکند تا در طریق خود با کوز و زید باشد

عیب جملة بگفتی هنرش نیز بگو	نفی حکمت مکن از بهر دل عامی چند
ارباب حکمت را باید که خواص اشیا را کماحقه بیان فرمایند و بنا بر اغراض فاسده حسن و قبحی بگویند	
اے گدایان خرابات خدا یا شماس	چشم انعام ندارید ز انعامی چند
سالکان طریق بغیر از حق سبحانه باید که هیچ چیز التفات نه نمایند و از ماسوی اعراض کنند قوله	
پیر میخانه چه خوش گفت بدر و کش خویش	که مگو حال دل سوخته با خامی چند
پیر میخانه کنایه از مرشد و روش مستر شد یعنی مهر سکوت بردل و زبان نه و رموز عشق و اسرار آئی	
پیش بر خن و خار می کند قوله	
حافظ از تاب رخ مهر فروز تو بسوخت	کا مگار انظر کن سونا کای چند
رخ مهر فروز صفت رخ محبوب است غزل	
حسن تو همیشه در فزون باد	رویت همه سال لاله گون باد
<p>حسن بر دو نوع است صوری و معنوی صوری تناسب اعضا و نوزده گانه موتی جبین - آبرو - چشم - مژگان - روع بینی خط خال لب - دندان و دهن و دندان سیننه شاد انگشت میان - ساق زلف - زلف و بیهیت چون شیر و مار و سبیل تره ساعد یار من و سیم و سحر و هر یک است و زلف کج مار سبیل تره هر سه یک است جبین شبک تحت علاج و یازمرد و سبز باشد و آبرو چون هلال تیغ باشد چو مینی تو شکل سر و روی و دست و دو تیغ برهنه است آبرو و دست و چشم باید چون زر گس شده و بادام باشد لب لعل تو یا قوت است یا قوتست مرجان چشم تو بادام است یا دام است انسان را مژگان چون تیره کرد چشم تو به تیره مروج دلم و رفی چون شمس و قمر باشد روی تو آفتاب دیدن آن و آفت آب اندرین چشمان و بینی چون لعل کشیده و انگشت انگشت مینی است ماه که کرده و نیم و ما بین و عین است از نون هم و بینی انوشیروان بر صفحه سیم نه غلط که از کمال اعجاز خط چون بجان نبشته باشد گرد شکست که برگرد سمن معنیت و یا نبشته است که بردامن گل رعینت و خال چون نقطه و دانه باشد به دانه ایست خالت اے نور هر دو چشم باید که هوش داری ز اسب من گارش و لب چون ناز قمر بزرگ گل تر باشد چو برگ گل که گرد و شک آلود و دهن چون نه نقطه موهوم باشد الحق نشان نقش وجود و بان تو و موهوم</p>	

نقطه ایست نه پنهان نه آشکار و دندان چون دانه شبنم و لولو باشد تا بنسم بکفی عقل نماند هرگز
 که تو در آب خضر لولو لالا داری و زرخندان چون بر ویب باشد سبب زغنخ که هست روح ثانی
 بر دست گرفتن از سر نادانی و دلار بندید بگفت که بی جان بر کف دست می نهی نادانی
 گردن چون گردن آهو و شمع کافور و نیدانم که از گردن چگویم و مگر شمع زکا فورش بجویم
 ساعد چون دندان عاج و بلور انگشتان چون دم قائم و قلم دست آورده ز انگشتان قلمها
 سینه چون تخمه سیمین باشد شکم چون شکم سنجاب در یاس سیاب ز سینه تا کمر دریاس
 سیاب و دروستان جباب ناف گرداب و میان چو موے میانش موے بلکه از
 موے نیے و زبار یکی بر دواز موے بی قد چون شاخ بقم و نخل و شاخ گل و نخل قدت که از چمن
 جان برآمده و شاخ گل بصوت انسان برآمده و حسن معنوی ملاحه را گویند همه سال همیشه
 لاله شرف رنگ قوله

چشمی که نه فتنه تو باشد	از گوهر اشک غرق خون باد
-------------------------	-------------------------

فتنه عاشق قوله

چشم تو ز بهر دلربائی	در گردن سحر و فنون باد
----------------------	------------------------

دو فنون صاحب هنر کامل قوله

هر جا که دلیست در غم تو	بے صبر و قرار و بے سکون باد
-------------------------	-----------------------------

سکون آرام غزل

خوش آنکس که مدام از پے نظر نرود	بهر سب که بخواند مجنبر نرود
---------------------------------	-----------------------------

نظر یعنی مجاز معنی آنست که اے خوش آنده که همیشه از پے مجاور و در هر چه بین طفل و در
 فریقته نشود که مجاز سبب حصول درجات است مقصود بالذات و بهر راه که قضا و قدرش بماند
 بخیرانه نرود و از پیش و پس بخیر نشود و مبداء و معاد از دست ندهد و نیز معنی آنست که کسی پیوسته
 از پے نظر میرود و ناظر تجلیات می باشد و چون تجلیات را نهایت نیست ماطر تجلیات بشا هده
 تجلیات مشغول بمباند و بذات میرسد بلکه تجلیات مطلقا یکبارگی از نظر مشا به او بر طرف میشوند
 باز میگویند که خواه از پے نظرمیر و ناظر تجلیات باشد خواه قطع نظر از تجلیات نموده اصل ذات گردد

والله اعلم بالصواب
این ابیات در شرح موجود نیست ۱۱
این ابیات در شرح موجود نیست ۱۲

خوش آنکس که بنیخیزد و تا پیروی انبیا و اصحاب نموده باشد لب شیرین قول مشکلم که حباب
فنا و عاشق است گیس که عاشق و طالب فناست قوله

از من چو باد صبا بوی خود در بوی مدار | چرا که بے سوز لب تو ام سبب زو

بوی کنایه از فیض معنی چنانچه باد صبا فیض خود بهمه نورستگان چمن میرساند و هیچیک را
محروم نیگذارد تو هم توجه خود را از مدار بوی و از محرومان مساز چرا که کار ما بے سوز لب تو کفایت
عشق است هیچ نوع پیش نیرود و الهذبه من جذبات الحق توازی عمل الثقلین از اینجا است
نزد بے مدد لطف تو کار از کم و بیش و پش زه گرد و سپیده گردنده که هیچیک از بدین خبر
نزد و ازین هزه گردی هیچ حصول کانت نشود سیاه نامه تراز خود کسے نمی بینم سیاه نامه
گناهکاران بیت مبنی بخوف است خوف از مقامات بزرگ است انما نخش الله من عباده
العلماء قال رأس الحکمة مخافة الله و خدا را بخافا زادی و رحمة و علم و رضوان جمع کرد در سه آیت
هکذا من رحمة اللدین هم لربهم یهون انما نخش الله من عباده العلماء و رضوانه ذلك
لمن خشی ربه و خشوع و خضوع و مراقبه محاسبه و تنگی و نزاری و زوری و عفت و ورع
و تقوی اگر چه اعمال نیک در خود معاینه نماید با وجود این همه خود را از همه سیاه نامه تر بداند قوله

لکن بچشم حقارت نگاه در من مست | که آبرو و شریعت بدین قدر نزد

بدین قدر معیاری و سستی این بیت مبنی بر جاست یعنی بنظر حقارت در من مست بمسیر که ابروی
و گنگاری ما مبطل شریعت نمیشود علمه بعا صیدنا فی الازل لایمنع من ایجادنا فعا صیدنا کیف تمنع
عن قطره نایا لعفو و الغفران یعنی در ازل گناه ما عالم بود که ما گناه کنیم آن علم مرفس بدین مانع
نشد پس معصیت محدث که امروز کرده ایم چگونه مانع شود او را از عفو کردن بدین نسبت ندای
لا تقنطوا من رحمة الله هر دم بگوش جان میداد چنانکه در حدیث لولم تذنبوا لجال الله
بقوم یذنبون فیغفر لهم یعنی اگر شما گناه نمیکردید یقیناً قومی دیگر آوردی تا ایشان گناه
کردند پس بیا مرزیدی ایشان را پس اگر چه خود را غرق دریای عصیان بیند رشته امید
منقطع نگرداند که نا امید از رحمتش شیطان بود ستوا و سیاهی خال صاحب شرح گلشن از
مفرمایند که خال اشارت بنقطه وحدت من حیث الخفا که مبدأ و منتهای کثرت است که منه بدأ و الیه

یرجع الامر کلّه و مناسبت بمنی ظاهرا هست چه بواسطه سیاهی مشابهه هویست غیبت که از ادراک
و شعور انحراف محتجب و مخفی است که لایزال الله لا اله الا الله ولا یعرف الله غیر الله و نیز اشاره بوحث
حقیقت است زیرا که نقطه خال سبب ظلمه یا نقطه ذات که مقام انتقای شعور و ظهور ادراک است
مناسبت دارد چه به شعوی عدم ظهور و ادراک معبر به ظلمت میگردد چنانچه تجلی ظهوری معبر بظهور
میشود و صاحب طارقه گفته که خال عبارت از ظلمت معصیت که میان انوار طاعات بود چون یک
اندک بود خال گویند و سبب نیست شمرند و شیخ جمالی گفته که خال عبارت از نقطه روح انسانیت
مکارم اخلاق بزرگ خلقها عالم دیگر است سر اسر فضل و احسان هستی که آن لذت و فضل علی اکبر
و فای عهده عهده که حق تعالی در ازل کرده که الحال شمار ابقای میفرستم آنجا بروید و غم
مدارید هر وقت مرا طلب کنید باشما ایم سخن اقرار یا لب من جل اوردید از خاطرت بدر نرو و فراموش
نکنی و این مقصود فراموشی آنجناب است بلکه اظهار یاد دهنی و شفیقتی خود است صاحب الغرض
مجنون سر و قاسمی آن محبوبی سیم و زرا خلاص صدق قوله

ابتاج بد هم از ره مبر که باز سفید	ز کبر از پئے هر صید مختصر نرود
-----------------------------------	--------------------------------

این خطاب بقله است تلج بد بد ظاهرا آرائی از ره مبر گراه ساز باز سفید طالب کامل
ز کبر از عظم شان و بزرگی که دارد صید مختصر در و نشان مقلد و ظاهرا آریان از مجلس سخن بدر
نرود و غیر برین اطلاع نیابد غزل

خستگان را چو طلب باشد و قوت نبود	اگر تو بیدار کنی مشرط مروت نبود
----------------------------------	---------------------------------

یعنی اگر خستگان تیر محبت که در طلب دامگیر وقت شان گردیده و سر اسیمه وارد در طلب
میگردند و هیچ قوت ندارند که بدان در خلوت خاصش باریا بند بیدار کنی ای بوصل خود را
و بدایع همچنان بسوزی از مقتضای مروت بیهیاست که آنها بطلب تو از خانسان مجبور
و نفورند + قوله ما جفا از تونه بیغم مار و دار نسبت جفا بنویسم تو هم خود بیپسندی
تو را میدار ایچنه در مذبح پیران طریقت نبوده یعنی جفا قوله

خیره آن دیده که آتش نبرد گر عشق	تیره آن دل که در نور مروت نبود
---------------------------------	--------------------------------

خیره آن دیده یعنی تاریک باد چشم که آتش نبرد و نابینا کند تیره آن دل که در نور مروت نبود

تا که افسون نکند جادو چشم تو مدام	نور در سوختن شمع محبت نبود
افسون معروف اینجا کنایه از نگاه جادو چشم اضافه بیانیه چشم ساحر مراد از چشم ذات است بست چشم اینجا بمعنی نقد ذات است کویمان مبد وجود کائنات شمع مودت اضافه بیانیه معنی است که تا لطف و تفضل تو شامل حال عاشقان نمیکرد عشق عاشقان و محبت مجبان اثر نمیدهد و نور نمی بخشد قوله	
هر که آئینه صافی نشد از زنگ هوا	دید هاش قابل خساره حکمت نبود
آئینه کنایه از دل زنگ هوا هوا یعنی نفسانی و ظلام نبوی حکمت معرفت قوله	
چون چنین نیک سر رشته خود باجم	آن مبادا که مددگاری فرصت نبود
چو چنین نیک یعنی با حسن وجه سر رشته معامله کار با خبرم بشیام آن مبادا که مددگاری فرصت نبود آن مبادا که فرصت وقت دست ندهد و حصول مطلب نمود و ده رفت حلت ازین جا فانی بر بندم - قوله	
دولت از مرغ همایون طلب سایه او	زانکه بازغ و زغن شهرت نبود
مرغ همایون کنایه از بها و مراد از آن عارف کامل سایه او طفیل و توبه و زاع و زغن درویشان مقلد و ظاهر آرایان شهرت است اضافه بیانیه قوله	
چون طهارت نبود کعبه و بتخانه یکیت	بنود خیر دران خانه که عصمت نبود
طهارت عشق کعبه مراد اهل علم و بتخانه مراد کفر عصمت پاکی از ماسوے الله قوله	
اگر مدد خواستم از پیر معان عیب کن	شیخ ما گفت که در صومعه هست بود
عیب کن خطاب بزاهدان مراد است در صومعه هست نبود درویشان مقلد و زاهدان مراد لائق هست و استعانت نیستند قوله	
حافظا علم و ادب رز که در مجلس شاه	هر که انیت دلباق صحبت نبود
علم اینجا مراد عشق است علم نبود غیر علم عاشقی ادب عجز و انکسار شاه کنایه از محبوب صحبت قرب و وصل غزل	
خوش است خلوت اگر یار من باشد	که من بسوزم و او شمع انجن باشد

بجای

دولت

خلوت بدانکه ناپو سلوک راه دین بر خلوت است همگی انبیاء و اولیاء در بدایت حال خلوت
گزیده اند قال عائشة رضی الله عنہا کان رسول الله ۴ فی جبل حراء استنوعاً واستنوعاً و هو سے راجون
استحقاق کلام بیا وسطه کرامت میکردند برائے خلوت فرمود که از او بعد ناموس است أربعین یکمته و
عدد أربعین اخا صیته است در استکمال چیزها که هیچ عدد در انست ان خلق احد کم یجمع فی لیلین
امد أربعین یوما نطفة ثم یکون علقة مثل ذلك ثم یکون مضغة مثل ذلك و دیگر
خبرت طینة آدم بیکه أربعین صباحاً و یکرم من اخلص لله أربعین صباحاً ظهرت
ینابیع الحکمة من قلبه علی لسانه و أربعینات را شراط بسیار است اما آنچه ضرورت هست
اول تنهایی و دوم پیوسته بر وضو بودن سیوم مداومت ذکر بلا اله الا الله چهارم مداومت
پنجم صوم و ششم دوام سکوت هفتم مراقبه و اتم هشتم ترک اعتراض هم بر خدا و هم بر شیخ هر چند از
بد و درسد از قبض و بسط و ریخ و راحت کشادگی و استیلا رضی شود و بر قول فعل حال شیخ اعتراض
نکند و چون خلوت شد اند بسیار است گویند خلوت بسیار خوش است اما بشرطیکه یاریا را باشد
اے مشاهد نمودن رفیق ماباشد و من پروانه وار بر شمع جمال او خود را فدا سازم و او شمع آسا
راحت افزای این دل غمدیده و روشن ساز کلبه محنت ماباشد قوله

من آن نگین سلیمان هیچ نسامم | که گاه گاه برو دست هر من باشد

نگین سلیمان کنایه از دنیا که موجب مطیع نمودن خلق است گویند که چون دنیا را در ابرام و عالم
موجود شد ابلیس مرا و را بوسه داد و شاد شد که مرا عده و وسائل فریب شد معنی آنست که دنیا
را هیچ خریدار نیم و چیز او را چیزی نیست نام از آن وسیله فریب شیطان است و سرمایہ عرو و حرام
و قصد کم شدن انگشتی سلیمان نشستن بر من بر کرسی بجای سلیمان و باز یافتن آن نگین سلیمان
و بر خفت سلطنت نشستن بطور قدیم نزد مفسران بمعنوی این آیه مستفاد میگردد و لَقَدْ فَتَنَّا
سُلَیْمَانَ وَ اَلْقَيْنَا عَلَیْهِ الْکُرْسِیَّ وَ جَسَدًا نَحْمُ اَنَّا بَآئِبٌ اَمَّا صَاحِبُ ارَاکَ التَّشْرِیْلَ گویند از جمله ابطال
بود است رسول الله ۴ هیچ حدیثی درین باب نفروده قوله

روا مد ار خدا یا که در حریم وصال | رقیب محرم و حرمان نصیب من باشد

حریم وصال هنگام موت رقیب محرم شیطان که حاجب در خلوت است یعنی باز خدایا

روداد را این مباحث که در مقام عشق و محبت رقیب که شیطان است محرم ما گرد و ما بفریب او
از دولت وصال و محروم ما نیم و نیز از رقیب مدعی را گویند مردان را بدست که منکر عاشقان است یعنی اے
بار خدا یا روداد را که از بسبب زهد در حریم وصال رسد و محرم گرد و ما بسبب فتور و قصو که رود و بد
محروم ما نیم که جاسے دیگر گفته ۵ ترسم که صرّف نبرد روز باز خواست ۶ نا جلال شیخ ز آب نام قوله

همای گونفکن همایه شرف هرگز | دران دیار که طوطی کم از زغن باشد
یعنی همای معرفت این دنا متناهی هرگز پرواز نکند و برے که پیش او طوطی عشق کم از زغن باشد یا
آنکه روے ہی مینا دانسته که در آنجا عاشقان و عارفان کمتر از مقلدان و مرئیان باشند
و قدر قیمت کے در آنجا نباشد قوله

بیان شوق چه حاجت که حال آتش دل | توان شناخت سوزے که سخن باشد
آتش دل عشق یعنی اظهار شوق و اشتیاق و سوز و در محتاج بیان نیست چرا که سوز دل عاشق
از سوز سخن او معلوم توان نمود قوله

هواسے کوے تو از سر نیز رود مارا | غریب با دل آواره در وطن باشد
هواسے محبت غریب مسافر عاشق که از شهر اطلاق بقید افتاده وطن اشارت بکوثر قرب
و عالم اطلاق قوله

بسان سوسن اگر ده زبان شو حافظ | چو خنجر پیش تو اش مهر بردهن باشد
سان مانند مهر بردهن باشد اے گنگ باشد غزل

خسروا گوے فلک در خم چو گان تو باد | ساحت روے زمین عرصه میدان تو باد
خسرو نام کبخی و نام پرویز و هر باد شاه را گویند گوے فلک اخلاصه تیانیه خم کبھی چو گان
چو بیت کز که بدان گوے بازند ساحت میدان و کشایش عرصه کشادگی قوله

زلف خاتون ظفر شیفته پرچم تست | دیده فتح ابد عاشق جولان تو باد
زلف خاتون ظفر همون ظفر اضافه بیانیه شیفته مشتاق پرچم موسے بن ماده گاؤ کو بی علم
بندند مستح ابد فتح مدام قوله

ایکے انشای عطار و صفت کوکب تست | عقل کل چاکر ظفر اکشر دیوان تو باد

۵ این تذکره در زغن است

عطار و ستاره ایست بدیر فلک منسوب عقل کل جریل قوله	
جلوه طائر طوبی قد چون سرو تو شد	غیرت خلد برین ساحت یوان تو باد
طائر طوبی ملائکه یعنی چون تو منظور سوا کنان علوی شده ساحت میدان قوله	
نه به تنها حیوانات و نباتات و جمادات	هر چه در عالم امرست بفرمان تو باد
هر چه در عالم امرست هر چه در زیر کن آمده است قوله	
همه آفاق گرفت و همه اطراف کشاد	صیت خلق تو که پیوسته گمبان تو باد
صیت آواز گمبان رفیق گویند که هر پیغمبر به هنگام انذارسانی مرقوم خود را عذاب خواست چنانچه نوح علیه السلام گفت رَبِّ لَا تَذَرْنِي عَلَى الْأَرْضِ مِنْ لَدُنْكَ فَيَذَرُونِي ذَايَا وَمُحَمَّدٌ هُنَا مَشْكُوتٌ مَنْ دَانَ فَمِنْهُمُ اللَّهُمَّ اهْدِ قَوْمِي لَهْجَتِهِمْ لَا يَعْلَمُونَ وخلق وے از تحریر و تقریر بیرون است اِنَّكَ لَعَلَى الْخَلْقِ عَظِيمٌ نقیصت روزی شخصی پیش علی آمد گفت که خلق رسول بیان کن فرمود بشرطیکه تو نعمتها حق بیان کنی آن شخص گفت نعمتای حق تعالی لا تعد ولا تحصر است کما قال الله ان تعدون نعمته الله لا تحصوها چگونه بیان کنم گفت که حق تعالی اِنَّكَ لَعَلَى الْخَلْقِ عَظِيمٌ تواسر بیان کردن قلیل عاجزی من عظیم را چگونه بیان کنم کفوله تعالی اِنَّكَ لَعَلَى الْخَلْقِ عَظِيمٌ قوله	
حافظ خسته با خلاص ثنا خوان تو شد	لطف عالم تو شفا بخش ثنا خوان تو باد
اخلاص صفتی است نیکو که حقیقاً بدان امر فرموده که وَاعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ و عمل بنده که از اخلاص عاری باشد قدر جوی ندارد و گرت بخ اخلاص بوم نیست و ازین کسب خود محروم نیست و اخلاص آنست که عمل صالح کنی و از خدا بترسای ثواب طلبی نه خواهی که ترا بآن بکنند و از برای آن ترا بزرگ دارند من اخلاص لله اربعین صباحا حضرت امینابیع الحکمة غزل	
خوش آمد گل و زان خوشتر نباشد	که در ستمت بجزر ساغر نباشد
گل کنایه از بهار است که آوان گل ست و نیزایام جوانی و مشاهده ساغر پالیه شراب قوله	
زمان خوشدلی دریاب دریاب	که دائم در صدق گوهر نباشد
یعنی زمان خوشدلی که آوان مشاهدات است دریاب و مشاهده و تفرج آن مشغول شو که این وقت مدام دست نید و چنانچه خود گفته در دوز باده یک دو قح در کش و برو یعنی طبع ملا	

در شرح دیوان حافظ

منشی و

وصال دوام را قوله

غنیمت دان و مخمور در گلستان | که گل تا هفت و دیگر نباشد

غنیمت دان این ایام بهار و یا هنگام جوانی و یا آوان شادمانی غنیمت دان مخمور در گلستان
درین دنیا بے نوشی که عشق باز نیست مشغول شو که گل تا هفت و دیگر نباشد این آوان گل و موسم
جوانی و مشاهده را بقای نیست قوله

عجب راهبیت راه عشق کا بنجا | کس سر بر کند کش سر نباشد

کا بنجا براه عشق سر بر کند سر بر آرد کش سر نباشد که از سر گذشته باشد قوله

ایا پر لعل کرده جام زرین | بجشتا بر کس کش زر نباشد

ایا اشاره بر مرشد یعنی اے مرشد با چون جام زرین خود را که کنایه از دل مصفا است پراز عفت
و محبت داری قطره از ان بلب تشنگان بادیه سحران که مقلس و مینو اند و آن کنایه از خود است
بریزان مرشد بموجب لاتر الداسائل و انکان کافر از فرمود آنچه در بیت آینده است قوله

از من بشنودل اندر شاد ہے بند | که حسش بسته زیور نباشد

یعنی سخن ما را بگوش جان شنو و خود را بسته کند معشوقه دار که حسن و موقوف علیه زیور نباشد یعنی
بشق محبوب حقیقی چون توجیه مرشد بموجب لائقای معز و مکرم گردید بموجب حسن کما احسن البند
الیک شیخ را که قبل ازین ناصح خواجہ بود ترغیب میداد و هدایت میکند قوله

بیایه شیخ در مخمور ما | شرابے خور که در کوثر نباشد

شیخ خطاب بزاہد از روی استنزا و چنانچه شیخ پاکدامن یعنی اے شیخ بوعده شراب طهور گرفتار
این زہد خشک تاکه مانی بیاد و مخمور ما که مشرب عشق است و شرابے خور که در کوثر نباشد قوله

بشو و اراق گر ہمدرس مانی | کہ علم عشق در دفتر نباشد

یعنی اے عاشق اگر ہمطبق مانی ترک این علم ظاہری نما که بجز قیل و قالے پیش نیست
علم رسمی سر بسر قیل است و قال و نہ از کیفیت حاصل نہ حال و چرا کہ علم عشق معرازیان است
کہ از مواہب است اکسب قلم بشکر سیاہی ریز کاغذ ستونم در کش و حسن این قصہ عشق است
در دفتر نئے گنجد قوله

۵ شادمانی کا علم

شراب بے خمارم ده خدا یا	که با او هیچ در دسر نباشد
هر شراب بے که هست خواه شراب صوری خواه عشق صوری آخر الامر خمار رنج و اندوه ندامت بود الا شراب معنوی که محبت لایتناهی است بنا بر آن گوید شراب نجس خمار عشق حقیقی خمار غم و الم قوله	
بنام ایزد بخت شیرین لبم هست	که در بتخانه آزر نباشد
بنام ایزد قسم بخت شیرین لب معشوق حقیقی یا مرشد کامل بتخانه آزر دنیا که نقش و نگار صوتهاست قوله	
بتاج عالم آرایش که خورشید	چنین زربنده افسر نباشد
بتاج باقیمه عالم آرا صفت تاج است قوله	
کعبه گیر و خطا در نظم حافظ	که هیچش لطف در گوهر نباشد
که هیچش لطف در گوهر نباشد که هیچ هنر و قابلیت در ذات او نباشد یعنی بے هنر باشد صاحب جواهر الا سرافرموده که ازان روزی که سخنوران درین عالم فانی نزول نموده اند هیچکس اینچنین سخن اتفاق نیفتاده و نخواهد یافت و چنانچه حافظ را واسد علی کل شئی تدیر غزل	
ویدی لے دل که غم یار دیگر بار چه کرد	چون بشد دلبر و یار و فدا و ارچه کرد
این غزل مبنی بحالت قبض است چون چگونه بشد برفت محنت گشت دلبر تجلی یار و فدا دار کنایه از خود قوله	
وای ازان نرگس جادو که چه بازی ای	وای زان مست که با مردم هشیار چه کرد
وای ازان نرگس جادو و افسوس که آن چشم جادوانه محبوب چه بازی ای بخت که بیک نگاه آشنا دل را بود و باز در نقاب کرد و مارا گرفتار انواع غموم و هوم نمود مست تجلی ذاتی و محبوب مردم هشیار کنایه از خود چه کرد گشت و هیچ مدا و نکرد قوله	
اشک من رنگ شفق یافت بهیمری	طلوع بے شفقت بین که درین کار چه کرد
یعنی سبب بهیمری و یوفائی و جدائی آن محبوب اشک من بلون برنگ خون گرد بد درین کار درین عشق بازی و جدائی قوله	
برق از پرده لیلی بدر خشید سحر	وہ کہ با خرمن مجنون ل افکار چه کرد

له ۱۱ که در این نظم باشد یافت نشد

له ۱۱ و این نظم در این شیخ کلام شمر است

برق تجلی لیلی معشوق خرمن وجود مجنون دل فگار کنایه از خود چه کرد یعنی سوخت حاصل
این بیت آنکه چون در ابتدا تجلی از تجلیات آن محبوب بر ما ظهور کرد و اله فریفته آن گزیده سرگردان این
خوشخوار گردیدیم صوفی خود بین درویش مقلد و منکر طاعن قوله

ساقیا جام میمده که نگارنده غیب نیست معلوم که در پرده اسرار چه کرد

نگارنده غیب حق تعالی در پرده اسرار روز ازل و ضییب قوله

آنکه بر نقش زد این دایره مینائی کس ندانست که در گردش پرگار چه کرد

بر نقش زد و یکدایره مینائی آسمان و مراد از تمام مصرع حق تعالی گردش پرگار هنگام
نوشتن قلم بر لوح قوله

برق عشق آتش غم در دل حافظ زد و سوخت یار ویرینه به بنیید که بایار چه کرد

سوخت بفنارساید یار ویرینه کنایه از حق تعالی باعتبار صحبت عالم طلاق یا یار کنایه
از خود - غزل

دل از من بر دور و از من نهان کرد خدایا تا که این بازی توان کرد

بازی کنایه از رومودن و باز اخفا شدن و این طریقه هم معشوقان صورت است آشکارا و
معشوق حقیقی که مشاهده اکابر اربابین التجار الاستاذ قوله

سحر تنهائیم در قصد جان بود خیالش لطفهای بیکران کرد

سحر مراد بابت حال در قصد جان بود باعتبار ریاضت شاقه و اخفا خیال مراد مشاهد
و چون مشاهده را شباهت نیست بخیال نسبت داد قوله

چرا چون لاله خونین دل نباشم که با من نرگس و سرگران کرد

نرگس کنایه از چشم و مراد از چشم ذات هست چشم اینجا بمعنی نقد ذات گویمان بنید
و چون دکانها سرگران کرد و ناز و اعراض و بے نیازی را که الله یغنی العالمین -
گیا گوئیم که گویم باین در و دلسوز باین ندوه و غم و الم طبیعت معشوق محمد و مرشد قوله

بدان سان سوخت چون شمع که برین صراحی گریه و بربط فغان کرد

سان مانند صراحی عاشق که ملو از عشق است بر بط شتاق که بر بط و اربغان است

یعنی مرا شمع از بنزل سوخت هر عاشقی که مرادید و هر شتاقی که نظر بر من انداخت اشکها از چشمم جاری کرد و آواز فریاد برداشت قوله

صبا گر چاره داری وقت و قیامت که در دشتیا تم قصد جان کرد

صبا کنایه از جذبه صلیبه مرشد چاره داری علامه میتوانی وقت و قیامت وقت علاج است

میان مهربانان که توان گفت که یار من چنین گفت و چنان کرد

که یار ما چنین گفت و چنان کرد این بیت مقتضی آنست که زشت ترین عاشق آنست که از عشق شکایت کند زیرا که عاشق را با شکایت چه گذر کل فعل من الظریف ظریف فعل المجهوب محبوب قوله

عدو با جان حافظ آن نه کرده که تیر چشم آن ابرو کمان کرد

تیر چشم نگاه تیز و مراد تجلی جلالی و صفات مهری ابرو کمان معشوق غزل

دست و حلقه آن لف و تا توان کرد تکیه بر عهد تو باد صبا نتوان کرد

یعنی دست و حلقه آن زلف و تانکه عبارت از جذبه عشق است نمیتوان و لکن این کار است آسانا هر و الهوسی دست بدان توان زد چنانچه خود گفته خیال زلف تو بختی نه کار خان است

که زیر سله رفتن طریق عیار است و معشوقان و ابتدای لطف مهربانی و وعدۀ بلبل و لربانی عاشق در کارے آرنده تانکه و اله آن گردیده گرفتار دام محبت گردیده مهربانیهای بلبل کرد و مجنون با خراب

و رنه این بیچاره را میل گرفتاری نموده و چون دیدند که گرفتار دام محبت گردیده اعراض و نیازی میکنند بنابران گوید تکیه بر عهد تو باد صبا نتوان کرد زیرا که در عدم بقا هر دو برابرند قوله

سعی است من اند طلبت بنمودم بموجب والذین جا به و افینا آنچه از سعی و جهد که بما نسبت داشت همه بیا آورم قوله این قدر است که تغییر قضا نتوان کرد و لیکن بموجب

لا راد لقضائی - تغییر قضا نمیتوان نمود ضمناً بقضائی قوله

و ا من دست بصد خون دل قاتل است بفسونی که کند خمر به نتوان کرد

و ا من دوست کنایه از عشق است که واسطه کشیدن دوست است بخود خون دل محنت و مشقت افتاد بدست حاصل گردید و بدست آمد فسون دشمنی و زهر خنک که به نتوان کرد زیرا که

توان نمود قوله

در شرح این ملامت خلق افزون کرد و چون که ملامت و نصیحت بیشتر معشوق افزون کرد و ملامت بپیش آورد ۱۲

این جا با مطلع نام گویند و عشق و شور ویدای این کلمات از کمال تعجز است که از عشق جوان تر از آن که در ۱۲

عارضش را بمثل ماه فلک نتوان خواند | نسبت دوست بهر پیشه یار نتوان کرد

عارض رخساره مراد از آن ذات و جمال الهی هر پیشه و پا اشاره به ماه چون حق تعالی از تشبیه و تمثیل منزله و مبراست و آنرا تشبیه داده اند از غلبه اشتیاق خود خواستند که بیان کنند لاجرم تشبیه دادند پس ایشان معذور اند قوله

سر و بالا من آن دم که در آید بسماع | چه محل جامه جانر که قبا نتوان کرد

سر و بالا معشوق در آید بسماع در شوق و رقص چه محل یعنی البته و ب اختیار جامه جان اضافه بیانیه قبا چاک اے فدا قوله

غیر تم گشت که محبوب جهانی لیکن | روز و شب عریده با خلق خدا نتوان کرد

محبوب جهانی همه کس طالب و عاشق تواند عریده جنگ قوله

نظر پاک تواند رخ جانان دیدن | که در آینه نظر جز بصفا نتوان کرد

نظر پاک از آرایش بشریه و هوای نفسانیه بایتا تجلی جمال مطلق در مایه موجودات ملاحظه کند قوله

مشکل خویش نه در حوصله دانش هست | حل این نکته بدین فکر خطا نتوان کرد

خویش یعنی ما حوصله دانش احاطه فکر یعنی رفع این مشکله و غموم و هموم که دامگیر وقت ما گردیده بندیر دانش مانست این نکته مرا عشق که عشق نقطه فکر خطا کنایه از تدبیر باطله قوله

بجز ابرو و تو محراب دل حافظ نیست | طاعت غیر تو درند هیچ مان نتوان کرد

اے محبوب من دل حافظ را غیر از ابرو و تو که مشاهد جمال تست محراب نیست که متوجه و متوجه جمال دیگران که متوجه محراب سنگین اند چرا که قبله عاشقان جمال محبوب است و لغت بغیر جمال دوست شدن کفر عاشقان است غزل

دانی که چنگ و عود چه تقریر میکنند | پنهان خورید باده که تکفیر میکنند

چنگ و عود نام سازها تقریر بیان معنی آنست که هیچ سیدانی که عاشقان کامل چه میفرمایند باده بخنان عشق و محبت راسخ روی خلل اقی اظهار میکنند که این مشتی جا پلان عالم نام از کم حلا طاعت یافت آن ندارند و خفاش و ارباع آن پرواز نمیتوانند کرد و تبکفیر عاشقان بر بخیزند و نیز عشق نهان رزید تا از شعار شرع برهنه نمائید قوله

ناموس عشق و رونق عشاق میبرند	عیب جوان و سزانش پیر میکنند
این جا بلان عالم نام نکوهش عشق میکنند و در مذمت عاشقان میگوشتند و عشق در زعیب جوان و سزانش پیر میکنند قوله	
گویند زمر عشق مگویند و شنوید	مشکل حکایتست که تقریر میکنند
و آن عاشقان کامل و مستان قان اصل میفرمایند که اسرار عشق و حقائق محبت مگویند و شنوید و این با مشکل است چه طیفه که در دل است چون سر بر کشد چون نهفته ماند قوله	
ما از برون در شده مغرور صد فریب	تا خود درون پرده چه تقریر میکنند
برون در بظاہر آرائی قوله	
نشویش وقت پیر میخان میدهند بان	این سالکان نگر که چه با پیر میکنند
پیر میخان کنایه از خود میدهند ضمیر بر مقلدان قوله	
صد ملک ل نیم نظر میتوان خرید	خوبان درین معامله تقصیر میکنند
درین معامله اشاره بنیم نگاه کردن و صد ملک بر خریدن تقصیر کوتاهی قوله	
نیکو اعتبار مکن بر ثبات دهر	کین کارخانه ایست که تغییر میکنند
ثبات قیام کارخانه خانه که در آن کارکنند این کارخانه اشارت بدهر قوله	
قومی بجد و جهد نهادند وصل دوست	جمعه و دگر حواله بتقدیر میکنند
اشکال این بیت آنست که جد و جهد هم بتقدیر است پس مقابل گردانیدن آن بتقدیر چه معنی دارد جواب آنست که روزندگان این راه بردو قسم اند بعضی انواع ریاضات می کنند و نتایج آنرا طلبند و می یابند و کار میسر می شود و بعضی فضل اند که جز فضل خدا هیچ نمی بینند و توفیق طاعت هم از فضل او می بینند و عمل راستی بینند با وجود آنکه عمل را ترک نمیکنند این طائفه زودتر بمقصود میرسند پس در مصراع اول مذکور حالت یونندگان اول و در دوم مذکور حالت یونندگان دوم قوله	
جز سیم قلب هیچ نشد حاصل و هنوز	باطل درین خیال که اکسیر میکنند
سیم قلب اعمال ربانی اکسیر دوائی کبیا قوله	
مے خور که شیخ و حافظ و مفتی و محقق	چون نیک بگری همه ترویر میکنند

در این بیت از آنست که در این عالم نام نکوهش عشق میکنند و در مذمت عاشقان میگوشتند و عشق در زعیب جوان و سزانش پیر میکنند قوله

گویند زمر عشق مگویند و شنوید

مشکل حکایتست که تقریر میکنند

و آن عاشقان کامل و مستان قان اصل میفرمایند که اسرار عشق و حقائق محبت مگویند و شنوید و این با مشکل است چه طیفه که در دل است چون سر بر کشد چون نهفته ماند قوله

ما از برون در شده مغرور صد فریب

تا خود درون پرده چه تقریر میکنند

برون در بظاہر آرائی قوله

نشویش وقت پیر میخان میدهند بان

این سالکان نگر که چه با پیر میکنند

پیر میخان کنایه از خود میدهند ضمیر بر مقلدان قوله

صد ملک ل نیم نظر میتوان خرید

خوبان درین معامله تقصیر میکنند

درین معامله اشاره بنیم نگاه کردن و صد ملک بر خریدن تقصیر کوتاهی قوله

نیکو اعتبار مکن بر ثبات دهر

کین کارخانه ایست که تغییر میکنند

ثبات قیام کارخانه خانه که در آن کارکنند این کارخانه اشارت بدهر قوله

قومی بجد و جهد نهادند وصل دوست

جمعه و دگر حواله بتقدیر میکنند

اشکال این بیت آنست که جد و جهد هم بتقدیر است پس مقابل گردانیدن آن بتقدیر چه معنی دارد جواب آنست که روزندگان این راه بردو قسم اند بعضی انواع ریاضات می کنند و نتایج آنرا طلبند و می یابند و کار میسر می شود و بعضی فضل اند که جز فضل خدا هیچ نمی بینند و توفیق طاعت هم از فضل او می بینند و عمل راستی بینند با وجود آنکه عمل را ترک نمیکنند این طائفه زودتر بمقصود میرسند پس در مصراع اول مذکور حالت یونندگان اول و در دوم مذکور حالت یونندگان دوم قوله

جز سیم قلب هیچ نشد حاصل و هنوز

باطل درین خیال که اکسیر میکنند

سیم قلب اعمال ربانی اکسیر دوائی کبیا قوله

مے خور که شیخ و حافظ و مفتی و محقق

چون نیک بگری همه ترویر میکنند

یعنی اے حافظ عشق و محبت بنوش چون بنورنگا کنی شیخ مفتی و محبت حافظ ہر مرغی فتنہ
بظاہر صلاح و تقویٰ و در باطن غل و غش چنانچہ گفتہ و اعطان کین جلوہ بر محراب و میسر کنند

غزل

در نظر بازی من بے بصران حیرانند | جن پسیم کہ نمودم دگر ایشان دانند

نظر بازی عشق بازی و حسن سہتی بے بصران کنایہ از علماء و اہل طواہر کہ چشم باطنی ایشان بینا
در فواح میگویند جمع میگویند کہ دانش منحصر در علوم رسمیہ است کلا انہم عن دہم
یو مثنیٰ چون و امین عباس گوید اگر تفسیر آیہ ہوا الذی خلق سبع سموات من الارض
مثلاً گویم شما مرا سنگسار کنید و جنید گفتہ کہ لایبلغ احد درج الحقیقہ حتی یشہد فیہا
صدیق بانہ زندیق و امام غزالی در اجاب نقل میکند از بعضی عرفا کہ سبب پنهان شدن اہل انوار
چشم اکثر مردم آنست کہ ایشان طاقت علمای وقت ندارند برائے آنکہ این علما نفس اللہ را جہلاً
اند و نزد جاہلان علما اند قولہ

عاقلان نقطہ پر کار وجود اندوے | عشق دانند کہ درین دائرہ سرگردانند

پر کار قلم آہنی کہ بدان دائرہ کشند نقطہ کہ درون دائرہ می شود اے عاقلان کہ اہل طواہر اند
نقطہ محبوس پر کار وجود اند اے گرفتار بشریت اند چہ از نظر بازی ما عاشقان دریابند کہ درین
دائرہ عشق سرگردانند عہد من بالبت شیرین و بہان بہت شام من بعرضان کوے جانت
وزا ہدان خود کار جز این نمیگویم کہ عشق و محبت ما با شیرین لبان از لبت نہ امروزی و ہمیشہ
با خود میگویم قولہ

لاف عشق و گلہ از یار ہولاف دروغ | عشقبازان چنین سختی ہجرانند

اے لاف عشق زدن و باز زبان بشکوہ و شکایت کشادن لغت برین لاف دروغ آری اینچنین
کہ زبان لایق آنند کہ در آتش ہجران با بسوخت قولہ

وصف خورشید شب پردہ اسے نرسد | کہ درین آئینہ صاحب نظران حیرانند

این شب پرگان اسے کہ اہل طواہر اند چون از نور خورشید حقیقی بے بھرہ اند و طاقت دیدن
ندارند چہ دریابند و چہ در وصف آن رانند بلکہ درین آئینہ کہ ذات محبوب حقیقی

معصومانہ از یافتہ شد ۱۳

وصف خورشید شب پرستان پر

عارفان باشد حیرانند و کما حقہ درمی یابند کما قال ما عرفناک حق معرفتک الا حصی شمار ملک است
کما اثبت علی نفسک قوله

مگر چشم سیاه تو بیا موزد کار | ورنه مستوری کستی همه کس نتوانند

چشم مراد نور ذات و سیاه باعتبار ستر یعنی مگر مراد ذات رهنمائی نماید و التفات نوم از ماسوا
بپردازد و گرنه عاشقی و معشوقی کار هر کس نیست قوله

اگر شوند آگه از اندیشه ما معجیگان | بعد ازین خرقه صوفی بگرستانند

اندیشه روعی یا چرا که درین راه یک رنگی بسیار معجیگان عاشقان معنی این مصرع آنست
اگر عاشقان از دامن و قبا حافی انصاف واقف گردند خرقه صوفی عشق چنانچه تقوی لباس
مستقیم و لباس التقوی و صوفی کنایه از خود بگرستانند و قتی و عتباری نگیرند قوله

اگر بنز هتک ارواح بر دیو می تو باد | عقل و جان گوهر سستی به نشا افشانند

یعنی اگر جذبه غلبه تو بوسه ترا با ذوق عشق و محبت ترا بشام جان مار سازد عقل و جان گوهر سستی
خود را با دنیا و مافیها را بشار و سازند قوله

جلوه گاه رخ او دیدن تنهائیت | ماه و خورشید بهمین آئینه می گردانند

نه تنها منم که در وادی طلب افتاده ام صد هزاران همچو من سرگشته اویند ماه و خورشید
بهین آئینه میگردانند یعنی ماه و خورشید شب روز مانند آئینه داران آئینه خود میگردانند و خواهند
که متوجه بالیشان شوی قوله

زا بهار رندی حافظ نمکند فغم مراد | دیو بگریه و از آن قوم که قرآن خوانند

یعنی اگر زاهد دنیا بد که مراد ازین مشق بازی چیست از ماتفر نماید عجب غیبت که او دیو است
و سرا سر کرد و ریوسن حافظ و دیوان از قرآن خوانان میگردانند غزل

دوستان دختر ز تو به ز مستوی کرد | شد سوسه محبت و کار به شغوری کرد

این غزل هنگام بسط است دختر ز شراب مراد محبت محبت کنایه عقل و مستوی ازین
یعنی اے دوستان عشق و محبت که چند روز از من ستور گشته بود و تجلیات مشاهدات که منقطع
شده بود اکنون سر از در نیمه ظهور بر آورد و سوسه عقل رفت و گفت که برو من از حضرت حق

ندارند

۱۲۲
لا شیده و غلبه غلبه کنایه از مستوری کرد و کار به شغوری کرد

دستوری گرفته آمده ام تو بکار داری قوله

آمد از پرده مجلس عرقش پاک کنید تا نگویند حرفیان که چرا دوری کرد

از پرده اختفا بدو انگاه اظهار برآمده و عرق برآورده چنانچه بر روی سمنی دیدگاه و محنت کشیدگان
از خجالت حیا بظهور آید و اینجا کنایه از آثار و علامات سختیهای فراق باشد که هنگام دوستان از
معرض طورے آید ظاهر باشد عرق اور پاک کنید - اے استمالت او کنید و اطاعت نماید عاجزی و زاری
تا حاسدان نگویند که چرا دوری کرد اے بختاب و عتاب پیش نیاید و نیز معنی آنست که آن دختر زکره
از پرده برآمده و به مجلس آمد علامات سختیهای فراق اورا بر طرف سازند و باظهار آن هر دوازند
تا حاسدان را مقام طعن نباشد و خبردار نباشند و از شحات حاسدان اتباع است توان بجعل کلم
نور تمشون به و بغیر کلم و الله غفور رحیم لئلا یعلم اهل الکتاب ان الیقدر و علی شئی من فضل الله قوله

جائے آنست که در عقد صلاحش گیرند دختر مست چنین دعوی مستوری کرد

عقد گرہ یعنی جائے آنست که دختر را در عقد حکاج در آورند و جان بیش بهار را در کابینش و بند
جلوه جمال او خود را فانی سازند و هستی باقی خود بر طرازند من بعد ستوری نکنند و محتجب نشود قوله

شرد و کاشیده ایدل که در مطرب عشق راهستانه زد و چاره مخموری کرد

مطرب عشق مرشد و افاضه بیاتیه راه سرور راهستانه زد و سرود عشق بسراید مخموری
غم و اندوه قوله

نشگفته گل طبعم ز نیشش شکفت مرغ خوشخوان طرب از برگ گل سوری کرد

نشگفته گل طبعم یعنی گل طبع من که نشگفته بود و غنچه کرد و در منقبض بود ز نیشش شکفت از نغم
توبه آن مطرب عشق شکفته مرغ خوشخوان عبارت از خود برگ گل سوری کنایه از تجلیات قوله

نه بهفت آب که رنگش بصد آتش نرود آنچه با خرقه صوفی می انگوری کرد

رنگش ضمیر شبنم بر می انگوری که در صبح آید و گوید خرقه صوفی کنایه از خوئی انگوری
عشق و محبت قوله

حافظ افتادگی از دست هزانکه سوا عرض مال دل دین سر مغوری کرد

افتادگی عجز و شکستگی حصول ابلیس عرض بکسرا بخت بستانند و بفتح آنچه مردم را از دنیاوی

پیش آفتد مغروری طبر غزل

دوش وقت سحر از غصه بختم دادند | واندر آن ظلمت شب بجایم دادند

دوش شب گذشته و آوان ماضیه غصه طعام در گلو ماندن و کنایه از آنده و خون جگر خوردن
و بجران بسر بردن ظلمت تاریکی آنجیات چشمه است در ظلمت هر که آن آب خور و بطول حیات میرود

قوله | بسخود از ششعه پر تو ذاتم کردند | باده از جام تجلی بصفا تم دادند

ششعه روشنی پر تو روشنی عکس هر چیز مراد فیض باده شراب مرادستی تجلی روشنائی
و در اصطلاح این طائفه عبارت از آنچه ظاهر شود بر قلب از انوار و آن چند قسم است تجلی شهودی
و آثاری و انفعالی و صفاتی و ذاتی و نورانی و معنوی و وجدانی قهری اما تجلی صفاتی آنست که
حق را بصفات سبعه ذاتیه که قدرت و حیوة و علم و اراده و سمع و بصر و کلام و گاه تجلی صفاتی
بنور سیاه نماید یعنی حق را متشکل بنور سیاه بیند قوله

چه مبارک سحر بود و چه فخر خد شب | آن شب قدر که این تازه بر اتم دادند

آن شب قدر شب عزیز و کرم قوله

من اگر کامروا گشتم و خوشدل گشیم | مستحق بودم و اینها بزرگو تم دادند

کامروا صاحب مقصد زکوة شیخ شرف الدین یحییٰ منیری نوشته در مکتوبات خود که زکوة
بر مذہب فقهاء از دویست درم بعد گذشتن سال پنجم درم و بر مذہب فقهاء در حال بر دویست
داد و جان بشکانه بر سر آن باید نهاد عین القضاة بعدانی و تمهیدات آورده که الزکوة قطرة الا
طائفه که مال دارند خود زکوة برایشان واجب آمد اما نمیدانم که الصدقات للفقراء و المسکین
چیسست باید دانست که ایشانرا علم آخرتی باشد که لا کثر النفع من العلم از آن کثر علم و رزق که ایشانرا
دهند و من رزقناه منازقاً حافضاً قرابیان و محبان و مریدان را از آن زکوة و نصیب دهند
که العلم لا یحل منه آن بر قدر حوصله خلق شاکر کنند و این آیه را کار بندند که و مما از قناهم یفقون خلق
را از معرفت کسب کنند کثر مخفیاً فاجبت ان اعرف نصیب دهند و هم صحبتان را اما عامه خلق را
از دعای ایشان و برکت ایشان از بلاها و در غما خلاصی بوده و روز قیامت نیز زکوة رحمت خدا
شاکر کنند هر یک بقدر از محبوب و مستحق عقوبت را از اهل بهشت گردانند و کنت کثر مخفیاً

مراد گنج رحمت است که کتب بکم علی نفسه الرحمة قوله	
هاتف آن روز من مشرود این دولت	که بیازار غمت صبر و شایتم دادند
هاتف فرشته جو و جفای بج و تصدیق قوله	
بیمات ابد آن روز رسانید مرا	خط آزادگی از خوف مما تم دادند
حیات ابدی زندگی جاوید آن بقا بحق خوف ممت ترس مرگ و موت و نوع است صوری	
و معنوی صوری بیرون آمدن جان از جسم و معنوی دوری از محبوب و جدائی از معشوق قوله	
بعد ازین رو من آئینه حسن نگار	که در اینجا خبر از جلوه دائم دادند
بعد ازین الحال آئینه وصف جمال کنایه از عشق است قوله	
کیما نیست عجب بندگی پیرمغان	خاک او شتم و چندین درجام دادند
پیرمغان عاشق کامل قوله	
عاشق آن دم که بدم سر زلف توفیق	گفت که ز بند غم و غصه نجاتم دادند
بند قید سر زلف جذبه عشق قوله	
این همه شهید و شکر که ز سخم میریزند	اجر صبر بیت کزان شاخ نباتم دادند
شهید و شکر لطافت و ظرافت و حقایق و معارف شاخ نبات قلم و نیز نام معشوقه قوله	
بست حافظ و انفا سحر خیزان بود	که ز بند غم ایام بختم دادند
معنی این بیت آنست که سبب خلاص من ازین غم و بهوم توجه خاطر عاظم و ایشان بود غزل	
دوش دیدم که ملائک در میخانه زدند	گل آدم بسیر شدند و به پیمان زدند
دوش عالم غیب میخانه لا بهوت نیز عالم عشق عالم عشق است پیر میخانه است معنی است	
که عارف میگوید که در عالم روحانیت عالم غیب مشاهده میکردم که ملائکه بواسطه تجرد و نورانیت ذاتی	
و لطافت اصل که داشتند خود را فاضل داشت طالب آن شدند که شراب محبت معرفت از عالم لا بهوت	
که داشت در ظرف استعداد ایشان ریزند و ایشان را منظر جمیع کونین قائل تجل فیها من یفسد فیها	
و یفسد الدماء و یخرب السج و یحکک و یفقد س کک و چون فی نفس الامر استعداد آن ظاهر	
نداشتند در طلب بر ایشان مسدود گشت قال لانی اعلم کمالا تعلمون اگر چه شما بواسطه	

لطافت نورانیت گمان بُرید که منظر جامع و صاحب انیمانی مانیم ما میدانیم که در پیش این استعداد
نیست که شایسته یکجمله نداری مقابل این نظری او باشد که جامع لطافت و کثافت بود و متحمل بار
امانت باشد پس آدم را آفرید خمر طینة آدم بیدی اربعین صبا حا و شراب محبت به پیمان
بر خاک آدم ریختند و او را منظر جامع گردانیدند و تحمل بار امانت گردید قوله

ساکنان حرم سر عفاف ملکوت | با من راه نشین با ده مستانه زدند

کنت کنز مخفی و مراد از این مصرع تمام ذات اعیان بود و راه نشین مسافر گناه از خود بحکم
کن فی الدنیا کأنک غریب او کعبه ابری سبیل که هیچ چیز بستگی ندارد یعنی آنست که حق تعالی
من راه نشین مخصوص عنایت شکر خود کرد و مرا از من نجات داده بمحبوبیت محبت پراخته قوله
آسمان بار امانت تو آنست کشید | قرعه فال بنام من دیوانه زدند

امانت انا عرضنا الا امانه قوله

جنگ هفتاد و دولت همه اعذر بنه | چون ندید حقیقت افسانه زدند

هفتاد و دولت فال است فترقی استی علی ثلث و سبعین فرقة کلم فی النار الا واحدة
و هی ما انا علیه و اصحابی یعنی درین هفتاد و دولت بنظر قضا و قدر بنگر تا همه را در زیر حکم قضا
مغلوب دانسته معذوری از جهت آنکه قضا از لی بآن متعلق گشته که اینها حقیقت را نبینند
و چون حقیقت را ندیدند سر و دافسانه که نابینا است سر کردند راه زون راه گرفتن قوله

شکر ایزد که میان من و او صلح قاتل | حوریان قص کنان سناغشکرانه زدند

شکر الحمد و المنة که بنوشیدن شراب عشق از اشتغال و التقات بما سواي محبوب بگذرستم و در
محبت گردیده ام و لطف محبت با ما پیش آمد ساکنان سموات از نجات در وجد آمدند قوله آتش آن
نیست که بر شعله و خند شمع یعنی آتش آن نیست که در شمع من بیند آتش آن است
که در خرمن پروانه زدند آتش آنست که در سینه عاشق افروخته اند قوله

ما بصد خرمن پندار ز ره چون نرویم | چون ره آدم بیدار بیکه ز زدند

پندار محب آدم بیدار آدم که خلیفه الرحمان بود از وسوسه شیطان و نفسانی واقفکار بود قوله
کس چو حافظ نکشید ز رخ اندیشه نقاش | تا سر لطف عروسان سخن شانه زدند

شانه زون آردسته گردن این بیت مبشر است بران که صاحب جواهر لاسر نوشته که از آن روزی که سخنوران دین عالم فانی نزول نموده یکپس اینچنین سخن اتفاق نیفتاده و نخواهد افتاد درین طور چنانچه حافظ را واسد علی کل شئی قد غزل

دلبر گرفت دلشد گانرا خبیر نکرد | یاد حریف شهر رفیق سفر نکرد

دلبر معشوق که دلهای عشاق بسجده کرشمه می برد دلشدگان عاشقان که دلهای شان از سوت رفته حریف شهر کنایه از خود همچین رفیق سفر قوله

یا بخت من طریق مروت فرزند است | یا اوبشا هراو حقیقت گذر نکرد

یا بخت من طریقه همی روی را کار فرموده از ما معرض گشت و در در نقاب گردید شا هراه راه فراخ و شا هراه حقیقت تیمارداری و تفقد غریبان آن جوان بی دلاور و مرشد جوان باعتبار اصحاب ابخته جرد و مرد و دلاور باعتبار اختیار طریق که بسبب خوف و خطر ناک گوشه نشینان عاشقان که از ماسوی محبوب گوشه گرفته اند قوله

گفتم مگر بگریه دیش مهربان کهم | در سنگ خارا قطره باران اثر نکرد

مگر یعنی شک آید و بعبه تعیین یعنی هم آید یعنی محقق که شاید دل او بگریه مهربان شود گریه نمود لیکن در دل محبوب که سنگناره است گریه که قطره باران است اثر نکردی قوله

در حیرتم که بهر چه شد بهدم قریب | خرمه سیکس چو قرین گهر نکرد

بهر چه شد اشاره بمحبوب بهدم محب و موافق قرین مصاحب قوله - شوخی نگر که مرغ دلم سودا و خام عاشق اضافه بیانی و خام از نیجه که انصرام آن از کم کس می شود معنی بیت آنست که شوخی مرغ دل را بسین با آنکه بال و پروا با ترش عشق سوخته شد ترک عشق نکرده قوله

هر کس که دید روی تو بوسید چشم من | کار می که کرد دیده من بلبصر نکرد

هر کس که دید در این هردو این بیت لفظ بآلکه تقدیر است لبصر نکرد ای بهنا بیانی نکرده بل از رسو کمال بیانی

غزل در ازل پر تو حست ز تجلی دم زد | عشق پیدا شد و آتش بهمه عالم زد

یعنی روزی میثاق روشنی حسن تواز بهوتی دم زد عشق که اعلی ترین مرتبه محبت است در وجود آمد هویت پیدا گشت و آتش بهمه عالم زد یعنی ای محبوب من روز ازل پر تو حسن تواز تجلی جامی ظاهر گردید

له این غزل در مضمون شعر فرموده ۱۲ سله واسد اعلم این شرح کدام شعر است ۱۲ سله این شعر هم در نسخ موجود نیست ۱۲

وازان تجلی عشق رو ظهور آورد و آتش خود در همه عالم زد و ای خود را همه عالمیان ظاهر با هر ساخت قوله

جلوه گردخت دید ملک عشق ندانست | عین آتش شده زین غیرت بر آدم زد

اے محبوب من رخ تو که تجلی عشق است از مکر خفا بعرصه ظهور آمد و بر عالمیان ظاهر و با هر ساخت
نظر ملائکه چون بینائی عشق ندانستند از آن اعراض کردند و آن تجلی عشق ازین غیرت سراسر آتش
گردید و بر آدم زد و این بیت تلخیص باینه انا عرضنا الامانة قوله

عقل میخواست کزین شعله چراغ افروزد | برق غیرت بدرخشید جهان بر هم زد

حق تعالی عشق را بر همه اشیا گزید عقل را ازین شک آمد سالک زین معنی خبر میدهد برق غیرت
عشق جهان بپای جهان عقل قوله

مدعی خواست که آید تماشاکر راز | دست غیب آمد و بر سینۀ نامحرم زد

مدعی ابلیس تماشاکر را زد دل آدم که محل اسرار بود نقل است که ابلیس را روزی گذر بشهرستان
وجود آدم افتاد خواست تا تفحص حد و دجیات شهر وجود کند ابلیس انگشتی بر کالبد آدم زد و صدای
برآمد همچون کوره مجامده چپت باشد اهل تحقیق گویند که آن صدا از دست بیگانه بود چون ابلیس آن
آواز شنید روسی اتباع خود کرد و گفت غم مخورید خلق محبوست مخلوقست میان تهن مستلزم نقصان
اے یاران من شما کیساعت توقف کنید تا در باطن او در آئیم و منافذ او را ببینیم آنگاه شمارا حقیقت
کار آگاه گردانم این گفت در باطن او درآمد عرصه دید بس آراسته و خزینه بنقود هر دو کون
پیراسته هر چه در عالم آفاق بود در حقه قالب آدم یافت ابلیس شهرستان وجود آدم سیر کرد
تا بقصر رسته و حقه سر رسته دل رسید هر چند جهد کرد تا در قید دل آدم در آید راه نیافت بلکه دست
قدرت پیدا شد و بر سینۀ ابلیس زد و بدر ساخت چون ابلیس از جوف آدم بیرون آمد و گفت
شهرستان این جوف آسانست اما خزینه ایست استوار معلواز جوهر سردار هر چند اهتمام نمود
گرچه ازین سر رشته نکشود قوله

او دیگران قرعۀ قسمت بهم بر عیش زدند | دل غمدیده ما بود که هم بر عیش زد

یعنی همه قرعۀ قسمت خود را بر عیش زدن سانی گزیدند و از محل بار امانت تخریر کردند و بدین
غمدیده ما بود که از کمال نادانی و ستم این بار امانت را برداشت و قرعۀ قسمت خود را بر عیش زد

واز برداشت آن بیچ دم نزد کما قال اما عرضنا الخ قوله

جان علوی هوس چاه زرخندان پوشید دست در حلقه آن زلف خم اندر خم زد

نزد صوفیه حق تعالی راقعینات مراتب تزلزل است بعضی مراتب آئینه گویند چنانچه لایهوت جبروت
لا هوت عبارت از ذات حق بحسب که معلومست و بذات خویش نه بعلی زائد بر ذات جبروت
مراد از صور علمیه با سمای آسمانی و بعضی مراتب کونیه مینا هستند چنانچه عالم ملکوت و شهادت
از چاه زرخندان مرتبه الوهیت یا تجلی واحد القیاری مراد باشد از آنکه استیلائی هر یک از اینها
وجود سالک است و هر واحد بصفه من الما و کل شیء حی موصوف است که سالک است بمرتبه بقا
بعد الفنا میرساند و لا هوت را بمعنی جیات سازی در جمیع ممکنات باب نسبت تمام است زلف
خم اندر خم یعنی عارف که وجود عارف باشد باعتبار جمعیت اسما و جمالی و جلالیه غزل

تفسیر

در ازل هر کو بفضیلت دولت ارزانی بود تا ابد جام مرادش همدم جانی بود

دولت کنایه از عشق ارزانی بود سزاوار بود یعنی هر که حصول عشق از ازل نموده همدم
رفیق و همراه قوله

امن همان ساعی که از موفو اتم شد توبه کا گفتم این شاخ ارد به بار پشیمانی بود

توبه کار توبه کننده این شاخ کنایت توبه از موفو قوله

خود گرفتیم کافگم سجاده چون هوس آب باجو گل بر خرقة مورنگ مسلمان بود

فرض کردم که همچو هوس سجاده بر آب افگم یعنی در زهد بجای باشم که مدام بر سجاده نشستم
یا آنکه بسبب زهد بدرجه رسم که بر روی آب روم چه حاصل مسلمانان همانوقت میسر آید که انگل
وجود غرق رنگ میگردد اس غرق می عشق کردم قوله

خوش بود خلوت هم ای صوفی ولیکن کرد باو ریحانی و معشوق ریحانی بود

باو ریحان شرب نشو معشوق ریحانی معشوق سبز رنگ و فرحت بخش قوله

مجلس اشج بهار و بحث عشق اندر میان جام می نگر فتن از جانان اگر جانی بود

مجلس امن صحبت شد بهار جوانی بحسب عشق خالق و معارف جام می نگر فتن از جانان
حصول شاه معشوق نمون گران جانی بے نصیبی قوله

اشج

خلوت بار افروغ از عکس جام با ده باد	زانکه گنج اهل دل باید که نورانی بود
فروغ روشنی شمع روے یا اضافت بیانیه جام کنایه روے محبوب و نیز عشق از ذکر سبب	اماده سبب اهل دل عاشق قوله
همت عالی طلب جام مرغ کو بهشت	رند را آب عنب یا قوت رمانی بود
همته عالی طلب ان السحب المعالی الهمم جام مرغ دل صفارند کنایت عاشق آب عنب	شراب انگوری رمانی رنگ انار اے سرخ قوله
اگر چه بر سامان نماید کار با سملش مبین	کا ندرین کشور گدائی رشک سلطانی بود
سامان ساز و زیب کنایه از شیخت سملش مبین بظرف حارت بسود کار مانند اندرین کشور اشارت عشق قوله	نیک نامی محو ای دل بدان صحبت مدار
نیک نامی عاشق بدان کنایه از محرومان عشق این مصرع موافق این بیت	با عاشقان نشین به عافیت می آید
با هر که نیست عاشق یکدم مشورت خود پرستی ز بهر یائی و خود بینی برهان دلیل قوله	دی عزیز گفت حافظ میخورد پنهان بپرا
پنهانی مخفی و پوشیده	گناه کردن پنهان به از عبادت فاش عمرل
دے باغم بسر بردن جهان یکسر نمی آرد	بگو بفروش دل را کزین بهتر نمی آرد
معنی آنست دنیا که جای عبورست نه مقام فرح و سرور و مکان محنت و آلم است نه سرگشیش	و حضور اگر صد سال اوقات بعثت گذرانیده که عاقبت کنگره قصر حیات بنگ جل خلل پذیرفته
چه خوش گفته دم باغم بسر بردن انچه کنایه از عشق و لق کنایه از وجود قوله	بگوے مفر و شافش بجای نرسد گیرند
مفر و شان عاشقان و نرسیدن بر دل زهد و سجاده که در مصرع آئیده است بجای و نرسد گیرند	عوض آن زهد جام نمیدهند قوله
رقیم سز نشا کرد کزین باب رخ بر تاب	چه افتاد این سر را که خاک نمی آرد
رقیم سز نشا کرد و خواجه از نامساعدی بخت تیره شکایت کرده است بدین تیره که قییم سز نشا	کرد این باب اشارت بدر معشوق چه افتاد چه واقع شده و چه حالت که خاک دگر آرد

ن شرح رویا باد

مصرع اول
نیمه اول
نیمه دوم
نیمه سوم
نیمه چهارم
نیمه پنجم
نیمه ششم
نیمه هفتم
نیمه هشتم
نیمه نهم
نیمه دهم
نیمه یازدهم
نیمه بیستم

که قیمت این ندارد که بزناک در گذارند قوله	
شکوہ تاج سلطانی کہ بیم جان و حسیبت	کلاہ و دلکش ست اما بر سر نخے ارزد
شکوہ تاج سلطانی صاحب نیا و غریبا کلاہ ہے دلکشت بغایت شیرین و لفریب ست قال الدیاحلو خضر برتر کہ سر نخے ارزد اما تر دعا قل قیمت آن ندارد کہ در بدل آن ترک نہ کنند قوله	
بس آسان ہمینہ و اول غم دریا بسود و را	غلط گفتم کہ یک طوفان بصد گویہ میوزارند
دریا کنایہ از عشق و در کنایہ از محبوب یک طوفان یک نخے ازان کہ بہتر لہ طوفان ست حاصل آنکہ سالہاے دراز در بحر امل بکشتی عمل ہشتم و ہمار قطار رخت ہوا و ہوس مانند تجار سرگردان با سید فراوان در بیابان خوف و خطر گشتم و بعد از حصول شقت بسیار کہ کشیدیم میگویم بس آسان ہمینہ و اول غم قوله	
بشوای نقش لبندی کہ در بازار یک رنگی	لمعہا و گوناگون مے احررے ارزد
نقش لبندی ریا و سالوس بازار یک رنگی مقام عشق و وحدت طمعہا و گوناگون لباس ناپہن و اشکال صور و ہمیہ خیالیہ نمایشاے طعانت کہ مے ناید و فی الحقیقہ نیستند مے احرر مشی مطلق و محبت خالص یعنی این ریا و سالوس دور کن کہ در بازار وحدت عشاق آن اشکال و ہمیہ صور خیالیہ محبت خالص وستی مطلق نے ارزد قوله۔ برو گنج قناعت جو بگنج عافیت بنشین بدو اہ حق از گنج درنج راضی باش و تنگ دل مباش کہ یکدم تنگدل بودن بحر و بر سر نخے ارزد تنگدلی یک دم بعض بحر و بر نباید خرید قوله۔ ترا آن بہ کہ روے خود زشتا قان نہ پوشانی خطاب بمحبوب است کہ اے شاہ سریر لطافت ترا آن بہتر ست کہ از مشتاقان رود نقاب نقوی کہ شادی جہانگیری غم لشکر خوار ز دل شادی سلطنت را مناسب آن نیست کہ لشکر را گرفتار غم داد قوله	
دیار و یار مردم را مقید میکنند لیکن	چہ جای پاپس کنین محنت جہان کیسے ارزد
دیار و یار وجود با اعتبار ظہور و زحقیقہ قوله	
چو حافظ در قناعت کو شوق از دنیا کرد و دل بند	کہ یکجہ منت و نان بصد من رخے ارزد
در قناعت کو شوق بے حاصل محبت و نان دنیا دامن و اہل ظہور بصد من نہ کنایہ کہ وفو و صفات ظاہری اولم بے حاصل صفائے ندارد چو بیگانہ کاشناے ندارد	
یعنی بے مشاہدہ جمال محبوب دل من چون بیگانہ است کہ دشمن در آید ہیچ آشنائی نہ داشتہ باشد غم و زحمت قوله	
قمارش دل پاک عشاق مسکین	بازار حسدش بہاے ندارد

دلق لکھی
مرد و جو

دیار و یار مردم را مقید میکنند لیکن

قماش بضم متاع خانہ لے رخت قوله	
دلا جام و ساقی گلرخ طلب کن	کہ چون گل زمانہ بقائے ندارد
جام کنایہ از روئے و نیز شراب از ذکر سبب و ارادہ سبب مراد عشق ساقی گلرخ معشوق نیز شراب	
کہ چون گل زمانہ بقائے ندارد یعنی زمانہ مانند گل در بقا است کہ بیش از دو سه روز نپاید قوله	
ہمہ چیز دارد و دلارام بسکن	دریغاکہ باما وفا کے ندارد
باما وفا کے ندارد بمعنی حال ماننے پر دازد قوله	
اگر چہ لم رفت لیکن غمش نیست	بجز آن جسم زلف جائے ندارد
تخم زلف جذ بہ عشق قوله	
چو ماہست روشن کہ بے مهر ویش	دل و جان حافظ صفا کے ندارد
رویش ضمیر بر محبوب درین بیت تقلید است یعنی دل و جان حافظ اگرچہ بچو ماہ روشن است	
امانے آفتاب رکاوٹ بیج ضیاء ندارد کہ نور القمر مستفاد من نور الشمس غزل	
دلہ جز مہر و دیان طریقے بر نیگیرد	ز ہر درمید ہم پندش ولیکن در نیگیرد
مہر و دیان عشق محبوبان ہر در ہر نوع و ہر قسم در نیگیرد و اثر نیکنہد قوله	
خدا را ای نصیحت گوشت و از خط ساقی گو	کہ نقشہ در خیال ازین خوشتر نیگیرد
خدا را بواسطہ خط ساقی جمال با کمال محبوب چہ کمال جمال بخط است ازین کنایہ بخط ساقی قوله	
صراحی میکشم نہان و مردم دفتر نگارند	عجب گر آتش این برق در دفتر نیگیرد
صراحی میکشم نہان عشق پنهان سے و زخم مردم و دفتر نگارند مردمان زہد و پارسائی خیال	
میکشد این زرق اشارہ بمضمون مصرعہ اول عجب گر آتش این برق در دفتر نیگیرد اگر آتش	
مکر و فریب در دفتر پارسائی نیگیرد و زہد و ریائے سوز و عجب است قوله	
سخن را احتیاج ما و استغنائے مشغولست	چہ سودا فتنو نگری ایدل کہ درد بر نیگیرد
اشارہ بمضمون و اسد الغنی و انتم الفقراء فتنو نگری تعلق کنایہ از زہد و ریاضت نیگیرد و نیکنہد	
و مقبول خاطر و نیستہ قوله	
من از پیر معان دیدم کراستہاے مردانہ	کہ این بق ریائی را بجائے بر نیگیرد

این لُق رِیائی وجود موہوم و طاعت رِیائی پیرِ شیط و شانِ مرشد و شیرینِ دلِ رِیائی بجای
 در نیگی و عوض آن جاے نمید پر رنگ فائدہ و خوشی و حیات و شیرینی کار این اشارہ بیاد
 پیرِ مغان مرشد کامل ہمتاے مردانہ عالی ہستی دلِ گدائی وجود موہوم و زہریائی بیک جو نیگی
 بگوئے نیک و از آن رو بواسطہ آن یاران عاشقان صفا صدق اخلاص لعل کثایت از مر
 محبت و عشق قولہ

نصیحت کم کن ما را بفریاد و فتنہ بخش کہ غیر از راستی نقشے درین جوہر نیگی

راستی صدق درین جوہر اشارہ بے لعل یعنی عاشقان را در عشق تو صدق و اخلاص از نیست
 کہ غیر از صدق در عشق پیش رفت نے شود قولہ

چہ خوش صید کم کنی نیازم چشم مست با کہ کس غانِ وحشی را این خوشتر نیگی

منے آنست کہ مفاخرت چشم مست تو کہ مشاہدہ جمال تو میکنم کہ دل مرا بچہ وجہ نیکو صید کردہ ای
 بیک نگاہ بدم عشق در آورده کہ ہیچکس مغان وحشی را باین طرز در دام نے آرد قولہ

سر خوشی باین خوبی تو گوئی چشم ازو برگیر بر و کین و عذابے معنی مراد سر نیگی

تو گوئی خطاب بواعظ کین و عذاب - اشارہ برک دیدن محبوب قولہ

نصیحت گوئی زندان را کہ با حکم قضا جگست دلش بستنگ موی نیم چرا ساغر نیگی

زندان عاشقان با حکم قضا جگست چرا کہ غیر از نوشتہ ازلی از ہیچکس بوجود نے آید بس تنگ
 کم حوصلہ قولہ

من این آئینہ را روزی بدست آرم سکندر اگر میگی این آتش زمانی در نیگی

آئینہ در اصل بر دو نوع است یحیی آئینہ مدور کہ ستر ایشان دارند و آن منع سکندر است و کم
 طلسم چون سکندر یہ بنا کرد در حد فرنگ کنارہ دریا بر کافع شر فرنگیان منارہ بنا کرد و آئینہ
 حکمت و طلسم ساخته ارسطو بر آن نهاد و دید بان نصب کرد تا خبر و شرست بعد آمدن فرنگیان
 شد و دید بان غفلت بخود راہ دادند و بار فرنگیان بمعا قصہ اہل سکندر اغافل فرو گرفتند
 و اسکندر یہ را خراب کردند و آن آئینہ را در میان دریانداختند چون کند از گشت جان مرا بخت نمود سکندر
 را باز بنا کرد و ارسطو حکمت ساخت آئینہ غرق از قعر یارب جید و بر سر منارہ نشست پس فرنگیان

باز غالب نشند ۱۲ من ابراهیم شاهی - آینه ملو از آئینه دل مصفا یعنی من سکندر این آئینه دل را
آن زمان بدست آورم که این آتش عشق ز مانی در و اثر نمی کند مشکل نیست که اگر این آتش عشق
افروخته می شود زمانه توقف و استعانت نمیکند قوله

خدا را رحمتی منعم که در ویش سر کویت درے دیگر نمیدانند هر دیگر نمی گیرند

خدا را بواسطه خدا منعم اشاره محبوب در ویش سر کویت کنایت از خود درے دیگر نمیدانند
رے دیگر نمی گیرند و غیر از خود درے نمیدانند و سوار راه عشق تو را بهیمن شناسد قوله

باین شعر تر و شیرین شاه بنفشه عجب دارم که سرتاپای حافظ را چار و زار میگرد

شعر تر شعر را گویند که در وقت گزافگی و تقید نباشد ۱۲ من مجمع الصنائع شیرین فصیح و بلیغ نقل

دل که غیب نماید جام جم دارد از خاتمه که دمی گم شود چه غم دارد

غیب نماید مصفا است صاحب مشاهدت جام جم دارد مطلع بر غیبات بمنزله جام جم
و آن پیاله بود ساخته همیشه که حکما با ملو ساخته بودند و از هفت فلک در مشاهده کرے خاتم
کنایه از یاد محبوب دمی گم شود سهو نماید معنی مصرع شافی آنکه از یاد محبوب در وقت از اوقات که باز
ماند چه غم چه یاد مرغائب را است صاحب مشاهده را مشاهده عین یاد است قوله

بخط و خال گدایان مد خزینه دل بدست شاه و شے ده که محترم دارد

خط و خال حسن و جمال گدایان محبوبان مجاز مد خزینه دل و لبشک نما شاه و شے یعنی
آن محبوبی که محترم دارد و بجزستل تو کوشد قوله

مراد دل ز که جویم که نیست لداری که جلوه نظر و شیوه کرم دارد

لداری اینچنین لداری جلوه نظر و شیوه کرم دارد هم صاحب جمال باشد هم متاکرم قوله

و لم که لاف تجرزدی کنون صد غفل بپوے زلف تو بآباد صبحدم دارد

شغل کار و تعلق بآباد صبحدم جذب و مرشد قوله

نه هر درخت تحمل کند جفای خزان غلام همت سرم که این قدم دارد

هر درخت هر عاشق و سالک خزان شدائد و بلیات سرو عاشق کامل این قدم اشاره بخل
جفای خزان قوله

۱۲ خاتم باقی و السکندر الشافعی

۱۲ خزان و هم از انقباض و انقباض و هم از انقباض و هم از انقباض

رسید موم آن کز طرب چون گس مست	نہد بیای قح ہر کہ ششدم دارد
موم آن کتابہ از ایام بہار نہد بیای قح یعنی قدح بردارد کذا فی نوید الفضل ہر کہ ششدم دارد اگرچہ اندک مال دارد آنہم مصروفے سازد قولہ	
در راز بہائے نوگون چو گل در مرغ مدار	کہ عقل کل بصدت عیب مہم دارد
یعنی از وسعت و قدرت اپنے دماغی الحال در عشق بازی مصروف اور چنانچہ گل در ایام بہار می افتد و غما می زند کہ زردی میان گل است بیرون سے آرد و ظاہر سے سازد و پوشیدہ نحو دارد والا نہ عقل کل کہ عقل کامل است یا مرشد بصد عیب مہم سے سازد قولہ	
ز سر عیب کس آگاہ نیست قصہ خون	کہ ام محرم دل رہ درین محرم دارد
ز سر عیب عاقبت کار کس آگاہ نیست کہ علی ندارد قصہ مخوان گفتگو کن محرم دل صاحب دل رہ درین محرم دارد و حرم اشارہ بوقوف عاقبت کار قولہ	
ز حیب خرقہ محافظہ طرف بتوان بست	کہ ماصد طلبیدیم و اوصم دارد
طرف بتوان بست امید توان ہم صدا سم حق مراد عشق کہ ہم ذات حق صم مراد ہواے نفسانیہ غزل	
دی پیرے فروش کہ ذکرش بخیر باد	گفتا شراب نوش غم دل بسر زیاد
دی زمانہ گذشتہ پیرے فروش محمد علیہ السلام شراب نوش بعشق کوش قولہ	
گفتم بیا دیدم ہدم باوہ ننگ و نام	گفتا قبول کن سخن و ہرچہ باو باد
یعنی باوہ عشق ننگ و نام من بر باد میدہد و رسوائے عالم سے سازد قولہ	
سود و زیان مایہ چو خواہد شدن بست	از بہر این معاملہ نکلین مہاش و شاد
سود و زیان مایہ نیکنامی بدنامی زندگی چو خواہد شدن زدست آخر الامرتی است این معاملہ گفتن نیک و بد	
قولہ بادت بدست باشد اگر دل نہی پہنچ	در معرض کہ تخت سلیمان رو و باد
بادت بدست باشد سبب حاصل و لایفیع گردل نہی پہنچ بدینا و تعلقات اوراضی ماکل مافی و معرضی	
درجے سلیمان بسر او و پیغمبر بادشاہ تمام ملک انرجن از شرق تا غرب و از جنوب تا شمال و بلا فسخ	
در سہ فرسخ بگسترانید و پرندگان دیہا پر در پر یافتند کہ یکہ شعاع آفتاب بر ایشان نیفتادی باو	
بساط یکہ راہ ماندا و مثلہ شبانگاہ بردے کما قال اللہ غد و ہا شہر و رواہا شہر قولہ	
نے خار گل نباشد و بے نمیش نوش ہم	تدبیر چیست وضع جہان اینچنین فتاد
خار گل نباشد بے قصد بے راحت نباشد بے نمیش نوش بے الم آرام وضع جہان اینچنین فتاد و طریق زمان بنی خراج	

چرخ ز باد جامه دادم بگوشش	بشنواز و حکایت جشید و کیتبا د
جام کنایه ازل جشید و کیتبا و نام بادشاهان عالی قدر را از عرفای کامل - قوله	
در آرزوی آنکه رسد دل بر آخته	جان در درون سینه غم عشق آونهاد
در آرزوی آنکه بواسطه آنکه رسد دل بر آخته دل حصول احوال نماید جان در درون سینه غم عشق را نهاد جان اختیار عشق کرد قوله	
حافظ گرت زیند حکیمان طالت هست	کوته کنیم قصه که عمرت دراز باد
حکیمان عارفان و ناصحان غزل	
دل من بدور رویت ز چین فراق دارد	که سرو پای بندست چو لاله داغ دارد
بدور رویت بسبب مشاهده تو چمن معروف و دنیا آخر محبوب من دل من بسبب مشاهده تو عشق آونهاد	
چمن ندارد و مشتاق لاله نسیر نیست زیرا که چون سرو مقید به عشق است و چون لاله داغدار محبت است	
نقلست که رابعه بصری روئے از همه بر تافته و بخت غزلت خزیده بود و در مشاهده مشوق مشغول چون ایام بهار	
خادم بداند که یا لایعایام بهار است بدانی تا مشاهده صانع نمائی گفت تو در آن فی تا مشاهده صانع نمائی کنی	
که بهار مشاهده صانع کار است بمصنوع چه کار است قوله	
سرمافرونیار و کجمان ابرو کس	که درون گوشه گیران جهان فراق دارد
یعنی اے محبوب من بذلت محبت تو دل من بحسن حال آید محبوب تو متوجه نمیشود عاشقان با سوا کار ندارند	
نخلوت گزید را تا مشاهده حاجت قوله	
شب تیره چون سر آرم ره پیچ زلفش	مگر آنکه شمع رویش بر هم جریح دارد
شب تیره یعنی درین دنیا که بمنزله شب است تاریک چون سر آرم چگونه با هم آرام ره پیچ زلفش	
زلفش طریق محبت عشق او را رویش مشاهده ذات او بر هم جریح دارد و چنانچه راهن گردد و مادی من شود قوله	
زلفش تاب آرم که زلف او زند و م	تو سیاه کم بهایین که چه در باغ دارد
بنفشه نام گل است که زلف نسبت کنند تاب آرم و تاب بهتم که زلف او زند و م دعوی بهتری لاف آن	
محبوب کند سیاه کم بهایین کم بهایین که با اشارت بنفشه که در دماغ دارد بچه حسد دماغ دارد - قوله	
من شمع صبحگاه می سوزد از بهم بگریزم	که بسوختیم شهابت مافراق دارد
فراق فرصت یعنی اگر من و شمع صبحگاه می با هم بگریزم سوز چرا که لحظه از یاد آن غافل نبوده ام و آنچه	
طریق محبت است بطریق نیاز مرعی داشته ام و آئینه بهر گز رحم من نکرده قوله	

بفروغ چهره زلفش ره دین زند همه شب و فروغ چهره شهود ذات زلف عالم کثرت
و شهادت یعنی تعینات و چون بعضی از اهل شهود مشاهده ذات هر تعینات نموده متوجه الیه
اوست شوند و هم بدان مقید میشوند و از عروج باز میمانند پس بگوید چه دلاور است ز تو که کف
چراغ دارد - دلاور اشاره بلف چراغ اشاره بذات قوله

سزدار چو بر همین که درین چمن بگریم	طرب آشیان بلبل بنگر که زباغ دارد
------------------------------------	----------------------------------

درین چمن یعنی دنیا طرب آشیان بلبل مقام عارفان کامل که ارشاد و شیخ است
زباغ ناقصان و مقلان قوله

بچمن خرام و بنگر بخت گل که لاله	بندیم شاه مانند که کف یاغ دارد
---------------------------------	--------------------------------

چمن کنایه از مجلس مرشد بخت گل همان چمن لاله کنایه از مرشد بندیم شاه مانند بترله
نائب سول است اشعنی قوم کالبنی فی امتیه بکف یاغ دارد و مستغرق بوشی است قوله

سر در س عشق دارد دل در دند حافظ	که نه خاطر تماشاخانه هوای باغ دارد
---------------------------------	------------------------------------

سر در س عشق دارد و غیر از ذکر عشق گفتگو ندارد که سر در برگ چیز دیگر ندارد و غزل

درخت دوستی بنشان که کام دل ببارد	بیهال دشمنی بر کن که ریخ بیشمار آرد
----------------------------------	-------------------------------------

درخت دوستی عشق بنشان حاصل کن کام دل ببارد و وصل محبوب سی بهمال دشمنی
انکار و مخالفت که ریخ بیشمار آرد و دام بهران سپارد قوله

چو مهران خرابانی بغربت باطن بازند	که در و سر کشی جاناتان گرت مستی خمار آرد
-----------------------------------	--

بغربت یعنی درین دنیا یا بتواضع محبت رندان عاشقان در و سر کشی پشیمان شوی گرت
مستی خمار آرد و عوض مستی انگیز وقت تو گردد خمار که ورت ملاطت طبع قوله

شب عجب غنیمت دان که بعد از روزگار	بسه گردش کند گردون بسیل و نهال آرد
-----------------------------------	------------------------------------

بعد از روزگار ما بعد از مردن ما قوله

عماری دار لیلی را که مدامه در حکم است	خدا را دل ندانش که بر مجنون کلاه آرد
---------------------------------------	--------------------------------------

عماری دار مرشد لیلی محبوب حقیقی مدامه در حکم است مدامه که محبوب حقیقی است
در اختیار است مجنون کنایه از خود قوله

بهار عمر خواه ایدل و گرنه بنچین هر سال	چون سرین گل آرد بار و چون بلبل هزار آرد
بهار عمر خواه زندگی لایین چمن یعنی دنیا چون سرین صد گل آرد بار و چون بلبل هزار آرد هزاران معشوق و هزاران عاشق در دنیا ظهور می نمایند قوله	
خدا را چون دل ریشتم قرار بستم باز	بفرما لعل نوشین را که جان ابر قرار آرد
خدا را بواسطه خدا زلفت کنایه از جذبه عشق لعل نوشین کنایه از فضل زلفی جان را با قرار آرد جان را تسلی دهد قوله	
ز کار افتاده ایدل که صدین باغم در کار	برویکچره محروم کیش که در حالت بکار آرد
ز کار افتاده ایدل یعنی عاشق هستی یاد بر در داشتن کامل نشده و تغافل بودی جرعه سخن عشق و محبت که در حالت بکار آرد و ترا عشق چالاک سازد قوله	
درین باغ از خدا خواهد درین پیرانه سر فلک	نشیند بر لب جوی و سر و گردن آرد
درین باغ اشاره بدنیا باعتبار ظورات متنوعه سر و لب محبوبه غزل	
دلا بسوز که سوز تو کار با بخت	نیاز نیم شبی دفع صد بلا بکند
سوز تو سوز خفتن تو و عشق و محبت قوله	
عتاب یار پر بحره عاشقانه بخش	که یک کرشمه تلافی صد جفا بکند
عتاب سرزنش عاشقانه مانند عاشقان کرشمه ظهور تجلی تلافی بدله قوله	
طبییب عشق مسیحاوست مشفق لبیک	چو در دور تو نه بیند کرا و با بخت
طبییب عشق مرشد و نیز اضافه بیانییه قوله	
از ملک تا ملکوتش حجاب بردارند	هر آنکه خدمت جام جهان نما بکند
ملک دنیا مرادنا سوت ملکوت عالمی است از عوالم اربعه بالاتر ازنا سوت حجاب بردارند مکشوف او سازند جام جهان نما دل عارف کامل یعنی از عرش تا فرش مکشوف او سازند هر که در مراقبه دل خود کوشد که منبع جمیع مکاشفات قلب است قال الله تعالی فانها لا تعجز الا بصا مرون لکن تعجز القلوب فی الصدق قوله	
تو با خداست خود انداز کار دل خوش دار	که رحم اگر نکند عی خدا بخت

تو با خدا خود انداز که من بنویکل علی الله فوجبه خدا بکند لانه ارحم الراحمین قوله	
ز بخت خفته ملوم بود که بیداری	بوقت فاتحه صبح یک دعا بکند
بیداری اهل دل فاتحه کشایش فاتحه صبح سحرگاه فاتحه که بصبح خوانند قوله	
بسوخت حافظ و بوی زلف یازبرد	مگر دلالت این و تشش صبا بکند
دلالت رهنمائی و شاطلی این دولت اشاره بوی زلف و ضمیر شین بجا قط صبا فیض الی و مرشد غزل	
دیدم بخواب خوش که بدستم پیاله بود	تعبیر رفت کار بدلت حواله بود
بدانکه دیدن این بخواب تعبیر بعلم کنند و شراب را تعبیر بعشق و محبت و هیچ دوترا بالاتر از آن نیست که در ذات تو عشق و محبت حاصل شود قوله	
چهل سال در دو غصه کشیدیم و عاقبت	مدیر ما بدست شراب و ساله بود
معنی آنست که چهل سال میر سلوک کردم و از سختیها و محبت در کشاکش بودم آخر الامر آرام جان تو در نوشیدن شراب دو ساله که کنایه از آن قرآن است باعتبار نزول مرتین شموله مرتین یا نعم لاجرم بدو شتا نعم قال ۴ من ادا دمولسا فاکفران و در بعضی نسخه شراب سه ساله مراد حقیقی از آن بخت که شراب سه ساله بسیار بکیف می شود قوله	
آن نافه مراد که میخوایم ز غیب	در چین زلف آن بخت کیلین کلاه بود
نافه تجلی جمال غیب بمعنی خدا تعالی ۱۲ من ابراهیم شاه کلاه قسم زلف معنی آنست که تجلی جمال حقیقی در چین زلف مجازی یا نعم عزیز من بکوش و دیده دل بدست آرتا عجا بیا بنی نشیده فی کل شیء و فی کل بیت ۵ روید بدست آ که هر زره خاک بد جا کست جان غازی چون در نگری قوله	
آتش فکند در دل مرغان صبح خیزا	زان داغ سر مبر که در جان لاله بود
آتش فکند بقر اگر داند مرغان صبح خیز زاهدان عاشقان سر مبر پوینده زان داغ سر مبر کنایه از عشق لاله مراد عاشق کنایه از خود قوله	
نالان و داد خواه میخانه میروم	کاخ کاشاد کار من ادا و ناله بود
میخانه مراد عشق به عالم عشق است پسر میخانه است بد کز شرابش عقل کل دیوانه است	

کشاد کار کشایش کار قوله	
آن شاه تند حمله که خورشید شیر گیر	پیشش بروز مهر که کمتر غزاله بود
آن شاه تند حمله محبوب حقیقی در شد غزاله آه بونجه قوله	
بر طرف گلشنم گذر افتاد وقت صبح	آن دم که کار مرغ چین آه و ناله بود
گلشنم گلشن من گذر افتاد اشاره بآن شاه تند حمله مرغ چین بلبل کنایه از خود آه و ناله بود اے در گریه بود قوله	
هر کونکاشت مهر و زخوبی گلے نخید	در رهگذار باز نگهبان لاله بود
هر کونکاشت مهر یعنی آن محبوب حقیقی گفت هر که حصول عشق ننمود زخوبی گلے نخید و شاه فرمود زخوبی نکرد و در رهگذار باز نگهبان لاله بود اے بی حاصل و لایفیع چنانچه در رهگذار باد کنه نگهبانی لاله کند میگذرد مقام عشق و مرشد قوله	
خون میخورم ولیکن جای شکایت هست	روزی باز خوان کرم این نواله بود
خون میخورم رنج میخورم روزی قسمت رزق این نواله اشاره بخونخوار سے قوله	
از دست برده بود وجودم خاکش	دولت مساعد آمد و می در پیاله بود
از دست برده بود وجود کرده و بملاک ساینده غم خسار مساعد و افق قوله	
دیدم که شعر و لکشم حافظ بکج شاه	هر بیت ازان سفینه به از صدر رساله بود
شاه محبوب حقیقی زین سفینه اشاره بدیوان حافظ غزل	
دوش می آمد در خسار برافروخته بود	تا کجا باز دل غمزه سوخته بود
خساره برافروخته بود با جمال کمال و مصرعه ثانی شعر یعنی این بیت ۵ بے تقاضای نظر حسن تو افرون نشود تا دلم خون نشود رو تو گلگون نشود قوله	
رسم عاشق کشتی و شیوه شهر آشوبی	جامه بود که بر قامت او دوخته بود
رسم طریق جامه بود که بر قامت او دوخته بود یعنی اینها مناسب مرتب است قوله	
جان عشاق سپند رخ خود میبخت	و آتش چهره برین کار برافروخته بود
آتش چهره حسن برین کار بجا سوزی عشاق برافروخته زیاده مورد قوله	

کفر زلفش دین میزد آن سنگین دل	در پیش مشعل از چهره برافروخته بود
کفر زلفش تعلقات دنیوی و جذبه عشق نیندین زهد و پارسی سنگین دل لفظ معذامقدسات مشعل از چهره برافروخته بود بجلی همراه دارد - قوله	
اگر چه میگفت که زارت بکشم میدیدم	که نهانش نظر بامین دل سوخته بود
زارت بکشم من آنجایی قلعه نهانش نظر بامین دل سوخته بود بوجوب من قلعه فانا دیت روزی خواجه عالم در کوچه مدینه میرفت ضعیفه دعوت کرد حضرت اجابت کرد بجان او رفت در خانه آتش افروخته اطفال او در حوالی آتش نشسته بود از حضرت سوال کرد که یا رسول الله حق تعالی بر بندگان خود رحیم باشد یا من برین فرزندان ؟ حضرت فرمود که حق تعالی ارحم الراحمین است ضعیفه من باین رحمت قاصر و اندامم که فرزندان خود را درین آتش اندازم ارحم الراحمین چگونه روا دارد که بندگان او آتش اندازد - راوی گوید که حضرت بگریست و گفت که لا اوحی السدالی ازین جهت است اگر چه میگفت که زارت بکشم میدیدم - قوله هر که یک لحظه وصالش بدو عالم بخرد ؟ بوجوب طالب الدنیا اسیر و طالب الدنیا حقیر و طالب الموی امید هر دو عالم نداشت و لحظه وصال بخود نخرد و در بعضی نسخه بجای این مصرع چنین دیده شده است قوله	
یا رفروش بدنیا که بس سود نکرد	آنکه یوسف بر زنا سره بفرخته بود
گفت خوش گفت برو خرقه بسوزان حافظ	یارب این قلب شناسی که آموخته بود
گفت خوش گفت سخن خوش گفت خرقه بسوزان هستی موهوم را فنا ساز غزل	
دوش در حلقه ناقصه کیسوی تو بود	تا دل شب سخن از سلسله موے تو بود
دوش شب گذشته در حلقه ما یعنی در مجمع ما که کرده عاشقانیم - قصه کیسوی تو بود گفتگو حسن جمال تو بود که سنت است تا دل شب تا شب که هنگام مشاهدات است سخن از سلسله موے تو بود سخن اوصاف کمال تو بود که جمال استیناست قوله	
دل که از نادیده مرگان تو در خون شیت	باز مشتاق کما خائنه ابروے تو بود
از ناوک مرگان تو بسبب شدت عشق تو در خون میگشت غرق خون بود باز مشتاق کما خائنه ابروے تو بود درین نشاء مشتاق مشتاق زخمی دیگر بود و موے از ان اشتیاق	

نمی آسود آورده اند که روز انزل روح هر یک از جهانیان دعوی عشق کرد و حق تعالی
از بهر ابتلا و ایشان بنیاد زینتی داده و نظر ایشان آورد و گروهی که بر زینت بهشت مبتلا شدند
بودند و زول بلاها بر گوناگون گشت چندان تر از گردید و برین استقامت آوردند و آنکه استقامت
نموده اند در عاشقی صادق بودند پس خواهی خورد از آن گروه شمرده و استقامت خود را در نشان
بیان آورده قوله

هم عفا الدرد صبا کز تو پیا می آورد | ورنه در کس نرسیدیم در کوی تو بود

عفا الدرد بیا مرخص صبا مرشد بیا مرشد بیا مرشد را که از تو پیا می میرساند ورنه در
کس نرسیدیم که از کوی تو بود و هر که رسیدیم از تو بیکانه یتیم قوله

عالم از شور و شر عشق خبر هیچ بهشت | فتنه انگیز جهان غمزه جادوی تو بود

شور و شر عشق تصدیقات و بیای عشق فتنه انگیز جهان غمزه جادوی تو بود که ظهور غمزه جادوی تو
یا استغنا و عدم التفات تو یا مشاهد جمال تو عالمی را گرفتار عشق گردانید قوله

من سرگشته هم از اهل سلامت بودم | دام را هم شکن طره هندو تو بود

شکن تیج طره هندو من در عشق قوله

بکشایند قبا تا بکشاید دل من | که کشادیکه مرا بود ز پهلوی تو بود

بکشایند قبا تا بکشاید دل من و میان ما تو هست رفیع ساز تا بکشاید دل من
عیش و فرحتی بهار و دگر کشایند کتایشی معنی این بیت آنست که اے زینهار
گمشدگان بیا روح القدس عالم تا اعانت از تو بماند و کار از ما بر نیاید هر کشایند که من رسید تو بوج
تو بود قصه میثه بیدار قصه عاشقی شب بیداری بستی خواب عدم خواب کنایه از بیداری
غمزه جادوی تو یا مشاهد ذاتی قوله

بوفای تو که بر تربت حافظ بگذر | که جهان میشد در آرزوی روی تو بود

باقسمیه تو یعنی خود تربت جسم که نفس مرده در دست میشد اشاره بجا فظ عین آنست که ترا
سوگند و فای خود که آخر الامر بعاشقان خود مینمائی که حافظ در آرزوی روی تو ازین
جهان رحلت می نماید غزل

بکشایند قبا تا بکشاید دل من
عیش و فرحتی بهار و دگر کشایند کتایشی
گمشدگان بیا روح القدس عالم تا اعانت از تو بماند
تو بود قصه میثه بیدار قصه عاشقی شب بیداری
بستی خواب عدم خواب کنایه از بیداری
غمزه جادوی تو یا مشاهد ذاتی قوله

دوش از جناب آصف پیکانِ بشارت آمد	کز حضرت سلیمان عشرت اشارت آمد
دوش شب گذشته مراد عبد رسول آصف وزیر سلیمان ۴ اینجا کنایت از حضرت محمد ۴ که وزیر حق است سلیمان محبوب حقیقی معنی آنست که از جناب رسول ۴ مقبول بشارت می بارسید که از حقیقت اشارت عشرت با آمده که قال الله یتیم یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا یلقون عذاباً من الله ان الله یغفر الذنوب جمیعاً قوله	
خاک جو خود را از آب دیده گل کن	ویران سرای دل را گاه عمارت آمد
خاک وجود خود را از آب دیده گریه که از آثار عشق است ویران سرای دل انصافه بیانیه همان دل که از مدتی بسبب عدم حصول عشق بمنزل سرای ویران بود گاه عمارت آمد وقت آن شد که از عشق آبادی گوید قوله	
عظیم پوش ز نهال اے خرقة می آلود	کان پاک دامن اینجا به زیارت آمد
عظیم پوش ز نهال البته در عیب پوشی ماکوش از خرقة می آلود کنایه از طریقه ملائمت نیز وجود بر عصیت پاک دامن اشارت تجلی محبوب نیز معنی این بیت آنست که عیب من از خرقة می آلود که وجود بر عصیت است اے جوارح و ارکان دای زبان نکتہ دان عیب من پوش و در افشا سرار مکوش که آن محبوب حقیقی زیارت می آید و ابواب مشاهدات تجلیات بر من مکشوف شد بسا و حرکت صادر شود که بحفظ مراتب غریب و آن یار پاک دامن دانا و فرغی بود بابه برار شود قوله	
آن شرح نهایت کز خس باری گفتند آن حقائق و معارف که عفا به بیان آورده اند حرفیست از هزاران کاند عبارت آمد از هزاران حرف به بیان آورده اند که علم انسان هر کم باشد در جنب علم الهی قلیل که و ما اوتینم من العلم الا قلیلاً قوله	
در یاست مجلس شاه در یاب وقت بشاک	هان از زبان رسیده وقت تجارت آمد
در یا باعتبار فیض سانی شاه کنایت از مرشد تجارت سوداگری قوله	
بر بحث جم که تاجش معراج آفتاب است	همت نگر که مورے باین جبارت آمد
جم اینجا سلیمان مراد حقیقت تحت لفظ مرکب کنایه از حقیقت محمدی تاج بلندی معراج آفتاب بلندی آفتاب و آفتاب اگر چه در فلک چارم است اما تصرفش بر فلک ثامن که کرسی است	

آب

مور انسان به موجب خلق الانسان ضعیفا جسامت دلیری معنی آنست اے حقیقت محمدی که مرتبه
بلندی و از همه خلق چون مرتبه و بلندی آفتاب است بر همه ستارگان هست انسان ضعیف
نگر که با این حقارت که دارد در پی حصول آن شد و حصول آن نموده قوله

از چشم شوخ ایدل ایمان خود نگه دار | کان جادوے کما نکش بر عزم عارت آید
چشم شوخ عالم شهادت که دنیا است و بجای آن محبوب کنایه از عشق ایمان زهد و پارسائی جادو
کما نکش دنیا عزم قصد قوله

آلوده تو حافظ فیض ز شاه دریاب | کان عنصر سماحت بهر طهارت آمد
در یاب حاصل کن عنصر سماحت بجای محبوب طهارت پاک کردن غزل
دوش آگهی زیار سفر کرده داد باد | من نیز دل بیاد دهم هر چه باد باد
یار سفر کرده محمد باد کنایه از دارم مرشد قوله

در چین طره تو دل بے حفاظ من | هرگز نگفت مسکن مالوف یاد باد
چین طره تو سخنهای عشق تو مسکن وجود مالوف الفت گرفته شده قوله
امروز قدر پند عزیزان شنای ختم | یارب روان ناصح ما از تو شاد باد

روان جان قوله
دل خوش شدم بیاد تو هر که در چین | بند قباے غنچه گل میکشاد باد
چمن مجلس غنچه بستگی اسرار میکشاد بیان بیکر دباد مرشد قوله
طرف کلاه شایسته آمد بخاطر من | آنجا که تاج بر سر زنگس نهاد باد
طرف کلاه کله گوشه اے قدر شایسته سلطنت قوله

از دست رفته بود وجود ضعیف من | صبحم بیوے وصل تو جان باز داد باد
از دست رفته بود نیست شد بود قوله
حافظ نهاد نیک تو کامت بر آورد | جانها فدای مردم نیکو نهاد باد

نهاد بکسر بنیاد رسم و بجنه وضع کرد و تن ۱۲ من را بهیم شای غزل
در شهر هوا که چون برق اندر طلب نباشد | گر خرمن بسوزد چندین عجب نباشد

در مقام عشق ازین شدن جان ناپسند تا که از عشق نشود آتش و از آتش فروغ که بسوزد و آتش را بوی لب نگیرد و از آتش رسد به دست پیوستن است ۱۲

هوا محبت یعنی در راه عشق چه حقیقی چه مجاز هر دو یکسانند در کار سازی اگر عاشق را در عشق چون برق طلب نیست اگر خرمین همتش بسوزد و بر باد رود عجب نیست قوله

مرغیکه با غم دل شد الفتیش حاصل | بر شاخسار عمرش برگ طرب نباشد

مرغ یعنی بلبل که غم دل عشق الفتیش ضمیر بمرغ شاخسار لفظ سارا نبوده برگ اسباب طرب شادی قوله

دگر کارخانه عشق از کفر ناگزیر است | آتش کرا بسوزد و گم بولمب نباشد

الکفر ضد الایمان و نیز یعنی فرا پوشیدن و در اینجا مقام آخر مراد است بولمب نام کافری یعنی دگر کارخانه عشق از پوشیدن عشق و اسرار و سناگزیر است که افشای اسرار از ادب دور است و از کتمان آن درویش عاشق می افروزد و رخت هستی او را می سوزد و اگر نباشد آتش ظهور بجا کند و کرا سوخته ناز و سوز کند پس بر آتش اشتعال بولمب باید بود و به سوختن تحمل باید نمود قوله

در کمیش جانفروشان فضل و شرف نگیند | اینجا نسب نگیند و اینجا حسب نباشد

کمیش نهیب جانفروشان عاشقان فضل و شرف نگیند فضل و شرف را اعتبار نیست اینجا اشارت بمقام عشق و اینجا نیز اشارت بمقام عشق نسب نسبت اباعن جید حسب شرافت کسی یعنی علم قوله

در محفله که خورشید اند شمار ذره است | خود را بزرگ دیدن شرط ادب نباشد

در محفله در مقام مراد عشق خورشید محمد اند شمار ذره است لا ایدان اکون ملکاً نبیاً بل اریدان اکون عبداً قوله

مخوره که عمر سر مدگرد جهان توان یافت | جز با دوه بهشتی همیش سبب نباشد

مخوره عشق حاصل نام عمر سر مدگرد با دوه بهشتی محبت و عشق حقیقی قوله

حافظ وصال جاتان با چون تو تنگدستی | روزی بود که با آن پیوند شب نباشد

تنگدست مفلس - روزی میسر آید که با آن روز اتصال شب نباشد یعنی روز حشر -

غزل

دیر است که دلدار پیا می نفرستاد | نخواست سلام و کلامی نفرستاد

ویراست مدینست دلدار محبوب حقیقی پیام و سلام و کلام و پیک آہوروش و یک
خرام وار و زوار دات غیبی کہ ورود آن بردہاے عارفان لاریں میشود وایشان از ہر زوہر
مکانے بعروج مکرشد و از بہر ابتلا و آزمائش باز نزل سے افگند باید دانست کہ خواجہ غفر
ہنگام قبض فرمودہ و احوال خویش باین مقام بیان نمودہ معنی آنست کہ مدتہ شد کہ قبض بمن
مستولی شد و اردے از واردات ورود نکرد قولہ

صدنامہ فرستادم و آن شاہ سواران | سیکے نہ دو انید و غلامے نہ فرستاد

اے صدیار عجز و زاری و شکستگی و نگو ساری نمودم آن شاہ سواران بیکرند و انید و غلامے نہ فرستاد۔ قولہ

سوے من وحشی صفت عقل رمیدہ | آہوروشے یکب خرامے نہ فرستاد

اے سوے من وحشی صفت از عقل رمیدہ الہامے از الہامات غیبی نہ فرستاد و از واردات غیبی
بخطا طرم رونداد قولہ

دانست کہ خواہد شد خم مرغ دل از دست | زان طرہ چون سلسلہ دامنہ فرستاد

خواہد شد خم ضمیر مفعول بمعنی مرا طرہ چون سلسلہ جذبہ محبت قولہ

فریاد کہ آن ساقی شکر لب سمرست | دانست کہ مخمورم و جامے نہ فرستاد

ساقی شکر لب سمرست اشارت ببلد از مخمورم بخوش شقم جامے نہ فرستاد و انکر دقلہ

چند آنکہ ز دم لاف کرامات و مقامات | پیچم خبر از ہج مقامے نہ فرستاد

ز دم لاف کرامات و مقامات نظائر عشق و محبت نمودم مقام کنایہ از سلام و کلام پیام و شاہدہ قولہ

حافظ بادب باش کہ خواہست نیبا | گر شاہ پیامے بجلامے نہ فرستاد

و انخواست باز خواست طلب تقاضا غزل

در نماز خم ابروی تو یاد آمد | حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

در نماز در حالت پرستش کہ کنایہ از زہد و پارسائی است خم ابرو مشاہدات تجلیات است نیز خیال

جمال با کمال چہ ابرو مقوس از کمال جمال است یعنی در حالت زہد و پارسائی مشاہدہ تجلیات

یا خیال جمال با کمال در محیلہ دل مادر آمد و از ان ہوش عشق و انگیز شد و حالت زہد و یاد کہ نظر از

محراب برخاست و التفات بمحراب کہ لازمہ زہد است بخاند قولہ

باد صافی شد و مرغان چمن بست شدند	موسم عاشقی و کار به بنیاد آمد
باد صافی شد کنایه از حصول محبت خالص و مرغان چمن حواس نفس موسم عاشقی و کار به بنیاد آمد موسم عاشقی بهارے کامل پیدا کرد و کار عاشقی با استحکام سید قوله	
بوی بهبود از وضع جهان میشتوم	شادی آورد گل و باد صبا شاد آمد
او وضع جمع وضع یعنی بوی بهبود از وضع جهان می آید لاله گل تجلی شکفت و شادی بهمرسانید و باد صبا فیض بشادی بوزید قوله	
اے عروس بهر سالک که عروس دارد	جمله حسن بیارے که داماد آمد
عروس بهر سالک که عروس دارد در جمله سالک است جمله حسن مراد وجود یا دل بیارے اے حسن و خاشاک بشریت بروب معنی آنست که اے سالک تو از بخت شکایت مکن و بهیچ بهت خود مصروف طلب او کن و خویش را بتوجه غیر میالا و همواره قلب خود را بتصفیایه جمله بیار که او خود طلبا است در خویش دارد و ترا از تو نزدیکیست قوله	
دلفریبان نبائی همه زیور بستند	دلبر ماست که با حسن خداداد آمد
نبات مصری و ستی دلفریبان نبائی مشتوقان مجازی همه زیور بستند محتاج زیور اند حسن خداداد حسن ازلی قوله	
زیر بارند درختان که تعلق دارند	اے خوشا سر و که از بار غم آزاد آمد
بار غم کنایه از غم خزان قوله	
مطرب از گفته حافظ غزلی نغم بخوان	تا بگویند که ز عهد طریم یاد آمد
از گفته حافظ از شعرا حافظ تا بگویند که ز عهد طریم یاد آمد از برائے آنکه خلق را از طرف ما خبر دهد که از عهد طرب که وقت خوردن می است و آن کنایه از عشق است یاد آمدی و در دل جوش زد و این سخن گفتند غزل	
دل شوق لببت مدام دارد	یارب ز لببت چه کام دارد
مدام همیشه یارب کلمه تعجب است قوله	
جان شربت مهر و باد شوق	در ساغر دل مدام دارد

مهر محبت ساغر دل اضافتہ بیانہ مدام ہمیشہ قوله	
خرم دل آن کیکہ صحبت	ایا یار علی الدوام دارد
علی الدوام ہمیشہ قوله	
شوریدہ زلف یار دائم	در دایم بلا مقصام دارد
شوریدہ بریشان یعنی عشق دایم بلا اضافتہ بیانہ قوله	
تا صید کنند دلی بشوخی	بر گل زنبفشہ دایم دارد
تا صید کنند از برای آنکہ صید کنند بر گل زنبفشہ دایم دارد بر گل ذات زنبفشہ صفات گستره قوله	
آخر رسم کہ باز پرسم	کان دلبر ما چہ نام دارد
رسم می باید مرا باز پرسم بتجو نامی قوله	
بایار محبان نشیند آن کو	اندیشہ خاص و عام دارا
کے بایار و چل گردد کہ باندیشہ خاص و عام یعنی در خیال ما و تو گرفتار است قوله	
حافظ چو دمے خوشست مجلس	اسباب طرب مدام دارد
اے حافظ چون مجلس عاشقان بہر سیدہ پس مے بنوش بے مجلس لایبغ غزل	
دست از طلب نام تا کام من برآید	یا تن رسید بجانان یا جان تن برآید
طلب بتجو دست و کشتن باز ماندن کام مقصود و معنی مصرع آیندہ اینست بیت و جو	
و و چیز است یا مقصود رسم یا ہمیرم تا زدن شد کدہائی بایم در و افسوس قوله	
جان بربست و حسرت دل کہ از لبانش	نگرفتہ پیچ کا مے جان ز بدن برآید
از لب کام گرفتن بوسہ اذ لب جان از بدن برآید ہمیرم قوله	
از حسرت و ہانت جانم بہ تنگ آمد	خود کام تنگدستان کوزان بہن آید
و ہان مراد وحدت جانم بہ تنگ آمد پیچ نوع مفہوم نیست و تنگدستان مغلان کے زان	
و بہن برآید کہ این مقام عارفان کامل است قوله	
بر خیز تا چمن را از قامت قیامت	ہم سرور برآید ہم نارون برآید
چمن کنایہ از دل قامت کنایت از وجود چیت قامت فی المثل یعنی وجود و مے کند	

اشیا بران قامت معود و قیامت صفت قامت است بهم سرور بر آید هم نارون بر آید
سرور و نارون زیبایش چین است یعنی چین دل مازیه گیرد قوله

بنما سرخ که خلقی واله شوند و حیران | بجشای لب که فریاد از مروزن بر آید

رخ وجه اسدای جمال خود بجشای لب سخن در آید که فریاد از مروزن بر آید خروشان شاق
تو گردد قوله

بر بوی آنکه در باغ یا بد گل چور ویت | آید نسیم و هر دم گرد چین بر آید

بر بوی آنکه بتوقع آنکه باغ دل دنیا گل تجلی محبوب روئے ذات آید نسیم و هر دم
گرد چین بر آید نسیم انفاست هر دم که برگرد چین دل سیر آن س نماید قوله

هر یک شکنج زلفش پنجه شست را | چون این دل شکسته با آن شکنج بر آید

شکنج پنجه و اینجار و زو شب مراد کنایه تغیر و تبدل نیز زلفت مراد دنیا باعتبار ظلمت و سواد
شست بمعنی دام اینجا کنایه از حوادث و آفات عالم نیز بمعنی آنست که هر روز شبیه
هر تغیر و تبدل پنجه حادشه دارد که هر یک سدره گمارد یعنی دنیا که کثیر الحوادث و آفات
سالک غریب تنها پنجه حادشه و آفات را در آن بجه وجه پنجه است ای هر روز و هر شب چون بر سالک
پنجه حادشه و آفات در آید این سالک تنها چه طور آن آفات بر آید و اگر زلف کنایه از جذبه عشق
یعنی هر پنجه و ناب جذبه عشق که بر سالک رو نماید پنجه دام دارد این دل رمیده چه طور از آن سر بر آید
و از آن بر آمده راه قصد گیرد غزل

و او گرا ترا فلک جرعه کش پیاله یاد | دشمن دل سیاه تو غرقه بخون چو لاله باد

جرعه کش محتاج و ملتی قوله

دروغ کاخ نعت است نثر ارتفاع | راهروان و هم راه هزار ساله باد

دروغ بندی کاخ کثک فریبائی و شکوه راهروان و هم اضافه بیانیه قوله

چون بنواش قامت هر شود ترانه ساز | حاسد است از سماع آن همد آه و ناله باد

نوا آوا مراد سرود ترانه ساز سرود گویند سماع شنیدن قوله

نه طبعی پنهان قرصه سیم و زر که است | از لب خوان شمت سهرتین نواله باد

نثر

طبع

قرصه سیم وز راه و هر لب کنار هملترین کترین قوله	
زلف سیاه پرچیت چشم و چراغ عالم است	جان ز نسیم دولت در شکن کلاله او
پرچم مودن ماده گاؤ کو ہی شکن پیچ کلاله قسم زلف قوله	
حافظ تو دین غزل حجت بندگی نشونت	لطف عبید پرورت شاپرین قباله با
عبید پرور بند پرور قباله خط غزل	
رسید مرده که ایام غم نخواهد ماند	چنان نماند چنین نیز هم نخواهد ماند
چنان اشارت بایام اول چنین اشارت بایام هجر قوله	
غنیته شمرای شمع وصل روانه	که این معامله تا صبحدم نخواهد ماند
شمع صبا بنال پروانه خدم و حشم این معامله کار فرمائی یعنی اے اهل دولت رجوع دولت غنیمت شمرده بشکر آن در آید و حقوق حشم و متعلقان را عایت نماید و از آزار زیر دستان باز آید و ازین دولت و حشمت معز و نباید شدن که اسرع الزوال و مٹ گوناگون و یال که کلکم پراع و کلکم منقول عن رعیتہ و نیز شمع مرشد و سالک پروانه مسترشدان و حواس خمس اعضا یعنی اے سالک فرصت را غنیمت شمار تا آنکه اختیار و درست است کارے کن که شایسته درگاه باشد که شکر و سلامتی اعضا و حواس بر بندگان لازم و نیز اے مرشد هنگام ارشاد خود را غنیمت شمار و در تربیت مسترشدان بکوش که اہمال موجب خلل و سرمایہ حیرت و وبال قوله	
من ارچه در نظریار خاکسار شدم	رقیب نیز چنین محترم نخواهد ماند
خاکسار خواجہ رقیب کنایہ نفس و شیطان و جو اسح محترم عزیز قوله	
سروش عالم غمیم بشارتے خوش داد	که بر در کرش کس دژم نخواهد ماند
سروش فرشته دژم غمگین بخود و تباہ قوله	
چو پرده دار شب شیر میزند میرا	کے مقیم حریم حرم نخواهد ماند
پرده دار شیطان که حاجب در خلوتش اے وحدت است حریم حرم مقام وصل قوله	
چه جای شکر و شکایت نقش نیک بد	که کس ہمیشہ گرفتار غم نخواهد ماند
نقش نیک و پداضافہ بیانہ بہین نیک و بد جو بر صحنہ ہستی رقم نخواهد ماند چون زندگی	

۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

جاوید نیست آخر الامر فنا است جاے شکایت نیست قوله	
سرود مجلس جمشید گفته اند این بود	که جام باده بیاور که حجم نخواهد ماند
جمشید نام بادشاه و آن حجم زمانه جمشید مرده خوشخبری محزون جاے خزنه قوله	
برین رواق زبرد نوشته اند بزر	که بجز نکوئی اهل کرم نخواهد ماند
رواق بکسر پیشگاه خانه زبرد زمر در رواق زبرد آسمان که بجز نکوئی اهل کرم نخواهد ماند که ذکر خیر کریمان قیامت است قوله	
از مهر بانی جانان طمع مبرح فظ	که نقش مهر و نشان ستم نخواهد ماند
اشاره به لائق نظر امن محمداوردی که در شملک که از محبوب دور انگند غزل	
رو بر ریش نهادم و برین گذر نکرد	صد لطف چشم داشتیم و مکنظر نکرد
چشم امید قوله	
ماهی و مرغ و دوش تخت از فغان من	آن شوخ دیده که سر از خواب بر نکرد
آن شوخ دیده کنایه از محبوب سر از خواب بر نکرد سر از خواب بر داشت قوله	
سیل سرشک باز دوش کین بدر نبرد	در سنگ خارا قطره باران اثر نکرد
سیل سرشک کنایه از گریه و زاری سنگ خارا اشارت بدل محبوب باران کنایه از گریه کلک	
من که از آن قلم سازند غزل	
را به بزن که آهی بر سازا و توان زد	شعر بسخوان که با او ظل گران توان زد
راه سرود مرا بخنای عشق را به بزن سخنان عشق گور ظل جام نیم من قوله	
بر آستان جان گر سر توان نهادن	گلبنانک سر بلندی بر آسمان توان زد
گر سر توان نهادن اگر سر نهادن میسر شود گلبنانک آواز شادی و خوشی قوله	
قد جمیده ماسملت نماید اما	بر چشم دشمنانت تیر از کمان توان زد
جمیده کج سملت نماید قدرے و قریب ندارد قوله	
در خانقہ بگنجد سر از عشق مستی	جام می معانه هم با معان توان زد
سخنان عاشقانه و سر از حقائق با عاشقان بیان توان کرد و کما الناس على قدر عقولهم	

از شرم در حجام ساقی تلطف کن | باید که بوسه چند بر آن بان تو ان نزد

از شرم یعنی از شرم بیایی در حجام مجرب و دم از وصل تو انم زد ساقی تلطف کن بجام عشق اعانت
نمایا بایه عشق بوسه چند بر آن دهان تو ان نزد وصل تو انم رسید چه بوسه وصل معلوم - قوله

بر جو بیار چشمم گر سایه افکند دوست | برخاک رگنذارش آب ان تو ان نزد

جو بیار چشم یعنی که اگر گریه بمنزل جو بیار است برخاک رگنذارش آب روان تو ان نزد بر آن گاه
تا گرد راه بدامن او رسد فانی بزن بگو انشاء الله بمبراد خواهم چو که حال نکو در قفای فال نکو
برگ ساختگی قوله

در ویش را نباشد منزل سر سلطان | ما نیم و کمنه دل قی کاش تو ان نزد

کاش تو ان نزد دلائق سوختن باشد قوله

اهل نظر دو عالم در یک نظر بیازند | عشقست داد اول بر نقد جان تو ان نزد

اهل نظر عشاق داد و نوبت باختن قمار و غیره معنی بیت آنست عشاق دین دنیا را در یک نظر بیازند
از آنکه ایشان را مقام عشق است که از جمیع مقامات بالا است و در عشق بازی داد اول بر نقد جان
تو ان نزد چنین و دنیا قوله

عشق و شباب رندی مجموعه مراد است | ساقی بیا که جامه دین بان تو ان نزد

شباب بفتح پرده سرود و جوانی رندی نزد اهل تصوف قطع نظر از انواع اعمال در طاعت و انزوی
خلایق و عالم بیایستی رندی اینجا عالم بیایستی و در طریقت چستی و جلال کی است و آنکه
رندی ساز را و ارجمند و رسم و عاداتش نسازد پاس بند و رند عالم سوز که باشد بذات
پاس بند رشته صوم و معلو و گاه جانش سو کعبه کرده میر و گاه عازم گشته برقصه
کعبه و میخانه و ارباشک و در رندی همیگر و دیکی و آنکه در کعبه مناجاتش بود و پیش از آن
اند ز خراباتش بود و بی ظاهر و باطن خللا و در ملا رند باشد عرقه نور خدا و جانش از رندی بواجده است
لعنت و رحمت بتزدش واحد است و نه ز رحمت خاطر او را سرور و نه طاعت در کمال و تصوف
پیش او یکسان بود خللا و زهر و خواه لطف از دوست بینه خواه قهر و هر چه محبوبش بدست خود
دهد و گیرد و بر هر دو چشم خود دهند و قوله

اگر دولت وصالش خواهد در کشودن	سر با برین تخیل برستان توان بود
اگر دولت وصال اوروزے روے دهد تخیل خیال بستن قوله	
شدن هنر سلامت لطف تو وین عجب است	گر راز هنر تو باشی صد کاروان توان بود
سلامت عافیت زلف جذبه عشق صد کاروان توان زد یعنی یک عافیت چه صد کاروان توان زد قوله	
حافظ بحق قرآن کز زرق و شید باز آ	باشد که گویم عیشی با مخلصان تو آن بود
بحق سوگند زرق و شید مکر و فریب یاروے ریا باشد که گوے عیشی با مخلصان توان یعنی در زمره مخلصان در آئی غزل	
روز وصل و دستاران یاد باد	یاد باد آن روز کاران یاد باد
درین غزل خطاب بحمد صلی الله علیه وآله وسلم و نیز بدستان قوله	
کامم از تلخی غم چون زهر گشت	بانگ نوش با ده خواران یاد باد
نوش شیرین نوشیدن زان سر زلف و رخ گلغام او + سر زلف عشق رخ گلغام یعنی ازان عشق و محبت مشاهده که در ازل دیشتم از گلغذاران یاد باد و گلغذاران مراد معشوق و نیز عاشقان که از شادی وصل رخ شان چون گل فروخته و در بعضی نسخه ها گلغذاران دیده شده و رود جوے زنده رود نام جویت در سیاهان و بر کنار او باغیت باغ کاران نام قوله	
گر چه یاران فارغند از یاد من	از من ایسا ترا هزاران یاد باد
فارغ خالی و پر خست نیست بسیار قوله	
من که تدبیر غم بچاره ام	چاره آن غم کاران یاد باد
غم کار لفظ گسار بضم خورند و غم کاران عاشقان قوله	
راز حافظ بعد ازین ناگفته به	اے دروغ اے راز داران یاد باد
اے راز داران خطاب بهم طریقان و هم صحبتان غزل	
رسید فردی که آمد بهار و سبزه و مید	وظیفه گر بر صد مصرفش گشت نمید
بهار هنگام مشاهدات سبزه و مید چمن هر سبزه و وظیفه مراد انفاص مصروف جائے خمریج	

لا این برود بیت پنجم موجود نیست ۱۲
 و اسرار علم این لفظ را که نام شعر بوده باشد ۱۳

نمید شراب بنمید اصل مثال است تبدیل آن بدل نموده و فرق در میان دال و زال آنست که اگر پیش از و حرف صحیح ساکن بود جمله خوانند چون بند و پسند و خوانند و غیره و اگر حرف صحیح متحرک یا حرف علت ساکن یا متحرک بود مجمله خوانند مثال صحیح متحرک چون گنبد گذشت گذرد و کاف گذشت گذشت صحیح متحرک است که پیش از زال افتد مثال حرف علت ساکن چون استاد و استاد و بنمید و مثال حرف علت متحرک چون برد و زید و بعضی گفته اند در کلام فارسی فرقی میان ال و زال نباشد و اسپ فصاحت را برین منوال این هر کجا ما قبل او ساکن بحرف علتی است همچو باد و بود و بید و دید از دال خوان لیکن صحیح آنست که هر دو باید خوانند استاد و استاد و قول

صفیر مرغ برآمد بطر شراب کجاست	فغان فتاد به بلبل نقاب گل که درید
-------------------------------	-----------------------------------

صغیر آواز مرغ کن یہ اہل بلط شراب صراحی شراب بصوت نقاب گل کہ دیدہ دین عبارت تعقیدست کہ نقاب
گل دیدہ ایام بہار رسید گل شکفتہ گردید قوله ز روی ساقی مہوش گلو بچین با مروز مشاہد محبت حقیقی حاصل نگاہ کرد
عارض بہتان خط منقشہ میدان محبوبان مجازی مانند خط بر سر کافیات از بیجا است کہ الحجاز قنطرۃ الحقیقۃ
عارض بہتان کہ بمنزلہ بہتان است این تعینات را بمنزلہ خط بر خسارہ ذات برآورده جمال دیگر نموده قوله

مکن ز غصہ شکایت کہ در طریق ادب
براحتے نرسد آنکہ ز جنتے نماند

فَاتَّعَ الْعُسْرُ لَيْسًا قَوْلُهُ

خداے رامد وڑاے دلیل راہِ حرم
کہ نیست بادِ عشق را کہ نہ پدید

خداے را بواسطہ خدا دلیل بہر راہ حرم را عشق کرانہ کنارہ یعنی انتہا قولہ

من این مرتفع نیلین چو گل نخواهم سوخت | که پیر بادیه فروشش بخرم تحریر

مرقع کدڑی و مردانز مرقع رنگین اعمال ریائی و وجود موهوم پیر بادہ فروشش ضمیر شین
بر مرقع و پیر بادہ فروشش مشدقوله

بکود عشق منہ بے دلیل راہ قدم

من الاشیخ فی شیخه ابلیس ولیل را مبرقوله

عجائبِ عشق اور رفیقِ بسبب است ز پیشانیِ ہوی این جشتِ شیرِ بر مہ

آہو کے این دشت عاشق کہ آہو عشق است قولہ

[illegible]

فیه

لله این شعر در نسخ یا فیه مذکور

زمیوه های بهشتی چه ذوق در یابد	کیکه سیب زرخندان شاہدی نگزید
میسوہ های بهشتی عارفان محبوبان چه ذوق در یابد	اسرار و کمالات ایشان چه در یابد کیکه سیب نندان
شاہدی نگزید کس که معشوق بدست نیارده و عشقه حاصل نکرد	قوله
چنان کرشمه ساقی دلم ز دست برزد	که با کس در گم نیست بگ گفت و شنید
چنان بنوع کرشمه ساقی مشاہد محبوب برگ طاقه قوله ز روزگار شکایت چرا کند	در ویش ملوان زید
درین بیت خطاب ز دل بوجد جفا کنایه از استغناء و عدم التفات ز روزگار	که دید از روزگار حکیم نه بین باید که شکایت
کنم نه تو قوله گلچیز رشتان آرزو دل حسن	ال نماند تو گوئی هم و درین چنین و زیدم شد وفادارت تافت قوله
شراب نوش کن و جام زر بصوفی ده	که پادشاه ز کرم جرم صوفیان بخشید
جام زر صفائی دل یا خیال عشق یا قطره که جاغم	نمید صوفی کنایه از خود پادشاه حق تعالی جرم صوفیان بخشید
لا یواخذ الشاق بالیقولون و یفعلون قوله	
بهار میگردد مهر گستر در یاب	که رفت موسم و حافظ هنوز بخشید
بهار بام جوانی داد گستر خطاب بشمار یاب	توجه بحال کن رفت موسم موسم کنایه از جوانی رفت به اعتبار
قریباً بوقوع هنوزم بخشید حصول عشق نمود غزل	
روشنی طلعت تو ماه ندارد	پیش تو گل رونق گیاه ندارد
طلعت دیدار و روے قوله	
گوشه ابرو زنت منظر چشم	خوشتر ازین گوشه پادشاه ندارد
گوشه ابرو و یوخیال ابروے تو که مشاهدات بتجلیات است ازین گوشه اشارت بگوشه ابرو قوله	
دیدہ ام آن چشم سیدل که تو داری	جانب هیچ آشنانگاہ ندارد
آن چشم اثلث بذات و سیه باعتبار استغناء و عدم التفات	جانب هیچ آشنانگاہ ندارد
هیچ آشنانگاہ نمی کند قوله	
جانب دلمانگاہ دار که سلطان	ملک نگیرد اگر سپاہ ندارد
یعنی دلمای عاشقان بدست آن که سلطان با وجود کوس سلطنت می نواز داما چون سپاہ ندارد	
لک گیری بکنند و این نظر بشوکت و حشمت ظاہری نموده میگوید یعنی چنانچه غرور و شان شوکت سلطان	

در کثرت سپاه است بچنین نشان محبوبان در کثرت عاشقان است یا برای ترغیب بفقدها
و گرنه و س ازینها منزله است قوله

اے شہ خوبان بهاشقان نظری کن | بهیچ شے چون شما این سپاه ندارد

بهیچ شے چون شما این سپاه ندارد یعنی چون شما بادشاه است که ما داریم بهیچ سپاه را بهیچ نسبت نیست
است که ما چنین پریشان باشیم و تو متوجه بهانهایش قوله

طل گر اغم ده اے مرید خرابات | شادی شیخه که خانقاه ندارد

طل گر اغم یعنی جام مالا مال عشق بن عطا نا ای مرید خرابات اشاره به پیر چپے عاشق است
و مرید خرابات جز عاشق نتواند شد شادی شیخه بشادی شیخه بهجوما یا آنکه شادی باده شخرا که
خانقاه ندارد و اظهار لاف و کرامات نکند قوله

خون خور و خامش نشین که آن دل نازک | طاقت فریاد و ادخواه ندارد

خون خور بخ در کش و این خطاب است از جانبی که بلاندر خود بخو خامش نشین دم به خون و چرا
مزن خاطر نازک خاطر محبوبی نازک است طاقت او طاقت شنیدن و ادخواه عاشق قوله -
نه من تنها کشم تطاول زلفت به تطاول دست درازی تطاول زلفش تصدیقات
و بیای عشق و کیمیت بدل داغ آن سیاه ندارد و داغ اشاره به خستگی آن سیاه
اشارت زلف موافق مضنون است که کس نیست که افتاده آن زلف دو تانیت به

قوله

تا چکند بارخ تو دور دل من | آئینه دانی که تاب آه ندارد

تا چکند احوال باید دید که چه کند آئینه اشاره به رخ آه اشارت به ذل قوله

شوخی زرگس نگر که پیش تو بشکفت | چشم دریده ادب نگاه ندارد

زرگس عاشق که پیش تو بشکفت اظهار خود نمود پس مواخذه نماید و عیب کن چشم دریده بجا
کنایه از عاشق ادب نگاه ندارد چه ادب از تقاضای حیات و از حیا بیگانه قوله

حافظ اگر سجده نکرد مکن عیب | کافر عشق اے صنم گناه ندارد

گر سجده نکرد و اگر عجز که لازمه عشق است نکر و این تدارک آن بیت است که تا چه کند کافر عشق

عاشق که در عشق محو شده غزل	
ز روز بجران و شب فرقت یار آفرشد	ز دم این فال و گذشت اختر و کار آفرشد
روم این فال این سخن که مضمون مصرع اول بود بجای تفاوتی گرفت گذشت اختر سار و بخش که شماره اش جدائی بود رفت کار آفرشد بجر بیابان رسید قوله	
آن همه ناز و نعم که خزان می فرمود	عاقبت در قدم باد بهار آفرشد
ناز و نعم غرور و غلبه خزان ایام بجر قدم بفتح معروف و بضم باز آمدن از سفر - قوله - اگر آن بستی کار من از زلف تو بود اگر چه بسبب عشق تو گرفتار شد اند و بلیات شده بود محل این عقد هم از روے نگار آفرشد آخرا لام از شاه ده رو تیور غم شد قوله	
شکر از دکه با قبیل کله گوشه گل	سخت بادوی و شوکت خار آفرشد
خار غم اندوه و تناسی کله بقوت عشق دولت تیزی میزد اظهار تکبر و فروغ و بیکر گل جو بر باد شد گل عشق جو شکفته گردید بکمال سید بخت دل فروز دل فروز صفت بخت ساقی بخت دل افروز اضافه تیا بهما بخت تیمار بکسختی گلی کله گوشه غرور قدر سخت نو دینی دی ماه خزان کنایه از ایام بجران قوله	
صبح امید که بدعتکف پرده غیب	گو برون آبی که کار شتاب آفرشد
شب تار ایام بجران قوله	
آن پریشانی شب ها دراز و غم دل	همه در سایه گیسو نگار آفرشد
گیسو طلب دراهم عشق میگرد مقام شهاب و ف و چنگ از حجاب بر مجابا - که مرا توبه و شیشی و قرار آخر شد توبه و شیشی و قرار که لازمه توبه است قوله	
با ورم نیست ز بد عهدی ایام هنوز	قصه غصه که در دولت یار آفرشد
از بد عهدی زمانه هنوز با ورم نمی آید که ایام بجران آفرشد مبادا که باز بجران مبتلا سازد قوله	
ساقیا عمر دراز و وقت پر می باد	که سببی تو ام اندوه خار آفرشد
خمار اندوه و غم عشق قوله	
در شمار ارچه نیاورد کس حافظ را	شکر کان محنت سجد و شمار آفرشد
در شمار ارچه نیاورد و نظریه بر سر سامانی قصه سجد و شمار اعراض و انکار و بسیر و سامانی و پریشانی غزل	

له قدم بجران قاف و دال یعنی باز آمدن از سفر ۱۴
این ابیات در شعر موجوده یافتند ۱۵
ع این بیت در شعر موجوده نیست ۱۶
قصه

از سر پیمان گذشت بر سر پیمانه شد	از این خلوت نشین دوش بهیمانه شد
میخانه عالم عشق معنی آنست که آن زاهد ظاهر پرست از ظاهر پرستی باز آمد و در راه عشق در آمده و عمری که با صاحب نوا هر بسته بود شکست به پیمانه شراب که عبارت از عشق است مشغول گردید قوله	
شاهد شمع و شراب آمده بوش و خواب	باز به پیرانه سر عاشق و دیوانه شد
منجی میگذشت را هنر دین دل	در پی آن آتشنا از همه بیگانه شد
منجی بجلی غیر از تجلی ذات و نیز مرشد یعنی تجلی از تجلیات و مشاهد از مشاهدات گرداگرد از هر گشت و نمودار بخشش میگذشت چون زاهد را آشنای خود یافت دلش بدو بستافت و از همه بیگانه شد و بدو بیگانه قوله	
آتش رخسار گل خرمین بلبل سوخت	چهره خندان شمع آفت پر وانه شد
آتش رخسار گل روشنی تجلی آن محبوب خرمین بلبل وجود عاشق چهره خندان شمع روشنی تجلی آن محبوب آفت پر وانه بلالی عاشق معنی آنست که بلبل پر وانه میخواست که بنیال کاره و گر باشد و ترک محبت گوید و از محبوب صبر کند هیچ وجه میسر نشد دل که عاشق صابر بود و دیگر شکست پنهان مدتی پای صبر و قناعت در دامن تسلیم بکلف گرد آورد و از همه خلق روی بر تافت و بگوشه نامرادی نشست آخر الامر بجز دیدن روی معشوق آن همه بد و غزلت برباد شد - قوله	
اگر یه شام و سحر شکر که ضائع زلفت	قطره باران ماگو هر یک آنه شد
ضائع زلفت اے مؤثر شد قطره باران اشارت بگریه گوهر یک آنه شد در بے بهای موجب غرور شرف قوله	
ز گس ساقی بخواند آیت افسونگری	حلقه او را در مجلس افسانه شد
ز گس چشم مراد شاه ساقی محبوب و مرشد یعنی مشاهد که محبوب آیت افسونگری خواند و مارا مجلس طریقه باز باند و بر تبه رساند که حلقه او را در مجلس افسانه شد یعنی کاری را از او خواندنی گذشت بر تبه بالا که عشق است و مشاهد که محبوب بگل گردید قوله	
صوفی مجلس که دی جام و قدح جوگست	دوش بیک جرعه محافل فزانه شد
محشر عشق محافل فزانه شد کمال عقل آنست که از فانی به باقی گراید و از دنیای باطنی غزل	

ز سبب خسته زمانے کہ یار باز آید	بکام غمزدگان غمگسار باز آید
<p>ز سبب محبت و آفرین زمان ساعت وقت غمزدگان عاشقان غمگسار مشوق خیال خیرے که در خواب بنده شو و یاد دل آید شاه خیال اضافه تیاریه ابلق چشم اضافه تیاریه و معنی این مصرع آنکه چشم در راه خیال محبوب تفت کرده ام شمسوار محبوب در انتظار خد بخش همی در دل من خدنگ بنی از تیر چوین مراد تجلی قماری که موجب فنا ی عاشق است مقیم مدام اگر نه در خم چو گان رود در من یعنی اگر این سرور عشق او فدا نگردد با سر زلفین او قرارے کرد در جذبه محبت و عشق اگر قرار شد قرار باز آید آرام شود سر شک من نه زند مون چو کنایه چو بحر چین گریه وزاری و نمایا اگر میان ویم در کنار باز آید با محبوب خود هم آغوش شوم بلبلان عاشقان خار مراد رقیب نفس شیطان شداد و بیات بیوے آن بدان واسطه و بان امید نو بهار باز آید مشاهدات و نمایا نقش بند قضا حق تعالی که همچو سر و بدستم نگار باز آید که نگار که مانند سرو است بدستم باز آید غزل</p>	
ز دل بر آدم و کار بر نئے آید	ز خود بدر شدم و یار در نئے آید
<p>ز دل بر آدم از دل بر آدم یعنی ترک دل نمود ای اضطراب بکمال رسید ز خود بدر شدم از خود گد شدم قوله</p>	
درین خیال بسر شد و رخ عمر عزیز	بلاے زلف درازت بسر نئے آید
<p>درین خیال اشاره بمحصول سال بسر شد بلا زلف درازت تصدیقات و بیات عشق و نیزه عشق بسر نئے آید منقطع نمیشود قوله</p>	
همیشه تیر سحرگاه من خطا نشدی	کنون چه شد که یکے کارگر نئے آید
<p>تیر سحرگاه آه سحری و دعا و تحری خطا نشدی ر دئے شد کنون چه شد الحال چه حال است که یکے کارگر نئے آید یکے بدرجا حاجت نمیدد قوله</p>	
نظر بروے دل آراے یار ما ورنه	بسیج وجه دیگر کار بر نئے آید
<p>یعنی ما عاشقانیم بسیج وجه من الوجوه کار و گر که زهد و یار سائی و طاعت و عبادت ازنا بر نئے آید الا نظر بروے محبوب که کار عاشق همین استغراق بجان محبوب است قوله</p>	
چنان بجزرت خاک در تو می میرم	که آب زندگیم در نظر نئے آید

سیاحت

مکر

آب زندگی اضافه بیانیه وصول مقصود قوله	
فداے دوست نکریم عمر مال در بیغ	که کار عشق زما اینقدر نئے آید
فداے تصدق این قدر اشارہ بفا دی جان و مال کہ اول قدم است در عشق قوله	
قد بلند ترا تا بر سر نئے گیرم	درخت کام و مرادم بر نئے آید
ایر تا عشق ترا بحد کمال نیر سامن بمقصد خود نئے رسم قوله	
مقیم زلف تو شد دل که خوش هوا و دید	وزان غریب بلاکش خبر نئے آید
مقیم زلف تو شد گرفتار جذبه عشق و گرفتار علائق دنیوی شد و او شهر عظیم مراد و زان غریب بلاکش اشارہ بدل	
ز شصت صدق کشادم هزار تیر دعا	وزان میانہ یکے کار گرنے آید
ز شصت صدق از روی صدق کشادم زان کرم و زان میانہ اشارہ ہزار کا کار گرنے آید معروض قبول فرماید قوله	
ز بسکہ شد دل حافظ رسیدہ از ہمہ کس	کنون ز حلقہ زلفت بدر نئے آید
رسیدہ متفر شدہ حلقہ زلف لذات دنیوی و جذبه عشق غزل	
سحر بلبیل حکایت با صبا کرد	کہ عشق روئے گل با ما چما کرد
بلبل سالک صبا مرشد گل محبوب حقیقی مع آنست کہ در هنگام سحر سالک بمشرد کامل ز روی احتمالات شکایت درد دل آرام خود گفت کہ عشق رو آن محبوب با چہ کرد و چہ شعبہ پیش آورد بیان آن میکند قوله	
از ان رنگین بچم خون در دل انداخت	وزان گلشن بخار مہبت لا کرد
اول بمشاہدہ رخ رنگین خود خون در دل انداخت یعنی گرفتار عشق خود ساخت کہ عاشق اول سحر خون باشد و از ان گلشن قرب کہ مطالب فراوان حظوظ سیکران اردنجا بجران حوادث و ابتلا در آورے و چون از توجہ مرشدان بچ و محنت یکسو شد و مطلوب رسید میگوید قوله	
غلام ہمت آن ناز نینم	کہ کار خیر بے رے وریا کرد
ہمت توجہ نازنین کنایہ از مرشد کار خیر بے روی وریا کرد و عند اللہ ما را بطلب رسانید قوله	
خوشش با دانیم صبحکا ہی	کہ در شب نشینان ادا کرد
خوشش ضمیر شینیم صبحکا ہی از قبیل اشارہ قبل الذکر صبحکا ہی مرشد و در ہجر شب نشینان کنایہ از خود و ادا وصل قوله	

فیض روح القدس ارباز مد و فرماید	و دیگران هم بکنند آنچه میسما میکرد
فیض روح القدس لطف الهی و فضل انتهای آنچه میسما میکرد و ابرئیل الاکمه و الابرص و احمی الموتی ارسطو و ائلو جیا گفته که خلوت گزیدم و ریاضت نمودم و خلع بدن نموده از ملابس طبعیت مجرد شدم و در خود حس غریب و نور عجیب میدیدم و خود را جزو عالم روحانی میانقیم و صاحب تاثیر بودم پس حق کردم بحضرت بوبیت و نور مشاهد کردم که نه زبان صفت آن توان کرد و نه بگوش نعت آن توان شنید ناگاه فکر من میان من آن نور جاشد متعجباندم که چگونه از عالم تنزل کردم و از عالم این نقل شدم با فلاطون است تو هم بکنی که این مرتبه علیه صفت تو می ند که در مرتبه منی بودی بباران فیض روح القدس	
مختش زلف چو زنجیر بتان از پرچیت	گفت حافظ گله از دل شیدا میسما کرد
یعنی مرا محبوب را گفتم که این زلف ساسل عشق از زهر چهره ها کرده گفت برای آنکه حافظ گله از دل شیدا میکرد مبادا که بطرف دیگر مائل شود زانکه دیوانه همان به بود اندر بند نعل	
ساقی اندر قدم باز می کلکون کرد	در می کهنه دیرینه ما فیون کرد
ساقی قصدا و قدمی عشق می کهنه محبت قدیم و چون ساقی فیون بحر فیان دهد تحمل آن نکند و اینجا مراد از فیون ذوق معنی آنست که ساقی قضا و قدر عشق را تا زگی نموده و در عشق دیرینه مازوتی و حلاوتی افزوده می دیرینه می کهنه مراد سخنان عشق برابر میداد بقدر استعداد افزون کرد نیاد و حد پاک تمام پاک ز خود میرن کرد اشاره بقنای کلی ساغر پالیه مراد وجود پیمانه شخص بت سنگین دل محبوب حقیقی باعتبار بے نیازی معنی بیت آنست تو بپندار که محبوب بی نیاز در وجود من اکنون عشق نهاد بلکه عطیه است که از ازل به اعطاش و استاد ازل محبوب حقیقی می آموخت عطای نمود و دیگران عالمان زاهدان خرد و علم دین و عبادت که از تحقیقات خرد است مرا همچون کرد عشق عطا کرد افزون سخنان مهر و لطف چشم جادو می مشاهد ذاتی نعل	
سحر چون خسرو خا و علم بر کوته سازان بود	بدست حرمت یارم در امیداران بود
خسرو خا و آفتاب علم بر زودان طلوع نمودن بدست حرمت از روی حرمت در امیداران زد نزد امیداران قدم رنجه نمود قوله	
به چو پیش صبح شد روشن که حال مهر گردون است	برآمد خنده خوش بر غور کار نگاران زد

مهر آفتاب یعنی چون صبح را روشن و واضح گشت که حال سیارات فلک چیست جز طلوعی و مغرو
حالتی دیگر نیست و آنکه حال محبت گردون چیست صبح برآمد و بنور کامران خنده زد که مغرور شود
قوله نگارم و دوش در مجلس بزم قصص چون بختا اگر بکشد و از گیسو و بردها یاران زد

گره بکشد و از ابرو اے دهنده و خوشی شد و بردها یاران زد یا زنده و پاریز و تاب نداشت قوله
من از رنگ صلاح آنکه بخون دل بستم دست یعنی من امید زنده و پاریزانی بختان روز منقطع
کردم که چشمم با ده پمایش صلا بر هوشیاران زد و چشمم با ده پمایش منور کنایه از تجلی ذاتی
صلا آواز و افروختن آتش آواز بر اهل طعام هوشیاران عاشقان یعنی تجلی خود بر عاشقان
نموده و ایشانرا بخود کشید قوله

کدام آهین بلسان توخت این آهین عیاری | کز اول چون برون آید در شب و آواز
عیاری دزدی چون برون آید از اختا بنصه نمود شب زنده داران عاشقان در آتش رنگ
رخسارش چه خون خور ویم و جان دادیم یعنی چه خون خور ویم تا او این حسن جمال پیدا کرده
بے تقاضا نظر حسن تو افزون نشود و تا دم خون نشود و تو گلگون نشود و چون بحد در بانی
رسید دل تبارج عاشقان در آمد قوله

منش با خرقه پیشین کجا اندر کسب دارم | بهر مو که مژگانش به خنجر گزاران زد
منش با خرقه پیشین من که لباس فقیری دارم بهر مو که مژگان هر سو مژگان او به خنجر گزاران
زد که خنجر گزاران میکند خنجر گزاران دلاوران و عاشقان قوله

شهنشاه ظفر فر شجاع ملک دین منصور | که جوید بید نعیش خنده برابر بهاران زد
شهنشاه ظفر فر از بخا در مدح پادشاه آمد منصور نام پادشاه کنایه از مرشد جوید بید نعیش
بخشش بشیاران مرشد خنده برابر بهاران زد و برابر در معرض هیچ می شمرد قوله

ز شمشیر سرفشانس ظفر آرزو بدخشد | که چون بخورشید نجم سوتنابر هزاران زد
بدخشد طالع شد که چون خورشید نجم سوز تنابر هزاران زد که چون خورشید نجم سوز طلوع
نمود تنابر هزاران زد قوله

تعالی مدته ذلت که تا نیزنگ هستی نیست | صفا جوهر پاکش دم از پر سیزگاران زد

ز به ذات اشاره بنویزنگستی یافت در معرض جود در آمد صفای جوهرانش دم از
پرمیز گاران زد یعنی طالب قوله

دوام ملک عمر و بخواه از لطف حق قضا | که هیچ این سکه دولت بر رو کاران

بهر سکه دولت او را در روز زمانه باز دینی در زمانه بالوجود آورده قوله از آن ساعت که جام
به بدست او مشرف شد و جام به بدست او مشرف شد یعنی دل مایه است و در دست
ما کوشید زمانه ساغر شادی بیا و همگساران روز زمانه از استماع این شاد شد قوله نظر بر
قرعه توفیق و بین دولت شاهمیت یعنی حافظ طالب جوایز آنست که حق تعالی توفیق
نقیق میگرداند و دولت سلطنت ویر مبارکباد به کام دل حافظ که قال بختیاران و
الهام را در دل حافظ بر آرد که فال نیکوان درخواست نموده غزل

ساقی حدیث سر و گل و لاله میرو | وین بحث با ثلاثه غشاله میرو

در جواب هر لاله را آورده که حکمای یونان در ترتیب شراب خوردن اصطلاحی دارند که علی الصبح
سه کاسه خورند که غسل میکنند و ثلاثه غشاله گویند و بعد از طعام پنج کاسه میخورند که مضمع طعام کند
و آنرا خسته یا خمه گویند بعد از آن هفت کاسه دیگر میخورند که از آن خواب آرام کنند و آنرا سبعة کاسه
گویند پس حافظ بر اصطلاح حکما نشو و نما می طبع و صفت بهار میکند که حدیث سر و گل و لاله در ساقی
میرو و که طیب النفس شده ام و آن بعد از ثلاثه غشاله می باشد خصوصاً در صبح بهار و آنرا بشمار
که اس ساقی سر و گل و لاله که از علامات بهار است میان آمده پس چنانچه دیگر مردمان بدین
سر و گل و لاله خوش میشوند ما بنوشیدین ثلاثه خور سندی بهم رسانیم و هر دوازده غشاله تجلیات
صوری و افعالی و ذاتی سمعست که سلطان غیاث الدین ملک هند در آن آواک تخییر نکاله
مینمود مرض صعبش و در داد که دست از جان شیرین خود شست پس سر کس را از حرم سر خود گرفت
باینها بیشتر داشت آرد ساخت بجای را نام سر و د و گیره را نام گل و دگیره را نام لاله بود اتفاقاً
از آن بیماری صحتش روی نمود سلطان خدمت اینها را بمعنی تصور نمود التفات که باینها داشت
بیشتر از بیشتر بر صفحه دل نگاشت اتبا عان دیگر از آتش غیرت سوختن و بجای خویش هر یکی را
بطعن غشاله مید و ختنه در چین انبساط با سلطان اظهار این معنی نمود و خاطر سلطان خطور کرد

که این را خواجه بصد غزل آورد و خواست که مصرعه دوم را بسته بیتی درست کند هر چند محبت و جود نمودند از شعری توانه که در خدمتش بودند فضل این چند وق سربسته از تیغ کش شود عرض نمودند که درین زمان در شیراز شمس الدین نام در شعر گوئی شهرت نموده و گوئی سخنوری بچوگان فصاحت از شعراے وقت در بر بوده و او را درین معنی باید از مود سلطان ایمنی را مرقوم نموده مصحوب سول بخدمت خواجه فرستاد و خواجه بر بدید این غزل مرقوم نموده بدست سول داد و مصرعه ثانی اظهار کرامت خویش نمود که لفظ ثلثه غساله که پنج احدی بران اطلاع نداشت بیان فرمود و از شیراز تا بنگاله که یک ساله راه کاوین است تعیین نمود و این معنی را خواجه اظهار فرمود قوله

طی مکان به بین و زمان در سلوک شعر	کاین طفل یک شب به یکساله میرود
-----------------------------------	--------------------------------

طفل یک شبه سخن باعتبار فکر شب قوله

شکر شکن بشوند همه طوطیان بهند	زین قند پاری که به بنگاله میرود
-------------------------------	---------------------------------

شکر شکن فیضیاب طوطیان شعرا قند پاری شعر پاری قوله

مے ده که نوعروس چمن حد حسن قیامت	کار این زمان ز صنعت دلاله میرود
----------------------------------	---------------------------------

مے ده شعر بگو چمن دل نوعروس چمن اضافت بیانیه و تیر سخن حد حسن کمال فصاحت صنعت تعریف کردن اصلاح نمودن دلاله شعرا ز صنعت دلاله میرود محتاج اصلاح کنیت قوله

آن چشم جادوانه عابد فریب بین	کش کاروان سحر بدنباله میرود
------------------------------	-----------------------------

آن چشم جادوانه اشارت بمحبوب حقیقی و سلطان غیاث الدین کش کاروان سحر بدنباله میرود یعنی پیشواے ساحران است قوله

خوکرده میخرازد و بر عارض سمین	از شرم رو عرق از ژاله میرود
-------------------------------	-----------------------------

خوکرده با حسن کمال چه عرق بر روی و جواز دیا حسن است یعنی وقتیکه با کمال حسن چمن میخرازد و قطره های شبنم را که در عارض سمین افتاده گویند که از معاینه گریه و از غایت انفعال عرق گردیده - قوله

از ره روز عشوه دنیا که این عجز	مکاره نمی شنید و محتاله میرود
--------------------------------	-------------------------------

از ره هر نصیحت سلطان بکنید عشوه فریب این عجز اشارت بدنیاه محتاله حیل ساز قوله

باد بهار می وز دواز بوستان شاه	وز تراله باده در قدح لاله میرود
باد بهار فیض بانی تراله قطرات حجت باده محبت قحج دل معنی این بیت آنست باد بهار که فیض است از گلستان بادشاه حقیقی می وز دواز قطرات حجت یعنی شراب محبت بل میرسد قوله	
چون سامری مباشر که زرد و آواز خری	موسیقی بهشت از پی گو ساله میرود
سامری قصه اش بالاتر قوم شد بهشت فرو گذشت غزل	
ساقی ارباده ازین دست بجام اندازد	عارفان راهمه در شرب مدام اندازد
ازین دست ازین قسم عارفان کنایه از مقلد شرب نوشیدن مدام شراب قوله	
در چنین زیر خم زلف هند دانه خال	اے بسام مرغ خردا که بدام اندازد
زیر خم زلف تصدیقات عشق و عالم صفات تعینات دانه خال وحدت و نوش شود مرغ خردا صافه بیانیه قوله	
اے خوشا حالت آنست که دریا چرخ	سر و ستار نداند که کدام اندازد
اے مست و لایعقل قوله	
روز در کسب هنر کوش که مخمورن و	دل چون آئینه درنگ ظلام اندازد
هنر معیشت میخورن کنایه از کثرت نوافل معنی آنست که روز در کسب معیشت کوشش و طاعت غیر از مفروضه بر وزن کردن موجب ریاست باعث صدگونه بلا است قوله	
آن زمان وقت صبح فروخت که شب	گرد خراگاه افق پرده شام اندازد
صبح فروغ که مانند صبح روشنست پرده شام اندازد شب طالع شود قوله	
زاهد خام طبع بر سر انکار بماند	پخته گردد و چون نظر بر می و جام اندازد
حاصل آنست یعنی وقت کثرت نوافل و ذکر و فکر و تلاوت قرآن آن وقتست که آفتاب حق مغرب گردد زاهد خام طبع زاهد که بسبب زهد طالب سال گردیده بر سر انکار بماند زاهد خام طبع محبت است پخته گردد و شایان حاصل محبوب و نظر بر می و جام اندازد و عشق در آید و بشام محبوب بشود قوله	
زاهد اسر زکله گوشه خورشید بر آرد	بخت ارقعه بدان ماه تمام اندازد
اگر وصل آن محبوب حاصل شود قوله	

در کسب هنر کوش

طاعت غیر از مفروضه

در عشق با می و جام اندازد

باو ده با محبت شهر نشینی حافظ	که خور و پا دهات سنگ بحام اندازد
باو ده شراب محبت عقل ز نهام هرگز سنگ بحام اندازد و سوا سازد معنی آنست که عشق بازی با وجود عقل مکن که عقل در عشق بازی با تو متلذذ گردد اما عاقبت لایم تر از سوا سازد و نیز عشق عقل را	و با او مشورت مکن که درین امر یگانگی با او موجب نصیحت و رسوائی است قولم غزل
سر شودایت و اندر سرمه گردد	تو بین در ششوریده چهایم کرد
سر خیال سودا عشق محبت چو گان سر زلف جذبه عشق میسر و پا حیران و پریشان قوله	
از جفا فلک غصه دوران صدا	بر تخم پیرهن صبر و قبا می گردد
از رنج و تصدیعات که ازین فلک نا بهوار و دور و وار که بر ما و در دهنود طاقت تنگیان ناممکنی	تا توانی بلال ماه نو انگشت نامشهو بلبل طبع اضافه باینه فرقت جدائی گلزار رخ اضافه بیانیه
دیگر گاه است دهنه است سید بے برگ و نوا بے توشه سامان بهواداری در عشق و محبت	آن سر و قد لاله غذا میگرد و اشاره بهمان طبع آن سنگین دل محبوب همچنان یعنی بے تغییر و بدل
در بے آن زلف و تو تا در طلب عشق و محبت آن محبوب غزل	
سر و چنان من چرا میل جن نمیکند	همدم گل نمی شود یاد من نمیکند
سر و چنان مرشد و معشوق و تجلی چمن و طرب کا شانه و دل و سینہ بے کینه گل کنایه از خود و نیز	محبوب و دل و شله من قوله
تا دل هرزه گردن رفت بچین زلف او	زان سفر داز خود غم و وطن نمیکند
هرزه سپیده چین زلف جذبه عشق یاد و وطن نمیکند و طبع افراموش کرده قوله	
پیش کمان ابروت لایه همیکنم و	گوشه کشیده است ازان گوش من نمیکند
کمان ابرو مشاهد تجلیات و نیز محبوب از ذکر خوارا فکل لایه عجز گوش کشیده است و رعایت	سر کشی است ازان بدین سبب گوش من نمیکند سخن من نمی شنود قوله
ساقی سیم ساق من گر همه در میدد	کیست که تن چو جام می جلد من نمیکند
ساقی سیم ساق محبوب در تصدیعات تن چو جام می جلد دهن نمیکند متجرب آن نمیشود قوله	
دست خوش دفا مکن لب زخم که فیض مظهر	بمید و سر شکر من از زعفران نمیکند

این از درج موجود نیست ۱۲

نام این کرا این مصرع چطور باشد ۱۳

دست خوش سخره و دو تال فیض بخشش عطر بکسر بو خوش قوله	
نخلخه سار شد صبا دامن پاکت از چو	خاک نبفشه زار را مشک ختن نمیکند
نخلخه گوے عنبرین با چند خوشبوے آمیز چون عود قناری و مشک تزاری و عنبر اشک فوری می ختن ولایت است مشک خیز قوله	
چون نسیم میشود زلف نبفشه پر شکن	وہ کہ دلم چه یاد آن عهد شکن نمیکند
پر شکن پر تیج وہ افسوس قوله	
دی گلہ زطرہ اش کردم و از سرفسوس	گفت کہ این سیاه کج گوش من نمیکند
طرہ دنیا و جد عشق این سیاه کج اشاره بطرہ گوش من نمیکند بگفتہ بانیست یا سخن فانی مشغول و التفات بہ شیء کند قوله	
کشته غمرہ تو شد حافظ نا شنیده پند	تیغ سزا است ہر کردار سخن نمیکند
غمرہ حالتی است کہ از برہمزدن و کشادن چشم محبوبان پیدا میشود مراد از آن تجلی فانی و طوہ و خفای محبوب درک سخن نمیکند بکنہ سخن نمیرسد غزل	
ستارہ بدخشید ماہ مجلس شد	دل رسیدہ ما را رفیق و مونس شد
این غزل در شان حضرت ستارہ ذات محمد علیہ السلام با اعتبار بدایت کہ حقیر تعظیم بود دل رسیدہ دل عاشق کہ از ما سوا رسیدہ یعنی یتیمی درین نشاء رسید ستارہ وار بدخشید بانکہ فرصت ماہ و جہان جہانیان را منور ساخت دل مشتاق ما را کہ رسیدہ از ہمہ بود مونس و رفیق شد قوله	
نگار من کہ بکتابت رفت و خط نوشت	بغمرہ مسئلہ آموز صد مدد رسان شد
نگار محمد علیہ السلام بکتابت رفت و خط نوشت اگر اسی بود غمرہ اشارہ مسئلہ نوشتار استاد معلم قوله	
بجو و او دل بیار عاشقان چو صبا	فدای عارض نسیرین چشم زگرش شد
بجوے او با مید نسیرین عاشقان اصل زگرش عارفان کامل آن محبے کہ از بیم منافقان انکار نہایت نمیتوان کرد چون بدولت شرف شد مہابات کنان میگردد قوله	
بصد مصطفی امے نشاندا کنون یار	گداے شہر نگہ کن کہ میر مجلس شد
مصطفیٰ میخانہ گداے شہر کنایہ از خود قوله	

خیال آب خضر بست و جام کیخسرو	بجرعه نوشی سلطان ابو الفوارس شد
خیال آب خضر بست و جام کیخسرو یعنی و تکیه دل من تنهای آب خضر و جام کیخسرو کرد پس همچو نوشی سلطان ابو الفوارس شد که اینها هر دو شاہد اند قوله	
طرب سرک محبت کنون شود معمولا	که طاق ابرو یار منشش مهندس شد
طرب سرک محبت اضافه تیانہ نیز دل طاق ابرو عبارت از تحلیک منش ضمیر شین بدل مهندس اندازه کننده قوله	
لب از ترشح می پاک کن ز بهر خدا	که خاطر مہزاران گنہ موسوس شد
لب کلام ترشح می چکیدگی لطف و فضل یعنی سخنان خود را از آب فضل و رحم که از وی چکیدند بهر خدا پاک کن چه بعضی اوقات عاشق را عتاب خوشتر از لطف آید که لطف بگناہی آرد و عتاب بخد زخمی بہزاران گنہ خیال بوس و کنار موسوس و سوسہ داده شدہ قوله	
گر شمشہ تو شرابے بعاشقان در دادا	که علم بیخیز افتاد و عقل بجیس شد
گر شمشہ طہو مشاہدہ شرابے بعاشقان در داد عاشقان را بہوے مست و بیخیز ساخت کہ عقل بیخیز افتاد و علم بجیس شد کہ ازستی آن ہر روز کار رفتند و چشم مراد بہون چشم و مراد از ان صفات بصیرت نیز مرشد قوله	
چو ز عزیز وجود دست شعر من آری	قبول و لقیان کیمیای این مس شد
عزیز وجود بے بدل قبول قبولیت و لقیان عاشقان عارفان اینس کنایہ از شعر قوله	
ز راہ میکدہ یاران عنان بگردانید	چرا کہ حافظ این راہ رفت و مفلس شد
میکدہ عشق زمین راہ اشارہ بعاشقی غزل	
سالہا فقر ما در گرو صہبہا بود	رونق میکدہ از در صفا ما بود
فقر ما کردار و اعمال صہبہا شراب میکدہ باطن عارف مرشد کامل استمان مرشد اگر کسی گوید این چنین سخن از ادب بجدت مرشد دور است و شعر کذب زور گوئیم کہ حق گوئی و بیان واقعی ادب نیست و اظہار حقیقت بے ادبی را سبب بلکہ اتباع حق و تحقق است با خلاق اللہ مطلق کما قال اللہ لایستی من الحق شیئا و ہنگام استمالت این قسم مقالہت بر زبان بار بار	

پیوند

ہر ش

۱۲ پیوند کہ در و این لفظ با شایانہ شدہ

جاری گردد و هیچ ناخوشی شمره نیارد چنانچه تا مستر شد بنا شد که ارشاد کند و او حامل باران است
تا موقع نباشد محل خود کجا نهد کما فی الحدیث القدسی کنت کنزاً مخفیاً فاحسبت ان اعرف
فخلقت الخلق لاعرف و این معنی از شیخ محی الدین عربی در فصوص بیان نموده پس مباحثات
مرشدان را ریش هم چون رسول علیهم السلام بامت خویش کما قال رسول الله انکما اتوا الدوا
فانی اباکم الاعمیوم القیمه و لیس بالسطوط چه فرمائی اے صاحب که ازین توجیهی
مرشدان ثبوت پذیرد و این قسم گفتار را بے ادبی دور گرد و یانه قوله

نیکو پیرمغان بین که چو مابستان	هر چه کردیم بحشم کرمش زریا بود
--------------------------------	--------------------------------

پیرمغان مرشد طریقه بدست آنکه دستی بهیوده گوید و آزار مردم جوید و بدستان کنایه از افتا
کنندگان اسرار عشق معنی آنست که مدتی مدید کسب انش و اعمال مادر و عشق و محبت بود
مابد و توجه مینمود یعنی خویش را در عشق انداختم سالها بکتب نیر و اختم و رونق باطن مرشد یا منزل و از ازا
بدرس عای مابود و گرمی جنگامه و از جمیع مابود پیرمغان را نیکو باد که مابستان و بدکرداران هر چه
کردیم بحشم کرم ازریا بود و کس خلق او را تحمل مینمود تا مالا بمقصد رساند که مطالب مطلوب حجاب نماید قوله

دقت در انش ما جمله بشوید بے	که فلک یدم و در قصد دل انا بود
-----------------------------	--------------------------------

قوله

مطرب از در محبت غزل می پرداخت	که حکیمان جهان را خمره خون بالا بود
-------------------------------	-------------------------------------

مطرب مرشد غزل می پرداخت سخنان حکیمان ناصحان اعطاء خمره خون بالا بود
یعنی خون می گریستند بالا صاف افزون کنند و افزون کن معانی قوله

می شکستم ز طرب را که چو گل بر لب جو	بر سرم سایه آن سرو سہی بالا بود
-------------------------------------	---------------------------------

می شکستم ز طرب از غایت طرب خوش خندانم آن سرو سہی بالا کنایه از مرشد قوله

یار گل رنگ من اندر حق ازرق پوشان	خصت خست نداد رنه حکایتها بود
----------------------------------	------------------------------

یار گل رنگ کنایه از مرشد ازرق پوشان عاشقان و فقیران خست پلیدی کنایه از افتا
اسرار عشق یعنی مرشد عشق در شان و اصلا حقیقت خصت افتا اسرار نداد و حکیم من حرف
المد کل سانه ملا ازرق پوشان بر یکمی نهاد قوله

دل چوپکار بهر سودوران میگردد | و اندران اکره سرگشته و پابرجا بود

یعنی دل بسبب عشق پرکار و در بیان غموم و هموم هر سو میگردد و اما در اکره مقام عشق آن دل سرگشته ثابت قدم بود و نیز پرکار قلم آهنگین که نقش بدان بکار برند و از آن اکره ها برکشند باید دانست که درین بیت حلقه ذکر سالکان را بیان میکند و تصویر این حلقه باین صورت بیامی مندر پس بهوش نبوش ای طالب باهوش که دل سالک در طرف دار و هر طرفی بمقصود و آوردن بطرف مقام حضور مع الله است دیگر مقام ماسو است که دلم هم چوپکار میکشد بجفتن لا اله الا الله میگشت اندران اکره گشت کنان سرگشته میگشت پایش برجا بود و ضرب لا اله الا الله بر مقام الا الله بر محل مشاهده نمود ماسو الله بجفتن لا اله نفی میکرد و ضرب لا اله آورد بدین طرز محبوب حقیقی را در مقام مشاهده با ثبات آورد تا دایره مشاهده مع الله تمام شود و سالک در سلوک باین مقام رسد از زبان آن طلبت بوجوب بنده طلعت آن باش که آنی دارد و آن کیفیت است محبوب معروض از تحریق تقریر که عاشق از دیدن آن بنجو میشود و عشق از آن پیدای شود از حسن شناسی که شناسد شریک بینا ما هر قوله قلب بنده حافظ بر او خراج نشد که معامل به عیب نهان بینا بود

اندوده

قلب اندوده دل آلوده معامل صاحب معامله که یار گلرنگ یعنی دل حافظ که اندوده معرفت بود و مشغون از اسرار عشق و حضور یار گلرنگ خراج نشد ای لفظ بینا که صاحب معامله که یار گلرنگ است به عیب نهان بینا بود بنا بر آن ظاهر نکرد و نیز قلب اندوده اعمال ناشر مراد بود خراج نشد مقبول نیفتاد و کار از آن نکشاد حاصل آنست که در بازار عشق سر آسوده پیروز و مغرور و راف و غرین آرایش نماید و بلک قلب سلیم و دلی مستقیم که طمع بنمایش و آرایش نباشد در بازار عشق رواج یابد یعنی عشق صرافست ناقد که عیار هر نقد را نیکو بشناسد و بیچاره لا بتر خواغان الناقه بصیر صادق را از کاذب مدعی را از محقق جدا کرده جبه و دستار که مجرد لباس و کسوة است پیش او بخیه نمی آید و نیز فاک عبد ربك حته یا کتیک الیقین عبادت بر کثرت و قربت بر حضور و حضور قلب نیست مگر با خلوص و اخلاص دست نهد مگر بخالص شدن از دست وجود بیود و این نشود مگر کسی را که بر جاده مستقیم امر الهی و تابع شرع محمدی استوار باشد پس دل خود را بر جاده مستقیم امر الهی به تبعیت شرع نبوی قائم دارد که لا یخف علیه شی فاعبد ربك کأنک

تراہ وان لم تکن تراہ فانه یراک اے رفیق طریق جنان ولسان ارکان اور کار و دل راہیار
 واطن اللہ لا ینظر لے صور کم و لا الی اعمالکم و لکن ینظر لے قلوبکم و نیا تکم قلب اندوہ حافظ
 خیر فخر غزل

سحرم دولت بیدار سب الین آمد | گفت برخیز کہ آن خسرو شیرین آمد
 دولت بیدار مرشد و واردی برخیز نہ شایا بش آن خسرو شیرین آمد قریب است کہ آن معشوق آید قوله
 قدحے درکش و سرخوش تماشایا بحرام | تا بہ بینی کہ نگارت بچہ آئین آمد
 قدحے درکش بے بنوش اے عشق حاصل نما سرخوش مست و مخمور بحرام و ان شوئین ہم قوله
 مشرد گاسنے بدہ ای خلوتی نافہ کشای | کہ ز صحرای ختن آہوے مشکین آمد
 صحرای ختن عالم لاہوت آہوے مشکین تجلی مشاہدہ قوله

گریہ آبے بر رخ سوختگان باز آورد | نالہ فریاد رس عاشق مسکین آمد
 فریاد رس مدد دہندہ قوله

مرغ دل باز ہوا در کمان ابرویست | کہ کین صید گمش جاب دل دین آمد
 ہوا وارد دوست طالب کمان ابرو محبوبے قوله

در ہوا چند سعلق زنی و جلوہ کنی | اے کبوتر نگران باش کہ شاہیں کہ
 کبوتر سالک نگران ناظر شاہین طائر شکاری مراد تجانی قوله

ساقیامے بدہ و غم مخور از دشمن دوست | کہ بکام دل ما آن بشد و این آمد
 آن اشارہ بہین این اشارت بدوست کہ بکام دل ما آن بشد و این آمد ہمہ موافق ما شد و کما آمد قوله

رسم بدعہدی ایام چو دیدار بہار | گریہ اش بر سمن و سنبل و نسرن آمد
 بدعہدی بیوفائی گریہ اش بر سمن و سنبل و نسرن آمد ضمیر شیرین برابر بہار یعنی گریہ بر محض بر

بیوفائی زمانہ است قوله
 چون صبا گفتہ حافظ بشنید از بلبل | غنبر افشان تماشایہ ریاحین آمد

صبا مرشد و از گفتہ حافظ سخن حافظ ریاحین گلہا مراد و اس سنہا بلبل ہا تفہیم غزل
 ستودے سیر نقش تل در سر ما باشد | گر عاشق سودایش با شیم و با باشد

سو و خیال سرفراز جذبت عشق سودایش خیال از رهسنان کی از روی هوسناکان مکتا هوسنا
 هوا محبت آرزو لعبت جلیلی کنایه از محبوب خط و خال تجلیات متنوعه که در خال خط و ناز و غم و چین
 پیشانی او و این همه نقش تجلیهاست بر دل نقش بند خطا گناه و فاداران عاشقان عنامصیبت
 و آزار - غزل

شراب بغیش و ساقی خوش و دوام رهند که زیر کان جهان از کند شان رهند
 عشق بفتح آب تیره شراب بغیش محبت بغیش ساقی خوش مرشد و محبوب شان جنیر شراب ساقی قوله
 من رچه عاشقم و رند و مست نامه سیاه هزار شکر که یاران شهرت گنهند
 یاران شهرت علما و فضلاء قوله

قدم منه بخرابات جز بشرط ادب که ساکنان درش محران بادشهند
 خرابات مقام عارفان که وحدت و عشق است قوله

جفانه شیوه درویشیت راهروی بیار باده که این سالکان مردمند
 چخانه سرنیل بیکم بکمر بند قوله

بهوش باش که هنگام باد استغنا هزار خرمن طاعت بنیم جو نخرند
 یعنی من بر معزوری تو از حال می ترسم که آبروی که از گفتگوی فصاحت و بلاغت و عبارت
 و اشارت حاصل کرده و آزار و وسیله نجات درجات آخرت آنست ناگاه در بارگاه استغنا آزار بخاک فرو
 زند و از آن جمله ترا مفسر بنویسند و در دست تو از حسرت ندامت نماند قوله

غلام همت دردی کشان یکرنگم نه آن گروه که ازرق لباس دل سپارند
 درویشان یکرنگ عاشقان صادق بے ریا آن گروه که ازرق لباس و دل سپارند و بیجا
 مرائی و زاهدان مقلد حاصل این بیت آنست که در مقام عشق و محبت بصدق اخلاص باید کوشید
 بطاعت عبادت روی ریا بی قوله

مکن که کوکبه دلبری شکسته شود چو چاکران بگریزند و بندگان بچینند
 کوکبه دلبری توجه حضرت جلیل بندگان غلامان و چاکران نعمتها قوله
 جناب عشق بلندست همه حافظ که عاشقان ره بے بهتان بخود دهند

از شرح معلوم میشود که کوکبه دلبری شکسته شدن و چاکران بگریزند و بندگان بچینند و درویشان یکرنگ و زاهدان مقلد حاصل این بیت آنست که در مقام عشق و محبت بصدق اخلاص باید کوشید و بطاعت عبادت روی ریا بی

ہم نے حافظ ان اللہ یحبہ لمعاذی اللہم ربہ ہمتان بہت بہتی وسبت فطرتی غزل

شاهدان گردبری ز نسیان کنند / شاهدان را رخساره ایمان کنند

زاهد طائفه باشند که بنور ایمان و اقیانان جلال آخرت مشایده کنند و دنیا را در صورت قبیح مخانه نمایند و از التفات بزریت منزه خرف فانی و در غیبت نمایند و تحالف این طائفه از صوفیه آنست که زاهد بحفظ نفس خود از حق محبوب چه پشت مقام حفظ نفس است فیما اشتغی الانفس و صوفی بمشاهده جمال ازلی و محبت لم یزلی از هر دو کون محبوب پس صوفی را در زهد و هر ورائے مرتبه زاهد که حفظ نفس از او دور شود و این طائفه را دو متشبهه یک متشبهه محق براه که هنوز غیبت ایشان بجای از دنیا مصروف نشده باشند و خواهند که بیک بارگی از دنیا رغبت گردانند و ایشان را متر بد خوانند و دوم متشبهه بطل براه که بر اقبال خلافت ترک زمینت دنیا کنند و خاطر از جمع اسباب و نیوی بازگیرند و بطلب تحصیل جاه کنند در میان مردم و ممکن بود که بر بعضی حال ایشان متشبهه شود و پندارند که از دنیا اعراض کلی کرده اند و ایشان خود بر ملک مال جاه خمیده اند ترک دنیا لایکین که برایشان نیز حال خود متشبهه شود گمان برینند که چون خاطرشان بطلب اسباب نیوی مشغول نیست علت آنست که اعراض کردند و این طائفه را مرتبه خوانند قوله

هر کجا آن شاخ ز گرس بشکند | گلرخا نشر میده ز گرسدان کنند

شاخ نرگس محبوب بگر - خانش خمیر شین بر شاخ نرگس و گلر خان محبوبان اهل عرفان
نرگسدان او ندی که نرگس دران کارند یا بنهند تا دیر ترک بتازگی و تراوت رو آرند و اینجا که
از دیده عشق می نماید که همیشه چون نرگسدان باب اشک محلولی یا بد معنی آنست که هر کجا محبوب
و مرشد من بجلوه در آید و بیان حقایق و معارف نماید محبوبان معنوی که سائر اهل عرفان اند
بدیده اش جا دهند از دیش نشینند قوله

یار ما چون ساز و آهنگِ سماعِ قدیان در عرش دست افشان کنند

قدسیان ملائک دست افشان رقص قوله

اس جوان سرور قد گوے بہر ہمیش از ان کز مقامت ہر گمان کنند

ایکھون سو و قدے سالک گوے بیر ہر ہارین جہان فانی بردار یعنی حصول مشاہدہ کو نما

نظام
نیامده ۲۴
مختص میسر
کل کنند ما
از دنیا بیگوار
خواهند کرد
ایضا عرض کنند
مغیر

قامت چوگان کنند پیری در سداوقت نفع نه بخشد قوله

رخ نساید آفتاب دولتت | گر چه صحبت آئینه رخشان کنند

آفتاب دولت معشوق گر چه صحبت آئینه رخشان کنند اگر آئینه دل ترمانند صبح رخشان کنند قوله

مردم چشم بخون آغشته شد | از کجا این ظلم بر انسان کنند

آغشته آلوده انسان اشارت بر دم چشم قوله

کن نگاه باز و چشمیت تا روان | مرگ را بر بیدلان آسان کنند

نگاه ظهور و چشم مراد تجلی ذاتی روان فی الحال بیدلان عاشقان قوله

عید ز خسار تو گو تا عاشقان | در وفایت جان دل قربان کنند

عید خسار اضافت بیانیه مراد از رخ اینجا مظهر حسن خدا کیست یعنی دیدار قوله

خوش بر آبی از غصه و دل کاهل راز | عیش خوش در بوتۀ بهجران کنند

اهل از عاشقان مکمل در بوتۀ بهجران کنند مقام عبادت نگاه میدارند قوله

سرکش حافظ ز آه نیم شب | تا چو شمع نور دل تابان کنند

تابان روشن غزل

شراب عیش نهان چیست کار بی بنیاد | ز دم و وصف زندان هر چه بادا باد

شراب محبت عیش نهان ریاضت مخفی چون طریقۀ ملائمتیه معنی آنست که عشق نهان باطنی

شیوه زندان نیست کار نیست بی بنیاد چون نقش بر آب معنی ما در وصف ده ایم خویش را شاد

تا چه پیش آید هر چه بادا باد قوله گره ز دل بکشا نعلین مباحش و ز سپهر ناله مکن شکایت فلک منما

که فکر هیچ مهندس چنین گره نکشاد حقیقت گردش آسمانی معلوم هیچ حکمی نگر دید قوله

ز انقلاب زمانه عجب مدار که چرخ | ازین فسانه و انشون هزار دارد یاد

انقلاب زمانه برگشتن زمانه و منقلب بودن احوال از قول ازین فسانه اشاره به برکتی احوال

و نیز ازین نوع قصصا قوله

قدح بشرط ادب گیر از آنکه ترک عیش | ز کاسه مهر جشید بهمنست و قباد

بشرط ادب ادب بمعنی دانش کذا فی مذهب اللغات جمشید نام شاه بهمن نام پسر اسفندیار

محبت

قباد پرنو شیران کہ چل سال بادشاہی کردہ بز چہر زریہ بود مراد عرفا چون بنص و عین القضاۃ
و فرید الدین عطار بقولہ

کہ آگہ است کہ کاؤس کے کجا رفتند کہ واقف است کہ چون بنت تخت چم باد

کاؤس نام شاہ کے جمع کیا کہ در دور خود اعظم ملوک بودند و آن پنج بوند کیو مرث
و کیا کاؤس کیخسرو و کیا قباد و کیا ہر سپ معنی آنست کہ عشق را باد و بے انش پیش گیر در سلوک عشق
ہمیشاری پذیر کہ دین رہ سر کا بسیار بے ادبان و بیخبران باد و بنت تخت چم تخت سلیمان چم
اگر یا خاتم و کلین و بلقیس ماہی اشال آن افتد سلیمان مراد بود اگر تعالیٰ آئینہ و سدا شال آن بود
سکندر مراد بود و آنگہ پیالہ و شراب بوجہ شہد بود چون اینہا چیزے سطون بوجہ ہر چہ مقتضای محل بود ہمان مراد بود

ز حسرت لب شیرین منور مے بنیم کہ لالہ مید ملاز خاک تربت فر باد

شیرین نام معشوقہ فراد و فر فر باد نام سنگترے کے عاشق شیرین کشتی مے پیالہ و کہ بصوت کشتی سازند
بغداد نام شہرے عظیم و مبارک قبۃ الاسلام و شصت ہزار گر بابہ بود کذا من بیکہیم شاہی قولہ

زدست گر نیم جام مے مکن عیم کہ پاک تر بہ از نیم حریف دست نداد

ازین اشارت بجام مے قولہ

مگر کہ لالہ بدانت یوفائی دہر کہ تا بزد و بش جام و زلف نہنام

لالہ عاشق کامل جام مے عشق و محبت قولہ

بیابا کہ زمانہ ز مے خراب شویم مگر رسم بگنج ازین خراب آباد

خراب فانی گنج وصل محبوب از مخراب آباد فنا ہستی مہو مہ قولہ

نمی دہند اجازت مرا بسیر سفر نسیم خاک مصلی و آب رکنا باد

اجازت رخصت مصلی عید گاہے ہست شیراز رکنا باد و تفرج گاہے ہست شیراز کہ چشمہ
المد اکبر آنجاست و آنرا رکنے نیز گویند قولہ

بنوش قدح صافی بنا لہ و فیک کہ بستہ اند برابر شیم طرب دلشاد

قدح کنایہ از شراب از ذکر سبب و ارادہ سبب شراب مراد عشق بنا لہ و فیک چٹک بلقیس شد
طرب دلشاد کنایہ از حصول مقاصد غزل

بالقصد صافی بنیم سحاح سعید از آمدند و در شکر ستیم غامد و محض نام الدین راوی

ساقی بسیار بادہ کہ ماہ صیام رفت | در وہ قدح کہ موسم ناموس نام رفت

معنی آنت کہ اے مرشد دیا اے وعدہ ایزدی بادہ عشق و محبت بہا از زانی فرا کہ ماہ صیام کہ کنا تہ از زمان زہد و پارسانی است رفت و ایام بہار کہ آوان ظہور عشقت رویدادہ پس قدح بادہ محبت عطا فرما و اینچ اندیشہ مدار کہ موسم نام و ننگ کہ ایام عظمت و وفا و خود بینی است مرتفع شدہ و چون از عشق بہترین شغل نیست بنا بران گوید قولہ

وقت عزیز رفتہ بیا تا قضا کنیم | عمر کہ در حضور صراحی و جام رفت

صرافی و جام شراب ذکر سبب دارادہ سبب مراد عشق یعنی اے وعدہ ایزدی بیا و ہدم ناباش و نوش شو تا وقت عزیز کہ کنا تہ از جوانی است بطلالت رفتہ و عمر کہ بوصول عشق و محبت از دست دادہ قضاے آن کنیم و تلافی آن نمایم و چون از توبہ کہ لوازم زہد است کشتو دی نمیشو و بنا بران گوید قولہ

در تاب تو بہ چند توان سوخت ہجو خود | مے وہ کہ عمر در سر سودا و خام رفت

معنی آنت کہ اے وعدہ ایزدی تا کہ در آتش توبہ کہ لوازم زہد است ہجو خود بسوزم کہ ازین کلمے پیش نمیرود و مے محبت بموجب و سقہم رہیم شہ ابا ظہور اعطائما کہ عمر عزیز خود را در خیال سوداے خام کہ حصول وصال زہد و پارسانی است از دست دادم و اینچ کہوے مقصود رہنبرد و چون رہ کہوے وصال میسر نیست تا کہ محو مطلق نگردد و بنا بران گوید قولہ

مستم کن آسپندان کہ ندانم ز بخودی | در عرصہ خیال کہ آمد کہ ام رفت

معنی آنت کہ اے وعدہ ایزدی بادہ محبت عطا نما و از ان مراجعان سمرست کن کہ از غایت بخودی چندان خبر ندارم کہ در خیال کہ ام کس آمد و کہ ام کس رفت یعنی محو مطلق گردان و چون عاشق مدام طالب فیض دوست است بنا بران گوید قولہ

بر بوی آنکہ جبرئیل جامے بہار سد | در مصطبہ عالے تو ہر صبح و شام رفت

معنی آنت کہ اے وعدہ ایزدی مدام در مصطبہ کہ کنا تہ از مقام خلوت و یا عشقت بدعا گوئی تو اشتغال داشتہ ام بہین امید کہ جبرئیل فیض و کرم از توبرہ و چون عشق بمعشوق باعث حیات عاشق است بنا بران گوید قولہ

دل را کہ مردہ بود حیاتے بجان رسید | تا بوی از نسیم میث در شام رفت

ولهذا این مراتب سه گانه هم بجای می که قائلند همه اوست و هم بجای می که قائلند همه از دست حاصل
میشود یقیناً است که حق بجانب یکبار این و طائفه خواهد بود و مراد از علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین
باین تمثیل روشن میشود که چون کسی چشم بپوشاند علم بوجود آتش بدلیل حالت حرارت بر علم الیقین است
و چون چشم بکشد آتش را معاینه بیند عین الیقین و چون در آتش افتد و ناچار شود و صفات آتش
از و صادر شود احراق و اشتراق حق الیقین شد و صاحب علم الیقین طالب آنست که معلوم می
شود و گوید پس این علم اطمینان قرار ندارد و صاحب عین الیقین طالب آنست که در مشهود وجود
فانی شود و یقین مرتفع گردد و خود را عین می داند و بیند پس بآن مشاهده اطمینان قرار
ندارد تا وقتیکه یقین می مرتفع شد و مشهود بجای می نشست و بحق الیقین متحقق گشت
و اطمینان در مرتبه دیگر نماند در دانش او که طالب او باشد و از اینجا معلوم شد که این مراتب حسب
دانش صاحب این مراتب واقع میشوند قوله

مرغ زیرک نشود در چمنش نغمه سرای	هر بهار یک روز نبال خزانے دارد
---------------------------------	--------------------------------

مرغ زیرک عاشق کامل در چمنش بجز در جمال او که مصرع آینه صنعت اوست بهار گل ۵
هم ترنجست که در نوبه با پیش می آید و بهار مراد از محبوب خزان کنایه از عدم و فنا می آید که هر چه
را که نبال و فنار و آنست مرغ زیرک را در چمنش نغمه سرای و بال است همواره خلیل و الاحب قلبین بقول

با خرابات نشینان ز کرامات ملاف	هر سخن جابجائی و هر نکته مکلفی دارد
--------------------------------	-------------------------------------

خرابات نشینان عاشقان و عارفان ملاف لاف نزن مغزل

صوفی نهاد دام و سر حقه باز کرد	اظهار مکر با فلک حقه باز کرد
--------------------------------	------------------------------

صوفی مرانی ظاهر پست سر حقه باز کرد و شعبه دیگر در پیش نهاد حقه باز شعبه باز سینه
آنست که صوفی مکار مرآئی دام شعبه بازی و مردم فریبی کشاد و بنیاد مکارگی با فلک شعبه باز
پیش نهاد و نیکو اند قوله

بازی چرخ بشکندش بیضه در کلاه	زیرا که عرض شعبه با اهل از کرد
------------------------------	--------------------------------

بازی چرخ گردن فلکی بیضه در کلاه شکستن است که شعبه بازان بیضه مرغ در کلاه
پنهان میکنند و از بغل ظاهر میکنند و بغل پنهان میکنند و از دهن بر می آید اگر شعبه باز

دیگر دران هنگام پیدا شود برائے نموداری خود بازی ویرانے بندناتنا اور ایتج شعبه نمودن مسیر
نشود بیضه در کلاہش شکستہ گرد یعنی ہر کہ شعبہ ہا شعبہ بازان پیش گیر بیضہ بازی در کلاہ
خود شکستہ گرد قولہ

اے دل بیا کہ ماہ پناہ خدا رویم | زان آستین کوتہ دست دراز کرد

کوتہ آستین و دراز دستی عبارت از کم کرداری و بسیار گوئی و بخت تار غیر یعنی و مردم را و بختی اے
ازین صوفی تم کردار بسیار گوئی بہ پناہ رویم قولہ

اے کبک خوشخرام کجا میری بناز | غرہ مشکو کہ گریہ عابد نماز کرد

گریہ عابد نفس مارہ فلک نماز طہارت و وضو یعنی اے سالک خوش رفتار و اے صاحب
دولت مدار کہ بر فنا خوش میخرامی مغرور نہ با بتجتر در رفتارے آئی بہ تبعیت نفس موافقت فلک
مغرور و مشور راہ راست گذارے براہ کج مرو کہ تبعیت نفس و موافقت فلک سر بر سر غا و فریب
است و چون و غا و فریب عاقلانرا عیب است وجہ و نیز معنی آن باشد کہ اے سالک اے عشق
بر ہر کسے بحسب ظاہر بینی موافقت شرعیست بینی مغرور و مشو بلکہ بران عمل کنی چون بسے اطمین
آدم روے هست پس ہر دستے نشاید داد و ستد حبیب السیر آوردہ کہ خواجہ عارفیہ را
گریہ بود ہر گاہ کہ خواجہ عابد نماز کردی با او موافقت بجا آوردی شاہ شجاع این معنی را بر کرامات
او حمل نمودہ پیوستہ بر قدم اخلاص خدمت آنجناب کردی خواجہ حافظ کہ ازین معنی در شکستہ دین
غزل گفتہ فرستاد و قبل را ہی بود گریہ بردے داشت آن گریہ بہر دو دست لعلاب خویش دہن
ے مشت کبک خوشخرام را بدینجا گذارے و گریہ را بدین حالت میدانست کہ گریہ از تاثیر صحبت او
پر میزگار گشتہ کہ مستقبل قبلہ نشستہ و ضوئیا زدے و سو اس پیش او عبور کرد گریہ اورا گرفت از ان
روز این ضرب المثل شد قولہ

این بہ طرب از کجاست کہ ساز عراق مست | و اینک باز گشت براہ حجاز کرد

عراق عشق و نیز زہد قولہ

صنعت مکن کہ ہر کہ محبت نراست محبت | عشقش بروی دل مجنت فرار کرد

صنعت مکن تکلف منما محبت نراست باخت بہین قیل قال را پیشہ ساخت آخر الامر فرار کرد

بنایران گوید قوله

خرقه زهدم آب خرابات برود | خانه عقل مرا آتش خجانه بسوخت

خرقه زهد پارسانی و زهد آب خرابات شراب مراد عشق خانه عقل اضافه بیانیه آتش خجانه
شراب کنایه از عشق معنی بیت اظهارست و چون توبه را در عشق گنجایش نیست گوید قوله

چون پیاله دلم از توبه که کردم بشکست | همچو لاله جگر من بے مے و پیمانه بسوخت

معنی آنست که دل من بسبب از توبه که از عشق کرده بودم آخر الامر چون پیاله بشکست و زهد و زینده شد
و آن توبه هیچ سودمند نگردد چرا که جگر من همچو لاله بے مے و پیمانه بسوخت لے داغدار ازلی که آنجانه نمی بود
و نه پیمانه و چون در راه عشق خودی و خود بینی را گذرنیست گوید قوله

ماجرای کرم کن و باز آ که مرا مردم چشم | خرقه از سر برد آور و دوشکرا نه بسوخت

ماجرای گفتگو مراد نصیحت از بدی نیکی و اعطاست مردم چشم را و انا بیان بجایا تعبیر ننوده اند معنی آنست
که گفتگو کم نمائ و از نصیحت گوئی باز آ و مرا در سلوک عشق حاجب مانع مباش و خاطر خود را ازین اندیشه
محضش که مردم چشم من خرقه غویش را که عبارت از حیاست در شکرا نه حصول محبت سوخته و باقبال
مطلوب دیده بردوخته وجه و نیز اگر مخاطب درینجا معشوق بود تصویر محسنی چنین باید نمود که معشوق
از تیرنگدستن عاشق بجانب خود رنجیده باشد و چون طریق مصالحت در میان آمده شکوه حالت
گذشته که موجب رنجش بود در پیش آورد و بنا بران گوید که ذکر حالت گذشته کم نمائ و باز درین خانه بیا
ذکر آن که مرا مردم چشم من تیر زنی از سر برد آور و دوشکرا نه که تو سر مصالح داری آن خرقه را سوخته
برین تقدیر این بیت قریب بیت بمضمون امیر خسرو است **هـ** نگرم تر از نیش چشم تر دشواری آید نظره
بیرون کنم دیده ز سر آسان کنم دشوار توبه و نیز میگویند که شخصی باخواجه و معشوق ایشان هم صحبت بود
و ازین که خواجه خرقه از سر برد آورده آئین خرقه پریشان گرفته آن شخص از صحبت خواجه دوری گزیده
و چون گفتگو صلح در میان آمد آن شخص در بیان دوری خود از صحبت ذکر خرقه در میان آورد و لاجرم
میفرماید که آنچه گذشته ذکر آن در میان میار و باز درینجا بیا و ذکر آن کن که مرا مردم چشم من یعنی معشوق
من خرقه از سر من برد آور و دوشکرا نه آنکه تو میل آمدن اینجانب داری آن خرقه را بسوخت وجه و نیز
مردم چشم کنایه از مرشد کامل که آدم از عالم بمنزله مردم که چشم از چشم است و مراد از آدم فرزندان کاملند

وخرقه کنایه از خودی و خود بینی و خود پرستی یعنی آنچه گذشت آنرا کم کن و از ذکر آن باز آئی یعنی آن حالات که در خودی و خود پرستی که داشتی یا دان کن زیرا که آن مرشد کامل من خرقه خودی و خود پرستی از حقیقت من بیرون کرده همان مردم چشم یعنی روح من تبریت مرشد کامل خرقه خودی و خود پرستی بشکرانه الهی حقیقت من این قابلیت داشت سوخت وجه و نیز معنی آنست که لے محبوب من قیل و قال را بگذار و باز آ که مردم چشم خرقه خود بینی و خود پرستی از سر بر آ و درو بشکرانه محبت تو سوخت وجه و نیز معنی آنست که اینجا عارف بعد از کشف وحدت خطاب بالنفس خود میکند یعنی اکنون تو لبلبے در برگرفته که در منزل مانی و منی نه گنجد و ماجر لے که در عالم ناسوت داشتی آن را بگذار و از آن باز آئی که مرام و چشم مال لباس اول که عبارات از من و است از سر بر آ و درو بشکرانه عرفان محبوب سوخت سوال سوخت بشکرانه چه مناسبت دارد جواب مناسبت دارد چون غزریے بجائے غزریے نزل کند و صاحب منزل بر آ عریس مفروش فاخر گستر و عطریات بسوزد و شعلها افروزد و هنگام ملاقات بیته و فح چشم زخم اسپند بسوزد و چون ازین قیل و قال بیج حصو لے نیست گوید قوله

ترک فسانه بگو حافظ و مینوش دے | که نخوریم می و شمع با فسانه بسوخت

معنی آنست که ترک تخیل و قال کن و دے دے نوتی اشتغال نداد لے صد لے که تا هنوز حصول محبت نکردم و شمع زندگی بالقیل و قال بر باد رفت غزل

ساقیم خضرست و مے آب حیات | توبه از مے چون کنم هیبات مآت

ساقی نوشته ام و خضر کنایه از محبوب حقیقی و مرشد مآت مختصر هیبات معنی آنست که لادی و بر سرین مرشد من است یا الله تعالی و آب حیات می که عشق است بمنزله مے است هرگاه معامله چنین است که صاحب خضر و میدم عشقم پس هیبات هیبات و چنین هنگام توبه از عشق چگونه بوقوع آید و چون سخنان تلخ که زجر و عتاب و دشنام است از زبان معشوق بسیار شیرین و دلربا است بنا بر آن گوید قوله

باده تلخ از لب شیرین دهان | خوش لطافت میسر و ز آب حیات

باده تلخ سخنان تلخ که دشنام و زجر و عتاب باشد و مراد از آن خطاب ظلو ما چه لایا باشد از زبان محبوب که برآمده در روح افزائی عاشقان از آب حیات که مراد از آن لطف و رحمت هست گوی لطافت برده و چون لطف محبوبان زندگی بخش عاشقانست بنا بر آن گوید قوله

خط تجلی صفاتی خال تجلی نانی نوش شیرین قوله

نرگس مست نوازش کن مردم وارش | خون عاشق بخورد گر بقدح نوش باد

نرگس مرشد کامل و تجلی نانی قوله

گر چنان کبر سخن با من دریش نکرد | جان فدای شکرین پسته خاموش باد

شکرین پسته خاموش دهن مراد مخفی و وحدت غزل

صبا به تنهیت پیرے فروش آمد | که موسم می و عشوق نای و نوش آمد

صبا جبریل تنهیت خبر شادی پیر و فروش سر و کلمات می شراب نای نوش شراب
معنی آنست که جبریل با سخنو خبری پیش آن سرور نام درخرا مید که موسم عشق و محبت در رسیدن
محنت اندوه بسر آمد و آوان نای و نوش از در آمد قوله

اها مسیح نفس گشت و باد نافه کشا | درخت سبز شد مرغ درخروش آمد

مسیح نفس زندگی بخش یعنی هوا مسیح و اراحای اموات بیش کرد و خاک لونها از بطون خوبر آورد
و درخت از غایت لطافت هوا سبز شد هوا بر آمد و مرغ از کمال شادی درخروش آمد یعنی پیش از
وجود آن سرور بر ارم سالفه ابواب عشق مسدود بود چون آن سرور بوجود آمد جبریل به تنهیتش آمد
این عقده بر کشاد و از نیاحت که رسول فرمود چنان من بهجاد الا صغالی الجهاد الا کبر قوله

ز مرغ صبح ندانم که سوسن آزاد | چه گوش کرد که باده زبان خموشی آمد

مرغ صبح کنایه از سالک مرشد کامل که براس بیدار شدن خواب زدگان غفلت آواز بکند و آنها را
بیدار میکند ندانم که مستر شد او که بمرتبه عرفان رسید چه نکته گوش کرد که صبح وارد من بر بست آن
در تیمم را خازن گشته در قعر دریا وحدت نشست با وجود فصاحت بلاغت گوناگون سخن پروری
گنگ گشت و گل سوسن به زبان می شود و ده با اعتبار کثرت گفته چون خواست که خاموشی سوسن
از راه شدن اسرار فاضله از مرغ صبح که بیان آن توان کرد بیان نماید واده زبان گفت سوسن
آزاد کنایه از طالب قوله

ز فکر تفرقه باز آئی تا شوی مجموع | بحکم آنکه چشم هر من سروش آمد

ز فکر تفرقه باز آئی نظر از کثرت بردار تا شوی مجموع بوته بینی چو شد بهر من چون اندیشه

دیگر در آن هنگام پیداشود بر آن نموداری خود بازی ویرانم بند نما و را پنج شعبده نمودن مسیر
نشود بیضه در کلاهش شکسته گرد یعنی هر که شعبده باشی باز آن پیش گیر و بیضه بازی در کله
خود شکسته گرد و قوله

اے دل بیا که ما به پناه خدا رویم | زان آستین کوتاه دست دراز کرد

کوتاه آستین و دراز دستی عبارت از کم کرداری و بسیار گوئی و بختناز و غیره یعنی و مردم را بکجائی از
ازین صوفی تم کرد را بسیار گوئی به پناه رویم قوله

اے کبک خوشخرام کجا میری بناز | غره مشک که گریه عابد نماز کرد

گریه عابد نفس اماره فلک نماز طهارت و وضو یعنی اے سالک خوش رفتار و اے صاحب
دولت نماز که بر رفتار خوش میخرا میفرود نه با تخم در رفتار اے آئی به تبعیت نفس و موافقت فلک
معز و مشو و راه راست گذاشته براه کج مرو که تبعیت نفس و موافقت فلک سر بسر غا و فریب
است و چون و غا و فریب عاقلانرا عیب است و چه و نیز معنی آن باشد که اے سالک اے عشق
بر هر که بحسب ظاهر بینی موافقت شریعت بینی معز و مشو بلکه بران عمل کنی پس چون بے ابلین
آدم روی هست پس هر دست نشانی داد دست چلیب السیر آورده که خواجه عارفی را
گریه بود هرگاه که خواجه عا و نماز کردی با او موافقت بجای آوردی شاه شجاع این معنی را بر کرامات
او حمل نموده پیوسته بر قدم اخلاص خدمت آنجناب کردی خواجه حافظ که ازین معنی در شک بود این
غزل گفته فرستاد و قیل را بهی بود گریه بر درے داشت آن گریه بهر دو دست بلعاب خویش دهن
ے مشت کبک خوشخرام را بدینجا گذارفتا و گریه را بدین حالت میداد است که گریه از تاثیر صحبت
پر مهر گارگشته که مستقبل قبل نشسته و ضو میاز دے و سو اس پیش او عبو کرد گریه او را در گرفت از آن
روز این ضرب المثل شد قوله

این طرب از کجاست که ساز عشق مست | و اینک باز گشت براه حجاز کرد

عراق عشق و نیز به قوله

صنعت مکن که هر که محبت تراست محبت | عشقش بر ویال محنت فرار کرد

صنعت مکن تکلف مناصحت تراست باخت بهین قیل و قال را پیشه ساخت آخر الامر فرار کرد

فراز کرد و ستفاح کرد قوله

فردا که پیشگاه حقیقت شود پدید

مشرمنده ره هر یک نظر بر حجاز کرد

فردا قیامت پیشگاه مرتبه حقیقت ره و س عاشق غزل

صوفی ارباده بر اندازه خود نوشتش باد

ورنه اندیشه این کار فراموش باد

باده عشق و محبت اندازه مقدار استعداد نوشتش تریاک و نافع یعنی صوفی ظاهر پرست که هنوز
 شایان حقیقت نشده و مقام شریعت طعموده اراده سلوک و محبت نماید که فراخور استعداد و اسرار
 ربوبیت خوض کند و قدم پیش نهد که هنوز طفل این راه است و اگر اندازه خود بیش خور و مضطرب
 نکند باید که این اندیشه را در دل نیارد و در شریعت راسخ و در طریق عشق خود را آزرده نسازد و یک
 بیت صوفی ارباده از خود دوم بیت صوفیان جمله دریافتند از شیخ عبدالواحد حل بعضی ایستاد صوفی
 وزاهد و شیخ و پاکدامن اهل ملکوت مراد دارند امثال این دو بیت چه معنی باشد جواب آنست که
 این اشارت بر اینان میسوزند بر وجهی که در غالب یعنی چون غرض ما نیست فرو خراباتیان میخانه نشسته صوفیان
 پاک سرشت بسیار کوشیدند و بعضی آن جرعه طلبیدند بگوشتشیدند الا جبرئیل ابی بطنیل
 مشاطگی این سرستان از لی موعود درویش بکرة واحدة گشته چون کیبار بیند از بار دیگر نمیدرود
 تا سب نیاده خورد گویند اینکار نه بر اندازه تو بود قوله

وانکه یکت عمر از دست تواند داد

دست باشا مقصود هم آغوشش باد

معنی آنست که آنکس که جذبه از جذبات بدگیرد تواند بخشید در حق سالکان بخل نکند در شان
 دعا میفرماید نیز آنکه خط از خطوط نفس خوف حق ترک هدشاه مقصود آغوش او باد که و اما من
 من خاف مقام رب و نهی النفس عن الهوی فان الجنة هی اما وی قوله

پیر ما گفت خطا در قلم صنع نرفت

آفرین بر نظر پاک خطا پوشش باد

معنی آنست که آنچه حق سبحانه در وجود آورد از خیر و شرف و ضرر همه با اقتضای عدالت خطا
 است و اینکه خطا نمودن و اشتباه کردن مبنی ماست از آنجه که از ما صدور میاید یعنی بیت نیز انجین باشد
 یعنی پیر ما گفت که خطا در قلم صنع اینزدی نرفته همه بر پنج عدالت مصوابست هر چه از قلم رفته
 آفرین بر نظر پاک او که آنچه بمقتضای بشری خطا چشم می نشیند آنرا بعین بصیرت غمیرا در

در وجود نیست و جز حق دیگر در شمشیرش نهاده مراد از صد و خطا معذ و میدارد که نظر در سیر
 بے نوران کنی به جمله را بیشک ز معذوران کنی به نظر در سیر بے نوران کردن عبارت از آن بود که بدین
 غیرت نگر که بر شخصه حکم کل انار تیر شرح با فیه هر چه درون دارد حکم امر بجاهدی بے اختیار بطعموی آید
 که طبیعت آتش چون محرق است نسوزد وجه معنی و هم خطا در صنع که بر لوح دل من باقتضای
 حکمت بالغه و مصلحت کامله صواب بنظم تقدیر رقم کرده بود و بدین سبب حسیض اولی که لایق انعام است
 اصل سیلا فرو مانده بودم دست پیر کامل از در استیلا عدم آورد و بر فراز شهودان السد حکیم علیم شامد
 برین سوال آنکه چون خطا بود خطا پوشی بچه معنی بود و در نشد وجه دیگر اصل به شیا حسن و لطافت
 و خیر و شر و قباح عارضی است و در عبادت تعلیب ارد یعنی آفرین بر نظر پاک پیر صاحب کمال
 لطیف و جمال باد که خطا پوشی است یعنی شرو قسج که عارضی است از نظرو پوشیده شده یعنی
 خطا در نسی آید آنچه اصل حقیقت است همان می بیند چه خوش گفته که خطا در قلم صنع زفته وجه نیز خطا
 قلم صنع زفته تنبیه بر آن میکند قاصران که اثبات خطای نمایند نسبت خطا بصانع زیرا که همه فعل است
 و آنچه در مصرع ثانی است اشارت بر آنست که نمایش خطا در نظر قاصران که دیده ادراک ایشان
 از غشاوه تعلیه و سبیل صورت بینی پاک نشده و از اطلاع بر فاعل حقیقی و احاطه بر مصالح کل نظام
 بر عالم صواب مینماید نظر او پاکست از غبار که در اختیار و خطا پوشی است که نظر قاصران مینماید
 از نظر حقیقت مین او پوشیده و لفظ خطا که در مصرع ثانی است مراد خطا است که در نظر قاصران مینماید
 نه خطای فی الواقع وجه دیگر یعنی اے عزیز بے تو بے کار تو کار ما ساخته است و هر چه هست
 از انجا به نسبت همه خوبست خالی از مصاحبت نخواهد بود ما صنع الله فهو خیر از یکو هر چه در گشت نیکوست
 فعل المحب محبوب وجه و نیز جمله معترضه است یعنی پیر ما که آفرین بر نظر پاک خطا پوشی و ما و چه خوش گفته
 که خطا در قلم صنع زفته قوله

شاه ترکان سخن مدعیان میشوند	شمری از مظلمه خون سیاوشش باد
شاه ترکان کنایه از افرا سیاب که پادشاه توران و ترکستان بود و سبا و شسپه کیکاووس	
پادشاه ایران و در میان پادشاه ایران توران همیشه جنگ بود و افرا سیاب سیاوش را کشته قوله	
چشم از آینه داران خط و خال گشت	لجم از بوسه ربایان لب نوشش باد

خط تجلی صفاتی خال تجلی فانی نوش شیرین قوله

نرگس مست نوازش کن مردم وارش | خون عاشق بخوردگر بقدرخ نوش باد

نرگس مرشد کامل و تجلی فانی قوله

گرچاز کبر سخن با من دریش نکرد | جان فدای شکرین پسته خاموش باد

شکرین پسته خاموش دهن مراد مخفی و وحدت غزل

صبا به تنهیت پیرم فروش آمد | که موسم در معشوق نای نوش آمد

صبا جبریل تنهیت خبر شادی پیرم فروش سرکانات می شراب نای نوش شراب
معنی آنست که جبریل با سخنو شجری پیش آن سرور نام درخرا مید که موسم عشق و محبت در رسیدن
محنت اندوه بسر آمد و آوان نای نوش از در آمد قوله

اها مسیح نفس گشت و باد ناله کشا | درخت سبز شد مرغ درخروش آمد

مسیح نفس ندگی بخش یعنی هوا مسیح و ارحایای اموات بیش کرد و خاک لونها از بطون خوبر آورد
و درخت از غایت لطافت هوا سبز شد هوا بر آمد و مرغ از کمال شادی درخروش آمد یعنی پیش از
وجود آن سرور بر ارم سالفه ابواب عشق مسدود بود چون آن سرور بوجود آمد جبریل تنهیتش آمد
این عقده بر کشاد و از نیجاست که رسول فرمود جنان که اهاد الاصفالی الجهاد الاکبر قوله

ز مرغ صبح ندانم که سوسن آزاد | چه گوش کرد که باده زبان خوشی آمد

مرغ صبح کنایه از سالک مرشد کامل که براس بیدار شدن خواب زدگان غفلت آواز میکند و آنها را
بیدار میکند ندانم که مستر شد او که بمرتبه عرفان رسید چه نکته گوش کرد که صبح وارد من بر لبست آن
در تیمم را خازن گشته در قعر دریا وحدت نشست با وجود فصاحت و بلاغت گوناگون سخن پروری
گنگ گشت و گل سوسن از زبان شود و ده با اعتبار کثرت گفته چون خواست که خاموشی سوسن
از راه شدن اسرافضا مضاعف مرغ صبح که بیان آن توان کرد بیان نماید و راده زبان گفت سوسن
آزاد کنایه از طالب قوله

ز فکر تفرقه باز آئی تا شوی مجموع | حکم آنکه چو شد بر من سروس آمد

ز فکر تفرقه باز آئی نظر از کثرت بردار تا شوی مجموع بوجهی چو شد بهر من چون اندیشه

کثرت رفت سروسش وحدت حقیقی قوله	
بگویمت سخن خوش بیا واده نبوش	که زاهد از بر یافت می فروش آمد
زاهد نفس نیز مراد صحبت زاهد می فروش عشق قوله	
ز خانقاه سخنانه میرود حافظ	مگزستی ز بهر یا بهوش آمد
خانقاه ز بهر میخانه عشق غزل	
صبا وقت سحر بوس ز زلف یار می آورد	دل میوانه مار نبود در کار می آورد
صبا مرشد بوس ز زلف جذبه از عشق بنواز سر نو یعنی آنست که مرشد بهنگام سحر قدری بیان جذبه عشق و کاری آورد و همگی توجیه مارا بدر یافت آن شغوف می ساخت اعلام نصرت را می افراخت - قوله	
فروغ ماه میدیدم ز بام قصر تو روشن	که روزی از شرم خسارت تو دیوار می آورد
یعنی فروغ ماه که بر بام قصر تو بود آشکارا میدیدم که آن فروغ ماه از غایت شرم خسارت تو و دیوار می آورد حاصل بیت آنست که فروغ ماه با جمال برابر نمی تواند کرد قوله	
من آن شاخ صنوبر از باغ سینه برکندم	که هر گل که ز غمش بشکفت محنت یار می آورد
یعنی چون آن دلم به بیان مرشد التفات که میشاید نکرد و بخلوظ نفسانی فانی رو آورد بدل پر دانه تم از باغ سینه اش برکنده انداختم که هر گل که از غمش بشکفت محنت یار آورد عاقبت کاغذ مره اش خارا آورد قوله	
ز رشک تاب لاف یار بر باد هوا میداد	دلم هر نافه مشکین که از تاتار می آورد
زلف عشق بر باد هوا میداد و قری و اعتباری نیست نافه مشکین طاعت و عبادت سخن تاتار نام ولایت مشکین مراد زهد و صلاح یعنی آنست که دلم هر طاعتی و عبادتی و سخن که از دهان می آورد عشق از غایت رشک تاب از او قطع و اعتباری نیست قوله	
ز بیم غارت عشقش دل خونین بیا کردم	ولی میرحیت خون ره بدین بخار می آورد
ضمیر شین عشقش بیا دل خونین گنهگار و بد کردار یعنی دلم که بفرمان برداری مولی مسامحه نکرد و بوجع بخلوظ نفسانی آورد از خوف غارت عشقش رها کردم و از بهشتیش بد آورد دم لیکن بهواره خون گریسته در قیم میرسد گریه کنان بدنبالم میرود قوله	
بقول مطرب ساقی بزن رقصم که و بیگم	کزین ره گردان منزل خبر شواری آورد

یعنی بتیقین بر شد علی الدوام بدون فتم اے ترک نمودم این راہ کہ خطوط نفسانیہ است کہ بالا ذکر فرستہ
چرا کہ ازین راہ خطوط نفسانیہ گردان از منزل جانان کہ قرب است یا عشق خبرے نئے و ہدیے گردی را ہم
بنظر نئے آید قولہ

سراسر بخش جانان طریق لطف احسان
تبسیح ز ہزار عشق قولہ

عفا السدین ابریش اگر چہ ناتواںم کرد

برحمت ہم پیامے بر سر ہمارے آورد

عفا السد نگہ دار داود اخلاصین ابرو کنایہ از عتاب عشوہ لطف غزل

صورت ویت نگار بس باین بستہ اند

گو یا نقش لبست از جان شیرین بستہ اند

نگار معشوق آئین زیبائی و آراستگی نقش لب صورت لب از جان شیرین بستہ اند از جان بوجد
آوردہ اند یعنی چون جان لطیف و نازک مقدم پیش آمدن مردمان یعنی مردمان اشک و گلین
اشک خونین آئین زبوزلف جذبہ معشوق مشک افشانی بعبط معرفت معطر ساختن عاشقان
عالمان و دانشمندان مصلحت را از برای مصلحت ناخوشین طاعت نقش بندان قضا اسنانف
بیانیہ و نیز السد تعالیٰ نفس شکین خوشبو و زیبا ہا تا بان رخسارہ عقد پروین کنایہ از گردنبر
خط سرین نام گلے مراد وے غیر ازین یعنی شعری دیگر تخمین مقرر غزل

طائر دولت اگر باز گزارے بچند

یار باز آید و با وصل قرارے بچند

طائر دولت اضافہ بیانیہ مراد بخت گزارے بچند و معاون شود یار محبوب حقیقی یعنی مرا
دلارے بود کہ رفیق جان خزین بود ناگاہ از جو فلک ز دولت وصال آن محرم شہم اگر بخت
معاونت مانا بد محبوب حقیقی باز برین گذرے کند و وصل میسر آید قولہ

دیدہ را دستگیر لعل و گہر گر چہ نماند

بخورد و خونی و تدبیر شاربے بچند

و سنگہ گرفت سباب غنا و سرمایہ و قدرت یعنی در آرزو آن رخ لالہ عذار چندان گریم کہ قدرت
لعل و گہر کہ اشک سرخ و سفید است نماند یعنی چشم مرا آب نماندہ بغیر ازین علامت نیست کہ بخورد
خونی یعنی فکرے کند و تدبیر شاربے قولہ

کس نیارد بر او دم از دن از قصہ ما

مگرش با و سبب گوش گذارے بچند

نیار و تواند برا و نردا و دم زدن بیان کردن با و صبا مرشد یعنی دلبر از بس که غیور است و
عالی است بجناب و بیکس طاعت ندارد که پیش او عرض حال مانما بد غیر از جناب مرشد ما - قوله

دلقه ام باز نظر را به تدروے پرواز باز خوانش مگرش قصد شکارے بکند

باز نظر اضافت بیان تدرو و نام جانور مراد معشوق مجاز و لفظ پرواز شعلت است به باز نظر باز خوان
خواننده باز کنایه از میر شکار است آنست که خود را بعشق مجازی که قطره حقیقه است آراسته
ام و متر با قدم بدان پیر است تمام میر شکاران باز که مرشد است قصد شکار آن کند از مجاز بحقیقه
مرشد مرید عشیق را غریب داری بنماید از نیاست به بجفت اربانش در عشق بر جا که در عشق
آنگه پیش ماتے به مار از مرید در دغان میباید نه زاهد و حافظ قرآن می باید صاحب
در دے سوخته جان میباید به آتش زده بجان و مان میباید به قوله

دوش گفتم بکند لعل لبش چاره دل بالفت غیب ادا که آری بکند

لعل لب اضافه بیانیه مراد لب لب که شیرین جوے شد لطف خداست به باغ جان
زباب و نشو و نما است به قوله

کو کرتے کہ ز برم طربش غمزدہ جرعہ در کشد و دفع خمارے بکند

کریم اشارت بسالک کامل غمزدہ عاشق و طلبه قوله

شهر خالیست ز عشاق مگر کنز طرب مروار از خویش برون آید و کار بکند

شهر خالیست عشاق مقتضی مان چنین است که در شهر بیج جا کا طعمی نماید بود و کنز طرب
شاید که از جانب مروی از خویش برون آید مروی خود بخود پیدا شود کارے بکند بدما
رسد و مارا برادر ساند قوله

یا وفا یا خبر وصل تو یا مرگ قریب بازی چرخ ازین یکد و سه کار بکند

رقیب نفس شیطان قوله

حافظا گنروی از در او هم روزی گذرے بر سر از گوشه کنار بکند

هم رونی آخرا از روز غزل

عاشقان را در سر بسیار میباید کشید داغ یار و غصه اغیار میباید کشید

در سالک از غزل

له بکند در سر و غزل

در دوسریج و محنت قال ۱۱ البلاغ کنز لا یعطیہ الا لولہ اللہ اغیار ملاست بیگانگان
دل شب میاں شب تار تاریک داد خواہی زیاد خواہی سے مظلومی بار بر آمدن وقت آمدن
پیش کے بار میباید کشید تحمل شدائد و بلیات باید نمود زلف دنیا و جذبہ آہستہ گردان
تخصیف و ضعیفان کنایہ از عاشقان مراد خود معنی این مصرع آنست کہ جنبش آن زلف کہ دیکھا
است در قتل میارسلک بخوان اشارت بزلف بر بخار میباید کشید بطریق آہستگی تا قطع
این آہ بنیکوترین وجہ دست و دھگل ہوے معشوق یا مرغی ز صفت گل است بہقان
مزاحمان خار قیابان غزل

عشق تھو نہال حیرت آمد وصل تو کمال حیرت آمد

یعنی اے محبوب من عشق تو درختے است از حیرت کہ ہر لحظہ و ہر دم بہر کار و بار برگ بار حیرت
سر میزند و عقل آنجا بچے از گشتگان باد یہ پریشانی است و کمال حیرت و صلشت البخین
دہر اکادہ را کہ ادراک قولہ بس غرقہ بجز وصل کا خبر بسا کس غرق دریا سے وصل شدہ اند
آخرا لا مرہم با سر حال حیرت آمد حیرت مر تفع نشد چندان کہ قرب بیشتر حیرت بیشتر نزدیک
را بیش بود و حیرانی بنے وصل ماند و نہ واصل نہ آنجا کہ خیال حیرت آمد یعنی تفرقہ و وصل
و اصل تا وقتے است کہ ہوس رفیق دوست و چون در دریا سے حیرت افتاد آنجا نہ وصل است
نہ واصل نہ وصول از اینجا است دوش بہر و لبر خود کفرے آسوختہ آتے از جان برآمد بابت
سوختہ نبیا یعنی بگور درہ او در طریق عشق و محبت و بر چہ نہ خال حیرت بر چہ نہ حال اذخا
حیرت نہ نشست یعنی ہر کہ در مقام حیرت قولہ از ہر طرف کہ گوش کرد از ہر سوز و از ہر جانب
واز ہر کس از عاشقان شنیدم آواز سوال حیرت آمد ہمگی در حیرت اند قولہ

سر تا بقدم وجود حافظا در عشق نہال حیرت آمد

یعنی وجود حافظ مسکین از سر تا بقدم درختے است از حیرت کہ اگر من نہم ابن شیفتگی از حیرت
و اگر من اویم ابن طلبت برائے کیست غزل

عشقست نہم سرست کہ از سر بردار شود مہرست عاز نیست کہ بجای دگر شود

سر بری ہل آسان عارضی معنی آنست کہ عشق لایزید و لا ینقص ہے عشق افزائشی

عشق تھو نہال حیرت آمد

و کاش نه دار نه بدای و نه نهایت نه طلوع و نه غروب و نه نطق و تحول است ای لایام تبلی کشی به و اشواقی ای بلی کاشی
ترجمه: می بینم ایام را که میکند کنه هر چیز را و لیکن شو قهای من بسوی بلی همچنان است در نقصان کاش که بود
این شو قها اثرات عشق مرعاش قاز اذ آراست اصل نه عارضی و سرسری ایضا عن الشبلی قال: یقولون بل است
بانه عاشق بهفت بل حرم ماخلو من العشق به شربت بکال الحبن المدهش به حلا و نهلست القینه فی خلقی قوله

عشق تو در حرم و مهر تو در دم	با شیر در درون شد با جان بدر شود
------------------------------	----------------------------------

با شیر کنایه از طفل با جان تا وقت مرگ بر بلند قوتله

در زان که من بهر شک فشانم بزنده رو	کشت عراق جمله بیکبار تر شود
------------------------------------	-----------------------------

زننده رو و نام رود بیست یعنی گریه من بجای رسیده که اگر اشکهای خود بزننده رو و اندام
زننده رو در حدی طیفانی کند تر شود و غرق شو قوله

گفتم که ابتدا کنم از بوسه گفت نه	بگذار تا که ماه عقرب بدر شود
----------------------------------	------------------------------

بوسه و صل ماه کنایه از روح عقرب صفات بشریه بدر شود ربانی یا بد قوتله

دی در میان زلف بدیدم رخ نگار	بر میته که بر محیط قمر شود
------------------------------	----------------------------

زلف صفات نقاب رخ نگار ذات عشوق محیط در گیزنده قوله

حافظ بیا و لعش اگر باده میخوری	بگذار بان که مدعیان را خبش شود
--------------------------------	--------------------------------

اے حافظ اگر بیا و لعش او که حصول قرب است عشق و ورزی یا طاعت می کنی بهشیار شو بر جو
مکن که منکران و زاهدان زخیر شود و آن معنی که با خلاص تر دیکش بظا هر که منسوب بریا است غزل

عکس می تو جو و آئینه و جام افتاد	عارف از خنده و مدح طمع خام افتاد
----------------------------------	----------------------------------

آئینه و جام اعیان ثابت که ممکن باشد و نیز عبارت از وجود عام که واجب الوجود است و خنده
جلوه گرفتن وجود عام حاصل آن که انسان کامل که عارف این معانیست چون در اعیان ثابت خود

عکس و در خاص یعنی بدوق جلوه آن بهر و در گردید طمع شود و وجود خاص افتاد که طمع خام است مقید المطلق
دانست بحقیقت آئینه و جام کنایه از دل عارف که دانای حقائق و معارف است و خنده می کنایه از لب

عشق و معنی این بچند وجه مسموع شده یحیی آنکه بیان واقع حضرت موسی میکند و آنرا میگوید که عکس می تو
بر لب موسی افتاد بر لبی نظر الیک بان بر کشاد لاجرم جواب لب ترانی بر کشاد که لبوش خود شنیدم

بجمله ای که حسین بنصو افتاد آن عارف از آن تجلی در طمع خام افتاد
بقول انا الحق برکشاد فخری ما جری علیه قطع ارکانه المذیه و یحیی آنکه عارف اچون از شاد بات
تجلیات صفای روے آورد و از خام طمع خوشی آنچه دید آن اصفیات پنداشت مقصود نمود
اکتفا کرد پس طمع افتاد و از آن همتی گام در پیش نه نهاد که سلوک عشق را نهایت نیست که رعنا
آنچه دیده باشی بدان خورسند مشو بر آن بایست ختم و عبارت از ذات یعنی چون تجلیات بر آئینه و جامه
دل است افتاد عارف از خنده که عبارت از فیض است و تجلی در طمع خام افتاد دانست که انکار نه است
و حال آنکه نهایت نیست قوله

حسن و در تو یک جلوه که در آئینه کرد
اینهمه نقش در آئینه او با هم افتاد

آئینه کنایه از آن لعل است که روز از ل حضرت واجب الوجود به آن لعل تجلی فرمود و آواز میبفت
آن قادر بر کمال بگذاشت عالم ملک و ملکوت پرداخت آئینه او با هم اینجمله مصنوعات معنی آنست که
حسن و تو یک تجلی که در آن لعل فرموده تجلی ذات آن لعل رونمود و آواز میبفت جلال بگذاشت
اینهمه صنو و اشکال مصنوعات که نقوش و همی مانند آئینه او با هم پرداخت در بعضی نسخه مصرعه اول
بدین نوعست قوله جلوه کرد رخسار روز از ل زیر نقاب معنی آنست یعنی تجلی کرد زیر نقاب یعنی
در پرده اسما و صفات محبت اگر ذات بے پرده اسما و صفات متجلی گردد عالم محو و تلاشی شود
تعالی سبعون الف حجاب اینهمه نقش در آئینه او با هم افتاد ذات در بطون تجلیات و شیون ذاتیه در مرآی
ایمان ثابت ظاهر اندیشه نقش غریبه آئینه او با هم افتاد صوخیالیه اشکال نقوش همیشه ظهور آید قوله

اینهمه عکس و نقش مخالف که نمود
یکضو غریغ ساقیست که در جام افتاد

یعنی چندین ظهور و ناگون مخالف از مسلم و کافر و عاشق و فاسق و صادق و کاذب و طبع و عاصی عالم
و جاهل و عاقل و مجنون و خوب و زشت که در نظر است اینهمه کفر و غریغ و دوست که در آئینه کون عکس کون
پیدا شد از خیمه بر وجههای خود شنید امی باشد و هر کس بوجهی دارد مقصودش در دنیا و آخرت
هم در آنست که هم متوجه بر آنست قوله

راست مین از نظر راست بمقصود رسید
احوال از چشم دو بین در طمع خام افتاد

عجبی بونی که چندان بویا بوی آن بے بوست و عجبی زلی که چندین رنگارنگ آن خبریست

عجب نشانی که چندین بے نشانها نشان آن بے نشان است عجب نای که چندین عیانها
عیان آن بے عیانست عجب بیانی که چندین بیانها بیان آن بے بیان است عجب بیانی
که بهر زبان دستاورد عجب آشنائی که بمنی دیگر پراز دو عجب است که بهر صورت نشاندارد اما از تفرقه صورت
گوناگون بحجیت رسیدن محال یعنی عارفان کامل بهمه عبارت کمین دیدند و در همه نظا هر یک نمودند و نهند
بر او رسیدند اما هر یک بسبب تفرقه صورت که ماکل نیست است طمع شوند و حد و در طمع خام است قوله

در خم زلف تو آوخت دل از چاه دقن آه که چاه برون آمد و درام افتاد

محقق نمائند که چون سالک بمرتبه از مراتب الهیه که چاه رخ عبارت از آن است که غوطه میوزد و فنا کلی
حاصل نموده مستغرق عین جمع میگردد و بعضی در استیلا این مقام مغلوب میباشند و ایشانرا میانیست
سالکین گویند و ایشانرا کامل غیر مکمل گویند چرا که تفویض هدایت بدیشان مفوض نشد بعضی از استیلا
جمع بر ساحل صحرای فرود آمدند و هدایت بدیشان مفوض میشود و باز درام هستی و لوازم او مقید
میشوند ایشانرا کامل مکمل میگویند و صوفی نامند میگویند که دل من از مرتبه محمود است در زلف تو که عبارت
از تعیین مرشد است زود تا از آن چاه برآمده بساحل صحرای قمر یا بدو کامل مکمل شود اما افسوس که باز درام
هستی مبتلا شد و تیغ عبادت میگوید در این بیت که جان علوی یعنی روح انسانی که از عالم علویست
هوس داشت که بقاضی اصلی خویش بچاه زرخندان فرو آید یعنی بمرتبه طبع بشری نفس انسانی که آخر مراتب
است پس دست بزلف خم اندخم که زردبان تنزلات است در زمره بمرتبه که نفس و طبع نازل گشت این سخن
بیت الغزل که بالا بعد از چند ورق مرقوم شد و معنی بیت این غزل آنست که دل لطیفه ربانی خواست که
از عنایت حسب طبع نفس خود را بفضای عالم حقیقت رسانید از نشیب چاه تعید بذروه اطلاق ترقی نماید
و در خم زلف شریعت آویخته باز آید ولی افسوس که از قید طبع و نفس هیله درام زلف شریعت افتاد این
زمان مقید بام زلف شریعت است و هنوز بمرتبه اطلاق نمیرسد و درین مصرعه اشارت که تا که طبع و نفس
بکل خلاص نیابد و مرتب ادا شریعت نرسد به مقصود نرسد قوله

چکاند کز نو در دوران نرسد چون پرکار هر که در دایره گردش ایام افتاد

معنی هر که در دایره کل یوم هونی نشان افتاد و بقلب افعال و تقلب احوال بر رو خود کشاد مانند
پر کار اگر چه دوران نرود و پریشان نگردد چکاند چون افشای اسرار نمود متوهم شد که مبادا کسی پندارد

که خواجہ خود را از خاصان سے شمار د و اظهار این اسرار بر خود ستائی محمول دار و لاجرم سے نگار و قوله

غیرت عشق زبان ہمسہ خاصان سیرید | از کجا ستر غمش در دہن عام اقتاد

یعنی خاصان ازین معنی دم نمیزنند من کہ از جملہ عوام میدانم کہ سرغم و از کجا در دہن من اکتاد و ہر گاہ
سیح از خواص عوام از مسجد بخرابات افتادہ است عذر این معنی میکند قوله

من ز مسجد بخرابات نہ خود افتادم | اینم از عہد ازل حاصل فرجام اقتاد

یعنی از مسجد کہ محل طاعت است آن موجب قربت یعنی عالم اطلاق بہ خرابات کہ مقام است
و آن موجب بعد است یعنی در عالم تقید من خود نیفتادہ ام بلکہ مرا این نصیب از نیست زبان کہ
نصیبہ ازل از خود سے توان انداخت قوله

آن شد اے شیخ کہ در صومعہ باز مینمی | کار ما بارخ ساقی و لب جام اقتاد

یعنی اے شیخ آن وقت رفت کہ مراد صومعہ تقید باز مینمی و من رکو بہ تہ اطلاق نیارم و کشف
و شہوار مشاہدہ اسرار آن مرتبہ نہی بر ندارم زیرا کہ کار من بلخ ساقی و لب جام اقتاد و بعد تجلی
آن رکو و معونت سستی انجام در ریاضت بڑی خود خواہم کشا و لحظہ نخواہم آسود تا کہ مشاہدہ اسرار
نخواہم نمود و مراد آن بود کہ اے شیخ آن رفت کہ مراد صومعہ تقید باز مینمی و من بزند کافی مستعا
قرار گیرم زیرا کہ کار من با ساقی سقاہم رہم شرابا طور و جام آن شرابا فتاد و جان من با رجا
از عالم فنا بعالم بقارضا واد و چراغ نماند بہر بدن و حال آنکہ قوله

زیر شمشیر غمش حقش کنان باید رفت | کالکہ شد کشتہ او نیک سر انجام اقتاد

پوشیدہ نماند کہ ربط این بتقریر دلپذیر خیر ہا ستہ دارد اما وجہ ربط بتقریر نخستین آنست کہ چون
فرمود کہ من ریاضت خواہم کشید و لحظہ خواہم آرمید احتمال آن باشد کہ کسی گوید کہ چنین ناکہ کہ موجب
ہلاکت باشد فرمود کہ زیر شمشیر غمش تا آخر و نیک سر انجام سے کنایہ از مضمون این قول است من فکلتہ
فنا و تہ پس بشکر این نعمتہاے گوناگون کہ از عدم بوجود رسید در وجود لذات تجلیات متکثرہ
غیر متکررہ فائز گردید و باز از جمیع لذات وجود اعراض میدہد بامید نیک سر انجام و طریق ہلاک گیرند
و حصول اینہم مراتب از آثار لطف او دیدہ زبان میکشاید و میفرماید قوله

ہر دوش با من دل سوختہ لطفی دگر است | این گدا میں کہ چہ شایستہ انعام فتاد

لایزال بیت در پنج موجود نیست ۱۱

لایزال بیت یافت نشد ۱۱

منے این بقره بر سابق بوضوح پیوست قوله بر قدی علمم بعاشقی مشهور طبل نپایان چه زنم تا کے
نپایان دارم طشت من از بام افتاد رسوائے عالم شدم و آشکارا گردیدم قوله

صوفیان جمله حریفند و نظر باز می

معنی آنست که جمیع صوفیان این حالت دارند و بامید حصول آن مایلند که مشاهد آثار عالم طلاق
پیوسته در کارند اما من بسبب کثرت کوشش در حصول آن مطلب ما بسبب خود کامی که مستحال
وصال نمودم و ملاحظه نیا سو دم تا همه حال بر دند بدنام گشتم یعنی شهرت یا قتم و اینهمه خود کامی
است که هم خواه فرموده خود کامی بید نامی بدو خرم و میخوانند بود که چون ادعا و اختصاص فرمود
بانعام ملایم ندیدیم آنکه جمله صوفیان را بمن حالت فرموده همه صوفیان را بمن حالت است اما
به سبب دل سوختگی که باعث کثرت ناله است کثرت ناله باعث شهرت صاحب آن مقاله بدو
گشتم و مشهور و تخرج و نظر بازی شدم غزل

غلام نرگس مست تو تا جدا رانند خراب باد لعل تو بهوشیارانند

نرگس مست کنایه از ذات باعتبار تنفنا و بلی خراب مست لایعقل باد لعل کنایه از بوسه
و یا سخن قوله

ترا صبا و مهر آب دیده شد غماز و گرنه عاشق و معشوق راز دارانند

ترا خطاب معشوق صبا و مهر که هر دو اظهار رضا و کمالات آید و گرنه غماض ظاهر کنند راز
و گرنه عاشق و معشوق راز دارانند باید ما و ترا غیر از ما و تو کے در نیابد قوله

زلف بر زلف و تا چون گذر کنی بنگر که از یمن بسیار چو بقیع رانند

زلف دو تالکفر و اسلام که الکفر و الايمان مقامان چون راء العرش یعنی دست راست
بسیار دست چپ قوله نقش چهره معشاق صورتی که آلود عاشقان میستوان دیدن
معلوم نمودن قوله

رقیب گذر پیش ازین مکن بخوت که ساکنان در دوست خاکسارانند

ساکنان در دوست عاشقان خاکسار و اگر دآلود قوله

گذر کن چو صبا بر نقشه زار و بزمین که از تطاول زلفت چه سوگوارانند

بنفشه گل است خمدار سر بر کوع و بنفشه زار مراد حلقه عشاق تطاول دراز وستی زلف جذبه
سگواران ماتم زده قوله

نه من بر آن گل عارض غزل سرایم و پس	که عند لب تو از هر طرف هزارانند
گل عارض نازک اجب الوجود غزل سرایم ثنا گو	هستم عند لب عشاق و می خوانان قوله
انصیب است بهشت از خدا شناس برو	که مستحق کرامت گنا بکارانند

از خدا شناس را به ظاهر پرست که خود را خدا پرست میدانند یا اعتبار سخاوین را بکدام مستحق کرامت
همی امة مذنبه و انکاب غفور گنا بکارانند انا المشتاق الی المدبرین اے عالمی پر معاصی
از فضل و کرم رب العالمین نمیدوشو که این ناله حزین چنین قلوب منکسرین محبت بین احب الی من
تسبیح المقربین قوله

بیا بسیکده و چهره ارغوانی کن	مرو بصومعه کا بنجاسیه کارانند
------------------------------	-------------------------------

میکده مقام عشق و استناده پیر چهره ارغوانی کن سر خودی حاصل ناصومعه زهد سیاهکاران
ظاهر پرستان ریا کار قوله

تو دستگیر شو از خفته خسته کن	پیاده می رسم و همسران سوارانند
------------------------------	--------------------------------

دستگیر مدکار خضر قلمی مرشد پیاده یعنی بیک عشق نیز بے استعداد یا تبذیر تمام قوله

خلاص حافظ از آن زلف تابدار مباد	که بستگان کند تو رستگارانند
---------------------------------	-----------------------------

زلف جذبه عشق بستگان مقیدان عشق کنایه از عاشق رستگارانند رستگار
از ما سوے الله - غزل

قتل این خسته بشمشیر تو تقدیر نبود	ورنه هیچ از دل بیرحم تو تقصیر نبود
-----------------------------------	------------------------------------

این غزل در جدائی مرشد است خسته مجروح تبر محبت بیرحم بر حرمی صفت محبوب است یعنی مرشد
را بهنگام جدائی بحکم النعمه اذا فقدت عرفت عرض حال خود میکند بجز و انکسار میگوید که کشتن
این مجروح و بکمال رسیدن این خسته بوجه و قصد تو تقدیر نبود و گر نه از لطف و کرامت تو هیچ تقصیر
نبود که انک لا تنهی من احببت و لکن الله یهدی من یشاء قوله

من دیوانه چو زلف تو را میگردم	ایچ لائق ترم از حلقه از بخیر نبود
-------------------------------	-----------------------------------

دیوانه مغلوب عشق زلف جذبه را وصل زنجیر عشق معنی آنست که این دیوانه و از خود بیگانه چون
از صحبت جدایی شدم و جذبه لطف تو را هر که درم پیچ لائق تر مر از حلقه زنجیر نبود که گنایه از عشق خویش
باشد الحمد لله که آن میر آید قوله

یارب آئینه حسن تو چه جوهر دارد | که در آه مراقبت تاثیر نبود

معنی آنست که آئینه خلقی تو چه جوهر دارد که در تقصیرات ما اثر ندارد و هر چه ناقص است بشریت تقصیر است
از ما بوجودی آید مرشد آن را بخاطر نیاورده باز بهدایت ما میگوید اللهم اهد قومی فانهم لا یعلمون
و نیز معنی آنست که ای بار خدا یا آئینه حسن تو که مجموعه صفات حمیده است جوهری دارد که در تقصیر عیسی
مرا اثر نماند و هر چند عصیان ما زیاده شود بکم سبقت رحمتی علی غنیمتی مشمول رحمت می شود و زیاده
آئینه و آه از تلازمات شعر است که آئینه آه تباہ میشود و ذات پاک ایزد رحمن از معاصی خطای
عبادت متغیر نمی گردد قوله

سرز حیرت نمی میکند ما بر کردم | چون ناسای تو در صومعه یک پیر نبود

یعنی از غایت حیرت در عالم عشق درآمد چون صومعه نشینان هیچ پیر آشنا و محبت تو در دنیا فتم قوله
نازنین تر ز قدرت در چمن هر خواست | خوشتر از نقش تو در عالم تصویر نبود

عالم تصویر دنیا معنی آنست که سر بسر عالم گردیدیم نازنین تر از قدرت تو در چمن هر خواست بعالم
وجودش از قدرت تعالی نه پیر است خوشتر از نقش تو که بعالمیان پیوسته عالم تصویر که دنیا است نبود قوله

تا مگر همچو صبا باز بکوسے تورسم | حاصلم دوش بجز ناله شبگیر نبود

شبگیر سحر و آخر شب این گردیدن من گرد عالم نبود مگر آنکه بدین وسیله باز همچون صبا بکوسے تورسم
لیکن هر چند گردیدیم غیر از ناله حاصل نشد قوله

آن کشیدم ز تو ای آتشین سحر که جوینم | جفای خودم از دست تو تدبیر نبود

یعنی از محبوب من از حیران تو آن شد اند و بیات کشیدم که همچو شمع جفای خودم از عشق تو
تدبیر نبود و بدو خود در آن دیدم قوله

آیت بود عذاب در ماقابے تو | که بر هیچکس حاجت تفسیر نبود

یعنی ماقابے تو آیت عذاب بود نازل شده که هیچکس را حاجت تفسیر آن نبود غزل

کنون که در چمن آمد گل از عدم بوجود	بنتش در قدم او نهاد سر بسجود
چمن دنیا گل آدم بنفشه ملک معنی آنست که کنون گل آسود چمن نیا صورت انسانی تواز عدم بوجود آمد و از کمال تعظیم ملائک را بسجود تا که بشستان جوانی در خواب غفلت مانی قوله	
بنوش جام صبوحی بناله دف و چنگ	ببوس غنچه ساقی نبغی ز غنچه و عود
صبوحی شراب با مداد که بر آید دفع خار نوسند مراد لفظ و بیداری پوشیاری از خواب غفلت دف و چنگ کنایه از سلف که ایشان در مصنفات خویش آنچه گفتنی است گفته اند هر که از مطلقه از خواب غفلت بر آید غنچه ساقی حصول جذبه عشق و عود و هر دو سازند کنایه از مرشد عینی جام صبوحی و پوشیاری از سلف بر کف آرد و جذبه عشق بارشاد مرشد وقت بدست آرد که قادر بر کمال تر بعین عتقاد برگزیده و در احسن تقویم آفریده پس افضل السالکین مانند نابخش و دون بهمنی است قوله	
ایمان تازه کن آئین زرتشتی	کنون که لاله بر افروخت آتش نمرود
ایمان کنایه از وجود سالک زرتشت نام حکیم که و مانع دین آتش پرستی بود دعوی نبوت نمود و زندو است که کتابهاست در احکام آتش پرستی تصنیف اوست گفت برین نازل شده اند مرا از زرتشت مرشد عشق آئین زرتشتی اعمال موهم عشق بازی لاله گل است سدرخ رنگ کنایه از افروزش وجود هنگام طلوع موسم جوانی آتش نمرود کنایه از عشق معنی آنست که در باغ وجود آئین زرتشتی تازه کن خود را در عشق بلند آوازه کن که کنون یعنی در بهار جوانیت وجودت لاله را شکفته معائب تمام و در زیر آن نهفته یعنی آتش هجو و مجاهده در وجود و سیر و دواز غیرت غیر از نبود که بغیر آتش آئینه ضمیر صفای پذیرد و رنگ خودی و بیزاری از آن آئینه دور نیکنی ای برادر تو ای دران هنگام از مجاهده خود و رونمایی تا خود را بدان وسیله مایع علیارسانی و میتوان که زرتشت باشد که اعمال عشق باشد و رسوم عشق بازی که با آتش پرستی ماندا نیکخته باشد و مرشد را دران نیت و لاله کنایه از دل سالک یعنی چون لاله زار عشق از دست سمر برزد و عروس وار پرده از رخ بر دارد آئین مجاهدات را در باغ وجود تازه کن بیاضات که از ظاهری پرستی کرده آنرا مشرق قوله	
بد و گل نشین شراب شاه و چنگ	که بچو دور قیاهفته بود معدود
بد و گل در ایام بهار جوانی بے شراب بے عشق و محبت شاه عشق چنگ مرشد سخنان عشق قوله	

از دست شاه نازک غدار عیسے دم | شراب نوش و رهاگر حدیث عا و خور
 شاه نازک غدار مرشد با اعتبار جمال ظاهر و زندگی بخش عیسے دم | کمال معنوی عا و محمود نام درو
 حدیث عا و محمود قبل و قال قصه خوانی قوله
 جهان چو خلد برین شد بد و بسوسن گل | وے چه سو که در و نه ممکن است خلود
 جهان چو خلد برین شد بنزله بشت است و ج بخش بد و بسوسن گل | سبب شکستن گهای مصنوعا
 و تجلیات ربانی وے چه سود اما چه فایده که در و نه ممکن است خلود همیشه جا ماندگی نیست یسے
 و بستی نیا بد نمود قوله
 شده بروج ریاحین چو آسمان گلشن | زمین اختر میمون طالع مسعود
 بروج ریاحین اضافه بیانیه ریاحین گلهام مراد عارفان عالم میمون مبارک مسعود نیک معنی این بیت
 آنست که زمین کمال سعادت خود سبب نباتات و برکات عارفان عاشقان با نند آسمان و شن گردیده قوله
 چو گل سوار شود بر هوا سلیمان وار | سحر که مرغ در آید بغمه دا و د
 گل مراد تجلی سوار شود ظهور کن بهجت مرغ سالک بغمه او خوش الحانی مراد ذکر و یاد قوله
 بیار جام لبالب بیا آصف عهد | وزیر ملک سلیمان عا و دین محمود
 آصف بضم جامه است معروف و بفتح نام وزیر سلیمان و او یکی از علمای بنی اسرائیل بود و پادشاه بر خیا نام
 داشت قوله
 بود که مجلس حافظا بهمن تر میش | هرا پنجه می طلبد جمله باشدش موجود
 بهمن فرزند گد و مجبلی غزل
 که شعر ترا نگیرد و خاطر که خزین باشد | یک نکته ازین دفتر گفتم که بهمن باشد
 شعر تر شعر را گویند که در هیچ گرفتگی نبود و تعقیدی نباشد مراد سخنان عشق و محبت که مقبول دلها
 باشد خاطر که خزین باشد خاطر که گرفتار تعلقات و نبوی شاه زین و فقر کنایه از دفتر عشق قوله
 از لعل تو گریه بزم انگشتی ز بهار | صد ملک سلیمان هم وزیر نگین باشد
 لعل کنایه از انگشتی ز بهار است که چون ملوک و امرا فوج بر موضع تعیین میکنند و شخصی
 از آن موضع چون نزد ملوک آید و پناه طلبد ملوک تیرے از ترکش خود یا انگشتی از دست خود بیاورد و

تا از دست برد آن فوج در امان باشد دانند که با طاعت در آمده معنی آنست که اگر از عمل بپوشد
که جبارت از بطون کلام اگر انگشتی امان اسم اعظم نشان یابیم که حافظ وقت من باشد از انعام ملک
سلیمان در زیر گمین باشد و بعد وجه موجب تکلیف شود یعنی در مقام مادیات شیدا الا و آیت الله
و در حکم من لله المولی فله الكل قوله

غمناک نباید بود از طعن جوید ایدل شاید که چو واپسین خیر تو درین باشد

غمناک لفظ ناک بمعنی اتصاف بمعنی خدافه طعن طعن واپسین واپسین یعنی بغیر غرضی قوله

هر کو نکند من زین کلک خیال انگیز نقشش محرام از خود صورتگر چنین باشد

زین کلک خیال انگیز مراد کلمات عشق نقشش محرام طریق ضرب المثل است اگر کسی قدس
و قاسم متوجه اردو و کاهل کند بود از امانت او و نقش محرام گوز او صوت حرام که هیچ کار نمی آید قوله

جام مؤمل پر خون هر یک بکس دادند و در آنکه قسمت و ضلع چنین باشد

جام کنایه از منوشی مراد عیش و عشرت دل پر خون عشق مراد رنج و محنت قوله

در کار گلاب گل حکم ازلی این بود کان شلبد بازاری من پرده نشین باشد

گلاب صوفی و مشائخ و ملا متی گل ملامتی صوفی شاید بازاری اشارت بگل دین اشارت
به گلاب قوله

آن نیست که حافظ را زندی شود از خاطر کاین سابقه زندی تا روز پسین باشد

سابقه پیشین عدد ازلی تا روز پسین روز قیامت دوم زیت غزل

کس که حسن رخ دوست در نظر دارد محقق است که او حاصل بهر دارد

رخ اشاره از طور تجلی جالست و سبب مبدا واحد گردد و نیز عبارت از وحدانیت است معنی آنست
که هر کس که در همه جا و هر شے جمال او معاینه کند محققست که کمال مینائی مراد راست قوله

چو خامه بر خط فرمان او سر طاعت نهاده ام مگر او سر به تیغ بر دارد

یعنی قلم و اسر طاعت و بندگی بر فرمان او نهاده ام و تیغ نوع برداشتنی نه ام مگر سر او به تیغ بر دارد
که در آن وقت کار بدست من نیست قوله

ای پیا پیوس تو دوست کسی رسید که او به خواستمانه برین در همیشه سر دارد

بشراف
علم و فضل

یعنی شرف پایوس تو کنی دوست داد که او دمام سر برین آستان است قوله
 نزد رقیب تو هرگز بسینه ام تیرے | ز بس که تیر غمت بسینه بر سپردارد
 از بس که تیر عشق تو بسینه ما بے سپر ساخته و در پیش نماده رقیب تو هرگز بران تیر نزد چننا هر است
 هر که سر را پیش کند هر چند عدد باشد رحم نماید قوله
 ز زهد خشک ملولم بیار باد صاف | که بوی باد دمام دماغ تر دارد
 خشک طاعت و عبادت بر عشق بیار باد صاف | بهش مستغرق باش بوی باد لذت عشق
 دمام دماغ تر دارد دمام موجب فرحت ماست قوله
 ز باد بهیچ اگر نیست این رخ بس که ترا | دمی ز وسوسه عقل بے خبر دارد
 ز باد بهیچ اگر نیست یعنی اگر از عشق هیچ فائدتی نیست این نه بس این کفایت نمی کند
 وسوسه عقل جنگ و جدل و قال شیخ دار آژاد سازد قوله
 کسی که از ره تقوی قدم برون نهاد | بغرم میگذرد اکنون سفر دارد
 یعنی کسی که زهد و پارسائی او یکسال بود و قبل ازین مشهور گنایه از خود غرم صبر و ثبات در کار میگذرد
 عالم عشق سرخیال قوله کسی که بوصل تو چون شمع یافت پروانه پروانه حصول موهل چون
 شمع کسی را دست او که زیر تیغ تو هر دم سر و گردار و هر دم از تو سر و گردار و دود فدا تیغ عشق
 تو سازد پریشانی تصدیقات که هست یعنی در پیش نام نظر دارد نگاہ نمکد قوله
 دل شکسته حافظ بخاک خواهد برد | چو لاله داغ هوا که بر جگر دارد
 بخاک خواهد بود و وقتی که بخاک خواهد بود آنوقت هم هوا محبت غزل
 کلاک مشکین تور و زو که ز مایا و کند | بر و اجر و صد بنده که آزاد کند
 یعنی اے محبوب من روزی که بنامه و پیام این غریب بنوازیاد نمائی اجر آزادی و صند نهایی قوله
 قاعد حضرت سلمی که سلامت باوا | چه شود گر بسلامی دل مانشا و کند
 سلمی نام مشوقه عرب مراد معشوق بسلامی دل مانشا و کند اے سلامی بارساند قوله
 امتحان کن که نسے گنج مراد پد بهند | گز خرابی چو مر الطفت تو آباد کند
 امتحان کن در معرض امتحان سار بسے گنج مراد پد بهند موجب کن کبریا مفسر کبریا الله

لَقَدْ لِمَنِ قَضِيَ حَاجَةٌ أَجْبَدَ الْمَسْئِلَ قَضَى اللَّهُ لَهُ أَلْفَ حَاجَةٍ كَرِخَابِي كَرِخَابِي كَرِخَابِي كَرِخَابِي
لطف تو آبا دکنده وصل ساند قوله

شاه را به بود از طاعت صد ساله زهد | قدر یک ساعت عمر که درود او کند
از طاعت صد ساله زهد قال ۴ العدل ساعة خير من عبادة الف سنة که درود
او کند بفریاد غریبان رسد قوله

یارب اندر دل آن خسرو شیرین انداز | که بر حمت گذری بر سر فرهاد کند
خسرو شیرین اضافه بیانیه یعنی معشوق و فرهاد نام سگتر اشعاشی شیرین اینجا کنایه از خود قوله
حالیها عشوه عشق تو ز بنیادم برد- حالیا بحال تا ذکر باره جفا که توجه بنیاد کند آینه
را عدم استغناء توجه در پیش آورد قوله گوهر یک تو از مدحت ما مستغنی است یعنی ذات
تو احتیاج من کردن اندر فکر مشاطه چه با حسن خدا داد کند مشاطه آینه عروس شانه نیکو کنایه
از خود یعنی حسن خدا داد از تعریف تقریر مشاطه فکر منزه است قوله

به نبردیم بمقصود خود اندر شیراز | خورم آن روز که حافظ ره بغداد کند
مردی در شیراز توقف نمودیم بمقصود نرسیدیم و او شان توجه بدان صوبه نمره بغداد کند
مستوجه آن صوب شود گویند که مرشد حافظ بسفر در انجارت بود غزل

کارم زد و در چرخ به سامان نرسد | خون شد و دم زد و در درمان نرسد
دور چرخ گردش فلکی سامان آسودگی در و مراد بجر درمان وصل با آنکه با وجود قوله
چون خاک راه پست شدیم همچو باد باز | تا آب رخ نرسد دم نان نمی رسد
آب رخ کنایه از غرور و قرنان نرسد مشاهد محبوب که قوت عاشقانهست قوله

سیرم ز جان خود بدل راستان و | بیچاره را چه چاره چو فرمان نرسد
چو فرمان نرسد چون حکم مردن نرسد از آرزو است از آرزو تو زار اغر آو خ افسوس
و در پنج که آرزو آسان نرسد به جریخ و محنت حصول آرزو نمیشود قوله

تا صد هزار خار خنجر وید از زمین | از گلبن گلستان نرسد
خار خنجر و اندوه از زمین از وجود سالک از گلبن گلستان نرسد تحلی معشوق

سر دل عاشق وارد نمی شود قوله

یعقوب او دیده ز حسرت سفید شد | آواز از مصر بکنعان نمیرسد

یعقوب پدربوسف^۱ و دیده ز حسرت سفید شد اشاره بکرمیه و ابیضت عیناً که من آن سخن
فرمود کطیحه آواز از مصر خبر از شهر عشق بکنعان نمیرسد بلکه عاشق نمیرسد
ماصل این بیت آنکه عاشق را ز غایت غم داند و دیدها سفید شد هنوز مرده عشق بجاشق نمیرسد قوله

از حشمت اهل جبل بکیوان رسید اند | جز آه اهل فضل بکیوان نمیرسد

حشمت دبده اهل جبل درویشان مقلد کیوان حل که مقامش هفتم آسمان است ای مرتبه بلند اهل فضل
عارفان تعاضد زمان چنین روداده که درویشان مقلد صاحب حشمت عارفان گرفتار غم و الم قوله

از دستبرد جو زمان اهل فضل را | این غصه کس دست سگ جان نمیرسد

دستبرد غلبه و تاج اهل زمان اهل ظواهر اهل فضل عاشق دست سودی جان نمیرسد
بمقصد نمیرسد قوله

حافظ صبوح باش که در راه عاشقی | هر کس که جان نداد بجانان نمیرسد

صبوح باش صابر بر شدائد و بلیات بدان که عاشقی راسه مقام است اول اوسط و آخر اول نیست
که شیخ نجم الدین کبری در عشقیه می نگارد که عاشق همه روز در یاد معشوق بود شب بختاب روز بآرام
شب در روز مجاور کوی معشوق بود و خانه معشوق را قبله خود سازد و همه روز در خانه معشوق بماند
کند و برود و دیوار معشوق نگاه کند تا باشد که جمال معشوق از دور بیند تا از دیدار معشوق راضی بماند
مخرج می رسد و مرهم جراحت دل می گردد و اوسط آنست که در عشقیه شیخ نجم الدین است که
عاشق تحمل دیدار معشوق نتواند کرد چون معشوق را بیند از ره بر عصا او افتد خوف آن باشد که
ببفتد و بیوش گردد زیرا که آتش عشق بدرج اندرون عاشق را می سوزاند و پاک و صافی میگردد
تا دل عاشق چنان لطیف و نازک میگردد که تحمل دیدار معشوق نمی تواند کرد و از غایت نازکی خوف
آن باشد که از این تحمل معشوق نیست شود این مقام است که عاشق فراق را بر وصال ترجیح می دهد
و در فراق راحت آسایش می یابد همه روز باندرون با معشوق میگوید و از معشوق می شنود
آخر آنست که در عشقیه شیخ نجم الدین است که دل عاشق را از غم غالی میسازد و آنگاه عاشق خود را

نمی بیند همه معشوق می بیند اگر خور و اگر جنبه گیر و اگر آید پندار که معشوقست که میخورد و می جنبد و
میرود و می آید و ده فراق نماز غم هجران خلاص باید و چنان باشد که اگر معشوق از بیرون ببیند
التفات نکند و بحال خود باشد و تغییر نشود از جبهت آنکه در اندرون است دل با بی انس گرفته
و دل را مستغرق خود گردانیده متاثر نمیشود و تغییر نمیکرد از بیرون که دور تر است اگر کسی سوال کند
که دین مقام اگر از بیرون تغییر نمیشود راست چه از بیرون التفات نمیکند چون بیرون داند و درون
پس اند جواب آنست که عاشق با آتش عشق سوخته و بغایت لطیف روحانی شده بحال معشوق
را که در دل وطن ساخته و همگی دل را فرو گرفته هم بغایت لطیف روحانی و التفات و حانی و حانی
باشد و التفات جسمانی نباشد انا لیلی و محنون از نیجاست چون بحال معشوق همگی دل را فرو
گرفت چنانکه هیچ چیز دیگر راه نماند عاشق خود را نمی بیند همگی معشوق را نمی بیند و تغییر نمی شود
که دو کس باشند و التفات نمی کنند که دو کس بودند درین مقام است که طلب بر تخیل و فراق و
وصال میماند و خوف و امید بعضی بسط هنریت میشود و آن هر سه مقام بروجه اند اگر مشروح بیاید
سخن دراز میگردد و بنا بر آن مختصر گفتا کردم اما آخر عاشقی فنا است که العشق اوله حرق و آخره قتل
جان نداد فانی از خود نشد و جانان نرسد باقی بحق نمیکرد و غزل

نشسته پشت بر آفتاب میگردند
بسان ساقی و جام شراب میگردند
چو آفتاب بجای خراب میگردند
درون صومعه مست و خراب میگردند
بگردنقد که شیخ و شاب میگردند
بگاه صبح و گه ماه تاب میگردند
بسان زورق سپین بر آب میگردند
بقصد حافظ مسکین شتاب میگردند

ببینند آن دو که مست و خراب میگردند
دو ترک زاده و خرگه نشین میگردند
دو بحریند که در عین آب میباشند
دو صوفیند که در دلق از قند دام
دو دزد در هنر و دو ترک شوخ عیارند
دو شیر گیر چو روباه خوش فریابند
دو زنگیند که ملاح وار گرد محیط
دو نازنین بلا جوئے فتنه انگیزند

آن دو که مست و خراب میگردند اشارت بدو چشم آفتاب پیشانی و دو ترک زاده اشاره بچشم
دو بحر اشاره بچشم و دو صوفی اشاره بچشم دلق ازرق مردمک صومعه خانه چشم مست محنور

بیشان و دوز و اشاره چشم زهرن از آنجمله که از زهد بعشق آرنده شونخ میباید عیارسیت و
 جلال نقد گدازل شیخ پیر شتاب جوان و و شیر گداز شاره چشم شیر شاره پیران محیطه یاسان تند زوق کشتی
 غزل گفتیم کیم دهن لبست کامران کنند | گفتا چشم هر چه تو گوئی همان کنند
 چشم اشاره بقبول چنانچه گویند بر و چشم قوله

گفتم خراج مصر طلب میکند لبست | گفتا دین معامله کمتر زیان کنند
 مصر کنایه از وجود خراج مصر مراد حیات متعالی مراد کلام از ذکر سبب اراده سبب این معامله
 کنایه از دادن شکر مستعار و خریدن لب کمتر زیان کنند زیان ندارد قوله
 گفتیم بنقطه دهن خود که بر در راه | گفت این حکایتیست که بانگته دان کنند

نقطه دهن سرخ کنج پنهان مراد کنه ذات که بر در راه بیچسبیده رابلان راه نه و بیچ مردی ازان
 آگاه نه این حکایتیست که بانگته دان کنند یعنی هر فردی داننده این کار و هر مردی محرم این
 اسرار نیست قوله

گفتم صنم پرست مشو با صمد نشین | گفتا بکوی عشق بهمین همان کنند
 صنم مرشد و معشوقه پرست صمد خدا پرستی و مراد از عشق عشق حقیقی است و عشق حقیقی فرقی
 میان صنم و صمد لازم نیست چنانچه گفته که اگر شود جامه بدل شخص مبدل نشود
 هر کجا با صنم آمد بزبان با صمد است و هر گاه وئی در میان نیست همان یک معشوق از هر دو
 جلوه میگردد و نیز دیگر گفته که چشم گهر شناس نداری چگونگی کاین صدف چگونه
 بیکدانه پر شده پس خواه با صنم نشیند با صمد مشا به همان معشوق حقیقی مینماید لیکن
 این حالت مجذوب مستهلک است اما سالک با وجود مشا به حقیقی همه جا عمل بران میکند که در
 هر چه نامشروع است نشان تهر و جلال میندود و هر چه مرضی بود نشان لطفت و جمال یا بدیهین
 یعنی از مظاہر قهر بگریزد و در مظاہر لطفت آویزد و در تجلی صفاتی گوید اعدو بر صفاك من سخطك
 و در تجلی ذاتی گوید اعدو ذك منك قوله

گفتم هوا میگذر غم زرد ز دل | گفتا خوش آن کسان که دلشان دامن کنند
 هوا آرزوی میگذر غم زرد ز دل غم زرد دل ز غم نماید دله شادمان کنند بدله

فرحت سماند قوله

گفتم شراب خرقة نه آئین ندیب است | گفت این عمل بزم پیریمان کنند

شراب عبارت از حیرت است که بنحو میسازد و سر و دست ساز عاشقانهست چنانچه شاعر گفته
 از من همه آب لعل زرقم کن به هر چیز ترا از تو ستاند تست به پیش آمنت که گفتم جمع کردن
 میان خرقة که علامت صلاح است در میان سر و دست که علامت فسق است طریق هیچ مذیب از مذاب است
 نیست جواب او که لعل در مذیب و لیاکی کل میکنند چنانچه سعدی گفته به بگویم سماع ای برادر خرقة

گفتم ز لعل نوش لبان پیرا چه سود | گفتا بوسه شکرش جوان کنند

لب لطف لعل نوش لبان عشق خوشتر از شیر و عسل است بوسه شکرش با فافته جذبه عشق با مایه فیض و جوی غزل
 گفتم غم تو دارم گفتا غمت سزاید | گفتم که ماه من شو گفتا اگر بر آید

سزاید آخر شود اگر بر آید اگر مدایت بصول بخاند قوله

گفتم ز مهر و رزان سیم و قابیا موز | گفته ز ما هر یان این کار کمتر آید

سیم طریقه و ریش ما هر و یان معشوقان قوله

گفتم که بر خیالت آه نظر به بندم | گفته که شبر دست این از راه دیگر آید

بر خیالت نظر به بندم یعنی چشم بپوشم و نظر آمدن نه هم شبر دست از راه دیگر بگوش بدل قوله
 گفتم که بوی زلفت گمراه عالم کرد | گفته تو بندگی کن هم اوت هم آید

بوی زلفت جذبه عشق تو گمراه عالم کرد آواره از هر کار و بار یا آنکه همچون گمراهی در عالم نیست
 هم اوت هم آید همون بوی زلفت اوت را مقصود ساند قوله

گفتم خوش آن هوا که باغ خلد خیزد | گفته خنک نسیم که بوی دلبس آید

خنیر و زو خنک خوش نسیم که بوی دلبس آید چه اینهم وصلت قوله

گفتم که نوش لعلت مارا باز و گشت | گفته تو بندگی کن کان بنده پیر آید

نوش لعل شیرینی لب مراد ذوق عشق مارا باز و گشت مارا در زو معرض بلاکت آورده قوله
 گفتم دل حمیت کو غم صامح دارد | گفته بکس بگو این تیغ وقت آن بر آید

کو اشارت بلطف صامح لطف و محبت بکس بگو این تیغ با ظهار میزد از این اشاره
 گفتم دل حمیت کو غم صامح دارد | گفته بکس بگو این تیغ وقت آن بر آید

گفتم دل حمیت کو غم صامح دارد | گفته بکس بگو این تیغ وقت آن بر آید
 کو اشارت بلطف صامح لطف و محبت بکس بگو این تیغ با ظهار میزد از این اشاره

گفتم دل حمیت کو غم صامح دارد | گفته بکس بگو این تیغ وقت آن بر آید
 کو اشارت بلطف صامح لطف و محبت بکس بگو این تیغ با ظهار میزد از این اشاره

گفتم دل حمیت کو غم صامح دارد | گفته بکس بگو این تیغ وقت آن بر آید
 کو اشارت بلطف صامح لطف و محبت بکس بگو این تیغ با ظهار میزد از این اشاره

(مقطع) گفتم رهاست دوست تو را و حواظا فطانت
 گفت این رها را که نیست آسان کند

بغزم صلح قوله

اگفتم زمان عشرت یدی که چون سکر آید | گفتا خموش حافظ کاین غصه هم بر آید
یعنی اے محبوب روزی آن بود که ما تو در یکجا بودیم و بعیش و عشرت مشغول یدی که آن مان عشرت
چون پیا بیان رسید کین غصه ایام هجران بر آید آخر آید غزل
گر چه از غمره بتان زخمی بدل کاری کنند | که گه از مهر هم باشد که دل داری کنند
غمره ظهور و جفا و مهر و عتاب معنی مصرع ثانی آنکه گاه گاه است اگر دل داری کنند بمنزله مهر و عتاب
بر دل خسته عاشق قوله

گر نباشد از مری لعل تو بود شراب | صوفیان از دیده دایم کار خاری کنند

مری و لعل شراب عشق خاری مینوشی کار خاری جریه ریزی یعنی اگر عشق امید صل نباشد
مشاهدات تجلیات زمان زمان دل داری نباشد عاشقان همیشه در گریه و زاری باشند و رو شادی
اصلاً نشناختند و خویش را در اندوه چنان آرند که هیچگاه بنوشی نبرد از لذت عشق
مری عشق هم ستانم و او مری شب روزی نوشی بسر برم هم کم ستانم رقص ستانم و او
برقص اندازیم ساقیان عارفان کامل مطربان مرشدان کامل امروز کنون گریاری کنند تو جو
در باره ما کنند یک صبح صبح بضم صبح تا صبح بیداری کنند عاشق شوند که تمام شب بیدار
شیوه عاشقان است بر مرشد خراب بسبب کم رسیدن مشاهده محبوب خراب شد
جذب به عشق - غزل

اگر من ز باغ تو یک میوه بچینم چه شود | پیش پای پیر چرخ تو به بچینم چه شود

باغ کنایه از ذات میوه یعنی پیش پای در حالیکه پای پیش کنایه از فیوض الفضل قوله

یارب اندک کف سایه آن سحر بلند | اگر من سوخته یکدم بنشینم چه شود

کف پناه قوله

آخر اے خاتم جمشید سلیمان آثار | گرفته عکس تو بر لعل نلیم چه شود

خاتم دهن خاتم جمشید سلیمان آثار دل عارف عکس تجلی لعل نلیم دل قوله

زاهد شهر چو هر ملک و شهنش گزید | من اگر هنر نگاری بگذریم چه شود

مهرنگاری محبت محبوبی قوله	
عقلم از خانه بدر رفت و اگر نه نیست	دیدم از پیش که در خانه دینم چه شود
دیدم از پیش از پیش بینی معلوم کردم از خانه دینم چه شود البته که خراب خواهد شد قوله	
صرف شد عمر گرانمایه بمعشوقه و من	تا از انم چه به پیش آید از نیم چه شود
از ان اشاره بمشوقه زین اشاره من قوله	
خواججه انست که من عاشقم و بیخ گفت	حافظ از نیز بداند که چنینم چه شود
خواججه اشاره به مرشد غزل	
گر زلف پریشانست دست صبا افتد	هر جا که می باشد در دام بلا افتد
زلف جذبه عشق ازین طوفان اشاره بغم این تخته اشارت بوجود تمناس خال از رخ او گیرد هر یک ایصال دارد بر تخته فیروز می تا قرعه کرافت باید دید کدام کس بقصد خود فیروز شود در تاب مشو بخت میاگر گفته خطا افتد بیا گفته شود آن باده کنایه از عشق بر خون جگر گردد و در سر محنت و در گرد و غزل	
گر می فروش حاجت ندان و کند	ایزد گنه بخشد و دفع بلا کیست
می فروش مرشد ندان طالبان معنی مصراع ثانی آنکه از مرتبه علو که دارد بجا ناسف از نزل نمودن اگر چه گناه است لیکن چون نفع غیره در دست باک ندارد البته است که الله تعالی باین مع اخذ نکند اگر شراب خوری جرعه نشان بر خاک از ان گناه که نفع رسد غیر چه پاک قوله	
ساقی بجام عدل بده باده تا گدا	غیرت نیاورد که جهان بر ملا کند
بجام عدل بده کم و اندک مده قوله	
حقا که در زمان برسد مشرود امان	اگر ساقی بعد امانت وفا کند
در زمان فی الحال بعد امانت فایز است و وقت بعهده می و بی بعهده می قوله	
مارا که در عشق و بلاست خمار است	یا اصل دوست یار صافی و پاک است
صافی محبت در غل قوله گرین پیشیت پذیرا است صافی حکیم حکیم صاحب عشق یعنی اگر چه راحت میخ حکما بگذشت چرخ حواله میکنند نسبت مکن بغیر که اینها خدا کند	

چه فاعل حقیقی دوست که لا اله الا هو خالق کل شیء قوله

در کارخانه که ره علم و عقل نیست و هم ضعیف در فضولی چرا کند

در کارخانه که ره عقل معنی این بیت آنست باید دانست تردید فکر که در اول افتد اگر هر دو جانبش برابر باشد شک گویند و اگر یکی جانبش راجح باشد و دیگر مروج راجح را ظن مروج را و هم گویند معنی آنست که چون عقل انسانی در دایره معرفت قدم حق سبحانه نتواند رسید شک نیست که شک و هم کجا تواند رسید قوله

مطرب بساز عود که کس نه اجل نمر و انگونه این ترانه سراید خطا کند

مطرب کنایه از مرشد بساز عود بیان اسرار حقائق نما قوله

جان فتنه سر و حافظ از غصه سوخت عیسای دے کجاست که ایجا واکند

در سرے دخیال فریسی دے کامل ایجا زنده گردانیدن غزل

که اخت جان که شود کار دل بکام نشد بسوختیم دین آرزو ز خام و نشد

شود کار دل بکام حصول مقصد سیر آید قوله

فغان که مطلب گنجنامه مقصود شدم خراب جز غم تمام و نشد

گنجنامه مقصود حاصل محبوب شدم خراب جماع غم بسبب عشق رسوائی عالم شدم تمام نشد بطلب رسیدم قوله

درین و در دکه در بنجور گنج حضور بے شدم بگدائی بر کرام و نشد

گنج حضور کنایه از اول بر کرام نزد اهل کرم نشد حصول نشد لایه اظهار اخلاص بجزو نیز نزل قوله

بطعنه گفت شب میر مجلس تو شوم شدم بغبت خویش کین غلام نشد

بر غبت خود و کینه غلام او شدم اما او میر مجلس نشد قوله

پیام کرد که خواهم نشست بازندان بشد برندی و در دشیم نام و نشد

رندی و در دشمنی شهره آفاق شدم اما او بازندان نه نشست قوله

نه واست بر اگر طید کبوتر دل که دیده در ره خود تیج و تاب نام و نشد

در بر وجود کبوتر دل ضافه بیانیه که دیده در ره خود تیج و تاب نام و نشد از اجنت که مشکلی عشق را

در یافت و با بے نیازی و سنگدلی معشوق را شنید و احترام نکرده خود را بدام عشق در انداخت
ازین راه برگردید قوله

بکوی عشق منه بزدلیل راه قدم | که من بخویش نمودم صدم تمام و نشد
بیدلیل راه قدم اشاره به رفیق ثم طریق بخویش یعنی خودی خود نمودم صدم تمام صدمه جد جد
نمودم نشد پیش زلفت قوله

هنر حیلہ برانگیخت حافظ از سیر مهر | بدان هوس که شود آن حرفی ام نشد
رام نشد یعنی مطیع نشد غفل

گرچه بر و اعطی شهر این سخن آسان نشود | تا ریا و زرد و سالوس مسلمان نشود
معنی آنست تا که و اعطی پیشه ریا دارد با سلام نیرسد هر چند که بمقتضای سخن رازین سخن بگو سخت
می آید سالوس نام و دروغ و فریب اگر چه سالوس نکباریم باشد آنها از اسلام بدر نمی کشند جواب
این نفی اسلام کامل است نفی نفس اسلام که لایوس احد کم هست بحسب لایحه بحسب نفسه قوله

از ندی آموز و گرم کن که نه چندان هنر است | حیوان آنکه ننوشد می انسان نشود
زند می عاشقی که بچندین هنر است کمال هنر است حیوان آن که ننوشد می انسان نشود یعنی
حیوان آنکه ننوشد و از شرف می انسان نگردد و این هنر است پس البته می باید نوشید تا انسان
حیوان نگردد و چرب زبان قوله

گوهر پاک بیا میکه شود قابل فیض | ورنه هر سنگ و گلوله و مر جان نشود
گوهر پاک استعداد کمال و در جو کمال ورنه هر قطره سنگ در و مر جان نشود و در اشارت بظرف
در جان اشارت بسنگ قوله

عشق می و زرم و امید که این فن شریف است | چون هنر های دیگر موجب مان نشود
این فن شریف عشق هنر های دیگر زده و پارسائی یعنی عشق باری می و زرم و امید که
این عشق چون به و پارسائی دیگران موجب مان نشود مبادا که تصحیر در راه عشق از نابوقوع آید بسبب
تصحیر چون زاهدان محروم مانم قوله

اھم اعظم کنند کار خود ایدل خوش باش | اگر تبلیس و جیل دیو مسلمان نشود

اسم اعظم مرشد و عشق توجہ بکند کار خود ببرد تو برساند ایدل خوش باش هیچ اندیشہ نرشد	
پارسانی بنجا طریار ویو مسلمان نشو و نفس تابع نگرود و جز بمبد و محبوب حقہ قولہ	
دوش میگفت کہ فردا بدیم کام دلت	سبب ساز خدا یا کہ پشیمان نشود
میگفت اشارہ بہر شد کہ پشیمان نشود ای از گفتن خود نام نشود قولہ	
حسن خلقے ز خداے طلبم روے ترا	تا اگر خاطر ما از تو پریشان نشود
ترا خطاب بہر شد قولہ	
ہر کہ بر کیش بتان بر سر جان میلزد	بے تکلف تن او لائق قرآن نشود
ہر کہ در عشق معشوقان از جان دادن سیر شد بیشک او لائق عشق نباشد چہ مذہب متوفان	
عاشق کشتی است قولہ	
فرہ را تا نبود ہمت عالی حافظ	طالب چشمہ خورشید خشان نشود
فرہ کنایہ از عاشق ہمت عالی اشارت بان سید علی الہم چشمہ خورشید خشان وصال	
محبوب - غزل	
گل بے بُخ یار خوش نباشد	بے بادہ بہار خوش نباشد
بادہ عشق بہار زندگی قولہ	
طرف چین و ہواے بستان	بے لالہ عذار خوش نباشد
طرف کنارہ لالہ عذار معشوق قولہ	
رقصیدن سرود حالت گل	بے صوت ہزار خوش نباشد
ہزار طبل جز با قد یار جز با محبوب قولہ	
بایار شکرب گل اندام	بے بوس و کنار خوش نباشد
کنار بفتح طرف قولہ	
باغ و گل و گل خوشست لیکن	نہ صحبت یار خوش نباشد
گل شہاب - غزل	
گو ہر مخزن اسرار ہماست کہ بود	حقہ مہر بدان مہر و نشانت کہ بود

مختصر حافظ بہ از ہر شاہ خوش نباشد
قطع جان نہ

گوهر مخزن اسرار عشق مراد قالوا ابلی وانا عذنا الایهما نیست که بود و ظهور و راه نیافتد قهر
دل بدان مهر و نشانست که بود و محبت غیره در و راه نیافتد قوله

عاشقان زمره ارباب امانت باشند | لاجرم چشم گهر بار بهانست که بود

زمره گروه ارباب امانت صاحب عشق گهر بار گرینده قوله

ز صبا پرس که مارا همه شب تا دم صبح | بوی زلف تو همان معشوق جانست که بود

صبا کنایه از مرشد بوی زلف جذبه عشق - قوله

طالب لعل و گهر نیست و گرنه خورشید | همچنان در عمل معدن کانت که بود

طالب لعل و گهر نیست لعل و گهر اعمال و افعال تصفیه چون زهد و پارسائی نیست فاعل محذوف
خورشید مرشد و سالک معدن دل عاشق قوله

کشته غمزه خود را بر یارت می آئی | زانکه بیچاره همان دل نگرانست که بود

بر یارت برآید دیدن نگران بیننده و متامل و مشتاق قوله

رنگ خون دل را که نهان کرد خط | همچنان از لب لعل تو عیانست که بود

همچنان در لب لعل تو عیانست کنایه از حسن جهان و بیکس من تقاصه نظر حسن تو
افزون نشود و تا در لعل خون نشود و روی تو گلگون نشود قوله

زلف هندو تو گفتم که در گره نرند | سالها رفت و بدان سیرت نشانست که بود

زلف هندو تو مراد تعلقات دنیا و جذبه عشق است نشان روش قوله

حافظا باز ناقصه خون نابیه چشم | که دیدن چشمه همان آب است که بود

باز نمایان کن خون نابیه خون که آب گردد و خون نابیه چشم اشکهای خون آلود چشمه مراد چشم همان
آب کنایه از اشکهای خون آلود غزل

گفتم که خطا کردی تدبیر نه این بود | گفتا چه توان کرد که تقدیر چنین بود

تقدیر اندازه کردن تدبیر اندیشیدن و عاقبت این غزل وقت رحلت مرشد یاد وقت
معاودت مرشد از سفر است تدبیر نه این بود یعنی که از مارتی چه توان کرد که تقدیر چنین بود
یعنی کار با اختیار نبود قوله

مرا چون قضا عشق بر سر نوشت یعنی چون عشق از لیست قضا نوشته نباید شد
 رد قضا هیچ نوع نتوان کرد قوله

بروز ادا خورد بر من میسر که کار خدا ز کاریت خورد

خرد عیب نه کاریت خورد نه کار سهل سرسری بلکه کاریت عظیم قوله

چه از علم و حکمت که در وقت مرگ ارسطو دید جان چو پیچاره گرد

چه یعنی چه شود ارسطو نام حکیم این علم و حکمت وقت مرگ هیچ نفعی نمی بخشد ارسطو چون نادان جان بد
 و علم و حکمت نفع بخشد مع محبت قوله

ای جهان زندگانی کن اندر جان که چون مرده باشی نگوی مرد

معنی این بیت آنست که ای و اعطایین قیل قال باز آئی و زندگانی نمی عشق کن که چون این
 سرگافانی متوجه بعالم بقا شوی مرده ات نگویند و لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ
 اموات بل احياء قوله

شود مست حدت ز جام است هر آنکو چو حافظ نماند صاف خورد

معنی آنست که هر که چون حافظ معشوق ز جام است یعنی از انزل نوشید بجام وحدت و قرب رسید غزل
 من و انکار شراب نیچه حکایت شد غالباً اینقدر عقل کفایت باشد

غالباً اغلب بیشتر بطریق محاوره اینقدر اشاره بمضون مراع سابق قوله

من که شهباز تقوی زده ام باد و چنگ ناگهان سر بره آرم چه حکایت باشد

یعنی من که شهباز باد و چنگ که لازمه عشق است تقوی را زده ام و از تقوی عرض نموده
 باز سر بره تقوی آرم در جوع باو کنم این غیر مناسب است قوله

را پدر راه برندی نبرد مغدور است عشق کاریت که موقوف به ایت باشد

یعنی پروانه که کنایه از زاهد است اگر چه بالای آتش چیخ میزند اما هنوز گرفتار خودی و خواهی
 است اینهمه پرواز و چیخ نال بشر است تا خلق او را بعشق تحمیل کنند و اگر از خود مرید بودی
 بچندین کلف مضطر نگشتی و با شمع هزار آشتی داشتی از اینجا است که هزار راه برندی نبرد و غیر این
 مقام رضا تسلیم است که معرفت به ایت حال است بهدین مقام مقید مانده بودم رشد سے

و هدایت سوئے فنا و محو و از رسید بود مغدورش داشته قوله

بند که پیر مغام که ز جسم بر پاندا | پیر ما هر چه کند عین ولایت باشد

یعنی زمام اختیار بدست کس داده ام که مرا از ظلمت جبل بر پاندا و بنور حقین رساند هر چه کند
میداند مرا هیچ خواستی و ارادت نیست قوله

تا بغایت ره میخانه نمیدانم

و رنه مستوری ما تا بجه غایت باشد

مستوری کنایه از زهد قوله

تا خود او را از میان با که عنایت باشد

زاهد و عجب نماز من وستی و نیاز

عجب از جمله اخلاق مذموم است قال ۴ ثلثة مهلك بخل و هواء و عجب عجب بدتر از محبت
است و مرد بد کردار جهان وقت میشود که چون پندار و نیکو کار است هلاک آدمی مرد و خیر است
نومیدی و عجب از آن آفتها تولد کند و آنها آیند که خود را از دیگران بهتر دانند و گناہان خود را
یاد نیارند و آنچه یاد آورد بتدارک مشغول نشود و پندارند که خود آفریده است و در عبادت لاف
نباشد پندارند که خود از آن بے نیاز است آفته عبادت ند و طلب نکنند پندارند که خود یافته و هر گاه
از دل شود و از مکر حق امین شود و خود را نزد حق محلی شناسد عبادت کند که آن خود نعمت حق است
بر کو و بر خود شنا گوید و تزکیه کند و چون بعلم موجب بود از کس حال نکند و اگر بخلاف و هر چیزی
کند بشنود ناقص نماید پس هر کرا حق تعالی نعمتی چون علم و عزت داده اگر شاد بود بداند که صفت است
و از آن غافل ماند که نعمت حق است و از هر آن خالی باشد این شادی عجب بود و اگر باز این نعمت
حق داند بر حق تعالی و این عبادت خود را خدمت پندیده اند این اولال گویند در مذمت عجب
احادیث بسیارند نماز نماز که موصل بقرب الهی است آنست قال غوث الاعظم کما ربای
صلوة اقرب الیک فقال الصلوة الی الیس فیها کسوء و المصلی غائب عنه چون مصلی
نماید صلوة کجا ماند چه که نماز فعل است فعل تابع افعال است چون افعال نماز افعال کجا ماند از نیاج است
که نماز عاشقان ترک وجود است الذین هم فی صلواتهم دافعون غزل

مژدهای دل که دگر با و صبا باز آمد

هدد خوشخبر از طرف سبا باز آمد

با و صبا کنایه از فیض ازلی و مرشد هدد خوشخبر واردی از واردات سبا شهر

(نقطه) در این بیت غرض محقق که حکم میگفت
حافظ را با و صبا و خود را با و صبا است

نقل

که بقیس ملکه آن بود مراد عالم علوی قوله

برکش ای مرغ سحر نغمه داودی را که سلیمان گل از طرف هوا باز آمد

مرغ سحر بدل کنایه از عاشق و او دو نام پیغمبر که در سلیمان بود و حق تعالی او را حسن صوت بخشیده بود و قصه او معلوم است اذ اتلوا الزبور بحسن الصوت یجمع الجن الانس الطیر لسماع صوته و بحمل من مجلسه آلف جنازه نغمه داودی آواز خوش یعنی سخنان عشق انگیز سلیمان گل اضافه بیانیه مراد مشاهدات طرف هوا عالم بالا قوله

لاله بوسه مخوشین شنید از دم صبح داغ دل بود بایسد و باز آمد

لاله کنایه از سالک می نوشین محبت قوله

عارف کو که کند فهم زبان سوسن تا بگوید که چرافت میجرا یا ز آمد

عارف صاحب معرفت بود و آن عبارت از باز شناختن ذات و صفات الهی در صور تقابل احوال و حوادث و نوازل و بعد از آن که بر سبیل اجمال معلوم شده باشد که موجود حقیقی و فاعل مطلق اوست سبحانه و صورت توحید محل علمی و عینی مفصل عینی نگرده چنانچه صاحب علم توحید صور تفصیل و قانع احوال متجدده متضاده از ضرر و نفع و عطا و منع و قبض و بسط و ضار و نافع و قابض و باسط حق را بنید و شناسد بے توقف و رسته او را عارف خوانند اگر باول است از آن بود و غریب حاضر گردد و فاعل مطلق را جل نکرده صور ساطع و واسطه باز شناسد او را مستغرق خوانند اگر بکل غافل بود و تاثیرات افعال احواله بوساطت کند او را ساهبی مشترک غفی خوانند مثلاً اگر کسی توحیداً تقریر میکند و خود را مستغرق بحر توحید مینماید و دیگر بر سبیل انکار آنرا با و باز گرداند و گویند که این سخن از سر حال است بل نتیجه فکر و رویت است در حال برنج و بر و خشم گیر و ندانند که این بخش من صدق قول منکر است و الا فاعل مطلق را در صورت این انکار باز شناختی و بروی خشم نگرفتی زیرا که عارف را خشم نباشد مگر بعد و درین باره ختم کند نسبت زیرا که متعرض بحق است و مفتی الهمی را امر تبست اول آنکه هر اثری که یا بد از فاعل مطلق جل نکرده داند چنانچه گفته شد دوم آنکه هر اثری که یا بد از فاعل مطلق جل نکرده بقین داند که نتیجه کدام صفت است از صفات اوستیوم آنکه مراد حق را در تجلی هر صفتی بشناسد چهارم آنکه صفت علم الهی را در صورت معرفت

باز شناسد و خود را از دایره علم و معرفت بل وجود اخراج کند که از من نجات لافس هوس نام گله
آزاد اینجا کنایت از عاشق طال لسان چارفت در عالم محو چهره باز آمد در عالم صحو قوله

چشم من از پیران قافله بس آب کشید | تا بگویش دلم آواز در باز آمد

آن قافله شادان بس آب کشید بس گریه کرد در اجس و آواز و اثر قوله

اگر چه ماعهد شکستیم گنه حافظ کرد | لطف او بین که بصلح از در باز آمد

حافظ اشاره باینکه اگر چه ما گنه کردیم و از ماعهد شکنی شد غزل

مژده کردل که مسیحا نقش می آید | که زانفاس خوشش بوسه می آید

مسیح کنایه از وارد کسی اشاره بمحبوب معنی آنست که محبت خیرین خود را که غریب بحر
فراق و قرین آتش اشتیاق است میگوید که ایدیل بشارت باد مرثیه غفریت که وارد از وارت
بتو آید که از بوسه خوش او که محبوب آید چون نقیض شد با بدن محبوبت می کند دل آرام آید بوجه که قوله

از غم و سحر مکن ناله و فریاد که دوشش | زده ام فای و فریاد رس می آید

بموجب این نسخ القصیر بضمیر قوله

ز آتش وادی امین منم خرم و بس | مونس اینجا بامید قبسه می آید

وادی امین نام وادی که در آن بکوه طور مونس را تجلی شده بود قبس نام پاره آتش من
فیضان نور حق مانند آفتاب مخصوص فردی و نافرذنی نیست معنی این بیت در بیت لمع البرق
من الطور و آنست به به فعل لک آیت بشهاب قبسی که گذشت قوله

هیچکس نیست که در کویت و اش کار نیست | هر کس اینجا بطریق مونس می آید

یعنی جمیع کمونات عالم بحکم آیت کل شیء الیه یرجعون قوله

کس ندانست که منتر گله معشوق کجاست | اینقدر مست که بانگ جبر می آید

کنه ذات حق سبحانه معلوم انبیا و اولیا نیست مقربان درگاه ازین سرشرف آگاه نیستند باطن
در هنگام مشغولی آوازها از عالم غیب آید بر لبش فعل است و بر دل را زها بلب
خوش و دل پر از آوازها اول مثل آواز زنبور سخنها بانگ نبوران نماید چه در گوشت
کلام گوید آن مه به بعد چون جرس و قافله که اوست و انهم نرم به این بسکه رسد

ز دور بانگ جسم پیمین قوی تر میگردد قوله

جرعه ده که میخانه ارباب کرم | هر حرفی ز پئے ملتے می آید

ساکل مناجات کرده بدرگاه بے نیاز گفته ام کریم که مہ از سرچشمہ فیض تو سیر بانگ
تشنہ لب ایم جرعه ده که میخانه الخ قوله

خبر از بلبل این باغ پرسید کن | ناله می شنوم کز قفسے می آید

بلبل روح باغ وجود ناله آواز دزدناک که شیوہ عاشقانت فقس وجود یعنی قصہ روح
و وجود من پرسید که چیست و چه حقیقت ارد که آواز می شنوم که از وجود من بر می آید
بحقیقتش هیچ اطلاعی ندارم که چیست و جستجو او کے رائی نہ رکھو کہ تعالیٰ و سیا کونک عن الروح
قل الروح من امر دئی و آنچه بعضی عرفا حقیقت روح مشاہدہ شدہ است جربانش خود
در یافتہ باشند نہ بکنہ کہ و ما اوتینم من العلم الا قلیا عاشق حنین در خوابان نسیم صبا
کہ قاصد کوے جانانست عرض داشتہ کردہ برینو جہ کہ قوله

دوست را اگر سر رسیدن بیمارست | گوید خوش که بنوش نفسے می آید

بیمار غم عاشق کنایہ از خود کہ بنوش نفسے می آید زندگی باقیست قوله

یار دار دوسر صیدل حافظ یاران | شاہبازے بشکار گسے می آید

شاہباز باز سپید کنایہ از یار گس کنایہ از خود غزل

مطرب عشق عجب ساز نوای دارد | نقش ہرزخمہ کہ ز دراہ بجای دارد

مطرب عشق اضافتہ بیانہ نیز مرشد ساز رباب بربط و مثله نوا آواز نقش چنے از اجناس
زخمہ بربط و رباب و مثله نقش ہرزخمہ کہ ز دراہ سراسر کہ بیان نمودہ راہ بجای دارد
نوش و بر جاست قوله

عالم از ناله عشاق مبادا خالی | کہ خوش آہنگ و فرح بخش نوای دارد

عالم آجنان آجنان ایچہ آفریدہ اند آہنگ آواز نرم در پئے سرودار و فاعل بہان ناله قوله

ایر در و کش ماگر چہ نادر روزم | خوش عطا بخش و خطایوش خدا دارد

بیر و کش کنایہ از مرشد روز و مراد زہد و پارسائی قوله

محترم دارد کمین گس تند پرست	تا هوا گیر تو شد فر بهای دارد
محترم خطاب بشوق گس تند پرست اشاره بدل که طالب قند لب معشوق است تا هوا گیر تو شد دوست تو شد فرزیابی و شکوه هما بضم نام جانور که استخوان سوده و بوسیده بخورد و سایه او بر هر که افتد شاه شود قوله	
از عدالت نبود دور گرش پرسد حال	باد شایه که بهم سایه گدای دارد
گرش پرسد حال اشاره به باد شاه اصناف قبل الذکر است قوله	
اشک خونین بطیبیان بنمودم گفتند	در عشقت جگر سوزد وای دارد
جگر سوزد وای صبر و تحمل قوله	
شوخ و غمره میاموز که در مذبح عشق	هر عمل جری و هر کرده جزای دارد
این بیت اشاره بمضمون انما هی اعمالکم ترد الیکم یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر محض و ما عملت من سوء تود لون بینها و بینہ امدل بعید قوله	
نعر گفت آن بت ترسایچه باؤ فروش	شادی و مری که جو که صفای دارد
ترسایچه آتش پرست که در دین عیسای بتازی نصرانی گویند و جمع این ترسایان که بیایمی نویسد غلط است بلکه ترسایان باید نوشت بهفره من این پیشیه بت ترسایچه باؤ فروش مرشد باعتبار پرورده شد مرشد خود شادی روای که جو که صفای دارد و بینی مشاهده جمال رو آنکه نما که صفائی جمال آبی بر چهره دارد غزل	
معاشران ز حریف شبانه یاد آرید	حقوق بندگی مخلصانه یاد آرید
معاشران عشرت کنندگان حریف شبانه کنایه از خود قوله	
بوقت سرخوشی از آه و ناله عشاق	بصوت نغمه چنگ چغانه یاد آرید
سرخوشی مستی بینوایی نغمه سرود چنگ نام ساز چغانه نام ساز که بندی سر نعل گویند	
قولم چو لطف باد کند جلوه در رخ ساقی	ز زهدین بسرود و ترانه یاد آرید
لطف پاکیزگی محبت جلوه ظهور ساقی مرشد معنی مصرع آنکه یعنی و مستبک ساقی را خرم و خوشدل و غرق محبت در یابند بسرود و ترانه یاد آرید بعضی احوال با گوشت قوله	

نقص (خسروا) آقا نفاذ لگا نشین فاخته خواند
ز زبان تو تمناست و طایه دارد

چو در میان مرا آورید دست امید ز عهد صحبت ما در میانہ یاد آرید

اے بقصد خود رسید قولہ

نہ بخورید ز مانے غم و فدا داران ز بیوفائی دور زمانہ یاد آرید

وفا داران عاشقان دور زمانہ گردش فلکی قولہ

سمند دولت اگر تند و کمر شست و کمر ز بہرمان بستر تازیانہ یاد آرید

سمند اسب سمند دولت اضافۃ بیانہ سرتازیانہ اشارت بوجہ قولہ

بوقت مرحمت اگر ساکنان صبح جلال ز رو و حافظ و آن آستانہ یاد آرید

مرحمت از روی رحمت صدر پیشگاہ و صاحب منصب صدر جلال آستانہ مرشد ز رو و حافظ و این آستانہ یاد آرید از روی حافظ کہ برین آستانہ نہادہ یاد آرید غزل

مرا برندی عشق آن فاضول عیب کند کہ اعتراض بر اسرار علم غیب کند

از باب ذوق گفتہ اند کہ تقدیر نیکی و بدی از حق است اگرچہ بندہ فاعل مختار است نہ اختیاری کہ اسناد افعال تمام با او توان کرد بنا بران گفت مرا برندی عشق آن قولہ

کمال صدق و محبت بین کہ نقص گناہ کہ ہر کہ بے ہنر آفت نظر بعیب کند

نظر بعیب کردن کار بے ہنر ان است قولہ

ز عطر جو بہشت آن زمان بر آید بو کہ خاک میکدہ ما بعیر حبیب کند

میکدہ عشق قولہ

چنان بزورہ اسلام غمرہ ساقی کہ اجتناب ز صہبا مگر صہیب کند

غمرہ ساقی مشاہدہ محبوب اجتناب پرہیز صہبا شراب صہیب بضم نام یکے از صحابہ قال فی شانہ نعم العبد صہیب بخاف اللہ لم یعصہ قولہ

کلید کنج سعادت قبول اہل دست مباد کس کہ دین بختہ شکریہ کند

گفتہ اند مردے کہ قبول اہل نظر و اہل دردے نشدہ بمنزلہ دخت بے برست کہ بیج لذت نداد کہ ریب شبہ قولہ

شبان وادی این گوی سحر را کہ چند سال بجان غمیت شہب کسند

شبان ادا می آید و رسیدن سستی در او می بینم ملاقات کردن با دختر شعیب و بر داشتن سنگی که چهل مرتبه می نهند
برداشت از چاه نوشتن آید غلام آن دختران او بعد از آن ده سال چرانیدن گوسفندان بعد از آن
در مصاحبت شعیب بودن معرفت چون چندین خدمت کرد آن گاه شعیب بمصر سوار شد و در اینجا
از شبان وادی ایمن مراد طالب و از شعیب مرشد مراد است قوله

از دیده خون بچکاند فسانه حافظ	چو یاد وقت شبان زمان شیب کند
-------------------------------	------------------------------

اشکال این بیت آنست که یاد کردن چیز تعاضلی عدم حضور آن خبر میکند پس اگر در زمان شبان یا زمان
شیب چگونه میکند اگر در وقت شیب یا شب چگونه مینماید جواب آنست که عمر طبعی را چهار قسم نموده اند اول صفا
و آن سن نمود و افزایش است زیادتی در نمویا شد و آن سی سال است دوم سن شیب است آن سن قوت
یعنی زیادتی در نمویا شد و آن سی و پنج سال است یا چهل سال است سوم سن کسوت آن سن انحطاط باقی
قوت که طوبت غریزی در نقصان باشد و آنرا پیری گویند و آن شصت سال چهارم سن شیخوخت
آن سن انحطاط باضعف که آن نقصان روی ظاهر می باشد و تمام عمر تمداد میکند و در اینجا از شیب سن کسوت
که پیرست مراد باشد و خود در سن شیخوخت باشد که این بیت گفته و میتوان که درین بیت بقیان سخن اند که هر
سخت پیر است آن بعد پیرست پس این بیت زمان هر م گفته غزل

مسلمانان مرا وقتے دے بود	که با او گفته گریه مشکلی بود
بگر دابے چوے افتاد م از چیم	تدبیرش امید ساعے بود

گرداب کنایه عشق از چشم لبیب چشم تدبیرش ضمیرش این اشارت بدل قوله

دے بعد رو یارے مصلحت بین	که استظهار هر اهل دے بود
--------------------------	--------------------------

مصلحت بین بیند مصلحت استظهار از پیش آشفته پریشان و عاشق قوله

ز من ضائع شد اندر کوے جانان	چه دامنگیر یارب منزله بود
-----------------------------	---------------------------

شد اشارت بهمان دل قوله

باین زند پریشان رحمت آرید	که وقتے کار دان کا ملے بود
---------------------------	----------------------------

زند پریشان کنایه از خود قوله

مگو دیگر که حافظ نکته دانست	که ما دیدیم محکم غافلے بود
-----------------------------	----------------------------

مگو خطاب بمشوق محکم بیا محکم غافل بود بسیار بخیر بود چہ خود سرائی کار نادانست غزل	
مرا مهر شیشیان سر برین نخواہد شد	قصائے آسمان نیست دیگرگون نخواہد شد
سیر چشمان مشوقان قصائے آسمان یعنی ازل و قد دیگرگون نخواہد شد قابل الرفیع نیست قوله	
رقیب آزار ہا فرمود جا آشتی بگذاشت	مگر آہ سحر خیزان سو گروں نخواہد شد
رقیب نفس و شیطان جائے آشتی نگذاشت امید افقت نمادہ سحر خیزان عاشقان سعی	
گردون نخواہد شد از دوا نخواہد شد و این رقیب مخدول نخواہد شد قوله	
مرا در و زایل کارے بخیز زندی نفرمودند	ہر آن قسمت کہ رفت اول کم و افزون نخواہد شد
ہر آن قسمت کہ رفت اول ہر چہ در ازل نامزد شد قوله	
بیاتاد صفت ندان بیا ننگ چنگ نیوشیم	کہ ساز شرع زین افسانہ نے قانون نخواہد شد
صفت قطار زندان عاشقان بیا ننگ چنگ علانیہ اشکالہ میںوشیم عشق بازی کنیم زین افسانہ	
اشارہ نے نوشی بی قانون نخواہد شد برگشت نخواہد شد قوله	
شراب لعل جامی امن یار مہربان ساقی	دلاکے بہ شود کار است اگر انون نخواہد شد
شراب لعل محبت خالص جائے امن خلوت و یا طریقہ ملاستی ساقی کنایہ از مرشد قوله	
مجال سن مہین باشد کہ پیمان مہر او زرم	کنار و بوس آغوش جگہیم چون نخواہد شد
چون نخواہد شد البتہ خواہد شد فریاد و فزع مراد تلقین مرشد قوله	
بیاتاد رے صافیت راز و ہر بنائیم	کہ کار عشق ازین افسانہ بوانسون نخواہد شد
ازین افسانہ اشارہ بنصیحت قوله	
مشوکار و دید نقش غم ز لوح سینہ حافظ	کہ زخم تیر و دل است رنگ خون نخواہد شد
رنگ خون نخواہد شد قابل الرفیع نیست غزل	
امن و صلاح سلامت کس این گمان نبرد	کہ کس برند خرابات این نشان نبرد
این گمان اشارہ بصلاح و سلامت زند خرابات کنایہ از خود این نشان اشارہ بصلاح و صلاح	
من این مین قع پشیمینہ بہر آن دارم	کہ زیر خر قہ کشم و کس این گمان نبرد
مرقع پشیمین طریقہ ملائیمہ زیر خر قہ کشم بطریق اخلاص نوشم این گمان سے نوشی قوله	

قوله بی جنون بیلی گفت کام محبوب بے تابا
و عاشق شود و بیاد مرے جنون نخواہد شد

قوله بی جنون
بیلی گفت کام

مباش غره بعلم و عمل فقیه زمان | که هیچ کس نقتضا و خدا جان نبرد

فقیه یعنی اے فقیه قوله

مشو فریفته رنگ بو قدح درکش | که رنگ غم ز دولت جزو مغان نبرد

رنگ بوز بدو رع قدح درکش عشق حاصل نماز رنگ غم اضافه بیانیه و خطرات خیالات مے مغان
عشق و محبت قوله

اگر چه دیده بود پاسبان تو ای گل | بهوش باش که نقد تو پاسبان نبرد

نقد کنایه از ایمان عشق پاسبان کنایه از شیطان که موکل است بر انسان - قوله

سخن نبرد سخندان ادا مکن حاسق | که تحفه کس و گوهر به بحر و کان نبرد

سخندان معشوق غزل

معاشران گره از زلف یار باز کنید | شبی خوش است بدین مقصود کینید

معاشران عشرت کنندگان اے یاران زلف دنیا شب دنیا که فی الحقیقت تار و کست و در تار و کست
عارضی است معنی آنست که اے یاران مصاحبان گره غفلت بکشاید از انقعده بد آید که حاجت و محبت
و پوشند و دولت مشاهدات دنیا شبی خوش است بگفتگو و عشق و ماز کنید بغفلت نادانی ضائع نکنید قوله

حضور خلوت انس است و ستان جعبند | و آن یکا و بخا و بخوانید در فراز کنسید

و آن یکا و اشاره است بکرمیه و آن یکا و الذین کفرو لیز لقونک بآب صاهمه لما سمعوا الذکر
و یقولون انه لجنون و ما هو الا ذکر لعل المبین در دفع چشم زخم تاثیر بسیار است پس این را
بخوانید تا چشم زخم دفع شود و نیز در بندید تا مطلق راه چشم زخم مسدود و میتواند که چشم زخم بکاران
در جمعیت ظاهری خل مے اندازد و همچنین زخم شیطانی و حضور مجلس انسانی خل مے افکند پس فکر
دفع آن چشم زخم باید کرد هرگاه چشم زخم از راه مدخل یافتن آن بدو گهران آزار میرساند داخل گردید
جماعت او باش در مجلس ارباب طریقت چگونه مجلس جمعیت میشود و از اینجا است که یک مرد
بیکار صد مرد کار را باز دارد قوله

میان عاشق و معشوق فرق بسیار | چو یار ناز نماید شما نیاز کنید

ناز کنایه از تکبر و گردن کشی نیاز عجز و فروتنی قوله

رباب چنگ بباغ بلند میگویند	که گوش هوش به پیغام اهل راز کنید
رباب چنگ نام سازها مراد عارفان عاشقان هوش ذهن اهل سحر از عاشقان قوله	
بجان دوست که غم پرده نشاند	گر اعتماد بر الطاف کار ساز کنید
بجان دوست قسم جان دوست کار ساز حق تعالی قوله	
نخست عظمه پیر صحبت این نیست	که از صاحب ناهنجس احتراز کنید
یعنی هر طلبی که فم کردن سخن عشق را قابل باشد صحبت ابناء دهر و امضر تر از هر مار است	
از نیاست با عاشقان نشین هم عاشقان گزین	ببا هر که نیست عاشق یکدم مشوقین قوله
هر آنکس که درین حلقه نیست نه عشق	بر او نمرود پشتوان نماز کنید
حلقه جماعه عشاق نمرود پیش از مردن بفتوی من نماز کنید که بمنزل مرده است غزل	
مرا بوصل تو گزانه دسترس باشد	و گز طالع خویشم چه ملتس باشد
دسترس قدرت ملتس التماس قوله	
چه حاجت است بشیر قتل عاشق را	که نیم جان مرا یک کرشمه بس باشد
کرشمه تبلی و ظهور قوله	
برستان تو غوغای عاشقان عجیب	که هر کجا شکرستان بود گس باشد
غوغا فریادها بسیار که از زبان کثیر کجا خیزد شکرستان مقام شکر قوله	
ازین هوس که مرا دست سخت کوتاه است	یکم بهر و بلبند تو دسترس باشد
ازین هوس کنایه از آرزو وصل کیم که مرا دسترس قدرت قوله	
خوش است باده نلکین و صحبت جانان	مدام حافظ بیدل درین هوس باشد
درین هوس آرزو غزل	
نقد بار بود ایا که عیارے گیرند	تا به صومعه کاران پئے کار گیرند
نقد با اعمال عیاری سرگی ناسرگی پئے کارے	دطلب عشق شوند و بلاست مابیش آیند
معنی آنست که از روی تمنا میفرماید که اعمال بندگان ایا بود که اظهار ناسرگی کنند تا به طاعت حق حقیقت اعمال خود دسته منفعل گردند و کار عشق بزان رواج گیرد و در وقت تمام پذیرد قوله	

مطلع اگر طلب کند انعام از شایع حافظ
خواستش به سبب یاد انعام کند

ازین عیب

مصلحت میں آنست کہ یاران ہمہ کا	بگذارند و خم طرہ یارے گیرند
ہمہ کار کنایہ از زہد و صلاح	بگذارند ترک کنند خم طرہ یاری گیرند و جذبہ عشق معشوقہ اندیذ قولہ
خوش گرفتند حریفان سر زلف ساقی	اگر فلک شان بگذار د کہ قرارے گیرند
حریفان عاشقان سر زلف ساقی جذبہ عشق آئی	فلک شان بگذار د کہ قرارے گیرند بگا آئکہ فلک شان بگذار دو جلتے دہد تا قرارے گیرند قولہ
تا کنند اہل نظر خاک بہت کحل بصر	عمر باشد کہ سہ راہ گزارے گیرند
تا کنند برائے آنکہ کنند اہل نظر عاشقان کحل بصر	سہ راہ گزارے گیرند اختیار عشق کردہ اند آنکہ ساقی یعنی عاشقان مہ لالہ عذارے گیرند معشوقہ فر گرفته اند قولہ قوت بازوے پر ہمیز بخوبان مفروش یعنی از زہد و پرہیز پیش عاشقان عارفان م مزن کہ ہر یک ازین لشکر حصار سوار است کہ چون غزم کنند تنہا گاہ کہ ازین خیل حصارے بسوارے گیرند مظہر خوارق شدہ قولہ
یار باین بچہ ترکان چہ دلیرند بخون	اکہ بہ تیر مژہ ہر لحظہ شکارے گیرند
بچہ ترکان تجلیات و عرفا کہ چہ درودہ عارف بگاہند بہ تیر مژہ بہ تیر گاہ قولہ	
رقص ہر شعر تر و نالے نے خوش باشد	خاصہ قصے کہ در دست نگارے گیرند
نگارے معشوقہ و واروے قولہ	
حافظ ابناء و جہان را غم مسکینان نیست	ازین میان گرہ توان بہ کہ کنارے گیرند
ابناے جہان عوام الناس و ظاہرستان مسکینان عاشقان معنی این بیت آنست یعنی در جہان اینچنین کے بنظر نے آید کہ غم عاشقان خود و رحمے بدیشان نماید پس جان بہتر کہ از خلق یکسو شوند و بگوشہ نشینند غزل	
نسبت رویت اگر با ماہ پرین کردہ اند	صوت نادیدہ را بحق بخین کردہ اند
پروین از منازل قمر کہ شش ستارہ اند و برج ثور و آثر یا گونید اسحق مقرر یعنی اے محبوب روے تو کہ کنایت از ذات است از تشبیہ و تمثیل منزہ و مبرا است آنکہ تشبیہ و مہر دادہ اند بغلبہ اشتیاق از روے قیاس ظن بہت قولہ	

شمه از داستان عشق شو انگیز ست	آن حکایتها که از فرهاد و شیرین کرده اند
داستان قصه قوله	
ساقیا مرده که با حکم ازل تدبیر نیست	قابل تغیر نه آنچه تعیین کرده اند
که با حکم ازل تدبیر نیست	رضیبا همین میخوشی رفته تعیین مقرر قوله
تیر مژگان از عنقریه جادو نکرد	آنچه آن زلف از وصل مشکین کرده اند
مژگان دراز عنقریه جادو نکرد و تجلیات متوجه آنچه آن اشاره بدر بانی قتل قوله	
یک شکر انعام ما بود و لبست نخواست	هم توانصافش بد شیرین لبان این کرده اند
شکر کنایه از بوسه نوشین لبان محبوبان قوله	
در سفالین کاسه زندان بخواری نمگیرید	کاین حریفان خجسته جام جهان بین کرده اند
سفالین کاسه لباس و سبابت بخواری یعنی بخت حریفان عاشقان کنایه از خود جام جهان بین عارف کامل دیوانه چون ما همچو دیوانه قوله	
از خرد بیگانه شو چون جانش اندر برتر	دختر زر که نقد عقل کاین کرده اند
دختر زر شراب گوی کاین خمر قوله	
خاکیان بجز انداز جرعه کاس لکرام	این تطاول بین که با عشاق مسکین کرده اند
خاکیان زاهدان شکست جرعه کاس لکرم عشق تطاول دست از قوله	
شهر نیرغ و غنای بیای صید قنیت	کاین کرامت همه شهباز و شاهین کرده اند
شهباز بزرگ زشان مراد توجه و کوفت ز غنای و غنای بدان پارسایان عاشقان قص زیبائی لائق این کرامت اشارت به صید قید نمودن شهباز باز سپید شاهین نام طائر شکای شهباز و شاهین کنایه از عارفان و صل و عاشقان کامل قوله شعر حافظ را که یکسر روح احسان است احسان خوبی نمکونی هر کجا بشنید انداز صد که تحسین کرده اند یعنی اگر صدگان شنید صدگان تحسین کردند غزل	
نفس با صبا مشکشان خواهد شد	عالم پیر در باره جوان خواهد شد
یعنی تا حال گرفتار خزان زهر و دوزخ بودم حالا آخر رسید بهار عشق عنقریب است که در میرد	

باد صبا که مرشد مشک نشان کلمات عشق و محبت نغمه اهد شد عالمی که سبب به چون پیغمبره پرمو
شد با سماع سخنان عشق از سر نو جان اید بود و عشق چیست چالاک قوله

ارغوان جام عقیقی بسمن خواهد داد	چشم نرگس بشقائق نگران خواهد شد
---------------------------------	--------------------------------

ارغوان مرشد جام عقیقی مراد فیض سمن گله است مراد سالک نرگس گله است مراد مرشد
شقائق لاله مراد سالک نگران مشتاق و سینه یعنی مرشد توجه بحال خواهد شد قوله

این تطاول که کشید از غم بهجران بلبل	تا سراپرده گل نغره زنان خواهد شد
-------------------------------------	----------------------------------

تطاول دست درازی مراد غم و اندوه بلبل سالک میان این هر مصرعه لفظ قریب می شود
است سراپرده گل جناب معشوق قوله

گر ز مسجد بخرباط شدم خرده بگیر	مجلس عطر در از دست یان خواهد شد
--------------------------------	---------------------------------

خرباط طرب باد و میخانه مراد عشق خرده عیب یعنی اگر از مسجد بمقام عشق رسیدیم عیب ممکن معجز
در از دیدیم از تحصیل علم بیرون زنایت است حصول عشق از ضروریات است بنابراین علم ضروری
حاصل کرده بود پرده ختم و کام ناکام خود را دران انداختم قوله

اول از عشرت امروز بفردا فگنی	مایه نقد بقار که ضمان خواهد شد
------------------------------	--------------------------------

نقد بقا اضافه بیانیه ضمان ضامن قوله

ماه شعبان ده از دست قدح کین خوشید	از نظر تا شب عید مصفا خواهد شد
-----------------------------------	--------------------------------

ماه شعبان هنگام ببط کین خوشید اشاره به پیاله سبزه رمضان هنگام فیض مراد این
مصرع آنست هنوز وقت ببط نشده قوله

گل غریب غنیمت شمرندش صحبت	که بیام آید زین راه و آن خواهد شد
---------------------------	-----------------------------------

گل زندگی جوانی و تجلی شمرندش ضمیرش بر گل که بباغ آمازین راه و انج اید شد
از عدم بباغ وجود دنیا آمده و باز عدم خواهد رفت قوله

مطرب با مجلس نس است غزلخوان سرو	چند گونی که چنین است چنانج اید شد
---------------------------------	-----------------------------------

مطرب مرشد غزلخوان سرو و سخنان عشق و محبت بیان فرما قوله

حافظ از بهر تو آمد سو و اقلیم وجود	قد می نه بود عشق که روان خواهد شد
------------------------------------	-----------------------------------

یعنی ازین سبب جان فراق می بیش نماند غزل

نفس بر آمد و کام از تو بر نمی آید	فغان که بخت من از خواب نمی آید
-----------------------------------	--------------------------------

نفس بر آمد زندگی بسر رسید کام مقصود از خواب بر نمی آید بیدار نمی شود قوله

کینه شرط و فاکر مرکب و حافظ	بر و اگر تو این قدر بر نمی آید
-----------------------------	--------------------------------

این قه اشارت بر مرکب غزل

نه هر که چهره بر افروخت لبر نمی آید	نه هر که آئینه ساز و سکندری داند
-------------------------------------	----------------------------------

چهره بر افروخت نمایش و آرایش کرد و لبر می داند جذب قلوب می تواند نمود آئینه ساز و
صفای دل کند سکندری مشیخت حاصل این بیت آنست که قال را حال باید سخن که بیجا
بمنزل جمالی است که از ملاحظت عاریست امام محمد غزالی گفتند که دعوی درویشی داری چند طویل
اشتراری گفت من میخ طویل در گل زده ام نه برل ان الله لا یَنْظُرُ اِلَّا صَوْرَ کُمْ و لا الی
اَعْمَالِ کُمْ و لکن یَنْظُرُ اِلَی قُلُوبِ کُمْ و نیت کُم القصه بطولها یعنی درویشان محض جهالت است

میدانی و کسی را ازین چه نقصان تو از کمال خود باز میان چون لحد بصورت حدبری آید
میان این طوائف خشک است طالبان حقیق را ازین تمیز خون دل بنا بران گفت هر که چهره بر افروخت

نه هر که طرف کلمه کج نهادند نشست | پناه داری آئین سروری داند

معنی آنست که سروری موقوف بکج کللی و تند نشینی نیست و از تشبیه کار و نمیکشاید محال آنکه شیوه دلبری پایه است اعلى و مرغ دل انسان بس وحشی لطف و حل باید که بدام افتد و شفیق را شیوه باید که اخلاص را بکار بر و در غرض گوید قوله

تو بندگان چه گدا یان بشر طاف و مکن | که خواجه خود روش بند پروری داند

بندگان طاعت عبادت گدا یان کنایه از نادان بشر طاف و بمحصل بهشت و ثواب درجات خواجه حق تعالی روش عادت ز فایز بند پروری داند انا للعبدل رحمن اغیثه و من ابوبه فاطمینی تجدنی قوله

و فایز عهد نکو باشداریا موزی | و گرنه هر که تو بینی شگرمی داند

و فایز عهد کیا اینها الذین امنوا و قولوا لله و قوله

ببا ختم دل دیوانه و ندانستم | که آدمی بچه شیوه پروری داند

شیوه طریقه قوله

غلام هست آن ندعافیت سوزم | که در گدا صفتی کیمیا گری داند

ندعافیت سوز عاشق که رخت عافیت سوخته و در گدا صفتی ظاهر پستی کیمیا گری عشق حقیقی بموجب المجاز قنطرة الحقیقة مجاز و سبیل حقیقت قوله

سواد نقطه بنیش ز حال تست مرا | که قدر گوهر یکدانه جوهری داند

نقطه بنیش مروک چشم سواد نقطه بنیش مراد روشنی که النور فی السواد حال ذات شایده گوهر یکدانه حال جوهری اشاره بمرکب چشم قوله

هزار نکته باریک تر ز مواجی است | نه هر که سر برآشد قلندری داند

قلندری موقوف بسر تراشی نیست قوله

بقدر و چهره هزار نکس که شاه خوابان شد | جهان بگیرد اگر داد گستری داند

یعنی هر که احق تعالی چهره خوش و قامت و نکس که لازمه خوبی است بدید بکمال استکمال نشاند اگر داد گستری که تقصیر با و فریادری ضعیفاست پیش گیر دعالی را فرایگیرد که طور شاهی در

حسن خلق و نگاہ داشت خاطر و اداسے حقوق است قوله بقدر مردم چشم من است غوطه بخون
چشم من در عشق تو بسبب کثرت خونباری بمقدار قد مردم غرق بخون گردیده درین محیط
نه هر کشناوری و نامدین خطاب از محبوب است که شناساوری این دریای محیط که عشق است
با کثرت خونباری نه کار هر کس است این نیست کار دیگران این کار است غزل

نیست شهنکار که دل مایبرد | بختم اریار شود خستم از نیجا ببرد

نگار کنایه از دریش کامل دل مایبرد و مارا از مایبرد یا بخود کشد بختم اریار شود یعنی اگر بخت ممد
و معاون شود و ختم از نیجا ببرد و مارا از نیجا ببرد و بجای دیگر برد تا صاحب کمال بنظر در آید تا مارا
بخود کشد - قوله

کو صریف خوش و سرست کوشش کوش | عاشق سوخته دل نام تناببرد

حریف عارف کامل و عاشق اصل سرست از غرض اینست که نام تناببرد تناببرد تناببرد تناببرد تناببرد تناببرد

باغبان از خزان به خیر می بینم | آه از آن در که باد گل رعنا ببرد

باغبان کنایه از مالک خزان مرگ و ایام قبض یا دینی با درختان گل رعنا زندگی قوله

رهن هر سختی است مشوین ازو | اگر اموزنبردست که فردا ببرد

رهن در هر اضاعت بیانیه که فردا ببرد بیکایک البته فردا ببرد قوله

راه عشق از چه کیشگاه کماند ارانست | هر که دانسته و صرفه زاعدا ببرد

کماند از آن رهنان دانسته باهوش صرفه زاعدا ببرد و فریب دشمنان بخور و سلامت و قوله

مکر فرعون کجا صرفه زاعدا ببرد این مقلدان کے بر عاشقان غالب تواند آمد قوله

در خیال انیمه لعبت بهوس می باز می لعبت مفرغ کو که صاحب نظر کے نام تماشای ببرد

یعنی شاید که صاحب نظر کے بیک تماشای نظر گذرے کند قوله

علم قضی که بچل سال دلم جمع آورو | ترسم آن نرگس ترکانه یکجا ببرد

نرگس ترکانه تجلی بنیا تجلی قوله

باتک گاف چه صد بار مدد عشوه مخور | کے سہا عکس ز غور شید و صفا ببرد

باتک گاف و نصیحت ناصحان و سخن مقلدان صدا آواز و گنبد و چاه و شله عشوه مخور مفتون آن مشوق

و قطع از شعر از کوشش خاطر و اداسے حقوق است
رویت الدال

سحر با معجزه پهلونزد دل خوش دارم | سامری کیست که دست از پیر ضیاء بر
 سحر با معجزه پهلونزد دل خوش دارم | سحر با معجزه پهلونزد دل خوش دارم
 نام غصه که قصه اش بالا مذکور شد پیر ضیاء معجزه هست و آن کف دست مبارک بود هنگامی
 که او را می نمود هر که میدیدی بهر حالت که بودی گریشتی و چون دست را گرد آوردی بیننده بحال
 گشتی ۱۱ من ابراهیم شاهی قوله

جام مینائی می سدره تنگدلیست | منه از دست که سیل عنایت از جا برود
 جام مینا مراد شراب از ذکر سبب اراده مسبب از آن عشق سدره تنگدلیست مانع تنگدلیست
 منه از دست یعنی جام مراد از دست مندا ترک عشق منما قوله

حافظ ارجان طلبه غمزه مستانه او | خانه از غیر پیر و از پهل تا بسود
 خانه از غیر پیر و از خانه دل از ما سوا خالی ساز بهل بگذار مانع آن باش تا بسود فاعل غمزه غزل
 نقد صوفی نه همه صافی بغیش باشد | اے بسا خرقة که مستوجب آتش باشد

نقد اعمال حاصل این بیت آنست درین زمان جماعتی اندر لباس تصوف برآمده خود را نمودند
 و تکلف کرده اند و از حقیقت تصوف خبر ندارند بنا بر آن گفت نقد صوفی نه همه السخ - قوله

صوفی ماکه زور و سحر می مست شدی | شامگاهش نگران باش که سرخوش شام
 شامگاه هنگام ابتداء دخول عشق یعنی صوفی که قبل ازین بخواندن اوراد مشغول بود اکنون
 که عشق در دلش گشود نگاهش کن که چه سرخوش باشد و غم و غصه از صفی خاطر بترشد قوله
 خوش بود گر محک بجز به آید بیان | تا سیر و روشود هر که در عشق باشد

محک بجز به اضافه بیانیه عشق آب تیره مراد حیانت قوله
 خط ساقی گلزارین گونه ز نقش بر آب | اے بسا رخ که بخونابه نقش باشد

خط ساقی اسما و صفات که حاجب اویند و سالک را سدا راه اند نقش بر آب سیریل انزال است
 همچنان شبنم اسما و صفات لیکن چون سدا در نع اسما و صفات کوشید آن حجاب تفع نشد میگوید که حجاب اسما
 و صفات چنین نقش بر آب نمیکند هیچ نوع رفع نمیشود پس بسا عاشقان که گرفتار غم و الم و حیرت ماند و کس
 بدوست رسیدن نتواند و نیز خط اشارت بطور آن حقیقت در ظاهر میگوید که بطور آن حقیقت

در مظهر روحانی چنین سیع الزوال است که دمس قائم نمی ماند سبب عاشقان که گرفتار غم مانند قوله	
ناز پرورد غم نبرد راه بدوست	عاشقی شیوه زندان بلاکش باشد
ماحصل این بیت آنست تصوف امر است بنایت دقیق ادراکے کامل بایست که گوهر مقصود است بید قوله	
غم دنیا کردنی چند خوری باده بخور	حیف باشد دل انا که مشوش باشد
دنی کینه مشوش غلگین متفکر قوله	
دلوق و سجاده حافظ برباده فروش	اگر شراب ز کف آن ساقی موشن باشد
دلوق و سجاده کنایه از زهد و روح باده فروش مرشد آن ساقی موش محبوب غزل	
واعظا کین جلوه بر محراب و ممبر میکنند	چون بخلوت میروند آن کا و گیر میکنند
جلوه ناز و غرور و آرایش و نمایش قوله	
مشکل دارم ز دانشمند مجلس باز پرس	توبه فرمایان چرا خود توبه کمتر میکنند
دانشمند مجلس و اعظاک و مجلس اظهار دانشمندی میکند باز پرس سبب آن پرس توبه فرمایان اشاره بواعظان که دیگر از از منہیات توبه میدهند چرا خود توبه کمتر میکنند خود از منہیات چرا باز نمی مانند قوله	
گویا باور نمیدانند روز داوری	کاینمہ قلب دخل کار داور میکنند
باور اعتبار باور نمیدانند بشک اندیا سنگ اند روز داوری قیامت قلب و دخل و دے دریا دخل بفتح تین عیب و فساد قوله	
بندہ پیر خراب باحم که در دیشان او	گنج را از بے نیل تو خاک بر سر میکنند
پیر خرابات مرشد عشق عارف کامل گنج کنایه از اعمال و افعال که زاد آخرت است خاک بر سر میکنند مخفی میکنند و هیچ نظر بر آن نمیدارند قوله	
یار باین نو دولت ناز بر خرقه و بر نشان	کاین همه زار غلام ترک آشتی میکنند
نود و دلتان در دیشان مقلد و زایل مانی بر خرقه و بر نشان مجد و پیروی و دار غلام ترک آشتی کرد فر قوله	
بر در میانه عشق آن ملک تسبیح کوی	کاندر آنجا طینت آدم مخمر میکنند
ملک ساکن بصف ملک متصف شد یعنی باو طالب عشق جاهل نما کاند آنجا اشیاء و بیجا طینت گل و خمیر	

اے گدا و خانقہ بردر گم پیر معان	میدهند آبی و دلهارا تو نگر میکنند
یعنی اگر طالب صافی بردر گم پیر معان که پیر عشاق است بیا که در محبت این قوم عشق و محبت حاصل یشود و جرحه از شراب محبت میدهند و دلهارا از طسوی اسد تو انگر میکنند که ملق الکافه اکل نیکه حصول بے عشق و محبت از محالات است قوله	
آه آه از دست صرافان گوهر ناشناس	هر زمان خرمره را یاد بر می کنند
صرافان گوهر ناشناس در ویشان قلد قوله	
خانه خالی کن لاتا منزل جانان شود	کین هو سنا کان لجان جاوگر میکنند
خانه خالی کن لایق ایدل خانه خود را از خطرات سوی الله نگاه دار کین هو سناکان اشارت بخلات جاه و دیگر بے عشق قوله	
صبحدم از عرش می آمد خرو و عرق گفت	قدسیان گوئی که شعر طاهر میکنند
از بر میکنند یا میکنند غزل	
هر که شد محرم دل محرم یار بماند	وانکه این کار ندانست انکار بماند
محرم دل واقف اسرار دل در محرم یار بماند و اهل محبوب شد اینکار اشاره با سر دل قوله	
اگر از پرده برن شد دل من عیب من	شکر ایزد که نه در پرده پندار بماند
اگر از پرده برون شد در عاشقی رسوائی در سپرده پندار نگه خود بینی قوله	
صوفیان استند از گرد و مریه نخت	دلوق مابود که در خانه خمار بماند
صوفیان کنایه از فتنه گران استند از گرد و مریه نخت قبول عشق ننمودند و دلوق مابود که در خانه خمار بماند و مابود که قبول این معنی نمود قوله	
خرقه پوشان همگی مست گشتند و گشتند	قصه ماست که بر هر سر بازار بماند
خرقه پوشان عاشقان و زاهدان مست گشتند خبر مخدوف آن ایست که میچکان ایشان با هیچ نسیگو به بر سر بازار بماند مشهور عالم گردید محبت کنایه از واعظان و زاهدان با و بر سر فراموش کرد وین زمان الحال قوله	
داشتم دلق و صد عیب مرا می پوشید	خرقه زین و مطرب و زمار بماند

ولق مراد وجود صد عیب نہاں صد عیب باطنی خرقة اشارۃ بہاں لوق رہن گرومی محبت مطہر
مرشد نار یک رنگی دیکھ لی قولہ

برجال تو چنان صورت چین جیراں شد کہ حدیش ہمہ جبار و دیوار بساند

صورت چین محمد و سائل کامل حیران شد لا احصی ثناء علیک ما عرفناک حق معرفتک قولہ

ہرے لعل کزان مست بلوین ستم آب حسرت شد در چشم گہر بار بماند

یعنی کہ پیش ازین از دست آن محبوب خودہ ام آنہ آب حسرت شدہ در چشم ماند یعنی اکنون
مے حاصل نیست از ان گریا نم و نیز کاریاے رسید کہ فیض بواسطہ از معشوق میگیر و گہر بار چشم
در عین صالت باعتبار بے نہایت اہ است ہر چند ترقی پیش طلب پیش قولہ

جز دلم کو زازل تا بابد عاشق او جاودان کس نشنیدم کہ در نیگار بماند

اے ہر کسے مدتے عاشق ماند بعد اعراض کرد قولہ

از صد سخن عشق ندیدم خوشتر یاد کاری کہ دین گنبد وار بماند

صد آواز چاہ و کوہ گنبد اینجا مطلق آواز شخص نابود بزبان منصوص است و اراک عذاب قولہ

گشت بیمار کہ چون چشم تو گرد ز گس شیوہ او نشدش حال بیمار ماند

چون چشم تو غنض الطرف شیوہ در بانی او ضمیر چشم نشدش ضمیر شبنم گس یعنی این بیت
ہنسٹ یعنی ز گس است کہ مانند چشم تو گرد دہند بیمار گردید لیکن شیوہ او حاصل نشد و بیمار
گردید یعنی منسوب بہ بیمار شد قولہ

بہما شاگرہ زلفش حل حافظ روزے شد کہ باز آید و جاوید گرفتار ماند

زلف مراد عشق و دنیا کہ جائے طہاوست غزل

ہوس با و بہارم بسوے صحر ابرد یاد دوسے تو بیاورد قرار از ما برد

ہوس آرزو باد بہار نسیم فصل صحر امراد و صحر عشق باد مرشد و وار د قولہ

آمدہ گرم و بذر آب زخم اشک چویم زر بزر داد کسے کا مد این کالا برد

یعنی اشک چون نسیم من کہ گرمی و تیزی در آمد و آب زخم کہ سرخی و تازگی است بزر و زرد ساخت
نہ موجب تحقیر نیست بلکہ کسے کہ آمد یعنی اشک من نسیم این کالا برد کہ سرخی و تازگیست زر بزر داد

یعنی نور علی نور ساخت زینت بزرگیت افزود قوله	
دل سنگین ترا شک من آورد براه	سنگ اسیل تواند برود یا برد
آورد براه مهربان ساخت و دوش فوق طرح سلسله عشق نبشت این مصرع معنی بر مقام محو و مصراع ثانی معنی بر صحو قوله	
راه مانع ز آن ترک کمان ابروزد	رخت ما هند و کمان سرو سهی با لایزد
غمره ظهور و اخفا ترک کمان ابرو معشوق سرو سهی سرو که از بزم و شاخه برآمده باشد شاخه متسایل نشده قوله	
جام مودی ز لبست دم ز روان بخشی زد	آبرو از لب جان بخش روان بخشا برد
جام می سخن عشق ز لبست که از لبست نیست دارد قوله	
بجست بلبل بر حافظ مکن از خوش نشینی	پیش طوطی نتوان صوت هزارا برد
بلبل عاشقان مقلد طوطی کنایه از خود هزاران کنایه از مقلدان غزل	
هر که را با خط سبزه سر سودا باشد	پایه زین دایره پیرزن نه میا باشد
خط سبزه صفات تجلیات سودا عشق زین دایره اشارت به عشق لاله صفت مانند لاله قوله	
در قیامت که سر از خاک کعبه بگیریم	دایغ سودا تو ام سر سودا باشد
سودا ضمیر ای خال سیاه که در لبست قوله	
تا که اگر گوهر یکدانه روا خواهی داشت	کز نعمت دیده مردم همه دریا باشد
گوهر یکدانه معشوق قوله	
ظل مدد خیم زلف تو ام بر سر باد	کاندین سایه قرار دل شیدا باشد
ظل مدد سایه دراز سر زلف جاذبه عشق قرار دل شیدا باشد قرار دل عاشق نیست قوله	
پوشش از ناز و تحافظ بکن میل آری	سر گرانی صفت ترکس شهلا باشد
چشم مراد تجلیات سر گرانی تکبر و غرور غزل	
هرگز نم نقش تو از لوح دل جان نرود	هرگز از یاد من آن سر خرامان نرود
سر و خرامان کنایه از محبوب قوله	
آن چنان مغموم دل جان جا گرفت	که گرم سر بر مهر تو از جان نرود

معنی ثانی باشد

فرع افزا

در ازل سبب ظلم با سر زلفت پیوند	تا ابد سر نکشد وز سر پیمان نرود
سر زلف جاذبه عشق و اعطاف در میان نکشد و هر محذوفت سر خیال قوله	
آنچه از بار غمت دل مسکین من است	برود دل ز من و از دل من آن نرود
برود رفع شود این اشاره بهر آن اشاره بحجبت قوله	
گر رود از تن خوابان من معذور	درود از چنگد کرپه درمان نرود
درمان عسل غزل	
هر آنکه جانب اهل وفا نگهدارد	خداش در همه حال از بلا نگهدارد
جانب اهل وفا نگهدارد و غمخواری و لادگان بد بلا رنج قوله	
دلا معاش چنان کن که گریه فرود پاک	فرشته است بد دست عالم نگهدارد
معاش زندگی که گریه فرود پاک اے مرگ ترا بد یا حادثه دام نگیرد وقت تو گریه قوله	
اگر تهاست که معشوق نگسلد	نگاهدار سر رشته تا نگهدارد
معشوق نگسلد پیوند معشوق بیوفای نگهدار نگاهدار سر رشته نقص مخالفت عشق و بیاد قوله	
حدیث دوست نگویم مگر بحضرت دوست	که آشنا سخن آشنا نگهدارد
محب حکایت محب بغیر نگوید قوله	
نگاهداشت دل ما و جای بخش نیست	ز دست بنده چه خیر و خدا نگهدارد
نگاهداشت دل ما یاد آوری نمود و بدلداری کوشید و بخش از دگر ز دست بنده چه خیر و بنده معاوضه او چه تواند کرد همین که دست بدعا بر آرد که خدا حافظ او با قوله	
غمبار را بگذارش کجاست تا محافظ	بیاد کار نسیم صبا نگهدارد
گذارش صبر شین معشوق غزل	
هر که آویکس موی پند مرا گوش کند	همچو من حلقه گیسو تو در گوش کند
گیسو موی بافته هر که مقدار سر مو نصیحت را بشنود همچو با مقید عشق تو گردد و همین مخفی عارفان کان گوهر جان سفته اند به سر مخفی را و هانش گشته اند به مراد از سر مخفی سر سبب عشق که بهر چکس معلوم نیست الا عاشقان و همین باعث جذب قلوب ایشان موجب اصول ایشان	

شرح هر که خواهد که چه حافظ نشود و سرگردان
از آنکه جان ندهد و بیاید ایشان نرود

۵ این سخن در شرح معلوم نیست

ایمانان است معصوم دله زاهد و پارسا با ده عشق بر با ولایت بر امید حصول الطاف
 کبشیرین جو شد لطف خداست همچو شکر نوش کند بر غبت تمام دوش من کتف من دوش بدش
 تو رسیده فردا کتف تو رسید و دوش بدوش رسید کنایه از اتصال است و مراد از آن
 مشاهده جهان در سر آن دوش کند از غایت اشتیاق در خیال آن دوش جان را فدا نماید
 گل مراد سالکی که ب مقام محبوبیت رسیده و سوسن کنایه از سالک آزاد نرگس کنایه از سالک
 منتظر چشم در راه گل و سوسن نرگس مراد عاشقان که هر یک بنوعی میگویند تا زبان همه را
 حسن تو خاموش کند همه از مشاهده تو گنگ گردند زان سبب بر آن هیچ و خم و تاب نهی آراسته
 و پیر بسته کنی غزل

ہماری اوج سعادت بدام ماؤفت

ہم نام جانور معرف ہمارے اوج سعادت اضافۃ بیانیہ قولہ

حباب اربند نام از نشاط کلاه
اگر ز رو تو عکس پیام ما افتد

ب بلبله براندازم از نشاط کلاه از نیست فانی گریه جام دل قوله

شبهه کہ ماہِ مرداد از افق طلوع کند بود کہ پرتو نور سے پیام ما اُفتد

مسرا و اضافتہ بیانہ و محبوب پر تور و شنائی قولہ

ملوک راجہ جوروہ خاگبوس این ندوسیت کے التفاتِ جواب سلام مانقہ

روصول قولہ

چو جوان فدا و لبست شد خیال می‌ستم که قطره زلالست بجام ما افتد

لے بستم امید بستم قولہ

خیال زلف تو گفتا که جان سیده ساز
کزین شکار فراوان بدام ما افتد

تجذبه جان وسیله مساز که جان چیز و هست کزین شکار اشاره بجان غزل

ہر انکو خاطر مجموع ویا رنا زینج اردو سعادت ہمد او گشت دولت مہر دین

المجموع خاطر خالی از اندیشه غیر همدم معبُ موافق قوله

جنابِ عشق را در گنبد بالائے عقل
کے آستان بوسد کہ جانِ مستیں وار

(مقطع) از خاک کو سے تو میری کہ وہ مرند تھا تو دینے کا کشتہ بن جا رہا تھا اور شاہراہ پر افتد

بسیه بالا ترا ز عقل است یعنی از احاطه عقل بالاتر آن ستان اشاره بحکیم عشق جان آستین
جان در دست قوله

و همان تنگ شیرینیت مگر قهر سلیمانست | که نقش خاتم لعاش جهان بر نگین دارد

و همان تنگ شیرین صفت مشکمی و صفت مجرب مگر تحقیق که نقش خاتم لعاش جهان بر نگین دارد
سخنان پندیر و عالم را شایسته گردانیده و نقاد ساخته قوله

به جو بر کو زمین با سنی توانائی خمیر دان | که دوران ناتوانی مایه زیر زمین دارد

منه زیر زمین دارد مخفی دارد قوله

بخواری سگرا و منع ضعیفان فقیرانرا | که صد مسند غرت فقیر نه نشین دارد

منعم معشوق ضعیفان عاشقان ره نشین نشینند و غزل

هرگز خاک مسر کو میوسکن باشد | پیش و گلشن فردوس چو گلشن باشد

مسکن جا سکونت گلشن بضم گلزار گلشن بضم رفته قتال قتل کننده هر چه گذاری هر چیز که
گذاشتنی است در راه و همه که یکسوزن باشد موافق آفتاب یکسو بر نه نشسته و یکسوزن پی
این پرده یکسوزن یکسوزن باشد نتوانست بهر آن رسید تا داشت را سباب جان کیون
خشک تر نیک بدلیل و کثیر و بر و بحر و حاضر قالب غزل

یاد باوان که ز ما وقت سفر یاد نکرد | بود اعی دل غمیده ماسا و نکرد

میز در قم خیر قبول در به گام شد اندیش می آمد آزاد نکرد و غم و فراق خود گذاشت کاغذ
جامه بخونابه بشویم که فلک + کاغذین جامه پوشیدن داد خواه و ظلم کردن چه پوشیدن
جامه از کاغذ قدیم علامت ادخواهی بود ۱۲ من رشیدی را منم و نیم بیای علم داد نکرد
بفریاد من رسیده و مرا معشوق نرساند مرغ سحر عارف شکن چپش طره شمشاد صفات
کلاک مشاطه صنع اضافه بیانیه و خمیر شیرین صنعتش بر هر که که در صرع آینه است هر که اقرار
برین حسن خدا داد و نکرد یعنی معتقد این حسن شد و عاشق نگردد به حسن خدا داد حسن را خدا یعنی
حسن ذاتی بخلاف دیگران که عافیت مطرب مرشد پرده مگردان سخن را گردان برن را و عرف
سرو عشق بنوا تر لیاات عراقیت سخنان عاشقانه است این ره مستانه سخنان عشق غزل

و قطع اگر بدیدیم چو آفتاب زنده و غزل
و غزل
و غزل
و غزل

یاد باد آن که سر کویتوام منزل بود	دیده را روشنی از خاکدست حاصل بود
دل چو از پیر خرد نقد معانی میجست	عشق میگفت بشیر آنچه بر مشکل بود
بشرح به بیان تفصیل بر و بر دل قوله	
در دلم بود که بید و ست نباشم هرگز	چه توان گفت که سعی مری دل باطل بود
که سعی مری دل باطل بود بموجب تقدیر بیخک علی التذیر قوله	
دو شریاد حریفان بخزبات شدم	ختمی دیدم و خون دل پاد رگل بود
ختمی کنایه از عارف خون در دل گرفتار غم دلم پاد رگل حیران پریشان قوله	
پس بگشتم که برسم سبب و فراق	معنی عقل دین سگله لایعقل بود
عقل را چه یار اگر این سگله یابد قوله	
راستی خاتم فیروزه بواسعاف	خوش رخسید و دولت سبعل بود
خاتم بکسر الفتح کنش فیروزه جوهریت مبارک قیمتی سبز فام بامداد که چشمش بر آن آید روشنائی	
انرا یابد بواسعاف طائفه اند که بوسعاق نیز گویند و از خاتم فیروزه بواسعاف قبل محبوب قوله	
آه ازین جور و ظلم که درین آگه است	وای زان غلش تو غم که ان منزل بود
ورین و آگه اشاره بدنی و آه ازین و گفت که بخیر دینی آید آه زان ناز با اعتبار گذشته که در	
این محفل بود و آتش فناست قوله	
دیدم آن قهقهه کبک خرامان حافظا	که ز سر پنجه شایین قضا غافل بود
کبک خرامان اهل دنیا معنی این بیت آنست یعنی اے حافظا آن خنده و طرب اهل دنیا را دیدی که	
از سر پنجه قضا غافل بودند و با طرب بجام غفلت پیوند اندازد و چون قضا بسر پنجه باش در کشید	
آهنم بر باورفت و بجز حسرت بر نداشت غزل	
یاد باد آن که نهایت نظر بامابود	رقم مهر تو بر چهره ما پیدا بود
یاد باد خطاب محبوب حقیقی و یا بر شد رقم نبشتن اینجای معنی غم قوله	
یاد باد آنکه چو چیت بتمام سیکشت	معجز عیسویت لب شکر خا بود
چشم تجلی ذاتی عتاب سزانش معجز عیسوی فیض و لطف ازلی قوله	

یاد باد آنکه صبحی زده مجلس شمس	جز من یار نبودیم و خدا آنجا بود
صبحی زده است و منویر مجلس من خلوخانه جز من یار نبودیم خدا آنجا بود در میان ما و تو غیر از خدا دیگر نبود قوله	
یاد باد آنکه زنت شمع طرب افروخت	دین دل سوخته پروانه ناپروا بود
ناپروا بے نیاز قوله	
یاد باد آنکه خرابات نشین بودم مست	آنچه در مجلس امروز گشت آنجا بود
گشت اشاره بمشاهده محبوب قوله	
یاد باد آنکه در آن بزم که خلق ادب	آنکه او خنده مستانه زدی صبا بود
صبا شراب قوله	
یاد باد آنکه به من چو گلک بشتی	در رکابش به نوبیک جهان بیا بود
به من کنایه از معشوق به نوکنایه از خود قوله	
یاد باد آنکه با صلاح شامی شدت	نظم هر گوهر ناسفته که حافظ را بود
با صلاح شامی شدت بسبب صلاح شامی یعنی نغمه حال نغمه گوهر ناسفته سخن که سفته الماس نگرایی سخف و نگریده غزل	
یارم چو قدح بدست گیرد	بازار تبان شکست گیرد
قدح بدست گیر دهن نوشیدن آید بازار رونق قوله	
در پایش فتاده ام بزاری	آیا بود آنکه دست گیرد
آیا لفظ متنا قوله	
در بحر فتاده ام چو ماهی	تا یار مرا بشت گیرد
بحر کنایه از عشق و حیران شست آهین سر بزم که بدان ماهی گیرند قوله	
هر کس که بدید چشم او گفت	کو محتسب که مست گیرد
مست اشارت بحشم قوله	
خترم دل آنکه همچو حافظ	جامه ز من است گیرد

<p>مے الست محبت محبوب حقیقی و محبت ازلی غزل</p>	
<p>یکدم جام دی سحر که اتفاق افتاده بود</p>	<p>وز لب ساقی شرابم در مذاق افتاده بود</p>
<p>لب ساقی صفت مشکم مذاق چشیدن یعنی هنگام سحر یکد و ساغر مشاهدات تجلیات انقی اردۀ الهی افتاده بود و از لب ساقی که صفت تکلم است شراب در مذاق افتاده بود - قوله</p>	
<p>از سرستی درک باشا بعد شهاب</p>	<p>رجعت میخوایستم لیکن طلاق افتاده بود</p>
<p>رجعت یعنی باز نشستن طلاق یعنی رهایی می چنان شود که از روی سرستی مشهوریدگی باز گیر میجویم که بعد شهاب رجعت نمایم و در عشق بازی جوانانه در آیم لیکن از ان مقام ربانی افتاده و مشاهدات تجلیات فرو گذاشت نمی نمود و نیز میتواند بود که از سرستی یعنی بجزدی بار دیگر یا معشوقه ایام جوانی که هوا و موس باشد میخوایستم که رجعت کنم و بازید و پیوندم لیکن متنبه شدم که گذاشتن آن شاید بهتر است که که زنی را طلاق داده باشد آن طلاق بسبب گذشتن مدت قابل رجعت نماند پس چون حال بدین منوال بود آن شایدا یام باز نیز پیوستم و نیز آنکه میخوایستم که باشد بعد شهاب رجعت نمایم لیکن طلاق واقع شد و در وقت رجعت نماند یعنی امکان نبود قوله</p>	
<p>در مقامات طریقت هر کجا کردیم سیر</p>	<p>عاقبت ابا نظر بازی فراق افتاده بود</p>
<p>انصدان لا یجتمعان قوله</p>	
<p>ساقیا جام دادم ده که در سیر طریقی</p>	<p>هر که عاشق و شرب نباشد نفاق افتاده بود</p>
<p>دادم پے در پے قوله نقیض می بستم که گیرم بوسه زن چشم مست بزم بستم خیال می بستم طاعت صبر از خم ابرش طاق افتاده بود و پیش برده او صبر را بجا نیاورد - قوله</p>	
<p>از معبر مرده فرما که دو ششم آفتاب</p>	<p>در شکر خواب صبوحی هم و شاق افتاده بود</p>
<p>معبر تعبیر کننده و شاق محل قوله</p>	
<p>اگر نبود شاه سجی نصره الدین از کرم</p>	<p>کار ملک دین ز نظم و انساق افتاده بود</p>
<p>شاه سجی مراد شد انساق روان شدن غزل</p>	
<p>یاری اند کس نمی بینم یار از او چه شد</p>	<p>دوستی کو آخر آمد و دست از ان چه شد</p>
<p>آب حیوان تیره گون شد خضر فرخ دی که است</p>	<p>خون چکیده از شلیخ گل باد بهار از او چه شد</p>

در قطع حافظین ساعت که این شعر پیش از
طالع خوش بدایم به عشقین

آبچون عیش و کنایه از دین کیش تیره گون ناپدید و ظل یافته خضر فرخ ہے مراد شمع گل
ساک با و بہار فیض از فی مرشد قولہ لعل از کان مروت بر نیا مدرالہاست کان مروت خرابست
اسے کے باکسے مردمی نکند تابش خورشید سعی با دو با از اچہ شدہ گردش آسانی را چاکلٹ وید قولہ

گوئے توفیق و کرامت میان فگندہ اند | کس بمیدان و نی آرد سوار از اچہ شد

کس بمیدان روئے آرد و بیکیس طالب پیدا نے شود قولہ

صد ہزاران گل شگفت بانگ غور سخا | عند لیسان اچہ پیش آمد ہزار از اچہ شد

معنی این بیت آنست کہ صد ہزار مصنوعات صنع ایزدی بوجود آمد کہ وجود ہر یکے دال بر صانع و الجہ
اند پنج یکے بصانع پہنے برد عاشقان طالبان حق را چہ شد کہ از پردہ غفلت بدر نمی آیند از صنوع
بشنا سائی صانع در نے آیند قولہ

زہرہ ساز خوش نیساز و مگر عودش نبوت | کس نثار د شوق مستی میکسار از اچہ شد

زہرہ نام ستارہ مراد مرشد عود و ربط مراد زبان معنی آنست کہ مرشد ما زہرہ شد کہ خلق را
بہدیت نمی شناسد و گنگ گشتہ میماند مگر زبانش سوختہ یا کامش درختہ بیکیس فراق عشق و محبت ندارد
کہ لحو از غفلت ہر بر آرد و عاشقا ز اچہ و جہ پیش آمد۔

غزل رویف الدال

اسے ذوق شہد لعل تو دکام من لذیند | حلوائی قند گر سندہ لا درہن لذیند

شہد مراد سخن منیر شہد لعل اضافۃ بیانہ لعل کنایہ از لب و مراد از لب عشق یعنی عشق تو یا بہنہ
تانیہای بخ مرالذین چون گر سندہ را حلوائے قد قولہ

دندان یار دہن تنگ خوش نمود | در کام حقہ دانہ و محمدن لذیند

خوش نمود چنان خوش و دلکش کہ بیانش در مصرع لاحق است قولہ

شہد شکر ہر اچہ بیازار عالمست | شیرین از دست و ہم این سخن لذیند

شیرین از دست از و اشارت بلب یعنی نسبت بلب شیرین او یافتہ قولہ

خط و دہن برفقت دماغ را | باشد مغز نفوذ شک ختن لذیند

خط فرحت مغز برفقت یعنی زلف مغز تو نفعہ بوسے قولہ

مقطع حافظ اسرار الہی کس نمیداند خوش باز آری بر کسی کہ در انداز کار اچہ شد

این بیت در دیوان حافظ
 در وصف عشق و محبت
 آمده است و در این بیت
 از کمال عشق و محبت
 سخن به میان آمده است
 و در این بیت از کمال
 عشق و محبت سخن
 به میان آمده است
 و در این بیت از کمال
 عشق و محبت سخن
 به میان آمده است

ما را بکام وید از اشک سپید سُرُخ | خطیست چون بباغ گل یا سمن لَندِید

کام درون این کام ویده درون دیده لندید مراد خوشنما غزل

اے گفتگو لعل خود کام جان لندید | شکر لبست چو طعم شکر در دهان لندید

لعل لب مراد عشق طعم مزه قوله

دندان تست قطره شیر و شکر لبست | در کامهاست شیر و شکر بهر آن لندید

لب تو بمنزله شکر و دندان تو چون قطره شیر قوله گفتیم حدیث لطیف تو آمدن لطیف یعنی حدیث سخن عشق تویی تو شتم از آن سخن من لطیف شهره آفاق شده کردم باین صفت شدی بیان لندید ذکر بیان محبت تو سیگتم از آن کلام من لندید گردید که چون کاغذ زری بر من قوله

دل ناوک تو خواست که باشد همای را | باشد ز طعنها و درگراستخوان لندید

دل طلبگار ناوک عشق تو گردید تا خسته و ضعیف گردد و محض استخوان باشد چرا که عشق بهاست بلغم پیرا که بغیر از استخوان کلفت نمیشود قوله او را ز بس که چاشنی حسن لب نیست یعنی دل از بس که چاشنی گیر ماند چمن محبوبیت پیوسته حرف او گذرد بر زبان لندید پیوسته حرف کرد و ثناء او بر زبان لندید آید قوله

حافظ نس ز شیر ده جان بخت جلوه | در آرزو و آن لب نامد چنان لندید

شیر ده جان تصدیق کمال در رخ میشار که موجب گزارش بخت جلوه طاعت عبادت غزل

عشق تو رستید با هوش کنان اخذ | تا دیده و دل کند از بیم کنان اخذ

هوش کنان اخذ هوش اخذ کنان بیم کنان عاشقان که از دست برد عشق اندیشه میانینند دیده دل را از ایشان فرا گیرد تا پوشید چشم و بیهوش اندیشه خود را بدای عشق اندازند قوله و ستار ستانند بر عالم و عابد عشق چیست که عالم و عابد را عرض سوائی نشاناز کند از گفت بر بهمان اخذ عشق آنست که بیزاری از دین بخشد

غزل رویف المراء

الا اے طوطی گویا اسرار | مبادا خالیت شکر ز منتقار

طوطی مرشد درین صلیح مثنوی است خالیت شکر منتقار یعنی منتقار تو از شکو خالی بالماقا و آنست الناقه علی المحوض و فی المعترضه محض علی الناقه فانظر الیه بالماقیه یعنی طوطی اسرار

از شکر خالی بساد منقار تو و این مصراع دعائیه است قوله	
سرت سبز و دلت خوش باد جاوید	که خوش نقشه نمودی از خط یار
سرت سبز این مصرع نیز دعائیه است خوش نقشه این مصرع منادی له است قوله	
سخن سر بسته گفتی با حریفان	خدا را زین معسا پرده بردار
سر بسته مشکل مخفی حریفان عاشقان خدا را بواسطه خدا زین معاینه و اصل بنابرین معارف قوله	
بروے مانن از ساعنه گلابی	که خواب آلوده ایم ای بخت بیدار
ساعنه دل عارف گلاب مای الورد و محقق و معارف که دل مرشد در خواب آلوده ایم گرفتار خواب غفلیتم بیدار مرشد یعنی اے مرشد برو که از ساعنه دل خوش گلابی بزنی اے بیان حقائق و معارف بوجاهسن نما که از او او خوش آب گو غفلیتم باشد که از مدد کاری تو ازین خواب عقلت برآم و از مضیع خویش بجهنم و قدم پیش نهم قوله	
چهره بود و اینکه ز دور پرده مطرب	که می قصند با هم مست و بشیار
ره سرود هر اد سخن ز دور پرده بطریق اختایان نمود مطرب مرشد قوله	
سکنه دانه بخشد آب	بزور و ز میسر نیست این کار
سکنه در نام بادشاه روم مشهور معنی آنست که مرغان فصاحت ملک ملک که طائران آشیانه تقدیس و تسبیح بودند هر چند و طلب معرفت کوشش نمودند و خاک گستان هفت که در جادوم بود و جادو و زیر و زبر کردند و خود را بر زینت زینت معصومی راستند و طرک ازین فحمانه و جبره ازین بیانه آشنایان را نرسد چه که این کار بزور باز و نیست بلکه این محض فضل ایزدی هست که فضل الهی بویسمن بشیاء قوله	
ازان ایون که ساقی در می افکند	حریفان را نه سرماند و نه دستار
معنی آنست که پیش ازین لم مست محبت بود چون مرشد بیان معارف حقائق نمود مستی برستی فرو گویا مرشد ایون در می ایشان کرد که حریفان را شناسائی سر و دستار نماند قوله	
خرد هر چند نقد کائنات است	چرخه سنجید و پیش عشق کیمیا کار
نقد زه ضرب کیمیا علی است که قلب عیان اسفل با علی بد و خاص شود یعنی اعیان اسفل با علی علی و با علی میتوان ساند از صف النعال بعین عیش توان ساند یعنی عقل هر چند سکه زده	

درگاه هست و محتاج الیه گدا و شاه است پیش عشق که کمیاب گری باشد که من جو سالکان از رخسار
سے سازد چه وزن و چه قیمت ارد قوله

بستوران مگو اسرارستی | حدیث جان سپر من نقش دیوار

مستوان زاهدان ظاهر پست اسرارستی اسرار نامتناهی که از ادراک انسان دور است معنی است
که ایشان هنوز از مشیمه فیات عناصر طبائع نبرآمده قابل درک نگشته اند کما قال عیسیٰ بن یلیم
ملکوت السموات من لم یولد مرتین مرۃ من بطن امه مرۃ من بطن الطباع لکن بدین جنبه
که صورت آنها هنوز چون نقش بر دیوار است حدیث جان از نقش دیوار پسیدن بس و شوار قوله

ببین دولت منصور شاهی | علم شد حافظ اندر نظم اشعار

یعنی خجستگی علم مشهور شعر بمعنی کلام موزون معنی آنست که خجستگی و مبارکی دولت سلطان
منصوب نامدار حافظ شامند شد گفتن اشعار غزل

لے صبا نگهت از کوی فلانی بمن آر | زار و بیار غم راحت جانی بمن آر

صبا کنایه از مرشد نکمت بادغوش مراد نشان و نیز نکمت کوی مراد پیغام قوله

قلب بی حاصل بار بزن کسیر مراد | یعنی از خاک دوست نشانی بمن آر

قلب بدل کسیر واروے کمیاب که بدان زر و نقره شود قوله سو که نگاه نظر بادل خودیتم نکمت
کمی نگاه نظر مراد مقام عشق زار و غمره او تیر کمانی بمن آر ابرو و غمره تجلیات جلایه یعنی از
تجلیات جلایه که بمنزله تیر و کمان باعث قتل اند بیا عطا تا با بان این دل را که با با بچنگ است مقتول سازد
و از دست اور بانی یابم قوله در غریبی و فراق غم دل پیر شد غم غریبی بیکسی عاجزی
پیر شد چون بزمیست و بیغیر ساغرے زکف تازه جوانی بمن آر شکر از مشاهد محبوب
بمن آرتا از مشاهد از سرفرو جوان گردم و جوانا نه چست چالاک بعش دایم قوله

منکر از اجم ازین مرد و سہ غریبچشان | و گرایشان نستاند روانی بمن آر

منکران زاهدان ازین یعنی شق یکد و سہ ساغر بچشان سخنان بگو و گرایشان نستاند بگوش
جان نشنود روانی بمن آر فی الحال ها گو که قدرین عشق عاشقان اند و لذت شراب میخوارن ساسد قوله

ساقیا عشرت امروز بفردا مفکن | یاز دیوان قضا خطا مانے بمن آر

ساقی مرشد عشرت امروز شاید محبوب کیست بجا حاصل باید کرد بموجب من امکان فی هذه
اعنی فهو کالخرقة اعنی یاز دیوان قصدا انجناب حق خطا مانے بمن آکر که تا فردا خواهم زیست قوله

دلم از دست بشد و دلش که حافظ سیگفت | اے صبا نگهتے از کوی فلا نے بمن آکر

از دست بشد از اختیار رفت بر خواند برزائده درین بیت خطاب بخود است چنانچه گویند که مجروح
این سخن گفتم از دست فتم غزل

اے صبا نگهتے از خاک ره یار بیار | ببرانند و دل و مژده دلدار بیار

نگهت ذکر از خاک ره یار بیار معنی آنست عاشق حزین بطریق نیاز صبا که پیغمبر عاشقانت
الهام میکند که اے صبا ذکر ره از عاشقی که خاک او معشوق شده محبوب و هو قوله

نکته روح فر از لب دلدار بگو | نامه خوشنخیز از عالم اسرار بیار

معنی آنست از برای جان حزین مشتاقان سخن جان بخش که از لب آن دلدار برآمد بگو پیغام فرست
از جناب آن محبوب بمن بیار قوله

تا معطر کنم از لطف نسیم تو مشام | شمه از نفحات نفس یار بیار

معطر شبو لطف نسیم مراد توجه و پیغام مشام مغر شمه از نفحات نفس یار یا یاد کند کلام
جان پرورد دوست بیان کن قوله

بوفای تو که خاک ره آن یار عزیز | بے غباری که پدید آید از اغیار بیار

معنی آنست که اگر از عالم دردمندی در دلداری سوگند مرا بوفای تو که با عاشقان مینائی خاک ره
علامت مراد از آن کلام بے غباری که پدید آید از اغیار بے آمیزش و مخالطت از غیر قوله

گردی از رگنزد دوست بکوری قریب | بهر آسایش این دیده خونبار بیار

گردی از رگنزد دوست مراد از گردن کردن یا آنچه در خاک را با کعبه بکوری قریب بر آسایش
کردن شمع بهر آسایش این دیده خونبار بهر تنگین این دیده مگر بیان قوله

خامی سادگی شیوه جانبارانست | خبری از بر آن لبر عیار بیار

خامی بدلی سادگی سلیم قلبی جانباران عاشقان حاصل آنست کنی و هر سوز و غم خبری
از بر آن لبر عیار بیار تا جان را خدا سازم خود را با و سازم قوله

۱۲ اگر چه بندگان در جوانی هر دم سیر و در اوج انسانی که منظر طاعت حضرت زوالی است فانی نمیکردند و در دهم طاعت نمیکردند و در گزشتن از دهم طاعت نمیکردند

شکر آنرا که تو در عشرتی ای مرغ چمن	با سیران نقش مرده گلزار بسیار
مرغ چمن بلبل مراد مرشد فقص بصادوسین هر دو کدورت قوله	
دل دیوانه ز زنجیر نمی آید باز	حلقه از خیم آن طره طرار بسیار
حلقه از خیم آن طره طرار بندی از جذبات عشق آن محبوب قوله	
روزگار سیت که دل چهره مقصود	ساقیا آن قدح آئینه کردار بسیار
شب روز در وصل آن نگاریم اما هنوز مقصد نرسیده ام ساقیا آن قدح آئینه کردار و ساقی مرشد قبح آئینه کردار مراد عشق از دگر طرف اراده مظهر و نیز دل مصفا قابل بین و در جانان قوله	
کام جان تلخ شد از صبر که گرم بید	عشوۀ زان لب شیرین شکر بار بسیار
سینه از زبان محشوق نیز غلی جالی شامل لطف قوله	
دل حق حافظ بچه از رویش رنگین کن	و آنکس مست نخر آب از سر بازار بسیار
دل حق وجود بچه از رویش رنگین کن غرق عشق سار خراب می طاق مست از ره بازار بسیار بر عالمیان جلوه ده غزل	
اے خورم از فروغ رخت لاله زار عمر	باز آنکه رنجت بر گل سبیت بهار عمر
این بیت نظامیت که ناظم در زمان شیب کرده است شاید رعنای شباب و تایش حال ضعف و پیری نموده و متنای محالی کرده است این گفته باز آنکه رنجت همچنان که در عرف خبش نشد که میگویند لبیت الشباب یعنوا کاشکه جوانی باز نگردد و چه باز نگردد که بجز قدرت تواند باز گشتن در مرغ که لذت حیات در آن جوانی بوده و حیات که در پیراست جات نیست بلکه مقدمه حیات است این قول آن بحر ناتوان است که شاید رعنای شباب را کم کرده که قوله	
از دیده گر سر شکت هم باران در سب	کاند غمت چو برق بشد روزگار عمر
اندیشه از محیط فنا نیست هر کرا	مر نقطه دوان تو باشد مدار عمر
دوان سر محضی اے هر که عاشق تست و مدارش بر سر محضی از فاش آن نیست که کشنده جانیکه ریا نیست به فنا و بقای اوست اگر چه در ظاهر فناست اوست قال ان اولیاء الله لا یموتون بل یقتلون من الدار لے الله و دیگر لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل الله اموات بل احياء عند ربهم	

بر زقون فرحین قوله

ناله عمر زنده ام من این بسجین باد | روز فراق را که نهد در شمار عمر

معنی آنست که حیات زندگانی درین جهان فانی آنست که عمر گر آنایه در خدمت محبوب صرف شود و حیات
که دور از خدمت معشوق است حیات نیست بلکه مماست در صورت حیات قوله

در هر طرف زخیل حوادث کین است | زار و عنان گسته دواند سوار عمر

زار و وبان اسطه عنان گسته زود تر حاصل بیت آنست درین عالم فانی که لحظه فصال جانبا
دست داد و محب باید که آن دم را غنیمت شمرد و قدر وقت را بشناسد زیرا که در هر طرف انچه عاشقان جانبا
پسین گفته اند که قوله

این یکدوم که وعده دپار مکن است | در یاب کار دل که نه پیداست کار عمر

مان بشیارشونه پیداست کار عمر حقیقت عمر معلوم نیست و غافلانه که سیر شهوت تن محبوب
نفس بدن اند خطاب کرده بدین قوله

تا که موصیج و شکر خواب صبح دم | هشدار بان که رفت ز دست اختیار عمر

شکر خواب یعنی خوابی که بعد صبح بگذرد و خواب استراحت خواب خوش در بخت کمال قوله

دی در گذار بود و نظر سوسه مانگرد | بچاره دل که هیچ ندید از گذار عمر

غزل

اے برائید دل تو موقوف کار عمر | عمر منی که پر شوی در کسار عمر

معنی او که کسار عمر مایه زندگی موقوف بامید و صل نیست یعنی وقتیکه بصل تو رسم عمر من
حاصل کنم و تو بجای عمر عزیز من هستی میخواهم که در عمر بحالت پیری زنی این اشارت بجای عمر عمر عزیز
کنایت از محبوب تبار عمر مراد از عمر محبوب چنانچه در صدد بیت غزل

ای برده گو و حسن خوابان روزگار | قدت بستی چو سی سروجیبار

قد قامت و پوست نرغاله و شکافتن بریدن بهای سی سروجیبار که در شاخه است برآمد و شاخه نرغاله

الحق وجود نقش و نشان دبان تو | موهوم نقطه ایست پنهان نه آشکار

الحق راست دبان تو تعین موهوم نقطه باعتبار عدم او که نه پنهان باعتبار آنکه چون این

حافظ کمالی که در وصف کمال
از نقش ماند از قدست یادگار عمر

بدوست بس ظاهراست نه آشکارا باعتبار عدم ادراک قوله

داویم دل بدست خط و خال زلف تو از دست هر سه چو کشیدین دل نگار

خط و خال تجلیات متنوعه زلف جذبه عشق بامید حصول تجلیات متنوعه تو گرفتار عشق تو گردیدیم -

قوله با و انرا در دشمن اگر یار با من است و انهم مصاف را و ترسم ز کار زار

با من است یار ماست و ملتفت ماست قوله

عشقت چو در سراچه دل خانه گیر شد زمین در اگر بدشوم آیم با منظرار

سراچه سراچه خوردنیکفش ضمیر شین بعشق قوله

اگر سر و پیش قدم سر می کشد مرغ عقل طویل انبوه تیج اعتبار

سر و کنایه از عاشق آزاد پیش قدم تو ای با ذات تو سر می کشد سر کشی کند و دعوانا الحق

میزن عقل طویل انبوه تیج اعتبار قال علی اذا تم العقل نقول الکلام قوله

منصوبه هو ای تو حافظ کنون جو بخت در ششدر غمت دلش افتاده مهر و ا

منصوبه بازی مقيم نرود و آن هفت اندک گشتایم ده هزارت بار شاید هم زیاده چون شینی فریاد

غمت قصر ششدری چشم دارم هم تو منصوبه کن از لطف طویل اگر چه فار خانه گیری ششم اندک ششدری

بکعبتین بخت چون دطاس ناید پنج شش پس چه سانین درد و خون چون چرخ ایدان خبری

اسامی بازیادین آیات بستند - فارد - زیاد - ستا - هزاران - خانه گیر - طویل - منصوبه - دو چار

هشت درد و باروی درد و درد و چار یعنی شش غزل

لے با دشمن بگو بگذر سوے آن نگار بجشاگره ز زلفش بوبه بن بیار

زلف از زلف بر بسته عبارت از جذبه عشق بوبه امید طمع و خوی پیرش یعنی خواهی سی عاشقانم قوله

با او بگو که اے مه نامهربان من باز آ که عاشقان تو مردند ز انتظار

باز آ یعنی ازین استغنا باز آ قوله

اگر دی چهره ز کار فراموش بنده را ز نهار عید یار و فادار گوش دار

ز نهار البته یار و فادار کنایه از خود گوش دار یاد دار فراموش کن غزل

ایمل از شام فراق و از هجران غم مخور شام هجران هم رسد و در پایان غم مخور

این شعر یافت شد ۱۲

این بیت یافت شد و قطع حافظ تا تو بیک غم مال جهان مخوری
بنام خود و ده بیت ۱۲
بیا غم مخور که جهان نیست پایدار

پایان آخر هست تاریکی را روشنائی در عقب بوجیان مع العسر لیطیل کنایه از خود جمعیت زیبایش
و آرایش اخوان هوا بای نفس شیطان یوسف کنایه از تجلی محبوب چاه اختفا جمیع احوال سوگمنانه و نیز
یعقوب خانه ساخته بود که در فراق یوسف از همه بریده و در انخانه خلوت گزیده آنرا بیت خان نام
نموده یعقوب مراد سالک همچو یوسف محبوب بشیر مرده دهنده نام شخصی که مرده پیراهن یوسف به
آورده اینجا کنایه از مرشد یوسف گم گشته تجلی بود در نقاب شده کنعان کنایه از دل عاشق دست نغم ده
نغم مخور سمر قد نام شهر مشهور و اصل سمر کند چه سمر نام پادشاه بانی آن کند ترکان شهر ده با گویند
و قیل حنته الدیار بقعة السعد و السمر قد و الری و غوطه الدمشق سلطان خراسان سمر که ملک خراسان بود
و هر که پادشاه خراسان بود غزل

بعد ازین هرگز نه بیند هیچ میخواره دگر | همچو من میخواره مثل تو خارے دگر

خار باده فروش یعنی مرشد فوله

ساقیا داریم چندانی که ماز دست | میخوریم و باز میگوئیم یکبار دگر

ساقی حضرت حق داریم دارم یعنی ای ساقی وای مصو وای نافع ارواح چندان نگره دارم که گویا
بمحبوبت بر شد خود پیوندم و جام محبت از دستش نوشتم و بعرض از خود بگو شتم یعنی پیش ازین یکبار باین دست
رسیده ام از کس میخواره و خرقه شیمینه عباے دریشان گیسوی کنایه از اوصاف آتشی معنی آنست که خرقه
دروشی را ترک دهم و در زهد و فروتنی بگو شتم و از روی یادوری گزینم و درین تعداد خود تخم اوصاف کمال
در پاشتم و تخلق با خلق اندوه یک رنگ حدیث با شتم کارگر آنست کاینستی عزیزان میکنند یعنی اگر حالت
انست که این ظاهر پستان از رویا میکنند غزل

پروانه نمی شکیب از دور | و قصد کند بسوزدش نور

پروانه که نیست شوق عاشق شمع نمی شکیب و هر نیکند عاشق را در هر حال خرابی است که نه با او میتوان
ماند و نه بے او اگر نه بیند سوزد و اگر بیند میرد سوزم گرت بنیمیم میخونم هر کس بخیا ل خود
گرفتار هر کس بوجلی خربالایم فرعون بجزیره که دانند فرحت کنند گانند عالمان بعلم و زاهدان
بزهد و متقیان بتقوی و قس علی هذا القیاس صاحب نظران عاشقان بروی منظور بشا و محبوب قضا حکم
کردن عرض ظاهر کردن مستور پوشیدگی و آدم آنوقت تو در بهشت باشی تو دیدار خود با عاشقان غائی

هرگز نکم نگاه و حور این بیت با بیت سابق بمضمون این بیت متحد است و در قیامت شود پله
بیزان نهند بد خلق بخت و من نگرم سوے دست ناب خاص سلسبیل نام چشمه است عینا فیها
تسے سلسبیل و همچنین کافور و مزاجها کافور اغزل

چون صبح کرد غم جهانگیری آشکارا آفاق را ز جمله ز رفیت شد شعار
شعار لباس اسلاق بفتح لث شگاه سلاطین درستان ایلاق لث شگاه ملوکان در تابستان
طلیعه فوج را گویند که پیش از نطق بود کا سگار خداوند ام غزل

دیگر بشاخ سرو سوسلی لبیل صبور گلپانگ که چشم باز روی گلن و
مراد از شاخ و سرو سوسلی شگاه لبیل مراد تمام عشق لبیل عاشق گلپانگ از لبیل بد و باز اند قوله
ای گل بشکرا نکه شکفتی بکام دل با لبیلان بجل شیدا کن غرور

گل کنایه از محبوب شیدا و بوانه غرور تکبر قوله
از دست غیبت تو شکایت نمیکم تانیت غیبتی ندهد لذت حضور
غیبت جدائی شکایت نمیکم چه الاراده ترک الاراده تانیت غیبتی ندهد لذت حضور تاثیر
هجران نکشد نوش وصل الذلت نیابد قوله

گردیگران بعیش و طرب خرم اند و شاد مارا غم نگار بود مایه سرور
دیگران کنایه از ظاهر پرتان عیش و طرب کرد و فر شاد و بیغم غم نگار عشق محبوب سر شادی قوله
از اهدا گزنجور و قصورست امیدوار مارا شربخانه قصورست یار حور

قصور جمع قصر قوله
میخور بیانک چنگ و مخور غصه کس گوید ترا که با ده خور گو هو الغفور

بیانک چنگ علانیه آشکارا و ر کس اشاره براهده هو الغفور است بخشنده و نذرند و سازد و بوی
وصل یا بند وصل بانیش نوش باشد با غم بود و سرور و بویان مع العسیر اروع الطح فرج نوش
چیز شیرین آب حیات و تر یا ک قوله

حافظ شکایت از غم هجران میکنی در هجر وصل یا بشو و ظلمت نور
ظلمت تاریکی نور دشمنی غزل

این غزل در نسخ موجود نیست ۱۲

این غزل در نسخ موجود نیست ۱۲

دلا چندم بر نیری خونج دید شرم دار آخر	تو نیز ای دید خوانی کن مراد دل بر آخر
یعنی اس دل تا که مراد غم و اندوه داری و از دیده که مدام بتو نگراست شمرے دارد ای دید تو نیز مراد نما و مراد دل بر آخر یعنی بشا همد و میان قوله	
منم یارب که جانان از عارض منم	دعای صبحم دیدی که چون آمد بکار آخر
دیدنی خطاب بدل آمد بکار آخر مستجاب گردید قوله	
مراد دنیا و عقبه من بخشید روزی خوش	بگو ششم قول چنگ دل بدستم زلف یار آخر
روزی بخش خدا چنگ نام ساز قول چنگ تلقین مرشد اول اشاره به نشأه الا و زلف یار جذبه آخر اشاره به نشأه الآخرة مع آنست که حق تعالی از روز فضل و کرم مرادات دینی و دنیوی بمن عطا فرمود داشت که در دنیا قابلیت سماع حقائق و معارف از مرشد عطا فرمود و در آخرت نوبه و وجه یومئذ ناصرت الی بها ناظره در این نیز آن باشد که اول قابلیت سماع و حقائق و معارف از مرشد عطا فرمود و باختر زلف یا که کنایه است از صفت چو باد از خرم من نان بودن خوشه چاند	
چو باد از خرم من نان بودن خوشه چاند	ز بهمت توشه بزار و تخم خود بکار آخر
دو نان کنایه از ظواهر پرستان ز بهمت اشاره بان السحب العالی العم و بهمة الرجال تعلق الیها مع آنست که بچو باد که کام میگشاید و از خرم فرومایگان خوشه می باید تا که بظواهر پرستان تقلید بنمائی و منتظر وقت ایشان آئی تا دست گرفته ترا بجا رسانند که ایشان از دون همی خویش دینین خود را از بهمت قصد خویش توشه بداد و بجا کرده تخم در زمین استعداد خود بکار قوله	
نگارستان چین انم نخواهد شد ز آب آخر	بنوک کلک ننگ آمیز نقش می نگار آخر
نگارستان نگارخانه چین شهرست که بازی صین خوانند طلبوا العلم و لو باصین نگارستان چین مرتبه عشق حقیقی مع آنست که مرتبه عشق حقیقی قابل فنا نیست هر که بدان مقام رسد شایان آنست که در ان مقام در آمده از کلک ننگ آمیز شمرے در خور انگیز که چهره روزگار نقش اندویش آینه عکس آن بسماند قوله	
ولاد ملک شبنم گری گرازانده نگریزی	دم صبحت بشارت بهایار دزان نگار آخر
ملک شبنم گری انصافه بیانیه و نیز راه فاطمی دم صبح وقت انقضا نازده دم صبحت صبحت عشق قوله بسته چون از نوزدی چون لعن پیش آورد	
بسته چون از نوزدی چون لعن پیش آورد	تو گوئی تا بجم حافظ ز ساقی شرم دار آخر

بہت بھگم بچہ پرستش کنندہ صوٹ لا چوب سنگ سنگہ پیش اور پیش آ رہے ہیں درمیش موجود دارندہ
مشرم دار آخر رہنے پویش غزل

روى نما و وجود خود از ياد ببر | خرمين سوختگان را همه گو باد ببر
روى نما خطاب بمحبوب حقيقى و مرشد وجود خود از ياد ببر مرا از اين ستمى مستعلا بيقول از خرمين
وجود سوختگان عاشقان همه گو باد ببر نيست معلوم باد قوله

ما که دادیم دل دیده بطوفان بلا | گو یاسیل غم و خانه ز بنیاد ببر |
طوفان بلا عشق که عشق تمام الحزنه و بلا یاسیل غم کنایه عشق خانه ز بنیاد ببر و جو منتظر ساز قوله
دوش میگفت بزرگان سیا هست بکشم | یارب از خاطرش اندیشه بیداد ببر |

مترکان سیاه شدائد و بلیات عشق از خاطرش ضمیرشین معشوق قوت که سینه گو شعله تشنه
پارس باش پارس نام ولایت و انجاء شهر شیراز و سپاهان کرمان نیز دمع آنت گو سینه پاره تشنه
باش در سوختگی حاصل آن که عاشق با غیر از سینه سنوان حاصل نه ویده گو به رخ و جلوه بغداد و بر
یعنی ویده را بگو که در اشک فشان غیرت جلوه شو یعنی محبت با غیر از دیده گر بان کار نه - قوله

زلف چون عنبر خامش کہ بویہدایت	اے دل خام طمع این سخن زیادہ
زلف عنبر مراد وصل بویہد حاصل غایہ خام طمع	اشارہ بالتراب رب الارباب از یاد ویر فراموش کن
ناله سعی بردہ دین آہ بجای نرسی	منز و اگر میطلبی طاعت استاد بیر

دولت پیرمغان باو کہ باقی سہلست
دیگرے گو بزر نام من اور یاد بسر

کہ باقی سہاست کہ جان و مال گرفتہ غنیمت دیگرے کو بیز نام من ادا دے اگر دیگرے نام مرا زیادہ بر دو یا دھپارو گو مبار خزل

رومی بخاومرگو کہ دل از جان برگیر | پیش شمع آتش پروانه بجان گو برگیر
دل از جان بر گرفت از جان نومید شدن معنی مصراع ثانی آنکہ پروانہ را بگو کہ پیش شمع آتش بجان برگیر
یعنی خود را بسوز قولہ

در نسخہ شاربیح میسب اور دمجش و در نسخہ اول شدہ باشد ۱۲

مستقل (حفاظت) میں کرانے کی خاطر طیارہ + ہر وازر گشتی اس زمانہ پر دو چہرہ

بر لب تشنه مابین مدار آب دروغ	بر سر کشته خو آئی وز خاکشن بر گیر
ماحصل بیت آنست که ماهی جانم که باب محبت تو خورفته بپوش محذوب لحم که بگل خساره تو واله شده حجاب میان میار که طافت آن نثار مرغ و دم که در بوی تو پربال میزند بناوک نامید مجروح چون جیاتش بقبرت دار و آتش فرقت مسوز است در خوی بے همتا برضاب شده خود نظری انداز و ام مایه دار صن کوته جمال کش بمستعان بدیهای مراده که بهتر ازین سخن در عالم کم یابی است دستگیر از پا آورده را از خاکشن بر گیر - قوله	
چنگ بنواز و بساز از بنو عود چه پاک	آتش عشق و دم عود و تنم مجمر گیر
عود نام چه بے ست خوشبو که می سوزند و نام سازے قوله	
ترک درویش گیر از نبود سیم و زرش	در غمت سیم شمار اشک و سخن را از گیر
درویش عاشق کنایت از خود قوله	
در سماع آبی در سر خرقة بر انداز بر قص	وزنه در گوشه نشین بوق ریاد بر گیر
ز سر خرقة بر انداز هستی مستعار را محکوم قوله	
صوف بر کش ز سر باد صافی در کش	سیم در بازو برد سیمبرے در بر گیر
صوف بر کش ز سر لباس ظم آری را دور کن - باد صافی در کش عشق و محبت حقیقی که مبرا از اسوا باشد حاصل نایم در باز ترک عبادت زهد ریائی بسایم بری در بر گیر مرشد و حاصل نایم قوله	
دوست گریار شود جمله جان دشمن باش	بخت گوشت مکن و زین بشکر گیر
دوست گریار شود یعنی غایت دوست کارست جمله جان دشمن باش از دشمنی غیر با که نیست بخت گوشت مکن اقبال بخت میباید قوله	
میل رفتن مکن ایدوست می با ما باش	بر لب جو و طرب جو و بخت ساغر گیر
بر لب جوے کنایت از دنیا و وجود و جهان جو طرب جو کما شاکن لب ساغر یعنی در مینوشی در آو یا بگفتن سخنان عشق و محبت مشغول شو قوله	
رفته گیر از برم این آتش و آب و شیم	گونه ام زرد و لبم خشک و دهنم تر گیر
گونه ام زرد یعنی حالت من برین سبده که رنگ من کمر با و از زرد گردید و لبم خشک لب من خشکی	

در شوق شایع بجای دلم نام ندم باشد ۱۱ سه این نزل در نسخ موجود نیست ۱۲

ن قمری جانور سے عاشق سرود ۱۲

پذیرفته کنارم تر گیر از کثرت گریه کنار من بمنزله جوی گرویده قوله

حافظ آراسته کن بزم و کجوا غظرا که بین مجلسم ترک سر منبر گیر

بزم کنایه از وجود باعث بار جامعیت غزل

روز نوروزی مطرب معشوق و بهار مستی و عشرت آغوش پیرو نگار

نوروز یعنی آن روز که آفتاب نقطه حمل آید بتاریخ نیروز خوانند من برای هم شاهی غزل

ساقی ساغر شراب بیار یک ساغر شراب ناب بیار

ناب هر چه بے آئینش و خالص باشد قوله

داروے در عشق یعنی مے کوست درمان شیخ و شاب بیار

درمان علاج شیخ پیر شاب جوان درمان شیخ و شاب یعنی پیر جوان باز و جوان اچالاک قوله

آفتاب ست ماه باده و جام باده اشارت آفتاب دماها اشاره بجام در میان آفتاب

بیاری یعنی جام را لال مال از باده ساز قوله

برزن این آتش مرا آبے یعنی این آتش چه جواب بیار

آب برزیدن فرو نشاندن آتش مرا عقل که سبب اندوزش عالم است نیز عشق که موجب عقلی

عاشق است آن آتش چه آب مشاهده رکود دل را و نیز عشق که بظاهر سوزنده بیاطن موجب بقا معنی

آنست که اساقی بر آتش عقل من اشغال تمام دارد آبے برزنی تامل ویرا از بس اشتعال بر افکن یعنی عشق

که فی الحقیقت سوزنده و غیر خود را ناچیز کننده و چون آبست لطیف اجزای وجود در آید و آتش

عقل کشنده بیار و بر آتش عقلم بریز که عقل با عشق کارے ندارد قوله

گل گرفت گو به شادی رو باده ناب چون گلاب بیار

گل گرفت مرا و از گل عقل جوانی باده ناب عشق محبت قوله

غافل بلیل ارماند رواست قلقل شیشه شراب بیار

یعنی قبل و قال علما و ظاهری نماند رواست این حقائق و معارف مرشد طریق که بالاتر از دست بکار که سر آ قوله

وصل و جز بخواب نتوان دید دارو کوست وصل خواب بیار

وصل و کنایه از مشاهده محبوب و خواب نتوان فی حصول آن جن بقای صفات بشدی مگر در

داروین شفا از عشق اصل فنانی صفات بشری قوله	
اگر چه مستمیده و دو جام دگر	تا بجلی شوم خراب بیار
اگر چه مستمیده از عشق حصول نوده بدو و جام گرین از دیا عشق ازانی دار تا بجلی شوم خراب بجلی نیست گرم در صفات افعال ذات قوله	
یا صواب است یا خطا خوردن	اگر خطا هست دگر صواب بیار
صواب نیک قوله	
یکم و طس گران بحافظ ده	گر گناه است دگر ثواب بیار
رطل همانه گران بزرگ ثواب مراد باعث اجر غزل	
سرو بالا بلند و خوش فرتار	دلبس رازنین و گل رخسار
بالا قد رازنین متصف با قول بابرده بیاری شوقی چالاک از برای خدا کار یکدیگر بواسطه کنند از برای خدا گویند نگاهش خمیر شین بر دل جاد و ساحر سنبلی زلف کنایه از جذبه عشق و حائق تشنگ کنایه از پند و تامل غزل	
شب قدر است و طے شد نامه هجر	سلام فیه حقه مطلع العجب
شب قدر کنایه از شبی که طے شد چید شد و رفت نامه هجر زمان هجره مصرع ثانی تا کنه سلاطی بادوران شب تا وقتیکه طلوع کند فجر قوله	
الا در عاشقی ثابت قدم باش	که در این ره نباشد کار بے اجر
الا دانا و آگاه باش در این ره یعنی در عاشقی کار بے اجر محنت لا ینفع ان اسلا ینفع اجر المؤمنین ثمر پادشاهی حصول فائده ها کنی شجر مراد درخت محبت قوله	
من از رندی نخواهم کرد توبه	ولو آذ بتمنی بالهجر و الحجر
اگر ادب کنی تو مرا بجدائی دستگ قوله	
بر آس صبح روشن دل خدارا	که بس تاریکی می بینم شب هجر
صبح روشن دل کنایه از محبت یا صبح وصال خدارا بواسطه خدا قوله	
و فافخواهی جفاکش باش حافظ	فان الیوم و النحر ان فی البحر
بدرستیکه سود و زیان تجارت است باین که تاجر ان اول محنت میکشند و ز خج میکنند بعد از ان سود	

۱۲ این شعر موجود نیست

۱۳ این شعر موجود نیست

می نمایند بجای معشوق بمنزله زبان تجارت است فای معشوق بمنزله تجارت است غزل

صبا بمنزل جنان خبر دریغ مدار | وز و بعا شق مسکین خبر دریغ مدار

بشکر آنکه شکفتی بکام دل ای گل | نسیم وصل مرغ سحر دریغ مدار

شکفتی بکام دل بقصد دل سیدی خندان ای گل محبوب نسیم وصل بینی نوید وصل مرغ سحر عاشق قوله

حریف بزم تو بودم چو ماه نو بودی | کنون که ماه تمامی نظر دریغ مدار

چو ماه نو بودی بیند در بادی احوال ماه تمامی بدرجه کمال هستی قوله

کنونکه چشمه نوش است لعل شیرینیت | سخن بگوید در طوطی شکر دریغ مدار

طوطی عاشق شکر کنایت از لب مراد از لب لطف بوسه که کنایه از وصل است قوله

جهان و هر چه هست سهل و مختصر است | ز اهل معرفت این مختصر دریغ مدار

هر چه در هست یعنی از مشا به و مکاشفه سهل آسان مختصر اندک قوله

مکارم تو با فاق می برد شاعر | از و وظیفه و زاد و سفر دریغ مدار

مکارم بزرگها با فاق می برد شهره نو کار میازد شاعر عاشق که بیج پرداز معشوق است زاد سفر

توشه مراد لطف و فضل مسافران عاشقان که سالک سالک عشق اند همت توجه بیشتر تا طوطی الارض

مقدم پیش آمدن مقرر جای قرار مراد محل قوله

چو ذکر خیر طلب میکنی سخن اینست | که در بهای سخن نسیم ز دریغ مدار

ذکر خیر طلب میکنی طالبان خیر هستی بهای سخن خریدن ذکر خیر نسیم ز دریغ کنایه از لطف و فضل قوله

غبار غم برود حال به شود حافظ | تو آب دیده ازین رهگذر دریغ مدار

غبار غم برود رفع غم شود حال به شود حال به باقیه که این صبح بکانت که ابکار تحصیل المراتب

غزل عید است موسم گل یاران در انتظار | ساقی بروی یار بین ماه و می بیار

عید کنایه از وقت عشق بازی که میخاری است موسم گل بهار مراد جوانی یاران مراد واس قوله

گرفت شد سحر چو پنهان صبح هست | از می شوند روزه کشا طالبان یار

سحر طعام سحر گوی مراد بندگی و ریاضت مرتبه زهد صبح بفتح شراب که با مدد و جت غماز شکنی دوشینه

روزه کنا یا به از مرشد عشق است روزه کشار و زه کشاره معنی است که اگر اعمال مرتبه زهد و پر مهر گوی

بیا که شکرش نازد و دست دید و نشد ۱۲

از دست رفت نقصانی ندارد که اعمال عشق که از ان بالاتر است خوشتر سالک را عشق عیش می آید
و حالیا طالبان صادق و عارفان اثنی زهد و صلاح را بعشق میل نمایند و روزی که نایه از دست باز آید
تعلیم اینهاست بدون وصال دوست نمی کشاید الدنیا يوم ولنا فیها صوم قوله

دل برگرفته بودم از ایام گل لعلی	کارے مکر و مهت پاکان روزگار
دل برگرفته بودم پیوسته ریشته نهم ایام گل	بهار که آوان بخواریت پیوسته عشق قوله
جز نقد جان بدست ندمم شراب کو	کان نیز برگرفته ساقی کتم شام

شراب مراد عشق و شام هر کشته ساقی تجلی محبوب قوله

دل در جهان مبنده ز مستی سوال کن	از فیض جام و قصه حبشید کامگار
---------------------------------	-------------------------------

دل در جهان مبنده و مبتل بنیایوفانی کن ز مستی سوال کن طالب عشق بیش و ز حال گردش
فلک دور روزگار از اینها چه می پرسی و عیانت از فیض جام مراد از جام شراب از ذکر ظرف اراده نظر
مراد از شراب عشق قصه حبشید کامگار که آخر الامر بجز حسرت با خود نبرد همیشه بادشاهی و حکیم پیشه که سبب
و تافتن و خیالط جامه تعیین نان لشکریان و انواع عطرها و آرد و شراب نگوی ساخته و شاد و روانه
و نیز جری شیا طین مسخر داشت سیصد سال در عهد و خلق را بیاری در دوزخ است نبود فکیت بیغی سلیمان
آید چون بمقابله نکین و اسب و ستور و با و اصف مثال آن واقع شود و سلیمان نیز مراد بود و چون بمقابل
سدا صلیه هم شود سلیمان مراد بود ۱۲ من را با سیم شاهی قوله

خوش دوستیست خرم و خوش خسرو کریم	یار نبی چشم زخم زمانش نگاه دار
---------------------------------	--------------------------------

خوش خسرو کریم کنایه از مرشد چشم زخم زمان حوادث و بیایات آفات قوله
ز آنجا که پرده پوشی لطف عظیم است بر نقد ما پوش که قبله ست کم عیار

قلب دل و فعل قوله

ترسم که روز حشر عثمان بر عثمان و د	تسبیح شیخ و خرقه زنده شراب خوار
------------------------------------	---------------------------------

عثمان بر عثمان برابر و هسر قوله

حافظ چو رفت و ز که گل نیز میزد	ناچار باده نوش که از دست رفت کاس
--------------------------------	----------------------------------

روزه ایام ز بهر گل ایام محبت معنی آنست که اس حافظ ایام زهد و بهر کاری آخر شد به کام عشق محبت

پایان شد میرو با عشق جبینی برست آرد از ذوق مشاهد خطی بزرگ عنان اختیار و مدار کار درست رفت -

غزل عاشق یاریم مرا با کفر و با ایمان چه کار / تشنه دردم مرا با وصل و با هجران چه کار

کفر و ایمان در اصطلاح این طائفه لطف و تفرست چنانچه مذکور است نو و ظلمت بطن و ظلمت آمد و کفر و

ایمان لطف و تفرست آمده و نیز الکفر و الاسلام مقامان در کمال انعرش حجابان بین الله و عبده

و کان الله ذیاً کالاً لیکن فیہ الکفر و الاسلام یعنی کفر و اسلام هر دو از انوسی است حق و راست است

پس هر دو جای بند کفر و ایمان چون جواب حق اند و پیر و رومیان مغربی از کفر و ایمان گذرند قوله

کسب عشقم مرا از شعله و روان چه غم / مفلس غم مرا باز مرده دیوان چه کار

عجربه برهنه زمره کرده قوله

چونکه اندر هر دو عالم یار می باید مرا / با بهشت و دوزخ و با خود و با ضوای کمال

رضوان نام در بیان بهشت قوله

هر که از خود شد مجر و طریق عاشقی / از غم و درش چه آگاهی بادران چه کار

از خود شد مجر و خود دوستی گذاشت از خود رفت قوله

صورت مردان چه خواهی سیر مژگانین / مرد عاشق پیشه را با صوت ایوان چه کار

صورت ایوان صورتی که در ایوان بر در بام نگارند مردان را سطره هر نقش و نگار محبوبان مجاز قوله

حافظ اگر عاشق هستی مگر ره باز گو / عاشق یاریم مرا با کفر و با ایمان چه کار

و گره بار دیگر -

غزل گفتم که چیست قدت گفتا که شک و غم / گفتم و همان تنگ گفتا که تنگ شکر

عمر سرشار من بهشتی تنگ یعنی خردار جام جم پیاپی بهشت که حکما ساخته بودند و از بهشت فلک

در و معاینه و مشاهده کردی آنرا جام منی ناما گشته آینه سکندر چون سکندر کند به بنا کرد و در حد فرنگ

کناره دریا بیک دفعه شرف فرنگیان مناره بنا کرد و آینه حکمت و طلسم ساخته اسطو بر سر آن نهاده و دید بانان

نصب کرد و تاخیر و شربت خدا آمدن فرنگیان مقصود شود دید بانان غفلت می نمودند و از دریا بفرنگیان

بمخافه اهل سکندر را غافل دیگر رفتند و اسکندر به اخطاب کردند و آن آینه را در میان پایانه افتند و چون

سکندر از گرفت جهان مراجعت نمود و اسکندر به اخطاب کرد و اسطو حکمت ساخت آینه غریب از دریا عبید

غلمان

نه این غزل در دیوان محمود است

و بر سر مناره نشست پس فرزگیان باز غالب نشدند غزل

رغم گریه و عمر بچانه رسم بار دیگر | بجز از خدمت زندان بختم کار دیگر

گریه و عمر اگر عمر فاکند میخانه آستانه بی مقام عشق زندان عاشقان عارفان قوله

خرم آن روز که بادیده گریان بروم | تا زخم آب در میکده یکبار دیگر

زخم آب آبپاشی کنم میکده همون س خانه قوله

معرفت نیست دین قوم خدایا مدد | تا ببرم گوهر خود را بخساره دیگر

معرفت شناسائی کنایه از مروت درین قوم اشارت بزدان ظاهر پستان قوله

یار اگر رفت حق صحبت پریشان ساخت | حاش بشد که روم من زنی یار دیگر

یار کنایه از پسر و محبوب حاش بشد دوری محبوبیم از درگاه خدای تعالی روم من زنی یار دیگر

بلکه البته پس او باید رفت قوله

گر مساعد شودم دائره چرخ کبود | هم بچرخ آورمش باز بهر کار دیگر

مساعد یارنده دائره چرخ کبود فلک پرگار علم آهنگین نقاشان این دائره بهر کار دیگر

بند بهر کار دیگر بختجوه قوله

راز سر بسته مابین که دستان گفتند | هر زمان باد و فوف بر سر بازار دیگر

راز سر بسته عاشق پوشیده مابین دستان بسرودای آشکارا قوله

عافیت میطلبه خاطر ام ایگذازند | غمزه شوخش آن طره طرار دیگر

آن طره طرار اشاره بجدیه عشق قوله

هر دم از درد بنالم که فلک هرست | کندم قصد من را بازار دیگر

بازار دیگر بحادثه و آفت دیگر قوله

باز گویم نه درین واقعه حافظ تنهات | غرقه گشتند دین باو بهر کار دیگر

درین واقعه مراد اندوه تنهاست اس تنهات غزل

نصیحتی گفتم بشنو و بهانه بگیر | هر آنچه ناصح شفق بگویدت پذیر

ناصر شفق کنایه از مرشد قوله

ز وصل روی جوانان تنه بر دار	که در کینگی عمرست مگر عالم پیر
ز وصل روی جوانان از مشا	ده محبوبان نیز خدمت عفا و فقر تنه بر دار فیض حاصل نفا قوله
نعیم هر جهان پیش عاشقان وجود	که آن متاع قلیل ست این بهای کثیر
مد وجود مقدار و جان متاع قلیل	اشاره به نعیم جهان دین بهای کثیر اشاره به عشق قوله
معاش و خوش و مرود و ساز میخواستیم	که در خویش بگویم بناله بم وزیر
معاش و یار و هم صحبت و دوام ساز	از مفاصلی بساز با استعداد و یکمال قوله
بر آن سرم که ننوشتم و گنه نکشم	اگر موافق تدبیر من شود تقدیر
سر نیال می عشق بازی قوله	
چو قسمت از لب بے حضور ما کردند	گر اندک نه بوفق رضاست چو دره بکیر
رضا خواہش قوله	
بغرم توبہ نہادم قبح زلف صدیا	و لے کرشمہ ساقی نمیکند تقصیر
غرم قصد کرشمہ ساقی بجلی محبوب	تقصیر کوتاہی قوله
چو لاله در قدم ریز ساقیا بے تاب	که نقش خال نکام نیرود ز ضمیر
قدح کنایہ از دل ساقی مرشد می	تاب عشق و تجلی محبوب قوله
نکفتمت که خد کن زلف او ایدل	که می کنند در آن حلقہ باد ز زنجیر
زلف جذب عشق و نیز تعلقات دنیوی قوله	
بیار ساغر با قوت فیض در خوشاب	خسود گو کرم آهنی بدین و بیمر
ساغر دل خونین خوشاب تازه در شبنم	ابزار آصف کنایہ از حق تعالی مرشد قوله
می دو سالہ و محبوب چارہ سالہ	ہمین بس است مرا صحبت صغیر و کبیر
معنی آنست کہ شاہد و فیروز بر کشیدن و شراب نوشیدن ہمین بس است مرا صحبت صغیر و کبیر معنی حقیقی آنکہ مرا دوازہ دو سالہ مجتہ باشد کہ از حجاز برآمدہ تخم سعادت و غرض حقیت کشتہ باشد و محبوب چارہ سالہ باعتبار مدت قرآن کہ در مدنیہ نازل شدہ دیگر آنکہ معنی نامہ کہ سالک گاہ بقا بود خود داست کہ وقت انانیت و زمان ظہور کثرت است گاہ فنا از وجود خود و این دو قسم است	

یختی فنام من چه که عبارت است از رفع شعور من به بور و سنجی واحد القمار می بین مستلزم بقا باشد و آن عبارت است از شعور بوجود حق من بوجوب واسطه سر بیان تجلی مذکور قلب سالک - دوم فنامی تام که عبارت است از تلاشی و انحلال وجود سالک با تمیلاتی تجلی مذکور و این مستلزم بقای تام است که عبارت است از تحقیق وجود و تلاشی وجود بکلیه بس جمله سه مراتب شده اند یکی بقا بوجود خود بالکلیه و فنام من چه بیستم فنام بوجوب و کلیه بعضی سالکان باندک واردات که در مرتبه فنام من چه رسیده پس بر می آید می شوند و قلق و سستی ایشان مبطل میشود و بعضی بعد از هر واردی نعره اهل من مزید میزنند و تعطش بقدر کم متغیر نمیشود و این مقام بر اهل کمال است و محبت و دو سال کنایه از زمان مطلق و معشوق مراد معشوق حقیقی که شود و ناظم الیس از خوشنویاری چارده سال حاصل شده میگوید محبت و ساله که در هر روز زمان هم در زمان بقا و وجود و هم در زمان فنام من چه پاینده باندین پایه حالت باینز بسطامی و معشوق حقیقی همین است مرا از کونین در مصاحبت و ملازمت کامل و اکمل و صغیر کنایه از بزرگی و کبیر معشوق قوله

حدیث توبه دین بزرگه مگو و اعظ | که ساقیان کمان ابروت تند به تیر

ساقیان کمان ابرو مشوقان قوله

چه جاع گفته خاجو و شعر سلیمانست | که شعر حافظ شیرازی ز شعر ظهیر

خاجو نام شاعر سلمان نام صحابی که سلمان فارسی میگفتند و قال فی حقہ السلمان منا و نام عمری که از کلام اوست چون محمد گفت سلمان منا اهل بیت و شاید از وقت سخن بایش تو هم از اهل بیت و ظهیر نام شاعر که مدح او قزل ارسلان است و او ملک الشعراء است و دیوان ظهیر فارابی و در مکه بدر و گریابی نظم آراستگی و شعر غزل

ایستی عشق را گر عاشقی همراه گیر | پاس بر فرق خداوند سر و جبهه گیر

مهر آفتاب تروا متی مجرمی و گنگاری معیوبی و طوئی خرگاه غصه از غیمه قیل مقام خوشی چنبران پهلوی خرکبه خوشی را گویند از لایحه از مقام فنافرک و دالمانین که راستا و چپا آونجیه باشد شاه عشق الا الله مراد مقام هست بقا غزل

یوسف گم گشته باز آید بکنعان غم خور | کلبه اخزان شود روز و گلستان غم خور

این سخن از شیخ ابو ذر است
از سلمان
سلمان با وجودی
است نه غفلت
رسول است

خواجہ درین غزل دل غمدیده را تسکین میدهد و اشاده بان میکند اگر آئینده را عسری پیش آید یقین کند که
بعد از آن عسری که رواناید که فان مع العسر یسیر ای پس از عسر چند زره که نسبت کثیر است که نسبت ای چنان است
بسته و گردش دوران برین نهج نشسته که درین نشاء بغم و الم روی رخت بنید و ب زخم ناز گل مر و خنید
یوسف گم گشته تجلی رود نقاب گردیده کنعان دل کلبه اخزان دل غلین یعنی آن تجلی که در دور نقاب گردیده
روزه از فضل نامتناهی باز کنعان دل تو ورود نماید و دل تو که بسبب بجران بمنزله بیت الاخران است
از مقدم آن تجلی گلستان گرد و غم مخور قوله

این دل غمدیده حالش به شود دل بدکن | وین سر شوریده باز آید بامان غم مخور

غمدیده پریشان حالش به شود جمیع رواناید دل بدکن نوید شو سامان آریستکی قوله

بان مشو نوید چون بافت از سر غیب | باشد اندر پرده باز یمای پنهان غم مخور

بان هشیار باش اندر پرده حجاب و مخفی قوله

اگر بهار عمر باشد باز بر طرف چمن | به خسر گل بر سر کشتی و مرغ خوشخوان غم مخور

به خسر گل مشا به تجلی حاصل کنی مرغ خوشخوان بمل کنایه از عاشق قوله

دوید گردون گرد و زور بر مراد ما بگشت | و اما یکسان نماند کار دوران غم مخور

یعنی اگر گردش گردون روزی چند بمراد خود رسیدیم اما یکسان نماند کار دوران یعنی مدام بهرین
طور نخواهد ماند کعبه و بتی از اسلام کفر گرد و کس یا اگر داعش مشق حاصل ناطلت کنایه از بجران قوله

اوردل رسل ننماید هستی بر کند | چون ترا زوست کشتی بان فان غم مخور

رسل نمایی و هستی بر کند بدم کشتی نوح مراد رسول و مرشد عشق قوله

در بیان گر بشوق کعبه خواهی د قدم | سر زشتا اگر کند خار مغیلا ن غم مخور

برایان سلوک عشق کعبه ذات حق سر زشتا کند بدم شود خار مغیلا نند و غم و شداد عشق قوله

حال ما و فرقت جانان ابرام رقیب | جمله میداند خدای حال گردان غم مخور

فرقت جدائی ابرام ستوه آوزن قوله

هر که سر گردان عالم گشت غمخواری نیست | آخر الامر و غمخواری سدها ن غم مخور

بان هشیار باش ماه عاشق اقبال تو اضافت بیانیة مراد حالت وصل بد راه شب چار و دم بدل ماه شب

روشنی کنایه از مولی باشد بهر چشمه آب حیات کنایه از سخن باغبان کنایه از سالک قوله

حافظ در کج فقر و خلوت شبهای تار تا بود در دست دعا و دس قلم آن غم مخور

شبهای تار شبان یک غزل ردیف الزائر

ای سروناز حسن چه خوش میروی بنام عاشاق را بنواز تو هر لحظه صد نیاز

سروناز سرس که دو شاخه است برآمد باشد شاخه از آن تمائل شده مراد از سرناز محبوب قوله

افرنخنده باد طالع نازت که درازل بریده اند بر قد سروت قبا ی ناز

افرنخنده یاد دعا یه است - قوله

آنرا که بودی غمخیز زلف تو آرزوست چون عود گو بر آتش سوزان بسوزان

عود نام چوب است خوشبو قوله پروانه را ز شمع بود سوز دل می بین این عجب است

که در مصرع ثانی گوید شمع عارض تو دلم را بود گدازد قوله

از طعنه رقیب نگر دو عیار من چون زر اگر بر بند مراد از زبان کار

نگر دو عیار من خالصی من گم گزیده و محبت من بشود نایه کار مقراض که بدان زر و نقره ببرند حاصل

این مصرع آنست اگر ما پاره پا کنند قوله

دل کرطوافی کعبه کویت قوف یافت از شوق آن حریم ندارد در حجاز

از طوافی از شرف طواف کعبه کویت اضافه تینیه عاشق حجاز مکه قوله

هر دم بخون بیده چه حاصل وضو محبت بے طاق ابروی تو نماز مرا حواز

ماحصل میت آنست سالکان طریق عشق گفته اند نماز عاشق نیاز عاشق است آنجا که طهارت

سازد و خون آنست سرشک بدیده و در قبله صلوة جاریست بنابراین گفت هر دم بخون دیده الخ قوله

اصوفی که بے تو توبه نکرده بودم بشکست عهد چون میخانه دیدم با

صوفی کنایه از خود عهد بیان میخانه عشق حاصل این بیت آنست عاشقان را عنان اختیار است

و معشوق را قوت جاذبه محکم هر شب با خود قرار میداد که فردا این کنم آن کنم علی الصبح چون روی

معشوق را دید همه بسان ستارگان از فلک خاطر او محو کردند قوله

چون باد هست بر خرم رفت کف نمان	حافظ که دوش از لب ساغر شنید راز
خم کنایه از غم و شکر نمان	جوشان لب از غر زبان مرشد یا زربان عاشق کامل از اسرار عشق -
نخل بیا کشتی ما در شرط شراب انداز	غریب و دلوله در جان شیخ و شایب انداز
کشتی کنایه از دل جو و شرط و جله غریب و دلوله آشوب شود قوله	
مرا کشتی باوه در افکن لے ساقی	که گفته اند نکوی کن در آب انداز
کشتی باوه پیاله شراب که بصورت کشتی سازند گفته اند یعنی مثلاً است قدیم نکوی کن تو بهر نما در آب انداز یعنی در شراب قوله	
ز کوئے میکده برگشته ام ز راه خطا	مراد گرز کرم در ره صواب انداز
میکده عشق برگشته ام تکامل می و زرم ره صواب عشق قوله	
بیار از آن مے گل رنگ مشکبو جامے	شرار رشک حسد دل گلاب انداز
آن مے گل رنگ مشکبو محبت حقیقی قوله	
اگر چه هست خراکم تو نیز لطف کن	نظر برین دل سرگشته شراب انداز
سرگشته شوریده قوله	
به نیم شب اگرت آفتاب مے باید	ز روی دختر گل رنگ نقاب انداز
دختر گل رنگ ز کنایت از شراب رز و نقاب بیرون آر قوله	
مهل که روز و فاقم بنجاک بپارند	مرا ز میکده بر در خم شراب انداز
یعنی بگذار که بعد از مردن من مرا بنجاک دفن کنند بلکه مرا ازین میکده دنیا در خم شراب انداز و این غایت غلبه شوق است چنانچه غزلی گفته ے با ساقی که من مردم کفن از برگ تلک کن + با سبزه به غم در سینا خام کن + قوله	
اگر از تو یک سرمه بر کشد دل حافظ	بگیر و در خم زلفش پیچ و تاب انداز
یک سرمه بر کشد یک سرمه بقصد از کد قیل یک سرمه بر کشد سرمه بر کش نماید و یومحن صافته بیانیه نازک معنی تنها تیر نیل آید شهاب ساره غزل	
بر نیاید از تناسلست کامم بنوز	بر امید جام لعلت در آشام بنوز

بیہوشان بہوش سے آمدند و این خبر شہرت گرفت ارسطو دانندیشہ آنکہ حقیقت این حال دریا بدھار
کوشش بسیار طریق بیہوش ساختن او معلوم گشت اما بہوش باز آوین توانست بنا بران بنا کردی فلامطوب
نمود معنی باطنی این بیت آن تواند بود کہ ازین باعی مفہوم میشود باہر بیخانوش زبس حیرانی بگفتم
رزمے بہن بگو بہانی بگفت آن بود آن حقیقت وحدانی بے جان پدرا تاجیشی کے دانی قولہ

بکشاید دم چو غنچہ اگر بے ساعہ لالہ کون بہوید باز

بکشاید دم چو غنچہ این دل بستہ غنچہ کردار بگفتا اگر ساغر لالہ کون بہوید اگر شراب عشق در کشد قولہ

ہر کہ چون لالہ کا سہ گردان شد زین جفا رخ بخون بشوید باز

کا سہ گردان نوشندہ زین جفا اشارت بر اند و بلیات عشق رخ بخون کہ روی خون آلودہ شد
معنی این بیت آنست ہر کہ لالہ وار جام گرفت شراب عشق چشید از شدائد و بلیات کہ متعرض وقت
او میشوند و رویش رخ آلودہ میسازند اعراض نماید خداے ندارد و مقصود چنگ بے و گبر بر سرش
تیر بار بند و سنگ بے العشق اولہ حرقہ آخر قتل قولہ

بسکہ در پردہ چنگ گفت سخن بر سرش زلف تا نگوید باز

پردہ نوای موسیقی مراد حقیقت چنگ عارف کہ اسرار عشق را فاش میسازد زلف جذبہ یعنی بسکہ
در پردہ و حقیقت عارف سالک در حالہ جذبہ سخن کرد بلند و تخم شوق در مضرعہ دل طالبان انگند
جذبہ اش را قطع سازد از حالہ محو بصری آرتا افشاے راز نکند کہ خلاف گفت قولہ

اگر دیت احرام خم حافظ اگر نمیر بسر بہوید باز

بیت احرام کہ بیت احرام خم ضافہ بیان بہوید و دو غزل

خیز در کا سہ رز آب طرب ناک اندا پیش از اندم کہ شود کا سہ سر خاک اندا

کا سہ رز دل آب طرب ناک شراب مراد عشق خاک انداز خاک انداختہ شدہ یعنی علواز خاک
معنی آنست کہ اسے شید خیز و در کا سہ رز کہ دل است آب طرب ناک کہ کنایہ از عشق و محبت است
پیش از آنکہ این سر علواز خاک گردد کہ بعد ازین جز حسرت ندامت نبری و درین بیت خطاب قلب است
بقالب نیز بہر وجہ محلو بالاصلوۃ قبل الفوت و محلو بالالتوبۃ قبل الموت سرعت میاید خیز در کا سہ
رز آب طرب ناک انداز کہ تعالی شمار برآید کہ آفرینہ برآویزی کہ قولہ تعالیٰ ہمما خلقناکم و بشا قوم

بدان مثل که شب بستانم ده است بروم	ستاره می شمرم تا که شب چه زاید باز
و بستانم حامله ستاره می شمرم شب بیداری من گنایم چه زاید چه در پیش آورد قوله	
از خوف پا چو پل بدکن به بند حرام	که مرور اندیشد از چه ناید باز
از خوف پا دیه از شدائد باد عشق دل بدکن ملول باش به بند حرام در او عشق مروراه عاشق کمال نیندیشد خوف نیکند قوله	
بیا که بلبل مطبوع خاطر حافظ	بهوے گلشن وصل تو می سراید باز
بلبل مطبوع خاطر حافظ خاطر مطبوع حافظ که بنظر کتب بود امید می سراید سر میگرداند غزل	
دلخبر بوده لولی شسته شور انگیز	دروغ وعده و قتال وضع و رنگ آمیز
ر بوده فریفته قتال قتل بیا کنند رنگ آمیز چیده گر قوله	
فدای پیر بن چاک ما هرویای باد	هزار جامه تقوی و خرقه پیریز
چاک شگاف ما هرویای عرفاء قوله	
فرشته عشق نداند که چیست قصه مخوان	بخواه جام گلانی بنچاک آدم ریز
فرشته عشق نداند که چیست یعنی عشق و وزیدن کار ملاک کلام انجام او شراب معنی این مصرع	
آنکه عشق و وزیدن خا صه انسان است قوله	
پایاله در گفتم بند تاسحر که حشر	من ز دل ببرم هول روز رستاخیز
حشر برانگیزتن و هلاک کردن رستاخیز قیامت قوله	
بیا که هاتف میخانه دوش با من گفت	که در مقام رضا باش و از قضا مگیر
رضا بفتح راضی شدن بکسر خوشنودی قضا حکم الهی قوله	
غلام آن کلماتم که آتش انگیز	نه آب سرد زنده سخن بر آتش تیز
معنی آنست که من غلام آن سخنانم که شوق ال باید خدا افزاید نه آنکه مانند آب آتش شوق را بنشانند و غرض بآتش خود می بخورم و کلمات معبداست شعبه یاز و بازی پیش آمد سپهر آسمان قوله	
فقییر خسته بدگاهت آدم رحمة	که جز ولایت تو ام نیست هیچ دست آور
دست آور آنچه مردم بد تعلق کنند و دلیل و حجت معنی آنست که ای ارحم الراحمین تو چنین من مغفلس در نشین	

در فرشته و لولی شسته شور انگیز

در فرشته و لولی شسته شور انگیز

هر دم بر آستانه نام چنان اے شاه شاهان بلطف سوے گدا بین بیچ در میان میا چنان و
چنین کہ ادعوی استعجب لکھ اے خواہان من نمی نہی و هو معکم ایضا لکنتم ای عند لکلی فاذا ذکر فی
نیدانم کہ باتوا ذکر کہ ولسے عاشق زار من اے جو یا پیش من اشتیاق ویدار من کس واقف از ریش تو
و نہ کس موافق در کیش تو و نہ کس عالم خویش تو از نخب قشع وجہ اللہ در پیش تو کہ دلفگار و محزون
و در شوق لقا مجنونی تا خود را گم کنی روح دل افزای جانان نہ بینی قولہ بیان عاشق و معشوق
پیش حائل نیست و بعضی نسخہ این مصرعہ چنین پیشہ قولہ

نقاب و پرده ندارد نگار دلکش ما | تو خود حجاب خودی عاف از میان خیر

بجوب وجود ذنب لایقاس لہا ذنب غزل

روز عیش طرب عید صیام ست امروز | کام دل حاصل و ایام بکام ست امروز

عید صیام عید الفطر مراد از ان لفظ طالع دوران ہد کام مقصود قولہ

اگر عروس فلکی رخ نماے از مشرق | کہ مراد نیست آن ماہ تمام ست امروز

عروس فلک اضافتہ بیانہ و نہرو ماہ مشرق جاے طلوع نمودن آفتاب مابین المصین لفظ حکیم
مقدر است کہ مرادیدہ یعنی مراد بہتر از چشم است۔ آن ماہ تمام اشارت بحبوب قولہ

محتسب بہیدہ گویند مدہ رندا نرا | کانکہ باشا ہد منیت کدام ست امروز

محتسب واعظ و ناصح زندان عاشقان شاہد معشوق معنی این مصرع آنست ہر کار اینی مشغوف
شاہد بازی و مشغول میخواری است زلف عشق قولہ

صبحم ببلبل مست از چہ سببے نالہ | کارا چون بہارن نظام ست امروز

بلبل مست عاشق بہارن لفظ ان اندہ چون خست بہارن نشان نظام آراستگی بہار نظام اضافتہ بیانہ قولہ

گو بگویند خلاق کہ ہمین حافظ را | چشم بر روی نگار و لب جام ست امروز

نگار معشوق۔ غزل

زلفین سیمہ مخم بخم اندر زدہ باز | وقت من شوریدہ ہم بر زدہ باز

زلفین سیمہ تعینات کثرات اندر زدہ پریشان ساختہ معنی مصرع ثانی آنکہ مرا گرفتار غم و الم ساختہ بقولہ

زان کے رو نکو چشم بدن دور کہ امروز | بر مہ زدہ طعنہ و بر خور زدہ باز

زان روی نکور و معشوق زده باز غالب آمده قوله
 از غایب بهم زده خوش شکر و قند | امروز همه بگل و شکر زده باز
 از غایب بهم زده بگل و شکر غایب عطیست بنایت لطیف و سکه و بزرگ گل و شکر بگل و شکر غایب
 بر ساغر عیشم زده سنگ و لیکن | با تو چه توان گفت که ساغر زده باز
 بر ساغر عیشم زده سنگ ساغر عیش مرا شکسته ساغر زده مست و مخمورستی قوله
 من هر جو قلم بر سر سودا می تو دارم | با آنکه من سر زده را سر زده باز
 من سر زده را من سر گشته و پریشان را سر زده پریشان مانده قوله
 از دو دل خسته ام ایدوست خد کن | کاشن بمن سوخته اختر زده باز
 سوخته اختر پریشان به ضیاع قوله
 نقد سر که قلب که پا لوده ام ز چشم | رسکه رویم همه بر سر زده باز
 سر به بی عیب پا لوده ام صاف ننوده ام | که بجز بیخ و دم و لباس القاب شاه قوله
 شهباز غمت راست کبوتر دل حافظ | هشدار که بر صید کبوتر زده باز
 شهباز باز سپید زده باز باز را بر کبوتر زده ر عززل
 صبا ز مقدم گل راح روح بخشید باز | کجاست بیل خوشگوار تا کند آواز
 صبا کنایه از مرشد و مقدم پیش آمدن گل مراد تجلیات راح راحت و شادی تازگی روح جان
 بیل خوشگوار کنایه از عاشق قوله
 به جو غنچه سر و هانش نهان کجا ماند | دل مرا که نسیم صباست محرم راز
 سر و هان سر مخفی یعنی به جو غنچه که سر مخفی و سر رویش از اثر باد صبا ظاهر شود از دم که سر مخفی است
 کجا نهان ماند که مرشد و واقف آن گشته قوله
 بهیچ در نرم بعد ازین از حضرت دوست | به کوچه یافتم آیم ز بت پرستی باز
 کعبه روز محبوب و استانه مرشد بت پرستی هوا پرستی قوله
 چشم ز بجز تو چشم از جهان فرو می بردخت | نوید دولت وصل تو داد جانم باز
 چشم از جهان فرو می بردخت یعنی من مرد نوید آگاهی اد جانم باز زنده دخت قوله
 چه حلقه که زوم بر در دل از سر سوز | بهوے روز وصال تو در شبان دراز
 چه تعبیه و بمعنی بسیار حلقه بر در زدن طلبت تباب کردن از سر سوز از در سوزن قوله
 دلا منال ز شامی که صبح در دواست | که پیش و نوش بهم باشت و نشیب و ناز
 شام کنایه از بجز صبح کنایه از وصل و نوش و پیش و نخ و ریخ قوله
 شے چنین بجز که ز بخت می خواهم | که با تو شرح سراخام خودم آغاز
 سراخام عاقبت کار قوله
 امید تو میداشتم ز بخت بلند | نسیم زلف تو میخوایم ز عمر دلاز
 امید تو میداشتم یعنی که سایه برین از نسیم زلف جذبه عشق قوله
 آه این زمان من شوریده دل نهادم رو | بر آستان تو کاندازم نهادم باز

اگر مرغ دبی عوض آن بازیابی باز اگر مرغ دبی عوض آن بازیابی ۱۲
 باز نام جام زور و عوض در ده ملک ایست درین ایست سیب است حافظ که سیب است به آسب حافظ که آسب به اوراد اگر مرغ دبی عوض آن بازیابی

این زمان احوال کاندرازل بگذرد از قول
 غبار خاطر با چشم خشم کور کند
 غبار گرد بر آید مرا دل ز تو رخ بنجاک نه ای حافظ از مقام نیاز
 ز شوق مجلس آن ماه خرمی حافظ
 خرگاه جنس از خنده مقام خوشی چه بیل و زبان خرمی خوشی بود و ماه خرمی کنایه از مشوق غزل
 عروس گل چو در آید بزم گلشن باز
 عروس گل شادان بخت بزم گلشن دل بیل خوشگوار عاشق قوله
 دو تاشدم چو کمان از غم و نیل و نیم
 دو تاشدم چو کمان ابروان تیر انداز مشوق قوله
 ز طره تو بریشانی و لم شفاش
 طره موسی پیچیده که محبوبان بردوش نه و میگردانند بنجای معنی بعید غزل
 غم غریب دیار تو ای غریب نواز
 غم غریب نواز از مشوق که نوازنده عاشق است غریب دیار خود کنایه از عاشق قوله
 بهر کند که خواهی بگیری و باز مینماید
 بهر کند اشاره بلفظ و تفرع عشق و نوازش و گذارش قوله
 خیال قد بلند تو میکند دل من
 دست کوتاه نیست ادبی قوله
 گرم چو خاک زمین خوار میبینی سبک
 سبکست یعنی تنه ندارم قوله
 هزار دیده بروی تو ناظرند و تو خود
 ناظرند یعنی نظر میکنند قوله
 حدیث در دین آسای منم و است
 حدیث در دین آسای منم و است که حافظ از ازل آورده بود و شاید باز
 در کنایه از مشوق غزل
 منم که دیده بدیدار دوست کردم باز
 منم که دیده بدیدار دوست کردم باز که دوست عزیز گزیدم بادشاه بنده نواز محبوب قوله
 نیازمند بلا گورخ از غبار مشوے
 نیازمند بلا یعنی عاشق رخ از غبار مشوے ترک محزون نیاز منم قوله
 ایک دو قطره که بشک کردی ای خواجهر
 ایک دو قطره که بشک کردی ای خواجهر بسا که در رخ دولت کنی کرشمه و ناز
 ایک دو قطره با سببیه و قطره کنایه از گرمی قوله
 سن از نیم سحر که چه طرفه بر بندم
 سن از نیم سحر که چه طرفه بر بندم که سرور است درین باغ نیست محرم
 نسیم سحر که دم واپسین طرفه عجوبه سرور است راستان طریقه یعنی من از دم واپسین خوشی چه
 عجوبه حاصل کنم که موجب جاویدین بودم چو از راست روان طریقه تیغ بگردن باغ دنیا محرم این از نیست

و هر یک بین الخوف و الرجاء است در بعضی نسخه مصرع اول چنین دیده شده که من از نیم سخن چنین طرفه بگویم
 سخن چنین بگوید که حالات سلف بقال و ده بنگید خود را بدان نام کرده بی من گفتار و قلدان چه اجموعه به
 حاصل کنم و چه امید بیو داشته باشم که ایشان محو العاقبت اند و از حسن خاتمه آگهی ندارند و در باغ دنیا
 محرم اسرارند این الخوف و الرجاء اند قوله

اگر چه حسن تو از عشق غیرت مفتی است | من آن نیم که از این عشق باری آیم باز

یعنی اگر چه من تو محتاج عشق اصبت نیست قوله

غرض که شمه حسن است و زنه حاجت است | جمال و ملت محمود از زلف ایاز

محمود نام خداوند ایاز مراد واجب الوجود به نسبت خداوندی و بندگی و الاحمود عاشق ایاز نام غلام
 سلطان محمود بساکنی معنی آنست اظهار اوصاف کمال خود است دادن باز را در دل و گرنه واجب خود را
 با فریش ممکن نوازش انسان به ستیاج و این تلمیح است بمضمون کنت کتر اغنیایا حببتی عن عرفی فقلت
 لا عرف نیز چون طائوسان ملای اعلیٰ بر بنای دولت خود مفتون اند که سخن نسج بحدک و از غرت این همه بندگان
 تجرید حیران اند که ما التراب لب لای باب چه نسبت این خاک ذلیل را بار بلیل باید دانست که چون تفرود
 استغنائی محبوب باندل و فقر ایاز در خواست راجع بر ایاز نموده که آن عنایت محمود است گرنه ایاز را
 چه برگ و ساز این نکته موافق جوابانی اعلم ما لا تعلمون از غم تو یعنی از عشق توشبان بفتح جمع
 بر خلاف قیاس و معنی چه رانده گو سپندال میشان اهل سعادت عاشقان گزین اشارت بمقام
 و سعادت در عشق غماز چنانچه قوله

طهارت از نه بخون جگر گشت عشق | بقول مفتی عشقش درست نیست نماز

طهارت وضو مفتی عشق عاشق کامل قوله

از مشکلات طریقت عثمان کتاب آورد | که مرد راه نیندیش از نشیب فراز

مرد راه عاشق قوله

درین مقام مجازی پیاله بر گیر | درین سدا چه باز پی غیر عشق مبار

مقام مجازی دنیا پیاله بر گیر حصول عشق نماید چه باز پی نیا قوله

اغزل سرائی نایب صدقه نبرد | دران مقام که حافظ بر آورد آواز

نا امید ستاره ز بهر که نام مطربه فلک است صرغمه و غلبه بر منی جاک که حافظ بغزل سرائی بر آواز بر دارد
وزیره که مشکو بر جانین است غلبه نیار دغزل

سستم از باد شبانه سنون | ساقی ما نرفت خانه سنون

شبانه بفتح خماری هر چه بران شب گذشته غمره مژه چشم بر همزدن و حرکت چشم مانده هنوز یعنی مابین
تو باز عشق نکرده ام جدا و سحر غزل

هزار شکر که دیدم بکار خویش باز | از روی صدق و صفا گشته باطمینان

بکام خویش موافق طلب و مساز معب و موافق قوله

روندگان طریقت به بلا سپرد | رفیق عشق چه غم دارد از شیب فراز

روندگان طریقت عاشقان ره بلا سپرد اختیار بلا کنند قوله

غم حبیب نهان ز جستجوی رقیب | که نیست سینه ارباب کینه محرم راز

غم حبیب عشق محبوب ارباب کینه قباله گریه زار زار بهر دواز سازش کن قوله

چه فتنه بود که مشاطه قضا انگیزت | که کرد ز کس تشویه سیرمه ناز

ترکس معروف و در اصطلاح نتیجه اعمال که موجب محبت و سرور یعنی مجاز است که چه غوغا بود که مشاطه
قضا و قدر انگیزت که چشم مست محبوبان ابسود مایه ناز آید و میتوان که ترکس کنایه از دنیا باشد اعتبار
شملاتی و آگهی این نسبت بدین نیایم چه فتنه بود که مشاطه قضا انگیزت ظاهر ساخت که دنیا را چشم
جانان بدین نسبت پرداخت یعنی حقیقه آن که چه آشوب بود که مشاطه قضا ظاهر ساخت که نتایج
اعمال عشق را قوسه بخشید که حل افعال بر آسان از ثواب عقاب چشم بدوخته نگاهش جز بحال
جانان نیفتد و چه اینچ حکمت بود که مشاطه محبت حکم بر قضا شورس پیدا کرد که ترکس مست
ویرا سیرمه سیاه کرد که نام سیرمه سیه کرد چشم یا مرا که چشم یا سیه کرد و ز کار مرا و این
فرقه را تجلی اوست تجلیات او را نمائیم نه هر عاشقی از عبارتی دیگر گوید هر عارف از افشا و دیگر
وجه مراد از ترکس محبت عشق راست مراد از سیرمه ناز خلقت عشق یعنی شاه عشق که از بی نهایتی خود
بیخود چنان که از غایه مستی خیز از هستی خود داشت ناگاه مشاطه قضا از خواب خلوت بختاگشت که از احتیاج
سر بر کرد و نموده فاجبت بگوش هوش فرو خواند و بند آن اعرف و هوش آورد و سیرمه حقیقت محمدی

در دیده شش عروس چشمش ابعدهزار ساز و آئینه آلا انسان صفتی جلوه داد و چشمش محبت نگاه کرد
عاشق و شیدار و خود گشت چون از بے نهایتی جمال بے سکون و بیقرار گشت زبان ناری و اتمام بقاری
در عین حضوری در نال شل میآید کیمت رب محمد لہم خلیق محمد اچہ بودی کہ نبودی عالم عدم بزم توئی تا بچند
در دغم مبتلا نشدی زیر آنکہ بر خرابتر بودی کہ ز گرسستی و سیرت از سیاه نگردانیدی تا چنین عالم سیاه گشتی
یعنی ہر حینہ حسن نظر تو برے آید خراب تر میگردد و این نالہ از طولی نبود بلکہ از غلبہ عشق بودی و وجہ دیگر
مراد از ز گرسختی مراد از سرمہ ناز صفات یعنی ذات اور پڑہ صفات پنهان ساخت پس حجاب صفات
حجاب نتوان گفت بلکہ سرمہ ناز است مراد از ز گرسختی و مراد از سرمہ ناز خودی زیرا کہ مستی از ہشیاری
معلوم میشود کہ فراق نبوی قصدصال آنستہ نشد و وجہ دیگر از ز گرسختی غلبہ عشق مراد است مراد از سرمہ ناز
اعراض معشوق است لطائف مشکلی کہ چندین ہزار جگر دین مٹوای او سوخته و عجائب گنج کہ بسیار جان
بر امید او خراب گشتہ و شیرین شکری کہ صد ہزار در آرزو سے او تنگ شدہ آہ این لچقش است کہ
در خرمن بیچارگان افروختہ و این چہ نکل کہ بر کباب جگر سوختگان بختہ و این چہ ناو کہ کہ بر ہر دلی بیدار
دوختہ آہ نہ دستہ دارم کہ بدامنش در آویزم و نہ پا کہ سوش بگریزم باین سپاس باو و شکر این مجلس است
بدوست دوست در مجلس حاضر است قولہ

بہ نیم بوسہ عای بجز ز اہل دلے | کہ کید دشمنیت از جسم و جان در آرد ناز

بوسہ کنایہ از استعداد قبول صوری معنوی نیم بوسہ کنایت از بر خیزان بود کہ کنایت از استعداد
قبول کلام معنوی است عبارت از وحی خفی و استعداد قبول کلام معنوی را درخواست نکردہ تحصیل حاصل
ست معنی آنست کہ قدرے و بر خیز استعداد قبول کیفیت کلام معنوی کہ عبارت از وحی خفی است
کرامت فرماؤ عاقل اہل دلے خرمیدہ تاکہ دعا اہل دلے مگر دشمنیت از تنبت باز دارد و این نقش بخاطر مرشد
میکار دیار بر توجہ تشویش ہے آرد اگر خاطرت تشفی ازین پذیرد بشرح ایرین ہے آرد و بوسہ کہ نسبت از رخ

غزل ردیف السین

اے صبا اگر بگندی بر ساحل رود ارس | بوسہ زن بر خاک آن دی مشکین بر نفس

ساحل کنارہ ارس نام رود کہ بر کنارہ تقطیس ہے گذرد قولہ

منزل سلیم کہ بادش ہرم از ما صد سلام | بر صدای ساویان یعنی بانگ جرس

و غرض از این کہ در مجلس حاضر است قولہ

سکے نام مشق و عرب سار بانان شتر بانان بانگ آواز جرس را قوله	
منکه قول ناصحان خواندی بانگ باب	گوشتالی خودم از چهران که انیم پند بس
رباب بغم نام ساز قوله	
عشرت شبگیر کن مژگوش کاندرا عشق	شیر و انرا آشنایه است با عیس
شبگیر شب آخرب عیس آنکه شب گرد اراس از دزدان - قوله	
دل بغبت و سپار دجان بچشم مست یا	اگر چه پیشیا ان ندانند اختیار خود کن
چشم مست یا رغبست لاتی قوله	
طوطیان شکستان کامرانی میکنند	در تحیر دست بر سر میزند سکین مکن
طوطیان عاشقان شکستان عالم عشق قرب کامرانی حظ و عیش مکن ناصح و از هر قوله	
نام حافظ گرد آید بر زبان کلک دو	از جناب حضرت شام هم بست این مکن
برزبان کلک دست پیش ازین لفظ از هر شرف مقدس التماس غزل	
بوسه بهار آمدن بال بلبل مشکینش	اگر پای بندی همچو من فریاد میکن درفش
بهار کنایه از مشاهدات تجلیات نیز معرفت گرد پای بندی همچو من اگر مثل بر عاشق هستی روانی	
فی القوم چون حافظ دل خسته را چرا حافظ دهنده را غزل	
جانان ترا که گفت که احوال ما پرس	بیگانه گرد و قصه هیچ آشنای پرس
بیگانه گرد و بیگانه باش قوله	
هیچ آگهی عالم درویشمیش نبود	آن کس که با تو گفت که درویش امپرس
آگهی آشنائی قوله	
از آنجا که لطف شامل و خلق کریم تست	جرم گذشته عفو کن ما چرا پرس
یعنی از آنجا که نیکو کاری شامل خوس کریم تست گناه که کرده ام عفو فرما و آنچه از ما بوقوع نیامده است	
نما و انکمال احسان مفعول است سوال اگر کسی گوید که بعد از جرم عفو می باشد جرمی که هنوز نکرده آنرا	
عفو چگونند جواب اگر کسی بنده خود فرماید عفو نک ما تجری منک لذنوب این عفو نیست بلکه	
غفرانست و بعد از وقوع آن کریمه ایفا و وعده حکم العفو دین فایده عمد بر و لازم است درخواست	

در این بیت

در این بیت

این مناجات بجهت این که میگردش آن سر ز نزل یافته بغفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر
هر منزله که ظاهر و مخفی است اتباع او را درخواست تمنای او کرده نیز جرم بردگانه است یکی از تکالیف
منهی است و هم ترک امثال امر را اینجا ثانی معنی آنست که گناه امری که امثال آن نموده و بفعل آن
ماور بود و ام عفو فرما و اجزای آن پیرس قوله

خواهی که روشنت شود احوال سر عشق از شمع پیرس قصه زیبا و صبا پیرس
شمع عاشق که شمع دارد در آتش عشق سوزانست و نیز معنی آنست که جرم ناکرده عفو را انون عفو کنی از ما جز
ایمان حاصلی نیست پیش کن و خجسته سازان بعد لطیف عباد و بغفر الذنوب جمیعاً با و صبا مراد از ابدان مطلق قوله

نقش حقوق صحبت اخلاص بندگی از لوح سینم پاک کن نام ما پیرس
یعنی اگر می خواهی که چشم التفات برداری و حقوق صحبتی که با تو داشتیم و نقوش بندگی که بر صفحه خاطرت می نشاند
ایم و خدماتی که از ما بوجود آورده و برت ثبت شده و نمود آید و آن را از لوح سینم پاک کن هرگز بخاطر شش میا که
چیده کرده است بند را به بندگی کار است و قبول نیست در گاه نام ما را بخاطر گدازان که از فلان موجود آمد قوله

طلب از دلق پوش صومعه نقد وفا تمجو یعنی ز مفلسان سخن کیسا پیرس
از دلق پوش صومعه یعنی از زاهدان عابدان نقد وفا اضافه باینیه مفلسان اشاره بزه ابدان دعا بدان
کیسا مراد نقد وفا قوله

ما قصه سکندر و دارا خوانده ایم از ما یخ حکایت مهر و وفا پیرس

این بیت در جواب کسی است که بر خواجه اعتراض نموده بود که خواجه قصه جنگ نظم کردن نمیتواند چنانچه
شخصی به شیخ سعدی اعتراض کرد و شیخ در جواب آن گفته اند که ما را سر جنگ نیست و اگر نه مجال سخن تنگ
نست و بعد از یک حکایت بر جنگ آورده پس از خواجه آن بود که قصه سکندر و دارا کنایه از انراستیم
تا که ای قیتی از کان طبیعت برآیم و صفت تیغ و تیر که آلات جنگ است ورق نگاریم هر که خواهد که از جنگ
ما محظوظ گردد از احکایت مهر و وفا پرسد لیکن در میان گفته شیخ و خواجه این قدر فرق است که شیخ
چند حکایت در جنگ آورد اما خواجه مطلق بآن توجه نمود و حکایت مهر و وفا هم نه بطرز در کلام خواجه
مذکور است که دروشانیه تکلف یافته شود لهذا گفتار خواجه را همان الغیب نامیده اند چنانچه مولوی ابو

فرموده اگر کسی تکلف را در بیان مهر و وفا که شعار عاشقانست طلب دارد کلام شیخ نغز نگر و غزل
در ضمیر نامی گنجد بغیر از دوست کس هر دو عالم را بدین من وجه که را دوست است

حافظ سید محمد حسن گل معزت خوان
(مقطع) در باب نقد و تمجید دیوان و معجزات

قطع) حافظ این بیت را در کتابش درج کرده است

ضمیر اندرون اندیشه ایچم در دل گیرم قوله	
نما هست نکو بشمشیر از تو می پیچد عیان	قدر الدلت مگر نیکنمید اندکس
قد کنایه از ضرب معشوق ضرب بحسبیب مگر بجای تحقیق کس کنایه از بوالهوس قوله	
مردمان را از عسرس شب گزینا لی دست	من چنانم که ز خیالم باز بشناسد عسرس
عسرس معروف اینجا کنایه از ناصح و از عسرس شب گرد غزل	
وارم از زلف سیاه است گل که چندانکه میسر	که چنان و شد ام بر سر و سامان که میسر
زلف سیاه جذبیه عشق و دنیا باعتبار حوادث و فتن معنی آنست که من از زلف سیاه محبوب حقیقی که دنیا است چندان گلدانم که در قریب نیاید چرا که از حرکات و چنان سر سامانم که میسر یعنی جا پرشش نه و زبان با قدرت پرشش نه قوله	
کس با سید و فاضل دل و دین یکسار	که چنانم من ازین گروه شیخان که میسر
یعنی هیچکس بر امید فای او ترک دل و دین نکند و طالب و نشود که بس بی وفا است پرنفاس که من ازین گروه چندان پشیمانم که جاس پر سیدن نیست و چندین نکوش میکنم که جاس نکوشیدن نه و معنی و آنست که هیچکس با سید فاضل آن زلف او که جذبیه عشق است دل و دین نکند که من کردم چنان پشیمانم که میسر یعنی جذبیه عشق را مستحق نباشتم بدان قسلی حتم که شاید بقصد هم او خود مرا بخورد گرفتار ساختن قوله	
بیک جرمه که آزار کشد و نیست	ز حتمت می کشم از مردم نادان که میسر
یعنی بجم عه عشق که نوشیدم حال آنکه کسی را آزار نرساند ام - ز حتمت ملاست قوله	
گوشه گیر می سلامت هوسم بودی	فتمت میکند آن کس قنان که میسر
هوسم بود یعنی سیواستم مگر قنان چتم فتمت انگیز قوله	
از اهدار ما سلامت بگذر کاین مرغل	دل و دین بجز از دست این بان که میسر
کاین مرغل محبت و عشق بدان سان بدان و ش و دین راه مرا عشق غریبه جنگ گوشت و فلک ضار و بیار	
گفتش زلف بخون که شکستی گفتا	حافظ این قصه از دست بفرمان که میسر
زلف و دنیا زلف شکستن زلف از دستن یعنی از محبوب حقیقی سوال کردم که دنیا را با چندین شی و ثروت شیون خون بهر چه بختن بهر چه خرابی که من درین ساختن چون خواص را توجه بدو نرسم است بواجب داد	

بیت از کتاب

او حافظ این قصه است و از سوگند بقرآن که پیرس که بس غامض باز است غزل
 در عشق کشید ام که پیرس زهر بجر چشیده ام که پیرس
 یعنی در عشق بمواز نه کشید ام که میر از تحریر است زهر بجر بقصد چشید ام که معرا از تقریر است - قوله
 گشته ام در جهان خوش کار دلبر برگزیده ام که پیرس
 گشته ام سیر کرده ام دلبر آنکه دلهاے عشاق بکن گزیده برگزیده ام اختیار کرده ام قوله
 آن چنان در هواے خال کشش میرود آب دیده ام که پیرس
 هواے دوستی و آرزو میرود آب دیده ام گریه کنم قوله
 سو من لب چه میگزنی که مگو لب لعل گزیده ام که پیرس
 لب چه میگزنی حسرت افسون میبختی لب لعل لطف و عنایتی قوله
 بے تو در کلبه گدائی خویش رنجای کشیده ام که پیرس
 کلبه خانه تنگ قوله غزل
 دل از فریق سفر بخت نیکو است بس نسیم روضه شیراز پیک است بس
 نسیم روضه شیراز که مسکن حافظ بود - قوله
 دگر ز منزل جانان گدای درویش که سیر عنوی گنج خاقتا است بس
 منزل جانان آستانه مرشد گدایکن بسیرن مراد قوله
 بصید مصطبه بختین ساغرے نوش که این فتور جهان کسب الی و جا بخت
 مصطبه بختانه و آستانه مرشد و عالم عشق کسب حاصل کردن قوله
 دگر گداین بجشاید غم بجشود دل حریم در گم سیر مغان پناه است بس
 یعنی اگر غم بجشود دل گردد قوله
 زیادتی مطلب کار بر خود آسان کن که شیشه لعل و بخت چو پناه است بس
 کار بر خود آسان کن برنج شیشه لعل شرب و کز طرف دار و نظر من دم از شرابیت چو جان است
 قوله هوا و مسکن بالوف و عهد یار قدیم زهر بران سفر کرده غم و خواست بس
 مسکن عالم اطلاق عهد یار قدیم یعنی عهد شکست ام و در هوا و آن عالم مرده ام که جب لوطی از بیان
 قالو ایضا زهر و ان سفر کرده سلف عهد و زهر و ان سلف عهد

پس کسر لم و هدر و جزو و حبیب و در آستان عشق کشید ام و زهر بجر چشید ام که پیرس که بس غامض باز است غزل -
 (تجید)

فلک مروم نادان بد زمام مراد	تو اهل انش و محمل همین گنا هست بس
مروم نادان مقدر زمام بکسر مار غزل	
گلخند از زنگستان جهان را بس	زین چمن بایه آن سر و زبان را بس
تا آخر طالب حق را باید که بطلبگاری آن مطلوب حقیق از جمیع طالب اعراض نماید بمشرد کامل از خود نیست و با و هست شده باشد توجه کند که بیدار دات او دیگر نیاید چنانچه گوید گلخند از زنگستان گلخند از صحبت آنان که دوستی را با و ن دوست به حدی گزینان گران اند که گناه گرفته بر طس گران که پیاله شراب است از دول پر محبت مراد است توسل جوید چنانکه گوید قوله	
من هم صحبتی اهل ریاء و دم باد	از کرانان جهان طیل گران مارا بس
بعد از آن حقه الوسع والا امکان در اعمال رضیه اخلاق مرضیه کوشد باز اینها بنیل انبیان فراموشی پیوسته و خود را رنند که همه یا فتن متحمل اند و گد که هیچ ندارد عیند و از قصر فردوس که محل دیدار است قطع طمع کرده که بمناسبت خروج داخل آن از جمیع مال و منال عبارت از مقام طلب کم و کاست نگویند یعنی همواره خود را ناقص بنید تا بسبب پندار کمال از ترقی باز نماند چنانچه گوید قوله	
قصر فردوس سپادش عمل می بخشند	ما که زنده ایم و گداویر میغان مارا بس
پس چون از وظیفه اعمال فارغ آید گاه گاه بجهت از دیوانه تفکر نماید و تفکر بدو توقع است و اتفاق و در نفس اتفاق آنست بدان مبتدا نماید و تا مل تدبیر کار فرماید چنانکه میسر آید قوله	
بنشین بلب جو و گذر عمر بسین	کین شارت جهان گذران را بس
و هرگاه داشت آن تفکر گاه به مشهور گردد و گاه به زبان پس نماید که آن سود را موز کند تا بداند که زبان این جهان یاده است از سود و اشتغال بکار آن نامحور چنانچه میفرماید قوله	
نقد بازار جهان بگر و آزار جهان	گر شمار از بس این سو و دوزیان را بس
بعد از آن تفکر در انفس کند که شود مقصود ریخا بنایت وضوح دست میدهد و یقین میرسد که دوست با اوست مستجو و او بهر نکوست تا با درکن دولت سال از طلب با دتی قلغ البال چنانچه گوید قوله	
یار با ما است چه حاجت که زیاده طلیم	دولت صحبت آن مونس جان را بس
این دولت عظمی را که یار با ما است غنیمت بشمار همیشه خود را از فوت آن بهراس و او را بجان و دل مقام	

مقطع (تصحیح فردریش است حاجت اوست)
و تا خود غنیمت و در بهر کار است

تضرع ایستد که او را بغیر خود اگر چه بهشت باشد نفیید با علو بهمت او ظاهر گردد و سبب مزید عنایت گردد چنانکه
تضرع کنان این دولت اخواهان گشته گیر - قوله

از در خویش خدا یا بهیستم منفرست | که سر کو تو از کون مکان بار بار بس

و چون اینیم مراتب سلوک طی نموده کمال رسد و مرتبه تکمیل در یابد که با وجود اعتراف بجز و تصدیق بمرتبت
برزخ خود نمند و سر مشقه انصاف از کف ندهند و بر جمیع آنچه نصیب شده باشد شکر نماید و برود
دل خود در زیادت نکشاید که لکن شکر کم لازمیست خصوصاً طبع چون آب که در جاری کشف حقائق باشد الهام
دقائق که کمال بی آن صورت نبند و سهولت جاری گردد و کلام سوزون با طائف عشق شیخون از زبان
قابل ستر شدن سرایت کند و در تکمیل ناقصان بدان حاجت باشد زیرا که این نوع نعمت فوق جمیع نعمتهاست
و منت آن زیاد از منتهاش با وجود این نوع نعمت گله از مشرب قسمت بر انصافی باشد چنانکه انصاف داده باشد
زمان نعمه کشاده که قوله

حافظ از مشرب قسمت گله بر انصافی است | طبع چون آب غزنای روان بار بس

مشرب جاس نوشیدن -

ردیف اشین

اگر فریق شقیقه دست پیمان باش | حریف جگره و گرما به گلستان باش

مصرع اول خطاب بر شمع عشق و معنی مصرع ثانی آنکه در هر جا بنوس و بنیق یا با باش - قوله

شکنج زلف پریشان بدست باد مده | لگو که خاطر عشاق کو پریشان باش

شکنج پیمپا زلف پریشان عالم کثرت بدست باد مده پریشان ساز لگو که خاطر عشاق کو پریشان

باش یعنی این سخن که خاطر عشاق کو پریشان باش لگو که موجب پریشانی خاطر عاشقان است قوله

گرت هو است که با خضر بهمنشین باشی | نهان ز چشم سکنده آب حیوان باش

گرت هو است اگر از روداری با خضر بهمنشین باشی که وصل مجوس بگیر نهان ز چشم سکنده

اے معزالت و خلوت قوله

رموز عشق نوازی نه کار هر مرغیست | بیا و نو گل این بلبل خوش امان باش

رموز عشق نوازی بیان نمودن محتاج عشق معرفت نه کار هر مرغ است نه کار هر شاو عاشق است

بہارِ خوش الحان عاشق کامل قولہ

طریق خدمت و امین بندگی کردن

خدمت و بندگی زہد و یارسائی خدا سے راہ واسطہ خدا قبولہ

دگر بصید حرم تیغ بر کش ز نهال
از انچه با دل ما کرده ایشان بخش

حرم کعبہ مراد کوئے عاشق حمید حرم مراد عاشق وزیر انجیر بر دل ماکرودۃ اشارہ برنج و شد اندیشیان
پایش لے تدارک آن ناقولہ

تو شمع انجمنی یک زبان و یک دل شو
خیال کو تششیر وانه بین خندان بش

یروانہ عاشق۔ قولہ

کمال دلمیری خوش دنظر بازسیت	بشیو کا نظر نہ ناظران دوران باش
-----------------------------	---------------------------------

شبیوه نظر عاشقی ناظر دوران عاشقان نایاب غزل

ای همه شکل تو مطبوع و همه جان خوش جانم از خنده زیبای شکر خای تو خوش

همچو گلبرگ تری هست وجود تو لطیف
همچو سرو چمنی هست سر پای تو خوش

کلمہ گزیر بر گزیر

ہم گلستان خیالہم ز تو بہر نقش و نگار	ہم مشام دلم از دین سمن ساء تو خوش
--------------------------------------	-----------------------------------

خیال بکسر قوتے از قوائے انسانی گلستان خیال اضافہ بیانیہ زلف سمن ساجد بطن حق و نیز جد جنت
باید و نیست کہ دل انسان دو مقام دارد یکی از برائے خطرات صالحہ و دوم برائے خطرات فاسدہ قال ہم
ان فی قلب آدم لمتان لہ من الملک ولہ من الشیطان یعنی ہم خیال من کہ گلستان خیمات ست اور تجلی تو پر نقش
و نگار شدہ و ہم دل من از جذ بہ لطف تو غور سنا گشتہ۔ قولہ

در ره عشق کبریا نیت گذار

۱۰ عشق یعنی عشق که العشق اوله عرق و آخره قتل - قوله

در بیان فنا گر چه زهر سوختن است می رود و حلقه بیدل بتولای تو خوش

تلا دوستی غزل

دل غلام شاه نجف باش شاه باش پیوسته در حمایت لطیف آله باش

شاه محبت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ قولہ

اترا کہ دوستی علی نیست کافر است | گوزاہد زمانہ و گو شیخ راہ باش

دوستی آل محمد فرض است و بمنقطع ثابت است قال اللہ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا
مراد بحبل اللہ قرآن و اہل بیت است إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمُ خَيْرُ الْأُمَّةِ أَمَّا الْكُفْرُ
قال ۴ انا و اهل بیتی شجرہ فی الجنة و اعضائہا فی الدنیا فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلاً محبت است
کہ موافق کتاب و سنت باشد و ہر محبت کہ خارج از شرع و سنن ہدی باشد آن عداوت کبری باشد و حقیقت محبت
طاعت آل محبوب و ایثار عبادتہ و مرناسبت علی جمالی نفس مرصفاً تہاب باداہ و اخلاقہ محبت دانست کہ شیعہ میدانند کہ
دوستی اہل بیت غلو کردہ اند بحدیکہ تکلیف و دلیل صحابہ کو شیعہ اند چون سیح عمل ایشان و اخلاق ایشان و فہم ایشان
باخلاق و عمل و فہم اہل بیت نیز سہو کردہ محبت باشند این محبت نیست بل بغض کمال است و اخرج الدار قطنی
عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیاقی من بعدی قوہ یقال لہم الروافضۃ فان اردکم فاقموا
فانہم مشرکون قال قلت یا رسول اللہ ما العلامۃ فیہم قال یفرطون بما لیس فیک و یطعنون علی السلف
ولیسون ابابکر و عمر قولہ

از خارجی ہزار یک جو نمی حسند | گو کویہ تا بکویہ منافق پناہ باش

خارجی اہل الشام کہ فی الصواعق لاسعاویۃ در تفتہ قاف کویہ محیط بدینا از زبرجد پا نصد فرسنگ بالائے
اوست آفتاب بروے تابہ شعلہ سبزی بر آب آید و منعکس شود آسمان لا جوردی نماید و الارنگ آسمان
کبود بلکہ در غایت صفاست

امرو ز زندہ ام بولای تو یا علی | فروا بروح پاک امان گواہ باش

ولادوستی قولہ غزل

باغبان گر بخجوز و صحبت گل بایدش | بر حقایق خار ہجران صبر بلبل بایدش

باغ کنایہ از وجود باغبان سالک پخجوزے کنایہ از ایام حیوۃ گل محبوب معنی آنست کہ اے سالک
اگر دین موسم زندگی طالب وصل محبوبے برین شد اند ہجران بلبل و ش بشکیہائی باید کہ شید کہ بلبل
در ایام خزان چون در باغ ہسچ گلے و برگے ناند و بر شاخے کہ می نشیند جز از خار نمی بیند و بامید
گل شگفتن تحمل می کند بر جھائے خار و سائر من قولہ

مقطع حافظ طریق بندگی شاہ پیشین
و انجاء در طریق جوہر دان او بش

ایدل اند پ بند زلفش زیر پشانی منال	مرغ زیر کچن بدام افندہ تحمل بایدیش
زلف دنیا باعتبار حوادث یعنی اے دل در بند دنیا زیر پشانی تالش کن و صابر باش و خاطر خود را ہر آزار بدہ کہ مرغ زیر کچن بدام سے افندہ تحمل ہی بایدیش کہ از تحمل کار بستہ می کشاید۔ قولہ	
تجربہ بقوی و دانش در طریقت کافرست	راہ ہرگز قصد ہمدرد تو کل بایدیش
معنی آنست کہ سالک را باید کہ از ہر چہ کہ دارد خواہ مخافت خواہ مقامات خواہ احوال خواہ باقیات خواہ صالحات خواہ خوارق و کرامات بہر جبکہ سالک را ذرۃ انتفات بدینا ناماند نشنیدہ کہ صنی اللہ و کلیم اللہ را کیہ شد بصفا و عصا یعنی او ہم را ہر مقام صفوۃ نظر افتاد و موسی را ہر کمالہ نظر افتاد این را گفتند عصی آدم و آذر گفتند ان الق عصا موسی را گفتند کیہ ہر کمالہ کردن بر افکن و او ہم را گفتند کہ انکار مقام صفوت و خلافت مصیبتست و منہ را کہ کیہ عصا کہ دوچہ بادام وغیرہ باشند معنی کہ ہم لکھی گوئیم ہر حسات و خیرات و طاعات و عبادات و احوال و مقامات کیہ زدن ناخوش و ناخود دست پس باید کہ تکیہ بر اعال و ہر چہ نظر افتد از دوا سے خود شہد و از تکاب این از خرد و مندی نداند قولہ	
رند عالم سوز را با صحت بینی چہ کار	کار ملک است آنکہ تدبیر و تحمل بایدیش
رند عالم سوز را با شوق قولہ	
ساقیا و گردش ساغر تحمل تاب بچند	دور چون باشتقان افندہ تسلسل بایدیش
ساقی مرشد گردش دادن ساغر پایہ تحمل توقف و دور گردش ساغر قولہ	
کیست حافظ مانوشد باوہ بے آواز چنگ	عاشق سکیں چہرا چندین تحمل بایدیش
باوہ محبت بے آواز چنگ بے تلقین مرشد۔ غزل	
ہدور لالہ قدح گیر و بے ریامی باش	ہوے گل نفیس ہمد صبا می باش
لالہ معروف مراد مرشد گل معروف داغ لعل مراد دست کہ از عرق رسول علیہ السلام ست و ایجا کنایہ از محبوب حقیقی باو صبا کہ در سحر بوز و کلب از بشفق کنایہ از مرشد باید دانست کہ باعتبار خلافت و صفات شی و احد را باسام متحدہ می نامند چنانچہ خدا را باعتبار انتقام منتقم و بمنفرت غفور و تنس علی ہذا القیاس یعنی بدور مرشد قدح محبت بر گیر و این نصیحت را بجان و دل بپذیر و خوش وقت می باش و دیر از صفو خاطر می تراش بامید مکاشفہ استاد و بوییدن گل کہ عبارت از دریافت اسرار است لفسے ہمد صبا باش و لزوم محبت مرشد اختیار کن و بیچ بکار مقررش و ہر چہ فرمایہ اعتبار کن و بحکم او بتقدم باش ابواب مشاہدات و تجلیات نمودار شود و نیز تا آخر بر طالب صادق لازم است کہ از جهت قلت ثبات بہدور لالہ میناید نبضات نگذارد بلکہ قدح و ذکر و فکر بدست دل گرد و بدین ہر دو امر بطور سے اشتغال نماید کہ جمال او در آئینہ کہ نمودن کار خود بہ نیک و بد شہد	

۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

چهره بشاید و با کسی که مانند و از صبا را کج معرفت از و س بمشام جانها رسد - قوله

نگو میت که همه سال می پرستی کن سه ماه می خور و نه ماه پارسامی باش

و نمیکویم که همیشه در ریاضت و مجاهده افتاده باش و بخدمت مرشد سر نهاده باش که این از جنس مستبعد محال است و بحکیمت مالا یطاق پس قدری مدت که عبارت از سه ماه در سال است یعنی رجب و شعبان و رمضان که اکثر از قدما در بدایت حال درین سه ماه اعتکاف کرده اند بجزه که در جوار مسجد باشد و در مجاهده و ریاضت بخدمت مرشد بسر بر و باقی عمر بفرغت و از چنانچه خود گفته سه در دو روزه یک دو قدح در کش و بروم یعنی طبع در و صالی دوام را به و قبل چو دوام اشتغال موجب ملالت ساعات شب و روز خود را بچار قسم مقسوم سازد قسمی تحصیل وجه معاش مصروف سازد تا در نظر باشل سائر الناس باشد و از بانی جنس انبیا زنده پذیرد و ترک دنیا شهرت نگیرد زیرا که امتیاز محل نیاز است و شهرت موجب آفت و مضرت و قسمی در محبت انام از خواص و عوام با انجام رساند تا افاده و استفاده روئے نماید و تعلیم مسیر آید و قسمی محبت راحت تن معین کند تا بکفایت و عبادت قیام تواند نمود و قسمی برائے آن مقرر نماید که از همه آشنه بنوع مشغولی نماید که املا شعور یا سوانماذ و مراد ازین تقسیم شبار و زری بچار قسم نه آنست که دو دو و پاس مقصود صرف اشتغال نماید بلکه مقصود آنست که باین اشتغال بنوع باید پرداخت که اگر اشتغال را که شت روز ساعات آن جمع کرده شود باین مقدار زیاده بین سان رسد که در روز و وضعه الاحباب مذکور است که در محبت ابراهیم است که عاقل را مادم که بعقل غولیش بود چهار ساعت می باید که در آن مناجات با خدا کند و ساعتیکه تفکر در معنی او کند و ساعتی محاسبه نفس و ساعتی کجاست نفس از مطعم و مشرب -

چو هر سالک عشقت بچو حواله کند بنوش و منتظر رحمت خدای باش

و اگر مرشد کامل بعد از مراعات این اقسام مادر اول ابتلاء استعداد استیعاب اوقات بیاد حق و روئے بر بندد و برادر استغراق حق حصول بخودی که می عبارت از آنست سه از می همه آب لعل و زرقم کن و هر چه تیر از خود ستانده است و بگزیند آن می بنوشد و از قوت عمل بآن قسام که موافق استعداد دیگر است مخروشه چنانکه دیگران بآن طریق از رحمت الهی بهره درخواهند گردید و نیز بدین بر محبت خدا خواهند رسید

مگر قوله

گرت هواست که چو لب سبغی سی بسا و همدام جام جهان نامی باش

هرگاه که طریق طلب پوید باید که از آفات این راه سلامت جوید و عظم ترین آفات هوس الطلایح بر مغنیات است پس باید که آن هوس البته از خود دور کند و بر تقدیر که آن هوا در سر دس افتاده بود و نمیتوان از آن در گذشت

بتصفیه قلب که بمنزله جام جهان نما است مشغول باید گشت و اینکه گفته شد که هوس اطلاع بر رفیقات اعظم
آفات است بجهت آنست که آفات دیگر در نظر طالب آفت می نماید پس از ان احترازی نماید و برین آفت که
در رنگ منفعت است کم کسے مطلع می تواند شد یا آنکه طالب خدا بعضی اوقات بهمان خورسند گشته
از طلب مطلوب اصلی باز میماند و می شاید که از مشاهده غم و اندوه جهان بسته دل گردد و بستی دل بسبب
انسداد البواب فیض میشود پس مناسب حال طالب آنست که عقده آن هوس از جان خود بکشد چنانچه در
بیت آئنده گوید قوله

چو غنچه گرچه فرو بستگی است کل جهان	تو بخوبی باد بهاری گره کشامی باش
------------------------------------	----------------------------------

اگرچه از تنجیران تا همه مریدان این عهد در میان می آمده که آنچه مانع راه است دور می باید کرد و روست
بطلب حقیقی باید آورد لیکن کسے که باین عهد وفا نماید کم بنظری آید چنانچه می گوید - قوله

وفا مجوی ز کس در سخن نمی شنوی	بهرزه طالب سیمرخ و کیمیامی باش
-------------------------------	--------------------------------

سیمرخ نام جالورے است که مقامش بکوه قاف است ۵ ز عزالت شاه مرغان گشت سیمرخ ۶
یکے مرغست خواندش سیمرخ ۷ معنی آنست آرسے با وجود سوختگی و فاسے عهد باین شکل است و چون
آشنائی و یگانگی حاصل گردد دل باین وفا واصل گردد پس هر که بیگانه است از خدا اگر چه طاعت نماید
از روست باید برید و آنکه آتش نا بخدا شد اگر چه محصیت از روستے بطور آید خدمت او باید گزید که زیار العارین
خیر من اخلاص المریدین چنانچه گوید - قوله

هرید طاعت بیگانگان مشوق حافظ	و لے معاشر زندان پارسامی باش
------------------------------	------------------------------

مرید طالب بیگانگان خدا دوران معاشر صحت زندان پارسا عاشقان پاک عززل
باز آو دل تنگ مرا مولس جان باش

مولس الفت دهنده

زان باده که در مصطبه عشق فرو شند	مارادوسه سناخو گو رمضان باش
----------------------------------	-----------------------------

مصطبه شراب خانه - قوله

در خرقة چو آتش دی ای عارف سالک	جمدے کن و حلقه زندان جهان باش
--------------------------------	-------------------------------

خرقة کنایه از وجود سالک آتش کنایه از شورش عشق یعنی چون در وجود خویش آتش عشق و محبت در زدی

بجز در این غرض غایت نیستند

کوشش کن و بگی همت نما و در حلقه عارفان کامل و عاشقان و اصل در آیینی چون از ضعیف ظاهر برستی
بالا تر کجستی و از امید آن رستی جدی کن و کوشش نما و در حلقه و اصلمان در آن که در حال سلوک مشاهدت
و کوشش درون بقی است و در یکا شفات کوشید پس فطرتی است قوله

آن یار که گفتا بتوام دل نگران است گوی رسم اکنون بسلاست نگران باش

بتوام دل نگران است بمضمون انا عاشق و محب یک - قوله

خون شد و دم از ترس آن لعل و آن بخش اے درج محبت بهمان مهر و نشان باش

درج محبت کنایه از دل بهمان مهر و نشان باش یعنی بغیر مائل مشو قوله

حافظ که بهوس میکند شام جهان بین گو در نظر آصف جمشید مکان باش

جام جهان بین کنایه از جام شراب و دل مصفا آصف جمشید مکان کنایه از مرشد عززل

برو از من قرار و طاقت و هوش بت سنگین دل و سیم بنا کوشش

هوش عقل - قوله

انگارے چابکے شنکے پیری و شش شوق ظریفی مہوشی تر کے قبا پوش

چابک ظریف و چالاک و سختی کش شنک راہزن و مکار و شوخ و غوب ظریف سبک روح و تیز دل قوله

ز تاب آتش سوداے عشقش بسان دیگ دائم میزخم جوشش

بسا روشن - قوله

چو پیرا ہن شوم آسودہ خاطر گرت همچون قبا گیرم در آغوشش

آغوش کنار قوله

اول و دینم دل دینم برودہ است برو دوشش برو دوشش و دوش

برسینہ دوش کنت - قوله

دو اے تو دو اے تست حافظ لب نوشش لب نوشش لب نوش

نوش شیرین - عززل

بجد و جہد چو کاری تیر و در پیش بکری گار رہا کرده ام مصالح خویش

اگر دگر بسر دل یاد الی موقت یعنی بہ از دست یعنی حق تعالی و بکری گار کہ میخوانند خطاست زیرا چہ در مکررات

انظار اعراب نشاید قوله	
ز سنگ تفرقه خواهی که معنی نشوی	مشو لبان ترازو تو در پی که پیش
سان مانند قوله	
بباد شاهای عالم فرو نیار دسر	اگر ز سر قناعت خبر شود درویش
خیر آگاه - قوله	
بدگر بانی اگر خود سر آمدی چه عجب	که نور حسن تو بود از اساس عالم پیش
اساس بنیاد - قوله	
بنوش باوه که قسام صیغ قسمت کرد	در آفرینش از انواع نوشدار پیش
قسام قسمت کننده قوله	
ریا حلال شمارند و جام با ده حرام	ز به طریقت ملت همی شریعت و کیش
<p>ریا شرک نهان است که بیشتر خلق آنرا نشناسد از پوشیدگی و معنی ریا آن بود که خواهی ترا بسبب طاعت و زهد و عبادت منزلت در خلق و جاه و قبول بود چون دوستی جاه غالب شد کار بد انجام رسد که بیاری جاه طلب کند و بیشتر خلق کارها میکنند از علم و عبادت براسه روعی می کنند خلق و نشان یا آن بود که چون عبادت کند گوید که من چنین کردم و اگر نگوید لیکن چون مردمان بدانند و عی شاد شود و اگر شاد نشود این سخن بخت غریب بود چنانکه اگر در حق و عی تقصیر کند و حیرت و عی نگاه ندارند و با و در معامله مسامحت نکنند و و عی را پائین نهند و جاسه بوسه نهند در باطن خود چشمه سیند که اگر در سر این عمارت کرده بود این عجب نگردی پس گوئی که مفتی از عبادت خود بر مردمان میکند و آن را جزایمی جوید و این اخلاص را باطل کند که از دیگران جزای عمل خود چشمه میدارد و این از ریا باشد که در خبر است که الریا اخفی من دلیب الفل ریا پوشیده تر است از آواز مورچه که در شب تاریک رود و ریا در طاعت بشرک نزدیک تر است و هیچ بدتر یاری ازین نیست که هر عبادتیکه مقصود از ان اعتقاد مردم بود و آن عبادت نیست بل عبادت خلق است و اگر اعتقاد مردم بود و پرستیدن حق هر دو باشند مشترک بود حق تعالی گفت قَوْلٌ لِلّٰهِ مُصَلِّينَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ و اما ریا نشانیست چون تنها بود و کابل بود و چون مردم را ببیند بنشاط بود و چون برو عی تنها گویند در عمل افزایش شرح</p>	

آن ریا که از رفتن مورچه پوشیده ترست بدان که ریا، لفظی ظاهریست چنانکه کسی میان مردم نماز
بشپ کند و چون تنها باشد نکند و پوشیده تر ازین آنست که هر شب عادت دارد نماز لیکن چون کسی حاضر بود
بشپ بود این نیز ریاست و ازین پوشیده تر آنست چنانچه در نشاط میفراید و در حال هیچ علامت ظاهر نشاند
لیکن در میان دل پوشیده بود چون آتش در دهن و اثر و س آن بود که چون مردمان بدانند که و حرمین
صفت شاد شود و این شادی دلیل آنست که ریا در باطن پوشیده بوده است و اگر این شادی را با کل
مقابله بکنند هم آن بود که آن رگ پوشیده بر خود بجنبند و تقاضای خفی کنایا سبب سازد که مردم آگاه شود
اگر صریح نگوید تعریفی گوید و اگر تعریفی نکند بشما مل خود را فروشد و نماید تا بداند که شب بیدار بوده است
و باشد که ازین نیز پنهان بود و چنان بود که شاد نشود و با طلوع خلق بروی هم باطن از ریا خالی نیست
نشان آن بود که اگر کسی فرار سداً ابتدای اسلام کند و با نشاط حاجت و س قیام کند یا در خمریه و فروخت با و
مسامحت نکند و در باطن خود تعجب بیند و انکار س که اگر آن عبادت پوشیده نکرده بودی این تعجب بودی
و در حلقه بودن آن عبادت و نابودن نزدیک برابری بود هنوز باطن از ریا خفی خالی نیست چه اگر کسی هزار
دینار فرار س دهد تا خیر س از و س بستاند که صد هزار دینار از و برین س منت نهد بر کس و س حرمیت
نیوشد چون خدا بیتی عالی را عبادت س کرد تا بداند سعادت ابد رسد و در مقابل آن جزایا بد کس حرمیت میوشد
پس ریا، خفی تر ازین است و کسان س که از خلق گریخته اند و عبادت مشغول شده اند می گویند ملائمت
ازین سبب اختیار کرده اند ریا س که عمل را باطل کند بدان که ریا در اول عبادت بود یا بعد از فراغ یا در میان
اما آنکه در اول بود این عبادت را باطل کند که اخلاص در نیت شرط است و اخلاص بدین باطل شود و آنچه
در میان نماز در آید اگر اصل عبادت را مغلوب کند نماز باطل شود چنانچه نظاره فرار س اگر مردم ندیدند نماز
بریدی از شرم الیشان نماز تمام کند این نماز باطل کند که نیت عبادت هر نیت شد اما اگر اصل نیت بر جا بود لیکن
از نظر مردم نماز نیکو گذارد در دست است که نماز باطل نشود اما اگر نماز با اخلاص کند بعد در خاطر ریا آید و اظهار
کند نماز گذشته باطل نشود لیکن بدین نیت محتاب شود ۱۲ من کیمیای سعادت کیش مذہب غزل

یا یارب یوفانی توان گفت حال خویش | آن بود که دم ششم از قبل و قال خویش

و کم شاموش شوم قیل و قال شرح بیان کردن یک ره یک مرتبه آنرا که هست طالع این کار
گویم شوم س که اظهار حقیقت پیش محبوب می تواند گوین ما را بنود بخت گریتم قال خویش سنی

و اما آنکه توان گفت تو در خواب جان حافظ جان و در خمرین دل حال خویش
نیت

در یافتم که ما قابلیت کن نداریم مجوز لبش مراد طلب بوسه از لب او نما از زوال خویش از یومید
خود مر عشق منت کے خبر شو و از حقیقت عشق ما کے واقف شوی شمر مسرا شمر منده خصال کنایہ از
بیوفائی نقش خیال و صورت در و د بضم از ایز در حمت بود و از ملائک استخار و از مومنان دعا و از بہائم و
طیور تبیع صلال گمراہ شدن و ہلاک شدن و تنہی شدن و گم کردن و پھسان و گمراہ شدن و گمراہی و
عشق و محبت نیز محال تدر عزل

چو جام لعل تو نوشم کجا بسا ندیش	چو چشم مست تو بنیم مرا کہ دارد گوش
گوش داشتی منتظر شدن و نگہ کردن و محفط کردن و دیدن کذا فی العبارات قولہ	
منم غلام تو و زانکہ از من آزادی	مرا بکوزہ فروزش شرابجانی نہ فروش
و زانکہ از من آزادی از فکر ای نداری و هیچ غم و اندیشہ نمانداری قولہ	
بہوے آنکہ ز میخانہ کوزہ یا ہم	روم سیوے خرابا تیاں کشم بروش
بہوے آنکہ بید آنکہ خرابا تیاں ساکنان خرابا تیاں کہ عالم فاسقست مراد عاشقان اتی قولہ	
مرا بگوئے کہ خاموش باشم دم درش	کہ درجن نتوال یافت مرغ را خاموش
چمن بختین صحن باغ بارستہ را و اریان باغ بستان درختان چنانکہ از ہر طرف درختان باشند و شستگاہ گد گرد برد و درختان باشند و شستگاہ کوئے میخواراں خادم کوئے میخواراں کنایہ از خود آب زندہ پاشی کند و خدمت کند یا وہ نوش عاشق کنایہ از شدت شراب بختہ بخان دل فسرودہ دہند کہ بادہ آتش تیزست و چکان درجوش	
یعنی باید کہ شراب بختہ بخان فسرودہ دل دہند چہ کہ قولہ	
اگر لبش تو جویم کہ ام صبر و قرار	و گر حدیث تو گویم کہ ام طاقت ہوش
طاقت توانائی قولہ	
انیم روضہ حبت بذوق آں نرسد	کہ یار نوش کند بادہ و تو گوئی نوش
تعلیم رطوال کسر و شندی و نام خازن بہشت - عزل	
خوشا شیراز وضع بیمتالش	خداوند انگہدار از زوالش
خوشا بس خوش قولہ	
زر کناباد ماصد لوش اند	کہ عمر خضر می بخشد زلالش

زر کناباد و بضم تفرجک ہے در شیراز کہ چشمہ اللہ اکبر آنجا جاری ست و آں را رکے جویند لوش اللہ در اسل
لا اوش اللہ است یعنی از رکنا بادا مے از عابراں او کمر خضر می بخشد زلال او و ابل شیراز را بس دعا است

در یافتم کہ ما قابلیت کن نداریم مجوز لبش مراد طلب بوسه از لب او نما از زوال خویش از یومید

خوشا شیراز وضع بیمتالش

که صد بار لا اوش الله یعنی در وحشت نیندازد خدا اهل اورا یعنی هر کرا بر کتا باد ما گذر افتد واجب او نوش کند عبدانی از و نخواهد بلکه از جدایش کاهد - قوله	
مسیان جعفر آباد و مصلی	عبیر آمیز می آید شما لش
جعفر آباد مونسیت است قریب بشیر از مصلی عید گاهی است در شیراز - قوله	
اسب از ان لولی شنگول مسرت	چهار داری آگهی چو نست حاصلش
لولی طائر قاصان شنگول شوخ و طعنه آگهی خبر - قوله	
که نام قند مصری برد انجا	که شیرینان نداوند انفعالش
شیرینان مشوقان انفعال شرمندگی - قوله	
امکن بیدار ازین خوابم خدا را	که دارم عشرت خوش با خیالش
خدا را با اسطفت اعزل	
دلیم رسیده شد و غافلیم من دروش	که آس شکاری دکنشته راجه آمد پیش
رسیده منفر شکاری دکنشته دل - قوله	
چو بید بر سر ایال خویش می لرزم	که دل بدست کمان ابرو نیست کاقریه
بید نام دخت کمان ابرو عشق کیش مذیب - قوله	
خیال حوصله بجرمی پرزم بهیسات	چماست بر سر این قطره حال اندیش
این قطره حال اندیش کنایه از دل شاد و کامی خوشوقت و فرحت - قوله	
بنازم آن مژه شوخ عافیت کش را	که موج میزندش آب نوش بر لبش
مژه شوخ عافیت کس عشق صوری که حاجت است - قوله	
ز آستین طبعیاں هزار خون بچکد	گرم به تجربه دست نهند بر دل خویش
تجربه بار زوئے امتحان - قوله	
نه عمر خضر باند نه ملک اسکندر	نزاع بر سر دنیا و دوز کین و کیش
نزاع کینه و جنگ - قوله	
بداں کمر رسد دست هر گدا حافظ	خزینة بخت آوز گنج قارون پیش
دست بیکر سیدل کنایه از وصل - غزل	
دوشنای من نفت پنهان کار و آتیز نهوش	که شما پنهان نشاید داشت از می غروزش

له شمال با یک درون قلب وز در افغان

(مقطع) چرخ حافظ چو پی رسیدی از بهر بی نگر دلی شکریا دم و حالش

مادان

دوش آوان مشت کار و ال تیز بهوش مرشد می فروش حقیقت محمدی معنی آنست که شب گذشته مرشد کامل بمن پنهان فرمود که از شما نماند نباید داشت را حقیقت محمدی که مرشد بمن تلقین نمود گفت - قوله

گفت آسان گیر بر خو و کار با کز رو طیم سخت میگردد خدا بر دال سخت گوش

یعنی آسان گیر بر خود کار با سخت گیر و بیش نیار و خدا تعالی دشوار بر کتب جهانیان چنان اقصای کند که سخت گیران را سختی پیش میرسد و حکم کلک را ع و کلک مسؤل عن رعیت و جمیع اعضا رعیت اند چه هر ملک که بر رعیت سخت میگردد خدا نیز بر سخت میگردد پس اعضا را بجد تنگ نباید داشت ما جعل علیکم فی الدین من حرج ملة ایسکم چنانچه یهود و نصاری بر خود سنگ تنگ گرفتند و وراے مکنونات از اشیاء آخر خود بخود بروجه بودم مختصر پذیرفت از هر رعایت قافیه باختیار گرفته است حتی سحانه نیز بر ایشان سخت گرفت و لزوم آل لازما تپول بر سر پذیرفت کما اخبرنا عن اصدق الصادقین زهبا نیق ابتدعوها ما لکن علیکم الا ابتغاء رضوان الله فما رعوها حق رعايتها فاتینا الذين امنوا منهم اجرهم و کثیر منهم فسیقون و نیز معنی آنست بر نفس مجاهده بقدر شرع باید داشت ازین بیشتر نباید که منع است ولیکن میفرماید بر مصطفی که اعضا را بتوحش است -

واللهم درود ادهامی که فروغش بر فلک زهره در رقص آید و بر بلبلان میگفت و نژد

و شروع روشنی قوله

تا نگوی آشنایان پرده ریزی نشنوی گوش نا محرم نباشد جای پیغام سرش

تا نگوی آشنایان آشنای عشق نشوی زین پرده ریزی نشنوی اسرار عشق را واقف نشنوی سر و ش بغم جبریل و هر فرشته - قوله

در حرم عشق نتوان زد دم از گفت و شنید زانکه اینجا حبله اعضا چشم باید بود و گوش

حرم عشق اضافه بیانیه - قوله

آسایم ده که زندیما و حافظ عفو کرد خسر و صاحبقران جرم بخش عیب پوش

جرم لغیم گنا صاحبقران یعنی آن مولود که سقط سعد با سقط راست او بوقت قرآن فطمی باشد و برج قرآن مطلع بوده و نیز صاحب شصت سال و در سال ولادت او دو ستاره قرین باشند - غزل

در عهد باد شاه خطا بخش و جرم پوش حافظ قرا به کش شد مفتی سالیه پوش

(مقطع)
 از شیب نماز شب بگوش
 دم رسید به حلقه تو خصلت کن
 در نشین و در نشین

قوله قرا به آوند شراب مانند صراحی و مشد -	
صوفی ز کج صومعه دل با یغم تشست	تا وید محتسب که صبویکشد بدوش
صوفی مراد خود صومعه کنایه از زهد و پارسائی محتسب کنایه از مرشد قوله	
احوال شیخ قاضی شرب الیه و دشان	کردم سوال صبحی هم از پیر فروش
یهو و قوسه ست که شرب الخمر حص تمام دارند ایجا کنایه از حص بر حرام که عبارت از فیض الفتوحات بلا استحقاق و اخذ الرشوة عن الظاهر و تعزیه عن المظلوم و بهر دو فعلی ست شیخ و شوم معنی آن ست احوال شیخ و قاضی که بر سجاد کسند شریعت نشست دارد و افعال شیخ بوجدی آرد و مرشد عشق پریم دران بهنگام که او در بیان حقائق بود پس فرمود - قوله	
انگفتا منقطی ست سخن گر چه محر می	و رکش بان پرده گنجد از میخوش
زبان را گنجد از پرده هر که و مه را بدار - قوله	
تا چند همچو شمع زباں آوری کنم	پروانه مراد رسید ای محبت خورشید
زباں آوری کنم اظهار عشق خود کنم - قوله	
ای پادشاه صورت معنی که مثل تو	تا وید وید وید و نشیند سحر گوش
صورت معنی ظاهری و باطنی قوله	
چندان با که خرقه از رق کند قبول	بخت جوانت از فلک پیر زنده پوش
مال باش از رق کبود بادشاهان و لایت را رسته ست که خرقه کبود پوشیده بر سندان شاهای نشینند و چون کمال پیری میرسد آن خرقه کبود و کلفت را بکنند و ژنده پوشیده در گوشه شوند ای رسم عباسیه بود خواجهاز بهر غرض یا مایه این معنی میکند معنی بیت آنست که پادشاه عهده را عا می کند که چند ال بمان که فلک کبود پوش تراولی عهده خود سازد و تصرفات خویش را بهر پر و از و چندان که سعادت و نحوست فلک در تحت و تصرف تو دارند -	
سحر شکست مبارک لب منبر افشانش	بهر شکسته که پیوست تازه شد جانش
سحر آخر شب مراد پایاں عدم از روزه نیستی نسبت بشب کرد صبا مراد قضا و قدر زلف دنیا باعتبار حوادث و ظلم و نیز زلف حجاب اوست دنیا نیز حجاب است معنی آنست که در پایاں عدم چو می آید بود و یکپا	

غزل

توجہ ہو جو نہ بود قضا و قدر دنیا را زینت دادہ بنظر موجودات نمود کہ ہر یکے از خوبی و سے نازگی یافت و کمال توجہ بہ و شتافت و گروہے بنا ز نعمت و گروہے بمقامات و عبادات و برے بفضل و کمالات و برے بمشادات تجلیات و ایں ہمہ از نتائج آن وقت است کہ بر بندگاں می تابد و ہر یکے فراخور استعداد مقایسے می یابد۔ قولہ

کجا است ہم نفسے تاکہ شرح قصہ ہم کہ دل چہ می کشد از روزگار بحرانش
یعنی ہم نفسی ہم رازی کجا است تا شرح قصہ ہم کہ دل از روزگار دوری محبوب حقیقی چہ می کشد از محنت و الم قولہ

زمانہ از ورق گل مثال و می تو ساخت وے ز شرم تو در غنچہ کرد ہنہانش

کل مراد انسان معنی آنست کہ زمانہ محبوب مجازی یا دگار روے تو ساخت خلق آدم علی صورتہ و نقشے نیکو پرداخت و لیکن چون نیکو نگاہ کرد ازال فعل فجالت و افعال آورد و در قبکہ کہ شکل عجبہ در آورد۔ قولہ

بدیں شکستہ بیت الحزن کہ می آرد نشان پو سفدل از چہ زخاندانش
شکستہ بیت الحزن یعقوب۔ قولہ

بحال کعبہ مگر عذر ربرہ راں خواهد کہ جان زندہ دلاں سوختہ بیابانش
بحال کعبہ حال صاحب کعبہ کہ محبوب حقیقی است یعنی صاحب کعبہ حکیم من قتلہ فانادیتہ مگر عذر راہ را
راہ خود خواهد کہ حال خستہ دلاں بیاباں نکاہد۔ قولہ

سحر بطرف چمن می شنیدم از بلبل نواے حافظ خوش لہجہ غزلخویش

لہجہ آواز غزل
سحر ز ہاقت غنیم سید مشرودہ بگوش کہ دور شاہ شجاع ست مود لیر بنوش

شاہ شجاع کنایہ از روح مے سستی و عشق یعنی آخر شب کہ ہنگام نزول رب بر آسمان دنیا است ندای رسید بگوش مے لیر بنوش یعنی مرتبہ روح رسیدہ و ریاضت تمام گردیدہ پاکی و نہ پاکی بنور نمیکند من ادر کہ العناۃ لا یضر بہ الجناۃ پس در عشق در اے وسیع ملاحظہ نما و از من و تو در گذشتہ و در حفظ حق نشستہ چنانچہ خود در بیت آیندہ می گوید۔ قولہ

شد آنکہ ز اہل نظر مگر بکارہ می رفتم ہزارگونہ سخن بہ وہاں لب خاموش

پڑ

یعنی آں وقت رفت کہ گرفتار ماو تو بودم و اخفاء لازم و واجب بود لب خاموش سیح اظهار حق نمودم
 قوله شراب خانگی و ترس محسوب کردن آنوقت رفت که شراب از غایت ترس و خاندی نوشیدم و از
 محسوب ترسیدم بروی شاه نوشیدم بانگ نوشانوش الحال روئے بروئے مرشدے می نوشتم۔ قوله

بصوت جنگ بگوئیم آں حکایتها که از نفعتن او دیگ سینه میزد و جوش

بصوت جنگ با برفت ره۔ قوله

از کوئے میکده و شش بدوش مجرود امام شهر که سجادہ می کشید بدوش

امام شهر کنایه از خود که سجادہ می کشید بدوش از غایت زهد و صلا و صلا از دوش نمی افتاد۔ قوله

و لادالت خیرت کنم براہ نجات مکن بغیبت مہا بات و زہد ہم مفروش

و لالت رہنای مہا بات فخر زہد ہم مفروش یک ریاکن قوله

بجبر شنائے جلالتش مساز و زہد ضمیر کہ بہت گوش دلش محرم پیام ہر سزا

مفروش جبرئیل و ہر فرشتہ قوله رموز مصلحت ملک خسروان دانست۔ رموز مصلحت
 ملک اسرار و معارف عشق خسروان عاشقان گدائے گوشہ نشینی تو حافظا خاموش مغل
 بے استعدادے کجا تو کجا اسرار عشق۔ غزل

شراب نفع می خواہم کہ مرد افکن بوز و زور کہ تا یکدم بر آسایم سن از دنیا و از شورش

مراد شراب باعتبار آنکہ ہر چیز ترا از توستاندی تست نصیحت مؤثر داشته و تلخ ازان گفتہ کہ در آن نصیحت
 بکلمہ الحق کہ بموجب الحق مرتبئی دارد و مرد افکن شنونده سخت دل را بر افکند و صفات مذکورہ اگر چہ در نصیحت
 ہر نامے مندرج است لیکن ظہور اثر این صفات بر آن موقوف است کہ بزبان نامے عامل بر آید تا مؤثر شود
 پس میفرماید کہ نامے می خواہم کہ نصیحتی مؤثر کند کہ مرا یکبار از دنیا و شرشور راند بنا بر آل گوید۔ قوله

بیا و مگر کہ نتوان شد ز مکر آسمان مین بلعب زہرہ جنگی و مریخ سلحشور ش

مے عشق مکر و غا و فریب لعب بازی زہرہ ستارہ مکر و جنگ مریخ ستارہ غریب زہرہ سلحشور و لادور
 و ضمیر شین سلحشور ش ضمیر آسمان یعنی لے دل شراب عشق و محبت بدست آرد و خوش کہ بے او این
 نتوان شد از مکر آسمان غذا مکرے کہ میکند بلعب زہرہ جنگی و مریخ غوغا و اطل و از حلوئے اسایش مجرم
 میدہد پس گریہ کنال غلم و تعدی از دست شال می کشد و ہموارہ کارش اینست و مدارش بریں آئین است

شراب لعل محبت میر عاشقان مرشد قوله	
یار بوقت گل گنبد بنده عفو کن	وین ماجرا بسرو لب جو بیار بخش
وقت گل روز قیامت که اینهمه گهای مصنوعات خواهند شگفت عفو آمرزین سرو لب جو بیار کنایه از عزم و مرشد بسرو لب جو بیار بخش که سزاوار دوست غزل.	
افکر بلبل همه آنست که گل شد ریش	گل اندیشه که چون عشوه کند و کارش
بلبل معروف اینجا مراد از سالک که در بلایت حال از غلبه عشق و محبت بحکم من عرف الله طالع لسان چون بلبل در از زبانها میگذرد در نهایت حال بحکم من عرف الله کل لسانه از گفت و گو لنگ میگذرد گل محبوب حقیقی معنی خواجه از روی و لوله حضرت صمدیت عرض میکند که بگی بهت عاشق شوریده آن بود که چو بلبله جسمال محبوب و اصل گشته ام سائده فسانه آنا فنا نگهای خواهند شگفت و محبوب را این خیال که عیار و بجه رنگ باید آشفست تا جو حقیقتش ظاهر گردد و سنت الله بر این جاری است که طالبان را با امتحان بختهای گوناگون مسلط میکند اند تا از خویش و بیگانه امتیاز نماید و زبان طاعنان ایشان مقطوع شود از ایشان می شاید این قسم گستاخها هنگام استمالت بوقوع می آید و از ایشان میشاید کما قال موسی این هی الا فیکتک فضل بها منی تشاء اعتراض کس را نمیشاید معذای این آموختن است از محبوب از بهر حصول مطلوب چنانچه بعد از این خود گوید قوله بلبل از فیض من آموخت خرف	
پاره سفال مراد عاشق بود الهوس قوله	
بلبل از فیض من آموخت سخن ریز نبود	اینهمه قول غزل تعبیه در منقارش
معنی آنست که گل در جواب بلبل گوید و تسکین دلش می جوید که بلبل اینهمه دراز دانی و خوش الحانی که بهنگام و لوله محبت دارد از فیض ما بر زبان می آرد و گرنه بلبل پیش از عشق کنشک بود و از این خوشگو بهاد منقارش هیچ نبود. قوله	
اگر از وسوسه نفس هوا دور شوی	پیشک راه بری در حرم دیدارش
نفس شیخ شرف الدین گفته که نفس عبادی ست مودع اندر قلب چنانچه روح و اماره و لوازم و ملهمه مطهره صفات و نیست و عن ابن عباس فی جسد ابن آدم نفس و روح بینماثل شطاع الشمس فالنفس التي لها الفضل و التميز و الروح التي لها النفس و التحرك فاذا نام العبد قبض الله نفسه لم يقبض روحه و عن علی	

نیز

نسخه دیوان حافظ
کتاب اول
تو که در کمال عشق
دو هزاران پیش

کنار کبیر مدانی کنار آب چشمه عشق پائے بید سایه بید که کنایه از سایه مرشد طبع شعر طبع وانا
ساحر هم صحبت - قوله

الای دولت طالع که قدر وقت میدانی | گویا بادت این عشرت که داری و نگار خوش

گوارا پس قوله

شب صحبت غنیمت دان و داو خوشدلی دریا | که مهابت دال فروز ست طرف لاله زار خوش

داو خوشدلی دریا پیش و عشرت کن استاب مشاهد قوله

عروس طبع را ز یوز ز فکر مکرے بندم | بوو که نقشل یام بست افتد نگار خوش

عروس زن نوکتدا و مرد نوکتدا را نیز ناستد فکر مکرے تاره قوله

چمنو در کاشتمیست ساقی را بنام ایزد | که مستی میکند با عقل و وار و دغاری تخت

ساقی مشتی می کند با عقل زیر دارد عقل را - قوله

ابتغلت عمر شد حافظ بیا با ما به میخانه | که شگولان سرستت بیا موزند کار خوش

شگولان ظریفان و رعنا یان و مرشدان معنی بیت آنست که روح بنفس خطاب میکند و بادل میگوید

عشق و محبت که عمر بغفلت رفت و بوس از حقیقت بمشام ز رفت از ظاهر پرستی بالاتر که آمده بمقام عشق

و محبت با من بیا تا مرشداں کامل کار و بار عشق آموزند - غزل

من خرامیم ز غم یا رخ را باقی خویش | میزند غمزه او ناوک غم پر دل ریش

گر چلیپای سر زلف زهم بکشایند | بس مسلمان که شوفته آل کافر کیش

چلیپا ز نامراد طبع سر زلف دنیا که حجاب سونی ست چلیپای سر زلف اصنافه بیانیه قلمه عاشق

آل کافر کیش زلف باعتبار پوشش روے محبوب بکافر کیش یعنی اگر محبوب حقیقی دنیا را در پیش بچشم

طالبان خود افشا ند بسا طالب حق که ازوے عرض گشته بحق پروا خسته اند از حق پرستی باز نمانند و از طالب

و جویای او گردند لیکن حفظ خویش شامل مال ایشان میسازد و دنیا را چشم ایشان حله و حقیر می اندازد - قوله

آخر اے باد شمه حسن ملاحظت چه شود | کز لب لعل تو پر زدنک پر دل ریش

ملاحظت نرمی و صفائی رنگ را گویند اما بفرطیکه کفایتی در وجود و ماکل بسبزی باشد و نیز ملاحظت آنرا گویند که

حسن معنوی در اصل چون حسن در هر صورت که هست را بایندهی خاصه ملاحظت است و غیر ملاحظت الگ و اس

نہیں تو اندیشہ۔		غزل
مجمع خوبی و لطف مستی و ہجو ہمش	لیکنش مہر و وفا نیست خدا یا ہمش	
ضمیر شہین در ہر دو مصرعہ محبوب قولہ		
و لہم شاہد طفاست پیاری رونے	بکشد زارم و در شرع بناید گنش	منہ شد
شاہد طفل باعتبار اصحاب الجنتہ ہر دم دیکشد زارم بخواری بکشد مراد در شرع نیامد گنش کہ بظلال قصاص نیست۔		قولہ
چار دہ سالہ بتہ چاک و شیریں وارم	کہ بجان حلقہ بگوش ست مہ چار و ہمش	
حلقہ بگوش فرا بندار۔ قولہ		
بوے شیر از لب ہچوں شکرش می آید	گر چہ خون میکید از شیوہ چشم سپیش	
بوے شیر کنایہ از لطف و رحمتہ ان اللہ غفور رحیم خون میکید شد بالعقاب شیوہ چشم سپیش صفت قہار		
در پئے آن گل خنداں دل ما در یاب	خود گنجاشد کہ ندیدیم دریں چند گمش	
گل خنداں محبوب در یاب اے مدد و موت کن و تدارک کن دریں چند گمش چند کہ مدت و ضمیر شہین بدل۔ قولہ		
جاں بشکند کہ کم صرف گراں دانہ دُر	صدف دیدہ حافظ شود آرا گمش	
گراں دانہ دُر دانہ قیمتی کنایہ از محبوب حقیقی صدف گوش ماہی۔ غزل		
ما آزمودہ ایم دریں شہر بخت خویش	بیرون کشیدہ باید ازین ورطہ رخت خویش	
دریں شہر اشارہ بدنیازیں و رطہ سختی و دشواری معنی آنست کہ ما در عالم ہستی بخت خویش را با آزمائش ہر دو عالم و طالع خود را نیکو شناختہ ایم کہ ما دریں جہاں بودن سزاوار نیست و گذشتن از اں بر عاقل دشوار کہ عالم ہستی گرداب حوادث است پس رخت خود را ازین گرداب بایک شید و بجانم ہستی باید رسانید۔ قولہ		
از بسکہ دست میگزرم و آہ می کشم	آتش ز دم چو گل بن بخت بخت خویش	
آہ کشیدن لازم غم است یعنی غم میخورم و دست می گزرم حسرت می خورم و دست گردن لازم حسرت است آتش ز دم سے سوزم بخت بخت بارہ بارہ۔ قولہ		
اے دل صبور باش کہ آن یار تند خوے	بسیار تند خوے نشیند ز بخت خویش	

منہ شد

در پئے آن گل خنداں دل ما در یاب

بسیار تنہا ہوئے یعنی تنہا ہوئے بجز تنہا ہوئے نہ بنیدہ قولہ	
خواہی کہ سخت و سست جہان پر تو بگذرو	بگذر ز عہد سست و سخنہائے سخت خویش
سخت و سست نیک و بد قولہ	
اے حافظ ار مراد میسر شدے مدام	جمشید نیز دور نماندی ز رخت خویش
رخت اسباب غزل	
ہاتے از گوشہ میخانہ دوش	گفت بخشید گنہ مے بنوش
عفو الہی بجزند کار خویش	مژدہ رحمت پرساند سروش
عفو الہی صفت عفو الہی ان اللہ عفو غفور مژدہ بفتح و کسریم خبر خوش و شادی۔ قولہ	
لطیف خدا بیشتر از جرم ماست	نکتہ سربستہ چہ گویٰ خموش
جرم ایضاً گناہ و ایں مصرع بمعنون آنت کہ سبقت دھتی علی غضبہ سربستہ معنی و مدق۔ قولہ	
ایں خرد و حسام بھیجنا نہ بر	تا مے لعل آوردش خون بکوش
ایں خرد و حسام نقل بحاش مے خانہ عالم عشق مے لعل عشق آوردش ضمیر شہین بخرد آوردش خون بکوش بپیکری رساند و قبل معاد رساند۔ قولہ	
گر چہ وصالش نہ بکوشش مہند	ہر قدر اے دل کہ توانی بکوش
وصالش ضمیر شہین بکوشش ریاضت بکوش در عبادت بسر۔ قولہ	
داوردیں شاہ شجاع آنکہ کرد	روح قدس حلقہ امرش بکوش
شاہ شجاع کنایہ از محمد و مرشد روح قدس جبریل حلقہ امرش بکوش تاج سمران او قولہ	
اے ملک العرش مرادش بدہ	وز خطر چشم بدش دار گوش
ملک العرش حق تعالی واللہ ذوالعرش المجید مرادش ضمیر شہین ہشاہ شجاع خطر تیب چشم بدش ضمیر شہین ہشاہ شجاع دار گوش یعنی نگاہ دار قولہ۔	
رندی حافظ نہ گناہیست صعب	با کرم بادشہ عیب پوش
غزل	
ایارب آن نعل خندان کہ سپردے نمش	می سپارم بتوا ز چشم حسود چمنش

نوگل خنداں کنایہ از مرشد چمنش ضمیر شین بران نوگل خنداں یعنی بتوی سپارم هیچ و سالم داری - قوله
 گر بس منزل سلمی رسی ای پیک صبا | چشم دارم که سلا می برسانی ز تنش
 سلمی نام معشوقه معرب مراد محبوب حقیقی و پیک صبا اعناقه سیانیه کنایه از قاصد مراد مرشد چشم دارم
 توقی دارم - قوله

در مقامی که بیاد لب او می نوشند | سفله آن مست که باشد خبر از خوشبختیش
 سفله کینه که باشد خبر از خوشبختیش یعنی با خود باشد ای فانی نیکو در - قوله

همراه اوست دلم باد بهر جا که رود | همت اهل کرم بدرقه جاها و تناس
 همت توجه اهل کرم عرفا بدرقه رهبر - قوله

باد نافه کشائی کن از ادا زلف سیاه | جاس و لاس غریبت بهم بر فرنش
 باد یعنی محفظ مراتب نافه کشائی کن بیان اسرارنا ز ادا زلف سیاه ادا جذب عشق غریب را
 عاشقان بهم بر فرنش بنظر تحقیر بین - قوله

چون دلم حق وفا با خط و خالش دارد | محترم دار و دران طره عنبر شکنش
 دران طره عنبر شکن یعنی دران محبت و عشق و منیر شین شکنش بدل - قوله

عرض مال از دل میخانه نشاید اندخت | هر که این آب خور و رخت بدر فاکش
 عرض اظهار کردن مال طاعت و عبادت میخانه عشق این آب خور و اظهار کند رخت اسباب غلظت قوله

هر که ترسد ز ملال نده عشقش حلال | سرو قدش یال لب ما و دهنش پا
 اندوه عشقش نه حلال دعوی عشق او را حرام است زیرا که عشق تمام المحنته و الهاء - قوله

شعر حافظ همه بیت الغزل محترمت | آفرین بر نفس و لکش و لطف سختش
 و لکش آنکه دل بسویش اائل بود

اغزل - رویت الصاد

از رقیبت دلم نیافت خلاص | مثل الفتا ص لا یحب القاص

رقیب کنایه از شیطان و زاهد ظاهر رقیب قاص اسم فاعل است از قص لیتقص قصا که معنی چیدن
 بود مراد آنست که هم پیشه هم پیشه را دوست ننیدار و - قوله

من ملو

این بیت در مجموع طریقت ۱۲

این بیت یا فیه اشارت ۱۲

محتسب خم شکست و بنده سرش	سن بالسن و الجروح قصاص
خم شکست ایذا رسانید و ذم کرد بنده سرش بنده سر او بشکست یعنی من هم او را بغم انداختم سن بالسن و الجروح قصاص تقبیس کبریه الالف بالافت الاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص همچو عیسی است یعنی زندگی بخش کی می الموتی بخواص بجزء - قوله	
مطرب مار ہے بزد کہ بچرخ	مشتی همچو زہرہ شد رقص
مطرب شد بزد ہے یعنی این چنین سرودے گفت چہ رہ یعنی سرودست و مراد از سرود کلمات عشق و محبت مشتري ستاره کہ قاضی فلک است و قاضی انزال شریعت است اینجا کنایہ از زاہد کہ مشرق است و زہرہ ستارہ الیت مطربہ فلک و سرود از لوازم عاشق است رقص رقصاں - قوله	
لولو از جبر کے پروں آرد	ترک سرتاخی کند خواص
لولو کنایہ از وصل محبوب بجز دریائے عشق کے پروں آرد کے بدست آرد خواص غوطہ خور یا بنام عاشق کہ خواص دریائے عشق است خصلت اخصل غلبہ کردن تیر انداختن من تاج المصاد خصلت از عشق چو یعنی غلبہ از عشق حاصل نمایند یعنی غلبہ عشق پیدا کن عقل از عقل آنست کہ از عقل حاصل گردد - قوله	
نقدے از عشق جونی نہ از عقل	تا کہ خالص شوی چو زر خلاص
خلاص بکسر ز رے کہ از آتش آید و غش جلد از رے رود - غزل	
نیست کس از کند سر زلف تو خلاص	میکشی عاشق سسکین و تریسی قصاص
سر زلف جذبه عشق و تعلقات دنیا قصاص عوض قوله	
عاشق سوخته دل تا بہ بیابان فنا	نرود در حریم دل نشو خاص الخاص جان
تا بہ بیابان فنا نرود تا فانی نگردد در حریم جان نشود بجناب عشق نشود خاص خاص برگزیدہ - قوله	
ہو اداری آں شمع چو پروانہ بسوزد	تا نسوزی شوی از خطر عشق خلاص
ہو اداری دوستداری بسوزد تا نسوزی تا فانی نشو قوله	
تا وک غمزدہ او دست برد از رستم	حاجب ابر و او بردہ گرو از وقاص
دست برد غالب آمد رستم بضم نام پہلوان ایران زمین کہ ولایت زابلستان بود و داشت داورا	

بیلتن و تمقن و رستم نیز گفتند و او زور بهشتاد و پیل داشت و خداے جهان تا همان آفریده
 چو رستم سوارے نیامد پدید پا کما زور دارد بهشتاد و پیل چو خواهد که بند دل برود نیل به ششصد و شصت
 و شش سال عمر داشت چنانچه مادرش در مرتبه او گفته و ای ششصد و شصت و شش ساله مرد و جهان
 آنجور دی جهان بخورد و عاقبت الامر شفا و برادر خورد و او قطع کابل را بوجه از و در خواست و
 قبول نکرد شفا و باضا بط کابل کار بنط و دیگر ساخته و بر رستم آمد و شکایت خسرو باز نمود که مراد با میگوید
 و چون بتو مغایرت کنم میان جمع زبان باستخفاف تومی کشاید و رستم هر دم شکار با سید صواب
 از نیم روز غریمت کرد و چون قریب کابل رسیده شفا و چنان باز نمود که چو خبر تو خوا بد شنید بیمه حال
 تماشایی خواند و بساعت بروم و کین کفایت او را بیمارم تا عرض فوت نشود پس باستقبال تمام هر خسرو
 آمد و از قدم رستم خبر داد پیش از آن در اثنای راه چاهها کافت و در میان سینها و خنجرها ایستاده داشته
 و سرهای آنرا بچو بهای تنگ خس پوش کرده که فرازان آدمی با استنگی گذارد پس شفا و خسرو حساب خود
 با استقبال رستم آمده غاشیه رستم پیاده بر دوش نهاد و پیش سراسپ رستم روان شده چو بران
 چاهها رسید آهسته آهسته در گذشت رستم بارش در چاه افتاد و با سپ مجروح شد شفا و خسرو تیغ در
 سواران رستم نهادند و همه طعنه گرانده رستم بهر از حلیه خود را بر لب چاه انداخته شفا و کشتن سواران نزدیک
 چاه رستم رسیده ریخته بود چنان بر زمین ایستاده شده تا حال رستم به بند چو رستم دیدش گفت
 لے بخت نیک نکردی ترا بعد از این تنه نخواهد بود و این هر چه چنین کردی کمان من زه کرده با چپند
 چو به تیر پیش من بدار تا درین چند دمی که باقی سمت اگر جانورے قصد کند دفع او تو انم کرده شفا و چنان
 کرد رستم چو کمان و تیر یافت گفت که اکنون مکافات کرده خویش محل گذار شفا و چو چنان
 و دیده درخت را پناه خود ساخته رستم تیر دران درخت زده چنانکه از و گذشته و از سلیقه شفا و گذشته
 بر زمین شسته رستم شکر حق بجا آورد که برے هم بحیات خود قصاص قاتل خود کردم و جان بخیلیم نمود
 فرامرز بن رستم کینه آن لشکر و منالطه کابل را با نیل خانه در چاه کشته و خاک کابل را دیر و زبر کرده
 و رستم را بتابوت نماده و دیر و زبر دهن ابراهیم شاهی و قاص گردن شکننده و نام شخصی که سعد سپاه
 از عشره مطهره است و او تیر کمان گران و تیر اندازان است معنی صیت اظهر است

قوله	
جان نہاد و بمیان شمع صفت از سر شوق	کردم ایثار تن خویش نہ روی اخلاص
شمع صفت شمع و ایشا را مراد فنا قوله	
کیمیای غم عشق تو تن جان کی متا	ز رخخالص کند از چند بود و بچو رخخالص
بصا ص از زینہ قوله	
قیمت در گرا نایب چه دانند عوام	حافظا گوهر یک دانہ در جز نجو ص
قیمت مراد قدر گوهر یک دانہ سخن عشق مدہ بیان کن خواص عاشقان۔	
عزل۔ ردیف صناد مجملہ	
بیا کہ می شنوم بوے جان زان عارض	کہ یافتہ دل خود را نشان زان عارض
عارض ابر سیاه افکن و دندان پشک و آفکے کہ پیش آید از دنیاوی و از باری و شکستگی کہ مردم را افتد و آنکہ لشکر را عرض کند و دوال لکام بر پیشانی و کیسوی ریش و فارسیاں بمعنی رخساره استعمال کردہ اند انشراح رواں شدن در رفتن بر سہ شدن و کشادہ دل شدن و فراخ شدن ۱۲ من تاج المصا در۔ قوله	
بجل باندہ قدس و نازا زان قامت	جبل شدہ است گل گستاں زان عارض
جبل شہر بندہ۔ قوله	
ز مہر روے تو خوشید گشتہ غرق عرق	نزد را ماندہ مہ آسمان زان عارض
نزارا عنہ قوله	
بشمر رفتہ تن یا سمن از اں اندام	بچون شستہ گل از غواں زان عارض
از غواں نام گلے ست سرنخ و قبل گیا ہے ست سرنخ۔ عزل	
حسن جمال تو جہاں جملہ گرفت طول عرض	شمس فلک بجل شدہ از رخ خوب ماہ عرض
عرض پنا بجل شہر بندہ۔ قوله	
دیدن حسن وے تو بہر ہمہ خلق واجبست	سجدہ درگہ تو شد بہر ہمہ شاہ ارض فرض
فرض فرمودہ حق و بہبہ اعطانی قرضا و لا فرما۔ قوله	
از رخ تست بختبخت غور ز چہارم آسمان	بہچو زمین مقیم ماندہ بر زیر بار قرص

دائرت در رجب و جوہر نیست ۱۱
 (مقطع) از نظر و کش ما فخر علیحدہ آب حیات و چنانکہ خود شدہ جہاں چکان زان عارض بہر

مقتبس بضم کیم فتح سوم روشنی گیرنده و افکننده از چیرے خور آفتاب قرض دام۔ قوله	
گر لب بوی پیرورت گل شکرے بخشدم	کے تن اور مندن ہر تہ شود ازین مرض
مرض بیماری۔ قوله	
بوسہ بجا کپے او دست کجا و ہد ترا	قصہ شوق حافظا خود کہ ساندش لہر بن
دست کجا و ہد کجا میر آید۔ غزل	
سوا و دیدہ من شد تر آب چشم بیاض	بنو ز چند نگار از من کنی اعراض
سوا و سیاهی بیاض سفیدی اعراض روے گردانیدن مضمی یا مضمی گذشت انچه گذشت فیاض فیضنا	
غزل۔ روایت الطاء	
ز گرد چشمہ نوشتم دمیدہ سبزہ خط	کہ کرو خضر بر آب حیات راہ غلط
چشمہ نوش دہن معشوق خضر کنایہ از سبزہ آب حیات اشارہ بحیثیہ نوش حیات تازگی آب رونق و جاہ و فیض و عطا و ردا و رحمت شطربلہ مصیبت ماتم نمط بفتحتین جامہ الیست کہ بود کتانی۔ غزل۔	
گرد خدایا بر من تاکہ گرفت دور خط	ماہ ز مہر روے اور است فتاوہ در غلط
خدایا رخسارہ معنی آنست کہ گرد رخسارہ محبوب من تا خط عارضش برائے تسخیر عالمیان حلقہ بر کشیدہ و عاشقان را در اطاعت آورید بادور عارضش خط غلامی نوشتم عالمیان را بہ بندگی آورید و طغش را زینتہ دیگر بخشیدہ	
ماہ کہ ادمہر اقتباس انوار او مقتبس نورست و غلط افتادہ و رخسارہ یار را مہر سپہر تصور نمودہ و اقتباس نور او چشم کشادہ۔ قوله	
از مہر لبش کہ آں ز آب حیات خوشتر	گشتمہ روان ویدہ اتم نمبہ آب ہمو شط
شطربلہ۔ قوله	
کہ نہوات میدہم ذرہ مثال جان و دل	گاہ باب یکشم آتش عطش ہمو بط
ہو عشق بط جانوریت آبی معنی آنست گاہ جان و دل ذرہ مثال در ہواے تو میدہم و گاہ آتش عشق را باب اشک می کشم ہمو بط کہ آتش خود را میکشد بشناوری یعنی چنداں ی گریم کہ در آب اشک	
شناوری سے کنیم۔ قوله	
موی کشادہ کردہ مخے تا بچمن در آمدی	شد رخ گل چہ زعفران مشک گلہا شد سقط

۲
روایت الطاء

بنو

۳
روایت الطاء

ہو

سقط البختین خطا از قول و فعل و بقیادون - قوله	
خال سیاه را بر آں مار هنر سیمرنگ بین	راست ز مشک مانند رخ ماه یک نقطه
ماندای نمانده است - غزل - رویت الطاء	
ز چشم بد رخ خوب ترا حسد احافظ	که کرد جمله نکویی بحسان احافظ
بیا که نوبت صلحست و دوستی و صفا	که با تو نیست مرا جنگ و جابر احافظ
ماجر افسه گذشته گفت گو - قوله	
اگر چه خون دل خورد لعل و لبشال	بکام دل ز لبش پوسه خون بها حافظ
خون دل خوردن در رخ و اندوه انداختن لعل لب بکام دل موافق مقصد قوله	
چه ذوق یافت دل من ز لعل محبوب	مراست تحفه جان بخش غمزد احافظ
ذوق پنج چشیدن و آزمودن و کشیدن ز کمان غمز واد و سازنده غم - غزل - رویت العین	
بامداداں که ز خلوت مکنده کاخ ابداع	شمع خاور فکند بر همه اطراف شعاع
کاخ ابداع یعنی آسمان که بگردش او هر دم چیرے نو ظاهر میگردد و خاور غرض احوال اطراف جمع طرف شعاع روشنی - قوله	
بر کشد آئینه از جیب آفتخ چرخ زناں	بنماید رخ گیتی هزاران انواع
آفتخ کناره - قوله	
در زوایای طر نجایه بشید فلک	ارغنون ساز کند زهره با آهنگ سماع
زوایا گوشه ارغنون یعنی از سبای ساخته افلاطون که رویاں دارند ساز کند بنواز زهره نام ستاره مطهر فلک آهنگ قصه - قوله	
چنگ در غلغله آید که کجاست سنکر	جام ورقه قهقهه آید که کجاست متاع
چنگ عاشق و عارف و مرشد غلغله شور جام کنایه از ندایابی که خون جام اندویش بے محبت پرست قهقهه خنده با و بخت متاع منع کننده - قوله	
وضع و دوران بنگر ساغر عشرت بر گیر	که بهر حال همین است همین وضع

(نقطه) آب حیات حافظ است که در خط
کس بود عشق و سر سیمرنگ
(نقطه) بیایا غزل خوب و طریقه ویرسوز
که شمع شست فرخ بخش و جان فخر حافظ

و متع روش او صنایع جمع وضع یعنی وضع زمانہ بہین و تغیر و تبدل اور انگاہ کن و بفرار غاطر فتنیں کہ بیک رنگ نیگزارد و فراغ خاطر رانی سز و پس ساغر عشرت برکش و بقسمت راضی باش و آنچه از دوست بر آید تقصیر کن و کار امر و زبرد اکن و بہر حال بہترین او صنایع ہیں تصور کن۔ قولہ

طرہ شاہد و نیا ہمہ کمرست و قریب عارفان بر سر این قتبہ بخونیند نزار
طرہ شاہد و نیا آرایش تعلقات دینوی قتبہ دینا و در بعضی نسخہ یکای قتبہ رشتہ دیدہ شدہ و رشتہ شاہ
بطرہ شاہد و نیا نزار کینہ و جنگ۔ قولہ

عمر شمر و طلب نفع جہاں سے طلبی کہ وجودیست عطا بخش و کرمی نفع
نفع پیر و دن و مہمانی عروسی۔ قولہ
منظر لطف ازل روشنی چشم ال جامع علم و عمل جان جہاں شاہ شجاع
امل امید۔ قولہ

حافظ اربادہ غوری با صنم گلرخ خور کہ ازین بہنود ورو بہمان سیچ ستاع
متاع رخت و بہر واری۔ غزل

بفرو دولت گیتی فروز شاہ شجاع کہ بہت در نظر من جہاں کمینہ متاع
با قسمیہ فرزندگی و شکوہ گیتی فروز روشن کنندہ عالم کمینہ کتریں۔ قولہ
بیارے کہ چو خورشید مشعل افروز رسد بکلبہ درویش نیز فیض شعاع
مشعل افروز درویش گردد بکلبہ خانہ تنگ۔ قولہ

صراحی و حریم غوشم زو نیا بس کہ غیر ازین ہمہ سبب تفرقہ است صداع
صداع درد سر۔ قولہ

بعاشتقان نظرے کن لشکر این نعمت کہ من غلام مطیعم تو بادشاہ مطاع
مطیع فرمان بردار مطاع فرمان روا۔ قولہ

ہنرمیز و ایام و غیر ازینیم نیست کجاروم تجارت ہاں کساد متاع
غیر ازین اشارہ بہ ہنر کساد متاع کہ ہاں سادہ مردم بے اندیشہ و نادان۔ قولہ
بس ست درویشانہ سے مغنا غیر بیار حریم باوہ رسیدے رفیق تو بہر وواع

مطلع
چندین چهره حافظ در حدیث
نفاک بار که بر لب شاه چاه

رفیق تو به اضافت بیانیه و دراع لے الوداع - غزل	
اقتسم بخت جہ جلال شاہ شجاع	کہ نیست با کسم از بہر ال جہ نزع
قسم سو گند شاہ شجاع نام شاہ خواجہ محمد و مرشد نزع کینہ و جنگ - قولہ	
برو ادیب و نصیحت گو کہ دیگر تو	نہ بینیم پس ز بی سیج کہ بخت بعت ع
ادیب ادب کنندہ - قولہ	
بہیں کہ رقص کنان میر و دہنا لہ چنگ	کسے کہ اذن بنیدادی استماع سماع
رقص بیویہ رفتن شتر و پائے کوفتن نالہ زاری کردن با واد بلند استماع شنیدن - قولہ	
خدا یرا بہیم شست و شوے خر قہ کنید	کہ من نہیں شوم بوسے خیر ازین وضع
خدا سے را بواسطہ خدا خر قہ کنایہ از وجود - قولہ	
بفیض جبرئیل جام تو تشنہ ایم وے	نہیں کنیم و لیری نہیں ہم صماع
فیض عطائے تشنہ محتاج صماع درو سر - قولہ	
از دہد حافظ و طامات او ملول شدم	بسا ز رو و غزل گوے بر سر و سماع
<p>زہد برد و نوع ست ظاہری و باطنی ظاہری تعلیل طعام و لباس و گفتار و صحت خلق و کثرت صوم و مسکوۃ و درود و اوراد و اخالی از عشق و باطنی آنست کہ در عشق معشوق از اسوائے او پرہیز بین و با و آرام گرفتن</p> <p>قال بن عباس الزہد ثلثۃ احرف فالزہد للہما و الہما ہدی اللہین والدال دوام علی طاعت اللہ و قال بعض الحكماء الزہد ترک الزینتہ و الہما ترک الہواء والدال ترک الدنیا و قیل الزہد علی خمسۃ اشیاء الثقتۃ باللہ و التبری من الخلق والاخلاص فی العمل واستعمال الظلم والقناعۃ باقی اللہ و اصل الزہد اجتناب عن المحارم کبیرہ و صغیرہ و اداء جمیع الفرائض سیرا و عسیرا و ترک الدنیا علی الہما قلیلہا و کثیرہا و سئل ابراہیم بن ادہم بم وجدت الزہد قال ثلثۃ اشیاء رأیت القبر موحشا و لیس فی مونس و رأیت طریقا طویلا و لیس مزی زاد و رأیت الجبار قاضیا و لیس مزی حجه طامات سخن از چپ و راست و بہودہ نوا آوازیکہ بر اصول سرود باشد و پردہ را ہم گویند رو و تار را بر شیم سماع سرود - قولہ</p>	
درو فائے مہر تو مشہور خو باغم خوشم	شب نشیں کوے سہ باز از اندام خوشم
بے جمال عالم آراے تو روز من شب ست	با کمال عشق تو در عین نقصا غم خوشم

رویت الفاء

طالع اگر مدو کند دانش آورم بکف	اگر بکشم ز به طرب و رکشد ز به شرف
--------------------------------	-----------------------------------

طرب خوش وقتی شرف بزرگی - قوله

طرف کرم ز کس لبست این ای امیدین	اگر چه صبا همی برو قصه من ز هر طرف
---------------------------------	------------------------------------

طرف کرم ز کس نه لبست امید کرم از کس نداشت - قوله

از خم ابروے تو امیج کشایش نشد	وہ کہ دریں خیال کج عمر نیز شد تلعف
-------------------------------	------------------------------------

خم کج خیال کج اشاره بمحول کشایش از حسد ابرو تلعف صنایع - قوله

ایکے دوست کے شود دست خنثی	کش نزدست نین کیان تیر مراد بر بدت
---------------------------	-----------------------------------

ایمر و مراد صفات که حجاب ذات است چنانچه ابرو و حاجب چشم است و مراد آن باشد که مدتی با سماع صفات مشغول

شدم چنانچه وضع زاهدان است و مرا کشایش نشد و ازین لازم می آید که مشغول تایم با سم ذات تا کشایش است

و دیگر طریق عاشقان است دست خوش طاقت و توانائی و سخره و دست مال و زبوں - قوله

چند بنای پرورم مهر بتاں سنگدل	یا پدر نمیکند این سپران ناخلف
-------------------------------	-------------------------------

بتان سنگدل و سپران ناخلف کنایه از محبوبان مجاز که بے پروائی و بے نیازی طریق ایشان است

و ایشان را پسر و خود را پدر از آن گفته که ظهور خوبی خوبان از عشاق شود بے تقاضای نظر حسن تو

افزون نشود پس عاشقان مری ایشان بود و نیز عاشق پاک نظر سر و پدر هر سه یکے است

یعنی آنست که چند عشق و محبت خوبان مجاز را پرورش دهم و خود را در جهان ایشان تنم که ایشان یا دمی کنند و از

ناخلفی خدمات را را بخاطر نمی پس ازین ناخلفان قطع نموده توجه دل محبوب حقیقی آریم و تخم محبت او بر بزرع

دل کاریم و نیز بتاں سنگدل و سپران ناخلف کنایه از هوا و نفس است خطاب بروح است که

روح در دل آگاهی ما خود گوید که نفس و هوا که بکلم ایزدی بکلم من بوده اند و در تن انسان در آمده با غنی گشته اند

حالاً که نصرت ایزدی قرن عالم گشته و دل از خوف متالم شده چند ایشان را پرورش دهم و خوف عاقبت

یکسو نم که این سپران ناخلف را و متبوع خود نمی کنند و از کردار فاسد خود باز نمی گردند و نمیدانند که از قضا و

اینها فتنه در نهاد من است و کردار ایشان بلاے جان و تن است - قوله

منجبال ز ابدے گوشه نشین و طر فیه آنکه	منجبه ز هر طرف میزندم بچنگ و دوت
---------------------------------------	----------------------------------

سنگدل بتان سپران ناخلف کنایه از محبوبان مجاز که بے پروائی و بے نیازی طریق ایشان است

طرفہ بنیم نیزے نوکچشم خوش آید میزندمے زند برائے من۔ قوله	
بے خبر اندر ابدان نقش بخوان ولا تقل	مست ریاست محتسب بادہ نبوش ولا تخف
لا تقل لمولا تخف ترس۔ قوله	
صوفی شہر میں کہ چوں لقمہ شبیہ سے خورد	پارہ دوش دراز باد این حیوان خوش علف
پارہ دوم دوائے کہ زیر دم اسیر پد خوش علف خلیع الغدار۔ قوله	
من بکدام دل خوشی می خورم و طرب کنم	کز پس و پیش خاطر مشکم غم کشیدہ صفت
صفت بفتح واں رستہ۔ قوله	
حافظ اگر قدم زنی در رہ خاندان عشق	بدرقہ رہت شود ہمت شجہ نجف
خاندان شیل غانہ و دودمان بدرقہ راہبہر شجہ نجف علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
غزل۔ رویت القاف	
زبان خامہ ندارد و سربیان فراق	و گرنہ شہج و ہم بات و داستان فراق
خامہ قلم ندارد و سربیان فراق زیر کہ بیرون از احاطہ تقریر است شرح و ہم بیان کنم۔ قوله	
رفیق خیل خیالیم و ہم کاب شکیب	قرین محنت و اندوہ و ہمقران فراق
رفیق یار و ہمراہ خیل سپان و گروہ ہم کاب بہ دست شکیب مبر قرین نزدیک۔ قوله	
چگونہ باز ہم بال در ہوائے وصال	کہ رخت مرغ و دم پر و آستان فراق
باز ہم کشادہ بال بازو۔ قوله	
افراق و ہجر کہ آورد در جہاں یارب	کہ روئے ہجر سیہ باد و خانان فراق
جہاں بکسر اول بمعنی روزگار صبح ست از بندگی اوحدی۔ قوله	
در یخ مدت عمر کہ بر اسید وصال	بسر رسید و نیامد بسر زماں فراق
بسر رسید آنشد نیامد بسر بہتہا رسید۔ قوله	
سرے کہ بر سر گردوں بفرمے سو دم	بر آستان کہ نہادم بر آستان فراق
گردوں فلک ہر آستان اول قسم راستان معنی آن است کہ سرے کہ بر سر گردوں بفرمے و اتحاد یگانگی کہ در عالم اطلاق	
ہاں دولت عظمیٰ فائز گشتہ بودم سو گند راستان کہ بر آستان فراق نہادم یعنی از جمع تفریق آمد و رفتے تواند	

کجاست اهل لے تا کند دلالت خیر	که مابدوست نبردیم ره بسج طریق
دلالت نهائی نبردیم ره نرسیدیم طریق روشن قوله	
بیا که توبه لعل نگار و خنده جام	حکایت نیست که غفلش نمیکند تصدیق
خنده جام جام پر از تصدیق راست این بیت و جواب آنست که خواجه را بعضی از اهل افکار ترسم کرده باشند بامر که مخالف شرع است - قوله	
اگر چه موے میانیت بچوں منی نرسد	خوش است خاطر از فکر این خیال واقعی
و دقیق باریک این خیال دقیق اشاره بموے میان - قوله	
اگر برنگ عقیق است اشک من چه عجب	که مهر خاتم چشم منست همچو عقیق
عقیق کو ہے ست یہ بین کہ از ان حقیق سنگے ست چوں در انگشتری کنند اندوه از دل بردن قال مخمور با حقیق فانه مبارکه مهر نقش نگین اینجا کنایه از چشم سرخ دوست که خیال آن چشم عاشق جا گرفته خاتم بکسر التاء آخر چیز و بفتح مهر و بفتح و کسر انگشتری ۱۲ من ابراهیم شاهی خاتم چشم اضافه باینه و چشم خاتم مناسبت دارد و عقیق چشم سرخ محبوب منست آنست که اثر عشق و حرارت عاشقی در بشرفه خواجه ظاهر بود علامات و اشارات در سر و چشم خواجه معلوم و مشاهد این مردم را در حیرت می انداخت حضرت نیز بنا بر رفع تعجب خلق گفته که اگر اشک من سرخ رنگ است برنگ عقیق عجب نیست که چنان چشم سرخ محبوب در خاتم چشم من نقش میگردد - قوله	
حلاوتیکه ترا در چه ز نخدا نست	بکینه او نرسد صد هزار فکر عمیق
کنه غور قوله خنده گفت که حافظ غلام طبع تو ام چه محبوب حافظ تعریف خواجه کرده و خواجه آنرا ببطایه حمل کرده میگوید بدین که تا بچه خدمت همی کند عقیق چه تحقیق احسن گردانیدن - غزل - روایت الکاف قدز	
لے دل لیش مرا بر لب تو حق نمک	حق نگهدار که من میروم اندر معک
لے خطاب بمحبوب حق نمک اشاره از دشنام و سخت القدر معک خدا باتو - قوله	
در خلوص منت از بهت شکسته تجربه کن	کس عیار ز رخا لخص نشناسد چه معک
خلوص دوستی و اعتقاد و این بیت بمضمون البلاء و اللولاء کا طلب المذهب - قوله	
بکشایسته خنداں و شکریزی کن	خلق را از دهن خویش بیند از لبشک
پسته میوه ایست شورسته خنداں کنایه از دهن شکریزی کن سخن کوئی در گفته بودی که شوم مست و	

خواب سزد که بر درت آیند جسمی	و انگاه خاک پائے تو بسند یک بیک
خواب سزد و سزاوار خواب آنست - قوله	
آدم ز حسن روئے تو گمیره داشتی	از و بدش بسجده پیر و استی ملک
گمیره داشتی حصه و نصیب داشتی - قوله	
صورتگران چین اگر آن چهره بنگرند	نقش نگارخانه چین را کشند حک
کشند حک ترا شیده سازند - قوله	
ورد و سستی حافظ اگر نیست یقین	ز ر خالص ست و باک نمیدارد از محک
ز ر خالص اشارت بدوستی - غزل	
اگر شراب خوری جبرئه فشای هر خاک	ازاں گنه که نفع رسد بغیر چه باک
اشکال این بیت آنست نفع رسانیدن گناه موجب چنین نیشود که گفته اند درین گناه نفع بغیر سیر پس در آن گناه باک نیست جوابش آنست که معنی بیت چنین است که اگر شراب معنوی خوری و مست و سرشار شده گردی باید که طالبان راه را هم نظر کنی و برایشان جبرئه آن شراب فشانی و توجبه با دیگران اگر چه به بے نهایتی راه حق گناه است اما چون دین گناه نفع بغیر است در آن توجبه بک نیست از برائے آنکه این توجبه هم بغیر گناه برائے حق است موجب مزید قربت خواهد شد و نیز مرشد از کمال خواهش بخونی عوض میکند که چون ترا مشاهده حق بدست آید طالبان خویش را از ازاں ذوق غشی که بوسیله آن مرتبه حاصل شود اگر چه عارف را تعلیق مشغول شدن دوری از وصال است حکم حسنات الابرار سیئات المتقین موجب خسران است باین مسخره خواهد گوید که ازاں گناه که بدگیرد نفع رسد چه باک که این فعل اتباع آن سروران است قال لکل شیء فتره من کانت فتره بسنتی فقد اهتدی یعنی از تعلیق مستمر شدن اگر چه فتور در مشاهدات شود اما چون تعلیق هدایت بدگیران است و سنت است باک ندارد - قوله	
مخوردنی و بخورے بشاهد و د و چنگ	که بهدیرغ ز نذر روزگار شنگ
بهدیرغ بے دسواس - قوله	
بخاکپائے تو ای سرو ناز پرور من	که روز واقعه پا و امیر از سر خاک
باقسم روز واقعه روز مرگ معنی آنست که مرا سوگند بخاک پائے تو ای سرو ناز پرور من که روز مرگ من پا و خود از خاک من و امیر و از لطف خویشم بپائے خود بهدیرائی دم واپسین بپائے خود میگردان که روز خود با افطار نایم و جانم که از امانت است با امانت و از شرم که عقل عقلاء از اسرار بے خبر معذورانند - قوله	

مہندس فلکی شاہراہ شش جستی	چنان بہ نسبت کہ رہ نیست زیر دام مٹاک
مہندس اندازہ کنندہ یعنی مہندس فلکی کہ عقل ست راہ دیرش جتی چنان بہ نسبت کہ در راہ بر آمدن نیست	اسے طالب بگفتار او فریب غمور از طلب مایست یعنی عقل سے گوید کہ تو اسیر شش جتی و غداوند پاک
از جہت بیرون ست پس یافت تو اور از داؤا امکان نیز بیرون۔ قولہ	
چہ دوزخی چہ بستی چہ آدمی چہ ملک	بندہ بہ ہمہ کفر طریقت ست امساک
امساک مجمل قولہ	
بزن براوج فلک لیا سراوق عشق	کہ خود برد اجلت ناگہاں بہ تیرہ مٹاک
اوج بندی حالیا الحال سراوق چشمہ۔ قولہ	
فریب دختر ز طرفہ سے زندرہ عقل	مبا و تا بقیامت خراب طارم تاک
دختر ز شراب انگوری طرفہ نادر خراب و ہاں طارم غائب ہو ہیں و باہم تاک درخت انگورہ۔ قولہ	
براہ میکدہ حافظ خوش از جہاں رفتی	دعا سے ایل ولت بادوش دل پاک
میکدہ عاشق پاک نام و پاکب نہ۔ غزل	
ہزار دہنم ارمی کنندہ قصد چہ پاک	اگر تودو ستے ازو شمنان ندارم پاک
پاک ترس۔ قولہ	
مرا امید وصال تو زندہ میدارد	وگر نہ صدر ہم از ہجرت ہم پاک
صدرہ صدرتہ۔ قولہ	
نفس نفس اگر از باد نشوم ہویت	زبان مان خم از خم چو گل گریاں چاک
نفس نفس دمدم زماں زماں وقت وقت ساعت چاک شکاف۔ قولہ	
رو و بوجاب و خوشیم از خیال تو ہیماں	بود صبور دل اندر فراق تو عاشاک
صبور بہر کنندہ حاشاک کاف زائدہ۔ قولہ	
اگر تو زخم زنی بہ کہ دیگرے مریم	وگر تو ز ہر دی بہ کہ دیگرے تریاک
تریاک بادیہ۔ قولہ	
ابضر ب سیفک قتل حیاتنا اہدا	لا ان روحی قد طایبان کیون فداک
بزن شیر نوشہ شدن سن زندگانی ماست نام پس ہستی کہ جان سن تحقیق خوش شدہ با ایک باشندے۔ قولہ	
عنان نہ پیچیم اگر می زنی بستم شیرم	سپر کہم سرود سنت ندام از فتراک

شمشیر ستم ناخن چون بصورت ناخن شیرت شمشیر نام کردند فقرائے الہامی زین کہ راستا و چپا
پس کو بہ زین آویختہ باشد۔ قولہ

ترا چنانکہ توئی ہر نظر کعبا پسند | بقدر بختش خود ہر کسے کند اوراک
پیش بینی اوراک در لغت در رسیدن بمعنی دریافت غور و تحقیق لاتدر کہ الابصار ہویدر
الابصار ہو اللطیف الخیر۔

بچشم خلق عزیزانگہ شوی حافظ | کہ بردش بنی روئے سکنت ہر خاک
سکنت بیارگی و عاجزی۔ غزل روایت اللام

اگر بگوئے تو باشد مرا مجال دخول | رسد بدولت وصل تو کار ما بوصول
و دخول در آمدن و وصول بیوستگی۔ قولہ

قرار برده زمین آں دو سنبل رعنا | خراب کردہ مرا آں دو نرگس محول
رعنا نام گلے ست زرد رنگ و زلے ست و خود آراے و نادان فرغ فراغت و جاد و شیم محول سر نرگ قولہ

دل از جواہر مہر تو صیقلے دار و بند | بود ز رنگ حوادث ہر آنکہ مصقول
مہر عشق و محبت۔ مصقول صیقل کردہ شدہ ازیں موت مرگ سواری و غیر۔ قولہ

من شکستہ بد حال زندگی یابم | در اں زماں کہ بیخ غمت شوم مقول
شیخ غم تیغ عشق مقول کشتہ شدہ مصرع اولیں بیت بمعنیون ولا تقولوا لمن یقتل فسدیر اللہ

اموات بل احیاء مراد فی سبیل اللہ عشق خدا کہ موجب وصول بقیست۔ قولہ
چہ جرم کردہ ام لے جان دل بحضرت تو | کہ طاعت من بیدل نمی شود مقبول

جرم گتہ مقبول قبول کردہ شدہ قولہ
چو برد تو من بینوای بے زر و زور | بیخ باب ندار مہر خروج و دخول

بینو اختر بیخ باب بیخ نزع خروج بیرون آمدن دخول داخل شدن۔ قولہ
ہر در محشوق بساز و خموش شو حافظ | رموز عشق کن فاش پیش اہل عقل

عقول جمع عقل غزل
لے رخت چوں غلہ و لعلت سلسبیل | سلسبیلیت کرد جان و دل سبیل

طلہ بہشت سلسبیل نام چشمہ ایست در بہشت آب اوسفید لغایت و خنک و شیرین و لطیف کہ اقالہ
عینا فیہا شمی سلسبیل۔ قولہ

خراب کردہ مرا آں دو نرگس محول
کہ بیخ غمت شوم مقول
چہ جرم کردہ ام لے جان دل بحضرت تو
کہ طاعت من بیدل نمی شود مقبول
چو برد تو من بینوای بے زر و زور
بیخ باب ندار مہر خروج و دخول
بینو اختر بیخ باب بیخ نزع خروج بیرون آمدن دخول داخل شدن۔ قولہ
ہر در محشوق بساز و خموش شو حافظ
رموز عشق کن فاش پیش اہل عقل
عقول جمع عقل غزل
لے رخت چوں غلہ و لعلت سلسبیل
سلسبیلیت کرد جان و دل سبیل
طلہ بہشت سلسبیل نام چشمہ ایست در بہشت آب اوسفید لغایت و خنک و شیرین و لطیف کہ اقالہ
عینا فیہا شمی سلسبیل۔ قولہ

سبز پوشاں خطت بر گرد لب	ہیچو حور اسند گرد سبیل
سبز پوشاں خطا صافہ بیانید مراد تعینات کثرت لب تجلی اسم منظم مراد ذات -	قوله
ناوک چشم تو در ہر گوشہ	ہیچو من افتادہ وار و صد قلیل
ناوک بمخیر نیز آمدایں جاہیں منی ناوک چشم تجلی ذاتی قمار مراد تعینات اسم اصل	قتیل کشتہ - قوله
بے و مطرب بغد و سم مخواں	راحتی فی الراح لا فی السبیل
راحت من در شراب ست نہ در سبیل ست -	قوله
یارب این آتش کہ بر جان من ست	سر و کن زان سان کہ کردی بر غلیل
ایں آتش عشق زان ساں روش غلیل	ابراہیم علیہ السلام قوله
پایے مانگ ست منزل و در دست	بر دارا دست ما کوتاہ و خرمایہ بر غلیل
پایے مانگ ست طاقت رفتار نہ منزل و در دست مکان بس بید دست ما کوتاہ استعدا	مانا قص خرما حصول مراد غلیل مراد محل خطر - قوله
شاہ عالم بہت و غرو مال	باد و ہر چیزے کہ خواہد زین قبیل
شاہ عالم کنیہ از مرشد قبیل نوع -	قوله
کس نہ اند گفت شعرے زین غلط	کس نیار و سفت دُرے زین قبیل
زین قبیل این قسم -	قوله
حافظ از سر پنچہ عشق نگار	ہیچو مور افتادہ زیر پای میل
اے بروہ دلم را تو بدین شکل و شامل	پر و اے منت نیست جہان بتو شامل
بروہ لے فرینچہ بدین شکل و شامل بدین طرز و شیوہ مائل عاشق سوال اگر کسے گوید قافیہ	بیت دوم این غزل و میت آخر این غزل با قافیہ جملہ ابیات دیگر چگونہ صورت سیند و جواب الف
کہ درین توانی آمدہ است حرف تاسیس ست و تاسیس الفی ست کہ میان او و روے یک حرف	متحرک واسطہ باشد چون شامل و کامل چنانچہ کمال اسمعیل صفا ہانی گفتہ اے آنکہ لان میزنی
از دل عاشق ست ہ طوبی لک از زبان تو بادل موافق ست ہ و شعرا عہد ہم برخلاف فصحا و عرب	تاسیس را واجب نمیدارند بلکہ مستحسن پندارند چون سلمان گوید ہ رفتہ رفیقاں در سیند بمنزل ہ
در خواب و غرورے تو ہنوز اے دل غافل ہ نظام الدین گنجوی ہ ہمہ سختی از بستگی لازم ست ہ	

عزل

چوں در بشکنی خاندیر بر بزم مست - قوله	
وصف لب لعل تو چه گویم بر قیباں	نیکو نبود معنی نازک بر جاہل بنہ
لب لعل ہاں لب مراد لطف و نیز ذات معنی نازک وصف لب جاہل کنایہ از رقیب - قوله	
ہر روز چو حسرت زد کرد روز و فزون است	مہ را نتوان کرد بروے تو مقابل
زیرا کہ ماہ بعد از بد رکاستہ دارد - قوله	
دل بردی و جان میدہت غم چہ فرستی	چوں نیک رفیق چہ حاجت ہی سلسل
نیک رفیق اے نیک غریبیم حاصل طلب کردن - غزل	
بہ سحر چشم تو لے لعبت تجستہ فصال	بمہر خط تو لے آیت ہایوں فال
تمامی با کہ درین غزل ست قسمیہ است لعبت تجستہ فصال معشوق آیت ہایوں فال محبوب قوله	
بنوش لعل تو لے آب زندگانی من	برنگت و بوبے تو لے نو بہار حسن جمال
نوش تر یاک و شیریں تو تیا سیرہ - قوله	
بگرد راہ تو یعنی بسایہ امید	بخاک پاسے تو یعنی بر شک آب زلال
زلال شیریں - قوله	
بطیب خاق تو و نفخہ شمائے گل	بہوے زلف تو و نکحت نسیم شمال
نفخہ باد خوشبر - قوله	
بآن عقیق کہ ما راست مہر خاتم چشم	بآن گہر کہ شمار است دلسان محال
خاتم انگشتی لسان زبان مقال گفتار - قوله	
بآن صحیفہ عارض کہ گلشن چشم	بآن حدیقہ سبیش کہ شد مقال خیال
صحیفہ صحف و نختہ و نامہ عارض رخسارہ گلشن گذارہ بینش بینائی - قوله	
بہر ماہ نہایت با قتاب بلند	باستان رفیعت با سمان جلال
رکعت بلند جلال بزرگی - قوله	
کہ در رضاے تو حافظ کر التفات کند	بہر باز نما نہ چہاے مال و منال
کہ در رضاے تو حافظ این بیت جواب قسم آیات بالاست بہر باز نما نہ لے عرسد آند - غزل	
بہر گل شدم از توبہ و شراب نخل	کہ کس مباد ز کردار ناصواب نخل
حمد گل موسم بہار کنایہ از مشاہدات و تجلیات و چوں بمشاہدات تجلیات رسید	

لے آن توفیق ہی سکون آن چشم سرگشتہ کنایہ از غمگین است چشم شملہ کنایہ از دلگشا است و در بیان آن کہ در چشم خود کردار و بہر ماہ نہایت واقف بندہ
 حافظ چو پو یا در حرم عشق نہادی چہ در و امن او دست زن و از ہمہ میل +

در وقت زهد و پرهیزکاری که از عشق تا تکب بودم ازان توبه خفالت کشیدم چسرا که
آن وقت اینز صرف عشق نکردم و آن عزیز وقت را در بطالت بسر بردم و آن خفالت من بر تبر
شد که کس از کردارنا صواب آینهان نخل نگردد - قوله

صلح من همه جامه میت و نینخت
نیم ز شاه و ساقی هیچ باب نخل

صلاح نیک اندیشی باب نفع و روش - قوله

زخون که رفت شب دوش از سر ایچ چشم

سراچہ پردہ ایجا کنا نیہ از پلکھاں توں سرہوان خواب اضلاعہ بیانہ و سرہوان مسافر چنانچہ مسافر شرب
نزل کند چنان در شب خواب در چشم فرومی آید معنی آنست کہ از کثرت دموع خونیکہ در سراچہ عیون جاری شد
و خواب را مغلطہ داد و در روی آن مسافراں کہ شب ایجا نزل میکردند شرمندگی روئے داد۔ قولہ

تو خوب روی تری ز آفتاب شکر خدا کہ نیستم ز تو در روئے آفتاب نخل

چرا که اردو بهتری را به پیغم قولہ - رواست نرگس مست از گنبد سر و پیش - نرگس مست گنایہ از سالک طالب اللسان کہ شد ز شیوہ آن حشیم بر عتاب خجل کہ ہر چند گرد شیوہ اش محل نشد - قولہ

بزرگ لب زچه و دھام زہر خندہ زند اگر نہ از لب لعل تو شد شراب حجل

زهر خنده خنده که بر اے و غ فحالت کند معنی این بیت آنست که زهر خندگی شراب و جام از آنست که از
لب اصل تو شراب شرمندگویی بگوید

بود که یار نهر سد گنبد ز خلق کریم که از سوال ملولیم و از جواب مجمل

کریم نیک - فو

سخ از جناب تو عمر نیست تا نشافته ام

تاہرگز تو فیق الاماء من اللہ قولہ

از این هفتتاریخ خویش در نقاب صدق که شد ز نظم بخشش لؤلؤ خوشاب نخل

صندوق کوشن مایه قوله

حجابِ ظلمتِ ازاں بہت آنحضرتؐ کہ گشت
از نظرِ حافط و این طبعِ مجھو آپؐ غفل

حجاب پرده ظلمت تاریکی قبله ابرو ویتو که مشابیه نجلی پیدا اذ ظلم چشم نجلی قماری خوش آن شهید
که از دست تو شود مقتول بر جبین بعه قته و من قته فاما دیت آیت آثار و لایت کشور و آن
بهفتم حصه ربع مسکون و تمام ربع مسکون هفت اقلیم است مقسوم و هفت ستاره یکم مشوب جزل

وآن هندست دوم بمشتری وآن چین است سوم بمریخ وآن ترکستان است چهارم بآفتاب
وآن خراسان است پنجم بزهر وآن بلاد الهند است ششم بقطارد وآن دم است هفتم بقمر وآن بلخ است
خراج حاصل قوله غزل

خوش خبر راوی ای نسیم شمال که بامیسرود زمان وصال
نسیم شمال بادے که از دست چپ وزد و مراد از آن نسیم یعنی میرسد زمان وقت وصال پیوستن
مراد ملاقات قوله

مالی و من بزی سلم این جیران تا و کیف الحال
یعنی چیست مرستی را که نام معشوقه است کیست موضع موسوم بزی سلم از جبهه آنکه سلم یعنی درخت کتان
در وے بسیار است و کجا اندمهایگان و چگونه است حال ایشان - قوله

قصه عشق لا انفصام لها وصمت مهناسان مقال
قصه عشق نیست افطاع مرآن ابرخ خاموش شد اینجا گفت و گو قوله
عرصه بزمگاه خالی ماند از حریفان و رطل لال مال
رطل بیانه قوله

سایه افکند حالیا شب بجزر تا چه بازند شب روان خیال
شب روان خیال اضافه باینه و شب روان دزدان اگر بید بشیرند خیال آب شب معنی آنست یعنی اکنون شب بجزر
سایه افکند خانه دلم را بطلمات گوناگون آگنده تا دزدان خیال چه بازی نمایند و باد و در سازند قوله
عفت الدار بعد عافیه منهدم شد خانه بعد از منهدم شدن یعنی خوب منهدم شد فاسلوا حالها
عن الاطلال پس پسید شما حال آنخانه را از آثار سراپاے کشف قوله

ترک با سوے کس نمی نگرد آه ازین کبریا و جاه و جلال
ترک معشوق نمی نگرد از غایت تکبر آه افسوس کبریا تکبر جاه و مرتبه جلال بزرگی قوله
فی جمال الکمال نلت منی صرف الله عنک عین کمال

یعنی در جمال و کمال تو یافتم آرزوهای راے ترا در جمال کمال یدم بگردانند خدا از تو چشم زخم را که در وقت
کمال عارض می شود قوله یا بریدم حاک اندام قاصد مرغرازگاه داد ترا الله تعالی

مرحبا مر جبا تعال تعال خوش آمدی خوش آمدی بیا یا غزل

دارای جهان نصرت این خسرو کامل | بیخی بن مظفر ملک عالم و عادل

دارای شاه ایران بن پسر پسر شاه که اردشیر نیز نام داشت و او را دارا بدارائی که نیز میگفتند و دارای اصغر پسر اوست مادر او را هم بود دختر پسر بن بختوای که پسر خود را بجای خود کرده بود و او را دارا بن ازان گویند که مادرش ابهر بنت مردن پادشاهی اده بود و او اشتیاق پادشاهی بسیار داشت ازان جمله حکم که از بهمن داشت متوازی میداشت و قوله هم باغخاشد پسر او در سنه و قندهار و جوار پسران دران داشت چندین یازده موبد بسته منق بر و آب انداخت و جوار را بتواری جاسوس کرد و تا حاش پانچا بد صدق برگاه رسید گازی او را کرده چون بحسب دولت مند و دیو پانچا بسیار و پسر او فوت شده بود و شیر زن باقی بود و او را بجانه برده زن پسر و پرورد و چون آب را یافته بود و دارا نام نهاد و چون سی ساله شد حق تعالی او را بشاهی رسانید و او را دارای اکبر خوانند و پسرش که بجنگ سکندر کشته شد دارای اصغر گفتند و دارای اکبر فیلقوس قیصر روم را دستگیر کرده و هر ساله هزار رقیه زرین هر یک بوزن چهل مثقال بر و خراج نموده و دوازده سال ملک انده بود بعد از دارای اصغر ولی عهد شد بن ابراهیم شاهی و نیز دارا دارنده نصرت یاری قوله

تعییم تو بر جان خرد واجب و لازم | انعام تو بر کون مکان فائض و شامل

فائض ریزنده شامل در گیرنده قوله

روز ازل از کلک تو یک قطره سیاهی | بر روی من افتاد که شد حل مسائل

تو خطاب به بیخی بن مظفر یعنی روز ازل از کلک تو یک قطره سیاهی بر روی من افتاد که او را فضا و قدر این شرافت است و او که تاریخ جمله مہات عالم شده و حل چندین مسائل فقی از گذشته چون عدل زن شوهر مرده و صوم و حج و زکوٰۃ و غیره قوله

خورشید جوان بخت و سیمه بدل گفت | اے کاش که من بودم آن بنده مقبل

بند و خال معروف بنده و در د مقبل نیک بخت باعتبار آنکه بر و جایافته قوله

شایا فلک نرم تو در قفس و سیمه | دست طرب از من این سلسله کمل

بروم خاص شرب جشن طرب نادیده و نسیم زمره سرود قوله

حافظ عشق و صبا بری تاج خند و ناله عاشقان خوش است بنال

خال
عشق و صبا
بری تاج خند
ناله عاشقان
خوش است بنال

اسے آنکھ دے سلام پناہ و کوشہ
بہر جہان روزگار جان و دل
نوش جہان بخش کہ از کمال
شکر درون بدخواہ گرفتار کمال

چون و فلک بیکسرہ بر منج عدست	خوش باش کہ ظالم نہ رواہ بمنزل
یکسرہ سر اسر منج روشن منج عدست ہر یکے را بجز اس خود میرساند منزل مقصود قوله	
حافظ قلم شاہ جہان مقسم زر قست	از بہر عیشت کمن اندیشہ باطل
شاہ جہان اللہ تعالیٰ مقسم قسمت کنندہ عیشت تحصیل قوت باطل بیہودہ و این بیت مفید ہے	
توکل است مامین ائینہ فی الارض الا علی اللہ رزقما قال عامن شق شد فی ضمن رزقی و این	
وساوس از راہ فقر محض شیطانیست قال ان الشیطان یعدکم الفقر چون حال نیست دل را از اندیشہ	
مالا یعنی نگاہ باید داشت و نظر بحق باید گماشت قال انما تنق العوام فی تعینہم و زرق انخواص نے	
لعینہم ۵ اینہم جد و جد حاجت نیست ۶ انچہ روز نیست میرسانند منزل	
رہبران اعشق بسبب شد دلیل	آب چشم اندر ریش باشد سبیل
رہبران عاشقان دلیل را ہنما سبیل وقت قوله	
اختیاری نیست بدنامی ما	صلاتی فی العشق مہدی سبیل
گمراہ کرد مرا و عشق کسیکہ ہایت میکند راہ را یعنی مرشدے کہ مراد ظاہر ہر پستی و شرایع سے آمخت	
چون مرا شاہان عشق دید و درون مرا آتش عشق روشن ساخت کہ نزد شما ملائمت نزد ما عین ہدایت قوله	
بوج اشکاک کے آرد و حساب	آنکہ کشتی راند بر خون قتیل
این گریہ مار کے وقعے و اعتبار و دار و قتیل عاشق قوله	
آتش عشق بتان در خود بز ن	ورنہ از آتش گذر کن چون خلیل
یعنی عشق معشوقان حصول کن یا آتش تجلیات در دل خود روشن ساز۔ قوله	
یا بسہ بر خود کہ مقصد گم کنی	یا منہ پا اندرین ہنے دلیل
یعنی در سلوک عشق ہستی خود را پیش مبار و این نکتہ را گوش دار کہ از سبب این مانع بقصد نرسی	
و مقصود گم کنی و اگر این حالت نہ داشتہ باشی و خویش را میتراشی در راہ عشق قدم نہ حاشا و کلام از	
جاد و شریعت تجاوز نہ نما کہ سر میر و راست موجب فساد و ضلال و نیز آنست کہ بخاطر خود بگذران کہ	
درین راہ بے فہمی مبار مقصد گم کنی بے ہادی و مساز کہ در سہ و مرد راہ نیندیشد از نشیب و فراز	
و بے دلیل قدم درین راہ نہ و عاقبت اندیشی و پیش و پس ثنی از دست مدہ کہ با اثر نہایت از دست مدہ	

و اگر پاکی بخاطر دہشتہ باشی خلاف شریعت سر نموندستی معنی الرفیق ثم الطریق را بخاطر نمی اتباع
سلف قولاً و فعلاً از دست ندی - قوله

یا رسوم پیلانان یا دگیر | یا مدہ ہندوستان را یا دیل

باید دانست کہ پیل چون خواب میرود و زاد و بوم خود را بخواب می بیند در بیداری بدستی پیش گیرد تا ہندوستان
میر پس رسوم پیلانان آنست کہ یکدم از وفا غافل نمیشوند و او را بجز خود خفتن نمیدہند اگر میر در دو معاہدہ
میکنند یعنی چون عشق را بخود راہ دادی از زمانے غافل مباش و بگل بہت و بکار و در شد نصایب را
مبادا وطن یاد کردہ باز از دل خیزد و دستی تو بکمال نارسیدہ مستدرک کرد اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَلْخَوَلَاءِ
بَعْدَ اَلْکُوْدِ وَ نَزُوْلِ اَلْبَلَاءِ عَلٰی الْقَوٰمِ قوله

حسن بن نظم از بیان مستغنیست | بر فروغ خور کسے جوید دلیل

خو آفتاب قوله

معجزہ ہست این شعر یا سحر حلال | ہاتھ آور داین سخن یا جبریل

معجزہ اپنے خلق را بدان جان کنند سحر حلال فصیح ہاتھ فرشتہ آواز دہندہ مراد القای غیبی و الہام
جبریل وحی منزل قوله

آفرین بر کلک نقاشے کہ داد | بکر معنی را چنین حسن جمیل

آفرین بمعنی تحمیل نقاش نقش کشند یعنی شاعر بکر معنی اضافۃ بیانہ مراد شعر نادر کہ الماس و یاقوت
خاطر اسبج سخنوں مگر یہ حسن فصاحت و بلاغت جمیل نیک بدل عوض بدیل شریک نام خاقانی
قال قیل سخن لایفیع غزل

ساقی بیار بادہ کہ آمد زمان گل | تابش کنیم توبہ کہ کردم میان گل

بادہ شراب محبت زمان گل آواش ہدایت تجلیات تابش کنیم توبہ کہ کردم میان گل توبہ کہ قبل
ازین کردہ بودم در ہنگام مشاہدات آزار باش کنم قوله

کوری خار غرہ زنان تا چمن و عیم | چون بلبلان نزول کنسیم آشیان گل

کوری خار بر کور کردن رقیب آشیان غار مرغان قوله

در صحن بوستان قویع بادہ نوش کن | کایات خوشدلی ہمہ مد نشان گل

باقی اشعار یا فرزند ۱۱

و گرد میان

بسیار نشان

صحن بوستان مجلس شد کایات خوشدل همه دژشان گل یعنی حصول عشق بایه همه فرشتا است قوله
 اگل در چمن سینه شوایم ز فراغ | یار و شرب خواه و سرا بوستان گل | فراق
 گل جوانی چمن بدن مشوایم ز فراغ وقت از دست مده یار محبوب مرشد شراب عشق سرا
 بوستان بوستان سرا مجلس مرشد بوستان پیر قوله

حافظ وصال گل طلبی بچو ببلبلان | جان کن فدای خاک ره بانجان گل |
 حافظ وصال گل طلبی اگر میخواهی که بوسل محبوب سی ببلبلان عاشقانی گل بانجان مرشد غزل
 شمیمت رنج و داد و شمت بوق صال | بیا که بوس ترا میرم اے نسیم شمال |
 بویدم من بوس خوش دوستی و نشان کردم من برق وصال یعنی دیدم مشاهد تجلیات را
 بیا که بوس ترا می برم و طالب جو بای تو ام اے نسیم شمال ای مرشد بالکمال قوله

احادیث بحال بحقیقت و انزل | که نیست صبر بچشم در اشتیاق چال |
 الف ندایه حاوی سرود گوینده اے راننده بحال که بحال جمع محل و محل شتر سینه است
 اے جدا کننده مرشتران حبیب استاده شو نزول کن که نیست مرا صبر بچشم در اشتیاق آن حال معنا
 سوال اطلاق لفظ حبیب بحقیقت تعالی در شرع نیامده جواب آنست که این اطلاق از راه وصفیت
 است نه علیت قاضی میفایم گوید وقتیکه ذات حق متصف باشد بصفته پس اطلاق لفظ که دال بر این
 صفت بود جایز است جواب هم آنکه اطلاق یک اسم در شرع صحیح اطلاق مرادف اوست اطلاق
 اسم و دود واقع شده پس اطلاق لفظ محبت محبوب نیز صحیح باشد قوله

شکایت شب بچران فرو گذارید | بشکر آنکه بر افکند پرده روز وصال |
 بر افکند پرده روز وصال روز وصال پرده از میان برداشت قوله

بیا که پرده گل ز بهفت پرده چشم | کشیده ایم تخمیر کارگاه خیال |
 چشم را چند طبقه است اول صلبی دیگر شیمی دیگر شکی دیگر زجاجی دیگر جلدی دیگر تیغی
 دیگر عنکبوتی دیگر قری - دیگر قری - و این مجموع را حدقه گویند و در حدقه گوشتی است پسید چرب
 آنرا ملحه گویند قبل بهفت پرده اول صلبی دوم شیمی سوم شکی چهارم عنکبوتی پنجم عنبیه ششم
 قری - هفتم ملحه - و این اگر بگویند اگر چه در گل زری همه شریک اند لیکن این الزان گویند که نمود

بدوست کفوله تعالیٰ انا زینا السماء الدنيا بزینة الکواکب اگر چه کوکب به شتم فلک اندام با سبب
نموداری با سمان دنیا که آسمان اول است نسبت کنند کارگاه کاخانه معنی آنست که اے یار بیا
که پرده گلریزه از پرده چشم است تخریب کارگاه خیال بر کشید ایم و همیشه در تصور خیال میگویشیم تا زود ایم

قوله

بجز خیال باقی نیست دل تنگ | که کس با وجود من الا خیال محال

والله آشفته محال شکل قوله

لال مصیحتی مینمایم از جانان | که کس شب ندانم ز جان خود بملال

مصیحتی بر اے مصیحت جان خود اے معشوق که بجای جانان است قوله

قتیل عشق تو شد حافظ غریب و | بخاک مانده رے کن که خونات حلال

قتیل کشته غزل

هر نکته که گفتم در وصف انشمال | هر کوشید گفتار شد در قائل

در بفتح و الشذیکونی خواجہ میگوید در ستایش قول خود که من آن سر و گلزار را بغایت تعریف کرده ام
هر چیز که آن عارض قاصد انوصیف کرده ام بیان اقصیٰ هر کوشید گفتار شد در قائل قوله

گفتم که کس بخش بر جان نا تو اغم | گفت آن دم که نو جان میان حائل

گفتم بے مر آن معشوق اگفتم آن دم آن وقت قوله

تحصیل عشق مرندی آسان نمود اول | جامم بسوخت آخر در کسب این فضائل

رفتن طریق عشق و محبت مرزیدن شیوه صدق و مودت اگر چه آسان نما است اما پایان رسانیدن
این امور در غایت صعوبت است و اشکال قوله

حلاج بر سر این نکته خوش سراید | از شافعی پرسید مثال این مسائل

حلاج منصور حلاج این نکته سخن عشق شافعی نام امام معتز امثال مانند با این مسائل سخنان عشق
بے اهل حال دیگر اند و اهل قائل دیگر اند اهل قائل که از حال مے لافند همه شدید و ترهات مے با فسد
و هر سخنی از اهل آن باید پرسید چنانچه سخن حکمت از حکیمان سخن فقه از فقیهان و سخن نجم از نجومیان
همچنین سخن عشق از عاشقان قوله

در عین گوشه گیری بوم چو چشم مست	اکنون شدم چو ستاین بپر تو مایل
عین کمال چشم مست خطاب محبوب مستان عاشق قوله	
از آب دیده صده طوفان نوح دیدم	در لوح سینه نقشت هرگز گشت نایل
یعنی بدل هوش و گوش و چشم بچنان مشغوف چال جان افروز تو ام که در دراز شب شب از روز فریادم بالفرض اگر عالم را آب بپرسد که خبرم شود زیاده ازین چه تواند بود که از آب دیده صده طوفان قوله	
دل داده بیار و عاشق کشته نگارے	مرضیه السجایا محمودۃ الخصائل ۴
مرضیه السجایا نیکو عادت ها قوله	
در آ که بر در خود بارم نداد دلبر	چند آنکه از جوانب انجمن و سائل
در و افسوس قوله	
ای دوست سست جفا تو می بینم زخم آ	یار بیهیم از او گردنت حائل
آن دوست حافظ را غزل	
هر کس که ندارد بجهان مهر تو در دل	حقا که بود طاعت او ضائع و باطل
مهر عشق حقا سوگند حق باطل بیوده قوله	
گشتم جهان آ که بینیم و ندیدیم	همچون تو کس زیاده در شکل و شمائل
شکل صورت شامل خصلتها قوله	
اگر از خود بین در صومعه بگذر	آن دلبر من بین که بود میر قبايل
خود بین خود پست زد صومعه بگذر ترک زهد نماید لبر آنکه دلهای عشاقان بحسن و کرمش برود	
غزل ردیف المیم	
الم یات للاحباب ان یتهم	ولنا قضین المهدان یتهم
آیا نرسیده است مردستان را آنکه هم کنند و شفقت کنند باد و ستان و زبیده است مردمان شکندگان آ که از شکستن عهد پشیمان شوند قوله	
الم یا تم انباء من فات عهدهم	وفی صده نار لاسی یتضرم
آیا نیامده ایشان را اخبار کسی که فوت کرد عهد و ستان را و شکست چنان ایشان را و حال آنکه در سینه او	

از جان خود آسان بود از عشق تو شکل

از دوست نگارم تو کنی حسیل سائل

چون گشت ملاکام دل از نعل تو حائل

بر دامن او دست زدن و از مهر سائل

در عین گوشه گیری

در آ که بر در خود بارم

اگر از خود بین در صومعه

مافظه تو برو بستند گی پیر بخان کن

آتش اندوه پیمانی بنقص عهد زبانه میزند یعنی از رو و قرآن احادیث زرسیده است بایشان قصه کهن
که از عهد کهنان است حال ناقصان - قوله

فی ایلیت قومی یعلمون بما جسر علی جمیع منهم فیعفوا ویرحموا

پس کاشکے قوم من بداند آنچه رفته است از ایشان که جمیع از ظلم و تعدی خود پس بخشند و رحم کنند قوله

قوله حلی الدمع منی و الجوارح اصغرت فیما عجا من صامت تیکلم

حکایت کرد یعنی آشکارا که دراز من شاک من حال آنکه اعضا و جوارح من پوشیده داشته بودند ای
فعلی عجبی از خاموشی که سخن نمیگوید و افشا و راز صاحب خود میگوید قوله

اتی موسم البروز و احضرت الرئی و یرق خمر و السدای ترخم

ربی جمع ربو یعنی ترخم در اصل ترنوا این قسم قافیه در اشعار عرب شائع است آدمی هم بهانه بنفشه
تلها و تنگ و صاف شد شراب و یاران هم قدح می سرزند - قوله

ایا من فاق کل السلاطین سطوة ترحم جزاک الله و الخیر یغنی

اے آنکه غالب آید بر همه سلاطین از رو سطوة رحم کن جزا دهد ترا خدا و خیر را غنیست داند - قوله

بنی عم جود و علینا بجرعة و للفضل اسباب بها تو سم

یعنی ای عم زاده ها سخاوت کنید بر ما به بخشش یک جرعه و مریدانگی راست بهما که بدانیده میشود و فضل
نشان داده میشود غنائی برادران خداوند فضل و توانگری بر فقیران جود و کرم کنید و بخشش در آید -
که فضل عبارت از جود است کرم بمعنی دینار و درم قوله

شهور بها الافنا و یقتضی الغنا و فی شانہ عیش الریح المحرم

شهرت و این شهرت مبتدای معصدا می باشد یعنی این ما بهما بسبب تاثیر آن دل تقاضای سرور
میکند باین نیازی و توانگری میطلبد که نتیجه آن عیش و جمیع بود و در امان که فقر ولی نداریم و دست
قدرت هیچ نداریم عیش بهما راست حرام و دل در پای دام - قوله

الکل من الخلدان و خرو منة و للما فظ المسکین فقر و مغرم

یعنی هر یک از دوستان ذخیره است که هنگام عسرت بکار آید و خیرات صدقات است که در غم
بجست افزایش و محافظ مسکین و فقیران و انیس که باعث اضطراب است فقر اختیاری سر برتر نیست

مراقبه کردن بادب نشستن بادی هدایت کنند مشدا را شاد کنند ساحت پیرامون خانه
طرح انداختن از جای دور و نیز آنچه نقاشان برآه رنگ آمیزی غزل

آنکه پامال جفا کرد و چون خاک را هم | خاک میبوسم و عذر قدش میخواهم

یعنی هر چند آن ترک جفا کیش بادل ریش جورستم کند و راحت میدانم از جور او شکایت نمیکند بوی
قیان با بات کنان میگویم آنکه پامال اندیش آن بهستم کیش خود میگویم که ای سر بوستان لطافت قوله

من بآنم که بجواز تو نبالم حاشا | چرا که معتقد و بنده دو تخواهم

همیشه اندیشه من این است که چگونه خدمت شایسته کنم که مقبول طبع شریف تو باشد قوله

بستم دخم کیسوی تو امید دارم | آن مبادا که کند دست طلب کو تا هم

در غیر من غیر ازین نیست که بغیر از جنابتی میکنم و ما و اندام عرض داشته میکنم بدین مضمون که قوله

دوره خاتم و در کو تو ام وقت خوش است | ترسم او دست که باد بر دنا گاهم

لے زاهد خود بین که کار تو بجز تحقیر درندان نیست اگر خواهی که عظمت زندان خرابات مشاهده کنی قوله

با من آه نشین خیر و سوء مصطفی | تا به بینی که در فلاک چه صاحب جاهم

مصطفی شراب خانه لغت بغداد است عرصه افلاک اضافه باینه قوله

خوشم آمد که سحر خسر خاور می گفت | یا همه بادشهی بنده توران شاهم

شاهم بدرج کالم بدانکه تقدیر خیر و شر همه بقدرت حق است پس بهترین طریقه اینست که خموش
و برین که معتقد تو نیست اعتراض کن اعتقاد من نیست که میگویم قوله

صوفی صومعه عالم قدسم لیکن | حالیا دیر مغانست حوالت گاهم

پیر میخانه سحر جام جهان بینم داد | و اندران آئینه از حسن تو کرد آگاهم

جام جهان بین دل مصفا یا شراب زجوت فکر ظرف اراده منظور اندران آئینه اشاره بجام جهان بین
از حسن تو کرد آگاهم باعتبار لایعنی ارضی لاسمانی و لکن یعنی قلبی معنی المؤمن پس ازین حال دیر و

آناه دلفریب قباے حسن نازی میخامد از غوری که داشت بفقیران نگاه میکردم اے شاه قوله

مست بگذشتی و از حافظ اندیشه | آه اگر دامن حسن تو بگیرم غم غزل

بمهرگان سیه کردی هزاران خنده در دیم | بیا که چشم بیارت هزاران درد جویم

این شعر در
شرح مصطفی
بدین لفظ
نیاوردند

مشرکان سیه کنایه از ظلمت تقصیر چشم بمیاد صفت چشم معشوق باعتبار کم رنگی چه بیا را خاصه است
 که بهر سونگاه نمیکند و این صفت حوران است که هر قاصد الطرف مراد چشم بینائی حق چون پاک
 بکمال رسد این صفت و پدید آید بود قال اذا ادحا الله بعبد خيرا بصره یعوب نفسه معنی
 آنست که خداوند اسباب تقصیر که از من بوجود آید اشاره بهلاک من در سید که گفتی من عمل صامحا
 فلنفسه من اساء فعلمها و اذنا الله العبد بیکه از بینائی و اطلاع توان تقصیرات که منظر عدم رضائی است
 و رخنه کرده است در نیم و شک آلام از رگبندار خود بر چینم و توجه خویش را از ان در کشم و غلیده را از
 بر کشم و نیز مشرکان سیه کنایه از عشق مجازی بود و چشم کنایه از عشق حقیقی شود و میاری چشم تعریف او
 بود معنی آنست که ای محبوب حقیقی بمشرکان سیه خود که عشق مجاز است هزاران خنده و شکار و دردی بیا
 وینداری که بر تنم بود و از محبت مجازی پاره کردی بیا که از عشق حقیقی تو هزاران درد و اندوه اختیار کنم و از
 مرتبه مجازی بپای حقیقت روم شکر قرب چشم ذات و تجلی می شراب کنایه از مستی حوران بزیبایی
 آن اشاره بشکر این اشارت بی - قوله

الا که همنشین دل که یار است بخت یار | مرار روزی مباد آن دم که بی یار تو بنشینم

همنشین دل کنایه از محبوب حقیقی یاران کنایه از دوستان تصدیقی که در عالم عدم یار و صاحب بود
 برفت از یار و خطاب بحضرت حق است و اگر چه فراموشی بدو جائز نبود اما از کمال احتمالت چنین زبان
 می آرد و از زبان عارفان مقام احتمالت فنا بوجوه آید دیگر از تقلید نمی شاید که آنکه در دل جا کرد
 و همنشین دل گشته و یاران قدیم خود را بفراموشی آورده مرا مباد آن روزی که بی یار تو بر آیم که چنان
 عارفان با حق است کل نفس میخج بغیر ذک الله فهو میت آئی بیا خودم ثابت دار و نیز دل نمعنی
 سر بود معنی آنست که اے بنده محرم راز وای منوسم شاید که یاران قدیم خود را فراموش کرده و ما
 دوستان را بفراموشی آورد پس از روی شفقت می فرماید دل بندگ را بخود میر باید که مرا نرویی مباد
 که بیا تو بنشینم و فراموشیت گزینم که اگر یک لمح حق در یاد بنده نباشد هر آینه حرف صوتش از لوح هستی تیراند قوله

جهان پرست بی بنیاد این فرما کنش فلان | که کرد افسون نیز گش طول از چنان شیرینم

نیرنگ مکر قوله | اگر برجا من غیر دگر نیندوست عالم است | حرامم باد اگر من جان بجای دوست بگزینم

اشکال آنست که غیرت عاشقی تقاضا نمائے کند که اگر دوست دیگرے را بر عاشق گزیند بران عاشق گران آید
جواب آنست که این غیرت هوسناکانست غیرت عارفان آنست که معشوق اگر چه دیگرے را برگزیند
رواست که فیض او به همه عام است اما عاشق را باید که نظر بران غیره که برگزیده است نیندازد و چون نظر
بر غیر انداخت عاشق نیست عاشق آنست که غیر را در دل و چشم گنجایش نباشد قوله

ز تاب آتش دوری شدم غرق عرق چمن گل | بیا از باد شبگیری نسیم زان عرق چمن

عرق خورے باد شبگیر باد صبا که ایصال آنکه طیبہ بدو نسبت دهند و سبب تنگنگی بریاجین گلزار شود اینجا
کنایه از شدم غرق چمن مرکب نام عطریست از عطریات خاصیت او عرق چمنی است اینجا کنایه از محبوب معنی
آنست که ز تاب آتش بدلی سبچ گل غرق شد و پرموده ورق ورق شدم اے مرشد طریقے اے هادی
حقیقت نسیم زان محبوب حقیقی بیا و این غریق را ازین رطبه برآرے بیان حقائق و معارف طریوق
مشاهده بنا و سے تواند که این بیت جو ابیت به بیت بالا که کلام قدسی است قوله

صبحاخیر ز بلبل کجائی ساقیا بر خیز | که غوغا میکند دُسر خیال جنگ و شنیم

صبحاخیر کلمه ایست که هنگام طلوع صبح معاشران باقی سے گویند ساغر صبوحی از وی جویند اینجا
از ولوله محبت منزه بلبل عبارت از دل سالک ساقی کنایه از مرشد غوغا یعنی شور بود و خروش جنگ
و دشمن کنایه از عداست معنی چنین باشد یعنی ولوله عشق از عداست برکیم قالوا بے دسر م شو و غوغا
میکند پرده پندار و عقده عفت خوشخوار از پیش بصیرتم برخواست و عده سے که روز میثاق بحضرت حق
بستد ام از سر شکام آراست۔ غزل

بیا تا گل سافشانیم وے در ساغر اندازیم | فلک اسقف بشکافیم طرح نو در اندازیم

شراب رغوانی را گلاب اندر قهقریزیم | نسیم عطر کرد از اشک در مجمر اندازیم

ارغوانی سرخ عطر کسرب خوش نیرتسے از خوشبوی مجمر عود سوز قوله

بیا جانا منور کن بریت مجلس ما را | که در شپت غزل خوانیم و در پات سمر اندازیم

برویت تا بے خود قوله

یخ از عشق می لافد و گرامات می بافد | بیا کاین داورها را پیش داور اندازیم

طلات سخنان از چپ راست داورها حکومت قضیه داور حق تعالی قوله

چو در دستست و خوشن من مطرب و کوش	که دست افشان غزل خوانیم پاکوبان سرانندیم
پاکوبان رقص کنان قوله	
صبا خاک بود ما بان عالیجناب انداز	بود کان شاه خوبانرا نظر بر منظر اندازیم
صبا باد شرقی اکثر اوقات بشیر از زرد بغایت لطیف و موافق طبع خلایق است این هم شای منظر جانظر انداختن قوله	
بهشت عدن اگر خواهی بیایا یا بهیخانه	که از پای و خمنت یکسر محض کوثر اندازیم
عدن نام بهشتی از در ابیض قال ان الجنة ثمانية اولها دار الجلال و هی من لؤلؤ و ابیض و ثنائیه دار السلام و هی من یاقوت و احمر و ثنائیه الجنة الماوی و هی من بر جد اخضر و رابعها جنة النخل و هی من ذهب اصفر و خامسها جنة النعیم و هی من فضة و سادسها جنة الفردوس و هی من ذهب احمر و سابعها من یاقوت و احمر و ثامناتها عدن و هی من درة بیضا و هی مشرفة علی الجنان کلهما کوثر نام جویت بهشت	
اَنَا اعْطَيْتُكَ الْكَوْثَرَ - غزل	
بگذر تابش از میخانه بگذریم	کز بهر سرعه همه محتاج این دریم
شاعر شاه راه شمع میخانه اضافه بیانیه قوله	
روز نخست چون زدم عشق	شرط آن بود که جزیره این شیوه بپسیم
روز نخست روز است این شیوه عشق قوله	
جای که بخت سنجم میزد و باد	گر غم خوریم خوش نبود به که خوریم
جم بفتح اگر با خاتم و گین و بلقیس و ابی و امثال آن افتد سلیمان مراد بود و اگر مقابل آئینه شد امثال آن بود و میگرد و اگر مقابل پالیه و شراب بود حبشید بود و چون ازین چیزها سطره، سیج، چمنخود و هر چه مقتضای محل بود همان مراد بود اما در اینجا سلیمان مراد است سنج جاس سنج فرش که بگسترانند گویند که سنج سلیمان سنج در سنج بگسترند قوله	
تا بو که دست در کمر او توان زدن	در خون دل شسته چو یاقوت احترم
تا بو یعنی باشد دست در کمر او توان زدن ای بوصال او رسیدن یاقوت جواهر است سرخ و نیز زرد و کبود از همه سنج نیکوتر و همه جواهر بشکند و بگذارد مگر یاقوت زمانی هر که با خود دارد از طاعت او ایمن بود و نام خط و با ستاره لب معشوق بود این هم شای قوله	

سختی و خوشی و در هر دو سر از
بیکار و نیکار که با خود را بیکار و نیکار

بدرین مصححان

مخبر از مولانا گنجی

شوریدگان بجالت رقصند و سماع	مانیز هم بشعبه دست بر آوریم
-----------------------------	-----------------------------

شوریدگان دیوانگان عاشقان شعبده بازی قص قول

از جرعه تو خاک زمین درو لعل یافت	بیچاره ما که پیش تو از خاک کتریم
----------------------------------	----------------------------------

خاک زمین کنایه از مالک درو لعل یافت بمرتبه رسید که مخج لعل و در گردید قول

زان پیشتر که عمر گرانمایه بگذرد	بگذرا تا قیامت روے تو بنگریم
---------------------------------	------------------------------

گرانمایه قیمتی و بیش بها و نفیس قول

حافظ چو ره کبکزه کاخ وصل نیست	با خاک استانه این در بریم
-------------------------------	---------------------------

کاخ کشک غزل

دل بارها گفته ام و بار دیگر می گویم	که من گم شده این نه بخود می پویم
-------------------------------------	----------------------------------

بارها یعنی بسیار این ره اشاره بشعر نه بخود می پویم نه بواس نفسانی میگویم قول

همان در پس آئینه طوطی صفت داشته اند	اینچه استاد ازل گفت بگو می گویم
-------------------------------------	---------------------------------

مراد از آئینه دل مصفا استاد ازل حق تعالی گفت الهام نمود درین بیت تقلید است تقدیر کلام

چنین است که طوطی صفت مراد داشته اند در پس آئینه اینچه استاد ازل گفت بگو می گویم یعنی من

از کسوت اختیار برآمده ام و مرا هیچ نوع اختیار نیست اختیار از ان حق است این بیت حافظ در

ستایش خود فرموده که قال ۱۱ اناسیت للاحم ولا غروایه ماکان لبشر ان یکلمه الله

الامین محی و من و مرا عجب شایه این حال است یعنی من بحکم الشعراء تلا میزد الرحمن

هر چه میگویم از الهام حق است نه چون شعرا عوام که گفتارشان محض آموزش نفس و شیطان کما قال الله

والشعراء یبغونها الغا و ان الله ترانهم فی کل وادیهمون و نیز در پس سخن

مقابل هر چه نفرین گرفتند پیش و هم است که چون طوطی آموختند مقابل طوطی نیند برانند و آموخته پس گفتند

نشته و اگر نه طوطی عکس فرموده آئینه می بیند و آن آواز از او نپارد و در سخن آید - قول

من اگر خرامم اگر گل چمن آرائی هست	که از ان دست که می پیرم می پریم
-----------------------------------	---------------------------------

خار بد گل نیک چمن آرا باغبان مراد کما از ان دست نبوع و در شعر قول

دوستان عیب من بیدل حیران کنید	گوهر در دام و صبا نظر می جویم
-------------------------------	-------------------------------

گوهر مراد دل صفا - قوله	
اگر چه بادلق ملع می گلگون نیست	مکنم عیب کز وزنگ یا می شویم
دلق ملع هستی مستمرا بکنم نکنید مرا رنگ ریاستی مستعار قوله	
خنده و گریه عشاق ز جای درگست	در سرایم بشت و وقت سحر می مویم
ز جای درگست بسبب عشق است قوله	
حافظم گفت که خاک در میان میوه	گو مکن عیب که من مشک ختن می بویم
میخانه عالم عشق من مشک ختن می بویم معاینه تجلی حق بینایم غزل	
بشری اذ الاسلامه حلت بذی سلم	لله حمد معترف غایت انعم
بشارت است وقتیکه سلامه حلول کرد در ذی سلم که موضع است که در کتب سلم یعنی کتب بسیار است و اخبار است پس این متناهی که که اعتراف نمایند بود نهایت لغتها را که بوی سیده باشند یعنی آن حلول سلم در ذی سلم بمنزله حصول نعمتهاست قوله	
پیمان شکن هر آینه گرد شکسته دل	ان العمد عند ملیک النہی ذم
پیمان شکن عمد شکن عموماً ملیک خداوند نمی خرد و ذم ذمه یعنی عمد شکن البته شکسته دل شود چه عمد و پیمان نرود خداوند عقل و مه و رعایت همان را و باید بخرد لازم قوله	
در نیل غم فتاد و سپهرش بطعنه گفت	الآن قد فدت ما یفیع الندم
نیل کبیر رویت از کشور زنگبار بمصر گذرد چون فرعون از عمد حق گشت بالشکر خویش در نیل غرق شد بعد خواری متغی آنست که آن عمد شکن در نیل غم افتاد سپهرش بطعنه این ندا داد که اکنون پشیمان شدی حال آنکه نفع نیکند پشیمانی این مضمون تلخیص است بکرمیه الان و قد عصیت قبل و کنت من المفسدین قوله	
ساقی بیا که دو گشت و زمان عیش	پیش آرجام و سپیچ مخور غم ز پیش و کم
ساقی کنایه از مرشد و روح و دل و خود قوله	
بشنور جام با ده که این ال نو عروس	بسیار گشت شوهر چون کی قباد و جم
زال نو عروس و نیازال بطولات با م و عروس باعتبار آرایش کی قباد نام شایسته ایران زمین	

بسیار گشت شوهر چون کی قباد و جم

جمہ جمہید کروا بالا مرقوم شد قولہ

حافظ بجنج میکلہ دار دستار گاہ کا پیر نے احدثیۃ والیت فی الاحم

مانند مرغ در باغ و شیر در پیشه عزل

نے تولے سرور ان باگل و گلشن حکیم زلف سنبل چمن عارض سوسن چمن

آه کر طعنه بدخواه ندیدم رویت نیست چون این همه روز این چنین کنم

تسے چون وی تو آئینہ من نیست آئینہ آہن چہ کار آید قولہ

شاه رکان جو پسند پڇا، هم انداز
دستگير انشود لطف تمتمن چه کم

شاه ترکان افراسیاب متهم رستم مراد مرشد در اینجا این قصه بر سبیل اجمال چنین است که بیزن
را که در خدمت افراسیاب بود اتفاقاً با دخترش محبت واقع شد بشهر پروا در خلوت یافتند این خبر
بافراسیاب ساندند افراسیاب بیزن را گرفته در چاه محبوس کرد و اقارب بیزن این خبر را برستم ساندند
رستم بالشکر خوش از شهر خود برآمد و شهر افراسیاب چاک که بیزن را اسیر کرده بودند بشعله داد آمد و بیزن را
بر آورد و همراه خود بر دهنی آنست که چون مراجعت حق بافتنای حکمت بالغه دانسته چاه دنیا انداخت
اگر مرشد کامل دستگیری نکند و ازین چاه زندان بماند که خلاص تو انداخت اگر سالکی سوال کند
مرشد را با متهم که بمافعت افراسیاب بیزن را از چاه زندان خلاص ساخته چه مشابیهت ارد و بر قول
که توجه گمارد که مرشد کمال طاعت حق بود هر چیکند بار آورده او کند گوئیم این تشبیه من بعض الوجوه است نه من کل الوجوه
و اینچنین کلام فصاحتی الوقوع است پس تشبیه مرشد به متهم محض دستگیری بود و موافقت و مخالفت
منظور نشود و معنی از باب قرب را منظر است که چنین چنان کنند و در بعضی تقدیرات محض
حق را فهمیده مخالف آن شوند حق سبحانه نیز مرفضیات ایشان را فهمیده رقوم لوح محفوظ را محو
میگرداند و بطوریکه اراده ایشان است به ثبت میرساند بقوله بحواله ما شاء و ثبت عند
ام الكتاب بگوش هوش بشنوائی مقبول اولو الالباب و میتواند که شاه ترکان کنایه از صفات
تقریه حق بود و متهم کنایه از صفات لطیفه مکاجاز فی الحدیث القدسی سبقت رحمتی علی غضبه
و فی الحدیث النبوی سلم اللهم انی اعوذ بک منك ای اعوذ بطفک من قهرک و میتواند که
مراد از شاه ترکان نفس باشد معنی آنست که چون نفس مراد چاه هوا و هوس انداخت اگر لطف روح

اور فرستاد و بفرمود
چندین نفر را که در میان
آنها سبک و آسان بود
تا از ایشان خبری
مقتضای امر

مانند رستم که بیزن را از چاه برآورد سنگی نگرود حال من چون شود و قصه رستم بیزن بیت شاه ترکان
سخن مدعیان می شنود مذکور شد قوله

بروای زاهد و برادر دشان خوره گیر | کار فرمای قدر میکند این من چه کنم

در دشان عاشقان خوره گیر عیب کن کار فرمای قدر حق تعالی این اشاره بدکشی قوله

مدد کز پیرا غی نخند آتش طور | چاره تیره شب اوی امین چه کنم

چراغ روشنی آتش طور بجلی وادی امین نام بیا بانی در بیت المقدس قوله

برق غیرت که چنین میجداز پرده غیب | تو بفرما که من سخته خرم من چه کنم

باید دانست که چون غیرت دامنگیر عاشق است و نمیخواهد که معشوق بدگیر ملتفت شود معشوق را هم
غیرت میشود و نمیخواهد که عاشق او بدگیر نگردد چنانچه نقل است که چون درو عاشقی دامنگیر وقت ابراهیم
گردید ترک دنیا نموده طالب محبوب خود گردید روزی که پنج نشسته مشغول محبوب خود بود که پسرش خود بود
چون بسلطنت رسید روزی که باز روزه تمام نزد پدر آمد و سلام کرد ابراهیم گفت تو بر کدامی گفت بر محبوبی
گفت الحمد لله گفت قرآن دانی گفت بے گفت الحمد لله ابراهیم خواست که برود پسرش نگذاشت و بگفت
ابراهیم اشک زد و پند آواز آمد که یا ابراهیم مدعی محبتا و محبت غیرنا ابراهیم از غایت محبت گفت الهی اغشایا این را
بردار یا مارا بجز داین سخن پسرش بیفتاد و با محبت جان بداد و به خیر معشوق که با عاشقان خود چنین میکند
از اینجا است برق غیرت که چنین میجداز قوله

حافظا خلد برین خانه موثر است | اندرین منزل ویرانه نشیمن حکیم

موثر اباعن جد منزل ویرانه دنیا نشیمن نشست غزل

باز آئی ساقیا که هوا خواه خدتم | مشتاق بندگی و دعا گو و دولتم

آری که فیض جام سعاد و فروغت | بیرون شدن نماز ظلمات حیرتم

یعنی هدایت نمودن خاصه جام سعادت فروغ تست پس میخواهم که مرا ازین ظلمات حیرت که دنیا و عالم

گرفت است بر آری و بمقام سراسر نور که عالم قرب و وحدت است ربانی - قوله

هر چند غرق بحر گناهیم ز شش حبت | تا آشنای عشق شدم زایل حشمت

تا آشنای عشق شدم لیکن از آن قتی که آشنای عشق شدم قوله

عظیم کن ندی بدنامی اے فقیه	کاین بود سرنوشت ایوان فطرتم
فقیه انشمن سرنوشت حکم ازلی قوله	
مے خور که عاشقی نه بکسب ست اختیار	این مع هبت رسید یوان فطرتم
کسب سعی موهبت بخش دیوان فطره روز ازل قوله	
من کر وطن نفرنگزیدم بعمرخویش	در عشق دین تو هواخواه غمخیزم
هواخواه دوستدار طالب غربت سافرت قوله	
دورم بصوت از درد و لیسرا و دوست	لیکن بجای دل زمیقمان حضرم
بصوت باعتبار جسم یا بسبب جسم قوله	
اگر دم زنی ز طره مشکین آن نگار	فکرے کن اے صبا ز مکافات غیرم
گروم زنی اگر دعوی عشق او کنی و طالب باشی طره مشکین جذبه عشق صبا مراد علما و زاهد مکافات بدل یعنی از صبا اگر میخواهی میان طره مشکین و عشق کنی از مکافات غیرت من فکرے کن قوله	
دریا و کوہ دره من خسته و ضعیف	اے خضر تنه خجسته بد کن بهیستم
ضعیف ناتوان تنه خجسته مبارک قدم همت توبه غزل	
بغیر ازین که بشد دین دانش از دستم	بیا بگو که ز عشقت چه طرف برستم
دانش علم ظہیر مراد دانش منیت بهره چه عجب پز رنگ خویش نباشد نصیب تیارانه قوله	
اگر چه خرم غم غم تو داد بباد	بخاک پاک عزیزت که تشکستم
غم کنایه از عشق بخاکهای توبانی تسمیه عمد تشکستم غلک در عمد نیارده قوله	
چو دره گر چه فقیرم بهین دولت عشق	که در هوا ز خست چون بهر پیوستم
بهین بدولت عشق بدلت عشق که دام نظر کن هوا مجتاز به چون چگونه قوله	
بیار باده که عمریت تا من از سر مهر	بکنج عافیت از بهر عیش نه تشکستم
عمریت تبت کنج گوشه از دست عشق یعنی بسبب بطفیل عشق قوله	
اگر ز مردم هشیاری اے نصیحت گو	سخن بخاک میفکن چپ که من تشکستم
نصیحت تو با من بمنزله بخاک انداختن است چست نصیحت سودے ند بهر غزل	

حافظ به پیش قدم و در بهر بهر
درین خیال از بهر بهر بهر

به دوست حافظ و ان در دور
در دست بهر بهر بهر بهر

بغرم توبه سحر گفتم استخاره کنم	بهار توبه شکن میرسد چه چاره کنم
غرم قصد استخاره طلب خیر و نیز معروف قوله	
بدور لاله ماغ مرا علاج کنسید	اگر از میانم بزم طرب کناره کنم
بزم طرب مجلس میخواری قوله	
ز رو دوست مرا چون گل مرآت گفتم	حواله سر و شن بسنگ خاره کنم
ز رو دوست بسبب مشاهده دست چون گل مرآت گفتم حصول مراد دید خاره قلم گشت قوله	
بتخت نشانم بته چو سلطان	ز سنبل و سنبل ساز طوق و یاره کنم
تخت گل دل سالک طوق آنچه در گردن انگند از زلفه یاره دست و زین یعنی بر تخت گل محبوبی نشانم همچون بادشهان و زیور هاش از گل پوشانم معنی حقیقی آنست که دل از محبت مجازی گل و از شگفته و از جلال خویش هیچ نهفته محبوب حقیقی را سلطان و اربابان نشانم و از تسبیح و تیلیش محله گردانم و قول سجاد که لا اله الا انت بر زبان راغم قوله	
گدا میکه ام یک وقت سستی بین	که ناز بر فلک حکم بر ستاره کنم
ستاره ستارگان قوله	
نه قاضیم نه مشایخ نه محتسب نه فقیه	مرا چه کار که منع شراب خواره کنم
مشایخ صاحب شیخه منع بازداشتن اشکال این بیت آنست که امر معروف و نهی منکر بر هر کس بقدر او واجب است اگر نهی منکر بر آید دست نشاید چوبه دست پایانشست و اگر دست قدرت نداری بگویند که پاکیزه گردد باند زخوسه و چو دست زبل را نماند مجال بهمت نمایند مردی رجسالت قال الله و اهل المعروف و انما عن المنکر و نهی منکر از دو بندگان بدست باید و از علما بزبان از فقر بدل باینکه آنرا کم و داند و از ته دل خواهند که آن منکر بر طرف شود جوالبش آنست که منع کردن شراب خواره یعنی بازداشتن و از شراب خوردن در آن متصور است که کسی بدست آزار رساند و یا شخصی بزبان گوید که فلان خوف آن بود که اگر گفته او را قبول نخواهم کرد بدست آزار خواهد رسانید چنانچه حال قاضی و مشایخ و فقیه و هرگاه من از ایشان نیم پس برین بازداشتن آن شراب خوار خوردن فرض نیست یعنی واجب برین کراهت قلبی و آنرا بجامی آم قال من رأی منکم منکر افلیح یا ربید لا و ان لم یستطع فیلسا و ان	

در بیان لفظ معلوم از کجا آمده

من ان مرغم که به تمام حاکم
سکساده از او صفیر

له یستطع فبقلمه و فی ذلک العوام تمثیلاً بفتح نشان دلغ که بران اسپ نند ساز استعدا
برگ اسباب خانه معاش زندگی و قوت قوله

مرا که نیست و هم لقمه پر همیزی همان به است که میخانه را اجاره کنم

همان به است بهتر همانست قوله

ز باد خورن پنهان ملول شد حافظ بیانگ بط و ز رازش آشکاره کنم

بیانگ بر بط و نه بطریق علانیه و شتار غزل

به تیغم گر کشد دستش نگیسم و گرتیرم زندنت پذیرم

کمان ابرو مرا گو من تیر که پیش دست و بازویت میرم

کمان ابرو معشوق قوله

غم گیتی چو از پایم در آور د بحر ساغر نباشد دستگیرم

از پایم در آور و عاجز و پریشان ساخت و ستگیرم مدد عاود نفیر آواز عرش تخنه است از جوهر

داور چهار صد هزار رکن و میان هر کین بهشتا دهنر ساله راه قوله

بر آس اے آفتاب صبح امید که در دست شب بجران اسیرم

آفتاب صبح امید معشوق قوله

بفریادم رساے پیر خرابات بیک جرعه جوانم کن که پیرم

پیر خرابات مرشد قوله

چو طفلان تا که این زاهد فریبے سیبستان شهید و شیرم

سیب بوستان کنایه از زاهد شهید و شیر صلاح و تقویٰ یعنی سیب بوستان شهید شیرم

تا که زاهد فریبے دی و بچیز به معقر از خود و دانشکشی اموراتا که چو زاهدان طفل فریب از خود

بغیر اندازی مجاز در پیش نظر جلوه گرازی بذکر غیر مبریا و خود مر از ضمیر - قوله

بسوز این خرقه تقویٰ چو حافظ که گر آتش شوم در وے نگیسم

نگیسم اثر نغم غزل

بروای طبیب سر که ز سر خبر ندلم بخود دے را کن که ز خود خبر ندلم

بیا دھم قدم نہ کہ نہ بخودی شوم بہ	مے ناب نوش ہم دہ کہ غم دگر ندام
عیادت فتن بیمار پر سی نوش شیرین آب جات تریاک ناب خالص بے آمیزش قوہ	
ز دھب کنند ز پور برت کشند دربا	من مینوای مضطر چه غم کہ ز زندارم
دھب ز ز پور پیرا بہ مینوای مضطر بقرار غزل	
تو بچو صبح من شمع خلوت سحر	تبسم کن جان بین کہ خون ہم سپرم
التبسم دندان سپید کردن نیز تبسم از اقسام اندوہ قوہ	
چنین کہ در دل من داغ زلف سرکش است	بنفشہ زار شود بر تم چو در گذرم
بنفشہ نام گل تربت گور در گذرم بیرم قوہ	
برستان امید کشادہ ام در شیم	کہ یک نظر فغانی چون فگندی از نظرم
یعنی منتظریم و امید داریم بیک نظر یک نگہ فگندی از نظرم بیج نگاہ بجال من نیکنی قوہ	
چہ شکر گویت از جیل غم عفاک اللہ	کہ روز بیکسی خرنسروی ز سرم
خیل سپاہ عفاک اللہ نگاہ دار در اللہ تعالیٰ تر گسست چشم ست تنگنا و تنگنہ	
دنگی ہر چیز و راہ تنگ غزل	
تا سایہ مبارکت اُفتاد بر سرم	دولت غلام من شد و اقبال چاکرم
بیدار در زمانہ ندیدی کسے مرا	در خواب اگر خیال تو گشتی مصوم
مصوم خیال کردہ شدہ قوہ	
من عمر دھم تو بپایان برم ولے	باور مکن کہ بے تو زمانہ بسر برم
باور اعتبار قوہ	
اکھفتی بیارخت اقامت بکوی ما	من خود بجان تو کہ ازین کوہ نلگم
اقامت ایستادن بجان تو قسم بجان تو۔ غزل	
چرانہ در قے غم دیار خود بکشم	چرانہ خاک کف پے یار خود باشم
غم تصد دیار ولایت قوہ	
غم غریبی و غربت چو برنے تا بم	بشہر خود روم و شہر یار خود بکشم

دل از بھولی ہم دل بہ بند خوئی
بہم بگویم کہ بگویم در دردم ندام

بناہنگی از بھولی ہم دل بہ بند خوئی
بناہنگی از بھولی ہم دل بہ بند خوئی

ہر کس غلام شامی و ملوک صاحبست
ہر کس غلام شامی و ملوک صاحبست

غربی مسافت چو بر نغمه تا بم تحمل نمیتوانم کرد شهر یار بادشاه روزگار که بقصر دگر گزین بادشاهان
بود و نیز شهر یار قوله

ز محرمان سرا پرده وصال شوم | ز بندگان خداوند کار خود با شوم
سرا پرده سراچه بادشاهان قوله

همیشه پیشه من عاشقی و رندی بود | و گر بگو شوم و مشغول کار خود با شوم
پیشه کسب و هنر و طریق قوله

چو کار عمر نه پیدا است بار آن اولی | که روز واقعه پیش نگار خود با شوم
روز واقعه روز مرگ قوله

ز دست بخت گران خواب کار به سامان | اگر کنم گاه از دار خود با شوم
گران خواب خفته از دار خود با شوم با کس نگویم قوله

بود که لطف از لیل منم شود حافظ | و گرنه تا باب شد مسار خود با شوم
مسار شد منم غزل

چهل سال رفت پیش که من لاف میزخ | از ساکنان بیغان کترین منم
درین بیت اظهار محبت میکند که محبت ما امروز نیست بلکه ازلیه است قوله

هرگز بنین عاطفت پیرم فروش | ساغر تنی نشد ز موصاف و شوم
یعنی فرخندگی عاطفت مدحیانی ساغر دل موصوفت عشق بنی ادبی گزین تا تو انم کرد که هرگز قوله

ازین عشق و دولت زندان پاکباز | پیوسته صد مصطبهها بود کم
زندان عاشقان صد ریگانه مصطبه شرابخانه مسکن جائی سکونت یعنی از بسکه عین محبت و محض

موت بود لاجرم هر کجا که صاحب سلوک جمع میشدند تعظیم میکردند و بلند تر از همه نشان میدادند - قوله
در شان من بدد کشی ظن بدبسر | کالود گشت خرقه و لریا کدا منم

در دشتی سیخوری و طریقه ملا متب و محبت مجاز خرقه ظاهر قوله
شهباز دست پا دشمن یار باز چه جاست | از یاد برده اند هوای شیم منم

شهباز باز سپید بادشاه متعالی هوا محبت آرزو دشمن آشیان مرغان و جانم دشمن و آن مقام که

همیشه آنجا باشند یعنی من مرغ دست پر و جناب حقم اما تعجب آنست که مسکن اصلی خود را چو افرازش کرد اقام
اینچہ غفلت و بیخبری است که بر من ستولی گشته قوله

حیف است ببلبل چو منی اندرین چین | با این لسان عذب که خاستن چو سوسنم

بلبل چو منی چون من بلبل اندرین چین دنیا وجود عذب شیرین یعنی هر دم مرا حسرت اشتیاق
زیاده میشود بجانب اصلی که مکان اصل نیست مرغ روم که مشتاق با ناست میخواهد که درین گلستان باشد
مے گویم که حیف است - قوله

آبِ هوای پارس عجب سفلہ پرست | کو ہم رہے کہ خیمہ ازین خاک برستم

پارس این وجود و دنیاے فانی ہدم محبت موافق قوله

تو راں شہ نخستہ کہ در من نیز فیض | شد منت و اہب و طوق گردنم

من نیزید باز در عرب رستے است کہ چون شخصے چیزے بفروشد و شخصے قیمتش مقرر کند و صاحب
کالا بران قیمت قرار گیرد و گویند من نیزید قوله

حافظ نیز خرقہ قدح تاب کے کشتی | در بزم خواجہ پڑہ ز کارت برا فغانم

پروہ ز کارت برا فغانم کارت آشکارا کنم غزل

حجاب چہرہ جان مے شود بخار تنم | خوشاد مے کہ ازین چہرہ پڑہ برا فغانم

یعنی بموجب وجود کذب و لایقاس لہذا ذنب ہمین جہمت کہ میان عاشق و معشوق
حائل است دوست ابد دوست سید نمی دہد و قتیکہ طائر روح عاشق از قفس عنقری بر پدید بدوست
رسید و درین تمنامرگ است بموجب فتمنوا الموت ان کنتم صادقین و نیز خود گفته است
میان عاشق و معشوق هیچی حائل نیست + تو خود حجاب دی حافظ از میان بر خیز قوله

چنین قفص سزاو من خوش الحان است | روم بگلشن رضوان کہ مرغ آن چہنم

چنین قفص کنایہ از وجود عنقری گلشن رضوان عالم وحدت اطلاق قوله

عیان نشد کہ چرا آدم کجا بودم | در بیخ و در دکہ غافل کار خویش تنم

در بیان تخریب گوید کہ چنداں کہ عنائی و زیبائی من بخیرے بینی حیرانی و سرگردانی من کار خویش افروتن
مے دان کہ نہ مرا از نفس بنیاد خود خبرے و نہ از آثار و مبدا و معاد اثرے - نقاست مقرر تصدیق

کردم و بجام زخم آنجا صورته دیدم با قافیه تمام بر در آن جام نقش کرده با خود گفتم صورت بدین غنائی
و ششخصه بدین میانی را یقین است که برای مصلحتی نگاشته اند و هر آینه بجبت همش داشته اند این حکایت
از هر نوع گره می بستم که موصوفه بان جلال بر کشاد گوشت ای غافل اگر شکله دارم اما در کار خود مشکله دارم
هر چند که رنگ بوی زیباست مرا چون لاله رخ و چو سرو بالا است مرا به معلوم نشد که بر در خانه خلق و نظام
من از بهر چیا راست با بر دحام برهنه شدم بهر خلق بر من نیکنه نشد شب روز قافیه نیم ز رویم دیگر این
مدتی شد که رو بدیوار آورده ام و حیران مانده ام و هیچ در نمی یابم که آ میخست این نگ چرا و بختن این
چه مبادا که ناگاه خالم کند و زین و دیوار یکم کنند نه از بود خود هیچ سود مرا نه اند حقیقت خود
مرا به شب و روز در محنت و اندوهم و زهر نوع خود را دمی میدهم به ندانم کیم من درین رهگذر نه
آمدن نه ز رفتن خبر اگر نیم چسبیت این رنگ و بوی و اگر هستم آخر چه چیزم بگو به درین
خاله دان با دیویده ام به همه عمر جز نقش ننموده ام به از جمله هتاق عشق یکر نیست که محقق و جو خود را بعینه چون نقش دیوار
بیند و از وجود او صاف خویش اصلا خبر و اثری ندارد که النهایه هو الرجوع الی البالد یا بیخاچه و بدست
بجانه نابود خویش متکلم بود نهایت کار نازیا بود خود رفتن است از اینجا است که عیان نشاندیم قوله

چگونه طوف کنم در فضا عالم قدس | چو در سراچه ترکیب تخت بند هم

طوف سیر فضا میدان سراچه سه خورد سراچه ترکیب دنیا تخت بند مقید قوله

مرا که منزل حورست مسکن و ما وای | چرا بکوی خرابا تیان بود و طعم

منظر جای نظر محسوس منزل جا فرود آمدن چرا مرکب از چه ورا خرابا تیان اهل دنیا قوله

اگر ز خون دلم بوی عشق می آید | عجب مدار که همدر و نافه ختم

نافه معروف ختم لا یر است مشکلی از ترکستان غروب بخبر و یان - قوله

طراز پیرین ز کرم بین چون شمع | که سوزهاست نهانی درین پیراهن

طراز نقش و نگار قوله

بیاد هستی حافظ ز پیش او بردار | که با وجود تو کس نشود ز من که منم

او کنایه بحافظ غزل

حاشا که من بموسم گل ترک میکنم | من لاف عشق میزنم این کار که کنم

حاشا دور باد سالک گفته اگر ناز و نعیم عالم را همه یکبار بر محب عرضه کنند اگر کام جانشن بجز از ان
شراب ناب شیرین شد بجوے نخواهد خرید و بیشک این کیفیت را ترجیح خواهد نهاد بر دنیا و ما فیها
چنانکه گوید حاشا الخ قوله

مطرب کجاست تا همه محصول زہد و علم | در کار چنگ بر بطو آواز نے کنم

وازیں ہر نے کہ محب کردہ است معلوم میشود کہ نزد او مقصود اصلی کلی آن کیفیت است پس باقی
بمقتل آن کیفیت گفتہ مطرب کجاست الخ قوله

از قال وقیل مدرسہ عالی دلم گرفت | یک چند نیز خدمت معشوق میکنم

از قیل و قال گفتگو مدرسہ جائز تعلیم عالی محال دلم گرفت مولی شد قوله

کو یک صبح تا گلہ ہائے شب نسوزم | با آن نجستہ طالع فرخندہ پے کنم

عاشق را خاصیتے است کہ با در و دیوار راز گوید اگر چه کتمان عشق لازم است اما او نمیتوان کہ قناری را
با صبا میگوید کو یک صبح تا گلہ ہائے شب دراز و نجستہ مبارک قوله

از تائید سیاہ ترسم کہ روز حشر | با فیض فضل او صد ازین نامہ طو کنم

روزے رسول با اصحاب در کو بیاض مدینہ کے گذشت ز نے سو گنہ داد کہ بخاند و نے نزول فرمایند
چون درآمد دید کہ آتش افروختہ بود و اولاد او گرد آتش بازی میکردند گفت یا نبی اللہ اللہ اکبر
بعبادہ اما نابا و لادی فرمود بل اللہ ارحم الراحمین قالت اترافی یا رسول اللہ احب ان اتقی و لکن
فی النار فکیف یلقى اللہ عبدہ فیہا و ہوا رحمہم الراحمین پس رسول ع گفت ہکذا او حی از بیجا از
نامہ سیاہ الخ و مائل باید کہ بر فزائے دنیا و ہمیری دہر مطلع شود و باد وستان بہر از زندگانی کند و
این نکتہ گوش کنند کہ قوله

کے بود در زمانہ وفا جام مر بیا | تا من حکایتے جم و کاؤس کر کنم

کاؤس کے کی کاؤس نام بادشاہے وقیل نمرود را گویند وقیل فرعون را قوله

این جان عاریت کہ بجا فطرس درو | روزے خشن بہینم و تسلیم کر کنم

تسلیم ہر دن غزل

حایا مصلحت خویش در ان پیغم | کہ کشم رخت بخیانہ و خوش بشنیم

و نیست

حالی الحال مصلحت نیک اندیشی قوله	
جام می گیرم و از اهل یاد و رشوم	یعنی از اهل جهان پاکدلی بگزینم
جام می گیرم و عشق مشغول شوم و از اهل یاد و رشوم از صحبت مرایان و رشوم اهل دل	
کسی که اطلاع بر غیبات دارد کنایه از مرشد کامل قوله	
یسکه در خرقه سالوس دم لاف صلاح	شمر سار رخ ساقی و می رنگینم
ساقی محبوب حقیقی می رنگین شراب عشق و محبت قوله	
سر باز اوکی از خلق بر آرم بچوسرو	گرد و دست که دامن جهان بر چپیم
گرد و دست اگر میسر آید حاصل گردد دامن جهان بر چپیم اعراض از جهان کنم قوله	
دل و جامم خیال سز زلف تو بسوخت	ورگوا بایت اینک نفس مشکینم
سز زلف اشارت بجز عشق محبت گواشا بد نفس مشکین کلمات عشق انگیزه قوله	
بر دلم گرد و تمهاست خدا را پست	که مکر شود آئینه مهر آئینم
مکر تیره آئینه دل مصفا مهر آئین چون آفتاب قوله	
سینه تنگ من بار غم او بهیات	مرد این بار گران نیست دل مسکینم
مرد لایق برشتن بار گران غم عشق و غم هجر قوله	
بمده آصف عیسم دلم آزرده کن	که اگر دم زخم انوحه بخواهند نسیم
دم زخم بگویم بخواهد کفیم عوض کین من بکشد غزل	
خوم آن روز کزین منزل ویران برم	راحت جان طلبم وز پی جانان برم
سایه راکه نفس ماره اش بصفت اطمینان متصف شد و روح او را از عالم بالا کشید آئینه جانان	
بدین ترانه مترغم می شویم خوم آزرده قوله	
دلم از وحشت زندان سکنت بگرفت	زخمت بر بندم و تا ملک سلیمان بروم
زندان سکنت کنایه از شهر شیره از که در زمان حکمت زندان خانه بود و نیز گویند سکنت دره آفتاب فون است	
و ملک سلیمان کنایه از شهر بزرگ که یزد در عهد خواجه نصیر پناه دیگران کمال رفاهیت بود اما بی آن شهر	
خواهان قدم حضرت بودند و خواجه نیز آرزوی سکونت آن داشتند و همواره حاکم آنرا می نمودند	

ببینم من اگر زند خفا هم در حافظ شهر به زبون ستا علم که آینه کینه او که زخم

تاز یاز اچو غم حال گز انباران نیست	پارسیان بدی و تا خوش و آسان بروم
تازیان عربیان و عربی گویان مراد سلف که آسوده اند در جوار قرب حق و قرب حق ابهر باران گفته که بیت	
در ملک ب و داده پارسیان کنایه از مرشدان دین حق است سلف را چون غم حال گز انباران نیست	
که اگر کشاکش سلطان مستمند و بجوار قرب لایسته او مرشدان دین بدی فرماتا شادان دران راه	
در آیم و چون اهل تحقیق گفته اند که بے پیر مرا گرچه سکن زانی این اے است که بیل توانست	
سالک گاه رفتن شاره بدرین طریق کرده که قوله	
در چو حافظ نبرم ره زیبا بان بیرن	همره کو کبہ آصف دوران بروم
کو کبہ فوج دوران زمانه آصف دوران مرشد غزل	
خیال دور تو گر بگذرد بگلشن چشم	دل از پی نظر آید بسو درون چشم
گلشن چشم امانه باینیا منظر نگرستین قوله	
بیا که لعل گهر در تار مقدم تو	ز کنج خانه دل می کشم بخزن چشم
لعل و گهر اشاره باشکهای سرخ و سفید مقدم پیش آمدن کنج گوشه خانه دل امانه باینیه قوله	
جای خزانه مخزن چشم امانه باینیه قوله	
سزای کیم گمت منظر می بینم	منم ز عالم و این گوشه معین چشم
سزای لائق گوشه معین چشم امانه باینیه قوله	
سحر سرشک و انم سر خرابی دشت	گرم نه خون جگر میگرفت دهن چشم
سحر بامداد سرشک اشک قوله	
خنخت وز که دیدم رخ تو دل میگفت	اگر رسد خلک خون من بگردن چشم
خنخت وز روز ازل قوله	
بهو مرده وصل تو تا سحر شب	براه بادنم شب چراغ روشن چشم
منظر با چشم قوله	
بمردمی که دل در دست حلقه را	فرن بناو که وز مردم غلج چشم
بمردمی قسم موت آدمی بناو که وز چشم بطلایح شان کنایه است از مواخذه با اطلاع تقصیرات	

از سالک معنی آنست که سگوند آدمیت مژمی که در دوستان باشد و با دلی تقصیر که از یک
 بوج و آید دیگر را دلش بخراند دل در دنیا حفظ را بنا و کند و مژم فکن که عبارت از چشم است
 مژن اے باطلاع تقصیر که از و باقتضای بشریت ظاهر شود در مواخذ میگویند سَبَقَتْ لَحْمَتُ
 عَلَی غَیْطِنِی را کار فرما ناوک چشم را این اشارت مناعزل

خیز تا از در میخانه کشادی طلبیم | بر در دوست نشینم و مرادو طلبیم

میخانه ۵ عالم عشق اے پسر میخانه ایست که ز شرابش عقل کل بپا نه ایست که کشاو کشایش کل

قوله زاورا جسم دوست نداریم مگر | بگدائی زور میکده زاورا طلبیم

زاورا توشه میکده همان خانه قوله

لذت داغ غمت بر دل ما با جسم | اگر از جور غم عشق تو داغ طلبیم

غم کنایه نفس جور غم عشق شد از عشق وادانصاف قوله

اشک آلوده ما گر چه روانست و | بر سالت سوا و پاک نهادی طلبیم

رسالت پیغام فرستادن پاک نهاد و نیک ذات قوله

تا بود نسجه عطری دل سوزده را | از خط غالیه سالی تو سواد طلبیم

عطر بکسر کو خوش سودا زده دیوانه غالیه عطریست بغایت لطیف قوله

چون غمت انتوان یافت مگر دل شاد | ما با می غمت خاطر شادی طلبیم

شاد بے غم قوله

بر در مرسته چند نشینی حافظ | خیز تا از در میخانه کشادی طلبیم

مرسته جای تعلیم علم غزل

خیال روی تو در کارگاه دیده شدیم | بصورت تو نگار ندیدیم و نشنیدیم

کارگاه جای کار خردمان خزانده زادی بر میدیم گشته عالم شدیم غنچه گل ناشگفته ظلمت

تاریکی انجیات کنایه از شاخه هوا اے آرزو چراغ روشنی غزل

خیز تا خرقة صوفی بخرابات بریم | دلخ طامات بیار از خرافات بریم

صوفی اینجا کنایه از صوفی مریست که بخر لباس چیزی ندارد خرافات عالم فنا که عشق است

و نیز توحید که نسب اضافی است و آنجا که نسبت نشان داده اند از خرابات که التوحید است
 الاضافات دلق طامات وجود نانی و اعمال یائی و قیل و قال لایین با از خرافات میخانه
 خرافات سخنان بیوه و در پیشان قوله

تا همه خلوتیان جام صبوحی گیرند | چنگ صحیح بدر پیر مناجات بریم

خلوتیان خلوت نشینان مراد از ابدان صبوحی شرابی که با دلو خورند قوله

ورنند در ره ما خار ملامت زاهد | از گلستانش بزندان مکافات بریم

مکافات بدل و عوض تان ضمیر جمع حاضر عمرتان با دا قوله

قدر وقت از شناسد دل کار نکند | بس خجالت که ازین حاصل اوقات بریم

خجالت شرمندگی اوقات و قضا قوله

فتنه می بار و ازین قف مقررش خبریز | تا بمیخانه پناه از همه فئات بریم

فتنه حادثه سقف فلک مقررش بنا و مدور که بر زبان و ند سقف مقررش کنایه از آسمانست -

قوله سوزندگان قلند بر ره آورد سفر | دلق پشیمینه و سجاده بطامات بریم

طامات سخنان بیوه از چپ و راست قوله

باتو آن عهد که در وادی امین بستیم | همچو موسی از فی کوه میقات بریم

وادی امین نام بیابانی قوله

در بیابان فنا گم شدن آخر تا چند | ره پیریم مگر بے بهات بریم

بیابان فنا عشق و ملوک گم شدن بر وادی رفتن ره پیریم مرشدی هم بے بهات بریم بقصد فائز

گردیم -

قوله

خاک کوی تو بصره قیامت فردا | همه برفرق سرازیر میبایات بریم

مبایات بایکدگر فکر کردن قوله

حافظ آب رخ خود بر در هر سفله مرین | حاجت آن بیکه بر قاضی حاجات بریم

سفله کنایه از در پیش مقلد قاضی حاجات بر آرنده حاجات حق تعالی اغزل

و خرابات مغان گرگز رافت بازیم | حاصل خرقه و سجاده منی در بازیم

طابق

خرابات مغان کنایه از مقام عشق توحید حاصل خرقه و سجاده زهد صلاح قوله	
حلقه تو به چو ز باد اگر امروز زخم	خازن میسکه فروان کند در بازم
یعنی اگر چون زاهدان امروز گرفتار زهد مانم و از حصول عشق خالی باشم خازن میسکه اضافه بیانیه مراد عشق و حقیقتی فردا قیامت نکند در بازم باز نهد مرا - قوله	
در چو پیرانه دهد دست فراغ البالی	جز بدان عارض شمع نبوی پروازم
دهد دست میسر آید کام مقصود قوله	
صحبت چو نخواهم که بود عین قصور	با خیال تو چرا بادگره پردازم
و در بعضی کتب ذکر یافته که اگر در وقت استغراق حور و بهشت را در نظر نیارد باز نباشد چون از آن استغراق باز آید آنچه حقیقتی ستایش آن نموده مقرر دارد و چنین گفته کمال خجندی که هر چه بر نیز از بهشت حور و شرعست و در روایت دیده ام فتوی و تقوی دیگر است یعنی چون در استغراق باشد نظر بر حور و بهشت کند فتوی است اما تقوی دیگر است قوله	
سر سودای تو دسینه بماندی پنهان	چشم تروان اگر فاش نکودی از م
سر خیال عشق محبت تروان گنگار معیوبی ملوث در چرخ فاش آشکار قوله	
ماجر اول سرگشته نگویم با کس	زانکه جز تیغ غمت نیست کسی مسام
ماجر اقصای گذشته دمساز محبت موافق قوله	
مرغ سان از قفس خاک هوا گشتم	باید که مگر صید کند شبازم
سان مانند قفس وجود هوای باید که شباز باز سفید کنایه از حقیقتی و نیز عاشق و عارف کامل	
قوله اگر بهر سو بر تن حافظ باشد	بمچو زلفت همرا در قدمت اندازم
یعنی جان خواهم از ندانه بیج بلکه صد هزار تا صد هزار بار بمیرم برای باره غزل	
دیده دریا کنم و سیل بصرا فکنم	واندرین کار دل خویش دریا فکنم
و اندرین کار کنایه از اشکباری قوله	
خورده ام تیر فلک باده بد تا هست	عقده در بند کمر ترکش جوزا فکنم
منه است که ای مرشد اگر دشو سپهر کج فتنار شسته ام باده محبت باده تا هست گشته در بند کمر ترکش جوزا	

عقد و مخم تا صا جش که عطار دست از تصرف باز ماند و تشنگی مضرتی بجن نرساند قوله	
جرعه جام برین بحر روان افشانم	غلغل چنگ دین گنبد مینا فگنم
بحر روان فلک نیز دل غلغل شور و غوغا گنبد مینا آسمان قوله	
مایه خوشدلی آنجا است که دل از آنجا است	میکنم چمکه خود را مگر آنجا فگنم
مگر بختی شک استعمال کنند و بختی یقین و تنه قوله	
بند برقع بختیاب منور شید لقا	تا چو زلفت سر سودا زده دریا فگنم
سودا زده یعنی دیوانه سوده نیک کنه قوله	
حافظا تکیه بر ایام چو سهوست و خطا	من چو عشرت امروزی بفرود فگنم
فرود از آینه غزل	
دی شب بیل شک خواب میزد	نقشے بیاد روی تو در آب میزد
ره خواب میزد رفیع خواب می نمود قوله	
ابر روی یار و نظرم خرقه را بسوخت	جای بیاد گوشت محراب میزد
خرقه را بسوخت وجود فنا کرد قوله	
روی نگار نظرم جلوه می نمود	وز دور بوسه بر رخ متاب میزد
متاب کنایه معشوق قوله	
هر مرغ فکر کز سرش خلق طربیت	بازش ز طره تو بمضرب میزد
هر مرغ فکر مضنون طره موسیقییده که محبوبان بر دوش میگذازند مضرب بکسر زخمه و حلقه	
چوب که کبوتران را بدان گیرند و تیرگز قوله	
نقش خیال و تو تا وقت صبحم	بر کارگاه دیدۀ بخواب میزد
کارگاه کارخانه قوله	
ساقی بصوت این غزل کاسه گیت	سیگتم این سرود و متاب میزد
تاب بآبیزش غلغل قوله	
خوش بود وقت حافظ و فال مراد کام	بر نام عمرو دولت اجاب میزد

عاقبت چشم مدار از من میخانه نشین	که دم از خدمت ندانم و دهام تا هستم
عاقبت چشم مدار یعنی امید عاقبت که تندستی ز بهشت میخانه نشین عاشق زندان عارفان عاشقان قوله	
بعد از نیم چه نعم از تیر دل اندوز حسود	که محبوب کمان ابروی خود پیوستم
تیر دل اندوز حسود طعنه عاصد که محبوب کمان ابروی خود پیوستم چون محبوب خجسته و اصل شده ام قوله	
در ره عشق از نسو فدا صدم خطر است	تا نگویی که جو عمرم بسر آمد رستم
خطر ترس عمرم بسر آمد مردم وفائی شدم رستم خلا مشدم قوله	
بوسه بردن عقیق تو حلاست مرا	که با فنون جهان مهر ترا شکستم
بوسه حصول فوق و عقیق دهن مراد از دهن سر مخفی ۵ عارفان کین گوهر جان سفت ۵ اندر سر مخفی را دها نش گفته اند ۵ معنی آنست که حصول نمودن فوق از سر مخفی تو سزاوار است که عاشقان چرا که بکرو فریب جانیان مهر ترا شکستیم و عهد که با تو بسته ام متخل نساخته ام قوله	
دل آن شه لشکریم غارت جان کرد و بر	آه اگر عاقبت شاه نگیرد دستم
لشکری غارت کرد و دستم پرورد محبوب آن شه لشکری از آن گفته که غارت گری و دستم پرورد محبوبان هم شیوه لشکریان گردد و قنیکه هر دو یکی جامع شود آفت بر آفت بهم رسید یعنی شخصی که هم محبوب بود و هم لشکری بود آفت بر آفت افزاید و در بازار محبوبان روشنی دیگر پدید آید شاه کنایه از مرشد معنی آنست که آن محبوب لشکری رفت دل را غارت کرد و رفت یعنی هر چه در دل سوا محبتش بود رفت خود را از نظر نگاه بصیرت آه اگر مرشد دستم نگیرد و مرا بقبولیت خویش نه پذیرد قوله	
رتبت مرا نش حافظ بفلک کشد بود	کرد غنچواری بالای بلندت بستم
رتبت مرتبه بفلک بر شده بود یعنی بفلک فته بود لفظ برزائده آید خصوصاً در جای که ماقبلش دریا بر بوده بدریا در نافع بیشمار است یعنی در دریا نفع بسیار است ۵ باد انگشت و دیگر نغزل	
دوش سودا رخس کفتم ز سر بر کنم	گفت کوز خجیر تا تدبیر این مجنون کفتم
دوش شب گذشته سودا عشق گفت اشاره بشوق این محبوبان کنایه از قائل قول مصرع اول از آنکه بنخواه که ازین نعمت غلظت کناره گیرد قوله	
قامتش ز سر کفتم کشتید از من چشم	دوستان زین شست و زنجیر نگارم چون کفتم

زین است ازین قسم قوله	
انگشته ناسنجید گفتم دلبرامعذور دار	عشوه را فرما تا من طبع را نمودن کنم
نکته ناسنجید اشاره با آنکه قاضی را سرگفتم دلبرامعذور دار جان من خواسته مکن عشوه را	
فرماید توبه بر نگار و نظری در کار مکن قوله	
زرد روی میکشتم زان طبع نازک بکینا	ساقیا جامر بده تا چهره را گلگون کنم
زرد روی میکشتم از آنکه مباد ازین بیوده گوی ملول شو ساقی کنایه از حق بموجب و سقمم بهم	
شرابا طهرم و جامی بده شوق و محبت عطا نما قوله	
ای نسیم حضرت سلمیٰ خدا را تاب کی	ربع را بر هم زخم اطلال اجمیون کنم
سلمیٰ نام مشهور خدا را بواسطه اربع بفتح منزل اطلال نشان سراپای کمنه جیون	
نام جوئے قوله	
منکره بر دم بگنج حسن بے پایان است	صد گدای همچو خود را بعد ازین قاورن کنم
گنج مشایخ غزل	
در خیالات معان نور خدایم یم	وین عجب مین که چه نور و زکایم یم
بدان که محقق را همه جاشه و دست چه در سجد و کفشت و چه در خیالات و التفات ایشان مطایریم	
ازین جاست چنانچه مغربی گوید منکره و صورت خوبان همه او می بینم تو سپندار که من می گویم یم	
مغربی آنچه تواش سطلین خلوت یم من عیان بر سر هر کوچه کوئے یم قوله	
جلوه بر من مفروش ملک الحاج که تو	خانه می بینی من خانه خدایم یم
جلوه بر من مفروش اظهار عظمت بزرگی خود بر آن ملک الحاج سرور حایان خانه می بینی	
نظر تو بخانه کعبه است خانه را می بینی من خانه خدایم یم نظر من بحقیقه اصلی است قوله	
خواهم از زلف بتان نافه کشائی گردن	فکر و دست همانا که خطایم یم
زلف بتان عشق مشوقان نافه کشائی گردن حصول حقائق و معارف نبون خطا ضد ثواب قوله	
کیست در کش این بیکدیار که دست	قبله حاجت محرابی عامی یم
در دکش در کشنده قوله	

در اطلال زمین و در سرای آسمان

ای من نامهر جان از بند حلقه یاس و کین تو تا در عالم آتش و آفتاب

هر دم از روی تو نقش زده ام از خیال	با که گویم که دین پره چاه می بینم
هر دم نقش از روی تو زده من منصب مرتبه قوله	
نیست دایره نقطه خلاف از کم و بیش	که من این سکنه بچون چرا می بینم
دایره حلقه اینجا کنایه از فلک سزد که محیط عالم و عالمیان بود معنی آنست که دایره فلک هر چه هست از کم و بیش بر هر چه تقدیر است این خلاف که بی نام و واقعست خلاف تقریر است که جز گفت و شنود بیش نه و مردم را جبر قیل و قال بیش نه و بطور سنخ دیگر که بجای لفظ نقطه خلاف نقش خیال بود - معنی آنست که در دایره دنیا هر چه موجود است از کم و بیش جز نقش خیال اے صورت خیالی و این معنی اگر چه بظاهر شرع مخالف مینماید لیکن بمذہب عرفا درست اے آید سه غیر ترش غیر در جهان نگذاشت لاجرم عین جمله اشتیاقش قوله	
کسند یست ز مشک ختن و نافه چین	انچه من هر سحر از باد صبا می بینم
بیکس روح پرور معرفت از عاشقان عارفان حصول ننمود باد صبا مرشد و جذبه معشوق اے نامه و قاصد و گریه باد صبا و نو بهار به جذبه معشوق کان جاذب تر آمد از کند و غزل	
دیدار شد میسر و بوس و کنار هم	از بخت شکر دارم و از روزگار هم
اے دل بشمارت و بهمت محتسب نماند	وزنه جان پرست و بیت میگسار هم
محتسب عقل معاش که مانع عشق است و نیز حجاب نفسانی و بشریه قوله	
تا عیب کس بندی وستی می کنیم	لعل بتان خوش است و می خوشگوار هم
لعل بتان بمان معشوق قوله	
آن شد که چشم بدنگران بود از کین	خشم از میان رفت و شرک از کنایم
آن شد آن وقت رفت قوله	
خاطر بدست تفرقه دادن زیر کیت	مجموعه بخواه و صراحی بیا هم
خاطر بدست تفرقه دادن گرفتار عالم کثرت ماندن مجموعه عالم و حده که مقام جمع الجمع است صراحی دل ملو از عشق قوله	
بر خاک بیان عشق نشان جبرئه لبش	تا خاک لعل گون شود و شکبار هم

خاکبان عشق عاشقان جگره قطره لب مراد لطف ازان عشق مراد خاک وجود ناقص ایشان که
بمنزله خاک است لعلگون سرخ مشکبار خوشبو قوله

چون کائنات حلقه ییو تو زنده اند | اے آفتاب سایه زمین بر مدار هم

کائنات جمله موجودات سایه زمین بر مدار من نیز محروم مدار قوله

چون آبرو لاله و گل فیض حشمت | اے ابر لطف بر من خاکی ببار هم

لاله و گل عاشقان عارفان قوله

برهان ملک دین که ز دست زارنش | ایام کان بپین شد و دریا یار هم

ایام روزها که عبارت از ایام وزارت او بود معنی آنست که برهان ملک و دین که از دست وزارت
ایام را این بزرگی برآمد که کان که معدن زر و کیم و سایر جواهر است بدست رانش درآمد و دریا که معدن
در و لای است بدست چپش درآمد یعنی اهل ایام او بهر دو دست کرم و سخاے و رزق و از غایت اندیشه
میچرخند ترسند و این از کمال مداحی است یعنی اے طالب عنا خاے او اهل مان را این اثر میدهد
که سخا و کرم بهر دو دست میکند و در افلاس نیاید قوله

گوے زمین ربوده چو کان عسکت | وین بر کشیده گنبد نیلی حصار هم

گویم زمین اضافه بیان بر بوده برده شده و بنده بر کشیده بندی گنبد نیلی حصار فلک قوله

عزم بک عنان تو در جنبش آورد | این پایدار مرکز عالی مدار هم

عزم قصد قوله

تا از نیجه فلک طور در راست | تبدیل سال ماه و خزان بهار هم

طور طریق در روش قوله

خالی باد کاخ جلالت ز سمران | و ز ساقیان سرو قد و گلزار هم

کاخ کشک گلزار گلزار قوله

اهل نظر اسیر تو اند از خدا ترس | و ز انتقام آصف جم اقتدار هم

انتقام کینه کشیدن خسرو نام پسر سیاوش جم حق تعالی اقتدار مرتبه نعل

دردم از یار است درمان نیز هم | دل فدای او شد و جان نیز هم

حافظ که در تمام توچه بنام نرفته
پیش کعبه تو شد قبل و شد راس هم

نست

عاشق گفته که من هیچ چیز را با غیر استخوان کرده ام هر چه از نیکی و بدی که بر من می آید با نسبت کرده ام
دل ستر من ز مال هر چه که دارم به اطفالی اگر دانیده ام و میگویم که ورم از یاد از خود

اینکه میگویند آن بهتر از حسن یار ما این دارد و آن نیز هم

چون اشاره بمشاریه واحد قریب کنند این گویند و دیگر بمشاریه بعدی کنند آن گویند آدمی داده
طرفه مجموعیت به کز فرشته سرشته و ز حیوان به گزند سیل این شود به ازین به و گزند سیل آن شود به از آن
باید دانست که چنانچه اشاره بمشاریه محسوس در خارج کنند همچنین گاه به باشد که اشاره بمشاریه
معقول مقصود ذهن کنند اینک میگویند *لیم یعنی* اینک مردم میگویند که آن یعنی ملاحظه *اد ارضین* است
یار ما هر دو دارد چون امر معقول نسبت با محسوس یک گونه بعدی دارد لهذا بلفظ آن که موضوع بر
بعید است اشاره کرده و هم او سیر مایده مار کو آفتاب دیدم به خوبست ولیکه آن ندارد به قول
بعلیه

چون سرآمد دولت شهباز وصل | بگذروایم هجران نینر هم

سر آمد آخر آمد بگذر و یعنی خوش باش که بگذر و قوله

خون ما آن نرگسستانه ریخت | وان سر زلف بریشان نیراهم

نرگسستانه تجلی قماری سر زلف مشکلات طریقت قوتله

اعتماد نیست بر کار همان بلکه برگردون اگر زبان نیست هم

گردون آسمان گردان گردش کننده قوله

داستان پرده میگوئی و لے

دوستان در پردہ یعنی سخن در پردہ بدستان اے آشکارا وہ بے پردہ و آن ہستان بیتا کہ در بیت آئندہ مے آید قولہ

مرد و عالم یک فرد غریب است

فَسُرْعَ رُوشَنِي قَوْلِهِ

عاشق از مفتی اترسد در بار ملک از غم کشته نیز هم

برغوعے شمعہ کہنہ دیرینہ غزل

که ز زلف و رخ او نمود آتش دایم

ملکہ فقہ اندک ملاحت نقشا بردن و اما است نصباحت سیکویم هر سلطانفت وزیرای که منشا کرا آشرب جانیست شصبت بدرایا انکی میگویند ۱۲ محبتست اندک حافظ سے خور و اصف ملک سلیمان نیز ہم

نعل آتش مضطرب و بیقرار قوله	
عاشق و رندم و سنجاره با وار بلند	اینمه منصب ان شوق پر پوش دارم
پیر پوش مانندی قوله	
اگر بکاشانه زندان قدم خواهی دو	نقل شیر شکرین می بغیش دارم
نقل بغیم میوه نخلین که میخواران بوقت میخواری پیش میسارند - بغیش خالص قوله	
در توزین دست مرابے سر سامان ای	من بآه سحر ت لطف مشوش دارم
زین دست یعنی ازین قسم مشوش پریشان قوله	
در چنین جلوه نماید خط زنگاری دو	من رخ زرد و بخونابه منقش دارم
خونابه اشک خون آلود قوله	
حافظا چون غم شادی جهان گذرا	بهر آنست که من خاطر خود خوش دارم
در گذراست گزنده است غزل	
دژده سان من هوا و مهر خسار توام	نیست یک ساعت قرار از شوق دیدار توام
سان مانند هوا آرزو باور اعتبار بر سر اتم بقصد کنم و نتا بم ازان برین نیایم گر شود دسر	
در سر کار توام اگر چنان کار بمبیدم غزل	
روزگار و شد که در میخانه خدمت میکنم	در لباس فقر کار اهل دولت میکنم
میخانه عالم عشق و نیز آستانه مرشد قوله	
تا مگر در دام وصل آرم تدر و خوشخیزم	در کمینم انتظار وقت فرصت میکنم
تدر و مجتنب نده است آتش خوار و خوش - قنار که بکوه بود آنرا یک گویند خوشخیزم خوشی قوله	
و اعطا کردی روح نشیند بشنوائین سخن	در حضورش نیز میگویم نه غیبت میکنم
در حضورش رو بر روی غیبت عقب قوله	
چون صبا افتان خیزان میروم تا کوچه	وز رفیق راه استمداد هست میکنم
رفیقان یاران استمداد طلب مدد کردن هست توجه قوله	
خاک کویت بر تابد حمت ما پیش ازین	لطفها کردی بتا تخفیف حمت میکنم

خاک کویت دنیا بعد لطفها کردی مقدار است که ازین آفرید یا بسو خوم باز طلبید معنی آنست که دنیا
تخلی نمیکند و ما را توقف در اینجا نمیگذارد و لطفها کردی که مرا ازین خاکدان براس حصول عرفان
وجود آوری اکنون که بعرفان رسیدیم دلم ازین مقام برخاست زحمت خود را ازین مقام تخفیف
میکنم و توجه بآن مقام میکنم و نیز آنست که دنیا تخلی نمیکند تا توقف نمیگذارد و لطفها کردی که بسو
خود طلبیدی حکم ترا اجابت کردم و زحمت خود را ازین مقام تخفیف میدهم و از باب قریب
زمان رحلت خویش معلوم میشود و نیز خاک کویت عبارت از وجود باشد بحکم خلق الانسان نجیفا
زحمت بیچ و تاب عشق است معنی آنست که اس خالق جان وجود من که از پیری ضعیف شده و
و شد اند عشق نمیتواند کشید لطفها کردی که مرا چون طوطی درین نفس آوردی تا مقدمات بلند بپوش
اکنون زحمت و سستی تخفیف میکنم و توجه بمقام دیگر نمیکند

از زمین عرش آیین میکند روح الامین چون دعا پادشاه ملک ملت میکنم

یمین دست راست روح الامین جبریل ۲ قوله

خسرو امید جاو مال مرام زین قبیل التماس آستان بوسی حضرت میکنم

زین قبیل ازین اسطه التماس درخواست غزل

روزی عید است من امروزدان بزمی که دهم حاصل سی و زده ساغر گیرم

روزی عید مکارشات انوار حاصل سی و زده زهد صلاح ساغر گیرم بشتی رزی شغل کنم قوله

من بجلوت نشینم پس ازین بخت زاهد صومعه بر پا زنده زنجیرم

بختل فی المثل و بالفرض قوله

پند پیرانه دهد و اغظ شهرم لیکن من نه آنم که در پند کسی بپذیرم

بپذیرم قبول کنم قوله

می پذیرم می و سجاده تقوی و دوش آه اگر خلق شود آگه ازین تزویرم

می پذیرم می نوشی میکنم سجاده تقوی و دوش بظا هر لباس بتزویر مکرور یا دروغ غزل

ز دست کوتاه خود زیر بارم که از بالا بلند ان شرمسارم

ز دست کوتاه یعنی از بے استعدادی یا بسبب پذیر بارم گرفتار حجابم بالا بلند ان مشوقان

ما نظر در مصطفی در کس کمتر بخشد
نگارین شوقی که چون باغ گل می بینم

کویت که حافظ حسن پیر نوریست
ساکت و زده هم امروزدان زاهد پیرم

نزدیکت که ازین غصدا ین فلک نیلگون من سرگشته زبون دیوانه و مجنون کردم قوله	
مگر زنجیر بوسه گیرم دست	و گرنه سر بشیدائی بر آرم
زنجیر بوسه مشوقی گیرم دست و شگری کند شیدائی دیوانگی قوله	
ز چشم من پرس اوضاع گردون	که شب تار و اختر می شمارم
اوضاع جمع وضع یعنی روش طریقه اختر شمردن کنایه از بیدار بون که بهیشت بیداری قهر سرد	
قوله باین شکرانه می بوسم لب جام	که کرد آگه ز دور روز گارم
آگه واقف و خبر دار قوله	
مکن عیلم ز خون خوردن درین شبت	که کار آموز آهوی تارم
تار و تار و لایه است شکنج ز قوله	
اگر گفتم دعا می فروشان	چه باشد شکر نعمت می گذارم
می فروشان عاشقان چه باشد جا به تعبیر نیت غزل	
زلف بر باد مده تاندهی بر بادم	ناز بنیاد مکن تا مکنی بنیادم
عالم کثرات بر ما پریشان سازد حجاب یا گردان + تا مکنی بنیادم خراب سازی مرا قوله	
رخ بر افروز که فارغ کنی از برگ کلم	قد بر افراز که از سرو کنی آزادم
رخ بر افروز جمال خود بنسب برگ گل محبوب مجاز قوله	
می مخور باد گردان تا مخورم خون جگر	سرکش تا نکشد سر فلک فریادم
تا مخورم خون جگر تا مبتلا به غم و غصه نشوم جمع مجلس تا ز روی از یادم تا فراموش کنم من ترا	
حافظ از جور تو حاشا که بناله روز	من زان روز که در بند تو ام آزادم
غزل	
دوشینه در عالم شراب آشنان هست و خراب بودم که ذره از خود خبر نداشتم و در کوچ نیستی بامسکران	
کوسه خرابات میگفتم که زاهدان اضعفت و صلاح دایه افسردگان خانه هشیاری قوله	
سرم خوش است بیانگ بلند میگویم	که من نسیم حیات از پیاله میجویم
وازمین نوع اسرار بیان میکردم شاید که از گستان انگ ایله خلق عظیم بوسه بشام جان ایشان	

نقبت

مست و آرم چون خفا ظنا هست سکن به طیف آن پوی امید و طامع

۱۵ این بیات در شرح دیوانه یافت نشد

بادل خود گفتم چه سود ازین بیان که پیش ازین اہل یقین چنین گفته اند کہ قولہ

عجب حسن ہد بوجہ خار بنشیند | مرید ہمت در درکشان خوشنویم

یعنی ترش روی کہ بر چہرہ زاہدان سبب نخوت میشود چہ خار آغیزے کہندان شراب اے دفع
خار نوشند و آن چیز محقر باشد اہل عقل اعتبار نمی کنند و درکشان مرشدان زمانہ چہ صاف سلف
خورده اند پس معنی آنست کہ ترش روی و خودی کہ زاہدان را روید ہد بوجہ دفع خار کہ رندان ایا میباش
نمی نشانند و آنچه متاع اوست پیش ہمت ایشان محقر مینماید مرید درکشان اہم عشق کشادہ پیشانی
پس پیروزی آنست کہ بحکم فابتغوا الیہ الوسیلۃ دست درازن پیر زنی و درین اہم بخود روی چہرا کہ

قولہ اگر نہ پیر مغان در برے بکشايد | کدام رہ بر خم چارہ از گجا جویم

پیر مغان مرشد کامل و چون سالک بجز اظہار عجز و نیاز و شکستگی در دسندی بایہ خود کہ محبوبست
چارہ نیست بنا بران گوید قولہ

ز شوق زگرست بلند بالائی | چو لالہ با قدح افتاد بر لب جویم

یعنی من موحدم و موحدا با مسجد یا کنشت چہ تفاوت زیرا کہ متغراق و ہمدان مقام ہست گوید قولہ

تو خانقاہ خرابات در میانہ مبین | خدا گواست بہر جا کہ بہت با اویم

بہ مقلد گوید کہ اے مقلد ازین اعتراض چہ برخیزد و از خود بینی چہ کشاید سالک کہ آئینہ دل از غبار
تقلید پاک کردہ از روئے شفقت بطالب برگشتہ گوید کہ قولہ

غبار راہ طلب کیمیا و بہر و نیست | غلام ولست آن خاک عنبرین مویم

و نیز بیان شوق میکند و از سکنت ارادت خود خبر میدہد قولہ

شدم فسانہ بسر گشتگی و ابری دوست | کشیدہ در خم چو گان جویش چون گویم

گفتم اے اہل ملامت با ملامت زدگان گوسے نداشت چہ فائدہ از اعتراض قولہ

اکن درین جنم سرزنش بخود روی | چنانکہ پر و خم میدہند میر ویم

و باز بر سر سخن خود میرود کہ از جرعہ شراب ازین مست شدہ بود میگویی ساقی لطف نادانی قولہ

بیارے کہ بفتوا حافظ از دل پاک | غبار زرق لبض قدح فرو شویم

غزل

صنما با غم عشق تو چه تدبیر کنم	تابی در غم تو ناله شبگیر کنم
شبگیر شب و سحرگاه قوله	
با سر زلف تو مجموع پریشانی خویش	کو مجای که یکایک همه تقریر کنم
سر زلف جذبه عشق مجموع جلد مجال قدرت تقریر مقرر کردن قوله	
اچنه در مدت مہر تو کشیدم بہیت	در صد نامہ محالست کہ تحریر کنم
تحریر بنشتن قوله	
آزمان کار و در دیدن عالم باشد	در نظر نقش رخ خواب تو تصویر کنم
تصویر صورت کردن قوله	
گر بدانم کہ وصال تو بدین سٹ ہد	دل دین اہمہ بازم و توفیر کنم
دست دہد میسر شود قوله	
رندیک نگم و باشاہ دوس ہم صحبت	نتوانم کہ در حیلہ و تزویر کنم
تزویر سخن و غزل	
سالمہا پیروی مذہب ندان کردم	تا بفتوای خرد و حرص ندان کردم
مذہب رندان عشق قوله	
من بہر منزل عنقا نہ بخود بروم راہ	قطع این مرحلہ با مرغ سلیمان کردم
عنقا کنہ حق این مرحلہ منزل عشق مرغ سلیمان مرشد قوله	
سایہ بردل بشم فکں اسے گنج مراد	کہ من این خانہ بسو او تو ویران کردم
گنج مراد معشوق قوله	
نقش مستوری وستی نہ بدست من است	اچنے استاد ازل گفت بچن آن کردم
مستوری زہد مستی عشق استاد ازل حق ندانے قوله	
توبہ کردم کہ نہ بوسم لب ساقی و کنون	میگزرم لب کہ چہر اگوش پیادان کردم
میگزرم لب افسوس میکنم و پشیمانی مے غم قوله	
دار از لطف ازل منزل فردوس طمع	گر چہ در بانی میخانہ فراوان کردم

نہست اسکان خلایع از غم او ہے حافظیہ پیر شہین از پیر تقدیر

میخانه عشق قوله

اینکه پیرانه سرم صحبت یوسف نبوت	اجر صبر نیست که در کلبه خزان کردم
---------------------------------	-----------------------------------

غزل

یوسف مشوق -

صوفی بیا که خرقه سالوس بر کشیم	دین لقا زرق اخطا بطلان بر کشیم
--------------------------------	--------------------------------

سالوس مکرور یا خرقه سالوس اضافه بیانیه زرق فریب نفاق دلق زرق اضافه بیانیه بطلان باطل کردن

قوله اندر فتوح صومعه در وجه می دسیم	دلق ریا باب خرابات بر کشیم
-------------------------------------	----------------------------

آب خرابات شراب قوله

کارے کنیم در نه خجالت بر آورد	روزے که نقد جان بجان در کشیم
-------------------------------	------------------------------

کارے کنیم شق حاصل نایم خجالت بر آورد شرننگی شره دبد نقد جان بجان در کشیم میم قوله

بیرون جیم سرخوش از بزم مدعی	غارت کنیم باده و شاهد بر کشیم
-----------------------------	-------------------------------

سرخوش خوش دست بزم مجلس شراب و جشن قوله

سرقضا که در تق غیب منرویت	مستانه و ش نقاب خسار بر کشیم
---------------------------	------------------------------

تتق برده منروی گوشه نشین نقاب برده قوله

کو عشوه زابروے تو تا چو ماه نو	گوئی سپهر در خم چو گان زر کشیم
--------------------------------	--------------------------------

چو گان زر اشاره بماه نو قوله

فردا اگر نه روضه رضوان باده بند	علمان زر غرقه حوز جنت بر کشیم
---------------------------------	-------------------------------

فردا قیامت روضه رضوان بهشت علما ن غلامان بهشت حوز قیامت از زنان قوله

حافظ نه حدیاست چنین لافماز دن	پا از گلیم خویش چرا بیشتر کشیم
-------------------------------	--------------------------------

چنین لافما اشاره بضمون بیت ماسبق پا از گلیم خویش چرا بیشتر بکشیم سخن بمقدار خود باید گفت

نیز صلاح از ما چه بجویی که زندان اصلا گفتم	بدو زر گسست سلامت ادعا گفتم
--	-----------------------------

سنان

صلحا آوازے که براس طعام کنند و مردان زر گسست و از چشم ذات که ۵ هست چشم اینجا بمنع نقد

ذات یا کو عیان بنید وجود کائنات یا معنی آنست که اصلاح کار از ما چه طلبی اری که من ندانم

پیش خود خوانده ام و بایشان اُسفته پیدا کرده ام و ندانم هر چه می یابند در می بازند عشق ذات

معنی خیر و سلامت طلبی جوان حافظ به هر چه کردم بهر از دولت قرآن کردم

سلامت را دعا گفتم و وداع نمودم و اصلاح کار دنیوی براسه سلامتیت قوله	
من از چشم خوش ساقی خراب افتادم لیکر	بلا و کز حبیب نهارش مرجبا گفتم
مرجبا خوش آمدی قوله	
قدت گفتم که شمشاد دست بخت بیاورد	که این نسبت چرا کردم این بیتان چرا گفتم
بهستان دروغ و هست هدا بهستان عظیم قوله	
اگر برین بختانی پیشانی خوری آخر	بخاطر دارا نمایی که در خدمت کجا گفتم
کجا معروف یعنی کدام و هر کدام مقام و بمنی که دجا بجا چه قوله	
جگر چون نافه ام خون گشت زینم نمیشد	جز آنکه بایز نفس سخن از حسین خطا گفتم
خطا ضد ثواب منزل	
عشقبازی جوانی و شراب لعل فام	مجلس انس و حریف همدم و شرب مدام
فام بمنی رنگ همدم محب موافق مدام همیشه قوله	
باد و گلرنگ و لعل و غنچه و خنجر و لبک	نقد از لعل نگار و نقل از یاقوت جام
گلرنگ سرخ خوشخوار خوش خورنده خوش مزه قوله	
ساقی شکر دبان مطرب شیرین و هن	بهمنشین نیک کردار و حریف نیکنام
ساقی نوشانده کردار نعل قوله	
شاهد و لطف پای شکایت کی	دلبر و حسن خوبی غیرت ماه تمام
ماه تمام بدر قوله	
بزمگاه و دلشین و قصه فردوسین	گلشن پیران و خون خنده الاسلام
روضه دار السلام بهشت قوله	
صفت نشینان نیکخواه پیشکاران باوب	دوستان صبا و سرو حریفان دوست کام
دوست کام آنکه کار بایش حسب مطلوب مراد دل و ستایش بود قوله	
غمزه ساقی بیغمای خرد آخته تیغ	زلف دلبر از بر آصیدل گسترده دام
غمزه مژه چشم برهنه باز و حرکت چشم آخته تیغ کشیده تیغ قوله	

نوشته شده است که این بیتان را در کتاب
صواب

نکته از نذله گو چون حافظ شیرین سخن	بخشش آموی جهان فرو چون حاجی قوام
نذله کبریا بفتح لطیفه حاجی قوام نام مدح خواجه غزل	
عمر سیت تاسن و طلب هر روز گامه میزنم	دست شفاعت هر زمان نیکنامی میزنم
گام قدم نیکنامی عاشقی زمان تا بر آید آنکه قوله	
اورنگ کو گلچهره کو نقش وفا و مهر کو	حاله من اندر عاشقی داد تمامی میزنم
اورنگ تخت نام عشق گلچهره گلچهره نام عشق اورنگ و قاف نام عاشق مهر و مهر نام عشق و قاف حال احوال قوله	
دانش سر آید قصه ام چندان نماید غصه ام	زین آه خون نشان که من هر صبح و شام میزنم
سر آید آید خرابه قوله	
تا بگویم که یابم آگهی زبان سایه سرو سسی	گلستان عشق از هر طرف بر خوشخوای میزنم
گلستان آواز بیل خوشخوای عاشق قوله	
هر چند آن آرام دل انهم نه بخشد کامل	نقشه خیالی می کشم فاله دوا می میزنم
کام دل مقصد قوله	
با آنکه از خود غایتیم و زری جو حافظ تا نیم	در مجلس جوانیان که گاه جامی میزنم
عاشق رو جوان خوش و نوحاسته ام	وز خدا شادی این غم بدعا خواسته ام
این غم اشاره بعشق قوله	
عاشق ورنه و نظر باز میگویم فاش	تا بدانی که بچندین هنر آراسته ام
فانش ظاهر قوله	
شرم از خرقه آلوده خود می آید	که هر پاره و دود شعله بپیراسته ام
خرقه آلوده وجود و بصیبت پاره اعمال شعله مکر و فریب قوله	
خوش بوزار عشق ای شمع که امشب من نیز	بهین کارستان بستم و برخاسته ام
ای شمع عاشق میان بستم مستعد قوله	
با چنین حیرتم از دست بشد صدف کار	برغم افزوده ام آنچه از دل جان کاسته ام
کاسته ام که کرده قوله	
بچو حافظ بخرابات روم جامه قبا	بو که در بر کشد آن دلبر نوحاسته ام
غم زمانه که تیغش گران کنی بیغم	دواش بجز نغمه ارغوان نمی بینم
گران کنار و نغمه تیغ ارغوان بخت خالص از غیر ترک باز آید و ان پیسنه در ترک محبت قوله	
درین خمار کسم جریعه نمی بخشد +	به بین که اهل لعل در جهان نمی بینم
درین خمار ریخ و نعمت و عشق قوله	

غزل

سایه این بیت در شرح دیوان حافظ

غزل

از آفتاب قبح ارتفاع عیش بکبیر	چرا که طالع وقت آفتابان نغمه
ارتفاع بلند شدن ارتفاع عیش بکبیر کمال عیش حاصل کن قوله	
نشان بے یافش که دل در بستم	ز من پیرس که خود در میان نغمه
نشان کنایه از فارغی از غیر قوله	
برین و دیده حیران من نهر افسوس	که باد آئینه روش عیان نغمه
دو آئینه کنایه از دیده قوله	
قد تو تابش از جو یار دیده من	بجای سر جز آب ان نغمه
جو یار دیده اضافت بیانیه قوله	
من سفینه حافظ که اندرین دریا	بصاحت سخن نشان نغمه
سفینه کشتی اندرین دریا دنیا عشق بصاحت زخ غزل	
فاش میگویی و از گفته خود دل شادم	بند عشقم و از هر و جهان آزادم
عمر در عالم علوی و غفل سائر و دار بودم و مدتی در عالم ظلمانی و نورانی شمع بر فراز آدم و در دگر پیچ بسر بردم تا گاه که رو مقصود اصلی ندیدم و ظلمت نور با حجاب چهره مطلوب یافتم بالفرض دست از مهر بردم و چون از نارسائی خود سفر سرگردان شده ام و به تنهایی افتادم قدر عنائ خود را در عالم بیزنگی برافزختم و هیچ الف قامت خود و قناعت کرده ام و بیایم لاجرم گویم فاش میگویی و حقیل سالک میگویی که من سخن را در لباس پیچم بیابم بلند میگویی فاش سخن قوله	
طائر گلشن بدستم چه دم شرح فرق	که کین دایم که حادثه چون افتادم
طائر پرند گلشن قدس یعنی از من چه می پرسی که در آن آب هوا چگونه نشو و نما داشتیم و مرغ روح در آن گلستان کجای کیفیت پذیران میکرد در زبان تقریر جدائی نیست محفل نیست که میگویی طائر گلشن قدس سخن قوله	
من ملک بودم و فرزند من جانی بود	آدم آورد بدین دیر خراب آبادم
از حالت اصلی خود خبر میدهد که طینت من مانند فرشته از پاکی بود و بزرگوارت بشری ممکن ما و تو آدم صفتی بابت که بدین خراب افتادم میگویی که من ملک بودم - قوله	
سایه طوبی و لجنی حور و لب حوض	بهوای سر کوی تو برفت از یادم

طوبی اسم شجره فی الجنة و فارسیان بمعنی خوبی استعمال کرده اند یعنی آنچنان معرفت کرامت کرد که گوشت دوست را شاختم و از بوی دوست مست بهوش شدم و هر چه غیر از دوست بمیرا فرمودش کردم و حال در زبانم نیست که تکرار میکنم سایه طوبی از کلام قوله

نیست کبوح دلم جز الف قامت دوست | چکنم حرف دیگر یاد نداد استادم |

یعنی چون دوست را شاختم و در دریای عشق اوست غرق شدم آنچنان که بوجود خودم نشو نماد و چون بخود آدم طالبان کوی دوست از من پرسیدند در جواب گفتم که نیست بجز کلام قوله

اگو کب بخت مرا هیچ منجم نشاخت | یارب از مادرستی بچه طالع زادم |

طالب العجبی شده در خلقت انسان که هیچ دانا با تحقیقت او مطلع نشده با وجود اینکه تقدیس ملائک مأمور شد بعد آدم بر جا تعجب که چگونه مخلوق است که چندین تکریم شد گوید که کب بخت مرا هیچ منجم نایخ - قوله

تا شدم حلقه بگوش در میان عشق | هر دم آید غمی از نو میبار کب بادم |

نیازندان که عشق کرم و اندوه محبوبه بایشانست غم دوست مباحث میکنند تا شدم حلقه انحر قوله

میخور و خون دلم مردک دیده سسرت | که چو ازل بجزر گوشه مردم دادم |

عاشق را حالت میلست که صد هزاران جور بخوار محبوب آبان تحمل میکنند و سعادات جمله سبب آن میل صحت بند دگاه به بشریت بی طاقی رسیده بدان بی طاقی را بخود رساند میکنند آن در دل از خود میداند چنانکه میخورد خون رخ + حاصل باطن قوله

پاک کن چهره حافظ بسیر زلف اشک | و زنه این سیل و مادوم برو بنیادم |

محب ادعا نیست که مدت مدید است که مانند نو بهار و آرزو و خواران گلخوار چشم خون افشان مرغی از گریه کار نیست امروز از نامه مهر فروزا سر صدق التماس میکنم که اسد دلبری پیکر از روی لطف نه از سر قریه پاک کن چهره حافظ از کلام قوله غزل

فتوی پیر معانی ارم و قولیست قدیم | که حرام ست و آنجا که نه یارست ندیم |

یعنی هر عملی که موجب بیخودی باشد از ذکر و فکر و سایر عبادات بدنی و مالی درست نبود در جای که یا حرام نباشد حضور یار کنایه از آنست که در دل حاضر بود یا بمعنی که هر عملی که در ده ضامی او دران عمل مراد باشد چنانچه خود فرمود غرض مسجدی خانام و ممال شماسست + جز این خیال ندارم خدا گواه هست + قوله

شکر خور و خون دلم مردک دیده سسرت

چاک خواهم زدن این لقی ریائی چه کنم	روح را صحبت جانین غایت الیم
این دلوق ریائی وجود مستعار روح بدانکه وجه نسیم روح آنست که از عالم امر است و خطاب و خطاب بر ویست و او از دوسه ربوبیت مظهر ذات الهی است و مظهر صفات نامتناهی سزاوارست خلاف حق مریاست و کنه حقیقتش معلوم نیست که و کسنا گویند عن الروح قل الروح امری باطنی کنایه از نفس است قوله	
مگر شصبت دیرین من از یاد برفت	ای نسیم سحری یاد دیش عهده قدیم
نسیم سحری مرشد وارد قوله	
تا مگر جرعه فشانم لب جانان بر من	سالمه ازان شده ام بر درخیا نه مقیم
بر او آنکه مطفی بماناید و سخن با ما گوید زان شده بدان بسبب قوله	
غنچه گوشتکل از کار فرو بسته باش	کز دم صبح مدیابی واقف نسیم
غنچه عاشق دلخسته صبح فضل حق نسیم مرشد قوله	
فکر بسو خود دل ز درگیر کن	در دعا شق نشود به مداوای حکیم
مداوای علاج درد عاشق نشود به مداوای حکیم بمضمون این بیت قدس جت الهی کبدی فلا طبیب لها ولا راتی قوله	
گوهر معرفت اندوز که با خود دبری	که نصیب گرانست نصاب نسیم
نصاب آنقدر که مالی ز کوفه برو واجب آید قوله	
دام سخت است مگر یار شود لطف خدا	ورنه آدم بر دهنه فرشته شیطان رحیم
سخت دشوار صرفه غلبه رحیم رانده آدم بر دهنه فرشته شیطان رحیم قوله	
بعد صد سال اگر بر سر خاکم گذری	سر بر آرد ز کلمه قص کنان عظیم
اگر بر سر خاکم گذری اگر بر قبر من گذر کنی عظیم رحیم استخوان بسیده قوله	
غالبه و لبر از ما بصله میدگفت اول دل	غالبه عهده فراموش بخت خلق کریم
اول ابتداء غالبه البته غزل	
کو فرصتی که خدمت پیر معان کنم	وز پند سیر و دولت خود را بجان کنم

شرح دیوان حافظ
برو شاکر باش به چه باز دولت لطف سخن طبع نسیم

فرست فراغتت پیر میان مرشد جوان کهنم روز افزون کنم میخانه عالم عشق بگوش گفت
 با همشکل گفت دی روز گذشته آن بخیل کنایه از شکر فرار گریز غزل

اگر چه ما بندگان بادشیم | پادشاهان ملک صبح میسیم

گر چه یعنی ظاهر پادشاهان یعنی باطن قوله

گنج در استین و کیسه تنی | جام گیتی ناهوا خاک ریم

اسرار و حقائق در دل مخفی و بظاهر بیچسبند خاک ریم متواضعیم قوله

هوشیار حضور دست غمرو | بحر قیود و غرق کنیم

غرق کنیم گرفتار این وجود دستاریم وجودی که لایق اسباب قوله

شاهد بخت چون کرشمه کند | ماش آئینت رخ چو میهم

ماش او را قوله

شاه بیدار بخت را هر شب | مانگبازان افسر و کلمیم

افسر تاج قوله

رنگ تزویر پیش ما نبود | شیر خریم افغی سیمیم

تزویر دروغ قوله

شاه منصور واقف است که ما | رو بهت بهر کجا که نسیم

بهت قصد دل و توجه قوله

دشمنان را ز خون کفن سازیم | دوستان را قبا فتن سازیم

ز خون کفن سازیم پاک کنیم قبا فتن سازیم قوله

گو غنیمت شمار بهمت ما | که تو در خواب ما بیده گیم

گو غنیمت خطاب بطلب بهمت ما توجه ما همه الرجال قتلع الیمال و در خواب گرفتار غفلت

ما بیده گیم در صورت قوله

وام حافظ بگو که باز دهنند | کرده اعتراف ما گویمیم

وام قرض اعتراف اقرار غزل

سخت
سخت

گردست سب بر سز زلفین تو نازم
چون گوئی چه سرها که بچوگان قیام
پروانه راحت بده ای شمع که شب
از آتش دل میش تو چون شمع گدازم

پروانه معروف قوله

آندم که بیک خنده هم جان چو صراحی
مستان تو خواهم که گذارند نازم

آندم آنوقت بیک خنده بیک غل چو صراحی چون منصور قوله

چون نیست نماز من آلوده نماز
در سیکه نه آن کم نشود سوز و گدازم

اشکال دین بیت آنست که هرگاه نماز خواجہ پاک و قابل قبول الکی نیست کم نشدن سوز و گداز در سیکه
چه فائده دارد جوابش آنست که چون طاعت ظاہری من قابل قبول نمی نماید سوز و گداز باطنی که در
میکند یعنی خافقہ پر خرد دارم نمی گذارم بارے آن سوز و گداز جبر نقصان آن طاعت کند
همچنین اشکال دین بیت ہم راه دارد و حاشی شد کہ نیم معتقد خویش این قوله

گر خلوت دارا شے از رخ بفروزی
چون صبح و آفاق جهان سرفرازم

از رخ بفروزی بنور جمال خود روشن کنی قوله

محمود بود عاقبت کار دین راه
در سر برود در سر سودای ایازم

محمود ستوده غزل

گر چه از آتش دل چون خم زرد در جوشم
مهر لب زده خون سیخورم و خاموشم

محب در جدائی میگوید که من در وادی محبت کوه صدق و مودتم از جور قریب انجفای حبیب شکایت میکنم
صمت و سکوت شعار و مبر تحمل صدا هست گر چه از آتش دل این قوله

من کے آزاد شوم از غم دل چون ہم
ہندوے زلف بتے حلقہ کند در گوشم

ہندوے زلف بتے زلف مشوق قوله

حاشی شد کہ نیم معتقد طاعت خویش
اینقدر بہت کہ کہ کہ قدحے نوشم

طاعت خویش طاعت ظاہری خویش کہ کہ کہ قدحے مینوشم دوا اشتغال ایچہ تخفیر گاہ گفته قوله

ہست ایام کہ علی رغم عذر و زبوا
فیض عفویش نہد بارگاہ بر دوشم

علی الرغم بر بند روز ہمزایاست قوله

پدم روضہ رضوان بگندم بفروخت
ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم

حقیر چند روزی در بیابان مرانیت میکنند بجای من و آنست از ضمن بدخواهان مایوس نمی شوم و دست ایستادم کہ علی الرغم

سالک فنای دنیا و بقای آخرت معلوم نموده که اسباب معیشت فراغت همه بیاذخا شد چنانکه پیشین	
نماندن نیز نام عجب حالت مست نمیدانم مرا چه میشودم رخصه الخ پدرم آدمم قوله	
من نخواهم که بنوشم بخار از راقم خم	چکنم گر سخن سپیرمغان ننیو ستم
راقم خم پالوده خم قوله	
اگر ازین دست زنده مطرب مجلس عشق	شعر حافظ بر وقت سماع از بهوشم
ازین دست ازین نوع زند بیان کند ره عشق باب عشق سماع شنید غزل	
گر من از سر ز نشد عیان اندیشم	شیوه رندی وستی نرو دوازیشم
مدعیان زاهدان ظاهرست شیوه طریقه رندی قطع نظر از اعمال نرو دوازیشم پیش نتوانم بگویم	
شاه شورید سران خوان منجی سامانرا	زانکه در کم خردی از همه عالم بیشم
شوریده سمران عاشقان قوله	
بر جبین نقش کن از خون دل من خاله	تا بداند که قربان تو کا فر کیستم
کیش طریقه قوله	
دامن از شمع خون دل مادر هم چنین	که اثر در تو کند گر بخراستی رشیم
رشته چکیدگی قوله	
اعتقاد بے بنها و بگذر بهر خدا	تا ندانی که درین خرقه چه مادر ویشم
یعنی اعتقاد بے مکن از ما بگذر و خرقه سرآمد تا از روی ما اعتقاد تو فاسد نشود و با عرض و انکار پیش	
نیائی که آن موجب هلاکی است ۵ باد و دشتان هر که در افتاد با وفا قوله	
من اگر زدم و گر شیخ چه کارم باس	حافظ را از خود عارف وقت خویشم
حافظ نگاه دارنده غزل	
اگر چه افتاد ز نقش گریه در کارم	بهمینان چشم کشاد از کرش میدارم
زلف دنیا و جذبه گره بستی چشم امید کشاد و کشایش قوله	
بمطرب حمل مکن مهرخی رویم که چو جام	خون دل عکس من میدهد از رخسارم
بمطرب حمل مکن محمول نحو شو قتی مکن قوله	

انم آن شاعر ساحر که با فسون سخن	از نئے کلک هم شهید و شکر هم بام
فے کلک اضافتہ بیانہ قولہ	
پر دہ مطرب سر و مطرب مراد سخنان عشق کہ مرشد بیان فرمایند بار و دخل قولہ	آہ اگر زانکہ دران پر دہ نباشد بام
بصلہ مید نهادیم دین بادیه پائے	اے دلیل دل کم گشته فرو گذارم
دین بادیه اشاره به عشق و دلیل را بهما قولہ	
چون منش گذر باد نے یارم دید	با کہ گویم کہ بگوید سخنی با یارم
گذر باد بگذر باد نے یارم نے تو اتم قولہ	
دیدہ بخت با فسانہ او شد خواب	کو نسیم ز عنایت کہ کند بیدارم
خواب نحو بیدارم صحو غزل	
اگر ازین منزل غریب بسو خانہ روم	نذر کردم کہ ہم از راہ بنیانه روم
منزل غریب دنیا خانہ مراد عالم اطلاق مخافه عشق قولہ	
زین سفر کہ بسلاست بوطن باز رسم	و اگر آنجا کہ روم عاقل و فرزانه روم
آنجا اشاره بمنزل غریب عاقل و فرزانه روم یعنی ہرگز روم قولہ	
تا بگویم کہ چشم شمع ازین سیر سلوک	بر در سیکہ با بریط و پیانہ روم
کشف ظہور قولہ	
بعد ازین دست من زلف چو زنجیر نگار	تا بچہ از پے کام دل دیوانہ روم
کام مقصد و مراد قولہ	
آشنا بآن عشق گرم خون بخورند	ناکسم گر بشکایت بر بیگانہ روم
ناکس کہینہ قولہ	
خرم آندم کہ چو حافظ بتولاس وزیر	سر خوش از سیکہ ہا دوست بکشانم
کاشانہ خانہ غزل	
گر دست ہد خاک کف پائے نگارم	در لوح بصر نقش نگارے بنگارم

دوش بیگفت کہ حافظ ہر بیت دریا
بجز از خاک دست با کہ بخورد آرام

در لوح بصر نقش نگارے بنگارم

دست به دست آید بشود لوح بصر چشم بنگارم نقش کنم قوله

پروانه او گر برسد طلب جان | چون شمع جهانم بدی جان بسپارم

بدی فی الفور قوله

دامن بهشتان من خاکی که پس مرگ | زین بر نتواند که بر دبا و غبارم

زین در از در تو قوله

از بوی کنار تو شدم غرقه امید | از موج سر شکم که رساند بکنارم

بوی امید کنار کناره قوله

اگر قلبم را نهند دست عیاری | من نقد روان و دش از دید ببارم

قلب دل من غل عیاری خالص و مرتبه فان | نقد روان ز رویم نایه از اشک قوله

بنای امر و کش سر وفا من اندیش | زان شب که من از غم بفکرت دستم

بفکرت دست بر آرم دست بدعا بر آرم قوله

از نفیس سیاه تو بدلداری عشاق | دارند قرار و ببرند قسارم

قصر غزل

مزن بر دل ز نوک غمزه تیرم | که پیش چشم بیارت بمیرم

غمزه نگاه چشم چشم بیار چشم معشوق که بیاری صفت ایشان است و آن کم التفاتی و این خاصه

حدان است که هُنَّ قَا صِرَاتُ الطَّرَفِ قوله

نصاب حسن حد کمال است | ز کاتم ده که مسکین و فقیرم

نصاب آن قدر مال که زکوة بر لازم آید زکوة سه قسم است زکوة اغنیاء - زکوة فقیران - زکوة

معشوقان - زکوة اغنیاء بر مذنب فقیران از دو صد درم بعد از گذشتن بهال بخیرم و بر مذنب فقیران

در حال دوستیم باید داد و جان بشکرانه بر سر آن باید نهاد قاضی بهدانی و تمییدات آورده که الزکوة

قنطرة الاسلام طائفه که مال دارند خود زکوة برایشان واجب آید اما نمیدانم که انصافاً

للفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ باید دانست که ایشان را علم آنرا نیست که انصافاً من العلم از آن کمتر علم

و رزق که ایشان را دهند و من در قنطرة منار ذکا حسناً قرا بنیان و مجتبیان و مریدان از آن کونته

و نصیب دهنده که العلم لایحل منعه آن بر قدر وصله خلق نشان کند و این آیه اکار بند مذکور و ممتا
 رزقنا هم ینفقون خلق را از معرفت کسب کنت کنزاً مخفياً فاحببت ان اعرف فخلق
 الخلق لاعرف نصیب دهنده هم صحبت را از اعموم خلق لایحسب ایشاں و برکت ایشاں از بلاها و رنجها
 خلاصی بود و در روز قیامت نیز زکوة رحمت خدا ایشاں کنند هر یک هفتاد هزار محبوب و حق عقوبت
 را از اهل بهشت گردانند و کنز کنت کنزاً مخفياً مرا و گنج رحمت است که کتب دیگر علی نفسه الرحمة
 و زکوة معشوقان شاہد جمال خود از عاشقان باز نه داشتن و لطف رحم بحال مشتاقان نمودن قوله

مبادا جگر حساب مطرب	اگر نقشه کشد کلک دبیرم
---------------------	------------------------

نقشه کشد سخته نوید کلک قلم قوله

چنان پر شد فضا سینه از دوت	که فکر خویش گم شد از ضمیرم
----------------------------	----------------------------

فضا زمین فراخ گشت و ضمیر اندر آن اندیشه و آنچه در دل گیرند قوله

دران غوغا که کس کس را نپرسد	من از پیر معان منت پذیرم
-----------------------------	--------------------------

غوغا فریاد های بسیار که از مردمان کثیر بخیزد دران غوغا اشاره بقیامت پیر معان مرشد قوله

قرار کرده ام بای فروشان	که روز غم بجز ساغر نمگیرم
-------------------------	---------------------------

ساغر کنایه از شراب از ذکر ظرف اراده منظور قوله

چو طفلان تاکه زمین را هر فریبی	بسیب بوستان شد و شیرم
--------------------------------	-----------------------

یعنی بسیب بوستان شد و شیر مرا چنانکه زبده از بدان را بچو طفلان تاکه کنی زاهد فریبی بچیزهای
 محقر مرا از خود او را بشنخی بے مرا تاکه همچو زبده از طفل از خود بغیر اندازی و مجازاً در پیش نظر جلوه گریز
 بذكر غیر مرا یاد خود مبر و ضمیر قوله

من آن مرغم که هر شام و سحرگاه	ز بام عرش آید صغیرم
-------------------------------	---------------------

صغیر آواز قوله

من آن دم برگرفتم دل ز حافظ	که ساقی گشت یار ناگزیرم
----------------------------	-------------------------

برگرفتم قطع نمودم غزل

من که با شمع که بران خاطر عطر گدم	لطفاً میکنی اے خاک دست تاج سرم
-----------------------------------	--------------------------------

عاطر خوشبو خاطر کنایه از خاطر معشوق قوله	
دلبر اند نوازیت که آموخت بگو	که من این طن برقییان تو هرگز نبرم
بنده نوازیت بنده نوازی تراطن گمان این طن اشاره به بنده نوازیت قوله	
همتم بدرقه راه کنایه طائر قدس	که دازست ه مقصد من نوسفرم
همت توجه بهت الراجال فلیحیا بدرقه راهبر همتم بدرقه راه کن توجه خود را به برادره کنایه	
طائر قدس محبوب قوله	
اے نسیم سحری بندگی ما برسان	که فراموش کن وقت محاسن
نسیم سحری مرشد و ارد قوله	
خرم آرزو ز کزین مرحله بر بندم خست	در سر کو تو پرسند فقیان خبرم
این مرحله دنیا بر بندم خست سفر کنم قوله	
راه خلوت گمنا هم بناتاپس ازین	اے خرم با تو دیگر غم دنیا نخورم
خلوت گمنا خاص کنایه از قرب حقیقی پس ازین من بعد غزل	
مرجبا طائر فرخ رخ و فرخنده پیام	خیر مقدم چه خبر یار کجاراه کلام
طائر فرخ قاصد و وارد قوله	
یار این قافله لطف ازل بدرقه با	که از خصم بام آمد و معشوق بام
بدرقه رهبر یا قوله	
ماجرای من و معشوق مرا پایان نیست	هر چه آغاز ندارد نه پذیرد انجام
ماجرای نصه قوله	
زلف دلدار چو تار همه فرماید	بر وای شیخ که شد بنم این خرقه حرام
زلف کنایه از جذبه است زلف نام جذبه ذات من است تار کنایه از یک رنگی قوله	
مرغ تقوی که من ز در سر رسیده صغیر	عاقبت دانه خال تو فلک شد در دام
صغیر آواز مرغ تقوی که من ز در سر رسیده صغیر غلغله تقوی من بعلوم بالا استهاز است قوله	
چشم خونبار مرا خواب نه در خور باشد	من که مقله تو مع منو کفینا م

حافظ شایده اگر طلب گوهر وصل پدید در یاکم از اشک و در غوطه خورم

یعنی کسیکه مراد است مقلد اشک یعنی اشک بمنزله پیوله چشم بوده باشد یعنی مانند پیوله چشم از چشم او جدا نگردد پس چگونه خواب کند که میان خواب اشک تضاد است در بعضی نسخه چنین است من له یقبل اعجباً کیف یبصر کسیکه از بهر او اقبال کند و پیش آید در عجب دارم چگونه خواب کند و میتوان که قاتل با خود از قتل معنی کشتن باشد یعنی کسیکه قتل کند و بکشد و دارد چگونه خواب کند قوله

تو ترحم کنی بر من بیدل و انم | ذاک و عواکف هانت و تلک لایام

یعنی این بوی تست بشیابش تو هستی آن روزها من روزهای من براس تو بیدل شده ام و سکنست گزیدم و تو رحم نکردی پس دعوی این حال محو تست یعنی تست سوره آل عمران واقع شده که تلک الایامم ند او کما یکن الناس یعنی این از کارها که ما زندگانی بر آنست میگردد و اینها میان مردمان روزی دولت و عشرت بگذارد و روزی بیکبت و عسرت قوله

گل نه حد برد تنم ز کرم رخ بنامه | سرو میتنازد و خوش نیست خمار اجرام

گل سرو کنایه از محبوبان مجازی قوله

حافظ اریل با برکت تو وارد شاید | جاس در گوشه محراب کند بل حرام

میل محبت حرام درست آهسته شده اهل حرام بزرگان غزل

مرای منی و هر دم نیادت میکنی دروم | ترا می نیم و مهرت زیادت میشود هر دم
بسایم نم نم پرسی نیدانم چه سدرای | بدرانم نم نم کوشی نیدانی مگر دروم

چه سزای چه خیال آری قوله

نه راهست اینکه بگذاری مرا جانا و بگریزی | گذارے آرو بازم پرین خاک هست گما

نه راهست اینکه این طوطی روشن نیست قوله

ندارم همت از من بجز خال آندم هم | چو برخالم گذار آری بگیر و امنت گروم

ندارم همت از دامن ترک تو نم قوله

فروفت از غم عشقت دم دم میدی تا | و ما از من آوری نمی گوی بر دروم

دم میدی زب بیدای و ما را بک غزل

من دوستدار و خوش مود دگشتم | بد بوش چشم مست و صاف بغمشتم

تو خوش میباش با حافظ بهر دو کلام جان میدهد
چو گوی تو بختی بهم چو پاک از ختم دم گشتم

غش آب تیره قوله	
در عاشقی گزیر نباشد ز سوز و ساز	استاده ام چو شمع سترسان آتشم
گزیر چاره قوله	
من آدم بهشتیم اما درین سفر	حالی است عشق جوانان موشم
من آدم بهشتیم یعنی من آدم که مکان من بهشت بوده درین سفر کنایه از دنیا جوانان موشم کنایه از معشوقان - قوله	
بخت ارمی کند که کشم رخت این کیار	اگسوی جور گردنشان ز مفرشتم
کشم رخت زین دیار ای بیرم مفرش بستر قوله	
از بسکه چشم مست این شهر دیده ام	حقا که می نیخورم اکنون سرخوشم
چشم مست چشم معشوق کنایه از چشم مرشدان عارفان درین شهر کنایه از شیراز حقا سوگند بحق سرخوش مست - قوله	
شهریت پرگشته و خوبان ز شش محبت	چیزیم نیست مرنه خریدار بهر ششم
به شش شش به شش محبت قوله	
گفتی ز سر عهد ازل نکته بگو	آنکه بگویت که دو پیانه در کشم
اشکال آنست که در میان گفتن نکته از سر عهد ازل دو پیانه کشیدن مناسبت نیست تا ثانی را شرط اول سازد جوابش آنکه چون انشای از منوعت لجزم میگویی که این نکته گفته بگویم که هر دو جان از فراتر اوش گفته نه از عذاب این جهان ترسم و نه از عذاب آن جهان اندیشه نمایم و این از من ممکن نیست قوله	
حسن عروس طبع مرا جلوه آرزوست	آئینه ندارم از آن آه می کشم
آئینه دل مصفا و صاجد ل یعنی پیش صاجد ل و هم مدعی ندارم که عروس طبع خود را بر مدعیانم قوله	
حافظ ز تاب فطرت بجا صلی منجوت	ساقی کجاست تا ز ندای بے برآشتم
تاب بیچین فطرت بکسر آفرینش آغاز کار با و نیز زیرکی که متعلق بری بهت غزل	
تا پیش خاک لے تو صد رو نهادیم	رو و ریای خلق بکیسو نهادیم
طاق و رواق مدرسه قیل و قال فضل	زینها بخاک کو تو بار نهادیم

طاق نفع از جامها و جامه یکتا و طلیسان رواق بکسر پیشگاه خانه مدرسه جاس در
قیل و قال گفت گو بحث قوله

نهاده ایم بار جهان بر دل ضعیف | دین کار و بار بسته یکسو نهاده ایم

بار جهان غم عشق کار و بار تعلقات دنیوی قوله

ما ملک عاقبت نه بشکر خیره ایم | ماتحت سلطنت نباز و نهاده ایم

نه بشکر خیره ایم بل داده خدا است قوله

در گوشه امید چون نظر گان ماه | چشم طلب ان خم ابرو نهاده ایم

نظار گان بیند گان - قوله

هشیار و عاقلیم که بردست پابدل | ز بخیر و بند زان خم کیسو نهاده ایم

کیسو نموی بافته قوله

بر بوی زلف تو سودای از ملال | همچون نبفشه بر سر زانو نهاده ایم

سودای دیوانه بوی امید و محبت و طمع و غی طلال ستوده آمدن - نبفشه گل است
و نیز گیاه است که در آب روید و بنبر و کوفت بود و اندک بسیاری زند بر کوع و سجودش نسبت
خم کیسو نموی جذبه عشق قوله

ناموس چند ساله اجداد نیکنام | در راه جام و ساقی مسنهاده ایم

ناموس بانگ و آوازه قوله

هم جان بلان و ز گس جلد و پیراهیم | هم دل بران و سنبل همد و نهاده ایم

دو سنبل همد و زلف غزل

من نه آن زندم که ترک شاهد سازم | محتسب اند که من اینکارها کمتر کنم

محتسب مرشد

چون صبا مجموع گل باب لطف شست | کج دلم خوان گر نظر بر صفی دفتر کنم

مجموعه گل افاضت بیانی مراد دل باب لطف شست از تیر گیاه صفا ساخت صفی بکروی

و کیسوی کردن و بکروی و برق قوله

مغنی که حافظ دل سرگشته است که جاست بدو علقه است آن خم کیسو نهاده ایم

منکه دارم در گدائی گنج سلطانی هست	کے طمع در گردش گردون من پرور کنم
در گدائی در عشق مجازی گنج سلطانی شاید محبوب حقیقی قوله	
لاله ساغر گیر و زکرسست به نامام فوق	داوری ارم بسے یارب کرا و اور کنم
لاله کنایہ از عاشق زکرس عاشق داوری خصوصیت و گفتگو قوله	
باز کش یکدم عنان سے ترک شہر آشوبنا	تاز اشک پھر بہت پر ز گوہر کنم
عنان آن وال کہ سوار بہت گیر و آشوب شور و غوغا قوله	
منکہ امروزم بہشت نقد حاصل میشود	وعدہ فردا سے زاہد را چہرہ باور کنم
بقصد فی الحال فردا قیامت باور اعتبار قوله	
عشق درانہ بہت من غواص می یابیکہ	سرفروزم در آنجا تا کجا سر بر کنم
در دانہ بنزد اندر غواص غوطہ خور سرفروزم غوطہ خورم در آنجا در یکدہ قوله	
عاشق اگر در آتش سے پسند و لطف دو	تنگ چشمم گرفتہ چشمہ کوثر کنم
تنگ چشم بخیل و حریص و معشوق بدین کہ ہیکل چشمم نے آرد و بجسے تنگ و این صفت و آنست کہ ہن قاصر از لطف چشمہ کوثر و غرض سے کہ حقت علی بعد عطا کردہ کقولہ انا اعطیناک الکواثر	
بیت نام درختی کہ ثمر ندارد خاک پای پادشاہ از دست و بر کنم یعنی از دست پیش ہا دشاہ فریاد کنم قوله	
گوشہ محراب بزرگوں خواہم ز بخت	تا در آنجا ہیچو مجنون اس عشق از بر کنم
انہ فریاد اگر خود بہت سبع از بر خوانی غزل	
ما بر آیم شبے دست دے بکنیم	نغم ہجران ترا چارہ زجاے بکنیم
آنکہ ہم بچم بر بخید و بہ تیغ ز دور رفت	بازش آریہ خدا را کہ صفای بکنیم
جرم بضم گناہ - قوله	
در رنفس کز وسینہ مابتکہ شد	تیر آہ بکشایم و غزاے بکنیم
غزا جنگ با کفار قوله	
امروز خاطر ندان طلب ایدل ورنہ	کار سعیت مباد کہ خطای بکنیم

در دانہ بنزد اندر غواص غوطہ خور سرفروزم غوطہ خورم در آنجا در یکدہ قوله

صعب سخت قوله	
خشت شمع بر طرب اہ خرابات بکاشت	تا در آن آب ہوا نشو و نما بکنیم
نشو و نما افزایشش ظهور قوله	
سایہ طائر کم حوصلہ کارے نکند	طلب سایہ سیمن ہماے بکنیم
سایہ توجہ طائر کم حوصلہ زہدان مقلدان سیمرخ نام جانوریت معروف کہ نقاش کہوہ کافست ۵ زغلت شاہ مرغان گشت سیمرخ ہیکہ غمت خوانندش سیمرخ ۶ و مراد از سیمرخ عارف کامل و عاشق و اہل ہماے نام جانور کہ بر ہر کہ سایہ اش افتد پادشاہ شود قوله	
دلہ از پرہ شد حافظ خوش لہجہ بجا	تا بقول و تغزلش ساز و نواے بکنیم
لہجہ آواز نوا سُر و غزل	
مانگویم بد وسیل بناحق نکنیم	جامہ کس پیہ دلخ خود ازرق بکنیم
دلخ جیبہ ازرق کہود قوله	
رقم مغلطہ بر فرداش نکشیم	سز حق باورق شعبدہ ملحق نکنیم
شعبدہ بازی ملحق پیوستہ قوله	
آسمان کشتی ارباب ہنرمی شکند	تکیہ آن بہ کہ برین بحر معلق نکنیم
آسمان فلک کہ مانند اس در گردش است ارباب ہنر عاتقان بحر معلق آسمان قوله	
شاہ گر جرعہ زندانج بمرمت نوشد	التفاتے بے صاف مروق نکنیم
شاہ مرشد نہ بمرمت نوشد دیکران ہا محرم دار مروق خالص قوله	
حافظ از خصم خطا گفت نگیریم برو	و بحق گفت جدان با سخن حق نکنیم
نگیریم برو مواخذہ اوئے کنیم غزل	
من ترک شاہدے و ساغر نمیکنم	صد بار تو بہ کردم و دیگر نے کنم
یک رنگی و یک ہتی خود را بیان میکند کہ زاہدان کوے صلاح من ترک شاہدہ و من کی افتادہ کوے محبتہ -	
قوله	
باغ بہشت سایہ طوبی و قصر حور	با خاک کوے دوست برابر نمیکنم

حدیث

برین اختصار کرده حاجت تطویل نیست قوله

تلقین در س ایل نظر یک شایست	کردم اشارت و مکر رنم کنم
پیرمغان حکایت معقول میکنند	معدوم ارمحال تو یا و میکنند

پیرمغان مراد مرشد که نصیحت او حیات من است قوله

زاهد طبعه گفت برو ترک عشق کن	محتاج جنگ نیست برادر نمیکنم
محتاج جنگ نیست جنگ در کار نیست برادر نمیکنم	اے برادر ترک عشق نمیکنم قوله
هرگز نمی شود ز سر خود خبر مرا	تا در میان میگذره سر نمیکنم

از ع محبت آشنان ستم که از عالم خبر ندارم قوله

شینم به طغر گفت هست محو خور	گفتم مگو که گوش به خبر نمیکنم
طغر خنده و مسخرگی قوله	

این تقویم بلی است که چون ابدان شهر	ناز و کرشمه بر سر منبر نمیکنم
------------------------------------	-------------------------------

این تقویم نسبت انجمنی در عالم رندی است و همچون نا اعلان شید و ترهات نمی فروشم قوله

حافظ جناب پیرمغان با من مفاست	من ترک خاکبوسی این در نمیکنم
-------------------------------	------------------------------

پیرمغان مرشد ایندرا اشاره باستانه مرشد غزل

مراد حکایت با جانا که تاجان بدن ام	هو داران کوشش را چون جانشین دارم
------------------------------------	----------------------------------

از استحکام قول خود که با محبوب بود خبر میداد که من غریق بحر بحران تا زنده ام و ارومیان

اورا بل سگان کوسه اورا دوست دارم قوله

صفای خلعت خاطر از ان شمع چگل جویم	فروغ چشم و نور دل از انما و ختن دارم
-----------------------------------	--------------------------------------

چگل بکترین شهر است از زمین ترکستان منسوب بخبر و بیان و ختن نام ولایت است مشکین

منسوب بشکویان حاصل این بیت آنست که آنچه تناسل دل خرب است از ان خورشید چنان فرو

میطلبم و بغیر از او هیچ آفریده البتہ نمیکنم قوله

الا اے پیر فرزانه من عیسم بچانه	که من ترک بیایه دل میان شکن دارم
---------------------------------	----------------------------------

فرزانه دانا حاصل آنست که من که از ع محبت ستم خود را بکند ارادت بسته ام از رنگ ناموس

رستم ترک بخواری از موصوت نه بند و قوله	
شراب خوشگوارم هست یا خوش نگارم هست	ندار و هیچ پس یارے چنین یارے که من دارم
خوشگوار باضم و شیرین حاصل آنست از جان دل شکر باری تعالی میگویم که آن یار بے آرام ما بچنان آرام است که بغیر از محبت کارے ندارم و سباب عیش و نشاط همه میا است میگویم بایرستان یکدل شراب خوشگوارم	
قولم بجام آرزو و دل چو دارم خلوت و حال	چند فکر از خبث بدگویان میان انجمن دارم
بدگویان مراد زاهدان و قریبان خبث مراد حسد قوله	
مراد خانه فرے هست کاندرا فیه ش	فرغ از سر بستانی و شمشادین دارم
من مکنین دل بآن زهره جبین سپرده ام از تماشا لاله نسزین چشم بسته ام میان محبان کوکبالات سباهات میکنم و میگویم مراد خانه گویند روزے رابعه در فصل بهار در خانه رفت و بیرون نیامد خادمه گفت یا سیدی بیرون آئی تا آثار صنایع بینی رابعه گفت تو درون آئی تا صنایع را بینی شغلنی مشأ هذا الصانع عن مطالعة الصنع قوله	
خدارا ای رقیب امشب مانی دید بر بزم نه	که من بالعل غاموش نهانی یک سخن دارم
خدارا بواسطه بر بزم نه بر بند بیضه هر صبح در بوستان وصل آناه از سر سوز و درد مانند بیل فلفل فلفل و گویم خدارا ای رقیب الخ - قوله	
اگر صد لشکر خواب بقصدل کین سازد	بحمد الله المنة بت لشکر شکن دارم
هر غمی که بجان این ناتوان مشوج از آن لبر رستم داری میکنم و میگویم گرم صد لشکر الخ بحمد الله لشکر مرخداے را غزل	
ما حاصل خود بر درمخانه نهادیم	محصول عا در ره جانانه نهادیم
این کشتی سرگشته بگرداب افتاد	جان در سیر این گوهر یکدانه نهادیم
کشتی سرگشته وجود بریشان گرداب عشق سرخیال گوهر یکدانه محبوب قوله	
در خرمن صد عاقل ز راه زندگانش	این غلغله که ما بردن یوانه نهادیم
خرمن بکسر تود و غله مایده و غیر آن با کاه قوله	
سلطان ازل کنج غم عشق بجا داد	تا روزه درین مترلیرانه نهادیم

بزمی شکر شد و قضا علی از چندی در معام
چند غم دارم و در عالم این اندر حسن دارم

سلطان انزل حق تعالیٰ قوله

المنه لئلا یبیل مدین شد | آرزاکه خرد و فرزانه نهادیم

اشکال این بیت آنست در محله که عاقله دین بگذارد و بیدین شود شکر گفتن نامناسب جوابش آنکه
خواجه در جای دیگر فرموده که گرد دیوانگان عشق مگردید که بعقل عقیده مشهوریست و خواجه با عاقل
گفته که عقل داری و مادیوانگان عشقیم صحبت و تو راست نمرآید و چون بدید که آن شخص همه رنگها چشید
و دل مشتعل بفرآید بگل گذاشت دین بیای با کرد عشق حقیقی اشتغال نمود شکر گفت قوله

قانع بنیای ز تو بودیم چو حافظ | یایب چو که اجمت بیکانه نهادیم

خیال کنایت از تو بچای پیوسته دون همی کردیم که بنیای از تو خورسند شدم که تقاضای بهمت نبود
تجلیات راضی شدن غزل

ما بینان مست دل از دست داده ایم | همراز عشق و هم نفس جام با ده ایم

دل از دست داده ایم بقرار و آشفته ایم قوله

بر ما بے کمان ملامت کشیده اند | تا کار خود بر ابرو جانان نهاده ایم

از آن روزی که شیفته ابرو جانان شده ایم قوله

اے گل تو دوش جام صبوحی کشیده | ما آن شقایقیم که با داغ زاده ایم

گل کنایه از عاشق و داغ صبوحی کشیده داغ شراب عشق بوقت صبح نوشیده شقایق لاله
مراد عاشق که با داغ زاده ایم عشق از لی داریم قوله

چون لاله ام بمبین قبح در میان کمال | این داغ بین که بر لب خونین نهاده ایم

لاله در بقع نوشی ظاهری من نگاه مکن قوله

کار از تو میروم و دایه دلیل ۱۵۱ | انصاف میدیم که از ره فتاده ایم

کار از تو میروم و دایه دلیل ۱۵۱ بهر انصاف میدیم که از ره فتاده ایم
میگویم از راه افتاده ایم از راه دور افتاده ایم و از بهر آن باز پس مانده صاده طمع مراد شاه
حسرت ارچه معتقد رو ساده ایم اگر چه بظاهر شاه پرستیم -

قوله

لایق غزل در این موجود نیست ۱۱

گفتی کہ حافظ اینہمے نگ خیال صیت	نقش غلط میں کہ ہمان لوح سادہ ایم
<p>نگ خیال کنایہ از سخا سادہ ہے نقش و بے ریش ای حافظ اینہمے نگہائے خیالات کہ از عجلہ تو بطور آہ در حال بجال میانہ صیت در جواب میگوید کہ دل من لوحے است سادہ آئینہ از از نقوش آزاد ہر نجائی ہمان نقش بر آرد چنانچہ بالافت در پس آئینہ طوطی صفتم الخ</p>	
مازیاران چشم یاری داشتیم	خود غلط بود آنچه ما پنداشتیم
چشم امید قولہ	
تا درخت وستی کے بردہ	حالیار شیم تختے کا شیم
<p>تا برے آنکہ باید دیتا حالیا الحال درین بیت معنی مصراع آخر است مصراع اول آخر قولہ گلبن جنت خود شد دلفریب</p>	
گلبن دخت گل ہمت قصد دل حسن معشوق بواسطہ ظهور است اگر ظہور نہ شد دلفریب ہے	مادم ہمت برو گماشتیم
<p>ظہور نے یافت مادر مرتبہ اعیان بزبان استعداد تقاضا کریم اجبا لوجود کریم تا از خزان جو وجود ممکنات منبسط گردانید دلفریب ظاہر شد مادام اشارت برین دارد وجہ دیگر ہر چند عشق غالب تر معشوق و طلب بیش سے شود دلفریب ظہور سے آید انکار ہے یکدگر نسبت یعنی ظہور نور عین بقضاء عین ثابتہ است قولہ</p>	
نکتہ صاف و شکایت کس ندید	جانب حرمت فرونگذاشتیم
فرونگذاشتیم نگذاشتیم قولہ	
گفتگو آئین درویشی نبود	ورنہ با تو ما جبرا ہا داشتیم
ما جبرا ہا گفتگو ہا قولہ	
گفت خود وادی بادل حافظا	ما محصل برسے نگماشتیم
محصل تحصیل از غزل	
ما بدین در نہ پے حشت جاہ آمدہ ایم	ازید حادثہ اینجا بہ پناہ آمدہ ایم
تے واسطہ دست قولہ	
رہرو منزل عشقم وز سرحد ادب	تا با قلم وجود اینہمہ آہ آمدہ ایم

رهر و سالک قوله

بطلب گاری این مهر گیساه آمدیم	سبزه خط تو دیدیم در بستان بهشت
-------------------------------	--------------------------------

سبزه خط کنایه از صفات بهشت هستی این مهر گیساه اشاره بسبزه خط و مهر گیساه نام گیساه است که خاصیت او آنست بر هر که باشد میان خلق محبوب موقر و معظم باشد قوله

انجمن گنج که شد خازن و روح این	بگدائی بدر خانه شاه آمده ایم
--------------------------------	------------------------------

روح امین جبرئیل قوله

لنگر حلم تو ای کشتی توفیق کجاست	که درین بحر کرم غرق گناه آمده ایم
---------------------------------	-----------------------------------

لنگر کاف فارسی سنگ کشتی و معروف حلم بردباری غزل

مژده وصل تو کو کز سر جان برخیزم	طایر قدسم و از دام جهان برخیزم
---------------------------------	--------------------------------

از سر جان برخیزم خدا کنم از دام جهان برخیزم تار که جهان باشم قوله

بولای تو که گریه غلیم خوانی	از سر خواجگی کون و مکان برخیزم
-----------------------------	--------------------------------

بولای تو سوگند بدوستی تو کون و مکان دنیا قوله

یار بار ز ابر هدایت برسان باران	پیشتر ز آنکه چو گردی میان برخیزم
---------------------------------	----------------------------------

ابر هدایت لطف و کرم باران فیض قوله

مکن اگر چه پیرم تو شب دست و آغوشم کن	تا سحر که زکنا رتو جوان برخیزم
--------------------------------------	--------------------------------

دست و آغوشم کن ای در بر گیر قوله

بر سر تربت من دیو و موطن بنشین	تا بیوت زلج دست فشان برخیزم
--------------------------------	-----------------------------

دست فشان رقص کنان غزل

مهل که در غم بجز تراز جهان برویم	بیا که عیش تو از خویش هر زمان برویم
----------------------------------	-------------------------------------

مهل گذار زمان ساعت - قوله

گو که حافظ ازین برو برادر خدا	که هر چه را تو باشی جز این برویم
-------------------------------	----------------------------------

راست مکر عقل غزل

نار شام غریبان چو گریه آغازم	بویای غریبانه قصه پردازم
------------------------------	--------------------------

حافظ این خرقه پیشین بدو از کما به ازین قافیه باله واه آمده ایم

سر و بالانایه بیت شیر حرکات پاک که جو حافظ از سر جان برخیزم

املح یار بہر کار در روز مشغول میبایستد و چون روز با تمام میرسد تاریکی شام پیدا میشود ناچار
تنگدل شدہ در زادیہ غریبی گوشتہ نامرادی می نشیند و با بجز از شام بقیعہ و ہمکلائے نیت بنابر
شاعران شام با بفریاد نسبت نموده فرمود و مویس اگر بیا غریبانہ مانند غریبان قولہ

بیاد یار و دیار آچنخان بگریم زار | کہ از جهان ہر رسم سفر بر اندازم

عالم را پر آب گردانم تا هیچ کس اختیار سفر نکند قولہ

من از دیار حبیم نہ از بلا در قیب | مہینا بر فغان خود رسان بازم

مہینا یا باریتعالی قولہ

خدا یاد دے ای دل سہ کہ من | بکوے میکدہ یگر علم برافرازم

برافرازم بلند کنم قولہ

خرد ز پیری من کے حساب برگیرد | کہ باز با صنی طفل عشق کے بازم

کے حساب برگیرد و روا دارد و منظور کند قولہ

بجز صبا و شام نمی شناسد کس | عزیز من کہ بجز با دوستم سازم

و ساز ہمدم و محب قولہ

سر شکم آمد علیم بگفت روی بر رو | شکایت از کہ کنم خانگی ست غمازم

بگفت روی بروی و ظاهر و آشکارا سخت خانگیست غمازم ساکن خانہ نیست قولہ

از جنگ نہ ہر شنیدم کہ صبحم میگفت | مرید حافظ خوش لہجہ خوش آوازم

زہرہ نام ستارہ مطرب فلک لہجہ آواز غزل

ہر چند پیرستہ دل ناتوان شدم | ہر گہ کہ یاد روی تو کردم جوان شدم

خستہ مجروح قولہ

شکر خدا کہ ہر چہ طلب کردم از خدا | بر منتہای مطلب خود کامران شدم

کامران صاحب مقصد قولہ

در شاہراہ دولت سر بد بخت بخت | با جام می بکام دل و ستان شدم

شاہراہ راہ فراخ سر ہمیشہ قولہ

این غزل را در مثنوی جلد بیست و یکم

در مثنوی جلد بیست و یکم

ای گلبن جوان دولت بخور که من	در سایه تو بلیل باغ چنان شدم
------------------------------	------------------------------

بلیل باغ چنان شدم خوشگویی حاصل کردم قوله

من پیر سال ماه نیم یار بی وفاست	از من چو عمر میگذرد پیر ازان شدم
---------------------------------	----------------------------------

یعنی من بسبب مرور سال و ماه ضعیف نشده ام بلکه این ضعف من بسبب فانی آن یار کفایت است

و آن نگار شیرین کار بمنزل عمر من است هرگاه که او از من گریزان است پیری بمنج و داده تحت

زیر فوق ز بر قوله زان روز بر دلم در معنی کشاده شد باب الفیوض و الفتوح از ان روز

بر من مفتوح شد کز ساکنان در که پیر مغان شدم که التجا بجناب مرشد آورده ام قوله

دو هم نوید داد بشارت که حافظا	پاز آ که من بعفو گنا هست ضمان شدم
-------------------------------	-----------------------------------

نوید مرده ان عدالت حق قال الله لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب چی غزل

همان که قصه آن شوخ بی وفا گویم	که باز چون نرسد باز ابتدا گویم
--------------------------------	--------------------------------

آن شوخ بی وفا کتبه از مشوق خدا را بواسطه خدا رفیق مصلحتی رفیق که شریک

مصلحت باشد چو کار من نکشاید چون حصول کار من نشود

ردیف النون

عزل

افسر سلطان گل پد اشد از تحت چمن	مقدمش یارب مبارکباد بر سر و من
---------------------------------	--------------------------------

افسر ناز سلطان گل شادان تجلیات چمن دل مقدم پیش آمدن سر و من عاشقان

و سالکان قوله

تا ابد بمو باد اینخانه کز خاک درش	هر نفس با بوی رحمت می زند و با بومین
-----------------------------------	--------------------------------------

محمور آبادان اینخانه دنیا خاکد انسان کامل با دین مراد حقایق و معارف دین بیت کلم

است بعد بیت که اشاره بحضرت اوسیل است قال عافی کلا جد نفس لرحمن من جانب الیمین

معنی این بیت آنست که تا ابد اینخانه دنیا بمو باد که اهل اهل الله که بخلقت از خاکند هر منم خوان معارف حقا

شنوده می شود که با دین حق پیدا سوال این بیت ستایش دنیا است ستودن دنیا از اهل اهل الله پس

نازیکه الدنیا جیفه و ظالمها کلاب جواب آنست که همین دنیا که حقیقتش مطهر شد در حق

کسانیکه حقیقتش شناخته و بآن پیرداخته دنیا فرقه الآخره است متاعی بس فخر اهل ابد اهرمن دنیا
موت و الطاف الهی منظر مشاهدات نامتناهی اهل دنیا را بعکس آن چون یاس نیل که بقبطیان خنجر
بود و بسبطیان آب خواجہ انصار گوید دنیا خاکدانیست که عاقلان در گشت کنند نه میدانستند
که جا بلان در گشت کنند قوله

خاتم جم را بشارت ده بحسن خاتمه | کاسم عظم کرد از دو کوتاه دست اهرمن

خاتم جم کتابه از دل اسم عظم مرشد کامل اهرمن نفس و شیطان قوله

شوکت پور شنگ تیغ عالمگیر | در همه شهنماها شد داستان انجمن

پور شنگ افراسیاب که پسر شنگ بود و نام پسر پادشاه که نام پسر اور و کین بود یعنی این بیت در
شرح بیت شاه ترکان سخن مدعیان می شنود و بالا مذکور شد و می تواند بود که مراد آن بود که
بعضی اولیا و تیغ عالمگیر ایشان که آن تیغ را بر نفس ده عالم دل مسخر کرده اند در جمیع کتب بیرونیا که
بمنزله شهنماها پادشاهان است استلای که بذکر آن آراشیل انجمن سخن داده اند قوله

خنک چو گانی چرخ ام شد زین | شمسوار خوش بیدان آمده گو زین

خنک اسپ چو گانی اسپ که در گوشت و چوگان باختن باقی مزاج بود چرخ فلک خنک چو گانی
اضافه بیانیه خنک چو گانی چرخ ام شد زین یعنی گردش آسمانی بر مراد تو گردیده و
بنو آورده شمسوار عاشق و الف ندایه مخدوم میدان میدان سلوک و عشق گوشت
زین ط میدان عشق نما قوله

جو یار ملک را آب از سر شمشیر | تو درخت عدل نشان بخت بخت

جو یار جوے بزرگ با کثرت جو یار و باشد جو یار ملک کنایه از وجود و نیز ملک آب تری
و تازگی شمشیر مراد ریاضت وجود و موجب اقتلای انفس که سیدون الجاهل پس درخت
عدل نشان یعنی خصال نامرئیه یا بر صفات مرضیه غلبه مده بدخلان نفس شیطان قوله

بعد ازین تشکفت اگر بالکشت خلق | خیزد از صحرائی رخ نافه شک ختن

بعد ازین تشکفت اگر کنایه حاصل شد حکمت بمی خلق خوش زهد و صلاح این رخ نام
فریدون الی ایران زمین چون فریدون ولایت را میان پسران قسمت کرده یا مغرب قلع

و مصافات آن بتور سپهر بزرگ داد و زین ترک و چین مصافات آن در اقطاع سلم آورد و میانه
جهان سرین میکنم اهل از طبرستان و بیشتر حد و و شام بایرج داد چون تور و سلم در اقطاع عام
خویش قوی شدند بکینه آنکه فریدون ایشان را با طرف ملک لایت داد و تختگاه بر سپهر خورده ایرج
است داده با پدر باغی شده و خروج کرده ایرج سلامت قلبی داشت بران بدینسان فقه و گفته است
ولایت مرا خطای نیست غلطی فرمیدست اکنون بر شما آمده ام هر جا که بدارید بمانم دوسه روزان
زینهار خواران همانی کرده آخر الامر در حالت شراب سر بریده بر پدر خویش فرستاد و فریدون خج و فرغ
بسیار کرده ایرج پس نداشت فریدون منوچهر سپهر ختر ایرج را پرورده چون بزرگ شده شامی
تاج و تخت داشت تاج و تخت ایران بدو داده و انتقام ایرج پسر دمنوچهر سلم و تور را در جنگ کشته و
ایشان بر جعفر ستاده بنیاد مخالفت ایران توان بهین است و نیز نام پادشاه که یک از سران لشکر
کیخسرو شاه بن سیاوش بود صحرا ایرج بیابان سلوک و عشق مشک خشن معرفت قله

گوشه گیران انتظار جلوه خوش میکشند | بر شکن طرف کلاه برقع از رخ برکن
گوشه گیران زاهدان غلت نشین بر شکن طرف کلاه ساز و آراستگی تمام برقع از رخ
برکن جمال خویشا قوله

اے صبا بر ساقی بزم آتابک غرضه | تا از ان جام زرافشان جبرعه بختین
آتابک ادب آموز کو دکان پادشاهان شیراز آتابک بسبب آن گویند که سعدنگی آتابک سلطان
سنجر بود و شبیه در حالت سستی سعدنگی سفیر دیگر پادشاهی داده بود بعد وفات سلطان ایشان
آتابکی بر خویش مستقیم داشته و برادر سنجر را پادشاه می گفتند قوله

مشورت با عقل کردم گفت حق و حقیقت | ساقیام و بقول مستشار موتمن
مشورت با یکدیگر اندیشیدن مستشار کس که او را بمشورت در پذیرند موتمن کس که از این
گیرند یعنی در عشق و زنی مشورت با عقل کردم و توبه خویش با و آوردم گفت اے حافظ پادشاه
پس او مرشد در بیان حقائق و معارف میکوش که من بدستوری مستشار تو را تو طلب این یعنی بکنم عقل
خورده بنیم چنین حکم کرد سوال عقل و عشق هر دو متضاد است اینچنین مشورت از عقل نغیرد جواب عقل
ناقص بسبب عدم توقف او بر خوبیا یعنی عشق و محض نظر گداشتن بر خرابی او که در بدایت بود منکر عشق میشود

اما عقل کامل هر چند در بدایت خرابی مرمیدا اما بسبب تیربیزی و دانند که درین خرابی سیرت و
درین گنج این اشارت بدانت رجعا من انجماد اکا صغر لے انجماد اکا کبر غزل

اے نور چشم من سخن بهت گوش کن | چون ساغرت پرست بوستان خوش کن

سالمک طریق یقین نصیحت میکند چون خرمن حسن و جمال و اوج کمال است خوشه چیدان و امانت خال
محروم کن لب تشنگان بادیه طلب را بشیرینی از زلال وصال خود سیراب ساز و این سخن نصیحت پذیر
را با خلاص تمام بشنو که طریقه وصال جانان بغیر ازین نیست قوله

پیران سخن بهت گفت گفتت | بان اے پسر که پیر شوی پند گوش کن

بخر به آزموده بان بهشارت قوله

برهوشمند سلسله نهاد دست عشق | خوابی که زلف یار کشتی ترک هوش کن

حاصل این بیت آنست که حصول عشق مرزوی العقول اولی الالباب را نوسع از محالات است
تا آنکه ترک این عقل معاش که دامگیر وقت سالکست نماید وصول بمقام عشق معلوم قوله

تبسیح خرقه لذت مستی بختت | بهمت دین عمل طلب از موفوش کن

تبسیح خرقه زهد و پارسائی که لازمه مستی است بهمت توجیه و تعیل طلب عشق میفروش عاشق و مرشد قوله

بادوستان مضایقه با عمر و آل نیست | صد جان فدای یار نصیحت نبوش کن

مضایقه تنگ گرفتن مراد باز داشتن نبوش شونده حاصل این بیت آنست مراد دوست بدینا و فیما
نظر نباید کرد و همه باید باختیر که جان دل و سر تن زرو مال همه طفیل سگان دوست قوله

در راه عشق و سوسه اهرمن بے ست | بهشدار و گوش دل ح پیام سرش کن

اهرمن دیو سرور و جبریل هر فرشته - حاصل آنست طریق عشق و محبت بغایت خطیر و مخوف
و قطع الطریق و شیاطین بسیار است باید که علامت آن بشناسی از خار و خنجر و دهنر اسی قوله

برگ نواتمه شد ساز طرب نماند | ای چنگ ناله کیش وای دلف خوش کن

برگ نوا سباب شادی طرب شادی قوله

ساقی که جامت از مضافی تهی مباد | چشم عنایتی بمن و دوش کن

درد و نوش عاشق قوله

ببین
وینج
نبت

سر مست قبا از افشان چو بگندری | یک بوسه نذر حافظ پشمینه پوش کن

نذر بر خود واجب کن غزل

اے شام ز کوئے ماسفر کن | وے صبح بجال مانظر کن

شام ضد صبح و مراد ایام بجز و حجاب کثرات صبح ضد شام مراد وصل عالم وحدت ظلمت شب
کنایه از شدائد شب بجز شب ظلمت شب بجز سحر کن بجز وصل بید کن خود را ترین او سپر کن
این شدائد بجز آن را منفع سازنا وک آله چو بن خالی میان آن تیر ناوک آشته اندازند بجهنم تیر
نیز استعمال میکنند و در کش خموش باش سخن گویند املشیا رشو غزل

اے ما هر که منظر تو نو بهار حسن | خال و خط تو مرکز لطف مدار حسن

منظر جائے نظر و محل مرکز جائے قرار و تیر باید دانست که بر کار را دو قسم است یک ثابت و یکی گردنده
گردنده امر گردنیدن ثابت را مدار در اصطلاح مخان آن را گویند که در میان قطبین مرکز مذکور است - قوله

در چشم پر خمار تو پنهان فسون سحر | در زلف بیقار تو پیدا قرار حسن

فسون منتر زلف بیقار اشارت بتغییرات سلسله موجوات که هر سلسله بنوعی در است قوله

خرم شد از ملاححت تو عهد دلبری | فرخ شد از لطافت تو روزگار حسن

خرم خوش فرخ مبارک لطافت پاکیزگی موزونی و سبکی حرکات و صفائی رنگ - قوله

حافظ طمع برید که بنید نظیر دوست | دیار نیست غیر تو اندر دیار حسن

و دیار شریک غزل

اے خسر و خوبان نظر و سوگو کن | میله بن سوختن بے سربا کن

دارد دل در ویش تمنا و نگارے | زان چشم سیه مست بیک غمزدون

در ویش غمض تمنا آرزو بار بار بنده قوله

اگر لاف زند ماه که ماتم بجمالت | بنامے رخ خویش و مه انگشت نامن

ماتم ماتم ستم انگشت نمار دو معیوب و در غایت شهرت قوله

اے سر حیا از چمن باغ زمانی | بخرام درین بزم و صد جامه با کن

اچان چنده و خرامان قبا چاک قوله

باده شادگان جو و جفا تبکے آخر	آهنگ فاتر که جفا بهر خرد کن
دل شادگان عاشقان غزل	
اے باد پرده آن گل نورسته بازن	گوهر فروز لاله رخ و غنچه باز کن
گل نورسته محبوب باز کشا و ساکن بجام مرصع کنایه از شراب از ذکر ظرف اراده نظرون مراد عشق پیر کار مرشد در فرزند کن در بند ترانه سرود و مراد شعر و سخن -	
یارب ز کج عافیتش بے نیاز کن هم در عافیت سرور دار و توفیق عشق مده تا در حد میسر -	
اے کبت احیات اوقات سر من	ای رخت خوشید خاود و خط شک من
بوسه سخا هم ز تو لب بزدان میگری	میکنی جانم جراحت بار دیگر جان من
لب بزدان گزیدن حسرت و افسوس کردن جراحت بحر حق قوله	
مرد حافظ در غمت گردن تو خون من	و ادم بستاند از تور و ز محشر و لمن
ز و لمن حق تعالی که صاحب منتهاست غزل	
بالا لب عشوه گرسنه ناز من	بگذشت رفیق تو عمر دراز من
بالا قد سرو نازش است از سرو عمر دراز تمام قوله	
دیدنی لاکه آخر پیری وز بهر و علم	با من چه کردیده معشوق بازن
معشوق باز شا به قوله	
گفتم بدلق زرق بهوشم نشان عشق	غماز بود اشک عیان کرد از من
غماز چهل و عیان ظاهر قوله نقش بر آب میزند اگر چه حالیا به نقش بر آب میزنم شست و شو میکنم و بے نقش بر آب زدن کار لا ینفع کردن حالیا الحال تا که شود قرین حقیقت مجاز من مجاز من بحقیقت مبدل شود قوله	
میترسم از خرابی ایمان که مے برد	محراب بروی تو حضور از ناز من
ایمان دریافت حق قوله	
از آب دیده بر سر آتش نشسته ام	کو فاش کرد و بهر آفاق از من

نمون
حافظ
میکند
خود
او
دوست
فان
م
از
ن
از
من
در
از
من
کوفاه
کرد
قصید
به
در
از
من

کو کجاف عربی اشارت بآب دیده راز عشق - قوله

یار کج آن صبا بوزد کز نسیم او | اگر دوشنامه کرمش کار ساز من

صبا توجہ شمامہ خوشبو کار ساز سازندہ کار قوله

بر خود چو شمع خندہ زنان گریہ می کنم | تا با تو سنگدل چه کند سوز و ساز من

سوز و سوسن ساز سازش قوله

ز اہد چو از نماز تو کارے نمیرد | ہم مستی شبانہ و راز و نیاز من

کارے نمیرد وصول مراد نے کرد شبانہ ہر چہ شب بران گز دنیا ز حاجت غزل

بر فلک بر صدف زندان نظری بہتر ازین | برد میکدہ میکن گذرے بہتر ازین

رندان عاشقان میکدہ عشق قوله

آنکہ فکرش گرہ از کار جهان بچشاید | گو درین نکتہ بقرا نظری بہتر ازین

گرہ از کار جهان بکشاید امور بر بستہ عالمی را کشائیشے دہر - قوله

ناصح گفت کہ جز غم چہ ہنر دارد عشق | گفتہ ام خواجہ عاقل ہنری بہتر ازین

ہنرے بہتر ازین بہتر ازین ہنرے دیگرے خواہی قوله

کلک طافظ شکوین شاخ نباتت بچین | کہ درین باغ نہ بینی شرے بہتر ازین

کلک قلم مٹو ہر غزل

بہار گل طرب انگیز گشت تو بہ شکن | بشادی رخ گل بیخ غم زد دل کن

رخ گل مشاہدات تجلیا قوله

ز دستبر و صبا گرد گل کلالہ بسین | شکیج کیسوی سنبل نگر برود حسن

دستبر و غلبہ چاکدستی گل خارہ کلالہ قسے از زلف شکیج بغم چین کیسوی موبہ بانفہ قوله

رسیدہ صبا غنچہ از ہوا داری | ز خود بروین شد و برین دید پیراہن

باوصیا باد شرفی بیش از انکراوقات زو لطیف موافق طبع خلایق است - ہوا داری دوستی قوله

عروس غنچہ بدین یور و تبسم خوش | معائنہ دل دین و برد و بوجہ حسن

و جہ حسن نیکوترین جہ قوله

صغیر بلبل شوریده و فیس هزار	بر او وصل گل آمد برون قلب چمن
صغیر آواز شوریده عاشق نقیر فریاد هزار عاشق غزل	
چندانکه گفتم غم با طبیبان	درمان نکردند مسکین غریبان
طبیبان معشوقان و مرشدان مسکین غریبان عاشقان قوله	
درج محبت بر مهر خود هست	یارب مبادا کام قریبان
درج بغم پیرایان درج محبت اضافه بیان بر مهر خود هست نقشه در راه نیافت	
مبادا کام قریبان یعنی آن شکرسته نشود نقشه محبت آه نیا بد قریبان بکامل زبند قوله	
آن گل که هر دم در دست خارت	گو شرم بادت از عند لیبان
گل معشوق خار قریب عند لیبان عاشقان قوله	
یارب امان ده تا باز بیند	چشم مجبان روی جمیان
مجان عاشقان جمیان معشوقان قوله	
ماور دهنان بایار گفتم	نتوان نهفتن در داز طبیبان
در دهنان سوز عشق قوله	
حافظانه گشتی شیدای گیتی	اگر می شنیدی پنداریان
شیدای دیوانه گیتی سفاکار ادیبان ادب هنگام غزل	
چو گل هر دم بعبودیت جامه برتن	زخم چاک از گرمیان تابدمن
من از دست غمت شکل برم چنان	و نه دل اتو آسان بردی ز من
از دست غمت بسبب عشق شکل برم جان محال است که جان ابلاست برم قوله	
بقول دشمنان پرستی از دوست	نگر و هیچکس با دوست دشمن
دشمنان خصیان دوست کنایه از خود قوله	
دل مرا شکن در پامیند از	که دارد دیر زلف تو مسکن
در پامیند از یعنی پال کن و نیز کار در پامیند عبارت از تعطیل و احوال که میبنداز	
در پام کار می مسکن جای سکونت غزل	

بدایت و خصم در آن بجا می آید
بقول مطرب فتوک پیر صاحب فن

ناله

نغمه

نوعی از سبب در زلف تو حافظ
نوعی از سبب در زلف تو حافظ

چون شوم خاک ریش دامن پشیمانم	در گیم دل مگردان و گردانم
خاک ریش منیشون محبوب دامن افشانم	اعراض کردن متفرق دل مگردانم
عارض منم بیکس نماید همچو گل	در گیم باز پوشان باز پوشانم
همچو گل نیست روی زکینم قوله	
چشم خود را گفتم آخر یک نظر سیرتین	گفت میخوای مگر تا جو خون اندازم
مگر بمنی تحقیق قوله	
او بخونم تشنه من بر لبش تا چون شود	کام بستانم از و یاد او بستانم
کام مقصد قوله	
دوستان جانم از بهر پاشنم	کو بچیز مختصر چون باز میانم
چیز مختصر اشاره بدین قوله	
اگر چو فرهادم تبلیخی جان آید حیف است	بس حکایتها شیرین باز میانم
فرهاد نام عاشق قوله	
ختم کن جانم که گزینم است خوانی در عشق	خلق در هر گوشه افسانه خواند من
زین دست ازین نوع غزل	
خدا را کم نشین با خرقة پوشان	رخ از رندان بے سامان پوشان
محبوب را که آمیزش داشت با اهل شهید ترهات میگوید ایا بهر خدا ایا بطل خدا خرقة پوشان	
در دستان قلندرندان مے سامان عاشقان گشته قوله	
درین خرقة بے آلودگی هست	خوشا وقت قیام با دهن پوشان
درین خرقة اشارت بنهد ویشی آلودگی رویا با دهن پوشان عاشقا قوله	
تو نازک طبعی و طاقت نیاری	اگر اینها مے مشت دلق پوشان
دلق پوشان مرایان قوله	
درین صوفی و شانم دے ندیم	که صافی با دیمیش و دنوشان
درین صوفی و شانم دے ندیم یعنی درین اهل صومعه که گرفتاران رکو ریاست و	

از عشق نیم در دوشان عاشقان قوله

بیا وغبین این سالوسیان بین | قدح خونین دل بربط فروشان

یعنی از خرقه پوشان محترمانه و طلبیان دل مخراش و اگر درین معنی شک داری بیا به بین در مکر این مکاران که چون قدح دل جوشان چون بربط فروشان اسه و خلا بذوق و عیش و سائر حظوظ نفسانی مشغول اند و در طالعوش و خروش و لولای حق بینمایند که آن نمود از فضل وافر نیست - قوله

چو ستم کرده مستور بنشین | چو نوشم داده زهرم منوشان

مستور پوشیده پوش شیرین و آب حیات غزل

خوشتراز فکر میجام چه خواهد بود | تا به بنیم که سرانجام چه خواهد بود

می و جام کنایه از می خاوری شاهد باز می سرانجام عواقب این قوله

پیر میخانه چه خوش گفت معار ووش | از خط جام که فرجام چه خواهد بود

پیر میخانه مرشد معاشی مخفی و در اصطلاح شعراء عبارت از کلام موزون که دلالت کند بر طریق رمز وایا براسه و زیاده از ان بطریق قلبی یا تشبیه یا بحال یا بوجهی یا به اسم صنف می خوانند و باشی بارها نام صنف چشیم و برودها می بین نیست یا سم شجاع می درخت دوستی بنشان که کام دل بیار آرد و نهال دشمنی برکن که ریخ بیشمار آرد و این اقسام بسیار است خود علمی است علامه نابرا مختصر کرده شد قوله

باده خورغم مخور و پسند تقلید منوش | اعتبار سخن عام چه خواهد بود

مینوش مشغول قوله

مرغ کم حوصله اگر غم خود خور که برو | فکر آنگس که نهب دام چو خواهد بود

مرغ کم حوصله اهل ظاهر و ام معروف کنایه از هوا نفس لذات دنیا - معنی آنست که اطلب حق را بگوئی که بر خود رحم کنی و طلبت ب حق ساعی بود و حسابی اجبت جو ناید و بر حق و کرم حق مغرور نیاید بود و آنکه حق سبحان ما را از کمال معنی سر بلند ساخت پس براسه آزمایش مار در بغایت یتیمی انداخت تا هر که در طلب خود درویش و سودا وجود مطلق بود لذات نپزد و از د و کار امر و زنجیر و اینند و هر که در طلب حق را اثر نبود مرکز لذات و شهوات گردد و کما قال الله قل قد خلقنا الانسان

ز دلگرمی حافظ بر حدیث
از او سینه احسان و گفتن ایشان

بروم از دول حافظ بدین چنین غزل
تا در کمال صفا و صفا ۱۰۱۰

گوی بر پشت حافظ از یاد شاه منصور

فی احسن تقویم شمار دانا را اسفل سافلین قوله

دست بخت تو همان که شود صفت بکام | تا به بنیم که بنا کام چه خواهد بودن

دست بخت خد و شپه صرف خسیج بنا کام لاچار غزل

دانی که چیست کشت یار یار دیدن | در کوک او کدائی بر خمری گزیدن

و یار رو و زو پیدا و ظاهر خاقانی اگر هست خود جلے گفتار نیست ؛ لیکن شنیدن چو دیدار نیست
و نیز میخیزد این سبها بر نظر با پردا هست ؛ که نه پدیدار صفتش را منراست قوله

بوسیدن لب یار اوّل از دست مگذار | کاخر طول گردی از دست لب گزیدن

بوسیدن لب یار کنایه از حصول نمودن جد و عشق و محبت که در اصطلاح محبوس کنایه از عشق
عشق و محبت بود اول کنایه از دنیا که نشأه الاولی و آخر عقیقه که نشأه الاخری مراد از هر دو است
و نهایت معنی آنست که حاصل کردن جد و عشق و محبت دنیا از دست ده که اگر از حصول آن به بهره
مانی در عقیقه ملول شوی از دست لب گزیدن صریح افسوس خوردن یعنی همچون اهلان طایفه است
خود را متراش که بمقتضای و اعباد ملک حق یا تیک الیقین بظا هر بندگی خیر شدند و نهض
باطن نمیکند و از عرفان بهره نمیا زنند تا در عقیقه بدین مراتب عارفان افسوس خوری و حسرت بی
من کان فی هذه الاغی فھو فی الاخرۃ علی قوله

فرصت شمار صحبت کز این دور و ترا | چون بگذریم نتوان دیگر به رسیدن

دور و ترا مثل دنیا بوجوب مزرعه الاولی و الاخرۃ - دیگر اگر چه دنیا طریق بسیار دارد اما آنچه
اهل حق را بدو گفتگو است یا شریعت یا طریقت راه دیگر که مخیر به شقاوت است از ان اغراض
می نمایند و سخن در آنکه تعلق بشیطان اردو مارا راه بسوسه رحلن بایدان عبادی
لیس لك علیهم سلطان یعنی چون زمین دور اهل صحبت عارفان ترا دست دهد وادی از
غیب سد فرصت را عنایت شمار و کارے که حاصل کردیم از دست مگذار و کالمر و لغز و انگن
که چون فرصت از دست رود جز ندامت حاصل نشود و نیز دور اهل از آنست که چون اهل طاهر و مجاز را که
با تحقیق بینی اند یک طرف نشاید دیگر را کجا بگنجایش ماند فانعم العیارة العاقل مکفیة الاشارة غزل

دلبر جانان من بر دول جان من | بر دول جان من دلبر جانان من

این دل حیران من الوشید از تست	واله وشید از تست این دل حیران من
واله شیفته شید از دیوانه قوله	
روضه رضوان من خاک میر کو دوست	خاک میر کو دوست و رضه رضوان من
روضه رضوان بهشت ناله گریه با از فغان فریاد و شور	
اعنزل	
در بدخشان لعل گراز سنگ می آید برون به بدخشان نام شهر است میان نمراسان هندوستان معدن لعل و انجا است رکنی بضم ز فاعل منسوب کنایه که چشمه است در شیراز شیراز نام شهر از فارس و اورا معموره عمر لیس گویند چه ابانی آنست و قبل آید کرده سلیمان است شنگ دزد و کاهزن و مکابر و شوش و خوب عیش بفتح آب تیر و کبر خیانت کردن زاق بفتح ری و نفاق و اس آه و شور لولا آواز که بر اصول سرود باشد چنگ نام ساز - غزل	
ز در درای و شبستان ما منور کن	هوا به مجلس و حانیان معطر کن
شبستان محل و نیز کنایه از چشم و حانیان عاشقان که صفات کلی تصف شده اند قوله	
چشم و ابرو ساقی سپهره ام دل و جان	بیایا و تماشای طاق منظره کن
چشم و ابرو ساقی کنایه از محبوبان سرود معنی آنست که از محبوب حقیقی و مطلوب حقیقی بحکم الجواز قنطرة الحقیقة بحبت مجازی آرسته ام و جلای تماشای داده پیرایه ام بیایا تماشای طاق این منظره و این مشتاق را نقای از است فرما - قوله	
از ان شامل و الطاف حسن خجسته ترا	میان بزم حریفان چو شمع سر بر کن
شامل خوب و عادت و تماشای حریفان عاشقان قوله	
بگو بخازن جنت که خاک این مجلس	بتحفه بر سو فردوس محمود و محمد کن
خازن جنت رضوان فردوس نام بهشت محمد و سوز قوله	
جباب دید و ادراک شد شعاع بها	بیاد و زگره خورشید را منور کن
جباب کبر پرده ادراک در لغت بمعنی رسیدن بکنه لا بد که احد من العالمین شعاع روشنی	

حافظ و خواجه نصیر الدین طوسی
تحدید کمال اخلاص و کمال شجاعت
در بیان این کلام

خرگه نوع از خمیه خورشید محبوب حقیقی خرگه خورشید کنایه از دل خود بموجب کمالیست عارفان را
ولکن بسبب قلب عبد المؤمن معنی آنست که عشق مجاز بموجب عشق حجاب پدید در یافت
حالی گشته که ترا در یافت نمی توانم کرد بیا و این دل مرا که خانه مخصوصت است که لا بسبب اضمی لاسماقی
ولکن بسبب قلب عبد المؤمن منور ساز قوله

چو شادان چمن زیر دست حسن تواند | کرشمه بر سمن ناز بر سنوبر کن

شادان چمن محبوبان نیا و نیز شادان قلبی زیر دست حسن تواند بر تو حسن تواند قوله

طمع بنقد وصال تو سودا نبود | حوالتم بدان لعل همچو شکر کن

نقد وصال امانه بیانی حد ما نبود بموجب هیات مال لرب رب الارباب لب مراد
لطف و تجلی اسم شکم که موجب فنا، عاشق است قوله

فضول نفس حکایت بسے کند ساقی | تو کار خود مد از دست عمر باغ کن

فضول نفس نفس فضول ساقی کنایه از مرشد ساغر پیاله و در اصطلاح چیز را گویند که در مشاهده
انوار غیبی کند اینجا کنایه از دل عارف سز که مشغول معارف بود معنی آنست که امر ساقی
نفس هرزه گو حکایت بسیار میکند و حجت بیشتر است از تو بدان ملتفت مباش و مقصود
از دامن پاش و بی بیان حقائق و معارف بالکان میکنی مستر شدن را خطی می بخش - قوله

لب پیاله بوس انگلی بستان ده | بدین دقیقه دماغ مرا معطر کن

در مجلس پرستان رسیده است که ساقی چون پیاله بر کند از روی تعظیم بوسی داده پرستان میدهند
و لب پیاله بوسیدن کنایه از حصول نکات عرفان بهمت است دقیقه چیزهای باریک مراد
نکات عرفان که از دل سنجیده معنی آنست که هر سخنی و نکته که از دولت خیر و امان متعطف گشته بمستر شدن
خود گو باز گوید و بدین دقیقه دماغ طالبان را میجوئے و معطر ساز قوله

ستاره شب بجران نمی فشانند نور | بیاهم قصه آ و چراغ مه بر کن

ستاره کنایه از محبوب مجاز معنی آنست که محبوب حقیقی مسائله میجوید که محبوب مجاز ستاره و
در شب بجران میدرخشد نور بعالیایان بخشد اکنون که بوسه حقیقت بمشام من رسید کامم صلاوت
حقیقت چشید آن محبوب مجاز نور نمی فشانند بیاهم قصه خود با آس و چراغ ماه جمال خود را بر افرو

لطیفه

ولقاء خود بسا قوله

ازین مرقع پشیمند نیک در تنم | بیک کرشمه صوفی و شمع قلندر کن

مرقع خرقه زهد و پارسائی بیک بیار و لفظ بازده کرشمه ظهور تجلی و شمع مانند قوله

پس از ملازمت عیش عشق مہربان | ز کار با که کنی شعر حافظ از بر کن

غزل

از پر یاد -

از جور چرخ بفریادم ای مسلمانان | فلک بکین من مستمند بستم میان

جور چرخ گردش فلکی کہ نزول بلا با و حوادث سے نماید زمان زمان ساعتہ ساعتہ ملول و تنگ
و دلگیر نہال دخت نوشاندہ نظیر مانند وجہ روی و طریق منعم صاحب نعمت
کہان و مہمان خور دان و بزرگان رہیں گرد المنت بار نعمت برگردن کسے نہاد
کہ از عہد شکر آن بر نہی توان آمد و این جز حق غیرے رائے سزد و پیرو جوان ہنگامی خلق
چہ قاعدہ ایست کہ ہر جا کہ مذکور دو چیز سے شود کل مراد دارند چون عجم و عرب روم و رنگ
و روز و شب و سیاہ و سفید معدن کان -

غزل

شاہ شمشاد قدان خوش شیرین ہنار | کہ مہرگان شکن قلب ہمہ صف شکنان

شمشاد قدان و شیرین ہنار محبوبان قلب فوج صف شکنان مبارزان شیرین سخنان
معشوقان و شاعران گزیدہ قوله

تلمکے از سیم و زرت کیستہ تہی خواہ بود | پند ما بشنو و بر خور ہمہ سیم تنان

سیم و زرت معرفت محبت کیستہ تہی مفلس بر خور فیض حاصل ہمہ سیمبران معشوقان قوله

کتر از ذرہائی پست مشہور بورز | تا بخلو نگہ خورشید سی چرخ زنان

پست مشہور کہ ہستی منا مہر و خورشید حاصل کن چرخ زنان رقص کنان قوله

بر جہان تکیہ مکن گر قدرے میداری | شادی ہر جہہ بینان حج و نازک بدنا

بر جہان تکیہ مکن اعتماد برین جان فانی منا گر قدرے میداری اگر قبح وجود پر از زندگی میداری
و یا آنکہ در عیش و عشرت ہستی شادی ز ہر جہہ بینان خور و نازک بدان بلکہ محبت

محبوبان و مجالست معشوقان که کنایه از عرفا که بر تپه محبوبیت رسیده اند بسره فرحتی از دیدار ایشان حاصل نما قوله

پیر پیانیه کش ما که روانش خوش باد | گفت پیر سیزگن از صحبت پیمان شکنان
پیر پیانیه کش مرشد روانش خوش باد | دل او را شاد دارد پیمان شکنان
که روز است با خدا عید است اندک فالوایط | و الحال آن عمد افروموش کرده گرفتار اسباب تعلقات
دنیوی گردیده اند قوله

دامن دست بست از دشمن بگسل | مردیزوان شو و این گذار از اهرمان
دامن دست بست آر بدست صحبت دار و اهل شود بخت صحبت باد و ستان که عاشقانند از
ز دشمن بگسل و اعرض عن اربابین نیز دشمن کنایه از نفس شیطان مردیزوان شو خود را در
کار و بار خدا کن ایمن گذار از اهرمان از دساوس نفس شیطان ایمن باش چه محال است
چون دوست دارد ترا بد که در دست دشمن گذار و ترا بد قوله

با صبا در چین لاله محبت میگفتم | که شهیدان که اندین به به خونین کفتان
صبا کنایه از شوهر حسن لاله مجلس شاقان خونین کفتان عاشقان قوله
گفت حافظ من تو محرم این آه نه ای | از محمل حکایت کن شکر دهنان
سخن از محبت و محبوبان باید گفت غزل

شراب لعل کش و رویه جبینان بین | خلاف مذہب آنان مجال نیان بین
شراب لعل محبت تحقیقی مع جبینان عارفان تحقیقی که از شعاع آفتاب حدیث نور و مجمع ماه
اقتباس کرده اند که نور القمر مستفاد من نور الشمس آنان اشاره بزم اهلان ظاهر پستان
اشاره به جبینان قاعده است چون اشاره بشار الیه و قریب کنان گویند و اگر بشار الیه بجهنمندان گویند
آدمی از طرفه عجوبت بد که فرشته سرشته و ز حیوان و اگر کنصل شیخ و بزازین بد و کنصل شیخ و بزازین بد
و باید دانست که چنانچه اشاره بشار الیه محسوس کنند بشار الیه معقول متصور در زمین نیز کنند این که
میگویند آن بهتر از حسن و یار این اردو آن نیز هم بد یعنی اینکه گویند یعنی ادا و ملاحظت از حسن بهر است
یار ما هر دو در و چون امر معقول نسبت با محسوس یک گونه بعد و دارد و لهذا بلفظ آن موضع برای بعد است

نکته

اشاره کرد و در نیامداد از آنان زاهدان و مشرکان معنی آنست که اسے دل در محبت تحقیقی ملی و سرور
عارفان حق را قبلہ مراد خود نما و برخلاف زاهدان خود تراش شیفته جمال عارفان باش قوله

بزیر دلق ملع کند ہا دارند | دراز دستی این کوتہ آستینان بین مرغ

دراز دستی بلند ہستی بافتن و فطرت کوتہ آستینان فقر و ناواری معنی آنست این مجسمینان کہ گنایان
عفاست بزیر دلق ملع کند ہا دارند بلند ہستی این میسر پایان بین کہ هیچ نمی پردازند بگوین سرفرو و آرزو
کہ قال ان السدحیبالعالی الہم پس پیری قوم بگزین تا برادری قوله

بخمرین و جہان سرفروئے آرند | دماغ و کبر گردایان خوشہ چینان بین

بگوین سرفروئی آرند چنانچہ بزرگے فرمودہ اکی دنیا را بدستمان دہ و عجبے را بدوستان خود
بدماغ ایشان نگاہ کن کہ چہ بے پروا اند و هیچ نعم عجبے و دنیا نے ہر دازند قوله

گرہ زبر و مشکین نمی کشاید یار | نیاز اہل دل و ناز نازنینان بین

بہج نوع چین از برون کشاید و رحم ملی را کار نیفر ماید اہل دل عاشقان نازنینان
معشوقان قوله

حدیث مهر و محبت ز کس نے شنوم | وفای صحبت یاران ہمنشینان بین

عجب وقت رودادہ کہ اسم محبت از میان برخاستہ قوله

اسیر عشق شدن چارہ خلاصست | ضمیر عاقبت اندیش پیش بینان بین

علاج خلاصی ازین قیود دنیوی غیر از گرفتاری تو ممکن نیست پس اندیش پیش بینان عاقبت اندیش
را بین کہ چہ چارہ نیکو دریافتہ اند قوله

غبار خاطر حافظ بر دقتل عشق | صفا و آئینہ پاک پاک بینان بین

آئینہ پاک دل صفا غزل

صحبت ساقی اقدحے پر شراب کن | دور فلک درنگ ندارد دشتاب کن

صحیح کنایہ از ابتداء حال دور گردیش درنگ ندارد و گذراست قوله

زان پیشتر کہ عالم فانی شود خراب | مار از جام بادہ گلگون خراب کن

گلگون سرخ خراب مست و فانی قوله

فغان ہمیز خم فریاد میکنم زمان زمان ساعت ساعت هر نفس بمبم بینوا بے توشه -

غزل

کرشمه کن بازار ساحری بشکن | بغمزه رونق ناموس سامری بشکن

کرشمه ناز و ظهور بازار ساحری رونق زهد و پارسائی بشکن ترک ناغمه برهمزدن چشم و نیز نگاه
وقیل ظهور و خفا ناموس بانگ آواز سامری بالا بچند جام قوم شد قوله

با هوای نظر شیر آفتاب بکبیر | با بروان و تاقوس شتری بشکن

شیر آفتاب اضافه بیانیه دو تا خمار قوس کمان برج مشتری قوله

بیاده هر دو ستار علی معنی | کلاه گوشه بآیین لبری بشکن

کلاه شکستن کلاه آراستن و کج نهادن قوله

برون خرام و بیر گوئی نیکی از بیکس | سرب حوره و رونق پری بشکن

برون خرام بیرون آئی رونق بشکن خوار و بے قد ساز قوله

چو عطر سار و شور زلف سنبل از دم باد | تو قیمتش ز سر زلف عنبری بشکن

عطر بکسر خوشبو و عنبر قیل صنع درختی است و بعضی گویند چشمت است در دیان از قعر بدست و بدست بر لب
سے آید و قیل سرگین و ایه ایست قوله

چو عندلیب فصاحت فروش شد غنچه | تو رونقش سخن گفتن در لب بشکن

دری فارسی منسوب بدره کوه چنانچه کبک دری و دری زبانیت که در دیان کوه درستان
ناطق بودند و نیز گفته اند هر لغتی که در و نقصان نباشد دریت مثلاً شکم و جگر و چون این زمان مخلوط
بزبان دیگر نبود لهذا افصح خوانند و بعضی گویند دری لغت مردم بدخشان است و نیز گفته اند که ملائک
آسمان چارم بلغت دری تکلم نمایند غزل

گلبرگ از سنبل مشکین نقاب کن | یمنی که رخ بپوش و جان خراب کن

گلبرگ کنایه از رخ مراد است سنبل مشکین زلف مراد صفات قوله

بکشا بعشوه ز کس مست خراب را | وز رشک چشم ز کس عیال آراب کن

رعنا گل است زرد قوله

بوس بنفشه بشنو زلف نگار گیر	بنگر رنگ لاله و غم شراب کن
لاله معشوق غم قصد قوله	
ما بخت خویش خود ترا آزموده ایم	با دشمنان قدح کشش با عتاب کن
قدح کشش کشته عتاب کن سر زش کننده قوله	
بهمچون جبابیده برو قدح کشای	وین خانه را قیاس اسل انجباب کن
جباب بلبله قدح کنایه از مرشد وین خانه کنایه از دنیا بود اساس بنیاد معنی این بیت آنست که دیده خود را بر روی مرشد بکشاویج تغلل و توقف مناکه دیده با جباب مناسبت دارد و این در دنیا را قیاس بدار جباب کن که بقابیش ندارد پس آنچه ضرورت است از دور ترک بدست آورد کار این دم را بزم دیگر با قوله	
ز انجا که رسم و عادت عاشق کشتی	شمشیر کین بخون دل ما خضاب کن
رسم روشن عادت غم خصم مدعی باده شراب -	
غزل	
ما سر خوشیم باده مادر پیاله کن	بدست انغمزه ساقی حواله کن
سر خوش مست قوله	
در جام ماه باده چون آفتاب ریز	بر روی روز سنبل شکیب کن کلاه کن
کلاه قصبه از زلف قوله	
اے پیر خاتمه بخرافات شودی	غسل بر آرتوبه بهفتاد ساله کن
خرافات مقام عشق قوله غزل	
میسوزم از فرقت و از جفا بگردان	بهران بلای جان بنهارب بلا بگردان
بلا بگردان رنج بلانما قوله	
می جلوه می نماید بر سبز خنک گردون	تا او سبز آید بر رخسار پابگردان
سبز خنک گردون فلک رخسار بفتح نام اسپ رستم که آنرا از میان پنجاه هزار اسپ مشخص کرده و غیر رخسار اسپ دیگر با رستم کشیدن نتوانست و هم بار رخسار رستم در چاه افتاد و یکجا جان داد	

که نوعی مهر در آید بقصد توفیق
مهر و کون حافظه اندر قاف کن

وسبزی بجای مطلق اسب قولہ	
یعنا عقل و دین با بیرون خرام هست	بر سر کلاه بشکن بر قربا بگردان
یعنا غارت و نام شہر و اینجا بہین سے است خرام اشارہ بر قتا محبوب بشکن آراستہ کن در بریدن	
قولہ مرغولہ را بگردان یعنی بر غم سنبل	گر تو چمن بخورے همچون صبا بگردان
مرغولہ سے است از زلف بر غم بر مند بخور خنبوس قولہ	
اے نور چشمستان عین انتظارم	چنگ خریں حاکم بنواز یا بگردان
اے نور چشمستان اے محبوب من کہ نور چشم عاشقانی قولہ	
دوران چو مینوسد بر عارض تاج	یارب نوشتہ باز یارما بگردان
عارض رخسارہ نوشتہ حادثہ و آفت و نیز اشارہ بدان خطا قولہ	
حافظ ز خوبریان قسمت جزا نقد نیست	حکم رضا نداری حکم قضا بگردان
حکم رضا نداری راضی نیشوی حکم قضا بگردان قضا را نقیضہ نقل	
منم کہ شہرہ شہر عشق وزیدن	منم کہ دیدنیالودہ ام بید دیدن
شہرہ مشہور عشق وزیدن عاشق و شاہد بازی قولہ	
بہ پیر میکدہ کہم کہ چیت راہ نجات	بخواست جام مر و گفت عیب پوشیدن
پیر میکدہ مرشد بخواست جام مر و گفت عیب پوشیدن یعنی مر و نوشیدن عیب پوشیدن	
قولہ وفا کنیم و ملاست کیشم خوش باشیم	کہ در طریقت ما کافر نیست رنجیدن
در طریقت ما یعنی در عاشقی قولہ	
مراد ما ز تماشای باغ عالم چیت	بدست مردم چشم از رخ تو گل چین
مردم چشم مردمک یعنی من کہ تماشای عالم راے ہم مراد ما ازین تماشای بہان آنست تا غلو	
ذات ترا معاینہ مر نام قولہ	
بے پرستی از ان نقش خود بر آب دم	کہ تا خراب کنم نقش خود پرستیدن
بے پرستی عشقانی زان ازان واسطہ نقش خود بر آب ز دم خود را غرق گردانیدم قولہ	
بر حمت سبز لعل تو واقفم ورنہ	کشتش چون بود ازان سوچہ و کوشیدن

مهر زلف جذبه محبت و عشق واقع استوار گشت چو نبود از انس و چو سود کو شیدن موافق آن که
تا که از جانب معشوق نباشد کشته به کوشش عاشق چهاره پهل ز سره قوله

چون مهر و صفت زلفی حافظ شریف حال
خاکه قهر و کشت بد در رقبت اشک جهان

سرمزلف جذبه محبت و عشق واقع استوار گشت چو نبود از انس و چو سود کو شیدن موافق آن که	تا که از جانب معشوق نباشد کشته به کوشش عاشق چهاره پهل ز سره قوله
از خط یار بیا نور مهر با رخ خوب	که گرد عارض خویان چشمت گم و پین
معنی این بیت آنست که معشوق گردیدن خود را فدای آن نمودن از خط یار یا نور که دم بر رخ محبوب گزشت	
قلعه عنان بیکه خواهم تا فتنه زین مجلس	که وعظ در علان واجبست نشیندن
بیکه عشق زین مجلس اشاره بزهد واجب لازم غزل	
مرغ دم طارست قدسی عرش شین	دق قص تن طول سیر شده از جهان
مرغ دل اضافتی طار پرند قدسی پاک قوله	
درفش این خاکدان چون بزم مرغ ما	باز نشینم کن بر سر آن گلستان
درفش این خاکدان اشاره بزم مرغ کنایه از روح نشین آشیان مرغان و جائی نشستن آن	
مقام که همیشه آنجا باشند آن گلستان اشاره بمقام قرب و عالم اطلاق قوله	
چون بزم زین جهان بهره بود جا او	تکیه که باز ما کنگره عرش دان
سده درخت کنار نام مقام جبرئیل که سده المنقح گویند تکیه که مکان باز کنایه از روح قوله	
سایه دولت فخر بر سر عالم بے	گر بزم مرغ ما بال و پر در جهان
بال باز و قوله	
عالم علوی بود جلوه که مرغ ما	آب خور بود گلبن باغ جنان
آب خور جای آب خوردن قسمت و نصیب گلبن چرخ گل جنان بهشت غزل	
منگنه دکش بگویم خال آن مهر بین	عقل و جازا بسته زنجیر آن کیس بین
دکش کشنده دل است مطبوع و مرغوب قوله	
حلقه زلفش تماشا خانه باد صباست	جان صد صاحب دل آنجا بسته کیس بین
حلقه زلف مقام عشق تماشا خانه گذرگاه و مکان تماشا باد صبا کنایه از عاشق یکم و چنده از جنات عشق	
قوله عیب لکرم که حشری وضع هر جای بشا	گفت چشم نیم مست و غمخ آن آهو بین
وضع روش غمخ بضم وضع کرشمه قوله	

عاشقان آفتاب ز دلبر ما غافلند	اے نصیحت گو خدا را بسویں بسین
خدا را بواسطه خدا رویین و رویین خوشامد ما کن و روی معشوق ما بسین که آفتاب است اینه قوله	
آنکه من جستجویش از خرد بیرون شدم	کس ندیدست و نه بیند مثلش از هر سوین
جستجو طلب غزل	
نافه شد خون جگر از حسرت آهوی بسین	میزند چون آفتاب از آتش آتش رویین
بزم زندان مجلس عاشقان مهر آفتاب آن مهر و اشاره بجهوب زان غنچه خوشبو کنایت	
از زلف محبوب وون کینه تلخیص مکر و فریب غزل	
یار آن بود مشکین بختن باز رسا	دل سببی سر روان را بچمن باز رسا
آهوی مشکین کنایه از مرشد محبوب ختن کنایه از وطن سببی سر روان مرشد و محبوب چمن	
کنایه از وطن قوله	
دل آزرده مارا به نسیم بنواز	یعنی آن جان ز تن رفته تبین باز رسا
نسیم باد خنک خوشبو مراد توجه قوله	
سنگ و گل گشت عقیق از اثر گریمین	یار آن گوهر رخشان بهین باز رسا
عقیق گوهر است بهین که از آن عقیق سنگ است چون در انگشتی کنند آندوه از دل بقول	
تختنوا بالعقیق فانه مبارکه قوله	
برو کا طار میمون هایون طلعت	پیش عنقا سخن از زناغ و زغن باز رسا
طار میمون محبوب عنقا سمرغ کنایه از محبوب زناغ و زغن رقیبان قوله	
آنکه بودی وطنش دیده حافظ یارب	بمرادش ز غریبی بوطن باز رسا
غریبی مسافرت -	
رویف الولو	
اے قبا و باد شاهی است بر آلا تو	زمینت تاج و نگین از گوهر والای تو
بالا قد گوهر والا ذات عالی صفات قوله	
آفتاب شمع راهروم طلوع میدهد	از کلاه خسروی ز سار سیمای تو

عاشقان آفتاب ز دلبر ما غافلند
خدا را بواسطه خدا رویین و رویین خوشامد ما کن و روی معشوق ما بسین که آفتاب است اینه قوله
آنکه من جستجویش از خرد بیرون شدم
کس ندیدست و نه بیند مثلش از هر سوین
جستجو طلب غزل
نافه شد خون جگر از حسرت آهوی بسین
میزند چون آفتاب از آتش آتش رویین
بزم زندان مجلس عاشقان مهر آفتاب آن مهر و اشاره بجهوب زان غنچه خوشبو کنایت
از زلف محبوب وون کینه تلخیص مکر و فریب غزل
یار آن بود مشکین بختن باز رسا
دل سببی سر روان را بچمن باز رسا
آهوی مشکین کنایه از مرشد محبوب ختن کنایه از وطن سببی سر روان مرشد و محبوب چمن
کنایه از وطن قوله
دل آزرده مارا به نسیم بنواز
یعنی آن جان ز تن رفته تبین باز رسا
نسیم باد خنک خوشبو مراد توجه قوله
سنگ و گل گشت عقیق از اثر گریمین
یار آن گوهر رخشان بهین باز رسا
عقیق گوهر است بهین که از آن عقیق سنگ است چون در انگشتی کنند آندوه از دل بقول
تختنوا بالعقیق فانه مبارکه قوله
برو کا طار میمون هایون طلعت
پیش عنقا سخن از زناغ و زغن باز رسا
طار میمون محبوب عنقا سمرغ کنایه از محبوب زناغ و زغن رقیبان قوله
آنکه بودی وطنش دیده حافظ یارب
بمرادش ز غریبی بوطن باز رسا
غریبی مسافرت -
رویف الولو
اے قبا و باد شاهی است بر آلا تو
زمینت تاج و نگین از گوهر والای تو
بالا قد گوهر والا ذات عالی صفات قوله
آفتاب شمع راهروم طلوع میدهد
از کلاه خسروی ز سار سیمای تو

مهر و ماه و ش قوله
از رسوم شرع و حکمت با هزاران اختلا
رسوم جمع رسم قوله
آب حیوانش منقار بلاغت میچسبد
طوطی خوش لجه یعنی کلک شکر خای تو
لجه آواز قوله
ایچه اسکندر طلب کرد و ندادش روزگار
جرعه بود از زلال جام غم فرسای تو
ایچه اسکندر طلب کرد یعنی آب حیوان جرعه قطره غم فرسای تو
عرض حادث حریم حرمت محتاج نیست
راز کس مخفی نماند بر فروغ راس تو
چرا که جام جهان ناست ضمیر نیست فروغ روشنی قوله
اے خونهای نافه چین خاک اِه تو
خورشید سیاه پر طرف کلاه تو
طرف گوشه قوله
نرگس کرشمه میکند از حد برون خرام
اے جان فدای شیوه چشم سیاه تو
نرگس مراد سالک طال اللسان کرشمه میکند اے خود فروشی بیناید و دعوی همسری میکند اے یعنی
اے کس شیوه اینجا بمنزله نگاه - قوله
خونم بخور که هیچ ملک با چنین جمال
از دل نیایدش که نویسد گناه تو
ملک فرشته از دل نیایدش یعنی دلش برین نیاید قوله
با هر ستاره سر و کارست هر ششم
از حسرت فروغ رخ بهجو ماه تو
تمام شب اختر شاری بسر برم قوله
حافظ طمع مبرز عنایت که عاقبت
آتش زند بخرمن غم و دود آه تو
بمضمون لا تقنطوا من رحمة الله ان الله غفور ذو فضل
او آفتاب آئینه دار جمال تو
مشک سیاه مجمره گردان خال تو
آئینه دار عجم مجمره گردان عود سوز دارنده قوله
دراوج ناز و نعمتی اے پادشاه حسن
یارب مباد تا بقیامت زوال تو

اوج بلند ی قوله

مطبوع تر ز روی تو صوته نه بست هیچ طغرانوس ابروے مشکین مثال تو

مطبوع زربا نقش صوف صوت نه بست نیافرید طغرانشان پادشاه طغرانوس کنایه از حق تعالی
مثال فرمان قوله

در چین بلفش ایدل سکین چگونه کاشفته گفت باد صبا شرح حال تو

چین زلف جذبه عشق و محبت و نیز شداید تعلقات نبوی آشفته پریشان قوله

بر خاست بوے گل در آشتی داس اے نو بهار مالپ فرزند فال تو

بر خاست بوے گل ایام بهار رسید قوله

تا پیشوای تخت روم تنیت کنان کو فردہ ز مقدم عید وصال تو

تنیت مبارکباد و فردہ و تخیر مقدم پیش آمدن قوله

حافظ درین کند سر سر کشان بسته سوداے کج میثر که نباشد مجال تو

درین کند اشاره بعشق و محبت سودا و کج میثال کج کنایه از طلب عافیت و تندرستی و نیز وصال غزل

اگر در چین غلبی و ریت چو گل خود رو چین شکن بلفست چون ناله چین و شبو

خود رو خود بخود رو بند و نیز قسم از اتمام لاله که آزالا خود رو گویند چین نام شهر کن بریدن قوله

ماه است خست یار و شکست خطت یارب سیمت بت یا علاج شکست است یارو

رو قسم از کائنات که روین گویند - قوله

آن باکحه زلفست یا لحنه دغبر یا غالیه می ساید در باغچه حسن او

راکحه بوے خوش لحنه معجونے باشد خشبو و قیل گوے عنبرین با چند خوشبوی آمیز چون قندار

و مشک کاری و عنبر شنب کا فور بامی غالیه عطریست بغایت لطیف قوله

باما به ازین مر باش تار از نگر و فاش نبود بد اگر باشی باد شدگان نیکو

فاش آشکار قوله

استاد غزل سعدیت پیش همه کس اما وارد سخن حافظ طرز سخن خاجو

غزل

طرز روش -

اے نوبهار مایخ فرخنده فال تو	مشریح کارنامه خوبی جبال تو
کارنامه علم خان جنگ قوله	
صحن سرا دیدہ بستم ولی چه سود	کاین گوشه نیست خور خیل خیال تو
صحن سرا دیدہ بستم یعنی صحن دیدہ راز خس خاشاک تصورات ماسوی اسد پاک و مصفا نموده ام اما چه سود چون لائق خیال و تصو جمال محسوب کین گوشه اشاره بیدہ در خور لائق و خیال خیل گروه قوله	
در صد خوابه عرض کد این جفا کنم	شرح نیاز مندی دل یا ملال تو
ملال ستوه آوزن این نقطه سیاه اشاره بزمک مدار جائے قرار حدیقہ بلغ و حدیقہ بینش چشم حلقہ بگوشان فرمانبرداران - غزل	
اے یک داستان خبر یار یا بگو	احوال گل بلبیل داستان سرا بگو
یک نامه بقاصد داستان کنایه عاشقان گل کنایه امعشوق بلبیل داستان سرا عاشق قوله	
پر چین چو میشد آن سر زلفین مشکبار	با ما سر چه دشت ز بهر خدا بگو
آن سر زلفین مشکبار اشاره بتعینات کثرت قوله	
جان پر و ست قصه ارباب معرفت	رمرے بر پر س حدیثے بیا بگو
ارباب معرفت عاشقان قوله	
بهر کس که گفت خاک در دست تو تیا	گو این سخن معاینه در چشم ما بگو
تو تیا سنگ سرمه و قبیل بصری قوله	
گر دیگر ت بران در دولت گذشت	بعد از او اے خدمت معرض عا بگو
دیگر اے بار دیگر در دولت جناب معشوق او ادا کردن - قوله	
بر این فقیر نامه آن محشتم سخنان	با این گدا حکایت آن بادشا بگو
این فقیر و این گدا اشاره بجز آن محشتم و آن بادشا اشاره بمعشوق قوله	
مرغ چمن بوئید من دوشش میگرفت	آخر تو واقفی که چه رفت او صبا بگو

مرغ چمن ببل بمویہ من برگریہ من قوله	
ہر چند ما بدیم تو مارا بدان کیس	شاہانہ ماجراے گناہ گدا بگو
بدان کیس مواخذہ آن مکن شاہانہ ماجراے گناہ گدا بگو۔ ماجرا قصہ افسانہ مانند سلطان گناہ گدایان ابذیل غفور پوستان قوله	
آن مژکہ در قبول صوفی بعشورہ برد	کے در قح کرشمہ کند ساقیا بگو
صوفی زاہد ظاہر پست منع باز داشتن خرابات عالم عشق حضور روبرو سے محبت حق قبول شد قح دل سرشد کرشمہ ظہور ساقی حکم و سقمہم شراباً طہوراً مشوق حقیقی ساتی اینجا کیست یعنی محض فات ہے ہیرہ زہد بکام ممکنات ہے چون در اینجا پرستی میکنند ہے باز اینجا پرستی میکنند ہے مجوزند آن سے باستعداد خویش ہے مست آئند بر میعاد خویش قوله	
حافظ گرت مجلس اورا میدہند	مے نوش و ترک رزق زہر خدا بگو
ترک رزق زہر خدا بگو اے تو کل بخدا کن فتو کلوا علی اللہ انکلتہم منین غزل	
بجان پیر خرابات و حق صحبت او	کہ نیست دسمن جز ہوا و خدمت او
باقسمیہ پیر خرابات مرشد ہوا محبت و آرزو قوله	
بہشت اگرچہ نہ جاو گناہ گار است	بیار بادہ کہ مستظہم بر حمت او
مستظہم بر حمت او قوی پشت ہستم بر حمت او یعنی بر حمت او امید قوی دارم قوله	
چراغ صاعقہ آن سحاب روشن باد	کہ زد بخمر من من آتش محبت او
صاعقہ آتش آسمانی یعنی برق بجلی سحاب ابر کنایہ از فضل قوله	
بیار باد کہ دشمن سر و شن عالم غیب	نوید داد کہ عام ست فیض حمت او
سر و شن جبریل و قیل ہر فرشتہ نوید مرده قوله	
بر آستانہ میخانہ ہر کہ یافت رہے	مزن بیاسے کہ معلوم نیست نیت او
میخانہ عشق مزن بیاسے اعراض و انکار مکن۔ رفیع شیخ ابو عثمان بطلب شیخ یوسف بن حسین شہد در محلہ خرابات خانہ یافت سلام گفت شیخ برخاست ابو عثمان تعظیم او کر و نشست نیک کہ سپہر حاجت بال پیش نشستہ است و قراہنہ دادہ ابو عثمان گفت با وجود این کمال اینجا حالست یوسف گفت ظالمے	

درین مملکت پیدا شد و این جمله را خرابات خانه ساخت این خانه میراثی من است که نشتم و این
قرابه آبخوره است عثمان بدآب بود از اینجا است بر استانه میخانه - قوله

لکن بحیثم حقارت نگاه در من مست که نیست معصیت زهر بے مشیت او

اشکال این بیت آنست که زهر که موجب نفع بندگان است مستحسن بیناید یا مشیت معصیت هرگاه که
موجب ضرر باشد یا مشیت از هر چه باشد جوابش راجع بآن مسأله است که اصلاح عباد و جق تعالی واجبست یا نه و این
مسئله در میان ما معتزله مختلف فیہ است همچنین مسئلہ مشیت معصیت پس اول تحقیق مسئلہ مشیت معصیت
نمایم بعد از آن در میان مسئلہ اصلاح درآیم در شرح تعرف آورد که مذہب ما آنست که خیر و شر و کفر و
ایمان و طاعت و معصیت هم بعلم خداست و بخواست و سبقت بقضاء و تقدیر نیست و مذہب
معتزله آنست که آنچه خیر است بعلم و سبقت بمشیت و قضا و تقدیر نیست بر این در میان یک گروہ کلام
سیار است اما مسئلہ اصلاح پس در شرح تعرف آورده اند که معتزله گویند که چون بہتری کنند حق ایشان
منع کرده باشد و این ظلم باشد و از حد ظلم روا نباشد که خود گفته و ما انا بظلام للعبدین چون آن کند
که بندہ را بہتری در آن است باز او را عذاب کند ظلم باشد و از حد ایستعالی ظلم روا نباشد چنانکہ گفت ان
لا یظلمه مثقال ذرۃ جواب با زوال آنست کہ کسی را بر خدا حق و واجب نیست تا بمنع حق ظالم گردد و از
ثانی آنکہ ظالم آن باشد کہ حق واجب منع کند یا اندر ملک کسان بے اذن ملک تصرف کند و چون کسی را
بر حق بود و تصرف اندر ملک خویش بود و از وی بتر کسی نبود تا از وی او را دستوری بایستی خوا
چرا بر وی صفت لازم آید و ہم در شرح تعرف آورده کہ ہر کہ جزاے کرد کہ آن فعل از وی قبیح آید یا
مذموم نہ از بہر آن بود کہ اندر ملک کسان کرد یا پاس از حد امر بجرم نہاد و باز حقتعالی ہر چه کند
ملک خود کند و بروے کسی را امر نیست و بدین تصرف برے و ذمی و نکو ہشی باز نکرد و اندرین مسئلہ
دو نوع سختست یک اعتقاد درست دیگر ادب نگاہ داشتن با نصیب اعتقاد آنست کہ فاعل خیر و شر خدا
دانی غرض جل تا اندر ملک با وی شریک نگفتہ باشی نصیب بے آنست کہ نکو کہا بوی اضافت کنی و شر با تو
اضافہ کنی و او بگوئی یا فاعل الخیرات و یا محسن یا مجل و یا مفضل و بگوئی یا شریر یا مفسد یا فاعل بلائ و شد
آن طوفان عشق شراب کہ من محبت خالص طبع من بر لطف در نہایت مست لا تقطوا من رحمۃ اللہ قوله

نمیکنند دل من میل نہ بد و توبہ و علی بنام خواجہ بکوشیم و فرد و نیت او

میل خواہش فرغہ در یابی و شکوہ مدام ہمیشہ طینت آفرینش غزل

تاب نبفشہ میدہد طرہ مشکساز تو | پردہ غنچہ می در دختہ دلکشای تو

تاب روشنی بیچ طرہ موسیٰ عیدہ محبوبان کہ بردوش سے گذارند قولہ

اگر گل خوش نسیم من بلبل خوش را سوز | اگر سر صدق میکند شب شب عاوی تو

گل خوش نسیم محبوب بلبل عاشق قولہ

من کہ ملول شستم از نفس فرشتگان | قال مقال عالمی سیکشم از برائے تو

قال و مقال گفتگو یعنی من کہ ببالم عدم در حساب غربت مکمل بودم و از کمال غیرت تقدیرت در دنیا رخت نہادم گفتگو مجازیان را تحمل میکنم و باقتضای قضاۃ الحقیقۃ این را بیکشم ملول گشتن از نفس فرشتگان آنست بموجب اجتماع فیہا من یغسب فیہا جمیع ذریات آدم و صلبا و مردیدند و طعنہ سے شنیدند و از موجود شدن مگر بختند دوم مصرع آئکہ چون موجود شدم اہل عالم در حق من گفتگوے جوش کہ بموجب ہلاکت و رنجش باشد مینمایند و من آنہم برای تو میکشم و تحمل مینمایم زیرا کہ میدانم کہ اگر بوجوئی آدم لذت مشہود تو از کجایے یا فتنم قولہ

مہر رخت سر رشت من خاک در رشت | عشق تو سر رشت من احبت من ضاؤ تو

مہر رخت عشق تو سر نوشت حکم ازنی و پیرے کہ بر سر او نوشتہ شود - قولہ

دلوق گدای عشق را گنج بود در آستین | گوشہ تاج سلطنت و مشکند گدای تو

سلطنت را در نظر سے آرد گنج معرفت در آستین پوشیدہ سلطنت معرفت و بے پروائی از اسکو قولہ

ماہ نشین چشم من تکیہ کہ خیال تست | جای دعا ست چشم من بہ تو بباد جای تو

و عاخواندن خواہ براسہ تکیہ است - معنی آنست چشم من کہ شاہ نشین است اے نشنگاہ شاہ بود و منظر لگاہ خیال ما بود یعنی صورتہ تخیلیہ تو در آنجا نشستہ و درش بر کردی گران بستہ آن چشم از کمال صفا گنجایش دارد کہ ترا آنجا بدعوۃ آرد یا مقام دعا ست کہ در دعا و ایم و از تو آن سالک نمایم کہ جای تو نے تو خالی بہاد دیگران را در مقام توجہ جاسے استناد قولہ

خوش جنوست عارضت خاصہ کہ در بہار | حافظ خوش کلام شمرغ سخن سرا تو

عارض رخسارہ خاصہ علی الخصوص مرغ سخن سرا بلبل غزل

مدام خرم و عاخواندن در دور و بہار
مگر خاک خرابات بود و نظرات او

خط عذار یار که بگرفت ماه زو خوش خلقه ایست لیکه بنسبت اناهو

خط عذار سبزه رخسار شا بهان درینجا کنایه از نشو و نماے دنیا بود و ماه معرفت کنایه از صفات عذار
و گرفت ماه درین مقام پوشیدن بود معنی آنست دنیا که بنسبت عوام مذموم است و توجیه بدو مسموم
که الدنیا بی حقیقت و طالبها کلاب نوحه است را پوشیده و غشاوه بر بصیرت همگان می آورد و چون مقام
در یافت حق است بنسبت خواص که الدنیا از رحمة الاخره خوش خلقه ایست راه بدر شدن
ندارد و گرداب وارتیکس از و سر بر نماند و بے عنایت ازلی و هدایت لم نیل از ان حلقه نمیتوان
برآمد و در زمره عوفای حق نمیتوان درآمد قوله

ایر و دوست گوشه محراب طاعت است آنجا بال چهره و حاجت بخواه ازو

و دنیا از آنجمله که مقام حصول عشق و محبت است گوشه محراب طاعت در ان محراب آتو حجت
مقبول سلف است بدو ناپس گام بهت برادران راه و هر حاجتی که داری ازو بخواه که بدیج
اولی و اخری و معارج مقامات است قوله

اگر جرعه نوش مجلس حم سینه پاکدار کاکینه ایست جام جهان بین گواه ازو

یعنی اے سالک سینه را از خطرات رویه پاک دار تیج خطره فاسد بخاطر میار که دل مرشد آئینه است
جهان بین که هر چه بخاطر سالک خطور پذیرد برو روشن شود افسوس که مستر شد را بطور شرته رو
بهر خطره اش اعتراض پیش می آرد قوله

اگر دار اهل صومعه ام کرد می پرست این دو دین که نامه من شد سیاه زو

کردار افعال اعمال اهل صومعه را بهان مرئی قوله

سلطان غم هر آنچه تواند بگو بکن من برده ام بیاده فروشان نپاه ازو

سلطان غم اضافه بیانیه مراد عشق زو - اشاره بغم قوله

ساقی چراغ مژده آفتاب دارا گو بر فرو مشعل صبحگاه زو

ساقی مرشد چراغ وجود سالک می مراد عشق مجاز و آفتاب محبوب عشق حقیقی مشعل
صبحگاه محبوب حقیقی و یادل سالک که منور آن سالک است چه صبح قیامت کسیکه دلش درین نشاء مشعل
و از مصورشده باشد و بانوار محبت حق منور مشعل گشته پیشش ظهور خواهد نمود و هر که بر دلش

آتش عشق تافته سر سیمه بیدای حشر خواهد بود که من کمان فی هذه اعصی فهو فی الاخره عقی سینے
 اسے مرشد سالک را که محبت مجاز شده باشد مشتعل و با فروزش آن آتش شعله آتش از ان آتش بر آرد
 در آتش حقیقتش بر آید که آن آتش مشتعل گردد و از اسفل باطل رسد آن سالک را گو تا دل خود را که شعله و ام
 افروخته و غیر از جوانی خود سوخته از ان آتش که کنایه از محبوب حقیقی است نور اندزد که صبح قیامت مشعل
 و از پیش برافروزد و نیز چراغ می افشاند بیانی بود و مراد از ان حقائق و معارف بود آفتاب
 عبارت دل عارف سالک و شعله صبحگاه نیز کنایه از دل عارف از اشارت چراغ کرد پس معنی
 آنست که بیان معارف و حقائق پیش سالک عارف ممکن که او قابلست با احتمال این سخن گو برافروزی
 باید که برافروزی دل آن عارف را بآن چراغ که سزاوارست بآن شعل قولہ

آب بر روزنامه اعمال ما نشان	بتوان مگر ستر و حروف گناه از و بر تو
-----------------------------	--------------------------------------

ستر و تراشید قولہ

حافظ که ساز مجلس عشاق ساز کرد	خالی مباد عرصه این بزمگاه از و
-------------------------------	--------------------------------

عرصه میدان و هر میدان که در و درخت نباشد غزل

گلشن عیش و مد ساقی گلزار کو	با و بهار موز و باد و خوشگوار کو
-----------------------------	----------------------------------

گلشن عیش اضافه بیانی و نیز مشابہت تجلیات باد و محبت قولہ

هر گل نوز گلرخ یادمید دلم	اگوش سخن شنو کجا دیده اعتبار کو
---------------------------	---------------------------------

یعنی هر گل نو که از زیر زمین بر آید خبر می دهد و از احوال گلرخانی که کوس محبوب میزند عاقبت لا اله
 با خاک یکسان شد و گوش سخن شنو گوشتی که قابل سخن شنیدن باشد دیده اعتبار دیده
 عبرت گزین - قولہ

حسن فروشی کلم نیست محل ای صبا	دست زخم بخون دل بهر خدنگار کو
-------------------------------	-------------------------------

یعنی ای صبا محل حسن فروشی گل ندارم نگار ما کجا است تا دست بخون دل زخم ای و عشق و مستی
 گردم یا آنکه این قصه و خوشخواری با عرض نمایم قولہ

شمع سحر نیز بکه لاف ز غارض تو زد	خضم زبان و از شد خنجر آبدار کو
----------------------------------	--------------------------------

شمع سحر عاشق طال اللسان خضم اشاره به عاشق طال اللسان - قولہ

حافظ اگر چه دشمن خازن گنج حکمت است	از غم روزگار دُون طبع سخن گزار کو
حکمت معرفت غزل	
گفتاب رون شدی بتماشای ماه نو	از ماه ابروان منت شرم بادرو
عمریت تا دلم ز قیامان لف تست	غافل ز حفظ جانب یاران خود مشو
عمریت مدیت زلف مراد عشق حفظ نگا بهشتن قوله	
مفروش عطر عقل بند و زلف یار	کاجا هزار نافه مشکین به نیم جو
مفروش فخر کن زلف یار جذبه عشق کاجا اشاره بید عشق نافه مشکین عقل قوله	
تخم وفا و مهرین کشت زار عشق	انگه عیان شود که رسد موسم درو
کشت زار دنیا عیان آشکار موسم درو قیامت قوله	
شکل پلال بر سره میدد نشان	از افسر سیامک و فتر کلاه زو
سیامک نام بادشاه است پس کیو مرث و نام پهلوان توئی زو نام بادشاه طما سپ معنی است که شکل پلال که از سر ماه یعنی اول ماه نمودار میشود و این نشان میدد از افسر سیامک و فتر کلاه یعنی از بادشاهان گذشته خبر میدد که در ورسن اینم شاهان گذشته اند غزل	
مطرب خوشنوا بگو تازه بتازه نوبنو	باد و دلکشایکو تازه بتازه نوبنو
نوا سرود بگو یعنی بر سر قوله	
برز حیات کے خوری گزندام موزی	باد و بخور سیاد او تازه بتازه نوبنو
برز حیات کے خوری حصول فائده از زندگی کے نالی مدام مے خوری مستغرق عشق نباشی قوله	
با صنی جو لعبتے خوش بنشین بخلوتے	بوسه ستان بکام از و تا بتازه نوبنو
با صنی جو لعبتے اشاره بر شد خوش بنشین بجمع خاطر بوسه ستان ز روی او حصول فیض از و تا قوله	
شاہد دلرباؤ من میکن از برائے من	نقش و نگار و رنگ بو تازه بتازه نوبنو
شاہد دلربا محبوب حقیقی مرث نقش و نگار و رنگ بو تجلیات که لایبلی اسد مرتین و نیز بیان حقائق و معارف قوله	
باد صبا چو بگذری بر سر کوے آن پری	قصه حافظش بگو تازه بتازه نوبنو

حافظ بنیاد پیر زمانه است
در فدا و مهر و جوانی و در کشته

باد صبا کتایه از مرشد آن پری اشارت بمبوب غزل	
مر چشمیست سخن افشان دستش گمان ابرو	جهان بسین فلتنه خواهد ازان چشم هزاران ابرو چشم
خون افشان خون گیان کمان ابرو معشوقه که ابروان او کمان شکل باشند فتنه عاشق قوله	
هلالی شد تخم زین غم که با طغرائی شکینش	که باشد مه که بناید رطاق آسمان ابرو
هلالی شد تخم بین از بس لاغری تن من بمنزله ماه نو گردید طغرائی نشان پادشاه شکینش خمیرین	
هم برتن دهم کمان ابرو که باشد مه یعنی ماه کیست چه یارا او را قوله	
غلام چشم آن ترکم که در خواب خوشستی	نگارین گلشن دشت مشکین بنایان ابرو
ترک معشوق قوله	
همیشه چشم مستش را کمان حسن زده باد	که از بیتی تیر او کشد بر سر کمان ابرو
کمان ابرو معشوق قوله	
روان گوشه گیران از حسنش طغرائی است	که بر طرف سمن ارش همگرد چنان ابرو
طرفه نا در قوله	
اگر چه مرغ زیرک بود حافظ در هاداری	بیتیر غمزه صیدش که چشم آن کمان ابرو
هوا داری دوستداری غزل	
مزرع سبز فلک یم و داس مه نو	یادم از کشته خویش آمد و هنگام درو
مزرع کشت داس دانی در وقت رسیدن از کشته خوشتن جنونی سروری میشود کسی که کشته	
از دور نظاره میکند همچنین مزرع فلک داس مه نو از کشت ارادت یاد میدهد که دنیا هر رفته	
اکلاخه یعنی هر کس فراموختی مزرعه خود خواهد در و اگر نیک است نیک و اگر بد است بدر قوله	
گفتم ای محبت بخسیدی خورشید دید	گفت با این همه از سابقه نو میدمشو
سابقه روز ازل قوله	
تیکه بر اختر شب گرد من کان عیار	تلیج کاوس بر دو کمر کجمنش و
یعنی عاقل را باید که عشو دنیا بخرد و بفریب او مغرور نشود و نقش و نگار فلک و نجوم و سیارات و	
ثوابت و از کارها نبرد و گفت تیکه بر اختر شب گرد گردنده شب در قوله	

گر روی پاک و مجروح سیاح بفلک	کز چراغ تو بجو رشید رسد بر تو
بعضی طالب را باید که درین دنیای فانی آبخنان زندگانی نماید که کار برد آسان شود در وقت حلت از دیگرے فارغ گردد چنانچه گوید گردی پاک و مجروح دلم قوله	
آسمان کو مفروش اینهمه نخوت که ترا	خرمن سجوی خوشه پروین بدو جو
اهل کشف گفته اند که مرد را باید که خود را بزیور عشق چون محلی و مزمین سازد که دنیا و مافیها نزد شوکت از ذره حقیر تر نماید گفتن این مثال از وی پسندیده آید آسمان کو مفروش الخ و در بعضی نسخه این بیت چنین دیده شده قوله	
جام جمشید بمن نه که نیرد بر من	گنج قاضی بجو و ملک سلیمان بدو جو
گوشتوار در لعل ارچه گران ارد گوشت	دور خوبی گذرانست نصیحت بشنو
ارباب عشق را گفته اند که می باید که در غایت خلق و نهایت تواضع بود یعنی افتادگی و شکستگی اشعار خود سازد و بحسن عاریت فریفته نشود چنانچه اهل تجربه گفته اند گوشتوار در لعل ارچه الخ - قوله	
چشم بد و ز خال تو که در عرصه حسن	بینه زانکه برد از من و خورشید گرو
و تنبیه بحسن و خلق و فاباد و مسندان پیش آمد و ترک جفا کرد و در دق و لب اهل اسد پیدا می شوند که همه او را ستایش میکرد و اند چشم بد و ز خال قوله	
آتش نه بد و یا خرمن نه خج اهد سوخت	حافظ این خرقه پشمینه بیند از و برود
گفته اند طینت آدم بر سر شتی که واقعت باید که سیرت خود را بهمان صورت نماید تشبیه و تلمیح لباس خود ننزد و زهر و یا که آفتاب دین چنانچه میگوید آتش نه بد و یا خرمن -	
ردیف الهاء غزل	
یا از خون ل و شتم نزدیک است نام	این را بخت نه از من مجرک انقیام
یعنی مصرع ثانی آنکه بدست من دیده ام من مانده از از هجر تو قیامت قوله	
دارم من از فرقت دیده صد علامت	لیست موع عینی نه ازنا العلامه
نیست اشکهای چشم من نیست مرانثانی قوله	
هر چند کار نمودم از وی نبود موم	من جز بیا مجرب خلعت به اندامه

کس که بیازماید از موده شده را فرد آید بوی پشیمانی قوله	
پرسیم از طیب احوال دوست گفتا	فی بعد با عذاب فی قریبها الندامه
در دوری او عذاب است و در قرب او لذت - قوله	
گفتم ملامت آرد گر دوست گرم	والندمانا ینا حبیباً یلا ملامه
سوگند خدا هرگز ندیام هیچ دوستی بے ملامت قوله	
با و صبا ز حالم ناگه نقاب برداشت	کالتش فی ضحایا تطلع من الغمامه
مانند آفتاب که در وقت چاشت از زیر ابر طلوع نماید قوله	
حافظ چو طالب آمد جامع و جان شیرین	حتی یدوق منه کاساً من الکرامه
تا اینکه بچشند از وی یعنی بسبب پیاله از نوازش بزرگواری غزل	
ای از فروغ روشن چرخ دیده	چشمه چشمه مست چشم جهان ندیده
فروغ روشنی قوله	
در قصه خون عاشق ابرو چشم شوخت	که این کمین کشاده که آن مکان کشیده
این اشاره بچشم آن اشاره بابر قوله	
وز سوز سینه هر دم دودم بس بر آید	چون عود چند باشم آتش آرمیده
عود و جویت خوشبو غزل	
از من جدا مشو که تو ام نور دیده	آرام جان و منقلب سیده
مونس الفت دهنه قلب رسید دل بیقرار - قوله	
از چشم زخم دهر مبادت گزند از آنکه	در دلبری بغایت خوبی رسیده
گزند زیان بغایت خوبی رسیده بحال خوبی رسیده قوله	
از دامن تو دست ندارند عاشقان	پیرا من صبور می ایشان در دیده
از دامن تو دست ندارند دامن نگذارند قوله	
چشم به از تو دور که در طرز دلبری	خط بر جمال یوسف کنگان کشیده
خط کشیدن منسوخ کردن قوله	
زین سز زنی که کرد ترا دوست حافظا	بیش از گلیم خویش مگر پاکشیده
پا از گلیم خویش بیرون کردن کار بیش از انداز خود کردن غزل	

در دست من کیمیری با خواجه بزرگوارم در خط چشمه دل از چشمه دل

اے کہ ہاں لہ زلف دراز آمدہ	فرصت باد کہ دیوانہ نواز آمدہ
دیوانہ کنایہ از عاشق قتلہ	
ساعتی ناز مفرما و بگردان عادت	چون پیرسیدن ارباب نیاز آمدہ
بگردان عادت یعنی در غمخواری بکوش ارباب نیاز عاشقان قتلہ	
پیش بالائے تو میرم چه بصلح و چه بجنگ	کہ بہر حال براندازہ ناز آمدہ
بالا قہ چه بصلح و چه بجنگ خواہ بصلح پیش آئی خواہ بجنگ بہر حال ہم در صلح ہم در جنگ قتلہ	
آہ آتش ہم آہیختہ از لب تسلسل	چشم بد دور کہ خوش شہدہ باز آمدہ
شہدہ باز بازی گر قتلہ	
زہدین ہا تو چه سنجہ کہ سیغاب دلم	مست آشفتمہ بجلوتکہ راز آمدہ
چہ سنجہ چہ وزن دارد یعنی اے چہ در خلوتکہ راز خلوت عاشق قتلہ	
گفت حافظ دگر گرت گر چہ شراب بود است	مگر از مذہب این طائفہ باز آمدہ
غزل	
چرخ روے ترا شمع گشت پروانہ	مرا ز عشق تو بر جان غلیش پروانہ
پروانہ کرے کہ شمع و چرخ زند و آنکہ متوسط نفاذ بود یعنی ترکیبی فراغت نہ - قتلہ	
خرد کہ بند مجاہدین عشق مے فرمود	بہوے حلقہ زلف تو گشت دیوانہ
بند قید مجاہدین جمع مجنون - قتلہ	
بشمرہ جان بصبا داد شمع در نفسے	ز شمع روے تو اش چون سید پروانہ
صبا در شمع سالک پروانہ خبر - قتلہ	
بہوے زلف تو گر جان بیا درفت چہ شد	ہزار جان گرامی فدائے جانا نہ
بہوے زلف تو بجز نہ عشق تو بجان پسند جان اسپند بیکر قتلہ	
چہ نقشہا کہ برانگیزتم و سو و داشت	فسون ما برا و گشتہ است افسانہ
چہ نقشہا اشارہ بعجز و نیاز مندی فسون ما اشارہ بجان نقشہا برا و یعنی نرا و افسانہ لایق قتلہ	
حدیث مدرسہ و خانقہ مگوے کہ باز	فتاد و سر حافظ مگوے میخانہ
در مدرسہ و خانقہ زہد و مصلح منزل	

خنک نسیم معنبر شام	که در هواست تو بر خاست بباد و گاه
خنک سر و خوش نسیم	باز دم معنبر خوشبو شامه بے خوش بباد و گاه سحر که قوله
دلیل راه شواست طائر خجسته لقا	که دیده آفتاب از شوق خاک آن نگاه
دلیل راهنا قوله	
ببین بشخص ترا م که غرق خون دست	هلال ار کنار شفق کنند نگاه
نزار لاغر - قوله	
ز دوستان تو آموخت و طریقت مهر	سپیدم که صبا چاک زد و شعار سیاه
سپیده دم سحرگاه شعار سیاه لباس سیاه غزل	
در سراے معان رفته بود و آب زده	نشسته پیر صفا بشیخ و شاب زده
رفته خس و خاشاک و در کرده آب زده آب پاشی نموده صلا افزون براس دفع سرا از بهر عامه	و آوازے که براس طعام کنند امن براسیم شابی قوله
سبو کشان همه در بند گمش بسته کمر	وے ز طرف کله خمیه بر سحاب زده
سبو کشان عاشقان بسته کمر مستعد و موجود قوله	
فروغ جام و قلع نور ماه پوشیده	عذار مغیچگان راه آفتاب زده
فروغ روشن جام و قدح معروف کنایه از سالکان گناه کنایه از نور صفات احدیت عذار	رخساره مغیچگان نیز کنایه از سالکان راه آفتاب زده آفتاب را اثر منده ساخته و نیز آفتاب
کنایه از جلال احدیت معنی آنست که درخش نور سالکان با کمال که مخلوق با خلاق اندر شده نور صفات	جمال پوشیده و تجلی صفات و ایشان آری و زخار آن سالکان آه آفتاب احدیت زده - قوله
رشته زرد شادان شیرین کاس	شکر شکسته و گل ریخته گلاب زده سنن
عربده گفتگو شکر شکسته و گل ریخته گلاب زده شکر و گل گلاب هر شکسته و ریخته زده شده قوله	
اگر قته ساغر عشرت فرشته رحمت	ز جرعه بر رخ و پری گلاب زده
فرشته رحمت مرشد جرعه قطره قوله	
وصال دولت بیدار ترست ندیدند	که خفته تو در اغوش بخت خواب ده

سده بخاطر آنکه در حالت ازین راه
که حافظا تو معین بکار گفت بمراسم

دولت بیدار محبوب خواب زده غافل و بختبر قوله	
سلام کردم و با من برو خندان گفت	که اے خمار کش مفلس شراب زده
شراب زده مست و مخمور قوله	
که کرد و اینک تو کردی بضعف همت و را	ز کج خانه شده خیمه بر خراب زده
کج خانه کنایه از گوشه خانه اطلاق خراب زیبا قوله	
فلک جنبیدش شاه نصره الدین باد	بیا به بین ملکش دست در کاب زده
جنبیدش کوش کوتل کش یعنی خام ملک فرشته دست در کاب زده رکاب داری کرده - قوله	
خرد که ملهم غیب است بهر کسب شرف	ز رو صدق صدش لبه جنب زده
ملهم الهام کننده قوله	
عروس بخت در آن حبله با هزاران ناز	شکسته گیسو بر برگ گل گلاب زده
شکسته گیسو زلف آراسته برگ گل رخساره بر برگ گل گلاب زده چهره عرقناک - قوله	
بیا بسکده حافظ که بر تو عرض کنم	هزار صف زدها هاست سحاب زده
صف قطار سحاب زده با جابت رسیده غزل	
دامن کشان همی رفت در شرب زر کشیده	صد ماه ز بکوش جیب قصب دریده
دامن کشان خزان شرب یعنی است از جامه کتان که اکابر می نوشند قصب لعل جبین نه و جامه کتان یعنی مرشد من از همه خواهم شام عالم کشیده از خرقه که مانند شرب زر کشیده زیانی داشت همی رفت صد و لیا که روح ایشان در عالم دل مانند ماه تابان بود از رشک و جامه خود چاک میزد که ما بآن حالت نرسیده ایم قوله	
از تاب آتش می برگرد عارضش خوے	چون قطره هاست شبنم بر برگ گل چپیده
تاب گرمی قوله	
آن بعد از لکش بین آن خنده پر آشوب	و آن رفتن کشش بین آن گام آرمیده خوش
رفتن کش رنثار با ناز قوله	
زنهار تا توانی اهل نظر می سازار	دنیا و فانداد اے یار بر گزیده

فلکش

بموشد

ز بهار برگز اهل نظر عاشقان برگزیده مقبول قوله	
پس شکر باز گویم در بندگی خواجه	گراوند بدستم آن میوه رسیده
آن میوه رسیده معشوق قوله	
دوش فزستم بدرسیده خواب آلوده	خرقه تر دامن سجاده شراب آلوده
میکده عشق و آستانه پیر خواب آلوده مخمور و خجسته تر دامن ملوث قوله	
آمد افسوس کنان بغمچه باده فروش	گفت بیدار شوایر مهر خواب آلوده
رهر و سالک قوله	
شست و شوی کن آنکله بخرابات خرام	تا نگر دزد تو این دیر شراب آلوده
شست و شوی کن اول خود را از جمع معاصی یا تعلقات دنیوی پاک کن آنکله بخرابات خرام معبد	
و عشق در اے این دیر خراب اشاره بهشق آلوده بدنام قوله	
بطهارت گذران منزل پیری کن	خلعت شیب تبشیر شیب آلوده
طهارت عشق منزل پیری وقت پیری خلعت سراپا و شیب پیری شباب جوانی قوله	
آشنایان عشق درین بحر عمیق	غر که گشتند نکشتند آب آلوده
بحر عمیق عشق - قوله	
بهوای لب شیرین همان چند کنی	جو هر روح بیا قوت مذاب آلوده
مذاب گداخته شده یا قوت مذاب شراب سُرخ قوله	
پاک و صافی شو از چاه طبیعت	که صفائی ندهد آب تراب آلوده
چاه طبیعت بشریه آب تراب آلوده آب خاک آلوده کنایت از زهر باری قوله	
گفتم ای جام جان فتر گل عینی نیست	که شود فصل بهار از سائب آلوده
فصل بهار در فصل بهار غزل	
سحر گاهان که مخمور شبانه	گرفتم باده با چنگ و چغانه
شبانه بفتح مخاری هر چه بران شب گذر چنگ و چغانه نام سازها قوله	
نهادم عقل را ره توشه از مے	ز شهر پیش کردم روانه

گفت حافظ برو و نکته بیا را آن مخمور شبانه ازین لطف بانواع عجب آلوده

رہ تو شہ توشہ راہ کہ در وقت سفر ہمراہ گیرند قوله	
نگارے فروشم عشوہ داد	کہ ایمن گشتم از مکر زمانہ
نگارے فروش مرشد عشوہ داد تو ہی فرو مکر زمانہ حادث زمانہ و نیز کنایہ از خبیث ساختن مرا نشانرا	
سرخالیت از بیگانہ مے نوش	کہ نبود جز تو اس مرد یگانہ
سرخالیت بیخ مزاج نیست نیز دل بیغل و غش قوله	
شراب و شاہد و ساقی ہمہ است	خیال آب و گل در رہ بہانہ
باید دانست کہ در وجود جملہ موجودات ہمان یک حقیقت دائر و سائر است و این جملہ وجود وہی بیش نیست چون بر سالک آفتاب حقیقت بتابد و دیدہ باطن او بنور معرفت کشادہ گردد و این ہستی مومومہ کائنات از پیش نظرش محو و منطس گردد چون پنجم و ششم و ہفتم و ہمان حقیقت را دائر و سائر میندلاجرم گوید مانی الوجود الا اللہ شراب شاہد پنجم قوله	
ز ساقی کمان ابرو شنیدم	کہ اسے تیر ملامت را نشانہ
ساقی کمان ابرو عارف کامل - قوله	
نہ بندی ز انیمان طرفے کمر وار	اگر خود را نہ بینی در میانہ
طرف نہ بستن حاصل کردن ز انیمان اشارہ بذائق اگر خود را نہ بینی در میانہ چہ کہ اگر یاری از خویش تن دم مزین کہ شرک است بایار و با خویشتن قوله	
رو این دام بر مرغی و گرنہ	کہ عنقا را بلند ست آشیانہ
این دام اشارت بسی و کوشش مرغ و گرا اشارت تجلیات صفاتی و اغالی عنقا کنہ ذات مقدس بلند ست آشیانہ کہ با بخانیرہ قوله	
کہ بندہ طرف او از حسن شاہی	کہ با خود عشق باز و جاودانہ
طرف بستن امید داشتن کہ با خود عشق باز و جاودانہ موافق این کہ خود از دست خویش نمیدانم	
کہ کشتی مے تا خوش بر آئیم	ازین دریائے ناپیدا کرانہ
کشتی مے پیالہ مے کہ بصورت کشتی سازند در یک ناپیدا کرانہ العشق بحر عمیق قوله	
وجود ما معایت حافظ	کہ تحقیقش فسونست و فسانہ

نہم

بینی

معنا کیست انسان سری انسان غزل	
عیشم مدام است از لعل و لخواه	کارم بکام است احمد بشد
مدام همیشه و شراب لعل و لخواه کنایت از لب مراد از آن لطف کام مقصود قوله	
دیشب رویش خوش بود و قتم	از وصل جانان صد لوحش الله
ز رویش سبب مشافهت و خوش آمد در اصل لا و حش اسد یعنی وحشی نگرداند خدا و وحش ندید و این دعاست قوله	
رخ برنتابم از راه خدمت	سدر بر ندارم از خاک دگاہ
رخ برنتابم معرض بیابانم قوله	
دلچ طمع ز ناز را هست	صوفی نداند این رسم و این راه
دلچ طمع اعمال ربانی ز ناز راه است در طریقه عشق عین کفرست صوفی کنایه از عاشق کامل این رسم و این راه اشارت باعمال ربانی قوله	
مارا به میخانه افسانه کردند	پیران جاہل شیخان گمراه
مارا بشرابخواری و عشقبازی مشہور کردند قوله	
از قول زاهد کردیم توبہ	وز فضل عابد استغفر الله
زاهد مراد از اہل خشک کہ تسبیح بود و عشق ندارد عابد عابدان مرانی قوله	
جانان چه گویم شرح فراق	چشمی و صد غم جانے و صد آہ
جانان اے جان خطاب بجان است حرف ن زائد قوله	
خست شوق لبست برد از یاد حافظ	در شبانہ درس سحر گاہ
شوق مستی لب مراد لطف مراد از و عشق غزل	
عید است موسم گل ساقی سیراب	ہنگام گل کہ دیدت بر مرقع نہاد
عید ایام مکاشفات قوله	
وا غلط کہ دی نصیحت میکرد عاشقا	مروزد پیش مست تقویٰ ز دست باز
وا غلط کنایت از خوردی زمانہ گذشتہ امروز دیدش مست تقویٰ دست دادہ موجب مہمیز	

عشق و لباس پارسائی پاره شده طاعت صد سالام تالرج یک نظاره شده قوله	
این یکدور و ز دیگر گل را غنیمت دان	اگر عاشقی طرب کن با ساقیان ساده
این یکدور و ز اشارت بزبان مکاشفات و نیز منکام جوانی گل مکاشفه و جوانی شایه بان ساده عرفای کامل که لوح دل انسانی از نقوش ماسوی شد ساده دارند قوله	
زمین زهد و پارسائی بگرفت خاطرن	ساقی پیاله ده تادل شود کثاده
زمین زهد و پارسائی اشاره بزهد و تقوی شک بگرفت ملول شد ساقی - مرشد و مقتدای حکیم بر مقتضای رهنمون شراباً طمأنینه کشاده خوش قوله	
گل رفت از حریفان غافل چه شنیدید	بے بانگ و دو چنگ بی پای جام باوه
گل رفت گل اشارت ببعثت و جوانی بیایه که عمرت بهفتاد رفت بے بانگ ف و ن احوال واحادیث سلف یار مرشد کامل جام باوه کنایه از عشق قوله	
مطرب چو پژه سازد شاید اگر بخواند	از طرز شعر حافظ در نرم شاهزاده
شاید سزاوار است - غزل	
گر تیغ بار و در کوے آن ماه	گردن نهادیم احکم بنده
یعنی اگر در کوچه عشق آن ماه باران تیغ بلا بارد بجان قبول کردیم بفعل ما یشاء و بحکم ما یرید قوله	
آئین تقوی مانیز دانیم	اما چه چاره با بخت گمراه
آئین تقوی طریقه زهد و صلاح قوله	
ما شیخ و واعظ کمتر شناسیم	یا جام باوه یا قصه کوتاه
ما ملتفت بشیخ و واعظ نیستیم که این کار اهل ظواهر است یا جام باوه استغراق بعشق یا قصه کوتاه ترک قال قیس قوله	
مهر تو عکس بر ما نیفتد	آئینه رویا آه از دولت آه
مهر آفتاب کنایت از رب الارباب عکس تابش اینجا کنایت از تجلیات مشاهدات حق تعالی مهر آفتاب رویا عکس بر ما نیافت در شبه مشاهدات تجلیات که سالک را بمنزله حیات است در زیانست و محبوب آئینه روز دولت آه که توجه بکنی حبه شد باید دانست که آئینه از آه تباہ گردد	

وایراد ہر دو کلمہ کلام فضا قولہ

اَلْهَبْ مِرْمَرًا لَعْمَرَفَانِ | يَا لَيْتَ شِعْرِي حَتَّامُ الْقَاهِ

مرتبغ فان فانی لیت کاشکی شعر دانستن حتام دراصل حتما بود الف از جهت تخفیف حذف نموند و حذف الف در کلام فصحا و بلغا کثیر الوقوع است و در اسد اللام حذانی ز ہرۃ الدنیا عنیک و حتام منکسر بعد انباس ناعقبک کلمہ کہ بعد حتم کہ در کلام است بمعنی استفهام است معنی آنست کہ شکیبائی تلخ و زندگانی فانی بشنوتابدانی کلمہ کاشکی تا بدست می کہ کے ملاقات کنم اورا یعنی مرا شوق لقاء او فراوان و شکیبائی از اختیار بیرون یقین است کہ زندگانی پیری شونده است از دست رونده اے کاشکی معلوم شود کہ کے مرگ در رسد ملاقات دست دہد قولہ

عاشق مخور غم گر وصل خوابی | خون خورده باید در گاہ بیگاہ

خون خورده باید احتمال بلایا باید نمود و دم نباید دگاہ و بیگاہ بدم قولہ

حافظ چہ نالی ز نیگونہ بیدل | گرے شنیدی پند نکو خواہ

چہ نالی شکوہ چہ مکنی بیدل بتلاے غم و اندوہ قولہ

اَکْفَتُمُ آبَ دُوسْتِ شِعْرِ عَاشِقٍ زُرُورِ | کَفْتُ لَأَوَّلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

حول توانائی و گردیدن افواہ و مہنہا و و تاہ غدار و ہر دو زوال کا ہش و نقصان -

غزل

نصیب من چو خرابات کردہ است | در نیمیانہ بگو صوفیا مرا چہ گناہ زاہدا

خرابات مقام عشق و نیز مقام توحید است ۵ نشانے دادہ اندت از خرابات ۶ کہ التوحید اسقاط الاصناف در نیمیانہ در خرابی اوصاف بشری صوفی مراد زاہد شمر قولہ

کسے کہ در از کش جام مے نصیب افتاد | چرا بجشتر کنند این گناہ را اور خواہ

یعنی کسے کہ روز ازل رقم میخوری بنام او مرقوم نموند و خواہ سوال قولہ

مراد من ز خرابات چونکہ حاصل شد | دلم ز مدرسہ خانقاہ گشت سیاہ

خرابات عشق خرابی اوصاف بشری چونکہ حاصل بر او خود رسید مدرسہ و خانقاہ فضیلت و تقوی گشت سیاہ تنگ و بیزار قولہ

۱۲ کہ از فانی اصل غم نباید ۱۲

۱۳ این غزل در شرح طبری و این غزل ۱۳

بگو بزاہد سالوس خرقہ پوش دورو	کہ دست زرق دازست آستین کوتاہ
خرقہ پوش دورو درویش مرائی سالوس مکار کہ دست زرق دازست گرفتار حص و ہوا و دپہ تحصیل جمع مال آستین کوتاہ لباس درویشی قولہ	
تو خرقہ راز برے ہوا ہے پوستی	کہ تا بزرق بری بندگان حق ازراہ
ترک الدنیا للہ نہا تا برے آنکہ زرق مکر و فریب بری بندگان حق ازراہ گمراہ سازی مقتدر و گردانی قولہ غلام ہست ندان بے سرو پا ہم کہ ہر دو کون نیز دہ پیش شان یک گاہ	
بے سرو پا مغلس پیشان کہ ہر دو کون نیز دہ بنزدشان یک گاہ با سو آحق نظر نیند از اندر نیجا سحب المعالی الہم - قولہ	
برو گداے در ہر گداے شو حافظ	تو این مراد نیابی مگر بشتے شد
گدا کہ نایہ از عارف کہ گدا و حق اند شے شد گداے کہ اواز فقیران است - غزل ماہیں ناگمان پر دہ بر انداختہ یعنی چہ	
پیر دہ بر انداختہ خود را آشکارا ساختہ قولہ	
زلف دست صبا گوش بی بیغام	ایچنین با ہمہ در ساختہ یعنی چہ
در ساختہ آئینتہ قولہ	
شاہ خوبانی و منظور گدا یان شدہ	قد این مرتبہ شناختہ یعنی چہ
گدا یان عاشقان این مرتبہ اشارہ بمنظوری گدا یان قولہ	
چون سیر لطف خود اول تو بدتم داوی	بازم از پایے در انداختہ یعنی چہ
مبتلاے غم و اندوہ یعنی اول خود بخیزد بہ عشق خود آؤنی و نیز نگلی عشقت کہ اسرار انا الحق خوب گفتہ و خود ز منہو کشیدہ قولہ	
سخت فردیان گفت کمر سربیان	و زمین تیغ با آختہ یعنی چہ
آختہ کشیدہ قولہ	
ہر کس از مہرہ ہر تو بنفشہ مشغول	عاقبت با ہم کج باختہ یعنی چہ
بنفشہ یعنی ہرے با ہم کج باختہ ہیچکس وفا نمودہ - قولہ	

لے چہ بڑے چوس بڑا سہم شای ۱۲

حافظ در دل تنگت چو سرود آید یا کج	خانه از غیر نرسد داخه یعنی چه
خانه دل چه فرو و آید یا محبوب چگونه دل نماید از غیر باسوق	نبرد داخه خالی نماند غزل
وصال او ز عمر جدا و دان به	خداوند مرا آن ده که آن به
او اشارت محبوب بار باب محبت گفته اند که وصال جانان از شمع دنیا و نعیم آخرت بهتر است قوله	
بشمشیرم زد و با کس نگفتم	که راز دوست از دشمن نهان به
شمشیر تیغ بجز بوی نیازی دشمن غیر تیغ به معلوم شده است محبت هر چند جفاکش تر و اسرار	
مخفی را بگمزارنده تر باشد محبوب را با محبت بیشتر شود بنا بر آن گفت بشمشیرم زد و با کس نگفتم قوله	
بدان غبندگی مردن برین در	بجان او که از ملک جهان به
بجان قسم جان ملک جهان سلطنت حاصل آنست که غلامان محبوب را شرف است بخواهیم دنیا	
که از محبت نصیب ندارند که خواجہ خود جای دیگر گفته است گدای کوسے تو بودن ز سلطنت بهتر قوله	
خدا را از طیب من پرسید	که آخر کے شود این ناتوان به
خدا را بواسطه خدا از طیب من از محبوب من قوله	
بخدمت دعوت اے زاهد مفرما	که این سبب زان بوستان به
ماهل این بیت آنست که تقدیر بر نیستی هیچ هست بموجب عصفوری یکدین خیرین الکرکی نے الہا قوله	
گلے کا پاپال سرو ما گشت	بود خاکشن خون ارغوان به
گل کنایه از سالک و عاشق سرو کنایه از عاشق ارغوان عاشقان معذرتی قوله	
اگرچہ زندہ رود باغ کاران	وے شیراز ما از اصفهان به
زنده رود نام رود دست بالاے او باغ کاران که نام باغ است در اصفهان مراد و عطا و	
تقوی شیراز عالم عشق اصفهان صلاح و تقوی قوله	
جوانا سرتاب از پند پیران	که راسے پیر از بخت جوان به
سرتاب اعراض کن راسے فکر و تدبیر عقل غزل	
یا قوت فرشت ہزار ہد کہ دیدہ	سجادہ ترک کردہ پیانہ در کشیدہ
یا قوت می فروش کنایه از لب مرا عشق سجادہ زہد و پارسائی پیانہ در کشیدہ و عشق درآمدہ	

آب جان

وان یکا آیت وان یکا الذین کفر والیرلقونک بالبصاریم لاسعوا لذلک ویقولون انه لمجنون ان هو الا
ذکر للعالمین قوله

میلے گزیدارو با عارض تو ابرو | پیوستہ از چہ باشد چو قفس خمیدہ

عارض رخسار پیوستہ ہمیشہ خمیدہ کج - قوله

گر بر لبم نہی لب یا بم حیات باقی | آندم کہ جان شیرین باشد بلب سیدہ

لب بلب نہاد کنایہ از رسانیدن بہلول حیات باقی زندگی لافنا فضا از زمین فراخ
و کشادہ -

ردیف الیاء - غزل

احمد اللہ علی معدلہ السلطانی | احمد شیخ اویس حسن الکافی

شکر میگویم خدا را بر عدل بادشاہ کہ نام او احمد شیخ اویس است والکافی منسوب کہ قوسے است
از ترکان - قوله

خان بن خان شہنشاہ شہنشاہ نژاد | آنکہ سے زبید اگر جان جہانش خوانی

نژاد اصل میزبید سزاوار است قوله

دیدہ نادیدہ باقبال تو ایمان آورد | مر جہاے بہہ لطف خدا ارزانی

مر جہا نوش باد ارزانی سزاوار قوله

بر شکن کا کل ترکانہ کہ در کا کل تست | بخشش و کوشش خاقانی چنگیز خانی

بر شکن کا کل ترکانہ زلف آریستہ کن خاقان بادشاہ ترکستان و چین چنگیز چنگیز کلاہما
نام سرور مغلان علیہ اللعنتہ گفتہ اند کہ خروج اویس از علامت قیامت بودہ است یک شہر ہستی
و چار لک آدمی اکشتہ و اینچنین اچنگیز خان ہم گفتند ہی شریعت اورا کہ بنام نہادہ تور نامند - قوله

گر چہ دوریم بیاد تو قدح می گیریم | بعد منزل نبود در سفر رو حانی

گر چہ دوریم اگر چہ باعتبار جسم دوریم بیاد تو قدح سے گیریم مدام میاد تو ایم بقصد صاف
بعد منزل نبود در سفر رو حانی در وصل معنوی ہجران صوری راستی نہ قوله

از گل فارسیم غنچہ عیشہ نشکفت | جنداد جلہ بغداد و می ریحانی

کر دوست من نیکو بانی خواجہ بانو گویم
کز غشودہ دل از حافظ جوان بردار و دور

جَنَدِ اے چو دوست خوشا و دوستا دین کلمہ رنج گو بسندے ریحانی قسے از شراب
سر عاشق که بخاک ره معشوق بود هر عاشق که خاک راه معشوق بود از و اشارت بخاک دیار

عَنْدَل

اے گدایان تر عازر شاہنشاہی | ہمہ کس اتو دہی منصب صاحب جاہی

عار عبیب ننگ دار و عار اے عارے ندارد در غزل

اے دل اندم کہ خراب گلگون باشی | بے ز رو گنج بصد شمت قارون باشی

در مقامیکہ صدارت بقیران بخشد | چشم دارم کہ بجاہ از ہر ہ افزون باشی

در صدارت بالانشینی چشم دارم توقع دارم قولہ

در رہ منزل لیلی کہ خطر ہاست در | شرط اول قدم آنست کہ مجنون باشی

اے جان اول قدم دین راہ آنست کہ معاملات آمیزش با خلق کیسہ نہی بعدے کہ خلق ترا مجنون

گویند کہ قال عم لا یملک ایمان العبد حتی یظن انه مجنون قولہ

نقطہ عشق نمود بتو بان سہو مکن | ورنہ چون بنگری از دائرہ مہرین باشی

نقطہ عشق اضافتہ بیانہ سہو مکن غیر ملتفت باش ورنہ چون بنگری ملتفت بغیر شوی دائرہ حلقہ شائقان

قولہ کاروان فت تو در خواب بیابان باشی | کے روی ہز کہ پرسی کینی چون باشی

کاروان سلف کہ تبعیہ ایشان لازم بود در خواب گرفتار غفلت بیابان کنایہ از ملوک قولہ

تاج شاہی طلبی گو ہر ذاتی تنہا | ورنہ خود از جوہر جمشید فریدن باشی

تاج شاہی مرید سلطنت گو ہر ذاتی حسب شرافت کس از جوہر جمشید حسب اصل جمشید

فریدون نام بادشاہ ایران زمین کہ ضحاک اکشت اول روز ہر گان بر تخت ملک جلوس کرد

خلایق آن روز را مبارک گرفتند و جشن گرفتند و عید شمرند و نیز از حکیم پیشہ ہود شراب انگوری و

حکمتاے دیگر ساختہ و با نصد سال شاہی کرد قولہ

حافظ از فکر مکن نالہ کہ گر شعرا ہیں ست | تیج خوشدل نہ پسندت کہ تو مخزون باشی

مخزون غمگین غزل

اے بادشہ خوابان ہوا از غم تنہائی | دل بتو بجان مدت مست کہ باز آئی

واو فریاد قوله	
دانه مشتاقی و مجوی و راز تو چنانم کرد	کز دست بخوابد شد بپایان شکیبائی
شکیبائی صبر- قوله	
اے در توام درمان بستر ناکامی	وے یاد توام مونس گوشه تنهایی
در و کنایه از عشق ناکامی نامرادی قوله	
زین در اتره مینا خونین جگر مے و	تاحل کنم این مشکل زین ساغر مینا
دائرة مینا فلک ساغر مینا پیاله شراب قوله	
فکر خود امر خود در عالم زندگیست	کفر است دین مذموب و بیعت خودی
دین مذموب اشارت به اشتیاق قوله	
یار بیکه شاید گفت این نکته که در عالم	رخساره کس نبود آن شاه هر جانی
شاید گفت توان گفت رخساره کس نبود و بیکس آنکه ماهیت خود و اوقات ساخت آن شاه هر جانی محبوب حقیقی باعتبار ظهور قوله	
دی شب گله زلفت با باد صبا گفتم	گفتا غلطی بگذر زین فکر سوانی
زلف دنیا و جذبه عشق با باد صبا شد غلطی در غلط افشای زنیفکرت سوانی خیال لا یعنی قوله	
صد باد صبا اینجا با سلسله مقصند	انست طریق ایدل تابا و نه پیمائی
باد صبا عاشق معارف اینجا در عشق با سلسله میرقصند گرفتار این سلسله اند در بلا و رنج فرحان و شادان اند انست طریق راه عشق انست تابا و نه پیمائی سرگردان نشوی قوله	
دائم گل این بستان سیراب نمی ماند	در یاب ضعیفان را وقت توانائی
گل انسان و مخلوق این بستان دنیا سیراب نیماند که کل نفس ذائمه الموت و یاب ضعیفان را تیمارداری ضعیفان نما قوله	
حافظ شب هجران شد بوی خوش صبح آمد	شادیت مبارکباد او عاشق شیدائی
غم هجران شد غم هجران رفت غزل	
اے دل بکوز عشق نذار می نمکینی	اسباب جمع داری و کار می نمکینی

شماره

بدانکه صراط مستقیم آنست که امثال او مردنواهی بر هیچ تقصیر نمیکنی و در جمیع احوال امید و باشی چه معلوم نیست که در وقتی که قبض روح خواهد بود یا ایها الذین آمنوا انفقوا ما ذقننا الا یہ و در آنوقت خبر نفع از رجا نیست نه نار تصفیة باطن بکوش که خلیفه حق باشی خود را چرا در گلفن طبعیت بنده نفس ماره کرده چرا ایدل بکوی عشق انحر قوله

چو گان کام و کف و گوئی نمیزنی	باز چنین بدست و شکاری نمیکنی
-------------------------------	------------------------------

چو گان کام طاقت و توانائی گوئی نمیزنی گوئی مراد بازی چنین عبارت از جوانی شکار مطلب قوله

اگر دیگران بجان غم جانان خریدند	اے دل تو این معامله باری نمیکنی
---------------------------------	---------------------------------

غم جانان عشق این معامله خریدن عشق بجان قوله

ساغر لطیف و کشتن موم افگنی بخاک	و اندیشه از بلائے خمار نمیکنی
---------------------------------	-------------------------------

ساغر بجان من و دل و بدن من زندگی موم افگنی بخاک ضلالت کنی خمار ملالت طبع که بعد خوردن شراب حادث گردد بلائے خمار اندوه و ترس محشر غزل

اے دل گران چاه زرخندان بر آئی	هر جا که روی خود پیشمان بد آئی
-------------------------------	--------------------------------

چاه زرخندان طور تقدیر اگر چه طور تقدیر که در غور آن غلو کردن جایز نیست التقدیر بجز عینیت فتن غمس فقد ضل و بحث کردن در آن طور گمراهی اگر دا ذابلغ الکلام الی القدر فما مسکوه و لیکن باعتبار اعتقاد سبب است یعنی شره از آثار اسلام و نتیجه از نتائج معتقدانست علم کلام موم و بیرون فتن ازین عقیده نیز گمراهی است ایدل انحر قوله

شاید که بآب فلک دست بگیرد	گر تشنه لب از چشمه حیوان بد آئی
---------------------------	---------------------------------

چشمه حیوان آب حیات مراد عشق قوله

هشدار که گرو و موسسه نفس کنی گوش	آدم صفت از روضه رضوان بد آئی
----------------------------------	------------------------------

اگر تابع حرص و هوائی نفسانی شوی و عامل بران شوی هیچ دانی نفس صیبت بدانکه الله تعالی قضیه از خاک برگرفت بعد از آن خاک را چهل سال گلابه کرد و چهل سال جلیش و چهل سال خلیش خشک بعد از آن صوت آدم نگاشت هر عضو را از اعضا آدم از بقعه ابقاع زمین خریدند و از خاک

حافظ بر که زندگانی با نگاه دوست باز کردی کند تو باری شکیلی

گرویش از خاک مبعیت المقدس سینه از خاک زمین دنیا پشت و شکم از زمین هند و ستماندین مشرق و
 پایها از زمین مغرب گوشت پوست و رگ و پهلوی و خون از مجموع روست زمین و طول قامت و
 شصت گز و عرض هفت گز و چون روح در دود میدختن نظرش بر عرش افتاد و دید که لا اله الا الله محمد رسول الله
 بی اتمه مذنبه و انار ب عفو از ایجاد و چیز معلوم کرد یکی رفعت شان محمدی دوم نسیان امت او متفکر
 شد پرسید که محمد کیست فرمود پیغمبر است و فرزند من از فرزندان تو و زلت ترا بشغامت او دگر را نهم
 در خاطر آدم آمد مناسب آنست که پدر شیخ پسر باشد و اینجا بر عکس حکم حق بجای نیل رسید که دیانیت
 مرا و این اندیشه از دل او بردار و الا نه هلاک خواهد شد جبرئیل در رسید و سینه او بشکافت نفس از آن
 بیرون آورد و در زمین بهشت مدفون و درخت که سبب زلت او شد از تنم آن اندیش رسته بود و آن
 نصف دیگر که در روست مانده بود از آن نفس مادر دست که تا قیامت سبب کلفت و غرامت اولاد من
 است چون آدم تنها بود نیسے میبایست که بوس انس گیرد زمین فکر خوابت حق تعالی بخار آفرید نزد
 بعضی از استخوان پهلوی چپ او قبل از استخوان فروترین کوتاه تر پهلوی چپ و شکم قبل از بقیه
 طین آدم و حوا بصورت و مانند آدم بود و رنگ و قد قامت و حسن و جمال و در خبر است که از آدم فانی بود
 یکی آنکه پوست حوانا ز گز رنگ اوصاف تر و آواز ه و خوشتر و چشم او سیاه تر و بینی او خورتر و دندانها
 او لطیف تر و هر دو کف او نرم تر و مقصد گیسو او مغنیه آنکه حق تعالی او را با آدم تزویج کرد حکم کرد که
 یا آدم اسکن کن انت و زوجک الجنة و کلا منها رغدا حیث تشئتما و لا تقرا ههنا و الا تشجعا
 فتنکونان انتما لایذین فاذا لکمما الشیطان عنهما فاعزججهما میثا گانا فیه و عمر آدم
 بقول نصدوسی سال و صبح آنست که هزار سال عمر بود آدم چون از زمین ایدم بود آدم نام نهاد
 و قبل سبب رنگ گندی که آدم گندم رنگ گویند من بجای القصص آدم صفت مانند آدم
 روضه رضوان بهشت قوله

جان میدهم از حسرت آن لعل روان بخش	باشد که چو خورشید خشان بدر آئی
روز فراق ما را روشن سازی قوله	
بر خاک درت بستم از دید و صد	باشد که تو چون سرو خزان بدر آئی
حافظ کن اندیشه که آن یوسف مصری	باز آید و از کلبه اخزان بدر آئی
تران خزانده غزل	
آن غایبه خط گر سوے ما نامه نوشتی	بهرش ورق هستی ما درنوشتی
بسته آن محبوب بنامه و پیغام ما با و کردی را بحالت عدم ترسانیدی قوله	
بهر خنده که بجران قمر وصل برآرد	و دهقان نزل کاش که این تخم نه گشتی
بجران قمر وصل برآرد و بجهان معشوقه بقیان جهان استقل این تخم این تخم بمر قوله	

آخرش نقد است که را که دخیبا	یا که ست چو خورشید و سراج چو هست
نقد فی الحال - قوله	
شهباز منم کعبه دل بتکده کرده	در هر دره صومعه نیست گشته
صومعه عبادت گاه گشت بضم نیم و کسر و قبل بضمین عبادت گاه بودان - قوله	
در مصطفی عشق تنعم نتوان کرد	چو باش ز نیست سازیم خسته
مصطفی شریحه تنعم نه توان کرد آسایش راحت نباشد بالمش سند و کعبه قوله	
تا که غم دنیا دنی اے دل ناوان	حیف است ز خوبی که شو عاشق زجر
دنی کعبه خواب کنایه از دل که محل حقیقتی است ز شربت دنیا قوله	
مفروش بیلغ ارم و نخوت شداو	یک شیشه موصاف لبی و لب کشتی
ارم نام شهر و نام بهشت شداو بیچ عمارت بزرگتر و لطیف تر ازین نیست که کمال اسد و نخل و شهاب الله	
قوله آلودگی خرقه خرابی جهان است	کورا هر چه پاک دے خوب سرشته
آلودگی خرقه خرابی جهانت یعنی چون دریشان آنچه وضع درویشان ست بجال ندارند یعنی عمل بریاء میکنند و عبادت فحاصلاً بد بجانے آرنده که آلودگی خرقه عبارت از بهین است جهان عزابت گرد و گفته خرابی جهان از سه چیز است از ظلم سلطان و طمع علما و دریای درویشان - قوله	
از دست چرا هست سر زلف تو حافظ	تقدیر چنین بود که کرے که نه هست
هشت گذاشت بهشتی نگذاشتی غزل	
اے که مجوری عشاق روامیداری	عاشقا نزار بر خویش جدا میداری
مجبوری جدا ماندن بر نزدیک قوله	
تشنه بادیه را هم بزالے دیاب	با میدیکه مرین ره بخدا میداری
تشنه بادیه کنایه از خود ست که تشنه بادیه عشق است زلال آب شیرین ملاوت و به و لطف قوله	
دل ربودی بکل کر دست از جهان لیلین	به ازین دارنگاهش که مرا میداری
بکل عفو نگاهش ضمیر شبنم بل قوله	
اے کس عرصه سیمیر غم نه جولانگه تست	عرض خود میبری و ز محبت ما میداری
اے کس کنایه از عاشق مراد خود خطاب به شوق سیمیر غم معشوق عرض بکسکه بودن قوله	
تو بتقصیر خود افتادی زین محروم	از که می نالی و فریاد چو میداری
از جانب بدایت یعنی نیست آنکه مستد یا است از خدا ایمان می باید تا آنکه مستعد کفر است از خدا کفر می باید	
قوله تعالی و ما ظلمهم الله ولكن كانوا انفسهم يظلمون فلا تلو مونی و لو موافق کما قوله	
حافظ عادت خوابان همه گریست مجنا	تو که زین طائفه امیدفا میداری

لے کہ در کوئے خرابات مقام داری	جم وقت خودی اردست بیاوردی
خرابات مقام عشق جم اگر مقابل جام افند مجسمه مراد بود قوله	
لے صبا سوختگان بر سر ره منتظر اند	اگر از یار سفر کرده پیام داری
صبا قاصد مرشد و وارد سوختگان عاشقان یار سفر کرده تجلی رود نقاب کرده و نیز محمد ۲ - قوله	
تو بهنگام وفا گر چه ثبات نبود	میکنم شکر که بر جور دوا می داری
ثبات ثابت قدمی میکنم شکر ازین رو که جور محبوب فانی عاشق است جور استغنا و بی نیازی که بر عاشق بنزل جور است نه که نه فی الواقع قوله	
مهر بان شد فلک ترک جفاکاری کرد	توئی ایجان که درین سیم خرام داری
رسم روشن طریق قوام قائم ست قوله	
آمال سربزه تو خوش دانه عیش ست ملی	بر کنار چمنش ده که چه دای داری
آمال معروف و ملرا از نورشود ذات - چه چمن سخن باغ بستانها گل قوله	
بوی جان از لب خندان قیح و ششوم	بشنوای خواجہ تو گرز انکه شام داری
شام مقرر قوله	
کامی از مصلحت از تو غریبی چه شود	توئی امروز درین شهر که نامی داری
غریبی عاشقی - غزل	
ایکے ہماہ از خط مشکین نقابت اخفی	لطف کردی سایہ بر آفتاب انداختی
ماہ کنایت از ذات خط مشکین صفات - قوله	
تا چه خواهد کرد بر ماتاب زلف صفت	حالیانیرنگ نگینش بر آب انداختی
آب و رنگ یعنی رونق حالیانیرنگ سحر و فتنه قوله	
گوی خوبی بڑی از خوبان عالم شاد و یاش	جام کینج و طلبک فریاد انداختی
کینج و نام لپس سیاوش بن یکاوس کہ ولیم بعد شدہ و او دخترینہ فریاد بود ہر چہ فریاد یا پ پہر اورا کشتہ بانقمام و لایب فریاد یا پ خراب کردہ و گود زک یک از سران لشکر او بود و فریاد یا پ و سنگ کردہ بغیر او و کون زدہ کینج و آخر الامر لپس و ولیم خود کردہ خود در میان آن غار در آمد	

عاشق و دوستی شایع خواہے کلام باشد

نوک چون حافظ کینج و غلام و داری
(نکته) بر لب عاصی سحر حافظ جان خواہد بود

وآن غار در شهر سریر سرفراز است قوله

ہر کسے با شمع زخامت بنوع عشق شدت

ہر کسے باعتبار ۵ صوفیان جملہ حریفند و نظر باز ملے پنہوے بوجہ زانیان پروانہ را
در اضطراب انداختی - پروانہ کنایہ از خود قولہ

گرچه از مستی خرابم طاعت بر من
کاندرین شغل بامید ثواب انداخت

طاعت بندگی اندرین شغل اشارت بطاعت ثواب مُزد قوله

خواب بیداران پستی آنکه از نقش خیال | تہمتے بشیروان خیل خواب انداختی

شب ان شب بیداران از صلوات عاشقان عیاران خیل گروه قوله

زینهارا آب تنشیرت که شیران را با
تشنه می‌کوی گردان در آب انداختی

از لب شمشیر چون آتش چون تن صفت نمیکند و در آب انداختن خبر خصم ملک است آب
روشن و تیزی تشنه لب محروم و امید ارگردان بضم کاف عجی بپلوانان تخلع نام شهر است
منسوب بخوهران افراسیاب پادشاه ترکستان زمین که بعد کشتن نوذر پادشاه ایران
زمین دوازده سال در ولایت ایران پادشاهی کرد پس طهماسب شاه ایران زمین بصلح یک تیر
ارش از ولایت ایران بیرون کرده باز ترکستان فرستاد و همون سیاهوش بن کیکاووس شاه را
که بدو پیوسته نوشته کین خسرو بن سیاهوش که بنسب دخترین او بود بدان انتقام او را زنده گرفته علف
تیغ گردانید میان کین خسرو و افراسیاب چهل سال جنگ بود و پیراوشنگ بن زاد ستم بن تور نام داشت
و افراسیاب جاوور بود قوله

از برای صید دل گر دلم ز بنجیر زلف | چون کمند خسر مالک قاب انداختی

مالک قاپ مالک گردنہا۔ غزل

زین خوش دم کہ بر گل رخسار میکشی	خط بر حقیقہ گل و گلزار رمے کشی
اشک حرم نشین تہا بخانہ مرا	زانسوے ہفت پردہ بازار میکشی

ہفت پر ۵۵ مراد ہفت پر دہم قولہ

ہر دم بیاہن لب نیگون و خوشبخت از خلوتم بجائے خمسارے کشتی

میگون سرخ خار بفتح اول مشد ثانی سے فروش قوله

گفتی سر تو بسته فتراک ما سزد | سہلست اگر تو ز حمت این بارگشتی

فتراک دہائے زین کہ راستا و چاہیں کو ہد زین آونیت باشند این بار اشارت ببار سر قوله

با چشم و ابرو تو چہ تدبیر دل کنم | وہ زین کمان کہ بر سر سبار سگشتی

وہ انوس غزل

اے کہ دائم بخویش مغروری | اگر ترا در نیست معذوری

گرد دیوانگان عشق مگرد | کہ بعقل و عقیلہ شہوی

دیوانگان عشق عاشقان عقیلہ بند قوله

مستی عشق نیست در سر تو | رو کہ تو مست آب انگوری

آب انگوری شراب انگوری و آن ساخته جمشید است گویند جمشید خواست کہ نفع از انگور اکثر از شراب

توان گرفت پس آب کردہ در آوندے داشت جوش آمد و تیرگی میں دخت بعدہ ساکن شد از اہر

مے جمشید و چون از جوشش بایستاد و تلخ شد گمان برد مگر زہر قاتل گشت پس در آوند کہ جمشید را لکیر

بود کہ اورا دوست میداشت بشقیقہ مبتلا شد و از درد بی طاقت گشت و بمرگ رسانداد و با خود گفت ہوا

آنست کہ ازان زہر مقدارے بخورم تا خلاص شوم پس قدرے بڑاشت بخور و اثرے بظہونہ پیوست

دیگر بکار برد فرحتے و اہتر ازے در خود بدید سیر بخورد چند روز بخواب ز رفتہ بود یکبار وز بہ خواب رفت چون

بیدار شد از ان رحمت غلام طاعت آن حال با جمشید گشت جمشید از شاہدار و نام نہاد و در علل

امراض بکارے برد۔ غزل

اے در رخ تو پیدانوار بادشاہی | در فکر تو پہنان صد حکمت الہی

کلب تو بارک اندر ملک دین کشادہ | صد چشمہ آب حیوان از قطرہ سیاہی

کلب قلم قوله

براہر من بتابدانوار اسم عظم | ملک آن تست خاتم فرماہر پنچہ خواہی

اہر من دیو طائفہ ثوبہ کہ خالق الہی و الظلمۃ است یعنی اے سید نقیبین قابل فیض الہی بانوار

نامتناہی ذات شریفیت و جبرائے احکام تار و ز قیامت خستہم بر تو ملک آن دور دورست قوله

حافظ در جہ بیاضی از خود ہر
کیمی و طرہ و دارے کشی

روی ند دست قات و درد آلود
عاشقان را نگاہ بہ بخوری
ما غرض طلب کہ نمودی
بگذر از تنگ و نام خود حافظ

دروودمان آدم تا وضع سلطنت هست	مثل تو کس ندیدت این علم را کماهی
دو مان اصل خاندان وضع بنیاد و روش سلطنت کنایه از نبوت کماهی کما حقہ قوله	
در شمت سلیمان هر کس که شک نماید	بر عقل و دانش او خندند مرغ و ماهی
بطریق تمثیل است کسی که منکر شمت سلیمان باشد بر عیدم عقل او شب نیست همچنین کسی که بجناب تو انکار دارد قوله	
بازار چسب گاه کاسب بر سر نهد کلاه	مرغان قاف آمدند آئین بادشاهی
حاصل این بیت آنست جمیع انبیاء از روی شرف با حضرت حق اختصایست که سائر آدمیان نیستند و حضرت نبی کریم را با حضرت حق اختصایست که سائر انبیاء نیست قوله	
کلک تو خوش نویسد شان یار و انجیا	تعویذ جان فزائی افسون عمر کاہی
آنحضرت علیہ السلام را خاصیت است هر که او را دوست دارد سرفراز دنیا و آخرت گردد و هر که او را دشمن دارد ملعون است و این را در قوله	
اے عنصر تو مخلوق از کیا و عزت	وے دولت تو امین از صد تباہی
عنصر یکی از عناصر صدمه آسیب بقوله	
اگر بر تو نریخت بکان معدن آفت	یا قوت سرخرو را بخشد رنگ کاہی
پرتو روشنائی رنگ کاہی زرد و سبز قوله	
عمر سیت بادشاہ از مہمیت جامم	اینک بنده دعوی و محتسب گوہی
سالک میخواهد که زمانے پیالہ شوق او از مہمیت آنحضرت خالی نباشد و قوی روحانی کہ شتال جمال جهان افروز حضرت اند درین معاشا بدان قول اندازد کہ ہشتابق بآن روح معجز افزا دارد و در اثنای کلام جملہ معتزضہ اقامیکند و میگوید کہ عمر سیت بادشاہا - قوله	
جاںیکہ برق عصیان بر آدم صغی زد	مارا چگونہ زبید عواے بیگناہی
یا رسول اللہ من بندہ کترین از گناہگار ان امت تو ام و شفاعت تو سرفرازم بحایت تو خویش بری نمیشازم از گناہے جاںیکہ برق عصیان از ما باید دانست کہ انبیاء معصومترند از ملائکہ کہ حقایق مارا امر کرد باطاعت نبی و امر نکرد باطاعت ملائکہ و نشاید کہ عصیان نسبت کنند بہ نبی چرا کہ	

چون نسبت عصیان کردند به نبی معصومیت نماند و معصومیت شرط نبوت است چون مصومیت
نماند بوجوب اذافات الشرط فاعا الشرط و نبی هم نماند و نبوت مرتفع شد و آدم از جمله انبیاء مرسل است
پس چگونه نسبت عصیان بآدم جائز باشد آنچه خطابه پیغمبران نسبت میکنند و چیز چند و کتب
آوده اند از اصل نیست زیرا که تحقیق انبیاء است در آن قصص انبیاء نوشته اند و اما از قرآن آیه
و اکثر قصص انبیاء اصحاب تواریخ و کتب آورده اند و مفسران آنرا نوشته اند و ایشان را زایل کتاب
و نقل ایشان اعتماد داشته که حقیقتی که کذب ایشان کرده گفته که ایشان تحریف می کنند و تحریف
الکلم عن مواضع دیگر و بقولون هو من عند الله و ما هو من عند الله دیگر و بقولون علی الله الکذب
و آیات قرآنی را بمعانی دور از صواب موکد آن میگردانند و ما علی التفضیل ان جمله قصص را مع جواب
در روایات فاضل نوشته ام اما اینجا قصه آدم نگاشته می شود و آن آنست که معصیت عصاة
بغرم دل باشد و منشا زلت آدم از نسیان عهد بود و لقد عهدنا الی آدم قبل فتنی له الجنة
عزها و حمد ان بود که با آدم ان هذا عدلک و لزوجک فلا یخجنكما من الجنة فتنه و ابلیس آدم را
بسوگند فریفت و نفس آدم از میل بخلودگی که در جلیت است ویرا تسویل کرد که بیع بنده نبود که بر تو
آفریدگار خود اقدام نماید و اگر گویند که نهی حق از شجره گندم بود که و لا تقربا هذه الشجرة جواب
آنست که گردگر دخت آدم و دخان گندم بودند و بدینضمیمه واحد است آدم دانست که نهی ازین
درخت گندم است که در پیش روی ماست لا غیر و کان المراد عند الخیر فکان الاثر کما لا یل الخفاء
فی الاجتهاد لا ارتکاب مع العلم و اگر گویند قال الله فعیس آدم رب غفوی جواب آنست که این از برای آنست که
حنات الابراریات المقربین یعنی این سهو نسیان بر انبیاء جائز است قال انما بشر نیست که تائید
و مقتضای قصه آدم از بهر فضل و کرم خود و کمال اجتناب و اصطفا که بعد از تو بکرامت کردند بهر تحقیر و
اثبات نیست بجا حافظ هم بوجوب حنات الابراریات المقربین مراد داشته نه عصیان الواقع قوله

۱۱ حنات یعنی بخشش است از تو که قادر و مهربان نام

یا بلعیا البر یا یا و اهب العطا یا	عطا علی مقل حلت به الدواهی
بلعیا جاب نام بر آیا خلق و اهب بخشنده عطف مهربانگی مقل مغلس غزل	
اس قصه بهشت زکویت حکایت	شرح جمال عرز رویت ولایت
شرح بیان قول	

انفاس عیسٰی از لب لعلت لطیفه | و آب خضر ز نوش لبانت کنایتی

عیسٰی بن مریم پیغمبر است اول الغم صاحب انجیل جادوی آگاه که کلام و احوال موعود معجزه و دوست
زاهدترین پیغمبر است و بهر ده پشت بیلان میرسد و عمر اوس و سال ذبوه از وقت داشت انفاس عیسٰی
قم باذن الله که بدن مرده اندکیزد آب خضر آبیات نوش شیرین آبیات از آیه رحمت و عاقلان کلام
الاحمد للخالقین قوله

کے عطر سار مجلس جانان شمس | گل اگر نہ ہو تو کرے سعایت

عطر بکسر بکوش روحانیاں مرنا صباں گوشه نشینان قوله

ایدل ہرزہ دانش و دینت و دینت | صد مایہ داشتی و نکردی کفایت

ہرزہ پیودہ غزل

اے باغم تو مارا پیوند لایزالی | قد ضاع فی ہوا کم عمری لا ابالی

پیوند لایزال دوستی ازلی معن مصرع آنکہ تحقیق ضائع شد و از زوے شاعر من بکسبیدارم
یا لیت لی مجال فی ذلک الحوالی اے کاشکے بوی طرقت در چنانہ ارحم علی و موع
یا من علمت حالی رحم کن بر اشکما و من اے یکہ واقف ہستی بجان من ترقبوا و سا
عن صاحب البحال ہرگز امید و فادار باز صاحب لال یا سا قیا اغثنی عن مشربہ
الزلالی اے ساقی فریاد رس مرا ز شرب لال قد صار ذاجیات کانت بل ازوال تحقیق
صاحب زندگی کہ باشد آن زندگی بغیر زوال غزل

این خرقہ کہ من دارم رہن شراب | وین قریب یعنی غرق مونا باولے

رہن گرو چون مصلحت اندیشی دوست ز درویشی چکا ملک است آنکہ نہ سیر و تحمل بادین
قوله

من حال دل ز اہد با خلق نخواہم گفت | وین قصہ اگر گویم با جنگ بابولے

وین قصہ اشارت بجالت اہد با جنگ باب آشکارا قوله

تامن سربا باشد و ضلع فلک من | در سر ہوس ساقی در دست شراب اولے

زین دست زین نوع قوله

دانی مراد حافظ ازین آہ و ناله چیست
از تو کسب و خسر و حسرت

دانی مراد حافظ ازین آہ و ناله چیست
از تو کسب و خسر و حسرت

دانی مراد حافظ ازین آہ و ناله چیست
از تو کسب و خسر و حسرت

از همچو تو دلدار سے دل بزمِ کیم آئے	گر کتاب کشم بارے نہ آن لب بتاوی
سہ گر بکنم دل از تو و بردارم از تو مهر و آن	مهر بر کہ افکنم آن لب کجا برم : تابد بچش قوله
چون پیر شدی حافظ از سیکد میران	زندئ ہوسنا کی در عہد شباب اولی
عہد وقت شباب جوانی غزل	
اے کہ در کشتن با پیچ محابا نمکنی	سود و سرمایہ بسوزی مدارا نمکنی
محابا دہشت و سواس قوله	
در موندن غمت نہر ہلاہل نوشند	قصیدین قوم خطا باش وین تا نمکنی
زہر ہلاہل زہرے سخت قاتل کہ در زبان بکشد قوله	
بیخ مالا کہ توان بربیک گوشہ چشم	شرط انصاف نباشد کہ ملاو نمکنی
بیک گوشہ چشم بنگاہے قوله	
دیدہ ماکہ بامید تو دریاست چرا	بتفرج گذرے بر لب یا نمکنی
بتفرج از دورے تماشا قوله	
نقل ہر جو کہ از خلق کر میت کر د	قول صاحب غرضانست تو آنما نمکنی
<p>باید دانست کہ شیوہ معشوقان دہام عاشق کشی استغنا نمودن و تغافل نمودنست از عاشقان از بخت کہ لطف و مرحمت معشوق بر عاشق خام بمنزلہ ہم قاتل است چنانچہ مریض صفرائی را حلوا تا کہ عاشق بکمال نرسد و این عاشقان خام کہ صاحب غرض خود اندین استغنا و تغافل معشوق بمنزلہ جور و جفائی دانند و شکوہ و شکایت میکنند اما نزد عاشقان کمال عن لطف و مرحمت چنانچہ نزد مریض انا امتناع شکر و حلوا بوجوب فعل المحبوب محبوب ہیں باید دانست کہ عاشق برونوع است ناقص و کامل ناقص آنست کہ اگر معشوق بوجوب خواہش پیش او آید سخن بدیہ او گویند و الا قدح و دم او کنند و بجور و جفا مہم سازند و کامل آنست کہ ہر چہ از دست معشوق آید از خیر و شرفین و بسط و منع و عطا و سلام و دشنام رسد از بوجوب فعل المحبوب محبوب شہد و شکندہ اشتہ احتمال نماید و جور و جفا نسبت معشوق رواندارد بنا بران گوید نقل ہر جو را نہ متغی آنست کہ اے محبوب من بجور و جفا و ایند اہم کہ نسبت تو میکنند و ترا بجور و جفا مہم سازند این قول صاحب غرضانست</p>	

اگر دہسرت ہوا وصالست حافظا	باپد کہ خاک در گہ اہل ہنر شوی
اہل ہنر عاشق و عارف غزل	
اے ز شرم عاشقت گل کردہ خود	پر عرق پیش عقیقت جامے
خوب عرق پر عرق شرمندہ عقیق کنایہ از لب قولہ	
لالہ بر ترالہ است یا بر گل کلاب	یا بر آتش آب یا بر اوت محے
لالہ بر ترالہ بر لالہ ترالہ و این بیت بر صنعت تجاہل است قولہ	
موشد از چشم آن کمان ابر و ودل	از پیش میرفت گم میکرد پی
پے قدم اے سداغ۔ قولہ	
امشب از زلفش نخواہم داشت دست	رو مؤذن بانگ بر مین کہ ہے
امشب این ایام و این ہنگام زلف مراد عشق شوق مؤذن اذان گویند بانگ آواز بانگ نماز ہے زندہ و قبیلہ است از عرب و گیاہ ترا شاہہ بر حی علی الصلوٰۃ و حی علی الفلاح۔ قولہ	
چنگ ابروست مطرب دے	گو گرش بخراش بخروشش چو نے
چنگ عبارت از خود مطرب مرشد دے دے و معنی این مصرع آنست بموجب قاتلہ الوسیلۃ بدست شد پار گو گرش بخراش گبو آن مطرب الین ابسا زار و بار استگی در آہ بخروشش چو نے بنوا آری چو نے کہ عاشق کامل است یعنی بذکر حقیقی شاغل باز قولہ	
چون بنی عامر بے مجنون شوند	اگر برون آید بچے لیے زے
بنی عامر نام قبیلہ کہ مجنون بنانا بوجنون شوند عاشق شوند و دیوانہ گردند لیے کنایہ از محبوب قولہ	
آنکہ بہر جرعہ جان میسد ہد	جان از بوستان جامے وہ بو
ہر سالکے از برے قطرہ از چشم عشق جان را نشر سے سازد۔ قولہ	
نے دے لب برب مطرب نہاد	چنگ اور زیر ناخن کرو نے
نے مرشد کامل مطرب سالک چنگ وجود در زیر ناخن کردہ مغلوب ساختہ قولہ	
عود بر آتش نہ و منقل بسوز	نغمہ دار از شدت سرما وے

مبلغ اسم فاعل من التبلیغ بمعنی رسانیدن سعاد و نام محبوب معنی آنست که آمد باد با من خوشگوار شد
و جاء آن درخت حمی است زیاده کرد غرام و شفتگی مرا پس کیست سانداز من بسو سعاد که نام معشوقه
است سلام مرا و میتواند که معنی آن باشد که آمد باد با خوشبو سیلابی از کوچه بجزایر میرسد و باران
و روندگان را مانع میشود و چو این افعیه بر وقوع پیوست شوق من بوصول و دست بحکم المرء حریص مانع
از روان من بر جست کیست درین وقت که رساند سلام و تحیت من بسعاد که محبوبست در سیدن و پیش
مطلوب باید دانست که چون آب در رود بار بار آید و مردم را از عبور منع نماید صحرائشینان کمال
مهارت بر منازل خویش معلوم می شوند که آب رود بار بار از آن آب در پری میرسد و رفتن با طرا
و جوانب نمی شاید عاقل بر همان تر و خشک که در خانه اش است قناعت نماید قوله

یا بشام نغریان آب دید من بین | بسان بادیه صافی در آبگینه شامی

بادیه صافی کنایه از اشک آبگینه شامی چشم قوله

اذا تقرب عن فی الاراک طائر سجد | فلا تقرب عن وضهما این حمامی

طائر خیر

تقرب صیغه واحد مذکر فاعل فعل ماضی معروف از تقرب تقرب تقریب بمعنی نزدیک شدن اراک
درخت پیلودی الاراک خداوند اراک که بلی که قوم او صحرائشین بود لا تقرب صیغه واحد مذکر فاعل
فعل ماضی معروف از تقرب و تقریب بمعنی بیگانه شدن معنی آنست که ای طائر خیر چون دیکه جوئی
مهیگام برگشتن بچراغ وادی اراک که مقام محبوب من است پس بیگانه مباش از روضه های بخداوند
کبوتران من یعنی شوق و شفتگی مایان با بختاب سانی و لازمه عشاق است که نام مقام عاشقی شود
برزبان آرنده و کنایه از مقام خود آرنده و نام مکان معشوقه مشهور بیان میکنند و مقام معشوق
خود مراد دارند قوله

بسی نماند که روز فراق با بسر آید | رایت عن بیضیات الحی قیام خیا

بیضیات

بیضیه الحی شوره زاری که در آن گیاه نروید یعنی نزدیک رسید که فراق با سر آید که دیدم من بیضیات
یعنی از شوره زار با که در نواحی مرعیست بسیارن جبهه است که حکام در صحرا و نمائندگان میسازند
و چون مملکت کمال رسد صحرائشینان با جا ره میسازند پس صحرائشینان عاشقی خود را در آنجا آرنده
و در پرورش می آورند و چون با خرمیر رسید خیمه را بیرون میزنند پس نفس خود را بدین گفتار تسلی میدهند

و خود را از پریشانی مضطرب کشد قوله

وَأِنْ رَغِبْتَ تَجِدْ قَصْرَ نَاقِصٍ عَمْدٍ | فَمَا أَطِيبَ لُحْنِي مِمَّا اسْتَطَابَتْ سَمَائِي

یعنی اے قاصد و یا اے یار اگر میل نمائی از منی بنجد و با منی شکند و همه پس من نگر و اندر تو
یعنی نه خواب با من سازد و نه من با خواب اے چون بنجد در آئی و لقابا لبان نمائی و عین که
داری بجان یاری آتش غیرت عشق در نهاد من افتد و آرام از من منقطع شود بنوعی که نه خواب
بمن سازد و نه مرا خواب و معنی حقیقی آنست یعنی اے مرشد اگر غیبت بنجد نمائی و در درگاه
بفادات در آئی و مرا بوعده خویش یار یاری و دست گرفته بجز ترش نپساری بخواب و آرام
گرم و اگر بنجد مرا در بهشت باشد خطاب معشوق حقیقی است چون بهشت در آیم و لقای خویش بگویند
نمائی و لقای وعده من بکلم بالغه توقف نمائی و در عاتق مومنان مرا نیز داخل نمائی پل تو خوش طرا
خطوط آسمانی و اگر بنجد منعه وجود و سالک باشد معنی آن باشد که در وجود من جلوه در آئی و ابواب شهادت
بر رویم کشائی و اگر این عهد که در ازل با من بسته در ایضای آن توقف فرمائی بے آرام شوم
خسته خاطر گرم بنوعی که نه خواب با من سازد و نه مرا خواب کلام قوله

خوشا دم که در آئی و گویمت بسلامی | قدیمت خیر قدوم نزلت خیر مقام

خوشا دم که در آئی یعنی خوش آمدی و آن ساعته که از اینجا بنجد آئی و لقای خوش بجا بیاوری
گویمت بسلامی سلام کرده گویم قدیمت خیر قدوم باز آمدی تو بهترین باز آمدنی است
خیر مقام فرود آمدی بهترین جاس فرود آمدنی قوله

بَعْدَتْ مِنْكَ قَدْرُ صُرْتِ رَأْيَا بَهْلَاكِ | أَكْرَحِيهِ رَوْحَ مَا هَتِ نَمِيدِهِ ام تَمَامِي

دور گشتم و جدا شدم از تو ای یار و اے معاد و تحقیق گشتم از سبب جدائی تو بنینده بهلاک اگر چه
روے چون ماه تراندیده ام گل مراد از آن بنچیده ام و در بعضی نسخ این مصرع بیت غیبت منک
و قد صرت ذاباً کمال هرگز نینده دور گشتم و جدا شدم از تو اے یار با کمال در آسمان که گدازنده ام
چون لاله یعنی از که از شرفته رفته محو شده ام و چون ماه نو دست عالم صحو شده ام از وجود من
جز خیل نمودار نیست جز وجود و همی پدیدار نیست غزل

بامدعی گویند اسرار عشق مستی | تا بنخیر نمیرد در بند خود پیستی

جو ملک در خواب است بخیر تو حافظ

از اہل کشف سخنان سے آئند کہ ظاہر میان طاقت دریافت آن ندارند بلکه تکفیر آن سیکوشند چنانچہ علامہ
 محمد بن علی حکیم الترمذی صاحب نواد الاصول کہ از اکابر اہل کشف است صدیچاہ سوال نوشتہ کہ اگر
 جواب آن غیر خاتم اولیا بیرون نیایند شیخ و فتوحات جواب آن سوالها فرمودہ و بعضی تکفیر بعضی
 در تقلید شیخ بالغہ دارند و کافر پندارند چنانکہ نیمروم فراموشی است و حضور خاموشی بنا بر آن گفتہ
 بامدعی گوئید الخ قولہ

عاشق شوارزہ روز کار جهان سر آید | ناخواندہ نقش مقصود از کار گاہ ہستی

عشق حاصل کن الانہ روز این نیلانی فانی حصول نفس مراد نمودہ حلت نمائی و خبر حیرت مذمت نبری قولہ

در مذہب طریقت خامی نشان کفر است | آری طریق زندان جالپاکی ست جستی

خامی ناقص ماندن قولہ

تا بفضل علم بینی نے معرفت نشینی | یک نکتہ ات بگویم خود امبین کہ رستی

یعنی آنست کہ تا وقتیکہ فضل و بلاغت منظور نظر تست ہرگز بمعرفت نخواہی رسید قولہ

با نصف ناتوانی همچون نسیم خوش بیا | بیماری اندرین ہوشتر ز تندرستی

اندرین ہوشتر قولہ

خار چہ جان بکاہ گل عذر آن نخواہد | سہلست تلخی مے و جنبی وقی مستی

خار نفس و شیطان گل - معشوق تلخی مے غم و اندوہ عشق - قولہ

در گوشہ سلامت مستور چون توان بود | تا ز گس تو گوید با مار موز مستی

مستور پوشیدہ ز گس چشم مراد ذات زینر عاشق کامل اے مرشد قولہ

سلطان من خدا را بوسطہ خدا سیاہی اشارت بزلت قولہ

سلطان من اے محبوب من خدا را بوسطہ خدا سیاہی اشارت بزلت قولہ

صوفی پیالہ ہمساقی قرابہ پر کن | اے کوتاہ آستینان تا کے دواز دستی

قرابہ آوندے کوتاہ آستینان اشارت بزاهدان ربانی دواز دستی اشارہ بخلیغ العسذاری

و مردم آزاری قولہ

بگوئی کار حسنت چون عشق من گما | خوش باش زانکہ نبوا یحسن ازو

با کبریا بندہ ی گناہان نشینی

زوال نقصان - قوله	
در وهم مکن بعد کاند تصور عقل	آید هیچ معنی زین خوبتر شالے
قصو خیال - قوله	
شد حظ عمر حاصل گز انکه با تو مارا	یکدم بعمر روزی روزی شو وصالے
روزی شود میسر گرد قوله	
رحم آر برل من کز مهر و خوبت	شد شخص تا تو انم بار یکت حسن هلاکے
هلاک ماه نو قوله	
حافظ مکن شکایت گر صول یا نخواهی	زین بیشتر باید بر بحر احتمالے
احتمال برداشت غزل	
بیا با ما مور ز این کینه داری	که حق صحبت دینیه داری
نصیحت گوش کن کین کس به	از ان گوهر که در گنجینه داری
در اشارت بنصیحت قوله	
بفریاد خمار فلان رس	خدا را گر می دوشینه داری
یعنی عاشقان مفسر ادین ریخ و اندوه فریاد رسی نما و قطره از مے محبت در کام ایشان یز مے دوشینه عبارت از محبت که سلف میداشتند و نیز محبتی که در عالم اطلاق میداشتی قوله	
ولیکن کے نمائی رخ برندان	تو کز خورشید مہ آئینه داری
رندان عاشقان تو کز خورشید مہ آئینه داری خورشید انبیاء اولیا که منظور نظر تو انبیاء اولیا هستند - قوله	
بدرندان مگو اے شیخ بهشدار	که با حکم خداے کینه داری
رندان عاشقان لا ابالی اے شیخ اے واقف قوله	
نمی ترسی ز آه آتشینم	تو دانی خرقه پشمینه داری
که البته خواهد سوخت از آتش آه من - قوله	
ندیدم خوشتر از شعر تو حافظا	بقرآنے که اندر سینه داری

بقرآن سوگند قرآن - نخل	
بشنو این نکتہ کہ خود را ز غم آزاد کنی	خو بخوری گر طلبی زنی نہادہ کنی
ز غم آزاد کنی ترک غم و ہوم نمائی خو بخوری غیر از بچ و محنت حصول کنی قولہ	
آخر الامر گل کوزہ گران خواہی شد	حالیہ فکر سبوحی کہ پراز بادہ کنی
گل کوزہ گران خواہی شد خاک خواہی شد حالیہ الحال بادہ شراب قولہ	
جہد نہا کہ در ایام گل و عید شباب	عیش با آدمی چند پریزادہ کنی
جہد در ایام گل و فصل بہار عبارت از ایام زندگانی و ہوم جوانی آدمی چہ پریزادہ کنایہ از عرفا و عشاق قولہ	
تکیہ بر جا بز رگان نتوان و بکراف	مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی
گداف دروغ قولہ	
خاطرت کے رقم فیض بندیر و مہیات	مگر از نقش پراکنده ورق سادہ کنی
آنگاہ کہ ورق ل از نقش پراکنده کہ غل غش و نیالات لایعنی پاک و مصفا سازی - قولہ	
اجر ہا باشد از خمر شیرین حرکات	گز گاہی سو فرما دل افتادہ کنی
آئین چہر و جفا بگذاری و بترحم و لطف با عاشقان پیش آئی قولہ	
کار خود گر بکرم باز گذاری حافط	اے بسا عیش کہ با بخت خدا دادہ کنی
گر بکرم باز گذاری ز نام اختیار خود و لطیف و محبت حق بجانہ بگذاری و خوشنود میان بلبل و نخل	
بلبل ز شاخ سرو و گلبارنگ پہلوی	میخواند دوش در مقامات معنوی
بلبل عاشق شاخ سرو و مقام عشق گلبارنگ آواز بلبل کہ وقت گل باشد در مقامات معنوی اظہار اسرار عشق و محبت قولہ	
یعنی بیا کہ آتش موت نمود گل	تا از درخت نکتہ توحید شنوی
آتش موتی تجلیات حق درخت شجرہ انسانہ خود نکتہ توحید اللہ اللہ لا الہ الا انا قولہ	
مرغان باغ قافہ سنجند بذلہ گو	تا خواہد بخورد بغیر ہماے پہلوی
مرغان باغ حواس مجبور بذلہ بکسر و ضم لطیفہ و سخن خوش قولہ	

جمشید جز حکایت جام از جهان نبرد	زنهار دل بلند بر اسباب نیوی
زنهار هرگز قوله	
و همقان سالخوده چو خوش گفت با پیر	کله نور چشم من بجز از گشتند رو
سالخورد پیر و کند قوله	
این قصه عجب تنواز بنیث از گون	ما را یکشت یار با نفاس عیسوی
واژگون برگشته قوله	
چشمتم بغمره خانه مردم نراب کرد	محمویت مباد که خوش است میبری
غمزه حرکت چشم و برآیندن چشم قوله	
خوش فرش بویا و گدائی و خواب من	کین عیش نیست خوار و رنگ خسروی
اورنگ بفتح تحت شاهان غزل	
بچشم کرده ام ابرو ماه سیاه	خیال سبز خط نقش لبته ام جا
سیاه که نشانه و رنگ سرخ و رخساره درو ماه سیاه معشوق قوله	
ز مام دل بجه داده ام من مسکین	که نیستش بجز از تاج و تخت پروا
ز مام بگره مهر پروا فراغت و احتیاج قوله	
ز به کمال که منشو عشقباری من	از ان کما پنجه ابرو رسد بطغراس
منشور فرمان طفران شان بادشاه قوله	
مکدر است دل آتش محرقه خواهم زد	بیابین تو اگر میکنی تماشا
تماشا مستقیم از تماشای با یکدیگر کشی کردن قوله	
بروز واقعه تابوت باز سر و کنید	که مرده ایم ز داغ بلند بالا
واقعه مرگ بلند بالا معشوق قوله	
مر که از رخ تو مادر شبستان هست	کجا بود بفرغ ستاره پروا
ستاره معشوق نماز قوله	
فراق و دین چو باشد رضا و دولت طلب	که حیف باشد از و غیر او تمنای

ساقی که در طبعه ما فغان زاده داد
کاشنه گشت طرزه و ستاره لودی

۵ خلاف طریقت بود اولیا : تمنای کند از خدا جز خدا + غزل	
بروز اهد بامید که داری	که دارم همچنان امیدواری
بجز ساغر که دارد لاله در دست	یاساقتی بیا در آنچه داری
ساجر کنایه از عاشق قوله	
مراد رشته دیوانگان کش	که مستی خوشترست از هوشیاری
رشته دیوانگان حلقه عشاقان قوله	
بیاد دل در خم کیسوی او بند	اگر خواهی خلاص دستگاری
خم کیسو کند جذبه قوله	
بوقت گل خدارا تو به بشکن	که عهد گل ندارد استواری
خدارا واسطه عهد زمانه و بیان قوله	
غریزاً نو بهار عمر بگذشت	به جو بر طرف چمن باد بهاری
چو چمن پخته فوکه	
بیا حافظ نبیند تلخ کمن نوش	چرا عمر ب غفلت میگذاری
نبیند تلخ شراب تلخ کنایه از عشق - غزل	
بیار باده و بازم رهان ریخوری	که هم بیاده توانگر دفع مخموری
بهیچ وجه نباشد فروغ مجلس انس	مگر بروی نگار و شراب انگوری
فروغ روشنی بروی نگار بشاده روی محبوب شراب انگوری مراد از عشق قوله	
ادیب چند نصیحت کنی که عشق مباد	اگر چه نیست ادب این سخن بدستوری
ادیب ادب کننده قوله	
بعشق زنده بود جان مرد صاجدل	اگر تو عشق نداری برو که مغدوری
صاجدل عاشق - قوله	
رسید دولت وصل گذشته محنت هجر	نهاد کشور دل باز رو به معموری
کشور بکسر مفرق صبیح مسکون تمام رنج مسکون بهفت اقلیم است مقسوم بعد بهفت سواد	

بهر که نتوان گفت از زوایل حافظ : مگر به انکه کشیدست محنت دوری

یکم منسوب بزحل آن بلاد ہند دوم بمشتری آن بلاد چین سیوم بمیرغ و آن ترکستان چہارم
بآفتاب آن خراسان پنجم بزہر و آن بلاد النہر ششم بطارد و آن دم ہفتم بقمر و آن یخ ۱۲ من برابر ہیشامی

عزل بصوت بلیل قمری اگر نوشی سے | علاج کے گنمت آخرالہ واء الکی

یعنی اگر بکلام ہدایت انجام شریعت نظام بلیل قمری باغستان لامکان کہ عارفان نیروانند
بادہ تجلی حاصل نشد یعنی سالکے را از افعال و اعمال شریعت حصول الہی دست نہاد همچو سالک را
بیخ و دانہ نمیتوان کرد مگر آخرین واکہ را باب حقیقت سم و کے نامیدہ اند و ازین ہر دو مراد فعالیت کہ
مقتضیات نفس مخالف شریعت نیز درانکہ این افعال موجب حصول همچو سالک باشند و تسلیہ
افعال بسم و کے جزعارف کامل نمیدانند و شیخ عبدالواحد گوید کہ مراد از بلیل قمری علمای است
انکہ انبیاء صفت اند کہ علماء امتی کا بنیاد بنی اسرائیل و صوت ایشان نفحات الطبیات
ایشان یعنی کلمات حکمت آمیز کہ ارشاد الموحی از قلوب مخلصہ شان بر السنہ ظاہر میگردد و مخلص
اربعین مبارک اظہرت لہ بیانج الحکمتہ من قلبہ علی لسانہ مشیر بر آنست گاہ بلیل قمری اشارہ بر قول
کہ غافانی گفتہ مصطفیٰ و بستہ خلوت نشستہ ہر آنکہ بلیل و خلست گیتی را زستان آمدہ قولہ

ذخیرہ بنہ از رنگ بوی فصل بہا | کہ می بیند نہ ہر نرمان بہمن دی

بہمن دی نام ماہ ہاسے خزان - قولہ

چو بہت آب حیات بہت بہت میر | فلا تموت من الماء کل شئ حی

پس میروم و مردہ شود حال آنکہ از آب است ہر چیزے کہ زندہ بہت قولہ

چو گل نقاب افگند مرغ زرد ہو ہو | منہ ز دست پیالہ چہ میکنی ہی ہی

ہو ہو آواز خوشی ہی ہی بھنے زجر قولہ

زمانہ پیچ نہ بخشد کہ بازستاند | مجوز سفہ مرث کہ شیشہ لآستی

لآستی چیزے نیست قولہ

خرنیمہ داری میراث خوارگان کفر | بقول مطرب ساقی بفتویٰ فنی

میراث خوارگان ملوکان و امرا بان قولہ

نوشتہ اند بر یوان جنت الما | کہ ہر کہ عشوہ دنیا خرید وایوے

قال ۴ الدنیا ملک الشیطان فمن دخلها فهو قریب الشیطان قال اللہ تعالیٰ وما الحیوة الدنیا
الامتاع الغرور من کان یرید العاجلة عکلت له فیها ما نشاء من زید ثم جعلنا له جہنم یصلها ثم موامد حوراً قوله

بخیل بوی خدا نشود بیا حافظ | پیالہ گیر و گرم کن کہ الضمان علی

بخیل بوی خدا نشود قال ۴ الخیل بعید من البعد و بعید من الجنة و بعید من الناس و قریب
من النار الضمان علی ضمان بر من ست - غزل

بجان او کہ اگر دسترس بجان ہوے | کمینہ بیشکیش بندگانش آن ہوے

بجان او قسم بجان دسترس قدرت قوله

اگر دم نشدے پایے بند طرہ او | کیم قرار دین تیرہ خاکدان بودی

پایے بند گرفتار طرہ تھے از زلف تیرہ خاکدان وجود دنیا - قوله

بخواب نیز نمی بینمش چہ جا وصال | چو این نبود ندیم بار آن بود

این اشارہ بوصول آن اشارت بخواب - قوله

بہ بندگی قدس سر و معرف گنجتمی | اگر چہ سوس آزادہ نوبان بود

وہ زبان باعتبار کثرت والا نہ سوس را نہ زبان است - قوله

بگفتے کہ بہا حسیت خاک پایے ترا | اگر حیات گران مایہ جاودان بود

گرا مایہ غریزہ القدر - غزل

بضرغ دل مانے نظری بہا ہرے | بہ از انکہ چتر شاہی ہمہ عمر ہا و ہو

بمعنی بضرغ دل و محبت خاطر بمشاہدہ محبوب مشغول بودن و دے بیاد او مستغرق شدن بہا ہرے
سلطنت است کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی نہ نہ بدست یعنی بدین است

نوبہا ان وقت نوبہا زچہن شدن برائے مشاہدہ آثار صنائع حق معنی این محبت آنست
گرفتاران عشق معشوق را بدین گل و گلزار تسلی نہ شود بلکہ آتش عشق شعلہ میزدن و بپا

گرفتاران شاہد ہلال ابرے محبوب را دیدن ہلال قوله

بخدا کہ رشکم آید بدو چشم و شن خود | کہ نظر دریغ باشد بچہنیں لطیف رو

مقام غیرت است بن مقام نخواہد کہے نام محبوب و گیر و دیا بد و نگر و در آخرین مقام عجب غم
نیز بر محبوب غیرت کند ازینجا است کہ شلی گوید اللہم احسنی امح فانتک اجل واعظم ان

نیز وہا نہ حافظ ہمہ دون کے اشارتی
اگرچہ ہمہ مرغان سخن خوان بودی

نیز وہا نہ

تراک عینی از نیاست غیرت از چشم برم روی تو دیدن هم غزل	
بچشم مهر گر با من بتم را کینظر بودی	از آن سین بن کارم بخوبی بچو ز بودی
مهر محبت از آن سین بدن اشارت بچو لب کنایه از لطف قوله	
بگفتی کس بشیرینی چو حافظ شعر عالم	اگر طوطی طبعش از لعل او شکر بودی
شکر کنایه از غزل غزل	
بگردم غنیمت خط کشیدی	به هفت ماهه را در خط کشیدی
مه رخساره غنیمت سبزه در خط کشیدن محو کردن عطار و ستاره ایست بیکر نهادی خام	
نغم هر لحظه گل را هر لحظه گل را گرفتار غم میسازد این غزل از الحاق است غزل	
پدید آمد رسوم بے وفائی	نماند از کس نشان آشنائی
این غزل در نکابت زمانه است گویند جعفر صادق مدتی خلوت گزید و بیرون نیامد توری بر خانه	
و سے آمد گفت مردمان از فواید انفس تو محرومند چرا عزت اختیار کردی جواب داد که اکنون چنان	
داده که فساد زمان تغییر لاخوان این بیت خوانده ز بهر لوفادها با ساس الذامب بوالناس	
بین مخائل و محارب بپیشون بنیم الموده والوفاد و قلوبهم مشوره بآقارب بامن تذکره الاولیاء	
حال آن وقت چنین بود افسوس باین وقت قوله	
برند از فاقه پیش هر خیسے	کنون اهل کشت دست گدائی
بوجبال منافق فیهم شریف قوله	
کے کو فاضاست امرو زهر	نے بیند ز غم یکدم ربائی
والمومن فیهم ضیف قوله	
کے کو جاہست اندر غم	مسلع او بود هر دم بباکی
بیانی ضائع قوله	
نه بچشدش جے از بخل و امساک	اگر خوف المثل باشد سنائی
سنائی شاعر بیت شعور و وعنا لاد و افرق قال من نعم قاعا و من تسول قائما	
ابتلاه الله بلاده لاد و اوله و اوله الفقر ایا اے غزل	

بیان حقایق این پند نمیشد که اگر از این بیتی بر سر آئی

ترا که هر چه مراد است بهمانداری	چه غم ز حال ضعیفان ناتوانداری
میان نداری و دارم عجب که ساعت	میان مجمع خوبان کنی میانداری
میان داری سرداری - قوله	
بخواه جان دل از بنده روان بستن	که حکم بر سر آزادگان روانداری
روان نه الحال بهای قوله	
بیاض و تر نیست نقش دهنه از آنکه	سواد و از خط مشکین رخ ارغوانداری
ارغوان نام گل قوله	
بنوش مویچو بسکرو حی ای حریف دلم	علی الخصوص منیدم که سرگران داری
بسکرو حی آزادگی و ظریف هستی سرگران مخمور قوله	
چو گل بدین این باغ میسری حافظ	چه غم ز ناله و فریاد باغبان داری
باغ مشاهدات ذات حق غزل	
تو مگر بلب آب بهوس نشینی	ورنه هر فتنه که بینی همه از خود بینی
بخدا که تویی بنده بگزیده او	که بجای من بیدل گری نگر بینی
بخدا سوگند بخدا قوله	
اگر امانت بسلامت بزم باکی نیست	بیدلی سهل بود گر نبود بیدینی
اگر امانت بسلامت ببری بمن اگر خاتمہ بخیر باشد قوله	
عجب از لطف تو ای گل که نشینی با جار	ظاہر اصلحت وقت ان مجبونی
گل معشوق خارقیب یادگدایان ز چه جاست یادگدایان از چه سبب است قوله	
شیشہ بازی سر شکم نگری از چپ است	اگر بدین منظر بینش نفس نشینی
منظر بینش چشم قوله	
سیل این شک و ان صبر دل حافظ بر	بلغ الطاقه یا مقله عینی بینی
یعنی با آن اشک که روان است و سیلان و روان از صبر دل حافظ برده و بے صبری پیش می آید توانائی بکمال و بیاطاقی آورده و مرکب چشم من اگر توجه کنی و بیاطاقی مراد ریابی از من و ثوابی غزل	

جمله

بربری

جای حضور و گلشن این سبستان سر	زین در بشادمانی و غم طرب در آیش
غم قصد طرب شادی قوله	
مرغول سنبیل از دم کوئے تو خوش شدم	زلف صبا ز خاک جناب تو مشکسای
مرغولی سوئے در هم رفت - قوله	
خوشبید در هوا و تو چون زره پایکوب	جمشید در حریم تو چون بندگان در
پایکوب رقصان پائے ایستاده قوله	
فرخنده نوگل تو چمن بر احویات ده	بعد نبش تو صبار اگره کشای
حیات ده جات بهنده کشای کشایند - غزل پنج پنجم	
جانان خیال رد تو دارند هر کس	لیکن من نباشد مشتاق تر کس
آفتاب حسن اضافه بیانیه زیر نظر تیار و در نظر نیارد فوج غم اضافه بیانیه غزل	
جان فدا تو که هم جانی و هم جانانی	هر که باشد خاک دست سرگردانی
رست خلاص شد قوله	
بے تو آرام گرفتن بود از ناکامی	با تو گستاخ نشستن بود از حیرانی
ناکامی بے مقصودی قوله	
فاسخ کردن قیام تو سر دل من	چند پوشید بماند خبر نپسانی
فاسخ ظاهر - قوله	
تا بماند تو شاداب نهال قد تو	واجب آنست که بریده مانبتانی
شاداب تازه قوله	
در غم زلف تو دیدم دل خود را روز	گفتش جانی چون میری و زندانی
چون میری چون زندگانی بے کنی - غزل	
چه بودی ار دل آناه مهربان بوی	که حال ما چنان بودی ار چنان بودی
ز پرده کاج برون آمد و چه قطره شک	که بر دو دیده ما حکم او دان بودی
کاج کاشی - غزل	
چه قاستی که ز سر تا قدم هم جانی	چه صوتی که بهیچ آدمی نیسانی

حافظ معتمد و کاتب و شاعر و شاعر

راست محمد قوامی و شاعر و شاعر

کاف ایجاب است
از دو و لطف و ترجمه چنانچه بنشاند

که بکله قوله	
بس حکایت حسنت شنیدام جانان	کنون که دیدم بحق هزار چندان
الحق راست قوله	
اتمم چو چشم تو دار نشان بجان	ولم چو زلف تو دار و سر پریشانی
سر خیال قوله	
بخاک پای عزیز تو سرنگ دادم	اگرم ز دست فراق دست برنگردانی
بخاک پای بای تسبیح قوله	
تو چون سپهر خا پیشه و احوالم	چو روزگار نهاده است و بوی رانی
بغاف پیشه ظالم غزل	
چو سراگر بخرامی دمی ز گلزاری	شود ز غیرت رو تو هر گل خارے
نثار خاک رهت نقد جان ما هر چند	که نیست گنج روان ایر تو مقداری
گنج روان اشارت بیان قوله	
دلا همیشه مزلف و لبندان	چو تیره راه شدی که کشایدت کار
تیره راه بد فکر قوله	
سرم برفت و زمانه بسر نیامد کار	ولم گرفت و نبوت سر گرفتارے
بسر نیامد کار کار بنهتا نرسید قوله	
چو نقطه گفتمش اندر میان اثره کے	بخندہ گفت که حافظ بر وجه پر کار
<p>باید دانست که هرگاه پرکار صحیح و سالم میباشد دائره باص وجه کشیده میشود و نقطه نیکو و نشیند و اگر نقص در او افتد دائره درست کشیده میشود و نقطه در او نشیند و از پرکار و نیجا عاشق که پرکار و اگر دائره معشوق دائره است یا پرکار و از طلب معشوق سرگردانست چون عشق عاشق بکمال میرسد معشوق در حیطه اختیارش در آید معنی آنست که حافظ میگوید که مرا آن محبوب بگفتم ای محبوب من نقطه وار در میان دائره اختیار مرا می آید از صحبت و پیرو خود به بهر مدار آن محبوب من را به استغنا و بی پردائی و از راه غرور و خود بینی که خاصه معشوقانست بخندید و گفت که حافظ را بگو که این لفظ با بر زبان می آید و خود را چیز می تراش که توجه پرکار هستی که پرکار و محیط نقطه وجود من گردی یعنی</p>	

تو چه عاشق هستی که مادر جلال اختیار تو دریم ^{قزل}

چون جهان خوبی امروز کامکاری | شاید که عاشقان از کام فریب آری

کامکار صاحب مقصود کام مقصد قوله

تا چند همچو چشمت در عین ناتوانی | تا چند همچو لفت عین بقیاری

در عین ناتوانی در کمال ناتوانی در عین بقیاری در کمال بقیاری قوله

جوئے کہ از تو دیدم در و گز تو بزم | اگر شمع بدانی شاید کہ حمت آری

شمع اندک قوله

دکان عاشقی بسیار مایه باید | دلہای بیچو آتش چشان و وباری

رو و بار جوئے غزل

خوشت از کوئی خرابات نباشد جلی | اگر بہ پیرانہ سرمہ دست ہمارے

خرابات عشق کہ فنا و صفات بشری لازمہ اوست قوله

جای من یرمغانست مرج طنی | رای من وہی توانست و مبارکے

و یرمغان عالم وحدت راحت بخش راس عقل مقصد قوله

بادوب باش کہ ہرگز نتواند گفتن | سخن یر مکر برہنہ اناے

نتواند گفتن لائق گفتن نیست قوله

رحم کن بد دل مجروح غراب حافظ | زانکہ ہست از بے ام و زین غیر داس

فروا قیامت غزل

خوش کردی اورنی فلکش روز داوری | تا شکر چون کنی و چہ شکرانہ آوری

روز داوری روز حکومت قوله

در شاہراہ جاہ و بزرگی خطر ہے | آن بہترین کر وہ سکبار بگری

کر وہ بفتح واکسد قوله

یک حرف صوفیانہ بگویم اجازتست | لے نور دیدہ صلح از جنگ آوری

اشکال این بیت آنست کہ در بعض کتب نوشتہ اند کہ الصوفیۃ تخیر مالہم صلحا فاذا

آخر ترجمہ کن بر حال از حافظ
تا چند تا میدی تا چند حافظ آری

حافظ غیاثی قزوینی است
که این غزل بهر از عمل بسیار است

صلحوا هلكو یعنی صوفیه خیریت دارند تا زمانی که خود را صلح کنند و چون صلح کردند هلاک شدند
اغلب این قرار بر آن باشد که بر تقدیر عدم صلح هر یک در دفع آنچه مخالف شریعت یا طریقت حقیقه
ساعی خواهد بود و ملاحظه خواهد داشت که آن خلاف از روی سرزند و بر تقدیر صلح آن سعی ملاحظه ازین
خواهد رفت جواب آنست که مضمون این بیت اشارت بآنکه بعضی بزرگان فرموده اند که بدیده قضا
و قدر باید دید تا جنگ بر خیزد و اکثر این بیت در مطالب دنیوی است احتمال بر این بیت دارد
جنگ به افتاد دولت الخ قوله

نیل مراد حسب فکر و بهمت است از شاه مذخیر و توفیق یاوری

نیل یافتن بر حسب فکر و بهمت است ان الله سبحانه و تعالی الهام غزل

دو یار زیرک و از بادیه کهن دونه فراغی و کتانی و گوشه چمنی

یار زیرک کنایه از عاشق باوه کهن شراب خالص و دونه بسیار فراغتی بر تعلق مال و اولاد
که انما اموالکم و اولادکم فتنة کتاب حقائق چمنی غزلت معنی آنست که از حکم الرقیق ثم الطریق انما
صعبت یاری زیرک بخوابیم تاد و یار زیرک با هم باشیم و از یاد محبت قدیمی که امانت است نهایی
آتش در نهاد خود باشیم و بذوق و شوق کوشیم و از تعلق مال و منال دنیا خاطر مشوش نداریم و مناسبات
متاخرین را در گوشه مشغول نمانیم که ذکر العیش نصف العیش تا ابواب شادمانی اگر دو هوا اذار او
بعد خیر احوال که وزیر اسامی اذانی ذکره و اذ اذرا عانه قوله

هرا نکه گنج قناعت گنج دنیا داد فروخت یوسف مصری کترین

گنج قناعت القناعت کنز لایقنی یوسف مصری گنج قناعت کترین کنز دنیا قوله

ازین هموم که بطرف بوستان بگذشت عجب که رنگ گل ماند و بو پاست

سموم با گرم که درختان را خشک کند قوله

مزاج دهر تبه شد درین بلا آرس که اعتماد بکس نیست در چنین زمانه

مزاج طبیعت زمین زمانه قوله

شینهم که سگاز قلاوه میروندی چرا بگردن حافظ نمیکنی رسی

قلاوه گردن بند غزل

در همه دیرمغان نیست چو من شیدای دل که آئینه شاهیست بکار دارد	خرقه جاکه گرو بادیه دفتر جاکه از خدا میطلبیم صحبت و شناس
---	---

دیرمغان کنایه از دنیا سزد که مقام دریافت جو مطلق بود شیدا عاشق خرقه کنایه از و جاساک
منتهی دفتر کنایه از سالک روشن را می مرشد که احوال مسترشدان دریافت کند حضرت از روی
دعا میگوید همچو من پریشان دشیدا که تنم کجا است دلم جاکه دگر مریون یعنی تنم از جهت حصول صحبت
مرشدی بود چون غرض حاصل نمی شود جاکه دگر دلم میکشد و در مصرع ثالث اشعار بحال خود مینماید
و در بیان باریکی خود می سراید و در مصرع رابع طلب مرشدی میکند که از خدا متش بمقصود درسد و نیز
آنت که از مقام طلب که اولین مقام است تعبیر دیرمغان کنند بآنکه سالک بدو حال متوجه تکمیل
نفس خود را و حق را هر دو نصب العین دارد و از نیجه که میخواهد خود را بحق رسانید مناسبت با محسوس
دارد که فائز نور و ظلمت خود زیرا که سالک ظلمت وجود خود و نور حق ملاطفه نماید و همین اقتضا طلبا
گبر و هیولان مثال ترسا خوانند چه بقیست خود را و حق را و توجو در هر سه ثبات میکنند چنانچه نصایح
قائلند به تثلیث مقام عشق را میگوید خوانند بآنکه در آن مرتبه حکم تقیید و غیره از نشاء عارف منفع
گردد و سالک در این مرتبه غلبه استیلا تمام مراتب حاصل شود و حقیقت انی نسبت کنند نظر لطافت
و سرایان او و تگون بالواح اقداح گوناگون همه جا هست نیست گوئی می یابد است و نیست
گوئی جامه و ازین حیثیت عالم را جام خوانند که حقیقت باعتبار کلی شعوری خاصه مینامند بآنکه
نزد ظهور سلطان احکام تعید از هو می عقلی از دار الملک بود عاشق مرتفع میگردد باین اعتبار دل را
جام میخوانند چه محل در و داین تجلی دست همچنانکه قابل اعیان اول عالم است گاه صورت مثال
بالعین معنوی که حقیقت در تجلی شعوری بآن ملتبس باشد جام گویند و اشعار عراقی بر اعتبار اول
و ائراست و زبان ناظم این غزل باعتبار دوم دیرمغان معلوم شد و نسبت بیشاید آنست چون
طالب حقیقت مطلوب معلوم نیست با هم و سرگشته در بیان میباشند و نیز در مبادی احوال کشش
می یابد و نمی داند که از کجا است از نیجه از غایت تجرد و لوله میباشند و خرقه کنایه از رسوم که حجاب
لباسی از صورت پرستان شد و دفتر اشارت بر مرتبه ملا متبیه که سه راه بے زیرکان میشود که
نفس ناطقه است از آلائش جسمانی مبرا است و صفالت جو هر کمال استعداد او مستدعی آنست که

تمامت حقائق الهی کیانی چنانچه هست نماید و لیکن از رگبذرخاک نشینان قولے جسمانی غبار آلود
 که ورت او هام و طنون میگردد و جمال حقیقت نمینماید پس وظیفه سالک آنست که خود را قدیم
 مرگ اندازد که بمصقل ریاضات و مجاہدات و آداب شعائر شرعیہ فوایش آہی ال واکا آئینہ پیر نما
 شاہ حقیقت هست از الوات کہ ورت بدنی پاک گرداند تا جمال مقصود بخ نماید قوله

جو رہا بستم ام از دیدہ امان کہ مگر	در کنارم بدشانم سہی بالاسے
------------------------------------	----------------------------

یعنی عددے مؤکد بستم بدست کاسے کہ از خنجر مشرب عالی او مقلسان کوے طلب باند
 نقد نیازے کہ پیشے آرد سرخوش مے شوند کہ اسرار حقیقت انظار کنیم الا صحبت آشنای کہ
 چہرہ سیرت او بحسن معنوی و سائر خصال موسوم بود قوله

کشتی بادہ بیاور کہ مرا بر خ دست	گشتہ ہر کو سرچشم از غم او در سپاسے
---------------------------------	------------------------------------

کشتی ملا بر تعینات معنوی تعینات مثالی بادہ تجلی شہوی کہ در ان ملا بر تعینات معنوی
 کردہ ام تو بہ بدست صنف بادہ پیش کہ در کسے نخورم میوے رخ بزم آراسے
 سر این کلمتہ مگر شمع در آرد بزبان ورنہ پروانہ نذر و بسخن پرواسے

حقیقت عشق مقتضی بالذات آنست کہ عاشق خود را در معشوق فانی میگردد و چون عاشق کہ احد
 طرفی ظہور احکام شرعست در شوق فانی میگردد و لاحالہ احکام عشق نیز در احکام معشوق مستلزم
 پس عاشق را نظر بخدو حق حقیقت عاشق زبان بیان اسرار عشق نیست بلکہ ظہار اسرار است
 جلوہ جمال معشوق است اگر چہ از روے صوت از عاشق ظاہر گردد پس بدو حال کہ فانی
 عاشق بقای معشوق مستدل نشدہ از عاشق اسرار عشق صورت نہ بند و تا آن زمان کہ بقای
 معشوق متحقق نگردد آنگاہ مرتبہ احکام معشوق از وظایف پیوند دین عرف اللہ کل سائرہ
 با نقول من عرف اللہ طال لسانہ کیوچہ از وجوہ توفیق آنست قوله

سخن غیر مگو با من معشوق بہرست	کز مے و جام میم نیست کس پروا
-------------------------------	------------------------------

دیگر از شرائط راہ طلب باز میماند کہ طالب اسے باید کہ روے التفات از غیر مطلوب گردانید
 وجہ قصد و غیر معشوق نباشد از غیر با و نگوید و نشود بلکہ غیورانہ پندار دونه بیند و چون در
 مبادی احوال شو صرف بہ شوب صورت مثالی متصور نیست بنا بر ان در مصراع دوم

جائے را که محل قرب معشوق است ثابت داشت چنانچه جام بالذات مقصود نیست بلکه تبعیت منظور مقصود است همچنین در مصیبت مثال است ملاحظه است ملاحظه بالذات پس اثبات جام در مصرع دوم منافی نفی غیر در اول مطلق نباشد چه در جام نظر بالوصف نیست غیرت مادر پالاکتس که دیده ایم پس بجز زلزلت شرب مدام با چه چون در تمهید رفت که دل انجام میگویند میتوان گفت که مراد از جام درین مقام دل باشد چه سالک در بدو حال متوجه تصفیه قلب است دل دلداری و نصب العین را در چنانچه در معنی که برسانوده شد تا آنکه تمام بدلدار پیوند دل در و گم کند قوله

نرگس را لاف زار از شیوه چشم تو مرنج	نروند اهل نظر از تنی نابینا
-------------------------------------	-----------------------------

مراد از نرگس آدمی صورتان بیعی اندک بمنزله چشم اند نسبت بکائنات اگر این آدمی صورتان که بینائی ندارد دعوی بینائی کند از صفات گشت مثل متعدد طالبان نصیحت ایشان بخجده شوزیر که اهل نظر که طالبان ثابت قدم اند از پی مردمان بیمنی که بینائی ارشاد نذرند نمیفهمند قوله

این حدیثم چه خوش آمد که سحر که میگفت	پر در میکده و با دفنی تر ساس
گر مسلمانی ازین است که حافظ دارد	آه اگر از تنی امروز بود فرو

یعنی میکده پیش رفت ما و مقام طلب عشق است و چون مر مقام را مرتب بسیار و موقت به شما بشکرت میکده مناسب باشد و با ملاحظه معنی تر ساس سحرگاه بر در میکده بودن ملائم نماید پس خلاصه معنی آن باشد که مرا این سخن بغایت خوش آمد که رهرو ثابت قدم کمال نزدیک رسیده میگفت که اسلام و خدا دانی که بدین منط است که حافظ دارد یعنی ناتمامان بیدار که مدار اعمال و احوال ایشان بر صورت کونیت بسا حسرت و ندامت ایشان را باشد در روز حساب که مدار حقیقت محض باشد و صنوتای معانی گردد بلکه معانی متصور گردد و صومعین متلاشی شود چنانچه درین عالم صورت بیخه روی نماید دران موطن صورت بیخه معدوم باشد و در حبیب السیر آورد و بعد بیان آنکه شاه شجاع از بعضی وجوه در مقام ایادی خواجہ شده بود ذکر یافته که چون این غزل در محله پیمانان آفرینش شجاع رسید گفت از مضمون این نظم چنان معلوم میشود که حافظ بقیام قیامت قائل نیست و بعضی از قصای حسود قصد نمودند که فتوی نویسند که شک در وقوع روز جزا کفر است ازین بیت این معنی مستفاد میگردد و خواجہ فطرب گشته نزد شیخ زین الدین ابو بکر ناباد که دران آوان عازم حجاز بود

و در شیراز تشریف داشت قصه جوان باز گفت شیخ گفته که مناسب آنست که بتر و دیگر مقدم برین مقطع
درج کنی مشعره فلا فی چنین میگفت تا بمقتضای این مثل که نقل کفر کفر باشد ازین جهت خلاص یا لی
بنابران خواجیه این گفته پیش از مقطع دران غزل مندرج ساخت که این حدیث چه خوش آید و بان واسطه
ازین دغدغه نجات یافت پوشید نمایند که خوش آمدن کفر کفریم کفرست مگر آنکه گفته شود که قول ترشمن
و داور بود کز بونی مسلمانی دوم تر و قیام قیامت و خوش آمدن حدیث نظر بر اول است چنانچه جابر
گفت برو خرقه لبخوان حافظ یار این قلب شناسی که آموخته چون این تقریر دست شد فقها اعتراض نکردند
اگر هر سکه صد وجه تکفیر باشد و یک جده از تکفیر منع نمایند قی را باید که بان کیوجه که از تکفیر منع نماید التفات نماید غزل

دیدم بخواب و ش که ماس بر آید | کز عکس روحی را و شب هجران سر آمدی

عکس شعاع سر آمدی آخر آمدی قوله

تعبیر رفت یار سفر کرده می رسد | اے کاش هر چه زود تر از در آید

تعبیر بیان کردن قوله

جانها تار کردی آن دلنوا را | گریه بچو روح جلوه کنان بر آید

تار ریختن و فدا قوله

آن کو ترا بسنگی گشت رهمنون | اے کاش که پیش بسنگی در آید

پای بسنگ در آمدن عاجز شدن او قنادر و غزین قوله

فیض ازل زور و زار آمدی بدست | آب خضر نصیبه اسکندر آمد

آب خضر آب حیات قوله

گر و دیگر بشیوه حافظ زدی رقم | مقبول طبع شاه سخن پرور آمد

رقم بیلغ تا چشم از بوستان گل | آمد بگوش ناگه آواز بلبل

چشم از بوستان گل مشاهده صفتا عین نمایم عند لب بلبل قوله

بس گل شکفته می شود بس باغ راوی | کس نه بلای خارجی بدست یک گل

بموجب ان مع العصر لیرا قوله

حافظ دار امید فرح از مدار چرخ | دانه از عیب ندار و شفضل

روزگار است که مار نگران میداری | چشم بر ما و نظر بر دگران میداری

نحیران شطر مشتاق قوله

گوشه چشم رنای بهت باز شد | اینچنین غرت صاحب نظران میداری

باز کشاده قوله

نگار از داغ غمت است بلبل باغ | همه انچه زنان جامه ان میداری

غزل
نوعی از غزل
نوعی از غزل
نوعی از غزل

گل عاشق مالک بلبل عاشق مجذوب قوله	
ساعدا آن به که نبوشی چو تراز بهزنگار	دست درخون دل پر سیران میداری
ساعداستانه پیری که براس شکار کردن سے پو شند قوله	
پدر تیر به آخر توئی ایدل ز چه رو	طمع مهر و وفازین پیران میداری
تجر به امتحان - پنے بسیار تجربہ کار ہستی قوله	
دین و دل رفتے راست تو ارم	کہ من سوختہ دل اتو بران میداری
سے آرم سے توانم - قوله	
ایکہ دردلق طمع طلبی ذوق حضور	چشم سیری عجب زبے بصران میداری
دلق طمع عبادات یانی چشم امید خیر فیض بیخبران بے فیضان گوہر فیض - قوله	
گذران روز سلاست بکامات حافظ	چہ توقع ز جهان گذران میداری
ز دلبرم کہ رساند نوازش قلے	بجاست یک صبا کو ہمیکند کر مر کو بیابان
نوازش قلم نامہ - قوله	
بیا کہ خرقہ من گر چه وقف میکند ہا	ز مال وقف بینی بنام من درے
معنی این بیت در معنی بیت فقیدہ مدرسہ دیست بود بیان دہن قوله	
طیبہ نشین سر عشق شناسد	بدو ہست کرانے مردہ دل مسیح د
طیبہ نشین طیبیان کہ در کوہا نشیند مر و تیان طیب بدست کر حاصل نما - مسیح و معارف کامل قوله	
اچرا یک نے قدس نے خندان	کہ کردہ شکار افشانی از نے قلے
نے قندیشکر - قوله	
دل گرفت ز سالوس طبل زیر کلیم	خوشا دے کہ بیخانیہ ہر گنم علمے
گرفت ملول شد - قوله	
دوام عیش و تنعم نہ شیوہ عشق است	اگر معاشر مالے بنوش جام عنے
معاشر ہم محبت قوله	
نہ گنم کل یکا بر حجت دوست	بکشت زار جگر خستگان ندادنے
نہی طراوت قوله	
سزائے قدر تو شاہا بدست حافظ	بجز نیاز شبے یاد عاصی صبح دے
ز کوے یاری آید سیم باد نوروزی	ازین بادارید دخواہی چرخ دل را فروزی
نوروز آن روز کہ آفتاب نطقہ حمل آپد بازیش نیمروز خوانند قوله	
چو گل گر خورہ رخسار عشرت	کہ قارون اغلطا داد سودا زاند و بی

بستان رو که از بیل طرح عشق کبری یاد به مجلس آفا که از حافظ سخن گفتن می نمود

خورده تقدیر ز ریزه هر چوبه سودای ز راند و کج بخت قوله

طریق کام جستن چیست ترک کج بخت قوله

کلاه مژگری نیست گراین کن دو وز

ترک برو و زری ترک کنی قوله

ندانم نوحه قمری بطرف جویباران چیست

اگر او نیز همچون من غمخوار و شبازری

نوحه گریه باواز شباز و زلف بجای و او عطف یعنی شب در روز غزل

صانع ازان مخم خام کز و بخت شود هر خام

اگر چه ماه رمضان ست بیار و رجا

مے معروف اینجاکنایه از عشق است و محبت و مے را خام ازان گفته که شیر از انگور شیده همچنان

در خم اندازند روز که چند راوش سازند چون جوش گرفته کف برآرد خماران را پختگی شب از و چون

بیدار سوخته خاکسترش بران باشند و منتظر آن باشند تا در و در تیره نشیند و صاف بالا آید

و صاف را بالور گیرند و نگار داشت آن و بود کفش پذیرند و نامش مے خام نهند و اهل دول را در خام

نهند و در آب تقطیر دهند و این باب اصطلاح خماران را و ق نام نهند و اگر چه میچکانند و صافش

گردانند آن قوت و طافش نبود که در خام بود ماه رمضان معروف از اینجا کنایه از زهد و تقوی

که بدان تصفیه و تجلیه حاصل شود مے آنست که ازان بخت که در کام هر خام که فرو رود از خامیش

بر هاند و از بخت کارش گرداند اگر چه ابام زبادتست زهد و تقوی با غرر سید و تصفیه و تجلیه که بر

و شایان آن نشده ام که بار امانت عشق کشم بیار و رجا تا خام را پخته گرداند و تلخ کامی مرتفع

از افر و نشان داین طلب ازان اشتیاق است و خانه تلخ کامی و مذاق چنانچه بیمار از طبیب دارو

مے طلبید و بیماریش هنوز خام است و او پذیر نبود و علاجش جز این نیست از روستی باطنی

میگوید و او را با او مقام سیر فی الله و باید دانست که در تکرار کلام صنعت پنجه کاریست این را تکرار

قوله

بلج گویند -

روزه هر چند که همان مغز است دلا

رفتش موهبت دان شدنش انعامی

روزه کنایه از زهد و پارسائی موهبت بخشش قوله

مغز زیرک بد صومعه کنون نه پرو

که نهاد است به مجلس و عطف دای

مغز زیرک عاشق کامل خالقه کنایه از زهد قوله

کو حریف کشیده ز من صاف کشد	بود آیا که کند یا ز در و آستانه
حریف کنایه از عاشق آیا آرزو قوله	
حافظا گزند پادشاه دست خسر عهد	کام دشوار بدست آوری ز خود کام
خود کام خود پسند غزل	
سینه بالا مال دوست ایدنیامر ہے	دل تنہائی بجان آمد خدا را ہمدے
الف کہ در میان بالا مال ست بمعنی اتصال است چون بالبت و شادوش مخزن خند و گوناگون در نگارنگ بجان آمد بعضی ہلاکت رسید قوله	
خیز تا خاطر بدان ترک سمرقندی ہم	اگر نیش لب جو حوریان آید ہے
سمرقندی نام شہر ترک سمرقندی معشوق جو حوریان نام محلہ السیت از بخارا قوله	
چشم آسایش کہ در دوزخ سپہ گرم	ساقیا جامے بیا و تباہیاشام دے
چشم امید کہ دارد کدام کس گرم روئید ز غزل	
سلام اللہ ما کر الیالی	احادیث المثنائی والمثنائی
سلام تحیت ما دام لیالی جمع لیل مثنائی سورتہای قرآنی دراز و کوتاہ کذا فی المہذب مثنائی جمع مثل در قرآن معنی آنست کہ سلام و تحیت خداست مادام کہ مکرر شوند شبہا و مادام کہ سورتہا قرآن و مثلاً آن اقوام است بلکہ یعنی مادام کہ تکرار گیرند شبہا و مادام کہ در گیرم سورتہا قرآن و اورا یعنی مادام کہ تلاوت قرآن میکنم و چون خواجہ نظامی بود تلاوت قرآن لازم او بود لاجرم بدین بیت نزو قوله	
علی داد الاراک من علیہا	و دار فی اللو فوق الرمالی باللو
بران واوی کہ درخت پیواست و برانان کہ دران وادی اند و بران سراسے کہ در لواست کہ مقامی است بزرگ قوله	
و کاگوے غریبان جہانم	و ادعو بالتواتر و التواتر
و کاگوے غریبان و غریب پیشہ ام و دعا میکنم بسلامتی غریبان ہموارہ و ہمیشہ محبوبش چون غریب بود جملہ غریبان را در دعا مشمول نمود و غرضش منحصر بود در دعا و اخص اخص از قبیل نکر عام و ارادہ خاص بطریق فصاحت ذوی الاختصاص قوله	

کر حافظ چہ سازد پیش استغفار و دست

المکالم اللہ

اموت صامت یا لیت شعری | متعلق البشیر عن الوصال

اموت همزه استقامت صامت یا لیت حرف تنانی هر گاه نطق گویائی بشیر بشارت
دهنده میم من از رو صامت که عشق است بحسب اصناف الحب شکتم او گاشک دانه که کی
گویائی خواهد شد بشارت دهنده از وصال و در بعضی نسخه بشیر برید قاصد دیده شده باید دانست
که ندای ملک الموت مقرر است که هر روز زندامیکند کما قال الشاعر ملک ینادی کلوم یدلوا الموت
و ابنو الخراب اما چون اقتضای بشری شنیده نمیشود خلاف ایمان بخاطر خطو میکند پس نجات آوردن
استفهام نگاری از مخاطب خلاف آن یکبار در بعضی نسخه صامت صامت مستطو است یعنی آواز کننده
این خود مقرر و در کتب کور است که فرشته موت همیشه لقای موم میجوید الرحیل الرحیل میگوید اما از کمال عظمت
سگرشته ام و ندای ملک الموت نمی شنوم و چون آواز در گوش می افتد از روی تعجب استفهام کنند
که مرگ آواز کننده است آگاهی دهنده که که بشیر بشارت دهد آگاه کند از وصال محبوب بکلم الموت
جسر بوصل الحبيب یعنی موت ساندۀ طالب است بطلب که مرده این بشارت یا بم
و از دنیا رسیده بدوست پیوندم قوله

عجبک ساحتی فی کل حسین | و ذکرک مونس فی کل حال

یعنی درین دنیا که سر سر پریشانی و آشفتۀ حالی است حب تو راحت نیست بی قبل و قال و ذکر
تو مونس من است در هر حال قوله

کجا یا بم وصال چون تو شای | من بدنام زندلا ابایی

لا ابایی بیباک - قوله

منال اے دل که وز نجیر زلفش | همه جمعیت است آشفتۀ حالی

زنجیر زلف تعلقات دنیا و جذبه عشق قوله

ز خط صد جمال دیگر افزود | که عمرت باد صد سال جلالی

صد سال جلالی یعنی از دیاد اعتبار که سال شمسی که جلالی گویند سیصد و شصت و پنج روز است
یا زده از سال قمری زیاده میشود و سال قمری سیصد و پنجاه و چهار روز و سال شمسی جلالی گویند
که سلطان جلالی الدین و می این تاریخ را بسته بر دفن سال شمسی قوله

بران نقاش قدرت آفرین باد	اگر دمه کشید از خط هلالی
مه کنایت از رخ هلالی خط گرد و مدور قوله	
بهر منزل که رو آورد خدایا	نگهدارش بحفظ لایزالی
لایزالی همیشه - قوله	
تو می باید که با شی و زنه هست	زیان مایه جانی و مالی
اشکال بن بیت آنست که معشوق خود همیشه موجود است پس چه معنی دارد این حرف که تو می باید که با شی و زنه باشی آنکه مراد آنست که تو می باید که درل سن باشی و فراموش نشوی و عشق که دل مرا بارت آن کرد قوله	
خدا و اند که حافظ را غرض حبیب	عالم الله حبیبی من سوا لی
دانستن خدا کفایت نیست از سوال من می که ابراهیم را در آتش نمرود انداختند جبرئیل گفت هل ملک حاجت اما الیک فلا گفت قل السد قال و هو حبیبی من سوا لی علیه السلام غزل	
سحرگر رهبر در سمر میمنه	همی گفت این معما باقرینه
رهبر می مسافر قوله	
که لے صوفی شراب آنکه بوضا	که در شیشه بماند ربعینه
شراب محبت اربعین باید دانست که اربعین را خاصیت است در اشکال چیز که عدد و گشت را نیست چنانچه حق تعالی چون خواست که استحقاق استماع کلام بیواسطه و در فرمود و عدنا موسی ثلاثا وقال ان خلق احدکم یجمع فی بطن اما اربعین یوفا نطفة ثم یکون علقة مثل ذلک ثم یکون مضغة و مثل خمر طينة آدم بیک اربعین صبا حاک و من اخلص اربعین صبا حاک ظهرت له بنا بایع المحکمة من قلبه علی لسانه قوله	
اگر انگشت سلیمانی نباشد	چه خاصیت دهد نقش میمنه
اگر استعداد حصول معرفت نداری اربعین و خلوة و ذکر و در دفعه نیمی بخشد چنانچه فقیرت نرسد فریدالدین گنجشک آمده شکایت فقر کرد شیخ کلون بر داشت هفت مرتبه سوأه الحمد بر و مدیده گشت مرا و ابد آن شخص در خانه رفته بطور شیخ بر کلون الحمد خواند هیچ نشد بخد مت شیخ آمده عرض کرد که یا شیخ این چیست از خوانده شما کلون زگر گردید از خوانده ما هیچ نه کلام آهی همانست - شیخ فرمود	

اے درویش محمد ہماست ما زبان فریدی باید کہ اول حصول استعداد نماید آن عشق و محبت است قوله

خدازان خرقہ بیزارست صد بار کہ صدمت باشدش در آستینے

صدمت مراد درینجا ہوا و حرص افزائیت من اتخذ الہہ ہوا لا وکل ما یغفلک عن اللہ فهو صفک و آن بسیار اندازستن ظاہر بسیاری نماز کثرت صوم جب سجاوہ شدن جب شہوت حب بن و خیال حب نفس کہ النفس ہی الصنم الاکبر من رسالتی میری قوله

دروہا تیرہ شد باشد کہ از غیب پھر غم بر کند خلوت نشینے

بر کند روشن سازد قوله

ثوابت باشد اے دارے خرمن اگر رجمے کنی بر خوشہ چینے

دارای خرمن صاحب معرفت خوشہ چینے عاشق مفلس غزل

ساقیا سایہ ابراست بہار لب جو من گویم چہ کن را اہل ملی خود تو گویم

بووی بکیرنگی ازین نقش نیاید بر خیز دل تو آلودہ خود را بے تاب نشوے

ازین نقش کنایہ ازین زہد یابی و لوق آلودہ خود را این زہد یابی خود را قوله

سفلیط است جہان کرمش تکیہ کن اے جہاندیدہ ثبات قدم از سفلہ مجوے

سفلیط مکیہ پرور وزیر آنکہ بایک کس نمائند و یکجا قرار پذیردے منہ بر جہان دل کہ بیگانہ است

چو مطرب کہ ہر روز در خانہ است سفلہ اشارہ بجان قوله

گوش بکشای کہ بلبل نفعان میگویہ خواجہ تقصیر مفر ما گل توفیق بیوے

نفعان آواز بلند قوله

یک نصیحت کمنت شنو و صبح گنج بیر از رعیش آواڑہ عشق بیوے

واڑہ عشق بیوے در عشق در آئے۔ قوله

رو جانان طلبی آئینہ راقابل ساز ورنہ ہرگز گل نسوین ہزار آہن رو

روے جانان طلبی خواہان مشاہدہ محبوب حقیقی ہستی آئینہ راقابل ساز دل از وسوس

ماسوے پاک ساز گل نسوین روے محبوب ند ہزار آہن رو از آئینہ تیرہ رو نمائید قوله

گفتی از حافظ مابوے ریامے آید آفرین نیست باد کہ خوش برویے

نما خطہ صفحہ در قرآن
نہ دانش را علم الیقین

بہشت بیوے
بہشت بیوے

که خوش بروی بوی خوب مسلوم کردی غزل	
سلاطین چو بود خوش آشنائی	بآن مردم دیده روشنائی
مردم دیده روشنائی محبوب قوله	
درودے چو نور دل پارسایان	بدان شمع خلوت گم پارسائی
خلوت گم پارسائی محبوب قوله	
نخه بیم از بهمان هیچ برجا	دل خون شد از غصه ساقی کجائی
بهمان دوستان جانی قوله	
ز کوی معان و مگردان که آنجا	فروشند مفتاح مشکلائی
کوی معان آستانه عارفان و نیز مقام عشق قوله	
مے صوفی افکن کجا مفروشند	که در تاهم از دست زهریائی
مے صوفی افکن عشق که فانی ساز عاشق در تاهم در تاهم استمے گرفتار غم و اندوه قوله	
دل خسته من گرش بستم هست	نخواهد ز سنگین لان موسیائی
گرش بستم هست دل من گریخته عالی دار سنگین لان درویشان مقلد موسیائی توبه قوله	
رفیقان چنان عهد صحبت شکستند	که کوئی نبود دست خود آشنائی
رفیقان سلف پار مخالف نفس و شیطان احسن الطریق مخالفه النفس و شیطان غزل	
سَبَبْتُ سَلَمَ بَصْدَ عَیْمًا قَوَادِمِی	وَرَوَّحِی کُلَّ یَوْمٍ لِّی یُنَادِی
سببت بمن بندگان من باب ضرب یغرب سَلَمَ نام مشوقه صمد غ زلف فواد دل	
ینادی آواز دادن معنی آنست که در قید آورده سَلَمَ بد زلف خود دل مرا و حال آنکه روح من	
هر روز مراد میکند و از دیدن خوبان منع میکند و گوید که خوبان را منکر و خود را بعشق شان سپر قوله	
اَمِّنْ اَنْکَرْتَنِی عَنْ حُبِّ لَیْلِی	تَرَاوَلْ رَوَّی اَوْنِکُو نَوَادِی
همزه ندائیه قال علی التحسین انی واعظ و محبوب ترا دل یعنی تواز اول نوادی کلمه ترکی ندیدی یعنی	
آنکس که انکار کردی تو مرا در عشق لیلی تواز اول رَوَّی اَوْنِکُو ندیدی قوله	
تَوْبِجُونْ مِنْ بَیْوَسْ دَلِیْرِی دُ	عَرِیْقُ الْعِشْقِ فِی مَحْرُ الْوَدَادِی

کس حافظ از دور کردن شکایت به چو دانی توانی ندیده کار ندانی

بوس تیر کی تمام و کمال یعنی همچو من دل خود را بتمام و کمال دوست سپاری و فرستاده عشق
در دریای دوستی آن یار یعنی اے کسیکه بدریای دوستی سید پر خورش را از ان عشق کشیده
باید که همچو من تمام دل خود را بدوست سپاری تا گوهر مقصود را بکف آری عزامت تاوان
غرت یکدل و دین راه از ایادی - غرت لفظ شیراز نسبت از محرابیان غرت یعنی
غروه و یکدلی در اصل یکدل بود و او از لفظ اولی و له از آخرت گرفته و سکون در غرت یک
اشباع آخر یکدی برای تجوید درستی وزن آوردند و در زبان شیراز حروف حذف میکنند
چنانچه در گلستان پیر مفتاحه جنی مکمل ایادی جمع الیاء معنی آنست اے جبهه آنکه جان بخش را
خواهی نخواهی تو سپارم خواجہ بطلاقة وجه و خواه بعبوسه آن روز کم غزا کردی تو یکدل با عشاق
و در قید آوردل ایشان را علی الاطلاق و باز رستی از تمر و تمران شیرازیان یعنی با دیگر احتیاج
نیست که غالب آنی و استیلا نمائی که جان تابع درست و چون دل گرفتگی تابع داشت جان و دنیا
اوست چه جای گفتگو است بواست کلمه تیر کی تمام و غرت بنا بر بحث نشادی مغرور ساخته
دل ما را اقبال شعر گوئی که موجب فساد و تباهی است در بعضی نسخه این بیت چنان دیده شد
که غم ماتت بواخوردن بناچار اعزته بوی انجست نشادی یعنی غم ما را خوردن لاچارست و اگر غم
مانخوری به بینی انجست تران شاید دید قوله

ز غمت جاها مان درو کے بوت	ہیو پوشم قبائے وصل شادی
---------------------------	-------------------------

یعنی از سبب غم تو ما جاها دریدہ ام و کے باشد پوشم قبائے وصل شادی اقولہ

خدا را بر من بیدل بختشای	و آو صلیبی علی زغم الا کھا دی
--------------------------	-------------------------------

برسان ما را بطلوب بر غم دشمنان کہ نفس و شیطان از قوله

انکارا در غم سوائے زلفت	تو کلنا علی رب العباد دی
-------------------------	--------------------------

اے محبوب من در غم خیال زلفت تو کہ دام را هست و بواسطہ او بطلب نمیتوان رسید کہ عودہ آو

است تو کلنا علی رب العباد تو کل کریم ما بر پروردگار بندگان قوله

دل حافظ شد اندر چین زلفت	بکسب مظلم و اندر نادوی
--------------------------	------------------------

یعنی دل حافظ در پیش زلفت کہ عبارت از جذبہ عشق است و سبب غم و دہم شے است تا یک

در آمد خدار مہر اوست کہ در شب تار یک بے ہدایت رہبری راہ یافتن محال خصوصاً راہے کہ
 بیج در پیج بود و نیز از زلف دنیا کہ فی الحقیقت شبے است تار یک در روشنائی او غایت
 معنی آنست کہ با مہما و الطاف حق حافظ حکم ایزدی در عوارض دنیا کہ ہے است بر تار یک
 خود را در انداختہ در شب تار یک و حال آنکہ خدار مہر اوست غزل

سحرم ہاتف میخانہ بدولت خواہی	گفت باز آے کہ یریکہ این گاہی
بر در میکہہ رندان قلندر باشند	کہ ستاند و ہند افسر شاہنشاهی

میکہہ عشق رندان قلندر کمال الدین عبد الزاق گوید غیا چل اند و نقبا سید و ملائکہ
 و ہے اند کہ حال خود پوشیدہ دارند و نگارند کہ مردم ایشان را بولایت نشانند ایشان افضل اند قولہ

نشت زیر سر و بر تار کہ ہفت اختر ہے	دست قدرت مگر منصب صاحب جا
------------------------------------	---------------------------

تار کہ ہفت اختر عرض قولہ

سر ماو در میخانہ کہ طرف با مش	بفلک شدہ یواریا بن کوتاہی
-------------------------------	---------------------------

بفلک بر شدہ بر فلک شدہ قولہ

قطع این مرحلہ بی پیروی خضر مکن	ظلمات ست تبر من از خطر گمراہی
--------------------------------	-------------------------------

این مرحلہ کنایہ از سلوک عشق نے پیروی خضر مکن بہو جب بن لا شیخ نہ نشینہ ابلیس قولہ

تو در فقر ندانی زدن از دست مدہ	مسند خواجگی مجلس تو ان شاہی
--------------------------------	-----------------------------

تو در فقر ندانی زدن طلب اہ فقر ندانی کردن چہ راہ فقر پس غث و شوارست قولہ

حافظ خام طبع شرم ازین قصہ بدار	عملت چہیت کہ فروش و ہما کن خواہی غزل
--------------------------------	--------------------------------------

ساقی بیا کہ شد قدح لالہ پر زے	طامات تا بچند خرافات تابکے
-------------------------------	----------------------------

قدح لالہ پر زے ایام بہار رسید طامات سخن لا یعنی خرافات اتوان ہیوہ قولہ

خوش نازکانہ مچھی اے شاخ نوبہار	کاشفتگی ہبادت از آشوب بادو
--------------------------------	----------------------------

دے ماہ خزان قولہ

فروا شراب کوثر و حور از برکاست	وامروز نیز ساقی مہ و کو جامے
--------------------------------	------------------------------

ساقی مہ رو مرشد قولہ

ز شعر حافظ شیرازی میگویند و می رقصند با سیمه چشمان کشمیری و در ترکان هم رقصند

بشنو که مطربان چمن است کرده اند | آهنگ و چنگ بر بطون و نوا و نوا

آهنگ آواز قوله

حافظ حدیث سحر فریخت رسید | تا حدین شام با قصا و روم و

روم و نام شهر با است غزل

سحر بابا میگفت حدیث آرزومندی | خطاب آمد که واثق شو با طاعت خداوندی

واثق انسید و از قوله

دعا و صبح و شام تو کلید گنج مقصود | بدین راه و روش میر که با دلدار پیوندی

بدین راه و روش مضمون مصرع با سبق قوله

دل اندر لف لیلی بندگ عاشق مجنون | که عاشق رازیان ارد و مقالات خردمندی

مقالات گفتگو

قوله

همای چو تو عاقل و عاقل استخوان تاکه | در بیج آن سایه دولت که بر نا اهل انگیزی

استخوان دنیا نا اهل دنیا یعنی اے نفس که قابلیت تحصیل صفت فرشتگان دار می چنان
که و غرور و غفلت همچو ابلیس لعین مباحث اے نفس که وجود تو سکندر وقت است قابلیت
دار که خلیفه پروردگار باش و همچو سنگ جوال حقیقه دنیا قوله

جهان پیر غنای اموال و دجلت نیست | ز مهر او چه میخوای و بهت چه می بینی

جبلت سرشت غزل

شد بهار و گذشت موسم و | آگاهی گز چرخ و گردش و

هی ای انوس زیر این قصر درین دنیا کاؤس و قیصر و جم و کے نام بادشاهان لاشه
پیچ و من الما و کل شیئی حی از آست هر چیز زند غزل

شهریت پر نظر نیان در هر طرف نگاه | یاران صلا و عشقت گریسیند کار

صلا آواز که بر اے طعام کنند طرفه نادر نگار معشوق قوله

جسمی که دیده باشد که خوش آن فرزند | بر دانش مباد ازین خاکدان نجات

اینچنین جسمی که محض خلقت او از روح باشد که دیو باشد قوله

در بنیشت شب بخت خوش است در پیا	سال دگر که دارد امید نو بهاری
نعش بفتح آب تیره و بکسر خیانت کردن قوله	
چون این گره کشایم دین از دنایم	در د و صعب در د کار و سخت کار
صعب سنت غزل	
صبا چون حکمت آن زلف مشکبوداری	بیا دگار بمانی که بوی او داری
حکمت باد خوشبو بمانی باشی - قوله	
نوازیلیت او گل کجا بگوشش افتد	که گوش بهوش مرغان هر گو داری
نوا آواز بلبل عاشق گل محبوب بگوش افتد که بشنوی مرغان هرزه گو عاشقان این قوله	
زمانه گر همه مشک ختن دهد بر باد	فدای تو که خط و خال مشکبوداری
ختن نام ولایت است مشکبیز قوله	
بسرکشی خود از سر و جویار نماز	که گر با ورسی از شرم سرفرو داری
با ورسی محبوب من رسی غزل	
صبح است نزاله سچکد از ابر نهمنی	برگ صبح سافیده جام یکسنی بزین
بهمن نام ماه برگ اسباب صبح شراب خوردن قوله	
خون پیاله خور که حلاست خون او	در کار یار گوش که کاریت کردنی
خون پیاله شذاب قوله	
اگر صبحدم خار ترا در سر دهد	پیشانی خار به پیمانه بشکنی
پیشانی خار به پیمانه بشکنی رفع خار به پیمانه کنی قوله	
مردی که سر بگوش من در چنگ گفت	خوش باش و پند بشنوا زین منجی
پیر منجی پیر ضعیف و مراض قوله	
ساقی بهوش باش که غم در کین است	مطرب نگاهدار همین که میزنی
ره سر و غزل	
طفیل هستی عشق اند آدمی دپری	ارادت بنما تا سعادتی میری

شکل توان نشستن در این چنین یک
هر کار بوی حافظ در دست زل و جوی

قدم بردن اگر میل جوی خورای
نوع قدح و طوطی بوی هر

لحمی که در دهان میماند
بوی که در دهان میماند

یعنی ہرچہ کہ درخت کن آمدہ است ظہور آن بطیفیل عشق است کما قال کنت کذا مخفیا فاجبت
ان اعرف فخلقت الخلق لا شعرا روتے بنما تا سعادوتے سبری عشقے حاصل نہا حاصل
معرفت نمائی چہ ہر کس کہ بدرجہ عرفان رسید عشق سوسے را بکوہ طور برد بہر
دید دوست سوسے نور برد و عشق عیسے را بگردون سے بڑے یافتہ درین حبت از صمد عشق احم
را بود معراج دین بنما مقام او بود حق الیقین بکفر کا فرار و دین دیندار را بکوہ در دل عطار را
قيل يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وابتغوا اليه الوسيلة وجاهدوا في سبيله لعلكم تفلحون
و از حضرت مصطفیٰ ہم تفسیر دید الهم من الله ما لم يكونوا يحتسبون بر رسیدند فرمود کہ ہی
اعمال حسبوها حسنات فوجدوا في كفة السيئات پس چارہ نیست کہ از صحبت ملی وصل
و صحبت مرشد کامل بہ بات لم يعرف امام زمانہ فقامت ميتة الجاہلیتہ قولہ

چو مستعد نظر نیستی وصال محکم | کہ جام جم نکند سو وقت بر صبری

تا وقتیکہ دیدہ جان بہن حاصل نہ کردہ طالب صال مباحث کہ ہنگام نابینائی جام جم نفع نمونشد
و رو دیدہ بدست آ کہ ہر ذرہ خاک بچاے است جہان فلے گرنے نگری و نیز از جام جم چہ مرشد
مراد است یعنی بے حصول عشق مرشد ہم توجہ نمیکند و یا توجہ مرشد ہم نفع نے بخند از نیابت
شند مرشد پیش پیرے بکہ باشد در سلوکش دستگیرے بگفت را پاشد در عشق
بر جاے بچہ و عاشق شوا نگہ پیش ہائے بکہ در عشق سریت بس عجیب غریب قولہ

بکوش خواجہ از عشق بے نصیب باش | کہ بندہ را نخر و کن عیب بے هنری

کہ مرید بے عشق را بیج مرشد خریداری ننماید مارانہ مرید و در خوان سے باید نہ زائہ فظ
قرآن سے باید صاحب در سے سوختہ جان سے باید آتش زدہ بخان مانے بائذ از بیعت
کہ در بحر المعانی است در مکتوب ثالث و ثلثون کہ باللہ واللہ واللہ اگر حق تعالی ذرہ عشق را
بر خلایق فرستادی ہمہ بیگانگان آشنائی یافتند و در عالم یک بیگانہ نہ ماند و انبیاء کہ
آمدند بشریت آمدند از بیعت ہمہ بیگانگان کہ در ادیان خود بود متفرق شدند فلما جاءهم ما فرغوا
واللہ اگر انبیاء بحقیقت و محبت عشق خلایق را دعوت کنند آمدندی ہمہ بیگانگان آشنائی یافتند
ولیکن حضرت صمدیت خواست تا جانے از حقیقت بعید ماند از سبب این معنی عشق با حقیقت فرستاد

مرادین غلطات آنکہ رہنمائی کرد	دعاے نیمبشی بود و گریه سحری
درین غلطات راہ عشق و سلوک قولہ	
بیاد سلطنت از ما بخیر بمایہ حسن	درین معاملہ غافل مشو کہ حقیقتی
درین معاملہ اشارہ بمضمون مصرعہ ماسبق قولہ	
مے صبح و شکر خواب صبحدم تا چند	بغذر نیمبشی کوش و نالہ سحری
شکر خواب صبحدم خواب شیرین بامداد کنایت از غفلت قولہ	
طریق عشق طریق محب خطر بہت	نعوذ باللہ اگر رہ بمانے نبری
مانے حاسے اس قولہ	
زہنجرو صل تو در حیرتم چہ چارہ کنم	نہ در برابر چشمی نہ غائب از نظری
نہ در برابر چشمے باعتبار معاینہ ظاہر نہ غائب از نظرے باعتبار وطن و نگارستین قولہ	
ہزار جان گرامی بسوخت زین غیرت	کہ ہر صبح و مسامحہ مجلس گری
صبح بامداد مسامحہ بنگاہ قولہ	
ہر خبر کہ شنیدم دے بحیرت و اشت	ازین سپس من ساقی وضع بخیری
دے نوے ازین سپس الحال وضع روش قولہ	
بہمن بہت حافظ امید بہت کہ باز	ارے آسامی کیلاے لیلۃ القہر
یمن خجستگی ارے صیغہ واحد تکم فعل مضارع معلوم اسامی جمع ائم ائم در غایت	
ازو ہم نہ کہ بمعنی علامت بر اشیا بود کیلاے نام محبوب است مشور معنی آنست کہ بخجستگی	
دعاے حافظ امید است کہ باز بہ بنیم آثار و علامت محبوبہ خویش را در راہ شرب نشین از ماہی	
باز ہم محبوب خویش تا مرے باشد این دل ریش او نیز از اسامی تجلیات صفاتی کہ بکس	
بدین گلشن جز از تجلیات گلے چنید غزل	
عمر بگذشت بہ بیجا صلی و بولہوی	اے سپر جام میم وہ کہ پیری سہی
پسر اشارت بر مرشد باعتبار اصحاب اکثرتہ جردم قولہ	
چہ شکر ہاست درین شہر کہ فانی نہ شد	شاہبازان طریقت بشکار مکے

شکر لذت‌ها درین شهر کنایه از دنیا شاهبازان عافان قوله

تا چو مجر نفس دامن جانان گیرم | دل بر آتش نبادم ز پے خوش نفسی

مجر عود سوز قوله

لَمَعَ الْبَرْقُ مِنَ الظُّلُمِ وَأَنْتَ يَم | فَلَعَلَّكَ لَكَ أَتِ بِشَهَابٍ قَبَسٍ

درخشید برق طور و آنست گرفتم من بآن برق تا یافتن من آن برق را پس شایسته من آنست
باشم از بهر توشاب یعنی ستاره آتش را که چیده باشد و این اقتباس است ازین کریم
که در سوره طه واقع شده که هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى إِذْ رَأَى نَارًا فَقَالَ لَهَا هَلْ أَتَاكَ هَلْ أَتَاكَ
اِنِّى اَنْتِ نَارُ الْعَالِى اَتَيْكُمْ بِشَهَابٍ قَبَسٍ یعنی آمده است بتو خبر موسی چون دید آتش را و خبر
که چون موسی از شعب رخصت شده بمصر روان شد شبی که هوا سرد بود و مظلم بود و برق
سے درخشد و باران سے بارید ایشان را کم کردند نزدیک وادی ایمن رسیدند و صفورا دختر
شعب که حلیله او بود درد وضع حمل پیدا آمد آتش محتاج شد هر چند سعی کرد از ننگ آتش
نیافت ناگاه از دور آتش دید پس گفت مرا اهل را که دنگ کنیدی همین موضع بدست که من دیدم
آتش شاید که بیایم بر آتش سرد چوب مالی گرفته و نیز این خطاب وح است نفس را از موسی روح
و از اهل نفس و از آتش تجلی و از طور مقام قرب قوله

کاروان رفت تو در راه کمینگاه بنواب | و ده که بس بنجیر از غافل بانگ جرسی

کاروان سلف و یاران و عزیزان کمینگاه دنیا قوله

بَالُ بَكْشَا وَصَفِيرُ شَجَرٍ طُوبَى زَن | حَيْفَ بَشَدَ حَتَّى تَوَمَّرَ عِيْكَ سِيرَ نَفْسِي

بال بکشا جد و سعی ناصفیر از شجر طوبی زن طالب مقام علوی باشد قوله

چند پوید بهواس تو ز هر سو حافظ | یَسَّرَ لَكَ طَرِيقًا يَكُ يَأْتِيهِ سَيِّئُ

خطاب بجناب معشوق حقیقی است که چند در جست و جوی تو حافظ بخت مزاح گرفتار آید سر سیم
درین گرداب بهر خرم خارے تعلق نماید آسان گرداند خدا و راهی که بسو تو رساند و درین وادیش
تواند آن مطلوب من را ملتس جان و تن غزل

كُتِبَتْ قِصَّةُ شَوْقِي وَمَدَّ مَنِيَّ بَاكِ | بِيَا كَيْفَ بَعْدَ تَوْجَعَانِ أَدَمَ زَعْمَانِكِي

مد مع جائے اشک دستم باکی بے گنیدہ از شوق و این یارِ آخرِ بکے اصلی است چون قاضی
وزاکی و نیز شبلع بود کہ باکی در اصل باکی بود ضمیر بیا دشوار بود ساکن کرد پس از بخت رفع انتقام
ساکنین بیا بجزف آوردند باکی شد پس بیا از برائے دستی وزن در عایت قافیہ آوردند یعنی
آنست کہ بنشتم من قصہ شوق او حال آنکہ چشم من گریان است بیا کہ جدائی تو بجان آمدہ ام از اندوہ -

قولہ بیا کہ گفتہ ام از شوق با دو فید شوق | ایا منازل سلمی و آئین سلمی کی

منازل جمع منزل یعنی جائے فرد آمدن سلمی نام محبوبہ ایست این بے کجا و منازل چون
جمع است باعتبار کل جمع مؤنث کاف مکسوکہ موضوع برا خطاب مؤنث است آورد و بیا شبلع
است اصل کلمہ سلمی معنی آنست یعنی بیا گفتہ ام از شوق با گریہ و زاری کہ اسے منازل سلمی کہ است
سلمی شامتا از روئے شفقت بجواب من درے قولہ

عجب قعہ و بس غریب و غم است | انا اضطررت قتیلہ و قاتلی ثانی

معنی آنست کہ عجب قعہ ہمار و نہادہ و غریب حادثہ ہما اتفاق افتادہ کہ مے طیم در حالے کہ
کشتہ شدہ ام و کشندہ من ہنوز شکایت دارد کہ توجہ من نے آرد از نیاحت ۷ دلم مجروح
تبع غم رقیب از دست من نالان ہا جفا پر و آنہ مسکین غریب از آیینہ قولہ

صبا عیسر نشان گشت ساقیا بر خیز | فہات شمشیر کرم مطیب از آکی

ہات بگیر و بیا شمشیر خلاصہ کہ ہند لائی شمشیر کرم شراب کرم انگور مطیب خوبو کردہ
شدہ و بیا زکی اشباع است و نیز در اصل زاکمی بودہ ضمیر بیا دشوار داشتند ساکن کردند بیا
بہر اجتماع ساکنین حذف کردند بعد بیا بر دستی وزن آوردند معنی آنست کہ بہار در رسید گامارا
بشگفتانید باد صبا ہر طرف خوشبو تہا انتشار گردانید اسے ساقی بر خیز و بیا شیرہ انگور کہ خوشبو
پاک است مسلمان عشق را تر یاک قولہ

فوج الکاسل فانعم فقد جری مثل | کہ زادر ہواں پستی است چالاک

بگذرستی و کمالی و انعام کن پس تحقیق جا بہ مثل قولہ

اثر نماند ز من بے شمائل خوبت | آری تا اثر مخمائی من مخمائی کی

معنی آنست کہ اثرے نماند در من بدو دیدن خصائل حمید تو یعنی بسبب فریق جدائی تو از من

اثرے نماد و فراق مرا بتو نشان داری می بینم علامات حیات خود را از روی تو ای سلمی و نیز معنی آنست
که اثرے نماد از من بے مثال حمید و خصائل پسندیده تو یعنی صفات ناقصه بشری از من فدا گرفت
و صفات کامله ربوبیت بحکم تخلیق با خلاق اسرارین جا گرفت اری می بینم در خود علامات حیوة از مشاهدات
تجلیات این رستی خود را فانی در اسم و بشا هده لقا تو بنشستم عیان می بینم که وجود من آثار تجلیات حق
بود و وجود من عکس وجود مطلق سر در قوله

ز وصف حسن تو حافظ چگونه لاف زنند | که چون صفات الهی مرا و ادراکی

ورای ادراکی ای بیرون از ادراک غزل

که بر دین و شاهان زن گدا پیامی | که بکوی میفر و شان و هزار چشم بجایم

میفر و شان عارفان کامل بصناعت قوله

اگر این شراب خباست اگر آن حرفی بختی | هزار بار بهتر ز هزار بختی خامی

خام اشاره می خام و شراب نامقصر قوله

بکشا و تیر فزکان بریز خون حافظ | که چنان کشته را نکشد کس تنگامی

کشته کشته شده غزل

گذشتی بر من غمخیز از راه جفاکاری | بلی تو عمری بر عمر که باشد فاداری

سگ اشاره بقیب تا تار ولایت ست مشغیر منسوب بخو برویان غزل

گفتند خلائق که توئی یوسف ثانی | چون نیکویم بحقیقت ازانی

یوسف پسر یعقوب علیه السلام در سن بی نظیر گویند حسن سه حصه یک حصه مرا و پس از آن برادر
حصه تنهام را و یوسف را و قبل حسن نه حصه یک حصه تمام عالم را و نه حصه مرا و یوسف را و وحی بر یوسف
در حالت کودکی بود چون تیغ و عیسی و عمر او صد بیت سال و برکناره رود و پل من کردن بعد از
چهار صد سال ستم در زمان خود نقل کرده در شام نزدیک آبان او دفن نمود ۱۲ من عجائب القصص قوله

در عشق تو ام شهر چو فرهاد و مجب نیست | ای خضر خوبان که تو شیرین زمانی

شهره مشهور قوله

اگر سر نماند زد و رفتار تو بریای | بخرام که از سر گذشتی بیوانی

روانی رستار قوله	
گفتی که دهم کامت و جانم بستانم	ترسم ندی کامم و جانم بستانم
کام مقصود قوله	
چشم تو خدنگ از سپهر جان گذرانید	بیمار که دیدست بدین سخت گمانی
خدنگ تیر بهار اشارت چشم محبوب غزل	
کشته از آتش می عارض تو گل وای	چون ننالم من بسوخته بلبل واری
وار مانند چون غنچه وار و نیز یعنی لائق چون شاهوار و گوشوار و نیز یعنی مقدار چون جامه وار و ظاهر	
و نیز یعنی زده چون سوگواری قتل بضم هر دو قاف مرد بسک ظریف و نیز از مصرحی که وقت شراب	
در پیاله انداختن آید و نیز بگو بگو ۱۱ من ابراهیم شاه شمس واریسل واریسل بند کابل شهر بیت غزل	
لست منم خلعت بالعراسه	الا عی من نواها ما الا عی
هر آینه سلمه که نام معشوقه است از وقت که حلول نموده و نزول فرموده در عراق ملاقات میکنم	
از فراق او چیزی را که ملاقات میکنم یعنی رنج بسیار بنیم قوله	
الا عی ساریان محل فروکش	لست منم خلعت بالعراسه
وانا و آگاه باشی ساریان محل دوست بسوی شما دراز شده اشتیاق من - قوله	
در و تخم خون شد از نا دیدن دوست	الا تعسا لایام الفراسه
وانا و آگاه باشی هلاکی باد مرا بام فراق بقوله	
خرد و زنده رود انداز و محفوش	بگلبانگ جوانان عراسه
زنده رود نام رود بیت عراق نام شهر و نام مرد قوله	
عروس بس خوشی ای دختر رز	ولی که که سزاوار طلاقه
اشکال آنست که اگر شراب صوری مراد بود پس همیشه سزاوار طلاق است لفظ گاه گاه چگونه	
بود و اگر ذکر و فکر مراد باشد آن همیشه سزاوار نیست این لفظ چه نوع صورت بند و جواب آنست	
که باده خواران نیز در ماه صیام ترک شراب نمایند و در آخر شعبان بسیار میخورد و عیش و عشرت	
و میر و گلگشت میکنند چنانچه خیام گوید سه گویند که ماه رمضان گشت پدید من بعد که باده خوریم کردید	

لست منم خلعت بالعراسه

ساریان

ساریان

در آخر شعبان بخورم چندان می پندارم در رمضان مست بخیم تا عید و ذکر و فکر در بعضی اوقات
 هنگام رفتن مستراح منع کرده اند و آن حالت از شمس تبریز قافله نجات است که میگویند در
 نام خدا نباید گفت چکنم که شاه از اسب فرو ریزی آید اسب بیچاره چکند یعنی ذکر حق بر لب استیلا
 یافته که هیچ حال از او و رنجی شود و این سخن در اختیار است قوله

بیاساتی بدہ رطل گرا نم | ستاک اللہ میں گائیں وہا قی

بنوشاند ترا حقتعالی از کاسہ دادم قوله

عیش کا انقیاش فی مری می جام کم | حاکم اللہ فی عید اللہ فی

چریدیم ما عیش را یعنی حاصل کردیم در چراگاه حامی شما و جامه جزیست که اگر حمایت آن بخت
 نیک باشد حمایت کند ترا خدا زمان ملاقات قوله

نہاک الشیب من وصل القدری | سوی القییل خید و اعتنائی

منع کرد پیری از وصل دو شیرگان سو بوسیدن رخساره و در کنار رفتن قوله

و موعی بحرکم لا تحقروہا | فکم بحر عمیق من سوائی

اشکهای من دریا بای شما است حقیر میدانم و را پس بسا دریا بای عمیق از جوهای خود است
 زیرا که سوائی جمع ساقیه یعنی جوی خورداست غزل

لبش می بوسم و در میکشم می | بآب زندگانی برده ام پلے

تے قدم و سرانغ قوله

نہ رازش میتوانم گفت با کس | نہ کس میتوانم دید باے

یعنی نه راز او با کس که لائق استماع راز نیست میتوانم گفت و نه معشوق میگرد با او میتوانم
 دید با اینکه تجلیات او را معشوق دیگر مشاهده کنم و نیز از مصرع ثانی مراد آن باشد که بیک
 دیگر بر منظور ندارم تا در عبادت او ریا را وصل دهم و در صفیوت اشارت به کمال خلاص است و دیگر
 آنست که در عبادت او دیگرے را شریک نمیسازم و جز از دست تقاسم نمینایم و برین تقدیر
 اشارت باشد بضمون ایاک نعبد و ایاک نستعین و دیگر آنست که کس را اولویت او شریک نمیسازم
 تا با اینکه منم بہرہ شوم کافی و کثرت و جہی للذی فطر السموات و الارض جنیفا و ما انا من المشرکین و غیر آنست

منقولہ از دیوان حافظ شیرازی

کہ نمیتوانم کہ مشہود من کسے دیگر بود بلکه صرف بہت ان بنیایم کہ جزوے در شاہد من نہ باشد دیگر
 این بیت در لغت حضرت است کہ پیغمبر دیگرے را باوے نمیتوانم دید یا آنکہ در ابتدا بحال مطلق و صحت
 مقید نے نمودند و چون آن مشاہدہ بوجہ حسن است و نظر از مقیدات برخاست یعنی از غایت
 التذاکرہ در بحال دے بنیم کہ پھو و نغمہ و محبت ہمارا اندامانی و صفاتی و افعالی و آثاری قولہ

بزن بر چنگ چنگ ای ماہ مطرب | ارگش بخراش تا بخروشم از دے

چنگ نام ساز و دست قولہ

تو با سلطان گل خوش باش و میوش | غنیت ان خلاص من بہن از دے

بہن دے نام ماہ قولہ

انجوید جان از ان قالب جدائی | کہ باشد خون جامش در گ و پے

خون جام لب لعل جام عقیق و شراب قولہ

زبانست در کشای حافظ زبانی | حدیث نے زبان را بشنواز نے

نے نام سار غزل

مخمور جام عشق ساقی بدہ شرابے | پر کن قدح کہ بھی مجلس ہمار دے

آب رونق و تازگی قولہ

شد قائم چو حلقہ تابعد ازین قضیت | زین در دگر نراند ما را ہیچ بابے

ہیچ بابے ہیچ در و نیز ہیچ جے قولہ

حافظ چہ مونی تو دل وصال جانان | کے تشنہ سیر گرد از لمعہ سرابے

لمعہ روشنی سراب دھوکا غزل

منم و آن زلف چون زنجیر یاسے | پریشان حال و دیوانہ دارے

بگزید تبدیل کرد گرد و باد بگولہ غزل

مینوش و گل افشان کن اندر ہر چہ میجوی | این گفت سحر کہ گل بلبل تو چہ میگوئی

تا غنچہ خندانست دولت بکہ خواہد بود | اسے شاخ گل رعنا از بہر کہ میری

غنچہ خندان کنایہ از دہن دولت مراد و بکہ کلام رعنا نام گلے زرد قولہ

چون شمع نکورونی بزرگدرباد است	طرف هنر بر بند از طور نکورونی
نکورونی حسن و جمال بر بزرگدرباد است محل اعتماد نیست طرفه ناد و طرفه هنری یعنی حسن اخلاق و تیمارداری غیر بر بند پیدا کن و حاصل ناکوله	
شمشاد و خزان کن آهنگ گلستان را	تا سر بیاورد از قد تو دلجوی
آهنگ گلستان را بر آید تصدیق ناکوله	
هر مرغ بست تاز در گلشن شاداب اند	بایل بنوا سازی حافظ بدعا گوئی
دستان سر و در غزل	
ماییم و غم عشق جولان و خیال	وز ماه رخت گشته تنم همچو بلال
بلال با و نو قمرین هم نشین نزدیک دست و پدیسر آید بلال دلگیری عرضه بیان آبجیات آبجیات را جمال قدرت نال می که از درون خالی باشد و بجای قلم هم آید غزل	
نوبهار است آن کوش که خوشدل باشی	که من گل مد تاز به تو در گل باشی
نوبهار معروف در آن کوش در کاره سعی ناکوله	
چنگ پیره می پدیدت پند و	و عظمت آنگاه بد سود که قایل باشی
و عظمت نصیحت و پند قوله	
در چین هر توفیق و فقر حال و گرفت	حیف باشد که ز حال همه غافل باشی
چمن باغ و گلزار هر ورق هر تنفس و فترت بیان قوله	
نقد عمرت بر غصه دنیا بگزار	گر شب روز درین نقشه باطل باشی
گزار در غ قوله	
حافظ اگر بد از محبت بلندت باشد	صید آن شاه مطبوع شاکل باشی
نیم صبح سعادت بیان نشان که تو دانی	خبر بکو و فغان بیان که تو دانی
بگو که جان ضعیفم ز دست افت خدارا	و لعل روح فزایت بخش زانکه تو دانی
خدارا بواسطه ناکوله	
امید دگر ز گشت چگونه بدم	و حقیقه ایست نگار از میان که تو دانی

لا این غزل در نسخ موجود نیست

و قیقه سخن باریک قوله

یکبست ترکی و تازی در دنیا حافظا | حدیث عشق بیان کن به زبان کن تو دانی

درین معامله عشق غزل

نوش کن جام شراب یک منی | تا بدان پنج غم از دل بر کنی

بدان اشارت بجام شراب پنج غم از دل بر کنی منع غم و بهوم نائی قوله

دل کشاده باش چون جام شراب | سر گرفته چند چون سم دنی

دل کشاده باش خندان و غم باش سر گرفته سر فرو دستگیر قوله

خاک سان شود ر قدم نه همچون ابر | جمله رنگ آمیزی می تر د امنی

سان مانند قوله

چون ز جام بنجودی رطله کشی | کم زنی از خویشتن لاف منی

رطل پیسانه یز رگ غزل

نور خدا نماید آینه مجرودی | از در مادر اگر طالب عیش شری

مجرودی اول فرزندان بعده علائق و عواقب بعده ماسوا محبوب بعده از خودنی التجربہ شرف لین
تجربہ منیری در مکتوبات فرموده تجرید آنست آنچه امروز یابی از ان آزاد بیرون آئی و تفرید آنکه در بند
فردا باشی و نیز تجرید از علائق و خلائق و تفرید از خود در دل غبارے نه و بر پشت بارے نه و با کس
شمارے نه و در سینه بازارے نه و با هیچ مخلوق کارے نه چون مرید این تجرید و تفرید حاصل کند
جلوه گریش در عالم چنین بود که یاد او اذرائیت لی طالب الفکر نه خاد و او ایتمعه درجه بدر حاصل
آید نه یکبارگی و از آلودگی خویش بهر میت نخورد و نظیر لطف و فضل او باید داشت که هزار عی
را صیب کند و خلیل و هزار مود را مشرک و بسا پیر مناجاتی که بر مرکب فرو مانده باز در خانی
که زمین بر شیر نر بندد و در محبوب العاشقین است تجرید مجرد بودن و طبع بخواهی حسنات خواهی
در سیات اگر چه سه روزه و نماز بود چون رضای دوست در ان نیست میل که تبت شری نیاز
و چون رضای دوست بخانه بود میسدان که عین عبادت است چون سالک از خود بگذرد و در شرف الهام
نماید در تخته در آید خواه در صومعه خواه در ستاپی خواه ز تار بند هر جا که رود با او رود و هر بنده او بندد

بجز بهر کس که در این حافظ تا مگر به خویش را در این عشق نمانی

ما را این شیئا الا و اینست مدفیه روی او نماید لون الماء لون انانکه بجاکایت در آید سالک نهاد
چند مقام قطع باید کرد تا در مقام تجرید قدم نهد و اصل را پس بداند التجرید قال تجرید العارفین
غیر المحبوب تبر کردن از جمله شیئا بدو پیوستن شرط راه تجرید آنست که چنان از خود برین شود اگر خود
جوید نیاید عرفت بی برنی درست آید از نیاست که روزی رسول علیه السلام در عالم تجرید بود که جبریل
آمد و حضرت را بر عادت قدیم ندید بایستاد گفت من جبریلم فرمود کسیت جبریل گفت ملک مقرب
رسول بنی محمد الرب فرمود که محمد کسیت جبریل ما من در کشید پس ایستاد چون از آن حالت برآمد
قال لی مع الله وقت لا یعنی فی ملک مقرب لا بنی مرسل و تیکه سالک از عالم ناشو بگفت
رود و دشمنان انما اولوکم اولادکم از اولادکم علی لکم دنا سوگندارد و قدم بهت ملکوت چون بتبریل جبریل
رسید باشد کمال تجرید رونماید تقریب آنست چون از کثرت گذشته بوحث سد جمال حدید از لایع مجنون
چون محو فی محو شده باشد نه آنجا کاره نه آنجا دوستی نه یار نه آنجا قیل نه قال نه آنجا میله نه ما
بعینه گویند که توحید و تفرید یک است اما در تفرید طلب بر جاست و توحید طلب تفع شد قوله

شعبه بازت کنی بهم نیست این روا | قال رسول بنا ما انا قط من ادی | ادی

شعبه مکوفریب بازی که هند بچست مگویند قط بعینه هرگز و دی اشیا بعینه و بیکار که دشمن
در نیاید بعینه آنست که هر ساعت فریب بازی میکنی و مرا مغالطه میدی این و انیست از قول
فعل خود مایست که ملایه بازی و عبث نیافریده بلکه برای کاره در نیان آورده اند و قول رسول
بران شاه می آرود که قال رسول ما انا قط من دی بعینه نیستیم هرگز از اشیا و عبث بیکار که نباید
در شمار بعینه برابر کاره آفریده اند نه برای بازی و عبث آورده مکا قال الله انما خلقنا
عبثا و انکم الینا لا ترجعون ط قوله

از چه بغمده و کشتی تیغ جفا بکشمش | فکر میکنی مگر فی عید ممد دی

نعمد کبیر غین معجمه شیران ممد و ده صیغه واحد مؤنث اسم مفعول است من التمدید کشیدن ممد
راصل ممد ده بود اگر با تباع قرآن باید پرداخت پس اینجا تا از زبته درستی وزن و رعایت
انطاعت یاکه در آخر مصرع است پای مشباع است معنی آنست که از چه بید بکدام جهت در خلاف کشتی
تیغ جفا را بکشمش بگذارد که بر نیم کشته رحم آوردن رحمت افزون است چنانچه مذکور است ۵

بکین

زخه و گرز بن بغداد چو پیکشی : بر نیم کشته رحم بصد خون برابرست : مگر فکر نمیکنی که در شان
دنیا داران و مردم آزاران فرموده آنها علیه هم موصوفه فی عمد ممدده غزل

نیست ذخیل تبان مثل قشای عجبه | بر فلک نیست چو خسار تو بایه عجب

خیل گروه مهر گیار نام گیاره تیره تاریک غزل

وقت را غنیمت آن آنقدر که توانی | حاصل از حیات ایجان یکدست تاوانی

کام بخشش دوران عمر در عوض دارد | جمه کن که از عشرت کام خوش بستانی

کام بخشش برادر ساینده قول

پند عاشقان بشنو و طرب تا با آ | کاینده نمی از ز شغل عالم فانی

طرب کنایه از عشق قول

پیش نهاد زندی دم عز کن نتوانست | با طیب نامحرم حال در دهنانی

طیب اشاره بزا به قول

یوسف عزیزم رفت او برادران حتمی | کرشمش عجب یدم حال پر کنفانی

یوسف عزیزم کنایه از محبوب پیر کنفانی یعقوب ماقوله

دل ز ناو کجاست گوش دشتم لیکن | ابرو کماند ارت میر به پیشانی

گوش دشتن منتظر شدن و نگه کردن و دیدن و محافظت نمودن پیشانی بپنه شونجی بیجانی

پیش او چون سر نادی باز پیشانی چه سود قول

حم شکر نیست اند اینقدر که صوفی را | جنس خاکی باشد همچو لعل ربانی

جمع کمن با صانی حافظ پریشان با | او شکج گیسویت محس پریشانی

شکج حسین غزل

هو خواه تو ام جانان میدانم کی میدانی | که هم نادیده می بینی دم نوشته میخوانی

هو خواه دوستدار قول

کشا و کشا قان آن بر و بکشد | خدا یک نفس با اگر به کشان پیشانی

کشا و کشا پیش قول

درینا عیش شبگیری که در خواب بحر گشت | بدان قدر وصال یل آن دریکه دریا

چون درون و بیرون با هم
آشنا شود از مجروری

درینا الف آمد چون در دادران روزیکه در مانی مراد روز محشر قوله

فلول از هم بان چون طریق کار و از نیست | بخش شوری منزل بیا و عهد آسانی

فلول ستره قوله

خیال خیز زلفش فریت میدهد حافظ | نگار حلقه اقبال نامکن بجنبانی

چنبه حلقه غزل

هزار جبه بگردم که یار من باشی | قرار بخش دل بقیه دار من باشی

جهد سعی بخش بخشند قوله

چرخ دیدہ شب زنده دار من گری | انیس خاطر امیدوار من باشی

دار دارنده قوله

دران چمن که تبارن ست عاشقان گیرند | گرت دست بآید نگار من باشی

دران چمن دران گل گرت ز دست برآید اگر از دست تو برآید قوله

ازان عقیق که خونی دلم ز عشوه او | اگر کنم گله او را ز دار من باشی

ازان عقیق کنایه از عشق عشوه فریب راز دار من باشی اظهار کنی مرا سو عالم نسی قوله

شود غزاله خورشید صید لاغر من | اگر آهوی چو تو یکدم شکار من باشی

آهوی چو تو چون تو آهوی قوله

دع بکلیه از ان عاشقان آئی | شبی انیس دل سوگوار من باشی

سوگوار ماتم زده قوله

سده بوسه کرد و لب کرده و طیف من | اگر او انکی قرص دار من باشی

بوسه مراد حصول استعداد قبول کیفیت کلام صوری و معنوی و خواص الخط است که از خود

کلام میر باید طلب مراد لطف لب که شیرین جوے شد لطف خداست و باغ جان را

ز آب او نشو و نماست و کلامی که در حیات صوری معنویت و قسم است شمی و بواسطه

وحی منزل و آن مخصوص باندیا و قسمی بے واسطه و آن مخصوص باولیا معنی آنست که از جوے

لطف خود که کلام صوری و معنوی بود و بوسه کنایت از استعداد قبول کیفیت آن کلام مسدود

وظیفه کرده و استقامت هم بر آن آورده اگر ادا کنی بحکم و فی العده دین قرضدار من باشی و حکم الکرم اذ
 وعد و فی زیر بار من باشی یعنی چون مرا از عوام و استعداد قبول کیفیت آن کلام سرزد بختند که از کلام
 صوری و فظی که عبارت است از قرآن مجید از کلام معنوی و لقای که عبارت از کلام قدسی است
 حفظ وافر می یابم و بخوشوقی میگیریم و این هر دو استعداد مرا وظیفه کرده اند و مدار من بر آن آورده که
 اگر ادا کنی قرضدار باشی و حکم زیر بار من باشی بوسه کنایه از عذبه که موجب تجلیات می باشد و تجلیات
 چهار قسم است صوری که در همه موجودات بود و ختم آن بر صورت صاحب تجلی میباشد و تجلیات نوری
 و تجلیات ذوقی و آن در علوم و اذواق معارف میباشد و تجلیات ذاتی اختصاصی برقی میباشد
 و در شرح لمعات تجلیات نوری را در تجلیات صوری اخل ساخته و سر تجلی قرار داده پس تقدیر این
 هرگاه تجلیات ذاتی جز گاه گاه نمیشود و نظر تجلیات ثلثه باقیه که حصول آنها اکثر اوقات مرخص است
 و آن را وظیفه میتوان گفت سیف نماید که آن تجلی وظیفه من نموده و مقرر کرده و من امیدارانم به با هم
 و انتظار آن میکشم بمنزله قرض ادا باید کرد و اگر تجلی ذاتی برقی نیز اکثر اوقات حاصل خواهد بود باشد
 پس بوسه بر تقدیر ثانی راست می آید و این بیت خواهد بود گفت بودی که شوم هست و بوسه بستم
 و عده از حد بشد و مانده دیدیم نه یک و آن اعتبار آنست که هنوز تجلی برقی ذاتی اختصاص نیافته
 و میتوان که خطاب بن بیت بمرشد باشد یعنی گفته بودی که هرگاه هست شوم و از خود روم یعنی بفنا
 فی الله رسم ترا بوسه هم یعنی براسرا نظا هری و باطنی واقف گردانم و عده از حد بشد یعنی این و حد مجز
 حصول تمی یعنی مذکوره و آن و عده از آن حد گذشت چند بر آن بگذشت ما بموجب آن و حد
 بهره بردیم و نه بکشف اسرار شرف گشتم و نه بکشف سیع از ان هر دو شاید که مراد تجلی ذاتی
 و غیر ذاتی باشد چنانچه تجلی گاه چار قسم گویند و گاه سه قسم و گاه دو قسم چنانچه در شرح گلشن ابرار
 و شیخ عبد الواحد بلگرامی گوید بوسه که بطلب عاشق متعلق است کیبوسه اشارت بطلب عاشق میکند
 و منافی لذات و شهوت و حظ و کونین و همچنین و چوسه بوسه یا بیشتر میباشد و بر مراتب فنا
 عشاق از حظوظ و لذات دارین بوسه که بنیای معشوق است اشارت است از فنا می معشوق
 عاشق را فاما بوسه که بطلب معشوق متعلق است آنرا اشارت نیست نازک که بر سر کاغذ نتوان نوشت
 و یارے که نداد بوسه از ناز به او بوسه محبت من ندادم و گاه از طلب بوسه اشارت کنند

برطلب عاشق فنا و وجود را با فانی معشوق مجروح عاشق را دین و میت را که از بهر بوسه لبش
جان نمیدهم به ایمم نمی ستاند و آتم نمیدهد به گفته بودی که شوم مست و پوست بدیم به و
از حد بشد و مانده دو دیدیم نه یک به محمول بر همین معنی کنند محفی همانند که جبریات فنا غیر محمول اند اما بطور
کلید منحصراً سه قسم است فنا به ذات فنا به صفات فنا به افعال پس به بوسه عبارتست از فنا به
ذات سالک در ذات حق و فنا به صفات او در صفات حق و فنا به افعال او در افعال حق بنحوی که
ذات و صفات و افعال سالک عین ذات و صفات افعال حق گردد و دوئی از ایشان نیز در دو
رود به که بود باز ما جدا مانده به من و تو رفته و خدا مانده + غزل

یا مبتسما بحالی در جا من اللالی | یارب چه در خور آمد گردت خط هلالی

اباسم را اهل لغت داخل کتب ساخته جوابش دو نوعست مبسم در اصل متبسم بود و بضرورت شعر و کلام
حذف کرده و نیز از بعضی فضلا بر سمع رسیده که اباسم و ابتسام بیک معنی است و مرج و من یارب
مقام تحب استعمال کرده اند گردت اے گردخت - معنی آنست که اے سپید کننده دندان و ظاهر آنست
لالی از مرج و مان بر حال تباه و درو سیه من یعنی اے تبسم کننده بر حال پریشان صورت پریشان
و ده چه در خور لائق افتاده است گردخت خط هلالی مرین رخ است هم مرین از آن روح باید است
که منادی له اے مالا جلله اندام مصرع ثانی است که در خاطرش همچو نقش نیست منادی له آن باشد که
اول منادی بر خاطر ترا شد بر کس که در خور آن بود و او را ندانند و منادی له گاه مظهر باشد گاه مضمحل
جاء آرنده فحوائی کلام بر آن لالت کند مشعر آن بود چنانچه درین اسم المجموع فی کل فعاله تقدیر چنان باشد
افعل ما نحن بخدک یعنی بکن با پاچیز که حد سر از ما درون شان باشد با اعتماد علم سامع بر آن
داشته و تخم این نهال بخاطر کاشته چنانچه یا الله یا الله بر زبان می آرنند و میداند که اینچنانکه است
خدا میداند و مظهر در بعضی مقامات ظاهرا لاله است بر آنکه مقصود از اینده است بهلین است چنانچه است
خسران مبین است کما قال الله یا ایها الذین آمنوا اصبروا و قولوا یوسف اعرض عن هذا و در بعضی محلیات
محتاج شود توضیح چنانچه همین شعر خواج که تمثیل این قسم سر و صبر را کنی همین بکنده که مالا جلله اندام مصرع
ثانی است ظاهرا هرگز و معانی درست نشود حضرت خواج این معنی را بخاطر آورده خواست که مجبور بود را
از این معنی آگاه سازد پس او را باین و شری نمود یعنی حال پریشان من که موجب تبسم است همین خط مودت است

این غزل در سبزه جوی نیست

که ز نیت بخش روی تست چنانچه خود فرموده **س** باغبان همچو نسیم ز در باغ مران با کب گلزار
از اشک چو گلزار نیست **ه** و نیز خط هلالی همان خط عذار بود معنی چنان شود که اے تبسم کمند
بحال و سوسیه من از دیدن حال من بگذر و در دیدن جمال خویش نگر که چه زینت دارد رخ
هلال تو و برین تقدیر سر که اوار چنین دوا شود و همه منادی که در مصرع ثانی بود نزد خویان **ل** لاله
اقبال است که شامل حال جمیع مقاصد و آمل است چون اقبال بدست آید ماهی مراد بدست آمده معنی
حقیقی آنست حال کنایه از عشق و در جاس **ل** لالی مشاهد تجلیات هلال شریعت خط هلال تقلید شریعت
سزومنی مشاهدات تجلیات چه در خور آید بکمال اتباع شریعت **ع** عرا قوله دل رفت دید خون شد
معنی این بیت آنست که در عشق و محبت دل رفت و دیده خون شد و ترخت و جان از تن
برون شد و در عشق **ع** عجبها است که پے در پے آید و عاشق را در تعجب می ربایند
و در نسخه معجزات است اے در عجز آورده دیگران اظهار این بیت را تقدم قوله

دل خون شد ز دستش زیاد چشم مستش	او زیت با لرزایا ماللهوی و بالی
--------------------------------	---------------------------------

رزیه مصیبت هوی کام و آرزو مراد عشق و یال گناه دیای و بالی است باعث معنی تست
دل خون شد از دست تو و از ناز چشم مست تو آزرده شده ام بمصیبت ماهست گناه عشق و هو را
عشق در هوا و لاله بود بانو چون طالب بطلب رسید لاله خویش میکوشید محبت از آزار میدخوا
گلهای مراد چید عشق و هو را گناه نیست اے برادر تصدیق ما نیست قلاش مجرور از هر دو عالم دلوند
و بے ننگ و نام لا ابالی باک ندارم من و بمعنی بیباک قوله

العين بالتماس شوقا باهل نجد	والقلب في است وجدني دابة الغزالي
-----------------------------	----------------------------------

تماس تا زانده کما قال **ل** لدولات حین مناص پس تماس در اصل نامست بوده تا از جهت
وزن آورده نجد کو هست است شهو که قوم یله را بود در آنجا مقام و محبوت او از عشق و آنجا آرام
و الحال مقام هر محبوب را بنجد تعبیر کنند **غ** غزال آهوبره و نام مرد از عرب که قبیله بنی غزال اند
بر و منسوب اینجا همین معنی است معنی آنست که چشم خواب نکر از شوق ملاقات دایه بنی غزال اند
عبارتست از معشوق و معنی حقیقی آنست که اے شهسوار اے مرشد ابرار در وقت معنوبر
المعبود ازین غریب مهجور معرض دار که فلان را در شوق مشاهدات چشم مست بیخواب دل در

و جد و اضطراب لغای خویش کرامت فرما و از کشاکش تجلیات بر با لطف لایزال لطف حق قوله

بشد و در مل کان الحبیب مینا طار العقول طر من نظره الغزالی

در بخت نیکوئی رمل ریگ بیابان طرا همه نظر نگریستن غزال محبوب من آنست که در غزل
خوبی و نیکوئی ریگی که دوست من در آن ساکن است و صحراے که یار من آن ساکن اند پر عیال از هم
نگریستن محبوب اے و جلوه جمال بهوت گشتم و در تماشای حال با کمال او بهوش شدم چنانچه در همه
سالکان است که در حال مشاهد تجلیات بنخوشند و از خود فانی گردند و از جان کمال او بهر گیرند
قم فاسقنه رحیقاً شفا من الزلا لی بر خیز پس بوشان مرا شراب -

قصاید نه قصیده الحاقیه

پیش از محمد و ندی که بتیست و بر همتا شنا و نعت پیغمبر کنم از جان و دل انشا

محمد و ما محمد الا رسول احمد مبشر رسول بانی من بعدی اسم الله بشار بشیر انذیر اسراج سر اجال
و دوده خاندان اساس بنیاد بنا عمارت نخستین نقطه فطرت اول ماخلق الله نوری شمس
سبحان لدی سرے فیروزه گون طارم آسمان کرویان فرشتگان بقر و حانیان ملائکه تیران
برنده تیران پرده غران غرنده آوایا قدرت رفرف تخت مقام قرب و اودنی فکان
قاپ قوسین ادنی احصا شمردن مافی نام نقاش و ماب بخشنده غنی منزله طاق بختا
طافم بختایم صورت ظاهری معنی باطن سرا پوشیده جهر آشکارا قصیده

سپیده دم چو صبا بوی دوستان گیرد چین ز لطف هوا نکتہ بر جان گیرد
هوا ز نکت گل و چین تنق بندد افق ز رنگ شفق رنگ گلستان گیرد

تنق خیمه و پرده قوله

نواے چنگ بد انسان ز نصدلا و صبح که پیر صومعه راه درمغان گیرد

نوا آواز قوله

شه سپهر چو زرین پسر کشد بردوش به تیغ صبح و عمود افق جهان گیرد

شه سپهر آفتاب نیز اضافه بیانیه زرین پسر آفتاب تیغ صبح روشنی صبح و سرنی صبح عمومستون

این قصیده در شیخ ابو جود نیست

و چو بنیمه افق کناره قوله	
بر نعم زراع سینه شاها ز زرین بال	درین مقررین نگاری آشیان گیرد
زراع سینه شب شاها ز زرین بال آفتاب مقررین بنامد که ز زرین مقررین کار کنایه از آسمان قوله	
چو شسوار فلک بنگر دجیم صبح	که خوشبسته چو دهر خاوران گیرد
شعشع زشتانی محیط نام در یاد بر یاد رگبسته خوشاب روشن تازه چمنیان سپر غم قوله	
چرا بصدغم وحشت سپهر دائره شکل	مرا چو نقطه پرکار در میان گیرد
سپهر دائره گرد آسمان که مانند دائره گردنده است پرکار قلم آهین که بران دائره کشند قوله	
چهره پر تویت که نور چراغ صبح دهد	چه شعله که در شمع آسمان گیرد
پر نور روشن شمع آسمان ماه و آفتاب قوله	
ضمیر اندرون غیو مشکین قوله	
چو شمع هر که بافتش راز شد شغول	لبش مانه چو مقراض میان گیرد
افشا ظاهر کردن قوله	
کجاست ساقی سه و دهن که از سر مهر	چونیم مست خودش ساغر گران گیرد
نیم مست مخمور قوله	
نوا غنمه ز راجو بر کشد مطرب	گله عراق زندگاه اصفهان گیرد
نوا سرود اصفهان نام شهر مبارک از ولایت فارس هوای لطیف دار اهل اوزیریک باشند در صناعتها و آنرا در قدیم یهودیه خوانند و گویند هر قطعه که در عالم باشد ابتدا و آن از ولایت اسپهان بود و نیز گویند هر که دران چیل روز مقام کنسبیل شود و خروج دجال هم از آنجا بود و آنرا اسپهان و سپاهان نیز گویند و نیز نام نواز قوله	
فرشته بحقیقت سرش عالم غیب	که روضه کرمش فتنه بر جنان گیرد
روضه باغ جهان بهشت قوله	
سکندر یکم مقیم حریم او چون خضر	ز فیض خاکد رش عمر جاوان گیرد
حریم خانه قوله	

گنجه که بر فلک سروری عروج کند	نخست پایۀ خود فرقی فرقان گیرد
عروج بالا بر آمدن قوله	
با وج ماه رسد عوج خون چو تیغ کشد	به تیر چرخ بر دجمله چون کمان گیرد
تیر چرخ عطار دوتیر کمان چرخ و نیز تیر که کمال چرخش اندازند و نیز تیرے مانند تیر بوائی که از آهن سازند و در آن آن پیراز باروت کرده آتش زنند و سر بهند بر هر که خود هلاک گرد - قوله	
عروس خاوری از شرع راسه انور شاه	بجلم خود بود از راه قیروان گیرد
عروس خاوری آفتاب قیروان نام شهره مغرب نیز هم مشرق و هم مغرب را گویند قوله	
ایا عظیم وقارے که هر که بند کشت	ز رفیع قدر کمر بند تو امان گیرد
وقار عزیز و بزرگ کمر بند خادم امان گیرد و پناه طلبد قوله	
رسد ز چرخ عطار دهنست از تنیت	چو فکریت صفت امر کن فکان گیرد
کن فکان مخلوقات قوله	
مدام در پی طفاست وجود عدوت	سماک راح ازان نزو شب عنان گیرد
سماک راح نام ستاره قوله	
فلک چو جلوه کنان بنگر سمند ترا	کمینۀ پایگمش اوج ککشان گیرد
سمند راسپ اوج بلندی هوا ککشان شکله که شب در آسمان پدید آید قوله	
ملاست چو کشیدی سعادته دهرت	که مشتری نسق کار خود ازان گیرد
مشتری خریدار و نام ستاره نسق روشن قوله	
دران مقام که سیل عاوش از چپ است	چنان رسد که امان از میان کران گیرد
کران کنساره قوله	
شکر کمال حلاوت پس ریاضت یافت	نخست شکل تنگ ازان کران گیرد
شکن بجسم هر چیز و چین جامه و جز آن و شکسته و من سر و بنی پیچ که در لطف شاهان افتد تنگ ضد فراخ و شکم بند اسب شتر سوخته و ستون نیزه که در سخت قریب و خردار شکر و بار ستور و خروار مثل آن ایضا یعنی بسیار آید و بنیچه تنگ مکر استعمال است و تنگ تنگ یعنی سخت نزدیک بود	

دینار نام مقام است از ترکستان زمین که ترکان تکی منسوب اند بدان مقام قوله	
چه غم بود بهمه حال کوه ثابت را	که حمله های چنان قلزم جان گیرد
قلزم دریا و چاه بسیار آب پارسیان قززم گویند ۱۲ من ابراهیم شاهی قصیده	
پسیده ام که شدم محرم سرا سرور	شیندم آیت تو بوالی سدا لب حور
خدیو یمن و اضم خداوند و پادشاه وزیر خدایگان پادشاه سخن سنج شاعر زاده فرزند و توشه وصل نفع قد بلند مرتبه شاکل خصلتها جمیل نیک نورانا الله تعالی آتی کنه و یحجور تاریک نیت حمار آواز خر معاص شیندن نعمه داودی آواز سرود او و نام پیغمبر که الحان خوش داشت و صاحب زبور بود او و یب ادب دهنده سفر جمل نام میوه مقصور کوتاه بگاه وقت سفینه بیاض مشهور پراگنده راعی شبان رسول و داعی دعوت کنند مراد رسول علیه السلام معذور بادشاه حسین علیه السلام وزیر پادشاه از ان اشکان که فرزندان یافت بن نوح بود بعد بسکندر پادشاه شد از جد تاری ولایت داشت ملوک دیگر او را خدمت بکردند شصت دو سال ملک اند و ملک دیگر که در ایام او بود ایشان را ملوک طوائف خواندند من ابراهیم شاهی قصیده	
اتس ملک زل تا باید ملک تو مطلق	مے هر دو جهان یافته از وصف تو رونق
کره بچه سپ کسوت لباس عصفق نام جانور علف آواز شو سخن آواز سرور مقام مشهور از پوستینهای نفیس که قیمتی بود کسوت ملوک ۱۲ من ابراهیم شاهی بنجاب جنه از پشین پوشش ملوک خر جامه بریشی مخمدر بالغم نام ولایت و نیز پوستینه کسوت ملوک و بیشتر از حد و ظلمات آرنده من ابراهیم شاهی کمر آنچه بر میان بندند و نیز میان کوه مثل کمر کوه و بدینین بغیر ذکر کوه نیز آمده من ابراهیم شاهی - قوله	
آب ز نظر بهیت تو شد دل تو گوهر	زان آب بر آمد بهوا و دو مطبق
لما اراد اعلان خلق هذا العالم خلق جوهر انظر اليه بنظر الامية فذاب نصفين من مية الرحمن نصفه ونصفه ما فاجرى الماس على النار فصعد منه دخان فخلق من ذلك الدخان السموات وخلق من زبد الارض خلق السماء كان دخانا يندق پیاوه مظهر من الملک اشارت بکرمه لمن الملک اليوم لحد الواحد القهار قصیده	

شرح دیوان حافظ

شرح دیوان حافظ

مرا و نیست پریشان ز دست غم یا مال | چنانکه هیچکس نیست واقف احوال

مویه گریختی مال نه که از درون خالی باشد و یعنی قلم هم آید غزال آهوبره و رسیان فروش
مخلب چنگل ریبال شیر منال رخت لطق گویائی بحر دریا نوال بخشش عدیم مشال بیانند
سراچه خیمه قرب مرتبه فروغ و شانی بگاه وقت رزم جنگ روین نام مبارز ایرانی که
پدا و پشتک نام داشت داماد طوس و نیز نام پسر فراسیاب روین تن اسفندیار نیز گویند که در اینجا
آورده که او روین تن بود فاما مورخان دیگر گفته که بر توغویذ زرتشت بود بنا علیه زخم تیغ و امثال آن
برو کار نیکو و آخر الامر هم در حیات پدرش ستم او را به تیر و شمشیر درود دیده زد و کشته و آنرا اسفندیار
نیز گویند قدید گوشت خشک جامه کند و ضم قاف و فتح دال آه بیت مجاز و چینه میوه و جوهر کننده
ندیم بخشین و پشیمانی کشند شل کرم و کرم زلال شیرین قیل و قرح و شادی بشیر و بلال اسماء
غلامان قصیده

جوزا سحر نهادم کمال برابرم | یعنی غلام شاهم و سوگند میخورم

جوزا نام نه که گویند سیاه و سفید میان برمی است از برج آسمانی و صورتیست از صور جنوبی
بصورت مردم قایم بدو کسی منطقه بسته و شمشیر پیش انداخته درینجا بهمین معنی است و حامل حیات
ازان شمشیرست جوزا مشهور حلال ندارد قوله

ساقی بیا که از مدد بخت کار ساز | کلامی که خواستم ز خدا شد میسر

کام مقصد قوله

شاهان من از بعرض رسام سر فیض | مملوک اینجنابم و مسکین آندم

مملوک بنده اینجناب آستانه قوله

من جگر نوش بزم تو بودم هزار سال | که ترک آنجو کنس این طبع خوگرم

بزم مجلس شراب آنجوره معروف بود که زرق و مضیبت قسمت و گهاث - قوله

گر باورت نمیشود از بنده اینجیث | از گفته کمال حدیث بیا ورم

باور اعتبار کمال نام شاعر قوله

گر بر کفم دل از تو و بردارم از تو مهر | آن مهر بر که افکنم آن دل کجا برم

این بیت کمال است قوله

منصف کوبن محمد غازیست	حسزمن	وز این نجسته نام بر اعدا مظفرم
-----------------------	-------	--------------------------------

نجسته مبارک مظفر نمند قوله

شاهین صفت طعمه چشیدم	ز دست شاه	که باشد اتفاقات بصید کبوترم
----------------------	-----------	-----------------------------

شاهین نام طائر شکاری قوله

بال دپس ندلم	این طرفه ترکه نیست	غیر از هوا مثل سیمرغ در سرم
--------------	--------------------	-----------------------------

سیمرغ معروف قوله

شعرم همین مدح که صد ملک دل کشاد	گویی که تیغ تست زبان سخنورم
---------------------------------	-----------------------------

همین برکت قوله

بایسته خرد و فلکم داوری بسیت	انصاف شاه باد درین قصه اورم
------------------------------	-----------------------------

داوری جنگ جلد و اور حاکم قوله

شبل الاسد بصید دم حمله کرد من	گر لاغرم ولیک شکار غصنفرم
-------------------------------	---------------------------

شبل الاسد پشه غصنفر شیر و مرد غلیظ قوله

بنما بن که منکر حسن رخ تو کیست	تا دیده اش بیز لک غیرت آروم
--------------------------------	-----------------------------

کز لک کبیریم و سویم کار دغورد نول باوسته قصیده

خیر مقدم مر جبا او طائر میمون قدم	شادمان کردی مرا نام ترا سر مقدم
-----------------------------------	---------------------------------

مقدم پیش رونده و دلیر و منزل قوله

تا بدانی تو که هجران خون عاشق میخورد	نالۀ شبگیر در کارست آه صبحدم
--------------------------------------	------------------------------

شبگیر شب قوله

گر چنین در حلقه سبید زلف افغ بندیا	مهره توان بر آسان ایل افسوزیم
------------------------------------	-------------------------------

افغ ماریست که مردم را بنظر کشد قوله

آن گذشت ایل که خواری دیدی از تو	یار باز آمد بحسب عزیز و معتنم
---------------------------------	-------------------------------

معتنم غنیمت قوله

حافظ زبانه حب رسول است و آری او : بر این سخن گواست خداوند اکبریم

گر حرم کجیخواهی آبخال بے نقاب	لااله الا ان همه خاریا بان سرم
حرم خانہ قولہ	
خواجہ توران شاہ عادل جلالت	بد آفاق علی عون لوری غوث الامم
بدراہ شب چارم عون یاری وری خلق غوث فرید امم امما قولہ	
صوت جاہ جلال مقصد فضل و کمال	منظر انوار حمت مصد حسن شیم
منظر جاہ ظهور مصد جلے صادر شدن شیم عادتہا قولہ	
رافع اوضاع بدعت ناصب اعلام	ما حی آتائطینان قانع ظلم و ستم
رافع بلند کنند اعلام نیز ما حی نمکنند آثار نشانیا طغیان بیوفائی قانع برکنندہ خواجہ کافی نام مرکز ریحاسب نویسنده صیت آوازہ جو بخشش صدا آواز صد سینہ پیشگاه و دل و ابتدا و صاحب منصب و بازگشتن از جا و بدر آمدن از جاے اجہم تن آرد بیشہ علم نشان کہ اندر بیابان بود کوه بلند و علم و جاہ و رایت معلی بلند قولہ	
آستان خضع و ملت اکنون است و بس	دار و این قصر معلی نقش تاریخ قدم
قدم دیرینہ شدن و پیش روند قولہ	
بخت بیدارت چو می آید بصر کج وجود	خفته بدر گردون مہنوز اند شہستان علم
شہستان محل عدم ناچیزگی قولہ	
قلب خواہان شکست حوالہ بجا تو	ہر کردل نشکند فیروز گرد و لا حرم
قلب دل و فوج میانہ لا حرم لاچار قولہ	
ہاں نہ پنداری کہ تنہا میزنی قلبم	ہمت ارباب لیاقت ارباب ہم
ہاں ہیشا شو ہم جمع ہمت - نام ابوہل در جاہلیت ابو الحکم بود کمال دانش بشو او خلق مینمود و چون بان سرور و جلوت پیش آمد و جاہالت اشعار خود ساختہ از زبان و فشان آنحضرت ابوہل برآمد نام سابقش محوشد معنی آنست کہ اے دل زہما انکار اہل سد منہا و در صداوت ایشان سبب خسارن فی القدسی من عادی لی و لیاقت آذنتہ بالحر ب قولہ	
آلیم محبوب و از خاک بوس و کمت	در دوش و بودم بان دیان دم

ندیمان ہمیشہ ندم پشیمانی دوست کانا آنکہ از جان غریز از بند یغما لوٹ کج فروشان
یا وہ گویان و نام سخن نہمان یو قوفان معتم غنیمت قصیدہ

شد عرصہ زمین چو بباطل ارم جوان از پر تو سعادت شاہ جهانستان

عرصہ کشادگی میان سراے دہر کشادگی کہ در و درخت نباشد قولہ

خاقان شرق و غرب در غرب شرق است صاحبقران خسرو و شاہ خدا یگان

خاقان بادشاہ ترکان و بادشاہ چین صاحبقران مولود کہ مسقط الغظ یا مسقط است او
بوقت و آن عطیے باشد و بروج قرآن در طالع بود و امن ابرہیم شاہی قولہ

خورشید ملک پرو و سلطان دادگر دارای عدل گستر و کسرا کے نشان

کسرے نوشیروان دہر کہ شاہ فارس بود نشان علامت نشانہ قولہ

عظم جلال دولت دین آنکہ فتنش دار و ہمیشہ توسن ایام زیران

توسن نارام قولہ

داراے دہر شاہ شجاع آفتاب ملک خاقان کامگار و مہنشاہ نوجوان

کامگار صاحب مراد قولہ

ماہی کہ شد طلعتش افروختہ زمین شلہ کہ شد زہتش افروختہ زبان

افروختہ روشن افراختہ بلب قولہ

یسمرخ و ہم را نبود قوت عروج آتجا کہ باز بہت او سازد آشیان

عروج بالا رفتن قولہ

حکمشوان چو باد بر اطراف بحر و بر فہرشیوان چو روح بر عصا انوشجان

تخت تور شکستہ و کینہ تاج تو عین افسر اراد و اوران

دارا دارندہ و نام شاہ داور حاکم قولہ

تو آفتاب ملکی ہر جا کہ میری چون سایہ از قفای تو دولت بوران

ارکان پرورد چو داور بیچ قرن گردون نیار و چو تو اختر بصدقن

قران ہشتاد سال و بقولے سی سال قولہ

بانی نشانہ
در نسخہ
نشانہ

ہر دانشی کہ دل مفت نہ یابدست	وار و جواب خامہ تو بر سر زبان
خامہ تسلیم قولہ	
دست ترا با برکہ یار و شبیہ کرد	چون پڑہ بدہ این ہر قطرہ قطرہ آن
شبہ مانند این اشارت بدست آن اشارت با بر قولہ	
علم از تو با کرامت عقل از تو با فروغ	شرح از تو در حمایت دین از تو در امان
کرامت بزرگی و مشکوہ و دبہ قولہ	
او خسر و فعیع جناب و منیع قدر	مے داور عدیم مثال و عظیم شان
رفیع بلند جناب آستان منبع بلند قدر مرتبہ داور آنکہ میان نیک و بد فضل کند و خداوند و حاکم عدیم عدم شان صفت بزرگی قولہ	
اسے آفتاب ملک و جنب بہت	چون ذرہ حقیر بود گنج شایگان
جنب برابر مقابل گنج شایگان بے پایان کن دلان بفتح یکم و ضم سوم جنے استنیم قولہ	
این اطلس مقرر نہ توے زر نگار	چتر بلند بر سر رخ گاہ خویش دان
مقرر نہ بنای مدور کہ بر و بنر بان بر آیت کیان بادشاہان جبار کہ پنج بود نہ یک پیر شد کیچاد کیچا کوس۔ کیچہ آسپ۔ کیچہ و قولہ	
بودی درون گلشن از پر دلان تو	دہشت بود غلغل و در زنگ فغان
زنگ نام ولایت فغان شور۔ قولہ	
در دشت و خمیزہ زدی تا غریو کوس	در دشت سحر دشت بیابان سیستان
سیستان نام ولایت رستم کہ آزا نیمروز ہم گویند قولہ	
تا قصر زرد ساختی و لرزہ اوفتاد	در قصر یک قیصر و خانہاے خان
قصر محل قیصر بادشاہ روم ہر کہ باشد خان خانہ و کاروانسراے و بادشاہ ملک ہر کہند ہر کہ باشد قولہ	
آن کیست کو بہلک کند یا تو ہمیری	از مصر تا بزم و زچین تا بقیر و ان
ہمیری۔ برابری مصر نام شہر روم نام شہر چین نام شہر قیر و ان نام شہرے بغرب و نیز	

مشرق دہم مغرب قولہ

ایک بطرف گلشن بہستان ہمیروی | بامندگان ہمند سعادت بزیران

سمند اسب قولہ

اے ملکہ کہ در صف قد و سیان قدس | فیضے رسد بخاطر پاکت زمان زمان

قدسیان فرشتگان در و حایان قدس پاک و نام بیابان بطرف بیت المقدس زمان
زمان ساتھ ساتھ قصیدہ

ز دلبر لعلی توان لاف زد باسانی | ہزار نکتہ در نیکار ہست ناوانی

خاتم بفتح و کسر تا انگشتی سمند اسب تند تیز گاہ وقت طراز نقش و نگار و سلم و جامہ و نام
شہریت چین بسط فراخ پایہ مرتبہ مسالک راہ کروسیان فرشتگان نزدیک صریح رنگ
لگام و بانگ در قلم و تخت و تعلین و انجس بدان اند ۱۲ من ابراہیم شاہی سوا یق اہلین تبارک اللہ
بزرگست خدا صواعق جمع صاعقہ سخط ناخستہ شقایق لاله نعمانی نعلین قسم از لاله کہ آنرا
لالہ نعمان گویند روح بغم جان و عیسے و بفتح باد خنک خوش آئندہ و روز خوش رحمت و آسانی
و بخشایش دبوے خوش ریحانی بفتح بوستان بان گل فروش ۱۲ من ابراہیم شاہی بنجد کشیدہ
شدہ از جذبہاے سبحانی الجذبہ من جذبات الحق توازی اہل تعلین شبان جمع شبانی لقیلا
ذیل و من خطر ریحانی قسم از خطوط سبوع مداح مدح تر جمیع بند۔

اے دادہ بیاد دوستداری | این بود وفا و عہد و یاری

گفتم مگر از سر ترسم | دست از ستم و جفا بداری

مگر شاید ترحم ہرانی قولہ

بیشک دل ماہ و خور گبیرد | اگر سوے فلک سد نفیرم

خور تاب نفیر آواز قولہ

نہ توان بکلم نوشت شوقش | اگر پیر فلک شود و بیرم

و بیر نوبندہ قولہ

وارم سر آنکہ ہچمو سدی | بنشینم و صبر پیش گیرم

۲۰
ازین قصیدہ
درین خطبہ
بہشت

سرخیاں قولہ

اے ساقی ازان مے شہانہ	در وہ دوسہ جام عاشقانہ
-----------------------	------------------------

مے شہانہ مے دوشین جام عاشقانہ جام پرومالا مال قولہ

اے مطرب ما تو نینز یکدم	مگر از کف و ف و چہانہ
-------------------------	-----------------------

چہانہ نام سازے کہ سر مند گویند قولہ

برگوے بیاد وصل جانان	چون عود بسوز دل ترانہ
----------------------	-----------------------

عود نام چوبیت خوشبو کہ مے سوند ترانہ نوے از سر د قولہ

دریست کہ آتش عنیم دل	در سینہ ہمیشہ زبانہ
----------------------	---------------------

ویراست مدتیت زبانہ شعلہ آتش قولہ

چون نیست بھیج گونہ پیدا	دریای فراق را کرانہ
-------------------------	---------------------

کرانہ انتہا قولہ

اے غیرت لعبت ان طناز	برقع ز رخ چومہ بر انداز
----------------------	-------------------------

طناز خندہ و مسخرگی کنندہ بر انداز دور کن قولہ

تامن ز سر جهان بجلی	برخیسزم و تو بہ بشکنم باز
---------------------	---------------------------

بجلی من کل الوجہ قولہ

اے دوست نہ رہ گزار دیدہ	شد فاش میان مردمان راز
-------------------------	------------------------

فاش آشکارا قولہ

سرمایہ عمر داد برباد	ہر کو بغیم تو گشت و مساز
----------------------	--------------------------

و مساز ہمدم و محب قولہ

در آتش عشق و مجمر عنیم	اے سوز دلا بہ عود مے ساز
------------------------	--------------------------

مجمر عود سوز قولہ

حالے چو نید ہد مرادست	بوسیدن پای آن سرفراز
-----------------------	----------------------

ہمسر لکے الحال نید ہد مرادست مہسنے شود۔

از عارض تو جگر من به شام	ای سرو سمن بر گل اندام
سمن نام گل قوله	
قانع شده ام بهر ناکام	چون کام نشد بسعی حاصل
کام مقصد ناکام لاچار قوله	
تا خود بجزا رسد انجام	مایم و غم فراق حالم
سر انجام آخر کار قوله	
سوز غم تست ساز گارم	شادم به غمت که در به حال
ساز گارم سازنده کار من قوله	
عشق توانی و محرم دل	ای زخم غم تو مهر من دل
انیس الفت بهنده تر جمع بند	
جز باد میار پیش ماستی	ساقی اگر ت هوای ماهی
هی بفتح هست و بمنی تاکید و زجر هم آید قوله	
می آمد و خلق شهر از ستم	سلطان صفت آن بت پریش
صفت مانند و ش مانند قوله	
کونین نگر ز عشق لایستی	باد در آبهوے در مان
ز عشق لاشی پیش عشق هیچ قوله	
وز شرم روان عارضش خوے	مردم بجزان بر فتن خویش
بجزان مشتاق و فریبده خوی عشق با بجزان که تمام بفار در باز دو بجزا قوله	
در خور و زنت بیان ندارد	حیران شده ام که هیچ وصفی
در خور لایق قوله	
سیدان یقین که جان ندارد	هر دل که ندارد ز جان دوست
جان ندارد و بجزان است لایق و مرده منتظم آراسته قوله	
گلستان بوستان دین است	نوباده خاندان ملک است
نوباده درخت نورسته قوله	
تابنده چون نورش از چین است	آثار و دلائل سعادت

آمار نشان دلائل جمع بیل تابنده روشن نورش شین ببنی او آئین بی بها قوله

در خاتم قدر او نهفت فیروز کو چرخ چون نگین است

خاتم بفتح و کسر گشتی قوله

بر نام تو مهر کرده گردون منشور او امر و نواهی

منشور فرمان قوله

اے خلعت ملک بر تو زیبا وے غره دولت از تو غصه

غره سپیدی رسا سپ و پیشانی و بزرگی غزار روشن قوله

بر قامت حشمت تو کوتاه این اطلس نیلگون والا

اطلس نیلگون والا آسمان قوله

نگذشت صد صیت عدلت از سقف نهم رواق خضرا

رواق خضرا آسمان قوله

بر شادی مجلس تو ناهید هر خط کشیده جام صهبا

ناهید زهره صهبا شراب قوله

از بهر قبولیت ازین گوش لولو خوشاب گشته لا لا

ازین گوش یعنی بندگی و خدمت گاری و فرمانبرداری بطوع و غبت لا لا غلام دوشنده و این در صفت جزو بوستعلی شده قوله

در قصر تو چرخ آستانی کیوان به در تو پاسبانی

کیوان ستاره زحل قوله

توفیق رفیق در بینت تاکید ندیم در بشارت

بین است است تاکید استواری ندیم بنشین قوله

نصرت که مباد از تو خالی در زم کینه دستیار

دست یار یاری نهاده دارد در بان محسوس

در عشق تو ای صم چنانم - بیات انوس شاهباز باز سپید انگار بدان غیر عرب

رازک و تاجیک گویند خیل گروه سهیل ستاره که از طرف بین آید ساقی نامه

بیا تاخ در ا قلم در کشیم زمستی بعالم علم در کشیم

ز جام و مادم دے دم ز نیم	زے آب بر آتش غم ز نیم
و مادم دبدم قوله	
ازین دامگه دیر بادے مفاک	برفتند و بر دند حسرت بجاک
دامگه دنیا قوله	
دریغا جوانی که بر باد شد	خنک آنکه از عالم آزاد شد
خنک خوش قوله	
بسک باش و رطلے گرانم بده	و گرنه فاش نتوان نهانم بده
رطل سپیانہ قوله	
بدہ ساقی آن آب آتش خواص	کز ان بلکه یابم ز آتش خلاص
آب آتش خواص شراب قوله	
بدین سقنه پایہ مشش واق	توان زد بیک جام مورچا طاق
چا رطاق نوسه از طعام مخصوص بطبخ و خیره راوٹی قوله	
بدہ ساقی آن جوهر روح را	دواسے دل ریش مجروح را
آن جوهر روح کنایہ از شراب قوله	
خدا بجام لا تخش فیه البجائح	که در باغ جنت بودے مباح
بگیر جام و ترس درین که گنا هست قوله	
بدہ ساقی آن بادہ روح بخش	بدہ تاشینیم بر پشت رخس
رخس نام اسپرستم قوله	
تمتن صفت رو بمیدان کنم	بکام دل آهنگ جان کنم
تمتن رستم قوله	
درین خون فشان عرصه رستخیز	تو خون صراحی بیاغر بریز
خون صراحی شراب قوله	
بیا ساقی ازین مکن سرکشی	که از خالی آخر نه از آتش

از خاکِ مینی از آدمی نه از آتش نه دیوے قوله

بیاساقی آن باد و لعل و صاف | بد تا کے این شید ترو ویرلاف

شید مکر ترو پر دروغ قوله

از تبیخ و سرقه ملولم دمام | نے رہن کن ہر دورا و السلام

رہن گرد قوله

بمن کہ کیش زندان مست | چہ آتش پرست چہ نیار پرست

یعنی بت پرستان از نجیب مکن زنار داران را نکو ہش مکن کہ ایشان عبد الصلعمند و تو عبد الدنیا رود ہی
زننگ تیرگی تلافی عوض فداک کا ویانی علم علم فریدون دان از چرمی بود و آن را مبارک شمرده
و بجای پوشیدہ لعل و جواہر دران زیادہ کردہ و عند عمر بن چون خراسان فتح شد بغارت آمدہ
امیر المؤمنین آنرا قسمت نمود و بنوا صدیقین کند و یہیم تاج باز کشادہ آب اندیشہ سوز شراب گرگ پیوست
آن بکر مستورست شراب رو و پس جو آب تار ابریشم ۱۲ من ابراہیم شاہی معنی نامہ

معنی محبانی بگلہانگ رود | بیا د آور آن خسروانی سرود

پروین نام پسر ہر مزین نوشیروان کہ ایوان کسے کہ نامرتب بود مرتب کرد و تاجے کہ داشت بوز
شصت من مرصع بجاہر نفیس و مختش از عاج و ساج و کلل و مرصع بود کل اقالیم زمین و فلک البروج
در ثبت کردہ و آنرا بطلق در آورده و بر طلسم بود از شیر و گوزن سریر بر و طاس و علولہ کم از گوسے
چون یکاعت گذشتی آن گوسے از دہان شیر و طاس افتادی و او را چاروست فرشتش بود کہ بہر
دستے فصلی از حصول سال نگاشتمہ و شطرنجش یکطرف از یاقوت و ظرفی از زمر و تراشیدہ
بودند و ندے داشت کہ یکجانبش از بسد و دوم از فیروزہ بایشتم ترکیب کردہ او را دوست شغل
را نشان بود چون بار دادی از ان زر بہست صورتہاے خواب ساختی و شکستی و خوانش
مرصع بجاہر نفیس و کاسہاے زرد سنہ و اورا گنج باد آور د و گنج عروغش و یہ خسروی و گنج افزایا
و گنج سوختہ و گنج شا و آورد و نیز و بلی سفید داشت بزرگتر از بہ پیلان از غایت
سفیدی بدخشیدی و پار بدونکیسا و طربان او بودند و شیرین زن و معشوقہ او بود و شکر و ف
زن نوید آواز مرده و رو و بغض از این دہت بود و از ملائک استغفار و از موسسان عا و ز بہام

طیور تبیع ۱۲ من ابراهیم شاهی اصول نام نزل آهنگ آواز خنیا کر مطرب سرود نام نیرود
چنگی زنده رہے زن سرف بگوار غنون نام سازے از وضع افلاطون عود نام چبے
خوشبو نوا آئین خوش نونی سازے پرواز بنواز چارہ ساز سازنده عسراق نام سرود
زنده رود نام جوے بر لب مراح بصوت بطوارے دارنده دہیم تاج ہمین بہترین ٹیکین
بزرگی و مرتبہ اورنگ تخت تن آسانی آرام و آسائش ولی نعمت مری اسماء حسنہ
و شد الاسماء الحسنہ فادوہا مرقع جاے چرون جدی بزغالہ تورگا و ونیز ناماے بروج اند
تہمتن رستم نیر و جنگ منوچہر نام پسر نیبہ دخترین برج بن نسریدون خلعت نونہد فرنگ
نام لایت مہراج نام بادشاہ ترک ترکستان ہند و چاکر و شاق خانہ نطاق مکربند ہمایون
مبارک صفت مانند آئین رسم و ندا کشف ظاہر کنار انتہا شہا اے بادشاہ شمیم
گرانمایہ نوش شیرین و آب حیات مشنوی

الا اے آہوے وحشی کجائی	مرا با تست چندین آشنائی	بیار
------------------------	-------------------------	------

الادانا و آگا ہا بش قولہ

کہ سے پیغم درین دشت مشوش	چرا گاہے ندام خرم و خوش
--------------------------	-------------------------

مشوش خطرناک دشت مشوش دنیا قولہ

مگر دست عطا پروردن آمد	کہ فالم لا تذرنی فردا آمد
------------------------	---------------------------

لا تذرنی فردا مگذار مرا تنہا قولہ

کہ اے سالک چہ انبانہ داری	بیاد اے بنہ گردانہ داری
---------------------------	-------------------------

انبانہ رخت و بال عذاب تاک دخت انگور پرواز امار از پرداختن و پروازندہ طسیر و ش
مشام مغز باف بافندہ ستر تنہ دار و در گرد و زگار۔ ژند نام کتاب تصنیف ابرہیم تیم
و شرح آن پازند و قبل صحف ابرہیم و آتش نہ کہ حقیق گویند و نام وزیر سہراب بن رستم
کہ آرازند رزم ہم گفتند در سلم نام پسر بزرگ فریدون بن آبتین کہ تور و ایرج از خون بون
شیدہ نام پسر افراسیاب کہ بشنگ نام داشت نام حکیم کہ شاگرد سمنار بود و بہرام گور را ہفت گنبد
ہفت لک مانتہ سراسے سپنج سراسے عاریتی و دنیا نوشیر و ان نام بادشاہ ایران

که تولد حضرت رسالت در زمان اوست و او فردی حکیم را که صاحب ندمی با حق بود و باهشتاد و نه
که متابع او بود کشته شده و آنکه دنیاچی نام قبیل از عرب و هم سر و آه نوید و در نوشتن طایفه
خمار بفتح و اندک میفرستد به سر فلک نفس روان جان در الحال محققه سبز فلک مهر باز
دغا باز بهرام نام بادشاه طوس نام بادشاه زاده شش در دنیا ناکام لاجار حیل
کوچ طباشیر نام و طباشیر صبح روشنی میباشیر شست هفت پر کار هفت فلک

هر که آمد و حسان پر ز شور عاقبت میبایدش رفتن بگور

این کاخ سپنج عاریتی خان خان و کاروانسرای ایدل محبوب منصب دنیا که
ایمچ نیست - غزل تغیری عمل خدمت شهنشاه اختران آفتاب حمل نام برج جدی نام برج
و نو نام برج زحل نام برج مسیح عیسی و حل کیچر و فساد چرخ نه نیم و ششم هنوز -
سور عروسی و ضیافت و مهمانی تطهیر و شادی و شاد و دیوار صاف نهاد و روش دل منه
بر دنیا و سباب او غسل شد زین دوکان دنیا رطب خرمای گردان پهلوان
دوش با عقل و سخن بودم - کشف ظاهر و دم فرب بند قید خیال ملال و گیسری
آن کیست که بحضرت سلطان ادا کند - حیرت عنی و ارم خیال و ارم و حق الله بحل
له محراب و برزقه من حیث کلاحتسب اقتباس آنایه قرآنی است و لفظ محراب
افرونی بیت مذکور شده یعنی کسی که ترسد خدا را گردان خدا را بر او جان بر آمدن
در دوزی و دهاورا از جان که نپندارد و نبود و متری چو دست و دست و دست
ملون تکارنگ شاه هر موز شاه هر جزیر و نام شهریت در فارس و درین محنت سمر
تا که بیوی دوست بنشینم - محنت سمر دنیا که جانست تا یک بیضا نگاشت در
و ندان کنایه از تحیر در کار و بار که آن پذیرفت دریافت آن معدوم سر سوزان و کتابه
از فکر خود بکمال نقصان است

بیا اوطار فرخ بیا و مرده دولت عین الام ان جعین ماکالنی کانوا

طائر فرخ ملک الموت مرده دولت پیغام ملک البیاض عین قرب ایام روزان یحیی و یحیی
جمع مؤنث غائب فعل مضارع معلوم از جمع رجوعا یعنی باز شدن اندم و اندامه پنهان

آنکه ده با هفت نیم آورد پس سود نکرد
فرقت یاد که هفت نیم با ده می کنی

در معانی این بیت وجه بسیارست اول آنکه یعنی سه مدح من آنکه از کمال خویش نقصان و کمالات را
را بنیاد بدل کرد و ظلم و تعدی از بهر حصول مال یا نهاد پس سود نکرد اگر چه بدانش خود در سود است کما قال الله و یحییونهم
بِحسبون مضافاً از این دعای عمر زیاده گرداناکه همیشه از نزول معجز تو جاری دنیا را طلب نیامی آری در فضیلت
حق میکوشی و لباس صنوع بصنعت الهی پوشی چنانچه در ایات آینده خود گوید و و م آنکه بر مرتبه کمال
رسیده بهدایت ناقصان روئے آورد و مهمت خود توجه ایشان گماشت پس سود نکرد بلکه در
غبن آورد اگر چه نزد اهل شیع هدایت ناقصان امر است عظیم با چون از عروج مرتبه خود باز ماند
پس غبن کرد کما قال من استوی یوماه فهو مغبون حق تعالی در عمر تو برکت کناد که همیشه تکمیل نفس ناطقه
خود میکوشی سوم آنکه خلیفه آنوقت استدعای همت نموده در آنوقت که غنیم نا بختار بالشکر بشارت تسخیر ممالک
رو نهاده و هر سه عظیم بر خلیفه مستول شده و لشکر خلیفه هفت و نیم هزار و لشکر غنیم ده هزار
خواجہ بنوری بصیرت دریافت این قطعه را بنوشت و کرامت خویش اظهار فرمود و در لایق فرستاد
بحکم کم من فئۃ قلیلة غلبت فئۃ کثیرة باذن الله چهارم آنکه با هفت و نیم اراده کرده چون
ده را با هفت و نیم ضرب کنیم هفتاد و پنج می شود و از آن کلمه عجیب گیریم که دشوار هفتاد و پنجست
معنی آنکه در کمال دلت دنیا بجای بر زیر درستان نموده پس دس نکر و خدا عمر تو در گذراند که تو با وجود
قلت مال بر زیر درستان لباس عجیب می طرازی و متمردان را زیر دست می سازی این خصیصه است
حمیده کما قال الله التکبر مع التکبر بن صدقہ پنجم آنکه بادشاهان سابق بقدر مضروب و دزدنی را
بهفت و نیم وزن می آوردند و خزاین را بدین وسیله پر میکردند چون نوبت ضرب سکیم میزد
رسید علو همتش باز برافرونی آرمید و هفت و نیم از ماریده وزنی نرود خلق خدا بر فاسدیت
چنانچه امیر خسرو در مدح بادشاه گوید که گرد و الاش ز روئے کرم کردی که راد و عیار درم و
میوه که عیاری درش تا چه شد که زنه یخ بود یخ را سه شد که کعب الغزال نام شراب
و تبا سه و کعب الغزال بغیر لام همدین لغت است طبرزد و شکر سفید مشتری خریداری می نند مننی
نذا دهنده جاسوس و اراحمین کف پناه طاب مشوا خوش باد جایگاه اولایفوت فوت نیستند
گردنده زرق و ریزو مکر و فریب

<p>رخیم منکر خمار بود روزے چنند نرخیت خون صراحی سے بکشتن او</p>	<p>بدان دلیل کہ القاص لا یحب القاص زمانہ نیز براند کہ البحر جرح قصاص</p>
<p>رخیم مرد یک باریک وزم آواز پس مراد از رخیم زاید ظاہر است خمار میفروشد مراد عارف کامل قاص چنندہ صراحی مراد عارف کامل جرح خشکی معنی آنست کہ زاید ظاہر پرست مدنی منکر عارف بود و در انکارش سے بود بدینجہ کہ خوشہ چین مرغوشہ چین با دوست منیدار و عاقبت الامر عرفان از زہادت غلبہ کرد و زہاد بقید خود آورد و آنچه در باطن عارف بود و نوش کرد و از زہادت برآمد از در عشق سر بر آورد و باطن عارف انکشاف کرد کہ عبارت از رختن خون صراحی بود و کنایہ از یعنی سوز و چو خون صراحی رختن در افشای اسرار و رختن صاحبانہ کہ حضرت حق باشد بموجب قبول الدہر فان الدہر انا بکشتن آن رخیم اشارت نماید کہ البحر جرح قصاص پس اہل کہ عشق و بختہ خوشن نیز رختہ شود و کشتہ گردد کہ العشق اولہ حرق و آخرہ قتل و تلخیص بقضہ سین منصوب قاضی است کہ بخون منصوب فتویٰ نمودہ او در زہد و تقویٰ بے نقییر بود لاجرم در تعصب نمود معنی آنست کہ قاضی ظاہر پرست چند گاہ انکار شیخ می نمود بعلہ ہمیشہ ہم پیشہ را دوست منیدار و دہر تقریب ستیزہ در پیش می آرد و شیخ بمرتبہ حقیقتہ مستقر بود قاضی ہم دعویٰ حقیقتہ می نمود اینقدر رجحانست ہم موجب انکار باشد تا نگاہ رفتہ رفتہ حکم کشتن داد و صاحب یعنی اسد نقای میفرماید کہ البحر جرح قصاص یعنی ہر کہ بدیگر آویزد و خوش بریزد عاقبت تیغ بڑا بختہ گردد سر خیال رسد سزاوارست علمدار نشان بڑا جہیت کش خوار دار خیبر نام قلعه خواجہ قنبر علی مرتضیٰ معتمد</p>	<p>بازار دل از مادر دہر اے فرزند بے قلبانی کہ چنین نقادی</p>
<p>معنی بیتہ مادر دہر عبارت از دین کہ مستملک بر محرم بحر شریعتہ و بحر طریقتہ و ہر دو اجزاء و آبنما اجتماع این ہر دو دین تمامی میرسد و نصف اخیر شوہر شائراہ بطریقہ کہ والا ترین اجزای دوست معنی آنست بر دار دل از دنیا سے دوست و نصف آخر شوہر او دہر چونکہ والا ترین اجزاء است یعنی از انبای دنیا گذشتہ داخل اہل طریقتہ شو اگر بنیندہ لی قلب خود را ندانی کہ اول ترین اجزای او را چنندہ یعنی اجزاء وجود را قلب بخن و پریشان سازی و عناصر و حواس را بر ہی نیستدانی</p>	<p>بآنصف اخیر شوہر شای پیوند چون حافظ اگر شوی رویش نورمند</p>

هرگز بدان پایه نرسی و آن لباس بقامت خود بطرازی و معنی معانی آنست که اول کلمه بر تحلیل
کنم بدو حرف ب و پس ب که در کار ما بود برداشتم و در اینجا خود گذاریم کلمه را اشارت میکنند
بدان و از آن معنی آگهی میدهند پس ل از ما دروهر یعنی حرف میانه و اگر حرف را رسمی است اے
شاد بهر و چون بهر دو جمع شود مجموع او شرابا میباشند نصف اخیر کلمه شوهرش پیوند گیسو تبارس
قلب کفند آفراد ابد در آرند و حروف ص در پیاپی این بر شراب شود که عشق است اگر کسی گوید
که حافظ تشخیص مسیح نامی نفرو و مسیح اسم مثبت نگردد و تا قنیکه نام مثبت تشخیص معلوم نگردد و جواب
آنست که راح و شراب از عشق است با اتفاق محبوب صوفیه خواجه نام از نیمه مثبت نگردد
که متفق علیه این طائفه است معنی

نام بت من که منزه رویش خجل است	و حرف از نظم حافظ هر تحلیل است
اول ششم همی و قلبش روشن	وین طرفه ترا آنکه جمله آخرش ل است

یعنی نام محبوب من که ماه از روی او شرمندگی خواست و حرف از نظم حافظ بدله گو و آن حرف
اول و ششم حرف هجا که الف ح است مگر که قلبش روشن است باعتبار که علامت تفرست
پس در نجوم پس آخر شد و چون جمله اجزای قلب کنند یعنی را را ابد آرند ح را با خروالف را
قلب راه گردد و راح یعنی شراب که محبوب همه است و مفتوح کشاده و سنگه قدرت
سودا زده دیوانه آفتاب بگل اندودن نهان ساختن امری که در غایت شهرت باشد
رهبان زاهد ترنایان و شرم نکلین و محنور این اشاره بشیرین و آن اشارت به تلخ -
قسمت کشته لاله بازی مضاحک ضحک آورنده زرق فریب خطریکان قمر از خطوط سبعه

خاتمة الطبع

الحمد لله والمنته که دین زبان فرخی اقتران کتاب مستطاب راحت روان و روح مسطح به
بدرا الشرح که هنوز بقالب طبع نیامده بود تصحیح تام و تنقیح مالا کلام با هتمام حقانام محمد عبد الله
عفا عنه الصمد - به ماه ربیع الاول ۱۳۳۳ هجری مطابق ماه جنوری ۱۳۵۱ شمسی در مطبع مجتبیائی واقع در
طبع گردید - کاپی راست محفوظ -

<p>سیرت لطیفی منہج سوانحی حضرت غلام نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ مع حالات عمارات مزار مبارک۔</p>	<p>منہج با محاورہ فارسی و ترجمہ و سن کیا ہے بڑی نایاب کتاب ہے مردمان با صفا اور مردمان با فدا ایسی عکسالی کتابوں کا دیکھنا بہت ضروری ہے۔</p>	<p>مکمل کاتب نایاب ہے اس میں کتوبات ہیں جو ۱۹۰۳ء تک چھپوہ کیے گئے ہیں جو سراسر لکھنا سرفت و عظمت ہے ہر اور کتاب صوفیاء سے ملو میں جس کتاب کا صاحب حق کو ایک خاص طرح کی روحانی لذت حاصل ہوتی ہے اور اس کے ذوق و شوق کو بولنا فیوٹا ہے انتہا ترقی پیدا ہوتی ہے یہ انتخاب بھی آپ ہی کے خاندان عالیہ قدوسیہ کے کسی بزرگ نے مشہور ہجری میں نہایت ہوشمندی سے کیا ہے مجتہائی۔</p>	<p>خط نہایت پاکیزہ علی قلم خوش خط سطحی نے اس کو دو چند اجزا کر کے نیا پاکیزگی سے طبع کیا ہے۔</p>
<p>سلوک السلوک مجتہائی علم سلوک میں زبان فارسی اول ہر کی کتاب ہے جس کو مولانا سلوی ضیاء الدین غنیشی نے حضرت سلطان نظام الدین اولیاء کے خاص محصروں تصنیف فرمایا ہوتا ہے سلوک کے ساتھ ہندو تصانیف اقوال بزرگان تخیل حکایات مع اشعار قطعات رباعیات دیکھ بہت غریبی سے لکھی ہیں عشرہ کاملہ مجتہائی تصوف</p>	<p>مکتبہ شریف مخفی فارسی در اذکار و اشغال از شاہ کلیم اللہ جہان آبادی مجتہائی۔ لطائف قدوسی شجرہ حالات حضرت شیخ عبدالقدوس صاحب لنگوی مجتہائی مولانا حضرت مولانا رکن الدین سجادی شین صاحبزادہ حضرت شیخ المشائخ عبدالقدوس لنگوی اس میں حضرت مخفی حالات ابتدائے آج تک بطور سوانح عمری کے لکھے ہیں اور ہر ایک بیان اور واقعات اور حالات کو ایک ایک لطیف سے تحریر کیا ہے اسی سبب اس کا نام لطائف قدوسی ہے اور کتاب کے آخر میں جو اپنے اشعار و غیر لکھے ہیں وہ بھی سندرہ ہیں۔</p>	<p>نثر بہتہ الارواح فارسی عشی بحوالہ جدیدہ مجتہائی تصوف میں بڑی نایاب کتاب ہے اس قسم کی کتاب کچھ کم ہی ملے ہیں نہیں آئی عبارت نہایت موزون اور شستہ اور معنی تصانیں نہایت اعلیٰ اشعار عجیب و دلکش و لطیف مصنف رکن الحق والدین حسین ابن عالم ابی الحسن احمیدی اسکی شرح کا خلاصہ ماسشبہ ہے جو مولانا کلیم اللہ نے تحریر فرمایا ہے اس کا ہر جہاں</p>	<p>فروغ اس کی سیرت معروف تمام از مولوی عبدالرب اس میں پانچ حاصلہ قائم کیے ہیں ادب عالمین حضرت ابو بکر صدیق کے فضائل و مناقب صحیح حدیثی از سید کتب النسخ سے نقل کیے ہیں دوسرے تیسرے چوتھے میں خلفائے ثلاثہ کے الترتیب مناقب حسان بیان کیے ہیں اور پانچویں حاسن میں اہل بیت کے فضائل و عمارت و زمین کی شہادت کے مفصل حالات ہیں کتاب کا خط و کلام بہت مفید ہے۔ مجتہائی۔</p>
<p>عربی زبان میں فقی اور ہمارے ہندوستانی بھائی اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے اس لیے سطحی نے اس کا اردو ترجمہ کر کے چھاپا ہے اور اصل متن کو بھی سطح حکم رکھا ہے کمال نصف صفحہ کے قریب اہل متن اور چھپانے</p>	<p>مکتب شہوات قدوسی از حضرت شیخ عبدالقدوس صاحب لنگوی بظاہر گواختاب ہے مگر</p>	<p>مکتب شہوات قدوسی از حضرت شیخ عبدالقدوس صاحب لنگوی بظاہر گواختاب ہے مگر</p>	<p>ایس اکیلیس جس میں بڑے عہدہ و عطا اور فصاحت و حکایت مستقلہ عجیب و غریب جس کے مطالعہ سے پورا مدح بن سکتا ہے علامہ جلال الدین سیوطی کی تالیف سے ہے سطحی نے اس مکتب کا اردو ترجمہ کر کے نصف صفحہ میں اصلی کتاب و نصف میں اس کا ترجمہ کیا ہے۔ مکتبہ شہوات قدوسی صاحب لنگوی بظاہر گواختاب ہے مگر</p>

بدشروح

یہ دیوان حافظ کی نایاب اور بے نظیر شرح دلچسپ اور دلنشین تصوف آمیز مضامین اپنے میں لیے ہوئے مدت سے زمانہ کی آنکھوں سے محبوب تھی۔ جہان کے علم دوست اشخاص صرف اس کا نام ہی سن لینے کے لیے ہمد تن گوش بنے تھے۔ زمانہ کے صوفی منش با مذاق لوگ اس کے دل لگتے اور پھڑکتے ہوئے مضمونوں کے ہشتیاقی میں عالم یاس میں حیران و ششدر کھڑے تھے گویا نقش بدیو ارب بنے تھے۔ مطبع نے جانی مالی کوششوں سے اس کو بہم پہنچایا اور زیور طبع سے آراستہ کر کے شائقان دیدار کو شیدا و فریفتہ بنایا۔ اور خواصانِ دریائے محویت کو صبح کا جام پلایا۔ مشہور ہو کہ دیوان حافظ دیکھنے سے اللہ والوں پر جذب کی حالت طاری ہو جاتی ہے لہذا یہ شرح اس طریق سے لکھی گئی ہے کہ خود بخود دل کو اپنی طرف کھینچ لاتی ہے اور سالک کو مقام مقام پر پس و پیش بٹھاتی ہے۔ طالبانِ خوش مذاق آئیں اور جتنے نسخے مطلوب ہوں۔ مطبع بھٹائی سے خرید فرمائیں +

اعلان

کاپی رائٹ اس کتاب بدشروح کا بندیدہ رجسٹری باضابطہ محفوظ کیا گیا ہے۔ کوئی صاحب بلا اجازت احقر اس کے طبع کے مجاز نہیں۔

احقر محمد عبدالاحد رضا اللہ عنہ المصنف

مدیر مطبع بھٹائی دہلی ۱۳۳۳ھ

